GOVERNMENT OF TAMIL NADU

دسویں جماعت

STANDARD TEN

سماجی سائنس

SOCIAL SCIENCE

URDU MEDIUM

Department of School Education

Untouchability is Inhuman and a Crime

10th ss his 1. outbreakof ww1
Sunday, May 10, 2020 3:11:28 PM

Government of Tamil Nadu

First Edition - 2019

Revised Edition - 2020, 2022, 2023

Reprint - 2021, 2024

(Published under New Syllabus)

Content Creation

State Council of Educational
Research and Training
© SCERT 2019

Printing & Publishing

Tamil NaduTextbook and
Educational Services Corporation

www.textbooksonline.tn.nic.in

10th ss his 1. outbreakof ww1
Sunday, May 10, 2020 3:11:28 PM

اس کتاب کا طریقہ استعمال



سیکھنے کے مقاصد

سبق کا مقصد پیش کیا گیا ہے۔

تعارف جو موضوع زیر تعلیم ہے، اس کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔



QR کوڈ

سبق سے متعلق معلومات آڈیو اور ویڈیو کے ذریعے پیش کئے گئے ہیں۔
تعلیم کے مرحلے میں یہ طلباء کے لئے معاون و مددگار ثابت ہوں گے۔



کیا تم جانتے ہو؟

جگہ جگہ ڈبوں کے اندر سبق سے متعلق مزید اور دلچسپ معلومات پیش کئے گئے ہیں،
جو طلباء کے اندر سیکھنے میں مزید دلچسپی پیدا کریں گے۔

خاکے، نقشے اور تصویریں مشکل نظریات کو آسانی کے ساتھ سمجھنے کے لئے جگہ جگہ رنگین تصاویر پیش کئے گئے ہیں۔

تاریخی دلچسپی ''کرتے ہوئے سیکھنا''، اس عنوان کے تحت، فردی طور پر یا گروہ میں کارروائیوں کو کرنا۔

خلاصہ اعادہ کے لئے سبق کے اہم نکات کو چھوٹے چھوٹے جملوں میں پیش کیا گیا ہے۔



مشق

خود کے مطالعہ اور خود کی جانچ کے لئے



فرہنگ الفاظ اصطلاحات مزید معلومات کے لئے اہم الفاظ اور اصطلاحات کے معنی سبق کے آخر میں پیش کئے گئے ہیں۔



حوالہ جات مزید استفادہ کے لئے کتابوں کے حوالے دئے گئے ہیں۔



ICT کارنر

سیکھنے کے مرحلے میں جدید ٹکنالوجی کا استعمال، جو ایک طالب علم کو ڈیجیٹل ذرائع
سے سبق سے متعلق معلومات حاصل کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

10th ss his 1. outbreakof ww1
Sunday, May 10, 2020 3:11:29 PM

Table of Contents مضامین کی جدول

اکائی	فہرست	صفحہ نمبر	مہینہ
	History تاریخ		
1	پہلی عالمی جنگ کا آغاز اور اس کے نتائج	01	جون
2	دو عالمی جنگوں کے درمیان دنیا کا حال	16	جولائی
3	دوسری جنگ عظیم	27	جولائی
4	دوسری جنگ عظیم کے بعد کی دنیا	40	اگست
5	انیسویں صدی میں سماجی اور مذہبی اصلاحی تحریکات	53	اگست اور ستمبر
6	ٹمل ناڈو میں برطانوی حکومت کے خلاف ابتدائی بغاوتیں	63	اکتوبر
7	مخالف استعماری تحریکات اور قومیت کی ابتداء	75	اکتوبر
8	ہندوستانی قومیت: گاندھی کا دور	89	نومبر
9	تمل ناڈو میں آزادی کی جدوجہد	105	نومبر
10	ٹمل ناڈو میں سماجی تبدیلی	115	نومبر اور ڈسمبر
	Geography جغرافیہ		
1	ہندوستان - محل وقوع، نشیب و فراز اور آبی نظام	129	جون
2	ہندوستان کی آب و ہوا اور قدرتی نباتات	144	جون
3	ہندوستان - زراعت	154	جولائی
4	ہندوستان - ذرائع اور صنعتیں	170	اگست
5	ہندوستان - آبادی، نقل و حمل، مواصلات اور تجارت	186	اگست
6	تمل ناڈو کا طبیعی جغرافیہ	200	اکتوبر
7	تمل ناڈو کا انسانی جغرافیہ	219	نومبر

10th ss his 1. outbreakof ww1
Sunday, May 10, 2020 3:11:29 PM

اکائی	تمدّن Civics	صفحہ نمبر	مہینہ
1	ہندوستانی آئین	239	جون
2	مرکزی حکومت	248	جولائی
3	ریاستی حکومت	259	اگست
4	ہندوستان کی خارجہ پالیسی	269	اکتوبر
5	ہندوستان کے بین الاقوامی تعلقات	278	نومبر
	اقتصادیات Economics		
1	مجموعی گھریلو (ملکی) پیداوار اور اس کی نشونما : تعارف	292	جون
2	عالمگیریت اور تجارت	303	جولائی
3	غذا کا تحفظ اور تغذیہ	311	اگست
4	حکومت اور ٹیکس	321	اکتوبر
5	تمل ناڈو میں صنعتی انبار	328	نومبر

B5CT8

E-book

BGVN1

Assessment

10th ss his 1. outbreakof ww1
Sunday, May 10, 2020 3:11:30 PM

تاریخ

HISTORY

10th ss his 1. outbreakof ww1
Sunday, May 10, 2020 3:11:30 PM



اکائی -1

پہلی عالمی جنگ کا آغاز اوراس کے نتائج

Outbreak of World War I and Its Aftermath

سیکھنے کے مقاصد

خودکوواقف ہونے کے لئے

- نوآبادیات میں قیادت کی دوڑ دھوپ جس کے نتیجے میں دشمنی اور یورپ کے عظیم طاقتوروں کے درمیان مقابلے۔
- وسطی ایشیا میں جاپان ایک مضبوط اورسب سے زیادہ طاقت کے طور پر ابھرنا
- افریقہ پرنوآبادیات کے اثرات
- پہلی عالمی جنگ کے وجوہات، دَوراورنتائج
- ویرسائلس کا معاہدہ اوراس کی
- روسی انقلاب کے وجوہات، دوراور نتائج
- لیگ آف نیشنس کی بنیاد، افعال اورناکامی

تعارف (Introduction)

1914ء دنیا کی تاریخ کا ایک اہم سال ہے، جہاں سے سیاسی موڑ شروع ہوا ہے۔ سیاسی اور سماجی عمل جو 1789ء میں شروع ہوا تھا وہ پہلے عالمی جنگ میں اِسی سال میں عروج کو پہنچا اور بیسویں صدی میں قطعی طور پر تشکیل پایا۔ لہذا تاریخ میں اسے لمبی انیسویں صدی کے طور پر بھی یاد کیا جاتا ہے۔ یہ پہلی صنعتی جنگ تھی، جس نے پوری دنیا کے اقتصادی وسائل پر زور دیا اور شہری آبادی کے بڑے حصوں کو بھی متاثر کیا۔ دنیا کے سیاسی نقشہ کو دوبارہ بنایا گیا۔ تین اہم سلطنتوں کو جنگ کے اختتام پر تقسیم کیا گیا۔ جرمنی، آسٹریا-ہنگری اور عثمانیہ۔ جنگ کا سب سے بڑا نتیجہ روسی انقلاب تھا - یہ ایک منفرد اور دنیا کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا انقلاب تھا۔ پہلی بار، ممالک نے اقوام متحدہ لیگ کے ذریعے عالمی امن کو برلانے کی کوشش کی - اس سبق میں، ہم پہلی عالمی جنگ کے آغاز ہونے کے حالات اوراس کا جواب بشمول روسی انقلاب اور بین الاقوامی سلامتی تنظیم یعنی اقوام متحدہ کے لیگ کے قیام کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

1.1 نوآبادیوں کے لئے خطرہ (Scramble for Colonies)

تجارت (مارکٹ) کے لئے سرمایہ دارممالک کی دوڑ:

سرمایہ دارصنعت کا مقصد زیادہ سے زیادہ پیداوار کرنا، اس طرح سے پیدا کیا ہوا اضافی مال، فیکٹریوں، ریلوے، بھاپ کے انجن اور دیگر کاموں کی تعمیر کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ انیسویں صدی کے آخری نصف میں مواصلات اور آمدورفت کے ذرائع میں انقلاب نے افریقہ اور دیگر مقامات میں یورپی توسیع کے عمل میں سہولت کی۔

سرمایہ داری نظام نے بہت بڑا تضاد پیدا کر دیا۔ انتہائی غربت اور انتہائی دولت مند۔ ایک طرف گندے محلے (Slums) تو دوسری طرف فلک بوس عمارتوں کے محلے، ایک طرف بہترین ریاست تو دوسری طرف منحصر اور استحصال نوآبادی۔ انیسویں صدی کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ یورپ ایک زبردست طاقت بن کر ابھرا۔ جبکہ ایشیا اور افریقہ جہاں نوآبادی اور استحصال میں تھی۔ یورپ کے اندر، انگلینڈ دارالحکومت کے عالمی رہنما کے طور پر ایک اہم مقام رکھتا تھا۔ تجارت کرنے اور خام مال کے ہمیشہ بڑھتے ہوئے مطالبہ نے سرمایہ دارانہ قوتوں کو استحصال کے لئے اوران کی سلطنت کو فروغ دینے کے لئے دنیا بھر میں دوڑنے پر مجبور کر دیا۔

10th ss his 1. outbreakof ww1
Sunday, May 10, 2020 3:11:31 PM

اجارہ داری (تنہا تسلط) سرمایہ دارانہ نظام کا عروج
(Rise of Monopoly Capitalism)

1870ء کے بعد صنعت اور مالیات کے اتحاد نے منڈیوں میں اپنے مال اور دولت کے لئے منافع کی تلاش کی جو سامراجیت کی اہم خصوصیت تھی اور وہ انیسویں صدی کے اختتامی نصف میں ظاہر ہوا- مفت تجارت کے پرانے خیالات ختم ہوگئے- امریکا میں Trust اور جرمنی میں Cartel موجود تھے- ان طاقتور ملبوسات اور کارپوریشنوں نے حکومتوں کو غلبہ دیا-

trust ایک صنعتی تنظیم ہے جو کسی بھی چیز کی پیداوار اور تقسیم میں مصروف ہے- trust اس چیز کی فراہمی اور اس کی قیمت اور اپنے مفاد پر کافی اختیار رکھتا ہے۔

سامراجیت اور اس کی لازمی خصوصیات
(Imperialism and its Essential Characteristics)

سرمایہ داری ناگزیر طور پر سامراجیت کی وجہ بنی۔ لینن کے مطابق، سامراجیت کا سب سے بڑا مرحلہ سرمایہ داری نظام تھا۔ اضافی سامان کے لیے تجارتی منڈی (مارکٹ) کے علاوہ نوآبادیات ایک اور وجہ بنے۔ انہیں بڑے پیمانے پر کثیر پیداوار کے لئے خام مال کی وسیع فراہمی کی ضرورت تھی۔ سامراجیت صرف نوآبادیوں کو قابو کرنے کے بارے میں نہیں تھا، بلکہ یہ ایک مکمل نظام بن گیا، جس کو حاصل کرنے لئے فوجی مہم اور جنگ کی ضرورت پڑی۔

1.2 عظیم طاقتوں کے درمیان دشمنی

یورپ Europe : انیسویں صدی میں یورپی طاقت نے بہت سے دوسرے ممالک کو نوآباد کیا۔ 1880ء تک ایشیا کے زیادہ سے زیادہ ممالک کو نوآباد کیا گیا۔ صرف افریقہ کو چھوڑ دیا گیا۔ 1881ء سے 1914ء تک افریقہ کے قبضے، تقسیم اور نوآبادی واقع ہوئی۔ 1870 کے بعد، انگلینڈ، فرانس، بلجیم، اٹلی اور جرمنی نے نوآبادی قائم کرنے کے لیے جدوجہد کی۔

عظیم طاقتوں کے درمیان تصادم

صنعتی ترقی میں آگے بڑھنے اور وسیع سلطنت کے اقتدار کے باوجود، انگلینڈ مطمئن نہیں تھا- جرمنی اور امریکہ جہاں سستا تیار شدہ سامان پیدا کر رہے تھے اور انگلینڈ بازاروں پر قبضہ کر رہا تھا، اس لیے وہ انگلینڈ کے ساتھ مقابلہ میں تھے۔ ایشیا، افریقہ اور یورپ میں ان عظیم طاقتوں کے درمیان قومی مقابلہ آپسی دشمنی کی بنیاد بنی۔

ایشیا : جاپان کا عروج The Rise of Japan: Asia

ایشیا میں جاپان اس مدت کے دوران (1867 سے 1912 تک میجی دور (Meiji Era))، مغربی اقوام کی طرح ترقی کرتے کرتے یہ بھی کئی اعتبار سے ان کے برابر ہوگیا۔ حالانکہ جاگیردارانہ حکمران وہاں بھی تھے، اس کے باوجود، جاپان نے مغربی تعلیم اور مشینوں کو اپنے ہاں لایا۔ جدید بری فوج اور بحریہ فوج کے ساتھ، جاپان ایک اعلی درجے کی صنعتی طاقت کے طور پر سامنے آیا۔ سامراجی جارجیت میں بھی جاپان نے یورپ کا طریقہ اپنایا- 1894ء میں اس نے چین کے ساتھ جنگ کی۔ چین- جاپانی جنگ (1894-95) میں ایک چھوٹے سے ملک جاپان کی طرف سے چین کی شکست نے ساری دنیا کو متحیر کر دیا۔ روس جرمنی اور فرانس جیسی تین زبردست طاقتوں کے انتباہ کے باوجود، جاپان نے لیاوٹنگ کے جزیرہ نما اور بندرگاہ آرتھر (Port Arthur) کو اپنے قبضہ میں کرلیا۔ اس عمل سے جاپان نے یہ ثابت کر دیا کہ یہ مشرقی ایشیا کا سب سے طاقتور ملک تھا۔ تاہم، جاپان یورپی طاقتوں کے ذریعے ہونے والے دباؤ کی وجہ سے جلد ہی آرتھر بندرگاہ کو چھوڑ دیا۔ روس نے اس کا فائدہ اٹھایا اور منچوریا کو ایک بڑی فوج بھیجا۔ اس نے جاپان سے متعلق کم اندازہ لگایا۔ 1904ء میں دو ممالک کے درمیان جنگ شروع ہوئی۔ اس روسی- جاپانی جنگ میں جاپان نے روس کو شکست دی اور آرتھر بندرگاہ واپس لے لیا۔ اس جنگ کے بعد جاپان عظیم طاقتوں کے زمرے میں شمار کیا جانے لگا۔

جاپان کی مضبوط اقتداری سیاسی حکمت عملی

1905ء کے بعد جاپان، نے کوریا کی ملکی اور خارجی پالیسی پر اپنا قبضہ جمایا۔ 1910 میں ایک مشہور جاپانی سیاست دان کے قتل نے جاپان کو کوریا کے ساتھ جنگ کے لئے راہ ہموار کی۔ 1912ء میں چین میں منچو خاندان کے خاتمے کے بعد ہونے والی الجھن نے جاپان کو مزید توسیع کے لئے ایک موقع فراہم کیا۔ جاپان نے نہ صرف شین ٹونگ سے جرمنی حقوق کی منتقلی کا مطالبہ کیا، بلکہ چینی حکومت میں جاپانی مشیروں کی تقرری کے مطالبہ بھی کیا۔ اس مضبوط اقتداری سیاسی حکمت عملی نے جاپان کے ساتھ چین اور یورپی طاقتوں کی دشمنی کو فروغ دیا۔

سامراجیت اور اس کے اثرات

1896ء میں بمشکل 10% افریقہ یورپی حکمرانی کے ماتحت تھا۔ 1900ء عملی طور پر پورے افریقہ کو نوآباد کیا گیا- برطانیہ، فرانس اور بلجیم نے جرمنی اور اٹلی کے چند علاقوں کو چھوڑ کر، ان کے درمیان براعظم کو

10th ss his 1. outbreakof ww1
Sunday, May 10, 2020 3:11:32 PM

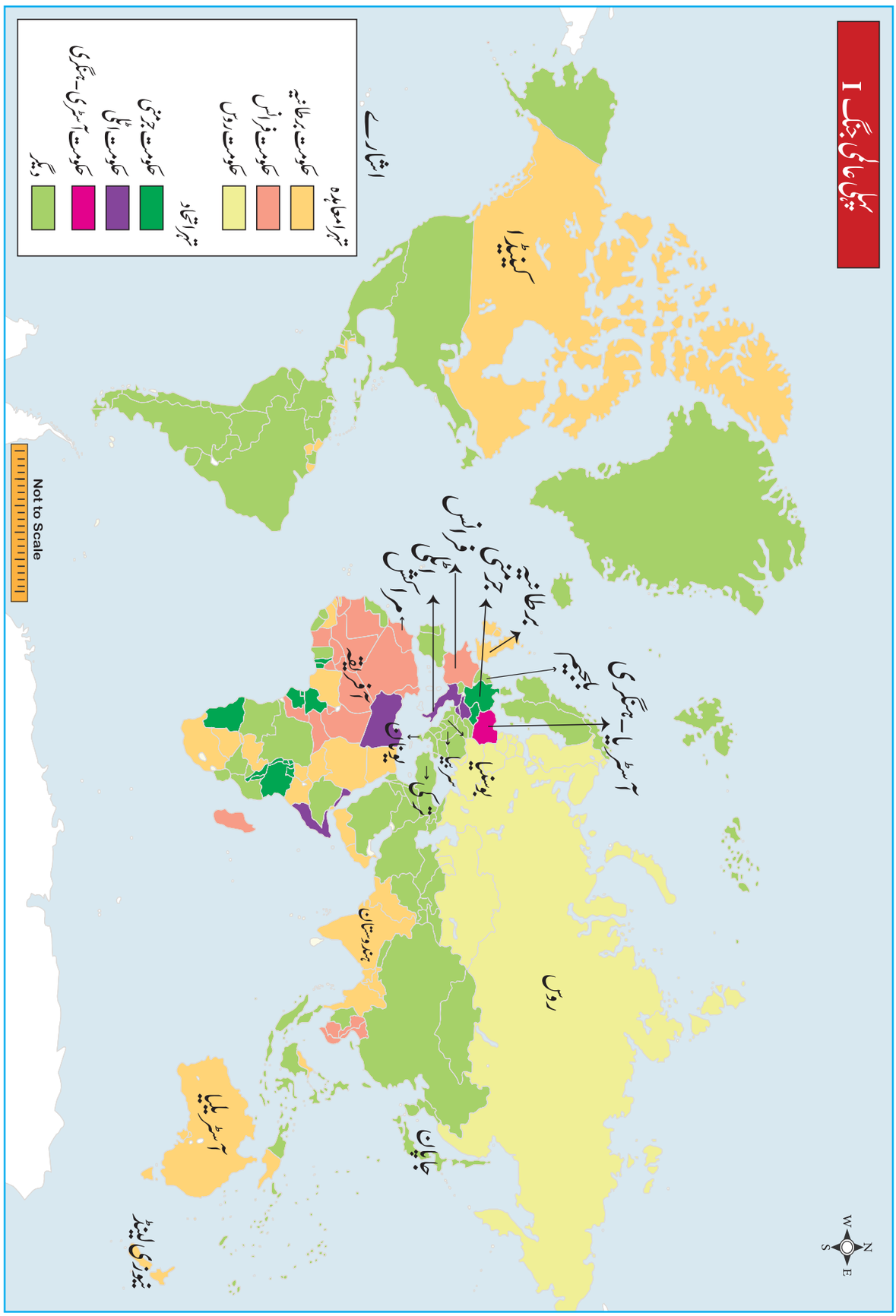

پہلی عالمی جنگ کا آغاز اوراس کے نتائج

10th ss his 1. outbreakof ww1
Sunday, May 10, 2020 3:11:33 PM

تقسیم کیا۔ جاپان نے کوریا اور تائیوان پر قبضہ کرلیا۔ برطانیہ، فرانس، روس اور جرمنی نے چین میں اپنے اثر کا حلقہ وسیع کیا۔ فرانس نے بھارت-چین (انڈو-چین) کو فتح کیا۔ امریکا نے اسپین اور برطانیہ سے فلپائن حاصل کرلیا اور برطانیہ اور روس نے ایران کو تقسیم کرنے کی ٹھان لی۔

افریقہ میں نوآبادیوں کی قوت کو آگے بڑھانے کے لئے یورپیوں کی پہلی کوشش، خونی لڑائیوں میں اضافہ ہونے کا نتیجہ بنی۔ فرینڈز کو الجیریا اور سینیگال فتح کرنے کے لئے ایک طویل تلخ جنگ لڑنی پڑی۔ برطانیہ نے زولوس (1879) اور سوڈانی فوج (1884) کو کھو دیا۔ اٹیلین فوج کو اڈوا (1896) میں ایتھوپیائی فوج کے ہاتھوں تباہ کن شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

1.3 پہلی عالمی جنگ کے اسباب، دوران جنگ اور نتائج

1900ء میں پانچ یورپی عظیم قوتوں میں سے دو مسلح کیمپوں میں تقسیم ہوئے - ایک کیمپ میں مرکزی طاقت شامل تھی جس میں جرمنی، آسٹریا، ہنگری اور اٹلی جیسے ممالک تھے- بسمارک کے رہنمائی کے تحت انہوں نے 1882ء میں ٹرپل اتحاد قائم کیا - جرمنی اور آسٹریا ایک دوسرے کی مدد کرنے پر سمجھوتا کیا۔ دوسرے کیمپ میں فرانس اور روس شامل تھے- اگر جرمنی نے ان میں سے کسی ایک پر حملہ کیا تو باہمی مدد اور وعدے کے ساتھ 1894ء میں ایک اتحاد قائم کیا گیا۔ صرف اکیلا برطانیہ اس تنہائی کو توڑنا چاہتا تھا اور دو مرتبہ جرمنی پر چڑھائی کی، مگر ناکام ہوا۔ جاپان روس کے ساتھ سخت دشمنی رکھتا تھا۔ فرانس، روس کا اتحادی تھا، جس کی وجہ سے اس نے برطانیہ کے ساتھ اتحاد بڑھانے کی ترجیح دی (1902)۔ مراکش (Morocco) اور مصر (Egypt) پر نوآبادیاتی تنازعوں کو حل کرنے کے لئے، برطانیہ کے ساتھ اتحاد کے حصول کے لیے اینگلو- جاپانی اتحاد نے فرانس کو اکسایا۔ اس کا نتیجہ اینٹینا کورڈیلی (Entente Cordiale) 1904 کے بدلے میں مراکش کو فرانس کے حوالے کردیا گیا۔ فرانس نے مصر پر قبضے کو تسلیم کرنے کے لیے قبول کرلیا۔ اس کے بعد برطانیہ نے فارس (پرشیا)، افغانستان اور تبت کے ساتھ ایک معاہدہ کرلیا۔ اس طرح برطانیہ، فرانس اور روس کا ایک کی تہرا معاہدہ قائم ہوا۔

قوم پرستی کی سخت ترین شکلیں

قوم پرستی کے فروغ کے ساتھ ''میرا ملک صحیح ہے یا غلط، میں اس کی حمایت کرتا ہوں'' کا رویہ تیار کیا- کسی ملک کی محبت کسی اور ملک کے لیے نفرت کا مطالبہ کیا۔ انگلینڈ کے جنگوئزم (Jingoism) کی قوم پرستی، فرانس کے چاوِنزم کی قوم پرستی، اور جرمنی کے کلتور عسکریت پسندوں کی قوم پرستی، جنگ کے آغاز کا سبب بنی۔

جرمن کے شہنشاہ کا جارحانہ رویہ

Aggressive Attitude of GermanEmperor



قیصر ولہلم دوّم

جرمنی کے شہنشاہ قیصر ولہلم دوّم کا رویہ بہت ہی بے رحم اور جارحانہ تھا۔ قیصر نے یہ اعلان کیا کہ جرمنی دنیا کا رہنما رہے گا۔ جرمن بحریہ کو وسیع کیا گیا۔ ٹریفلگر میں نپولین کی شکست (1805) کے بعد، سمندر انگلینڈ کا ایک محفوظ علاقہ مانا جاتا تھا۔ جرمنی کے جارحانہ سفارتکاری اور بحریہ اساس کی تیز رفتار تعمیر نے برطانیہ کو یقین دلایا کہ جرمن بحریہ صرف اس کے خلاف جنگ کے لئے تیاری کر رہا ہے۔ لہذا برطانیہ نے بحریہ کی طرف اپنا دھیان دیا، جس کی وجہ سے دو عظیم قوتوں کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی۔

جرمنی کی طرف فرانس کی عداوت

فرانس اور جرمنی پرانے حریف تھے۔ 1871ء کی شکست کی کڑوی یادیں، السااس اور لورین کا نقصان ان کے دماغ میں مسلسل ستا رہا تھا۔ مراکش میں جرمن مداخلت کی وجہ سے دشمنی میں اور بھی اضافہ ہوگیا۔ مراکش پر فرانس کے ساتھ برطانیہ کے معاہدہ کو جرمنی رضامند نہیں تھا۔ اس لئے قیصر ولہلم دوّم نے جان بوجھ کر سلطان کی آزادی کو تسلیم کیا اور مراکش کے مستقبل پر فیصلہ کرنے کے لئے ایک بین الاقوامی کانفرنس کا مطالبہ کیا۔

بلقان (Balkan) میں سامراجی سیاست

نوجوان ترکی انقلاب 1908ء، سے ترکی میں مضبوط اور جدید حکومت بنانے میں ایک کوشش نے، بالکن میں اپنی سرگرمیاں دوبارہ شروع کرنے کا موقع آسٹریا اور روس دونوں کو فراہم کیا۔ آسٹریا اور

10th ss his 1. outbreakof ww1
Sunday, May 10, 2020 3:11:34 PM

روس کی ملاقات ہوئی اور اس پر اتفاق ہوا کہ بوسنیا اور ہرزیگووینا کو آسٹریا اپنی حکومت میں میں شامل کرلے گا، جبکہ روس کو اس کی جنگی جہازوں کو دارڈانیلس اور بوسفورس کے ذریعے بحیرہ روم تک منتقل کرنے کی آزادی ہوگی۔ جلد ہی اس کے بعد آسٹریا نے بوسنیا اور ہرزیگووینا کو ملانے کا اعلان کیا۔ آسٹریا کی اس کارروائی نے سربیا کی طرف سے شدید مخالفت پیدا کردی۔ جرمنی نے آسٹریا کی بھرپور مدد کی۔ جرمنی معاہدہ کی اس حد تک پہنچ گیا کہ اگر آسٹریا نے سربیہ پر حملہ کیا اور روس نے سربیہ کی مدد کی تو جرمنی آسٹریا کی مدد کرے گا۔ آسٹریا اور سربیہ کے درمیان دشمنی کی وجہ سے 1914ء میں پہلی جنگ عظیم کا آغاز ہو۔

بلقان کی جنگیں The Balkan Wars

اٹھارویں صدی کے پہلے نصف میں ترکی کے جنوب مغرب میں ترکی ایک طاقتور ملک تھا۔ سلطنت عثمانی، بلقان (بالکن) اور ہنگری سے پولینڈ تک پھیلی ہوئی تھی۔ سلطنت بلقان میں بہت سے غیر ترک باشندے بھی شامل تھے۔ بلقان میں ترک اور مختلف قوم پرستوں اور ان کے وزراء قتل عام اور ظلم پر اتر آئے۔ جس کی خوفناک مثال آرمینیا والوں کی نسل کشی ہے۔



ترکی سلطنت کی سیاسی اور اقتصادی عدم استحکام کا فائدہ اٹھا کر، 18ویں صدی کے دوسرے نصف سے یونانیوں اس کے بعد دوسرے ایک کے بعد ایک ترکی کے قبضے سے الگ ہونا شروع ہوگئے۔ مقدونیہ مخلوط آبادی والا علاقہ تھا۔ اس پر قبضہ جمانے کے لیے یونان، سربیہ، بلغاریہ اور بعد میں مونٹینیگرو ایک دوسرے کے خلاف ہوگئے۔ مارچ 1912ء میں انہوں نے بلقان لیگ کی تشکیل دی۔ اس لیگ نے پہلی بلقان کی جنگ (1912-13) میں ترکی فوجوں پر حملہ کیا اور ان کو شکست دی۔ مئی 1913 میں، دستخط کیے گئے لندن کے معاہدے کے مطابق نئی ریاست البانیہ تشکیل دی گئی اور بالکن میں دیگر ممالک کے درمیان مقدونیہ (میسیڈونیا) کو تقسیم کیا۔ ترکی کو قسطنطنیہ کے اردگرد علاقے میں محدود کردیا گیا۔

تاہم، مقدونیہ کی تقسیم سے بلغاریہ مطمئن نہیں تھی۔ اس لئے بلغاریہ نے سربیہ اور یونان پر حملہ کیا۔ لیکن بلغاریہ کو شکست حاصل ہوئی۔ دوسری بالکن جنگ اگست 1913ء کو بخارسٹ (Bucharest) کے معاہدے پر دستخط کے ساتھ ختم ہوئی۔

فوری اسباب Immediate Cause

بالکن کے ان واقعات کا اختتام بوسنیا کے سرجیوو میں ہوا۔ 28/جون 1914ء کو آسٹریا-ہنگری کا شہنشاہ فرانس جوسف کے بھتیجے اور وارث آرک ڈیوک فرانس فرڈیننڈ کو پرنسپ نامی ایک بوسنین سرب نے قتل کردیا۔ آسٹریا نے ایک آزاد ریاست کے طور پر سربیہ کو ختم کرنے کا ایک موقع پایا۔ جرمنی نے سب سے پہلے حملہ کرنے کی سوچی۔ اس نے یکم اگست کو روس پر جنگ کا اعلان کیا۔ جرمنی کو فرانس کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں تھا۔ لیکن فرینکو روسی اتحاد کی وجہ سے جرمن فوج، جو فرانس اور روس دونوں کے خلاف جنگ کی منصوبہ بندی کررہی تھی، اس موقع کو اپنے فائدے کے لئے استعمال کرنا چاہتی تھی۔ بلجیم کی غیر جانبداری اور جرمن کی خلل اندازی نے برطانیہ کو جنگ میں داخل ہونے پر مجبور کیا۔

(b) دورانِ جنگ

جنگ کی دو فوجیں : مرکزی قوتیں

جنگ کرنے والے ممالک دو حصوں میں تقسیم ہوچکے تھے۔

مرکزی قوتوں میں جرمنی، آسٹریا-ہنگری، ترکی اور بلغاریہ شامل تھے۔ اٹلی، جو پہلے جرمنی اور آسٹریا کے ساتھ تھا، اس نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا۔ شمال مشرقی اٹلی میں ٹرن ٹینو کی بحالی کی کوشش ہوئی، جہاں اطالوی اکثریت میں ہیں۔ لیکن وہ آسٹریا - ہنگری کے ایک ضروری حصے میں رہتے تھے، ان کو جرمنی کے طرف سے حمایت نہیں ملی تھی۔ جب جنگ شروع ہوئی، تو اٹلی ایک غیر جانبدار ملک رہا-مگر شمال مشرق کے علاقے کو اس کے قبضہ میں آنے کی امید نے اس کو جنگ میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا۔ برطانیہ فرانس اور اٹلی نے اپریل 1915ء میں لندن کے خفیہ معاہدے پر دستخط کئے، جس کے ذریعے اطالوی نے مرکزی طاقتوں کے خلاف جنگ میں داخل ہونے پر اتفاق کیا تاکہ جنگ کے بعد اس علاقے کو بدلے میں لے لیا جائے۔

10th ss his 1. outbreakof ww1
Sunday, May 10, 2020 3:11:35 PM

اتحادی Allies

نو ممالک نے مرکزی طاقت کی مخالفت کی۔ وہ یہ تھے: روس، فرانس، برطانیہ، اٹلی، امریکہ، بلجیم، سربیا، رومانیہ، اور یونان۔ رومانیہ اور یونان نے بالترتیب 1916ء اور 1917ء مرکزی طاقتوں پر جنگ کا اعلان کیا - لیکن جنگ میں تھوڑا سا حصہ ادا کیا۔ امریکہ کی اکثریت یہ چاہتی تھی کہ ان کا ملک غیر جانبدار رہے اور اس طرح پہلے تین سالوں میں امریکہ نے برطانیہ اور فرانس کو صرف اخلاقی حمایت اور قابل قدر امداد فراہم کی۔

امن کے لیے زار (Tsar) کی ادھوری کوششیں

روس کے زار نکولس دوم نے عالمی امن کو بحال رکھنے کے لئے ان عظیم طاقتوں کو مشورہ دیا کہ وہ ایک ساتھ مل جائیں۔ ان کے جواب میں 1899 اور 1907 میں ہالینڈ کے ہیگ (Hague) میں دو امن کانفرنسیں منعقد ہوئیں لیکن بے کار ثابت ہوئے۔ روس نے اتحادیوں کی طرف سے جنگ میں شرکت کی۔

فرانسیسی اتحادیوں میں جنگ

جرمنی نے بلجیم کے لوگوں کی مزاحمت کو نظر انداز کر دیا اور انہیں کچل دیا۔ اتحادیوں کی طرف سے، لڑائی کا پورا بوجھ فرانسیسی فوج پر پڑا - ایک مہینے کے اندر اندر پیرس تقریباً برباد ہو گیا۔

ٹینن برگ اور میرنے کی جنگ



ٹینن برگ کی جنگ

روسی فوج نے مشرقی پروشیا پر حملہ کیا۔ جرمنی نے انہیں فیصلہ کن شکست دی ٹینن برگ کی جنگ میں روس نے بھاری نقصان اٹھایا۔ اس سے تباہی ہونے کے علاوہ بیسٹ فرینٹ کے دباؤ کو دور کرنے میں مدد کی۔ فرانسیسی آرمی نے حملہ آور جرمنوں کو دور کرنے کی پوری کوشش کی۔ میرنے کے مقام پر (ستمبر 1914 کے آغاز میں)، جرمنوں کو واپس بھگانے میں فرانس کو کامیاب ملی۔ اس طرح سے پیرس کو بچایا گیا۔ میرنے کی جنگ خندق کی جنگ کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔

وردن (Verdun) کی جنگ

فروری اور جولائی 1916ء کے درمیان جرمنوں نے وردن پر حملہ کیا جو فرانس کے حدود کا مشہور قلعہ تھا۔ پانچ مہینوں کی وردن جنگ میں، دو ملین مردوں نے حصہ لیا اور ان میں سے نصف ہلاک ہو گئے - برطانیہ نے دریا سوم (Somme) کے قریب جرمنوں کے خلاف سامنا کیا۔

خندق کی جنگ : (Trench Warfare)



فوجیوں کو محفوظ طریقے سے کھڑے ہونے اور خود کو دشمن کی آگ سے بچانے کے لئے، فوجیوں کی طرف سے کھودے جانے والی خندقوں یا کھدائی۔ جنگ میں ایک دوسرے کے متوازی دو یا چار خندق بنائے جاتے ہیں۔ ہر خندق کو ٹیڑھا میڑھا خط کے طور پر کھودا جاتا ہے تا کہ کوئی دشمن ایک کنارے سے کچھ گز اس کی لمبائی سے زیادہ آگ نہ لگا سکے یا گولی نہ مار سکے - خندقوں کی اہم لائنیں ایک دوسرے سے منسلک تھیں اور پیچھے خندقوں سے منسلک کرنے کا ایک سلسلہ، جس کے ذریعے کھانے، گولہ بارود، تازہ فوج، پیغام اور احکامات وغیرہ فراہم کئے جاتے تھے۔

اس چار ماہ کی سوم کی جنگ میں برطانیہ نے پہلے دن بیس ہزار سپاہیوں کو کھو دیا۔ وردن کی جنگ نے بہر حال اتحادیوں کے حق میں خوش قسمتی کا فیصلہ کیا۔

مشرقی یا روسی اتحادیوں میں جنگ

مشرق میں روسی فوج نے بار بار آسٹریا کو شکست دی - مگر روسیوں کو جرمنی نے شکست کھائی - روس کے پاس تربیت یافتہ اور ہتھیار سے لیس فوج تھی اور اس وجہ سے روس کو زیادہ نقصان اٹھانا پڑا۔ 1917ء میں روس کی زاری (Tsarist) حکومت کا انقلاب میں ختم ہو گیا۔ روس امن چاہتا تھا اور اس کے نتیجے میں اس نے برست-لوٹسوو (3 مارچ 1918) کے معاہدے پر جرمنی کے ساتھ دستخط کیا۔ اس کے بعد جرمنی کی فوجی قوت مضبوط ہو گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اتحادی اپنی طاقت کھو رہے ہیں۔ ایسے میں امریکا ان کی مدد کے لئے آیا، اور جرمنی کو کچلنے میں حتمی فیصلہ کن کردار ادا کیا۔

مشرق وسطی میں جنگ کے معمولی مناظر

ترکی نے مرکزی طاقتوں کے ساتھ بھی لڑائی کی۔ ترکی کو شروع میں کامیابی ملی اور اتحادی پیچھے رہے۔ خاص کر مسوپٹومیا اور گیلی پولی میں۔ اس کے باوجود آخر میں ترکی کو شکست دی گئی۔ ترکی نے نہر سوئز پر حملہ کرنے کی کوشش کی مگر پیچھے کر دئے گئے۔ برطانیہ نے عراق سے ترکی پر حملہ کیا۔ اس کے بعد فلسطین اور شام میں ترکی پر حملہ کیا۔

10th ss his 1. outbreakof ww1
Sunday, May 10, 2020 3:11:37 PM

مشرق کے اُس پار

چین بھی اتحادیوں میں شامل ہوگیا – شان ٹنگ میں موجود کیا چاؤ کے علاقے پر جاپان نے قبضہ کرلیا تھا، جس کو جرمن نے چین کو دیا تھا۔ یہاں پر کوئی جنگ نہیں ہوئی۔ جاپان نے اس موقع کا فائدہ اٹھا کر چین کو ڈرا دھمکا کر ان سے قیمتی رعایت اور اختیارات حاصل کر لئے۔

بالکن میں

اسٹرو– جرمن فوج نے بلغاریہ کے ساتھ مل کر سربیا کو کچل دیا۔ سربیا جرمن حکمرانی کے ماتحت ہوگیا۔ رومانیہ نے اس جنگ کا منظر دیکھا اور اگست 1916ء میں وہ اتحادیوں کے ساتھ شامل ہوگیا۔ رومانیہ بھی اسٹرو– جرمن فوج کے ساتھ مل گیا۔

آفریقہ میں جرمنی کے نوآبادیوں کا مقدر

اتحادیوں نے مغرب اور مشرق افریقہ میں بھی جرمن نوآبادیوں پر حملہ کیا۔ چوں کہ یہ نوآبادیاں جرمنی سے بہت دور تھے، اس لئے ان کو کوئی فوری مدد نہیں مل سکی اور اس وجہ سے وہ اتحادیوں کی اطاعت قبول کرلی۔

آسٹریا کے حملے پر اٹلی کا ہتھیار ڈال دینا

اٹلی نے مئی 1916 میں جنگ میں رسمی طور پر اتحادیوں میں شمولیت اختیار کی۔ اطالوی آسٹریا کے ساتھ لڑ رہے تھے اور مزاحمت کو برقرار رکھا، لیکن جب جرمنی، آسٹریا کی مدد کو آئی تو اطالویوں کا خاتمہ ہوگیا۔

مرکزی طاقتوں کی جیت

مرکزی طاقت نے بلجیم اور فرانس کے شمالی مشرق میں ایک حصہ، پولینڈ، سربیہ اور روم پر اپنا قبضہ کرلیا۔

جدوجہد کا مرکز مغربی علاقے اور سمندر تھا۔ جیسا کہ اتحادیوں نے سمندر کے راستوں کو اپنے قابو میں کر تھا، انہوں نے مرکزی طاقت تک پہنچنے والے غذائی اشیاء اور دیگر سامان کی فراہمی کو کاٹ دیا۔ جرمنی اور آسٹریا میں خواتین اور بچوں کو بھوک اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ جرمنی نے انگلینڈ پر ہوائی جہاز سے حملہ کیا۔ لنڈن اور وہ مقامات جہاں بڑے کارخانے تھے، اُن پر بم پھینکے گئے۔ بعد میں شہری آبادی کو نشانہ بنانے کے لیے ہوائی جہاز استعمال کیے گئے– جرمنوں نے زہریلی گیس کا استعمال کیا۔ اس کے بعد دونوں نے زہریلی گیس کا استعمال کرنا شروع کیا۔

بحری جنگیں اور جنگ میں امریکہ کا داخلہ

1916ء میں بحر شمالی میں بحری جنگ (جٹ لینڈ کی جنگ) واقع ہوئی۔ برطانوی نے جنگ جیت لی۔ اس کے بعد جرمنی نے اپنی آب دوز کشتیوں کو سمندر میں اتارا اور ان کے جنگی جہاز سطح سمندر پر پہرہ دیتے رہے۔ ان میں سے ایک مشہور جہاز اڈن (Emden) تھا جس نے مدراس پر بمباری کی۔ ایک خوف و ہراس کا ماحول پیدا کرنیکے لئے جرمنی نے جنوری 1917 میں یہ اعلان کیا کہ وہ برطانوی بحری علاقہ میں موجود کسی بھی بحری جہاز کو پانی میں ڈبو دیں گے۔ چاہے اس ملک نے جنگ میں حصہ لیا ہو یا نہ لیا ہو۔ یہی جرمن بحری فوج کا مقصد تھا – امریکہ کے بحری جہاز لوسی ٹانیہ کو جرمن آب دوز نے ڈبو دیا۔ اس کی وجہ سے جرمنیوں کے خلاف امریکہ میں بہت نفرت بڑھ گئی۔ امریکی صدر ولسن نے اپریل 1917ء میں جرمنی کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔ بہت سے وسائل کے ساتھ امریکی فوج کے داخلہ نے اتحادیوں کے فتح کے خواب کو چکنا چور کر دیا۔

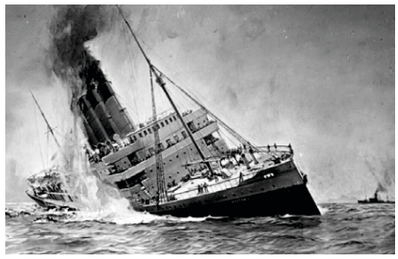

لوسی ٹانیہ کا غرق کرنا

(c) عارضی صلح اور ویرسائلز کا معاہدہ

جرمنی نے بالآخر نومبر 1918ء میں خود سپردگی کر دی۔ عارضی صلح 11 نومبر 1918ء کو عمل میں آئی۔ جرمنی کو کیسر کے خاتمے کے ساتھ ملک کے اندرونی سیاسی صورتحال سے سخت شرائط کو قبول کرنے پر مجبور کیا گیا۔

پیرس میں امن کانفرنس

جنوری 1919ء میں اکثریت پسندی کے دستخط کے بعد دو ماہ قبل پیرس میں امن کی کونسل کھول دی گئی۔ وُڈرو وِلسن (امریکہ)، لائڈ جارج (انگلینڈ کے وزیراعظم) اور کلیمین سیو (فرانس کے وزیراعظم) نے مشاورت میں ایک بہت اہم کردار ادا کیا۔



اخبار کی ایک رپورٹ

10th ss his 1. outbreakof ww1
Sunday, May 10, 2020 3:11:37 PM



پیرس کی امن کانفرنس

تجدید جنگ کے خطرے کا سامنا کرتے ہوئے جرمن حکومت کو شرائط سے اتفاق کرنے پر مجبور کیا گیا۔ 28/جون 1919ء میں امن معاہدے کو ویرسائلز میں آئینوں والے ایک بڑے کمرے میں دستخط کیا گیا۔

معاہدے کی فراہمی (Provisions of the Treaty)

1۔ جرمنی کو جنگ شروع کرنے کا ملزم ٹھہرایا گیا۔ اور اس وجہ سے نقصانات کی تیاری کا سامنا کرنے کے لئے تاوان جنگ دینی پڑی۔

2۔ جرمن آرمی کو 100,000 سپاہیوں تک محدود کیا گیا۔ ایک چھوٹی سی بحریہ کو اجازت دی گئی۔

3۔ آسٹریا اور جرمنی کے اتحاد پر پابندی لگا دی گئی اور جرمنی کو آسٹریا کی آزادی تسلیم کرنی پڑی اور اس کا احترام کرنا پڑا۔

4۔ تمام جرمن نوآبادیوں کو لیگ آف نیشن کے تحت لازمی علاقے بنا دئے گئے

5۔ جرمنی کو بریسٹ - لیٹوسک معاہدے (روس کے ساتھ) کو اور بخارسٹ (بلغاریہ کے ساتھ) منسوخ کرنے پر مجبور کیا گیا۔

6۔ السا س-لورائن کو فرانس کے پاس واپس دیا گیا۔

7۔ فن لینڈ، ایسٹونیا، لاتویا اور لتوانیا جیسے سابق روسی علاقوں کو آزاد کر دیا گیا۔

8۔ شمالی شلس وگ، ڈنمارک کو دے دیا گیا اور بلجیم کو چند چھوٹے اضلاع دے دئے گئے۔

9۔ پولینڈ کی دوبارہ تشکیل دی گئی۔

10۔ اتحادیوں نے رائن لینڈ کو قبضہ کیا تھا۔ رائن کے مشرق وسطی کے علاقے کو فوجیوں سے آزاد کر دیا گیا۔

صدر ولسن نے اپنے 14 نقاط کو عائد کیا، جسے اتحادیوں کو پیروی کرنے کو کہا گیا۔ اس میں سب سے اہم جس پر اس نے اشارہ کیا کہ سیاسی آزادی کی باہمی ضمانت پر عمل کرنے کے مقصد اور عظیم اور چھوٹی ریاستوں کی طرح علاقائی سالمیت کے لئے ممالک کے عام انجمن کی ضرورت ہے- ان کے دلچسپ پوائنٹس میں ایک یہ تھا کہ ''اپنی سیاسی ترقی کے مستقل عزم اور قومی پالیسی اور اس کی خواہش پر ہر قسم کی مدد کا موقع دیا جائے۔

علیٰحدہ معاہدہ تیار کیے گئے اور آسٹریا، ہنگری، بلغاریہ اور ترکی جیسے اتحادیوں کے ساتھ دستخط کیے گئے۔ ترکی کے ساتھ معاہدہ (سیورز کی معاہدہ)، اگرچہ سلطان نے قبول کیا، مصطفیٰ کمال پاشا اور ان کے پیروکار کی مزاحمت کی وجہ سے ناکام ہو گیا۔

پہلی عالمی جنگ کا خاتمہ

پہلی عالمی جنگ نے یورپی معاشرے اور سیاست پر گہرے اثرات چھوڑے۔ زمینی حملے اور ہوائی حملے کے ذریعے کی جانے والی جنگ کی وجہ سے بہت زیادہ جانی اور مالی نقصان ہوا۔ گزشتہ چار سالوں میں کم از کم آٹھ ملین لوگوں مارے گئے اور ان سے دگنے زخمی ہوئے اور بہت سے لوگ زندگی بھر کے لئے مفلوج ہو گئے۔ 1918ء میں پھیلنے والی انفلوئزا کی بیماری سے کئی ملین لوگوں نے اپنی جانیں گنوا دیں۔ ان سب وجوہات کا اثر مردوں اور عورتوں کے درمیان جنسی توازن پر پڑا۔ یعنی مردوں کی کمی - فوجیوں کو شہریوں پر برتریت دی گئی۔

جنگ اور اس کے بعد کا منظر تاریخ میں بہت ہی سنجیدہ اور خوفناک نظر آنے لگا۔ سب سے زیادہ حیران کن دور سوویت یونین کے عروج اور استحکام کا، جسے یو۔ ایس۔ آر۔ آر یا سوشلسٹ یونین اور سوویت کی انتظامیہ جیسا کہ اسے کہا جاتا ہے۔ چونکہ ریاست متحدہ امریکہ نے جنگ میں زیادہ حصہ نہیں لیا، جنگ کے بعد کے سالوں میں زیادہ تر خوشحال ہونے کا موقع ملا۔ امریکہ مقروض ملک کے طور پر جنگ میں داخل ہوا، لیکن جنگ کے بعد دنیا میں قرض دینے والے کے طور پر ابھرا

اس دور کا یہ ایک اور اہم واقعہ، نوآبادیات کی بیداری اور ان کے آزاد ہونے کی کوششیں۔ ایشیا اور آفریقہ کی طاقتور تحریکیں، مغربی آمریت کے خلاف روز بروز آوازیں اٹھا رہی تھیں۔

ترکی کا ایک ملک کے طور پر دوبارہ ابھرنے (تعمیرِ نو) میں مصطفیٰ کمال پاشاہ کا بہت اہم رول رہا۔ اس نے ترکی کی تجدید کی اور اس کی شناخت میں تبدیلی لائی۔ اس نے سلاطین کے دور اور خلافت کو ختم کیا۔

ہندوستان پر اس کے اثرات

پہلی عالمی جنگ کا اثر ہندوستان پر بھی بہت زیادہ پڑا۔ اگرچہ یورپ جنگ کا اہم میدان تھا - جنگ دنیا کے دیگر حصوں میں ہوئی۔ برطانیہ نے یورپ، افریقہ اور مغربی ایشیا میں خدمت کرنے کے لئے برطانیہ نے ہندوستانیوں کے ایک بڑے دستہ کو اپنے فوج میں بھرتی کیا۔ جنگ کے بعد فوجی نئے خیالات کے ساتھ ہندوستان واپس آئے جس سے ہندوستانی سماج پر اثر پڑا - ہندوستان نے £230 ملین نقدی بطورِ اخراجات جنگ اور £125 ملین سے زیادہ بطورِ قرضہ دیا۔ بھارت نے £250 ملین کی مالیت کا جنگی سامان بھی

10th ss his 1. outbreakof ww1
Sunday, May 10, 2020 3:11:39 PM

بھیجا۔ اس کی وجہ سے یہاں پر اقتصادی بحران پیدا ہوا۔ غریب افراد نے دکانوں کو لوٹا، جس کی وجہ سے اناج کے فسادات ہوئے۔ جنگ کے اختتام پر، ہندوستان میں بھی انفلوئزا بیماری کی وبا پھیلی۔

(£- پاؤنڈ سٹرلنگ کی علامت)

جنگ کے حالات کی وجہ سے ہندوستان میں ہوم رول تحریک شروع ہوئی۔ جنگ کے دوران کانگریس دوبارہ متحد کر دیا گیا۔

ہندوستان نے جنگ میں اس امید کے ساتھ برطانیہ کا ساتھ دیا کہ وہ ان کی وفاداری کا پاس رکھے گا، مگر نتیجہ میں ہندوستانیوں کو صرف دھوکہ اور مایوسی کے کچھ نہ ملا۔ چنانچہ ہندوستانی سماج، اقتصادیت اور سیاست پر جنگ کے بہت گہرے اثرات پڑے۔

1.4 روسی انقلاب اور اس کا اثر

تعارف



جنگ کا سب سے بڑا نتیجہ، روسی انقلاب کے طور پر نکلا، جو دنیا کی تاریخ میں منفرد ہے۔ جنگ کی وجہ سے روس کی سماجی – سیاسی اور اقتصادی حالات سامنے آئے وہ بالکل ہی تباہ کن اور نقصان دہ ثابت ہوئے۔ تھے۔ 1917ء میں دو انقلابات آئے، پہلا مارچ میں دوسرا نومبر میں۔ زار (Tsar) کی دستبرداری کے بعد بورجوئی حکومت جنگ جاری رکھنا چاہتی تھی، لیکن عوام اس کے خلاف تھے۔ اس لئے ان کے رہبر لینن کی رہنمائی کے تحت دوسری عظیم تحریک شروع ہوئی، جس نے طاقت کو ضبط کیا اور روس میں کمیونسٹ حکومت قائم ہوئی۔

انقلاب کا سبب

سماجی اسباب

روس میں پیٹر عظیم اور کیتھرین دوم نے معاشرتی حالات تبدیل کئے بغیر، مغربیت لانے کی کوشش کی۔ روسی کسان، روسی امیروں کی ملکیت کی زمینوں میں غلامی کرتے تھے۔ روسیوں کو کریمین جنگ میں شکست ہونے کے بعد کچھ اصلاحات کا تعارف کیا گیا۔ 1861ء میں زار الگزانڈر دوم نے زرعی غلامی کو ختم کر دیا اور کسانوں کو آزاد کیا۔ لیکن انھیں زندگی بسر کرنے کے لئے کافی زمین نہیں دی گئی۔ یہ کسان انقلاب کا اہم سبب بنے۔ صنعتوں کی وجہ سے مزدوروں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ وہ بہت کم اجرت حاصل کرنے کی وجہ سے سنجیدہ تھے۔ لہذا وہ بھی اس انقلاب کا ایک سبب بنے۔

انقلابیوں کا کردار

دانشوروں کے درمیان انقلابی خیالات کا پھیلاؤ اور زار کے حکومت کی طرف سے ظلم، ان سب نے سماجی طور پر مائل طلباء کو کسانوں کے پاس اپنی بات پہنچانے کا موقع دیا۔ اس دوران کسانوں کے ساتھ مل کر انہوں نے دہشت گردی شروع کی۔ آہستہ آہستہ انقلابی افواج میں بہت سے عقلیت پسند گروہ جیسے یہودی اور پول بھی شامل ہونے لگے۔ ساتھ ہی کارل مارکس کے فلسفہ کی بنیاد پر، نئے خیالات شکل لینے لگے، اور سماجی اور جمہوری لیبر پارٹی قائم کی گئی۔

زار (Tsar) کی خودمختاری



زار نکولاس دوم

رومانوؤ شاہی خاندان کے زار نکولس دوّم کو حکومت کا تجربہ کم تھا۔ اس کی بیوی سیرینا الیگزینڈرا، ایک غالب شخصیت تھی۔ نکولاس اس کے مضبوط اثر ورسوخ کے تحت تھا۔ نکولاس اپنے اکثر وزراء پر بدگمان تھا اور چاپلوسیوں سے گھرا ہوا تھا۔ اس بات کا تعین کیا گیا کہ روس کو نوآبادیوں کے قبضے میں نہیں دینا چاہئے، اس لیے نکولاس نے منچوریا کی طرف روس کی توسیع کی۔ اس کی وجہ سے 1904ء میں جاپان کے ساتھ جنگ لڑی گئی۔ اس کا نتیجہ روس کی ہار ہوئی، یہ حملے اور فسادات کی وجہ بنی۔ 22/جنوری 1905ء کو فادر گیپن ایک پادری نے سینٹ پیٹرز برگ میں زار کے سرمائی محل پر مردوں، عورتوں اور بچوں کا ایک جلوس نکالا، جس میں قومی اسمبلی، زرعی اور صنعتی اصلاحات کا مطالبہ کیا گیا۔ لیکن پولیس اور فوجیوں نے جلوس پر فائرنگ کی۔ سیکڑوں افراد ہلاک ہوئے اور کئی ہزار زخمی ہوئے۔ اس واقعہ کو خون آلود اتوار کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ واقعہ فسادات، حملوں اور تشدد کا باعث بنا، جس میں ماسکو کے گورنر جنرل، زار کے چچا کو بم سے ہلاک کیا گیا۔ نکولاس کو ایک آئین کو منظوری دینے اور پارلیمنٹ (ڈوما) قائم کرنے کے لیے مجبور کیا گیا۔ یہ بائیں محاذ (لیفٹ ونگ) کی جماعتوں کے لیے تسلی بخش نہیں تھا۔ سینٹ پیٹرز برگ میں کارکن کے نمائندوں نے ٹریٹسکی کی قیادت میں سوویت (کونسل) قائم کی۔

زار کی مخالفت اور ڈوما کی تحلیل

پہلی عالمی جنگ کے دوران، فرانس اور برطانیہ کے ساتھ مل کر روس کی شراکت نے عارضی طور پر آمریت کو مضبوط کیا۔ شاہی انقلاب کی

10th ss his 1. outbreakof ww1
Sunday, May 10, 2020 3:11:40 PM

ایک افواہ کی وجہ سے نکولاس نے خود کو فوج کا سربراہ یعنی کمانڈر بنالیا۔ 1916ء کے اختتام پر، راسپوتین، جو زار اور زرینہ پر غلبہ رکھنے والے اثرات مرتب کئے تھے، ، اس کو زرینہ کے خاندان کے ایک شخص کے ذریعے قتل کردیا گیا۔ سینٹ پیٹرزبرگ سوویت کے ارکان کو گرفتار کیا گیا جب بھی ڈوم نے زار کے حرکت کی مخالفت کی، تو اسے تحلیل کیا گیا اور تازہ انتخابات کیے گئے۔ حکومت کی پالیسی کی تبدیلی کے بغیر، چوتھا ڈوما 1917 کے انقلاب کے بعد ختم ہوگیا۔

مقبول بغاوتیں



1917 کا انقلاب

خواتین میں ٹیکسٹائل کے کارکنوں میں روٹی کی کمی، فوج میں ان کے شوہروں کا رہنا،، ان سب باتوں نے انہیں کسی طرح ہڑتال پر جانے کے لیے مجبور کیا اور روسی سلطنت کی دارالحکومت پیٹروگارڈ کے فیکٹری کے علاقوں کے پاس جلوس نکالا۔ خواتین کارکنوں کی عوام ''مزدوروں کے لئے روٹی'' کا مطالبہ کرتے ہوئے اپنے ہتھیاروں کو فیکٹری کے کارکنوں کی طرف لے کر چلاتے ہوئے کہا ''باہر آؤ!'' اور ''کام بند کرو!''۔ شہر میں 400,000 کارکنوں نے اگلے دن (24 فروری) تحریک میں شرکت کی۔

زار کی دستبرداری

حکومت نے ہڑتال کو ختم کرنے کے لئے فوج کا استعمال کیا۔ لیکن جلد ہی فوجیوں کی رہائش گاہوں میں بغاوت ٹوٹ پڑی۔ زار نے مارشل لا (فوجی حکومت) کا اعلان کیا۔ لیکن اسکا حکم شہر میں نشر نہیں کیا گیا، کیونکہ اس کام کو کرنے کے لیے کوئی بھی نہیں تھا۔ زار نے پیٹروگراڈ واپس آنے کی کوشش کی۔ ریلوے کارکنوں نے اس کی ٹرین روک دی۔ پیٹروگراڈ میں موجود کچھ افسروں نے حالات کی سنجیدگی پر غور کرتے ہوئے زار کو تخت چھوڑنے کی درخواست کی۔ 15/مارچ کو نکولاس دوم تخت سے نیچے اتر گیا۔ اسے اپنی آمریت کو ختم کرنا پڑا۔

ٹمل انقلابی شاعر بھارتیار نے روسی انقلاب کا ذکر اپنی شاعری میں اس طرح کیا ہے۔

عظیم طاقت والے نے
روس کی طرف اپنی نظریں کیں،
آیا زمانے میں انقلاب،
دیکھو کتنا حیرت زدہ ہے،
ظالم نے گھٹنے کیسے ٹیکے،
قدرت کے کاندھے،
اب خوشی اور فخر کے ساتھ پھول رہے ہیں،
گرم آنکھوں والا راکشس، آنسو بہائے بغیر
ہوا، نیست و نابود، اے دنیا کے لوگو،
یہ زبردست تبدیلی دیکھو۔

عارضی حکومت

سرکاری افعال کے لئے دو متوازی مجلسیں موجود تھے۔ ایک پرانے ریاستی ڈوما کے بورجی سیاستدانوں کی جسے درجہ وار ترتیب دیا گیا تھا اور دوسرا مزدوروں کے نمائندوں کو کارکنوں کی کونسل کو ملا کر یا سوویت، جن کو پیچھے سے بائیں محاذ کی حمایت حاصل تھی۔ ڈوما میں جو لوگ تھے وہ سوویتوں کی رضامندی کے ساتھ صوبائی حکومت بنانے کے قابل ہوئے۔ سوویت پر مینیویسیوں (Mensheviks) پر غلبہ تھا اور اقلیتیں بولسوکیس (Bolsheviks) بزدل اور فیصلہ لینے کے قابل نہیں تھے۔ لینن کی آمد سے پورا ماحول بدل گیا۔

عارضی حکومت کا زوال

جب انقلاب شروع ہوا، تو اس وقت لینن سوئٹزرلینڈ میں تھے۔ لینن انقلاب جاری رکھنا چاہتے تھے۔ ان کا نعرہ ''ساری قوت سوویتوں کے لئے، جسے عنقریب مزدوروں نے حاصل کیا'' بہت ہی مقبول ہوا۔ جنگ کے دوران تباہ و برباد ہوئے لوگوں کے درمیان میں 'روٹی، امن اور زمین' کے نعرہ نے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ لیکن عارضی حکومت نے دو بھاری غلطیاں کیں۔ سب سے پہلے زمین کی تقسیم کے مطالبے پر ایک فیصلہ ملتوی کیا اور دوسرا حکومت نے جنگ کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔ مایوس کن کسانوں نے اپنے فوجی عہدہ کو چھوڑ دیا اور زمین پر قبضہ کرنے والوں میں اپنی شمولیت اختیار کر لی۔ یہ بولشیوک کی قیادت میں پیٹروگراڈ میں بغاوت کو بڑھایا۔ حکومت نے پراوڈا (Pravda) پر پابندی لگادی اور تمام بولشوکوں کو گرفتار کرلیا گیا۔ ٹراٹسکی (Trotsky) کو بھی گرفتار کیا گیا۔

10th ss his 1. outbreakof ww1
Sunday, May 10, 2020 3:11:41 PM

لینن کی قیادت میں بولشویک پارٹی کی طرف سے حکومت سنبھالنا

اکتوبر میں لینن نے فوری انقلاب کا فیصلہ کرنے کو بولشویک کمیٹی کی سفارش کی ۔ٹراٹسکی نے تفصیلی منصوبہ تیار کیا – 7 نومبر کو، اہم سرکاری عمارات بشمول سرمائی محل، وزیراعظم کے ہیڈکوارٹر، کو مسلح فیکٹری کارکنوں اور انقلابی فوجیوں نے قبضہ کرلیا۔ 8 رنومبر 1917 کو روس میں نئی کمیونسٹ حکومت کا قیام ہوا۔ اِس وقت یہ حکومت لینن کی قیادت میں تھی۔ بالشویک پارٹی کو روسی کمیونسٹ پارٹی کا نام سے بدل دیا گیا۔



لینن

لینن 1870ء میں میڈل وولگا کے قریب ایک شہر میں تعلیم یافتہ والدین کو پیدا ہوئے۔ کارل مارکس کے خیالات سے متاثر ہوکر، لینن کا خیال تھا کہ آزادی کے لئے ایک ہی راستہ ہے، اور وہ ہے اکثریت کی تحریک۔ لینن کو بولشنو (bolshinstvo)، سے ایک چھوٹی اکثریت حاصل ہوئی، جو بعد میں بالشویک پارٹی بن گئی۔ اس کے مخالفین، جو اقلیت میں تھے، منشن تو (menshinstvo)، کہلاتے تھے۔

انقلاب کا نتیجہ

روسی کمیونسٹ پارٹی نے ایک مختصر مدت میں بے روزگاری اور غربت کو ختم کیا۔ روسی صنعت اور زراعت نے بہت ترقی ہوئی۔ خواتین کو ووٹ دینے کا مساوی حق دیا گیا۔ صنعتوں اور بینکوں کو قومی کردیا گیا۔ زمین کو سماجی جائیداد کے طور پر اعلان کیا گیا ۔غریب کسانوں میں زمین تقسیم کی گئی ۔لینن نے سوچا کہ عارضی حکومت کے خاتمے کا سب سے اہم عنصر عالمی جنگ سے نکلنے میں ناکامی تھی – لہذا لینن نے فوری طور پر امن کے لئے اپیل کی ۔مرکزی طاقتوں کی طرف سے مقرر سخت شرائط کی پرواہ نہ کرتے ہوئے لینن نے نئی حکومت کے قیام پر توجہ مرکوز کرنے کے لئے جنگ سے الگ ہونا پسند کیا – مارچ 1918ء میں بریسٹ – لیتھوسک کے معاہدے پر دستخط کیا گیا –

روسی انقلاب کا عالمی اثر

انقلاب نے دنیا بھر میں لوگوں کے ذہنوں کو ابھارا۔ بہت سے ممالک میں، کمیونسٹ پارٹیوں کا قیام ہوا۔ روسی کمونیست حکومت نے نو آبادیوں کو اپنی آزادی کے لیے لڑنے کی حوصلہ افزائی کی – اہم معاملات، زمین کی اصلاحات، سماجی فلاح و بہبود، کارکنوں کے حقوق اور صنفی مساوات پر بحث، پوری دنیا میں شروع ہوئی۔

پراوڈا Pravda ایک روسی لفظ ہے جس کا مطلب سچ ہے۔ یہ 1918 سے 1991 تک سوویت یونین کے کمیونسٹ پارٹی کا سرکاری اخبار تھا۔

1.5 لیگ آف نیشنس League of Nations

ساخت اور ترکیب

لیگ کا عہدنامہ پیرس کے امن کانفرنس میں تیار کیا گیا اور جس میں پہلی عالمی جنگ کے بعد دستخط کیا گیا ہر معاہدہ شامل تھا – یہ کام بڑی حد تک صدر ولسن کے دباؤ کی وجہ سے مکمل ہوا۔ اس تنظیم کی آئینی تیاری میں برطانیہ اور امریکہ کے خیالات غالب ہوئے۔

لیگ آف نیشن پانچ اہم شعبوں پر مشتمل تھی: مجلس عام (جنرل اسمبلی)، دیوان عام (کونسل)، دفاتر معتمدان ریاست (سکرٹریٹ)، بین الاقوامی عدالت (انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس)، بین الاقوامی مزدوروں کی تنظیم (انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن) – اسمبلی میں ہر رکن ملک کی نمائندگی شامل کی گئی۔ اس نے عام پالیسی پر تبادلہ خیال کیا اور اسمبلی میں لے جانے والے فیصلے کو متفق ہونا تھا – لیگ کا کارگزار دیوان عام تھا۔ برطانیہ، فرانس، اٹلی، جاپان اور ریاست ہائے متحدہ کو اصل میں کونسل کے مستقل ارکان کے طور پر اعلان کیا گیا۔ ہر رکن کا ایک ووٹ تھا اور چونکہ تمام فیصلے متفق تھے یہاں تک کہ چھوٹے ممالک نے ویٹو کا حق پایا۔

لیگ آف نیشن کے سکرٹریٹ کا دفتر ریاست جنیوا میں واقع تھا۔ اس کے پہلے سیکرٹری جنرل برطانیہ کے سر ایرک ڈرمنڈ تھے۔ ریاست کے دفتری عملہ کو سیکرٹری جنرل کے ذریعے کونسل کے مشورے پر مقرر کیا گیا – بین الاقوامی عدالت کو ہیگ میں قائم کیا گیا – عدالت 15 ججوں سے بنا تھا – بین الاقوامی مزدوروں کی تنظیم سیکرٹریٹ اور جنرل کانفرنس پر مشتمل تھا، جس میں ہر ملک کے چار نمائندے شامل تھے۔

10th ss his 1. outbreakof ww1
Sunday, May 10, 2020 3:11:42 PM

لیگ کے مقاصد

لیگ آف نیشن کا دو تہی مقصد جنگ سے بچنے اور دنیا میں امن برقرار رکھنے اور معاشی اور سماجی معاملات میں بین الاقوامی تعاون کو فروغ دینا تھا۔ لیگ نے صلح کرنے اور ثالثی کے طور پر کام کرنے کا ارادہ کیا اور اس طرح اس کے ابتدائی مراحل میں تنازعات حل کرے۔ اگر ثالثی کے باوجود جنگ شروع ہو جائے تو، اراکین پہلے اختیاری طور پر اقتصادی طور پر اور پھر فوجیوں کے ذریعے جارحیت پسندی پر پابندی لگائیں گے۔

ان مقاصد کو عمل پیرا کرنے میں مشکل اس وقت پڑی جب یہ تین ممالک اس لیگ سے غائب تھے۔ امریکہ (رکن نہیں بنا)، جرمنی (شکست کھایا ہوا ملک) ملک) اور روس۔ جرمنی اور روس 1926 اور 1934 میں شامل ہو گئے- جبکہ 1933ء میں جرمنی نے استعفی دے دیا، 1939ء میں روس کو نکال دیا گیا-

لیگ آف نیشن کی سرگرمیاں

1920 اور 1925 کے درمیان متعدد اختلافات کو حل کرنے کے لئے لیگ کو بلایا گیا- لیگ تین مسائل میں کامیاب ہوا- 1928ء میں آلانڈ جزائر پر حاکمیت کا تنازعہ سویڈن اور فن لینڈ کے درمیان ہوا- لیگ نے فیصلہ کیا کہ جزیرے فن لینڈ کے حوالے ہونا چاہئے۔ اگلے سال میں یہ پوچھا گیا پولینڈ اور جرمنی کے درمیان اپر سیلیسیا (Upper Silesia) میں سرحد قائم کریں جو لیگ کی طرف سے کامیابی سے حل کیا گیا- تیسرا تنازعہ 1925ء میں یونان اور بلغاریہ کے درمیان تھا- یونان نے بلغاریہ پر حملہ کیا اور لیگ نے جنگ بندی کا حکم دیا- تحقیقات کے بعد لیگ نے یونان کو قصوروار ٹھہرایا، اور یونان کو تاوان جنگ ادا کرنے کا فیصلہ کیا- 1915ء میں لوکارنو- معاہدہ پر دستخط کرنے تک لیگ کامیاب تھا- اس معاہدے سے جرمنی، فرانس، بلجیم، برطانیہ اور اٹلی مغربی یورپ میں امن کے لئے ضمانت دی- اس کے بعد جرمنی نے لیگ میں شمولیت اختیار کی اور کونسل میں مستقل نشست دی گئی- دو سال کے بعد، امریکا اور روس نے لیگ کی غیر سیاسی سرگرمیوں میں شرکت کی-

خلاف ورزیاں

یورپی طاقتوں کا سامنا کرنے کے اہم مسائل میں سے ایک یہ تھا کہ اسلحہ کے استعمال کو کس طرح سے کم کیا جائے- 1925ء میں کونسل نے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ایک تخفیف اسلحہ کانفرنس منعقد کرنے کے لئے ایک کمیشن تشکیل دی- لیکن مجوزہ کانفرنس کو صرف فروری 1932ء میں ظہور میں لایا گیا- اس کانفرنس میں، جرمنی کا فرانس کے ساتھ ہتھیاروں کی مساوات کے مطالبہ کو مسترد کر دیا گیا- اکتوبر میں ہٹلر نے جرمنی کو کانفرنس اور لیگ سے الگ کر لیا۔

ستمبر 1931 میں جاپان نے منچوریا پر حملہ کیا اور لیگ نے جاپان کی مذمت کی- لہذا جاپان نے جرمنی کی مثال کا بھی پیچھا کیا اور لیگ سے مستعفی ہو گیا- ایتوپیا پر اٹلی کے حملے کے تناظر میں، لیگ نے اٹلی پر پابندی لگائی- جیسا کہ پابندیاں اثر میں آئی تھیں، اٹلی نے 1937 میں لیگ سے استعفیٰ دیا- اس کے بعد لیگ رائن لینڈ، آسٹریا، چیکوسلوواکیا اور پولینڈ کے بحران میں کوئی مداخلت نہیں کرتے ہوئے صرف واقعات کے لئے ایک غیر فعال گواہ بنا رہا- لیگ کا آخری فیصلہ کن عمل 1939ء میں ہوا جب روس نے فن لینڈ پر حملہ کیا۔ اس لئے روس کو نکال دیا گیا- اسمبلی دوبارہ شامل نہیں ہو سکی اور لیگ آف نیشنس 1947ء میں تحلیل کر دی گئی۔

ناکامی کا سبب

لیگ پہلی عالمی جنگ میں فتح حاصل کرنے والے ممالک کی تنظیم بن گئی- اگرچہ یہ دنیا کی وسیع تر رکنیت تھی، یہ یورپی سفارت کاری کا مرکز بن گئی۔

سیاسی معاملات پر اپنے فیصلے کیلئے ارکان کا متفق ہونا ضروری تھا- اس کی خود کی فوجی طاقت کی کمی کی وجہ سے اپنے فیصلہ پر عمل نہیں کر سکی۔

اس امن تنظیم کے بانیوں نے قوم پرستی کی طاقت کا کم اندازہ لگایا- ''اجتماعی سیکیورٹی'' کے اصول کو اصل میں لاگو نہیں کیا جا سکا-

جب اٹلی، جاپان اور جرمنی کے آمروں کی طرف سے براہ تھے، لیگ کے فیصلوں کے پابند ہونے سے انکار کر دیا، فیصلہ کرنے کے لیے صرف برطانیہ اور فرانس ایک بڑی طاقت تھی- لیکن وہ لیگ کے حوصلہ افزائی کے حامی نہیں تھے، کیونکہ یہ ولسن کے خیالات اس میں شامل تھے جس نے اپنے ملک امریکہ کو لیگ میں شامل ہونے نہیں دیا۔

100 95 75 25 5 0
10th ss his 1. outbreakof ww1
Sunday, May 10, 2020 3:11:43 PM

SUMMARY خلاصہ

- منڈیوں میں اپنے تجارت کے مانگ میں اضافہ اور خام مال کے حاصل کرنے کے لئے یورپ کے سرمایہ دارانہ ممالک اور نوآبادیات کے درمیان تنازعات کے بارے میں بحث ومباحثہ کیا گیا۔
- جاپان کا ایشیا میں ایک شاہی طاقت کے طور پر ابھرنے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔
- یورپ میں دو فوجی گروپوں کی تقسیم، اتحادیوں اور ان کے مخالف گروپوں سے متعلق تفصیلی بحث کی گئی۔
- پہلی عالمی جنگ کے آغاز کے ذمہ دار عوامل جیسے قوم پرستی، جرمنی کا جارحانہ رویہ، فرانس کے علاقوں کے نقصان کے لئے جرمنی کی طرف سے فرانس کی عداوت، السا س اور لورین، بالکن میں سیاسی اقتدار کی وضاحت کی گئی۔
- جرمنی کی طرف سے آب دوز کشتیوں کا استعمال اور ان لڑائیوں کے آغاز کے تناظر میں امریکہ کا جنگ میں داخل ہونا اور اتحادیوں کی طرف سے فیصلہ کن فتح کو بیان کیا گیا ہے۔
- پیرس امن کانفرنس اور ویرسائلس معاہدہ کی تیاریاں کا تجزیہ کیا گیا ہے۔
- پہلی عالمی جنگ کا خاتمہ، روسی انقلاب کا سبب،، دوران اور اس کے اثرات کی وضاحت کی گئی۔
- پہلی عالمی امن تنظیم، لیگ آف نیشنس کا قیام اور جنگ کی روک تھام اور امن کو فروغ دینے میں اس کے کردار کا سنجیدگی سے جانچا گیا ہے

A-Z GLOSSARY فرہنگ:

Monopoly	exclusive possession or control	یک طرفہ اقتدار
devastating	highly destructive or damage	تباہی
jingoism	blind patriotism, especially in the pursuit of aggressive foreign policy	اندھی قومیت
chauvinism	extreme patriotism	شدید قومیت
kultur	thinking highly of German civilization and culture	جرمن تہذیب کو بالاتر سمجھنا
repulse	drive back	دشمنوں کو پیچھے کرنا
torpedo	attack or sink (a ship) with a torpedo	غرقاب کرنا
bourgeois	characteristic of the middle class, typically with reference to its perceived materialistic values or conventional attitudes	سرمایہ دارانہ طبقہ کے حامی
intelligentsia	intellectuals or highly educated people as a group, especially when regarded as possessing culture and political influence	دانشور حضرات

10th ss his 1. outbreakof ww1
Sunday, May 10, 2020 3:11:43 PM

مشق EXERCISE

I- صحیح جواب کا انتخاب کیجئے:

1۔ پہلی عالمی جنگ کے اختتام پر بکھری ہوئی تین اہم سلطنتیں کونسی تھیں؟

a) جرمنی، آسٹریا-ہنگری، اور عثمانیوں

b) جرمنی، آسٹریا-ہنگری، اور روس

c) اسپین، پرتگال اور اٹلی

d) جرمنی، آسٹریا-ہنگری، اٹلی

2۔ انیسویں صدی کے قریب مشرقی ایشیا میں کون سا ملک سب سے طاقتور بن کر ابھرا ؟

a) چین b) جاپان

c) کوریا d) منگولیا

3۔ ''سامراجیت کا سب سے بڑا مرحلہ سرمایہ داری نظام تھا''۔ یہ جملہ کس نے کہا؟

a) لینن b) مارکس

c) سن یاٹ سن d) ماؤتسے ٹنگ

4۔ میرنے کی جنگ کس خصوصیت کے لئے یاد کی جاتی ہے ؟

a) ہوائی جنگ b) ب) خندق جنگ

c) آب دوز جنگ d) جہازی جنگ (بحری بیڑہ)

5۔ لیگ آف نیشنس کے پہلے سکرٹری جنرل کا تعلق کس ملک سے ہے ؟

a) برطانیہ b) فرانس

c) ڈچ d) امریکہ

6۔ فن لینڈ پر حملہ کرنے پر کس ملک کو لیگ آف نیشنس سے خارج کر دیا گیا؟

a) جرمنی b) روس

c) اٹلی d) فرانس

II۔ خالی جگہ بھرئی کیجئے ۔

1۔ جاپان نے ..... میں چین پر حملہ کیا۔ (جنگ کی)

2۔ مئی 1913ء میں دستخط کیے گئے .....معاہدے کے مطابق نئی ریاست البانیہ تشکیل پائی۔

3۔ جاپان انگلینڈ کے ساتھ اتحاد میں اس سال داخل ہوا.....۔

4۔ بالکن میں ..... کی مخلوط آبادی تھی۔

5۔ ٹنن برگ کی لڑائی میں.....کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔

6۔ .....وزیراعظم نے پیرس امن کانفرنس میں فرانس کی نمائندگی کی

7۔ لوکارنو معاہدہ ..... سال میں دستخط کیا گیا۔

III۔ صحیح بیان کا انتخاب کیجئے۔

1۔ i) ترکی سلطنت کی بلقان (بالکن) میں بہت سے غیر ترکی کے لوگ موجود تھے -

ii) ترکی نے مرکزی طاقتوں کی طرف سے جنگ لڑی۔

iii) ترکی کے سوئس نہر پر حملہ کرنے کی کوشش کو ناکام کر دیا گیا۔

a) i اور ii صحیح ہیں۔

b) i اور iii صحیح ہے

c) ii اور iii صحیح ہیں

d) i , ii اور iii صحیح ہیں

2۔ توثیق (A): افریقہ میں نو آبادیوں کو نکالنے کے لیے پہلی یورپی کوششیں خونی لڑائیوں کا نتیجہ بنی-

سبب (R) : وہاں آبادی کی طرف سے سخت مزاحمت تھی-

a) A اور R دونوں صحیح ہیں۔

b) A صحیح ہے، مگر R صحیح سبب نہیں ہے۔

c) A اور R دونوں غلط ہیں۔

d) R صحیح ہے، مگر اس کا تعلق A سے نہیں ہے۔

IV۔ جوڑ لگائیے۔

1۔ بریسٹ لیتوسک کا معاہدہ - ویرسائلس

2۔ جنگوئزم - ترکی

3۔ کمال پاشا - روس کے ساتھ جرمنی

4۔ اڈن - انگلینڈ

5۔ آئینوں والا کمرہ - مدراس

10th ss his 1. outbreakof ww1
Sunday, May 10, 2020 3:11:44 PM

V۔ مختصر جواب دیجئے۔

1۔ آپ چین-جاپانی جنگ کی اہمیت کا جائزہ کس طرح کرتے ہیں؟
2۔ تہرا معاہدہ کے ممالک کا نام لکھئے-
3۔ یورپ میں تین عسکریت پسندوں کی قوم پرستی کیا تھی؟
4۔ آپ خندق جنگ کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟
5۔ مصطفیٰ کمال پاشا کا کیا کردار تھا؟
6۔ لیگ آف نیشنس کی ناکامی کے کوئی دو اسباب لکھئے۔

VI۔ درج ذیل سوالوں کے جواب تفصیل سے دیجئے۔

1۔ پہلی عالمی جنگ کے اہم اسباب پر تفصیلی بحث کیجئے۔
2۔ جرمنی کے متعلق کیے گئے ورسائلز کے معاہدے کی دفعات پر روشنی ڈالئے۔
3۔ لینن کی قیادت کے تحت روسی انقلاب کے دور کی وضاحت کیجیے-
4۔ لیگ آف نیشنس کی طرف سے کئے گئے اقدامات کا اندازہ لگائیے۔

VII۔ سرگرمی

1۔ جنگ کی جگہوں کو اور ان ممالک کے دارالحکومتوں کو، جو جنگ میں مصروف تھے اس کی نشان زدہ کرنے کے لیے طلبا کو سکھایا جائے-
2۔ دنیا بھر میں مختلف فوجوں میں بھارتی فوجیوں کا کردار اور جنگ کے دوران ہونے والی ہلاکتوں پر طلباء کی طرف سے ایک تفویض یا منصوبے کے کام کی کوشش کی جائے۔

VIII- نقشے کا کام:

دنیا کے نقشے پر مندرجہ ذیل ممالک کو نشاندہی کریں:

1 ۔ برطانیہ	2 ۔ جرمنی
3 ۔ فرانس	4 ۔ اٹلی
5 ۔ مراکش	6 ۔ ترکی
7 ۔ سربیا	8 ۔ بوسنیا
9 ۔ یونان	10۔ آسٹرین-ہنگری
11 ۔ بلغاریہ	12۔ رومانیا

REFERENCE BOOKS

1. R.D. Cormvell, *World History in the Twentieth Century*, London: Longman, 1972
2. David Thomson, *Europe since Napoleon*, Harmondsworth: Penguin, 1990
3. Eric Hobsbawm,*The Age of extremes* 1914 1991, London: Abacus, 1994.
4. Hew Strachan, *The Oxford Illustrated History of the First World War*. Oxford: Oxford University Press, 2014).

ICT CORNER کارنر ICT

اس کارروائی کے ذریعے آپ پہلی جنگ عظیم کے اہم واقعات کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔



مرحلے :
- براؤزر کھولئے اور دئے گئے URL کو ٹائپ کیجئے یا دئے گئے QR کوڈ کو اسکین کیجئے۔
- مینو میں Learn پر کلک کیجئے اور Interactive Timeline کا انتخاب کیجئے۔
- Time line bar کو کھینچئے اور کلک کر کے واقعات معلوم کیجئے۔

DKF1Y

Website URL:
https://www.theworldwar.org/

10th ss his 1. outbreakof ww1
Sunday, May 10, 2020 3:11:44 PM

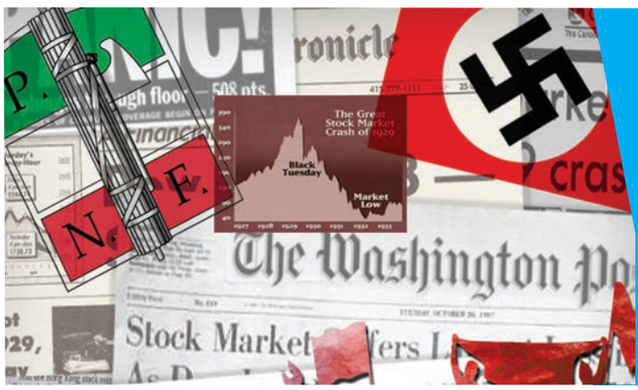

اکائی - 2

دو عالمی جنگوں کے درمیان دنیا کا حال

The World between Two World Wars

O3X72

سیکھنے کے مقاصد

خود کی واقفیت کے لئے

- پہلی جنگ عظیم کے بعد کے واقعات جو اقتصادی گراوٹ ورحالات رونما ہوئے تھے، اُن کا دنیا بھر کی سیاست پر اثر۔
- اور سائلس کے معاہدے کے غیر منصفانہ شرائط۔ اٹلی میں مسولینی اور جرمنی کی قیادت میں فاسسٹ حکومتوں کا قیام۔
- نوآبادیاتی کے خلاف جدوجہد اور دنیا میں نوآبادی کو ختم کرنے کا عمل: جنوب مشرق ایشیا میں انڈونیشیا اور جنوبی ایشیا میں ہندوستان- ایک فردی مطالعہ
- افریقہ میں یورپی نوآبادی- جنوبی افریقہ میں برطانیہ کا معاملہ۔
- جنوبی امریکہ میں آزادی کی جدوجہد اور سیاسی عروج۔

تعارف Introduction

پہلی عالمی جنگ نے یورپی سامراجیت پر مبنی عالمی سرمایہ دارانہ نظام کو تباہ کر دیا۔ یورپی طاقتوں کو جنگ نے مالی طور پر اور سیاسی طور پر کمزور کر دیا۔ جنگوں کی وجہ سے مالی عدم توازن آیا اور اس کے بعد 1920ء کی دہائیوں میں عدم استحکام پیدا ہوا۔ مزدوروں اور حکمران طبقوں کے درمیان شدید تنازعہ پیدا ہوا، جس کے نتیجے میں اٹلی اور جرمنی میں فسطائیت ظاہر ہوئی۔ اس کے بعد نوآبادیات کے خلاف جدوجہد میں تیزی آ گئی۔ کیوں کہ جنگ کی وجہ سے نوآبادیاتی قوتیں کمزور ہو گئیں۔

جیسا کہ ہم نے گزشتہ باب میں دیکھا کہ مغربی دنیا کے بحران سے پہلی عالمی جنگ کا آغاز ہوا۔ اب ہم جنگ کے اختتام کے بعد دنیا میں سماجی اور سیاسی ترقی کی طرف پلٹتے ہیں۔

2.1 اقتصادی زوال The Great Depression

پہلی عالمی جنگ کے بعد عروج

پہلی عالمی جنگ کی وجہ سے بعض صنعتوں کی توسیع اس امید سے ہوئی کہ جنگ طول پکڑتے جائے گی۔ تاہم جب جنگ ختم ہوئی، تو جن صنعتوں کو وقت جنگ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اختیار کیا گیا تھا، انہیں چھوڑنا یا بدلنا پڑھا۔ اسٹاک کئے ہوئے سامانوں کو ٹھکانے لگانا پڑا اور بڑی تعداد میں مزدوروں کو برطرف کرنا پڑا۔ یہ بات مزدور طبقے کے درمیان عدم اطمینان کا سبب ہوئی۔ ورسائلز کے معاہدے کی وجہ سے سیاسی صورتحال خراب ہو گئی تھی۔ اقتصادی قوم پرستی کی ایک نئی لہر اٹھی، جس نے عالمی تجارت میں شدید رکاوٹیں پیدا کیں۔ یہی نہیں جنگ کی وجہ سے ہر یورپی ملک پر خرچ کا بھاری بوجھ بھی ڈال دیا-

امریکہ میں اسٹاک مارکیٹ کا زوال
Stock Market Crash in the US

1929ء امریکی مارکیٹ، شدید اقتصادی بحران کا شکار ہوا۔ 24 / اکتوبر 1929ء کو پہلا زوال ہوا۔ جس نے سرمایہ کاروں اور صارفین کی حوصلہ شکنی کی۔ اکثر لوگوں نے اپنے حصص کو فروخت کرنے اور اپنے اسٹاک فروخت کرنے لگے۔ لیکن کوئی خریدار نہیں تھے- اس کے بعد امریکی بینکوں کی ناکامی ہوئی۔ امریکی ماہر اقتصادیات نے بیرون ملک سرمایہ کاری کے اپنے اپنے زر نقد کو واپس لینے پر زور دیا۔ امریکہ کی جانب سے جرمنی کو قرضہ دینے کا سلسلہ بند ہونے کی وجہ سے دو بڑے جرمن بینک ٹھپ ہو گئے۔ انگلینڈ کے بینک بھی دیوالیہ ہو چکے تھے۔

100 95 75 25 5 0
10th ss his 2. the world between
Monday, May 11, 2020 3:56:50 PM

زرمبادلہ کے بین الاقوامی نظام کا جمود (Breakdown of the International system of exchange)

ہنگامی اقدامات کے باوجود جیسے اخراجات میں کمی اور طریقہ محصول میں زیادتی، انگلینڈ میں صورتحال بہتر نہیں ہوئی، تو انگلینڈ نے مالیت زر(Gold standard) کو چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔ فوری طور پر زیادہ سے زیادہ ممالک نے مالیت زر کو چھوڑ دیا۔ ہر ملک نے تحفظ پسندانہ پالیسی اور کرنسی کی تشخیص کی پالیسی کو اپنایا۔ تشخیص نے قرض دینے سے روکنے کے لیے قرض دہندگان کو مجبور کیا - اس وجہ سے دنیا بھر میں قرضہ کا سکیڑ ہوا۔ اس طرح مختلف ممالک اپنی اقتصادیات کو مضبوط بنانے کے لئے اپنائے گئے دفاعی اقدامات، عالمی اقتصادی سرگرمیوں میں بے مثال کمی کی وجہ بنی۔ چونکہ اس کا گہرا اثر پڑا، اس لئے مورخین اسے عظیم اقتصادی زوال کہتے ہیں۔

سیاست میں ردعمل Repercussion in Politics

اس اقتصادی گراوٹ نے کئی ممالک میں سیاسی حالات کو تبدیل کر دیا - انگلینڈ میں 1931ء کے عام انتخابات میں لیبر پارٹی کو شکست دی گئی۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ (USA) میں، اس زوال کے بعد بیس سال تک ری پبلکن پارٹی کو لوگوں نے نظر انداز کر دیا۔

''سونے کا معیار'' ایک مالیاتی نظام ہے جہاں ملک کی کرنسی یا کاغذی رقم براہ راست اس ملک میں موجود سونے سے منسلک ہوتی ہے۔ سونے کا معیار رکھنے والے ممالک نے پیسے کی رقم کو سونے کی ایک مقررہ رقم میں تبدیل کرنے پر اتفاق کیا۔

2.2 فسطائیت اور نازیوں کا عروج Rise of Fascism and Nazism

(a) اٹلی میں جنگ کا اثر The Impact of War in Italy

مغربی یورپ کے پرانے حکمرانوں کو تبدیل کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہونے والوں میں سب سے پہلے اٹلی تھا۔ پہلی عالمی جنگ کے دوران اٹلی نے یہ بنیادی کام کیا کہ آسٹریا کے باشندوں کو جنوبی محاذ پر رکھا، جبکہ برطانوی، فرانسیسی اور امریکیوں نے جرمنی کو فلینڈرس میں صف اول میں رکھا۔ جنگ میں شرکت کی مالی قیمت بہت بڑی تھی۔ اس کے علاوہ جنگ کے بعد، اٹلی کو مال غنیمت، اس کی توقع سے کم ملا۔ ملک جنگ میں بھاری نقصانات کا سامنا کرنا پڑا جو اشتراکیت پسندوں اور پرو آسٹریلیائی کھیتو لک دونوں کو ناپسندیدہ تھا۔ قوم پرست بھی ویر سائلس کے معاہدہ سے ناخوش تھے ۔ جنگ کے نتیجے میں افراطِ زر (Inflation) ہوا۔ وہاں احتجاج اور حملوں میں اضافہ ہوا۔ عوام نے ویرسائلس کی ذلت کے لیے حکمرانوں کو ذمہ دار قرار دیا۔

مسولینی کا ظہور Emergence of Mussolini

ویرسائلس کے معاہدے کے بعد، نومبر 1919ء میں منعقد کئے گئے انتخابات میں اطالوی سوشلسٹ نے بول شیویسم (سوویت روس کے کمیونزم) کو اپنانے کا اعلان کرتے ہوئے کامیابی حاصل کر لی۔ مسولینی، ایک لوہار کا بیٹا اور پرائمری اسکول کا استاد تھا۔ آخر میں سماجی خیالات کے ساتھ ایک صحافی بن گیا۔ ایک طاقتور مقرر، مسولینی نے تشدد کی حمایت شروع کر دی اور جب سوشیلسٹوں نے جنگ میں اٹلی کے داخلہ کی مخالفت کی تو ان کے ساتھ تعلق کو توڑ دیا۔ 1919ء میں فسطائی جماعت (فاسسٹ پارٹی) قائم کی گئی تو مسولینی فوری طور پر اس میں شامل ہو گئے - جیسا کہ فسطائی جماعت اختیار، طاقت اور نظم وضبط کے لیے نمونہ تھی، اس لئے صنعتی ماہرین، قوم پرست، سابق فوجیوں، درمیانی طبقات اور غیر مطمئن نوجوانوں کی طرف سے حمایت حاصل ہوئی - فسطائی جماعت نے آزادانہ طور پر تشدد کا اختیار کیا - اکتوبر 1922ء میں طویل وزارتی بحران کے تناظر میں مسولینی نے فسطائی چہل قدمی کو روم پر حملہ کیا۔ طاقت سے متاثر ہو کر، بادشاہ نے حکومت بنانے کے لیے مسولینی کو مدعو کیا۔ قراردار کے ساتھ یکجا اور کام کرنے کے لئے جمہوری جماعت کے رہنماؤں کی ناکامی نے مسولینی کی کامیابی کی راہ ہموار کر دی

فسطائیت انتہائی قوم پرستی کی انتہائی پسندی کی ایک شکل ہے، جس میں آمری طاقت، مخالفتوں کو کچلنا، اقتصادیت اور فوجی دستوں کو مضبوط بنانا ہے۔ جو بیسویں صدی میں یورپ میں ابتدائی طور پر پیش آنے والے واقعات کی وجہ سے پیدا ہوئی۔

مسولینی کے زیر اثر فسطائیت Fascists under Mussolini



مسولینی

1924ء کے انتخابات میں، فسطائیوں کو 65 فیصد ووٹ حاصل ہوئے۔ اشتراکی رہنما میٹوٹی (Matteotti) نے انتخابات کی شفافیت سے متعلق سوالات کیا تو اس کو قتل کیا گیا۔ مخالف جماعتوں نے

10th ss his 2. the world between
Monday, May 11, 2020 3:56:51 PM

احتجاج میں پارلیمان کا بائیکاٹ کیا۔مسولینی نے حریف جماعتوں پر پابندگی لگائی۔ ذرائع ابلاغ پر بھی پابندی لگائی۔ حریف (مخالف) کے رہنماؤں کو قتل یا قید کیا گیا۔ ڈیوس II (رہنما) کا خطاب رکھتے ہوئے، 1926ء میں وہ ایک آمر بن گیا اور قانون سازی پر اقتدار حاصل کیا۔حملوں اور تالا بندی کو روکنے کے لئے اس نے ایک قانون منظور کیا۔مزدوروں اور مالکوں کو کاپوریشنوں میں منظّم کیا، جس سے اجرت اور کام کے حالات میں بہتر پیدا ہوئی۔1938ء میں فسطائی پارٹی اور اس کے نمائندوں نے پارلیمنٹ کی تحلیل اور اس کے حامیوں نے کارپوریشنوں پر اپنا اقتدار جمالیا۔اس نئی فسطائی اقتدار نے وہاں کی اقتصادیت کو مستحکم کیا۔ انتظامیہ اور مسلح افواج کے سربراہ کے طور پر مسولنی نے بہت زیادہ طاقت حاصل کر لی۔

پوپ کے ساتھ مسولینی کا معاہدہ
Mussolinis Pact with Pope

فسطائی پارٹی عزت اور وقار حاصل کرنے کے لئے ویٹکن شہر کو ایک آزاد ملک کے طور پر تسلیم کیا۔ اس طرح اس نے رومن کیتھولک چرچ اور عیسائیوں کے دلوں کو جیت لیا۔ اس کے بدلے میں چرچ نے اٹلی میں مسولنی کی حکومت کو تسلیم کر لیا۔رومن کیتھولک عقیدے کو اٹلی کا مذہب بنایا گیا اور اسکول میں لازمی مذہبی تدریس کا حکم دیا گیا۔ ان شرائط کی منظوری کو 1929ء میں لیٹران معاہدہ میں دستخط کیا گیا۔

عظیم اقتصادی زوال کے دوران اٹلی
Italy during the Great Depression

عظیم اقتصادی زوال کے کئی سالوں کے دوران، نئے پلوں، سڑکوں اور نہروں، ہسپتالوں اور اسکولوں کی تعمیر کا بہت عام عوامی کام بے روزگاری کے مسئلے کا حل فراہم نہیں کیا۔1935ء میں مسولینی نے اتیوپیا پر حملہ کیا۔یہ اقتصادی مشکلات سے دوچار لوگوں کی توجہ کو تبدیل کرنے کے لئے مفید تھا۔

(b) جنگ کے بعد جرمنی Germany in the post-war

1918 سے 1993 تک جرمنی ایک جمہوریہ تھا۔ جرمنی میں فسطائیت کی کامیابی کے بہت سے عوامل تھے۔ 1871ء اور 1914ء کے درمیان جرمنی اقتصادی، سیاسی اور ثقافتی طور پر ترقی پذیر ہوا۔جرمنی کی یونیورسٹیاں، اس کی سائنس، فلسفہ اور موسیقی پوری دنیا میں مشہور تھے جیسا کہ ہم پہلے باب میں دیکھے تھے کہ یہی پہلی عالمی جنگ کے پھیلاؤ کی اصل جڑ تھی۔ پھر پہلی عالمی جنگ میں جرمنی کو شدید شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ جرمنی کے عوام کو رسوا کیا گیا۔ویرسائلس کے معاہدے میں بحالی، شدید ناپسندیدہ اور مشکلات کا سبب بنا۔ یہ رجعت پسند قوتوں کی طرف سے یہ نظریہ پھیلایا کہ سوشیلسٹوں اور یہودیوں نے ملک کا ساتھ نہیں دیا اور جرمنی کی شکست کی یہی وجہ ہے۔

پہلی جنگ عظیم کے اختتام پر جرمنی کی شکست اور ذلت جرمن عوام کے لئے گہرے جھٹکے کی وجہ بنی۔ عظیم اقتصادی بحران نے ان کی مایوسی کو مزید بڑھایا اور جمہوریہ حکومت کے خلاف ان کی حوصلہ افزائی کی۔

جرمن فسطائیت کا آغاز Evolution of German Fascism

جرمن فسطائیت کا اصل آغاز 1919ء میں ہوا۔ جب سات افراد نے میونچ میں ملاقات کی اور قومی اشتراکی جرمن کارکن کی پارٹی کی تشکیل کی (جس کا مخفف NAZI تھا) - ان میں سے ایک اڈولف ہٹلر بھی تھا - ہٹلر نے یہودیوں کے خلاف تشدد اور سیاسی تعصب اختیار کیا - اس نے مارکسزم کے ساتھ یہودیت کو منسلک کیا - پہلی عالمی جنگ کے دوران انہوں نے باوارین فوج (Bavarian Army) میں خدمت کی۔ ایک قابل مقرر کے طور پر اس نے سامعین کے جذبات کا بھڑکایا۔ 1923ء میں ہٹلر نے باواریا (Bavaria) میں اقتدار پر قبضہ کرنے کی کوشش کی - میونچ کے مضافات پر قومی انقلاب کا اس کے پہلے سے طے شدہ لانچ میں یہ قید کر لیا گیا۔ دوران جیل (Mein Kampf) (میری جدوجہد) آپ بیتی لکھی، جس میں اس کے سیاسی خیالات تھے - 1932ء کے صدارتی انتخاب میں کمونسٹ پارٹی نے تقریباً 6000,000 ووٹوں سے فتح پائی۔ چوکس سرمایہ دار اور جائیداد کے مالکان ہٹلر کی حمایت کی طرف متوجہ ہوئے - ہٹلر نے طاقت حاصل کرنے کے لئے اس موقعے کو استعمال کیا۔



ہٹلر

سماجی جمہوری پارٹی (Social Democratic Party) کو 23 مئی 1863ء کو لیپزگ (Leipzig) میں عام جرمن کارکنوں کی انجمن (General German Workers Association) کی طرح قائم کیا گیا۔ اس کے بانی فرڈیننڈ لسالے (Ferdinand Lassalle) تھا۔ انیسویں صدی کے آخر میں جرمن کے دانشوروں نے یہ سوچا کہ اس طرح کی جماعت کا وجود میں آنا متحد ریخ کے تحفظ اور استحکام کے لئے خطرہ ہے۔ اور اس طرح بسمارک نے 1878ء سے 1890ء تک اس جماعت کو غیر قانونی قرار دیا -

تاہم، 1945ء میں ہٹلر کے خاتمے کے ساتھ سوشیل ڈیموکریٹک پارٹی کو بحال کیا گیا - یہ ہٹلر کے خلاف والی، ویمر دَور کی واحد زندہ پارٹی تھی۔

10th ss his 2. the world between
Monday, May 11, 2020 3:56:52 PM

ہٹلر کی نازی ریاست The Nazi State of Hitler

کمیونسٹوں نے ری پبلکن حکومت کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کر دیا اسکی وجہ سے وہاں کی ری پبلکن حکومت ختم ہوگئی۔اس کے بعد صنعت کار، ساہوکار اور امیر زادوں نے 1933ء میں صدر وان ہنڈنبرگ سے مطالبہ کیا کہ وہ ہٹلر کو چانسلر کے طور پر نامزد کرے۔ہٹلر کا نازی ریاست جو کہ 'تیسرے ریچ' (Third Reich) کے طور پر جانا جاتا تھا اس نے پارلیمانی جمہوریت کو ختم کیا۔

ہٹلر نے ویمر جمہوریہ کے پرچم کو تبدیل کر کے نیشنل سوشلیزم کے بینر سواستیکا نشان (Swastika) (卐) کو لگایا گیا - جرمنی کو اعلیٰ مرکزی ریاست میں بدل دیا - نازی پارٹی کے علاوہ تمام سیاسی جماعتوں کو غیر قانونی قرار دیا گیا - بھوری قمیس اور جیک بوٹ والے سپاہیوں کا اضافہ کیا گیا - ہٹلر نوجوان 'Hitler Youth' کو تشکیل دیا گیا اور مزدور محاذ (Labour Front) قائم کیا گیا - تجارتی یونین کو ختم کر کے ان کے رہنماؤں کو گرفتار کیا گیا - ہڑتال کو غیر قانونی بنایا گیا، حکومت کی جانب سے اجرت مقرر کی گئی، اور صنعت کو قابو میں رکھنے کے لئے مزدور محاذ کو استعمال کیا گیا - پریس، تھیٹر، سینیما، ریڈیو اور تعلیم، سب پر اپنا قابو رکھا گیا۔ یہ سب نازی پارٹی کے نشر و اشاعت جوزف گوبلز (Joseph Goebbels) کی قیادت میں کی گئی - جس نے منصوبہ بند نشر و اشاعت کے ذریعے عوامی رائے کو جوڑا - ایک دفعہ انہوں نے کہا' کسی بھی جھوٹ کو اکثر بار بار دوہرانے پر وہ سچ اور یقین میں تبدیل ہو جائے گا - ہملر نے گسٹاپو (Gestapo) یا خفیہ ریاستی پولیس (Secret State Police) کا قیام کیا۔

یہودیوں کی طرف نازی پالیسی Nazi Policy towards Jews

سختی کے اقدامات کے ساتھ ساتھ ہٹلر کی حکومت یہودیوں پر پابندیاں لگائیں۔ یہودیوں کو سرکاری عہدوں سے ہٹا دیا، یونیورسٹیوں سے خارج کر دیا اور شہریت سے محروم کیا گیا - یہودی کاروبار بند کر دیا گیا اور ان کے اداروں پر حملہ کیا گیا۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد حراستی کیمپیں، بجلی کی بار سے گھیرے ہوئے فوجیوں کے مکان اور ٹاوروں کو تعمیر کیا گیا جہاں یہودیوں کو رکھا گیا اور جبرا مزدوری کے لئے ان کو استعمال کیا گیا۔ بعد میں ان کو گیس کے خانوں میں بند کر کے قتل کیا گیا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یورپ میں تقریبا چھ ملین یہودیوں کو قتل کیا گیا اور اس کو نازیوں نے 'حتمی حل' (Final Solution) قرار دیا۔ نازی ریاست نے ایک خانہ بدوش اور دیگر سفر کرنے والے قوموں اور ذہنی طور پر کمزور رہنے والوں کو بھی خارج کر دیا۔

ہٹلر کا دوسرا کمانڈر ہیڈ ریچ تھا، جو حراستی کیمپوں کے ذمہ دار تھا۔

ورسائلس معاہدے کا دفاع Defiance of the Treaty of Versailles

اگست 1934ء میں ہنڈنبرگ کا وصال ہو گیا اور ہٹلر چانسلر ہونے کے ساتھ مسلح افواج کے سربراہ میں صدر اور کمانڈر دونوں بن گیا - ہٹلر کی خارجہ پالیسی کا مقصد جرمنی کی فوج کی طاقت کو بحال کرنا اور ورسائلس معاہدے کے احکامات کو ختم کرنا تھا - ورسائلس کی معاہدہ کے خلاف (اگلے سبق میں بات چیت ہوگی) انکی جان بوجھ کی کوششیں دوسری عالمی جنگ کے وجہ بنی۔

2.3 نوآبادیاتیت کے مخالف تحریکیں اور ایشیا میں غیر نوآبادی (غیر استعماری) کا عمل Anti-colonial Movements and Decolonisation Processes in Asia

(a) فرانسیسی انڈو-چین نوآبادیات کی بحالی کا آغاز

انڈو-چین (آج کا کمبوڈیا، لاؤس اور ویٹنام) فرانسیسی قبضہ میں تھا (1887)، جبکہ انڈو-چینیوں نے فرانسیسی زبان اور ثقافت کے نافذ کا مزاحمت کیا، انہوں نے یہ جانا کہ انقلاب کس طرح برپا کیا جا سکتا ہے۔ پہلی عالمی جنگ کے دوران فرانس میں 100,000 انڈو چینیوں نے لڑائی میں حصہ لیا اور یہ جانا کہ کس طرح فرانسیسیوں کو نقصان ہوا۔ چین کے کمیونسٹ نظریے بھی اس کو تقویت پہنچائی۔ بہت سے لوگ اس بات کو سمجھ چکے تھے کہ اندو چین کا کافی مال صرف استعماری طاقت کو فائدہ پہنچا رہا تھا۔

نوآبادیاتی کی بحالی ایک عمل ہے، جس می اداریاتی اور قانونی اختیارات کو ان نوآبادیات کے پاس دے دیا جاتا ہے تا کہ وہ ایک آزاد قومی حکومت قائم کر سکیں۔

ویٹ منح کا ظہور The Emergence of Viet Minh

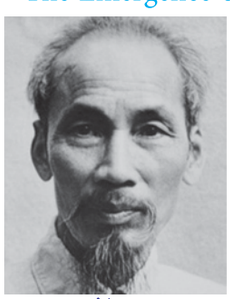

ہو چی منح

انڈو چین میں مرکزی سیاسی جماعت ویتنام قوم پرست جماعت تھی۔ یہ جماعت 1927ء میں قائم کی گئی تھی۔ یہاں کی آبادی امیر اور درمیانی طبقوں پر مشتمل تھی۔ 1929ء میں ویتنامی فوجیوں کو قتل

10th ss his 2. the world between
Monday, May 11, 2020 3:56:53 PM

ہو چی منح (1890-1969) ٹونگ کنگ میں پیدا ہوئے- جب ہو چی منح 21 ربرس کے تھے تو یورپ کو چلے گئے اور لندن ہوٹل میں ایک باورچی کے طور پر کام کرنے کے بعد وہ پیرس گئے- پیرس امن کانفرنس میں انہوں نے ویتنام کی آزادی کے لئے بنیاد قائم کی۔ اخبارات میں ان کے مضامین اور خاص طور پر رسالہ French Colonialism On Trial، کی وجہ سے وہ ویتنام قوم پرست کے طور پر مشہور ہوئے۔ دو سال بعد وہ ماسکو گئے اور پھر انقلابی مہارت سیکھے۔ 1925ء میں انہوں نے انقلابی جوان تحریک بنیاد ڈالی- 1930ء میں ان کی قیادت میں کی گئی کسان بغاوت کو کچل دیئے جانے کے بعد، وہ پھر ماسکو چلے گئے- ماؤ سے ٹنگ (Mao Tse Tung) سے حوصلہ افزائی پا کر جاپانی حملہ کے بعد وہ اندوچین لوٹ گئے۔ کمیونسٹوں کو منظّم کیا اور نوآبادی کی خلاف جدوجہد کی۔ انہوں نے امریکہ کے خلاف جنگ کی قیادت میں ایک اہم کردار ادا کیا۔

کیا گیا اور فرانسیسی گورنر جنرل کو قتل کرنے کی ناکام کوشش تھی۔ اس کے بعد کمیونسٹوں کی رہ نمائی میں ایک بڑے پیمانے پر کسان بغاوت ہوئی۔ بغاوت کو کچل دیا گیا جسے سفید دہشت گردی (White Terror) کہا جاتا ہے۔ ہزاروں باغیوں کو ہلاک کر دیا گیا۔

سفید دہشت گردی کے بعد ہو چی منح ماسکو روانہ ہو گئے اور 1936 میں ماسکو اور چین میں ان کا گزارا ہوا۔ 1940ء میں جرمنی نے فرانس کو شکست دی، ہو چی منح اور ان کے لیفٹیننٹ نے واقعات کے اس موڑ کو ویتنامیوں کے لئے آگے بڑھانے کا استعمال کیا- جنوری 1941ء میں ویتنام کی سرحد کو پار کرتے ہوئے، انہوں نے ویتنام یا ویٹ منح کی آزادی کے لئے ایک اتحاد منظّم کیا۔ یہ مختلف نظریہ ویٹنام قوم پرستی کو جنم دیا۔

(b) ہندوستان میں غیر استعمار (غیر نوآبادکاری)

دوہری حاکمیت (دوعملی حکومت) Dyarchy in Provinces

ہندوستان میں بیسویں صدی کی ابتدا میں غیر استعماری یا غیر نوآبادی کا عمل 1905ء کے سودیسی تحریک کے آغاز کے ساتھ شروع ہوا۔ پہلی عالمی جنگ کے آغاز نے تیز رفتار سیاسی اور اقتصادی تبدیلیوں کا باعث بنا۔ 1919ء میں، بھارت حکومت نے دوعملی حکومت کو متعارف کرایا جس میں منتخب صوبائی اسمبلیوں کے ساتھ ساتھ داخلی موضوع کے تحت کچھ قلمدان وزارت منعقد کرنے کے لیے منتخب کیا گیا۔ مانٹیگو اعلان کا مطالعہ: انتظامیہ کی ہر شاخ میں بھارتیوں کے اتحاد میں اضافہ اور بھارت میں خود مختار حکومت کی بتدریج ترقی برطانوی سلطنت کا ایک لازمی حصہ ہے۔ برطانوی حکومت کا یہ طریقہ کہ ''سیاسی امن حاصل کرنے کے لئے ٹیکس کی بنیاد کو بڑھانا'' تھا- انڈین نیشنل کانگریس نے دوعملی حکومت کو مسترد کیا اور قانون سازی کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا۔

ہندوستان کو صنعتی ملک بنانے کے اقدامات کی کمی Lack of Measures to Industrialise India

مخصوص منتخب صنعتیں جیسے چینی، سمینٹ اور کیمیائی اشیاء کے علاوہ، نوآبادیاتی اقتصادی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں تھی۔ خریداری کے معاہدے کی ضمانت کے ذریعے برطانوی لوہے اور اسٹیل کی صنعت کو رعایتیں دی گئیں۔ لیکن مقامی صنعتوں کے معاملے میں، رعایت صرف ''تکنیکی مشورہ اور تعلیم، اور نئے صنعتی اداروں کے قیام'' کی حد تک دی گئی۔ جب کہ اس پالیسی کو بھی ختم کر دیا گیا کیونکہ بہت سے برطانوی ادارے اس کے مخالف تھے۔

اقتصادی بحران (زوال) کا ہندوستان کی زراعت پر اثر Impact of Depression on Indian Agriculture

عظیم اقتصادی بحران (1929) نے ہندوستان کی زراعت اور مقامی دست کاری کے شعبے کو بھی متاثر کیا۔ کھیت کی پیداواری قیمت نصف سے کم ہوئی، جب کہ کسانوں کی طرف سے ادائیگی کی جانے والی زمین کے کرایہ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ زرعی اشیاء کی قیمتوں کے لحاظ سے ریاست میں کسانوں کی ذمہ داری دوگنا ہوگئی۔ اس وجہ سے کسانوں اور ہندوستانی دست کاروں نے گزارا کرنے کے لئے اپنے سونے اور چاندی کے ذخائر کو فروخت کرنا پڑا۔ قیمتوں میں زبردست کمی کی وجہ سے ہندوستانی قوم پرستوں نے اندرونی معیشت کے تحفظ کا مطالبہ کیا۔ 1930ء کے دوران انڈین نیشنل کانگریس اکثریت پسند گروہ کے طور پر ابھری۔

ہندوستانی حکومت کی دفعہ 1935 Government of India Act, 1935

ہندوستانی قوم پرستوں کو برطانیہ اس بات کا یقین دلانا پڑا اور وہ تھا، ہندوستانی حکومت کی دفعہ 1935 کی منظوری۔ اس میں مقامی حکومت کو اقتدار دینا اور براہ راست انتخابات کا منعقد کرنا شامل تھا۔ 1937ء کے انتخابات میں کانگریس نے زیادہ تر صوبوں میں کامیابی حاصل کی۔ لیکن برطانیہ کا کانگریس کے وزراء کی مشاورت کے بغیر ہندوستان کو دوسری جنگ عظیم میں شامل کرنے کے فیصلہ نے کانگریس کو دفتر سے استعفیٰ دینے پر زور دیا۔

2.4 افریقہ میں نوآبادیاتی کے خلاف تحریک

افریقہ کے نوآبادکاری Colonisation of Africa

سولہویں صدی میں افریقی ساحل کو تلاش کر کے وہاں پر چند

10 ss UM 21-22 final 26
Wednesday, February 08, 2023 11:07:22 PM

یورپی اپنی نوآبادیات بسا چکے تھے۔لیکن انیسویں صدی کے آخری سہ ماہی تک افریقہ کے بارے میں بیرونی دنیا کے لوگ ناواقف تھے۔ 1875ء کے بعد یورپیوں کی نوآبادی وہاں شروع ہوئی۔85-1884 میں برلن کے نوآبادیاتی کانفرنس نے یہ فیصلہ کیا کہ افریقہ کو مختلف نوآبادیاتی طاقتیں آپس میں تقسیم کر لینا چاہئے۔اس کا نتیجہ جنوبی آفریقہ میں ولندیزی نسل کے باشندے بوئروں اور انگریزوں کے درمیان جنگ نکلا۔

بوئر جنگیں Boer Wars

نیٹل اور کیپ کالونی دو برطانوی نوآبادیات تھے۔ اسی طرح آفریقہ کے ٹرانسوال اور آرنج فری اسٹیٹ دو آزاد ریاستیں تھیں۔ ان کے درمیان طویل عرصہ سے دشمنی تھی۔ 1886ء میں ٹرانسوال میں سونے کی دریافت کی وجہ سے جوہانس برگ کے اردگرد برطانویوں کی آبادی بڑھ گئی۔مقامی بوئروں نے ان لوگوں سے نفرت کی، جن کو انہیں غیرملکی کہتے تھے۔ بوئروں نے سیاسی اقتدار کے انکار کے ساتھ انگریزوں پر سخت ٹیکس لگایا۔ اب سوال یہ اٹھا کہ جنوبی آفریقہ میں اعلیٰ اقتدار پر کون رہے، انگریز یا بوئر۔ برطانویوں کے حملوں کے خوف سے بوئروں نے خود کو مسلح کیا اور حملہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

بوئروں کی جنگ تین سال تک جاری رہی (1899-1902)۔ ابتدا میں بوئر کامیاب ہوئے۔لیکن 1900ء کی پہلے نصف میں بوئر فوج کو شکست ہوئی۔انگریزوں نے پریٹوریا پر قبضہ کر لیا گیا۔بوئروں نے گوریلا جنگ کا حربہ اپنایا۔یہ لڑائی تقریباً دو سال تک جاری رہا-بدلے میں برطانویوں نے ان کے کھیت اور فصلوں کو تباہ کر دیا۔ انہوں نے بوئر خواتین اور بچوں کے لئے جنگی قیدیوں کا کیمپ بنایا۔ خوراک کی کمی، طبی اور حفظان صحت کی سہولیات کی کمی کی وجہ سے 26000 افراد کی موت ہوئی۔ برطانویوں نے دو بوئر ریاستوں کو ملحق کیا۔ بوئروں سے یہ وعدہ کیا گیا کہ آگے چل کر حکومت ان کے حوالے سونپی جائے گی۔ 1907ء میں ٹرانسوال اور آرنج فری اسٹیٹ میں خودمختار حکومت انہیں سونپی گئی۔


بوئر جنگ

چار ریاستوں کو ملا کر ایک یونین بنائی گئی اور 1909ء میں برطانوی پارلیمنٹ کی طرف سے جنوبی افریقہ ایکٹ منظور کیا گیا اور کیپ ٹاؤن میں یونین پارلیمان کے لیے راہ فراہم کی گئی- یونین آف ساؤتھ آفریقہ (متحدہ آفریقہ) کا قیام 1910ء میں ہوا۔

جنوبی افریقی کے اصل ڈچ (ولندیزی) باشندے جو افریقیوں کے نام سے جانے جاتے تھے ان کو بوئر کہا گیا۔ ان کی زبان افریقی (Afrikaans) ہے۔

جنوبی افریقہ میں قوم پرست ریاست
Nationalist Politics in South Africa

وہاں دو اہم سیاسی جماعتیں موجود تھیں ۔ متحدہ پارٹی (Unionist Party) جو بنیادی طور پر برطانوی تھی اور جنوبی افریقہ کی پارٹی جس میں زیادہ تر افریقی افواج تھے (بوئر)۔ پہلا وزیراعظم بوتھا (Botha) جنوبی افریقہ کی پارٹی سے تعلق رکھتا تھا، جس نے برطانوی تعاون کے ساتھ حکومت کی ۔ لیکن جنوبی افریقہ کے ایک عسکریت پسند گروہ نے ہرضاگ (Herzog) کی ماتحتی میں قومی پارٹی قائم کی۔ ہرضاگ ایک جڑواں پالیسی چاہتا تھا جو کہ کالوں پر سفیدیوں کی برتری اور برطانوی پر افریقیوں کی برتری۔ 1920ء کے انتخابات میں قومی پارٹی نے چوالیس نشستیں حاصل کیں-اسمٹ (Smut) کی قیادت میں جنوبی افریقہ کی پارٹی نے اکتالیس نشستیں حاصل کیں۔اس دور میں برطانوی غلبہ انجمن جماعت نے جنوبی افریقہ کے جماعت کے ساتھ ضم کیا-یہ عسکریت پسند افریقی قومی جماعت پر سمٹ کو اکثریت دی۔

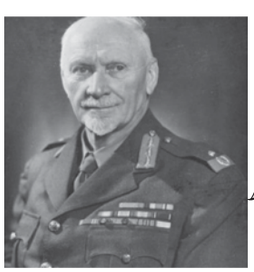
اسمٹس

سیاہ فاموں کے خلاف نسل پرستی کی پالیسی
Racist Policy against the Blacks

افریقیوں نے سیاہ فاموں اور اقلیتی ہندوستانیوں کی طرف ایک نفرت والی نسلی پالیسی کی پیروی کی۔ 1923ء میں ایک ایکٹ منظور کیا گیا تھا کہ مقامی باشندوں کو شہروں کی کچھ حصوں تک محدود کریں ۔ اس سے پہلے 1913ء کے ایکٹ نے سیاہ اور سفید کسانوں کو الگ کیا، جس سے سیاہ فاموں کو ملک کے زیادہ تر حصوں میں زمین حاصل کرنے کو ناممکن بنا دیا۔ 1924ء کے انتخابات میں سفید فام کان کنوں (Miners) پر مشتمل مزدور تحریک کی حمایت کے ساتھ نیشنل پارٹی نے کامیابی حاصل کی۔ 1924ء میں منظور کئے گئے قانون کے

10th ss his 2. the world between
Monday, May 11, 2020 3:56:55 PM

مطابق سیاہ فاموں کو ہڑتال کرنے اور ٹریڈ یونین میں شامل ہونے سے منع کیا گیا تھا۔ کیپ صوبے میں سیاہ فاموں کو ووٹ دینے کا حق ختم کر دیا گیا۔ مقامی سیاہ فاموں کو سماجی، اقتصادی اور سیاست جیسے تمام شعبوں میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز Apartheid in South Africa

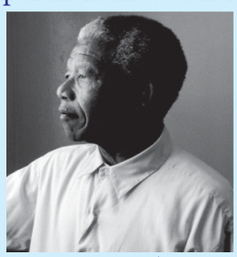

نیلسن منڈیلا

انگریزی میں اس کو اپارتھیڈ کہتے ہیں جس کا مطلب الگ الگ۔ یہ 1947ء میں نیشنل پارٹی کی نسلی پالیسی بن گئی۔ 1950ء کے بعد سے اس سلسلے میں قوانین نافذ کئے گئے۔ پورے ملک کو مختلف نسلوں کے لئے الگ الگ علاقوں میں تقسیم کیا گیا – سفید فاموں اور غیر سفید فاموں کے درمیان شادی ممنوع قرار دی گئی۔ تقریباً تمام اسکولوں کو حکومت کے کنٹرول کے تحت لایا گیا تاکہ سفید فاموں کو تعلیم دی جا سکے، یہاں تک کہ یونیورسٹی کی تعلیم کو بھی الگ کر دیا گیا۔ الگ الگ کا مطلب یہ کہ جنوبی افریقہ میں سفید فام اور سیاہ فاموں کی سیاسی مساوات رہے گی، مگر سیاہ فاموں کی حکمرانی ہوگی۔ افریقی نیشنل کانگریس (ANC) قائم ہوئی، جس نے نسل پرستی کے خلاف لڑائی جاری رکھی۔ کانگریس کے رہنماؤں کے خلاف ظلم کرنے پر زور دیا گیا۔ ANC پر پابندی لگا دی گئی اور اس کے رہنما نیلسن منڈیلا (Nelson Mandela) کو سلاخوں کے پیچھے کر دیا گیا۔ عالمی سطح پر بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے جنوبی افریقہ میں نسل پرستی کو ختم کرنے میں مدد ملی۔ 1990ء میں ANC پر لگائی گئی پابندی کو ختم کر دیا گیا اور منڈیلا 27 سال کے بعد آزاد کر دیئے گئے – بعد میں منعقد ہونے والے انتخابات میں افریقیوں کو ووٹ دینے کی اجازت ملی اور ANC نے انتخاب جیت لیا۔ پھر منڈیلا جنوبی افریقہ کے پہلے سیاہ صدر بن گئے۔ نسلی امتیاز ختم ہونے کے باوجود سفید فام مکمل طور پر اقتصادی دائرے پر قابو پائے ہوئے ہیں۔

BEUFH

2.5 جنوبی امریکہ میں سیاسی ترقی

مایاس اور ازٹیکس Mayas and Aztecs

یورپی دریافت سے پہلے امریکہ میں تہذیب کے تین مراکز تھے۔ وسطی امریکہ میں مکسیکو، جنوبی امریکہ میں پیرو۔ مایا، اِنکا اور ازٹیک بہت ہی اعلیٰ اور جدید تہذیب یافتہ تھے۔ تہذیب کے ان علاقوں میں کئی ریاستیں موجود تھیں۔ اچھی منظم اور مضبوط حکومتیں موجود تھیں۔ گیارہویں صدی کے اردگرد، بڑے شہروں میں میاپن کے لیگ میں قائم تھے (مقامی امریکیوں کے مایا تہذیب کا مرکز) - میاپن (Mayappan) کے لیگ سو سال سے زائد عرصے تک قائم رہا۔ اگرچہ بیسویں صدی کے نزدیک میاپن تباہ ہوگئی دوسرے شہروں میں یہ تہذیب جاری رہی۔ چودھویں صدی میں مکسِکو میں موجود ازٹکسوں نے مایا کے علاقوں کو فتح کیا اور انہوں نے شہر ٹینوک ٹٹلان (Tenochtitlan) کو اپنا دارالحکومت بنایا۔ تقریباً 200 سال تک ازٹیکس نے اس سلطنت پر حکمرانی کی۔

یورپی نوآبادیات اور اس کا اثر

سولہویں صدی میں (1519ء کے آس پاس) ازٹیکس (Aztec) اپنی طاقت کے عروج پر تھے۔ ہیرنن کورٹس (Hernan Cortes) نامی ایک ہسپانوی کی قیادت میں صرف چند سپاہیوں کی فوج نے ازٹیکس کو شکست دی۔ مکسِکن تہذیب ختم ہوگئی، اس کے ساتھ ان کی دار الخلافت کا شہر ٹینوک ٹٹلان بھی ختم ہوگیا۔ اس دوران جو نسل کشی کی گئی، وہ دنیا کی سب سے بدترین نسل کشی تھی۔ ایک اور مشہور سولہویں صدی کے ہسپانوی فاتح فرانسیسکو پیزارو (Francisco Pizarro) نے اِنکا سلطنت (Incan Empire) کو فتح کیا – بعد میں ہسپانویوں نے پیرو کو ان کے اقتدار کا حصہ بنالیا–

اٹھارہویں صدی کے آخر میں لاطینی امریکہ میں، سیاسی آزادی، انتظامی خودمختاری، اقتصادیات کے طلب کی مانگ ہوئی۔ ہیٹی کے غلاموں، نوآبادیوں، برطانویوں اور فرانسیسی کالونیوں کی کے درمیان خونی جنگیں ہوئیں۔ 1791-1804 کے دوران ٹاؤسائنٹ لوور چر (Toussaint L'Ouverture) کی قیادت اور جدوجہد سے فرانس کے اقتدار سے ہیٹی (Haiti) الگ ہوا اور ہیٹی کے لوگوں کو آزادی ملی۔ چنانچہ فرانسیسی نوآبادیات میں سے ہیٹی پہلا کریبیائی ملک تھا جسے آزادی ملی۔



پزارو

10th ss his 2. the world between
Monday, May 11, 2020 3:56:57 PM

اسپین اور پرتگال پر نپولین کے حملے کا اثر



سائمن بولیوار



پیڈرو اوّل

امریکی اور فرانسیسی انقلابی نے لاطینی امریکیوں کو حوصلہ افزائی کی۔ 1808ء میں نپولین کا فرانس اور پرتگال کے حملے نے جنوبی امریکہ میں آزادی کی جدوجہد کے عمل کو تیز کیا۔ پہلے سے ہی سائمن بولیوار (Simon Bolivar) جن کو ہسپانوی زبان میں یل-لبرٹیڈر (El Libertador) یعنی رہا کرنے والا کہا جاتا ہے ان کی خیادت میں آزادی کا جذبہ ابھر رہا تھا۔ نپولین کے پرتگال کی فتح کے تناظر میں پرتگال کا شاہی خاندان لسبن (Lisbon) سے فرار ہوگیا اور اس طرح برازیل کو پرتگال کی کالونی سے آزادی ملی۔ پیڈرو اوّل نے برازیل کی آزادی کا اعلان کیا۔

منرو کے نظریات

1815ء میں جب نپولین کا زوال ہوا تو آزادی کے لیے جنگ تیز ہونی شروع ہوگئی۔ کچھ یورپی بادشاہوں نے چاہا کہ وہ اسپین کے بادشاہ کو جنوبی امریکی نوآبادیات میں انقلابیوں کو کچلنے میں مدد کرے۔ لیکن ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر، منرو (Monroe) نے اپنے مشہور 'منرو کے نظریات' کے ساتھ آئے۔ جس میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ اگر یورپ نے امریکہ میں چاہے وہ شمالی ہو یا جنوبی کہیں بھی مداخلت کی، تو امریکہ کے خلاف جنگ لڑنے کے برابر ہوگا۔ اس دھمکی نے یورپی طاقتوں کو خوفزدہ کردیا۔ 1830ء تک جنوبی امریکا یورپی تسلط سے آزاد تھا۔ اس طرح US نے یورپ سے جنوبی امریکی ریاستوں کو محفوظ کیا۔ لیکن ان کے محافظ (یو۔ایس) سے حفاظت کرنے کے لئے کوئی نہیں تھا۔

لاطینی امریکی قوم پرستوں کے درمیان نا اتفاقی

لاطینی امریکی قوم پرستوں نے نہ صرف اسپین اور پرتگال کے ساتھ جنگ کی، بلکہ یہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بھی لڑنے لگے۔ 1821ء میں وسطی امریکا نے میکسیکو سے قطع تعلق کیا۔ بعد میں (1839) وسطی امریکا نے خود پانچ جمہوریہ ریاستوں (کوسٹاریکا، یل سال ویڈار، گوٹے مالا، ہانڈوراس اور نیکاراگوا) میں تقسیم ہوگیا۔ 1828ء میں برازیل سے اُرُوگوئے الگ ہوا۔ 1830ء میں وینیز ویلا (Venezuela) اور ایکواڈور (Ecuador) نے بولی ورک کی طرف سے بنائی گئی جمہوریہ گرین (Gran Columbia) کولمبیا سے قطع تعلق کیا۔



10th ss his 2. the world between
Monday, May 11, 2020 3:56:57 PM

یو۔ایس شاہی مفادات US Imperial Interests

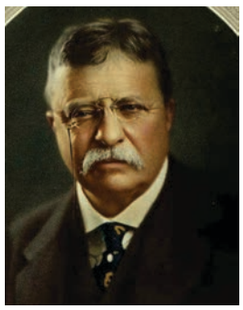

تھیوڈور روزویلٹ (Theodore Roosevelt)

بیسویں صدی کے ابتدا میں امریکہ نے کیوبا (Cuba) اور پورٹو ریکو (Puerto Rico) پر قبضہ کیا۔ 1898ء میں ہسپانویوں (Spain) کو شکست دینے کے بعد 1898 سے 1902ء تک کیوبا یو ایس فوجی حکمران کے تحت تھا۔ جب امریکیوں نے آخر میں چھوڑ دیا تو انہوں نے کیوبا میں ایک بحری بیڑہ کو برقرار رکھا۔ کیوبا کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے کا حق یو ایس نے برقرار رکھا ۔ لاطینی امریکی ممالک کے صدر تھیوڈور روزویلٹ (Theodore Roosevelt) کے الفاظ کچھ اس طرح سے تھے۔ ''نرمی سے گفتگو کرو اور بڑا کام بناؤ''۔ منرو کے نظریات نے امریکی براعظم کے معاملات میں یورپی مداخلت کو روک دیا۔ روزویلٹ نے 1904 میں نظریات میں اہم ترمیم کی ۔'' قانون کو برقرار رکھنے کے لئے'' یہ لاطینی امریکہ میں امریکی مداخلت کی اجازت دی۔ اس ترمیم کو عمل میں لانے کے بعد امریکہ نہ صرف سیاسی بلکہ اقتصادی طور پر بھی غالب ہوگیا۔

جنوبی امریکا میں اقتصادی بحران Great Depression in South America

اقتصادی بحران کی طرف سے پیدا ہوئی صورتحال کی وجہ سے سامراجی مشترک گروہوں کی بڑھتی ہوئی امیدوں کو پورا کرنا ناممکن بنا دیا۔ میکسیکو میں، تشدد اور سماجی احتجاج ہونے لگا جس میں درمیانی طبقاتی دانشور، چند آمری حکومت کے غیر متفق طبقات اور کسان شامل تھے۔ دوسری جگہوں میں انتخابی اصلاحات نے نئے سماجی گروپوں کو رائے دہندگی کے ذریعے سیاسی طاقت حاصل کرنے کے قابل بنایا۔

لاطینی امریکا نے امریکی مداخلت کی مخالفت کی اور ان کی ''ڈالر کی سامراجیت'' کو پسند نہیں کیا۔ 1933 کے بعد سیاسی مداخلت کے مخالفین نے امریکی پالیسی میں تبدیلی کی۔ فرینکلن روزویلٹ نے اپنی ''اچھے پڑوسی'' (Good Neigbour) کی پالیسی میں اتفاق کی کہ یو۔ایس کسی بھی ریاست کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرے گا اور لاطینی امریکا کو معاشی اور تکنیکی مدد دے گا۔

ڈالر کی سامراجیت : USA کی پالیسی جس سے وہ دور دراز کے علاقوں کو اقتصادی مدد کر کے اپنا غلبہ ان کے اوپر رکھتا تھا۔ اس کی اصطلاح ہے۔

خلاصہ Summary

- پہلی عالمی جنگ کے اختتام کے بعد سے غیر نوآبادیاتی جدوجہد کی شدت کا آغاز۔
- شکست والے ممالک کے خلاف پیرس امن کانفرنس میں سخت فیصلے۔ حکمرانوں کو ختم کر دیا گیا اور خاص طور پر اٹلی اور جرمنی میں فسطائیت کے اضافے کے لئے آب وہوا پیدا ہوئی۔
- 1929ء میں امریکہ میں پیدا ہونے والے اقتصادی زوال اور اور بعد میں دنیا میں تمام سرمایہ دار ممالک کو متاثر کرنے کے نتیجے سے سماجی اور سیاسی تبدیل۔
- فرانسیسی انڈو۔چین میں سختی کے اقدامات کے باوجود نوآبادیاتی کے خلاف جدوجہد۔
- منرو نظریات نے یورپی طاقتوں کے ذریعے لاطینی امریکی ممالک کی کالونیوں کو روک دیا اور اس طرح انہیں خودمختار بنایا اور اس کے بعد میں اسے لاطینی امریکیوں کی طرف سے کہا گیا کہ یہ امریکی مداخلت اور ان کے ممالک کے وسائل کے استحصال کا احاطہ کرتا تھا۔

GLOSSARY فرہنگ الفاظ

solidarity	a bond of unity, support for a common cause	اتحاد کا جذبہ
slump	a sudden severe or prolonged fall in the price	فوری طور زیادہ عرصہ تک قیمتوں میں گراوٹ
bankruptcy	insolvency, financial ruin	دیوالیہ
devaluation	a decrease in the value of a country's currency	قیمت میں گراوٹ

10th ss his 2. the world between
Monday, May 11, 2020 3:56:58 PM

intimidation	threat, the act of making fearful	اظہارِ زر
bolstered	strengthened	دھمکی
demoralized	having lost confidence or hope, disheartened	اعتماد کھونا
manipulate	control or influence a person or situation cleverly, unfairly to achieve a specific purpose	حکمت عملی سے نپٹنا
annulling	declaring invalid or null and void	منسوخ کرنا



EXERCISE مشق

1۔ صحیح جواب انتخاب کر کے لکھو :

1) اٹلی نے لیٹرین-معاہدہ ذیل کے ممالک میں سے کس کے ساتھ کیا؟

ا) جرمنی ب) روس

ج) پوپ د) سپین

2) کس کی فتح نے میکسیکن کی تہذیب کا خاتمہ کیا؟

ا) ہرنان کورٹس ب) فرانسسکو پزارو

ج) ٹاؤسینٹ لوویرچر د) پیڈرو I

3) پیرو کو کس نے اپنے حاکموں کا حصہ بنایا؟

ا) انگریزی ب) اسپانیوں

ج) روسیوں د) فرانسیسی

4) ریاستہائے متحدہ امریکہ کے کونسے صدر نے لاطینی امریکہ کی طرف اچھی پڑوسی پالیسی کی پیروی کی؟

ا) فرینکلن .D روزویلٹ ب) ٹرومین

ج) وڈرو ولسن د) ایسن ہور

5) دنیا کا کونسا حصہ ڈالرسامراجیت ناپسند کرتا تھا؟

ا) یورپ ب) لاطینی امریکہ

ج) ہندوستان د) چین

II۔ خالی جگہ بھرتی کرو :

1) سوشیل ڈیموکریٹک پارٹی کے بانی ..... تھے۔

2) نازی پارٹی کے نشرواشاعت کی قیادت ..... نے کی۔

3) ویتنامی نیشنلسٹ پارٹی ..... میں قائم کی گئی۔

4) نازی جرمنی کی خفیہ ریاستی پولیس کا نام..... تھا۔

5) جنوبی افریقہ کے اتحاد مئی ..... میں ہوا تھا۔

6) اے.این.سی کے رہنما نیلسن منڈیلا کو..... سالوں کے لئے سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا گیا تھا۔

7) بوئر.....کے طور پر بھی جانے جاتے تھے۔

III۔ صحیح بیان کا انتخاب کریں:

1۔ i) پہلی عالمی جنگ کے دوران اٹلی کا بنیادی کام آسٹریا کے باشندوں کو جنوبی محاذ میں رکھنا۔

ii) امریکہ میں سب سے پہلا اقتصادی زوال 24/اکتوبر 1929 کو ہوا۔

iii) افریقی نیشنل کانگریس پر لگائی گئی پابندی 1966 میں واپس لے لی گئی

a) (i) اور (ii) صحیح ہیں

b) (iii) صحیح ہے

c) (ii) اور (iii) صحیح ہیں

d) (i), (ii) اور (iii) صحیح ہیں

10th ss his 2. the world between
Monday, May 11, 2020 3:56:59 PM

2۔ توثیق (A): 1884-85 کے برلن کے نوآبادیاتی کانفرنس نے حل کیا تھا کے افریقہ کو مختلف نوآبادیاتی طاقتوں میں تقسیم کر دینا چاہئے۔
سبب (R): اس کی وجہ سے برطانیہ اور جنوبی آفریقہ کے بوئروں کے درمیان جنگ ہوئی۔

a) A اور R دونوں صحیح ہیں۔
b) A صحیح ہے، مگر R اسکا صحیح سبب نہیں ہے۔
c) A اور R دونوں غلط ہیں۔
d) A غلط ہے اور R کا تعلق A سے نہیں ہے۔

IV۔ جوڑ لگائیے:

1) ٹرانسوال - جرمنی کے صدر
2) ہنڈن برگ - ہٹلر
3) تھیرڈ ریچ - اٹلی
4) میٹی اوٹی - سونا

V۔ مختصر جواب لکھئے۔

1) انڈو-چین میں سفید دہشت گردی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
2) روم پر مسولینی کے مارچ کا کیا نتیجہ ہوا؟
3) اقتصادی بحران کا ہندوستانی زراعت پر اثر کیسے ہوا؟
4) ڈالر سامراجیت کی وضاحت کیجیے۔

VI۔ تفصیلی جواب لکھئے :

1) جرمنی میں ہٹلر کے عروج کو جنم دینے والے حالات معلوم کرو۔
2) جنگ عظیم (1919-39) کے دوران ہندوستان میں نوآبادیات کا خاتمہ کیسے کیا گیا، تفصیل سے بیان کرو۔
3) جنوبی افریقہ میں قوم پرست سیاست کی عروج اور ترقی کی وضاحت کرو۔

VII- سرگرمیاں۔

1) ہر ایک طالب علم کو ایک تفویض لکھنے کے لئے کہا جائے کہ کس طرح ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ہر علاقے اور آبادی کے ہر حصے کو 1929ء کے اسٹاک مارکیٹ حادثے نے متاثر کیا۔
2) ویتنام جنگ پر ایک گروہی منصوبہ بنائیے۔ ویٹ نام پر امریکہ کے فضائی حملوں کی تصاویر اور ویتنامی کی طرف سے تیار بہادر مزاحمت کے بارے میں ایک البم یا تصاویر تیار کی جائے۔



REFERENCE BOOKS حوالہ کی کتابیں

1. Richard Overy (ed.) *Complete History of the World* (London: HarperCollins, 2007)
2. Chris Harman, *A Peoples History of the World* (New Delhi: Orient Longman, 2007).
3. R.D. Cornwell, *World History in the Twentieth Century* (London: Longman, 1972).
4. E.H. Gombrich, *A Little History of the World* (London: Yale University Press, 2008).
5. Jawaharlal Nehru, *Glimpses of World History* (New Delhi: Penguin Books, 2004).

10th ss his 2. the world between
Monday, May 11, 2020 3:56:59 PM



اکائی - 3

دوسری جنگ عظیم

World War II

سیکھنے کے مقاصد :

- جنگِ عظیم اول کے بعد ان سیاسی اور اقتصادی ترقیات کے بارے میں جاننا جو آخر کار دوسری جنگ عظیم کا سبب بنیں۔
- جنگ نے جو راستہ اختیار کیا گیا اسے سمجھنا، خصوصاً ان اہم واقعات کو سمجھنا جو جنگ میں اہم موڑ کا درجہ رکھتے ہیں۔
- دوسری جنگ عظیم کے درج ذیل اثرات کو جاننا۔
- نازیوں کے ہاتھوں ''عالمگیر تباہی'' اور یہودیوں کے قتلِ عام اور اس کے نتیجہ میں یہودیوں کے ٹھکانہ کے لئے اسرائیل ملک کا وجود میں آنا، ان باتوں کو سمجھنا۔
- دوسری جنگ عظیم کے بعد قائم ہوئی الاقوامی تنظیموں سے متعلق جانکاری حاصل کرنا۔

WO7NA

تمہید : (Introduction)

بیسویں صدی کے نصفِ اول میں ایسی دو بڑی عالمی جنگیں ہوئیں جن سے دنیا تباہ و برباد ہو کر رہ گئی۔ پہلی جنگ عظیم 1914ء سے 1918ء تک لڑی گئی اور دوسری جنگ عظیم 1939ء میں شروع ہو کر 1945ء میں ختم ہوئی۔ اگر چہ کہ دنیا میں اس سے پہلے بہت سی جنگیں ہوئیں، مگر ان دو جنگوں کو عالمی جنگیں کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ ان دو جنگوں میں دنیا کے بہت سارے ملک شامل ہوئے اور عام شہریوں کی اموات کثرت سے ہوئیں اور ساتھ ہی ساتھ مسلح جنگجوؤں کی تعداد بھی بہت زیادہ رہی۔ دونوں جنگیں مختلف محاذوں پر لڑی گئیں اور ان جنگوں کے محاذ یورپ، ایشیا اور آفریقہ تینوں براعظم رہے۔ دونوں جنگوں میں متحدہ افواج برطانیہ، فرانس، روس اور امریکہ کی رہیں، جنہوں نے جرمنی کی قیادت میں لڑنے والے اتحاد کا مقابلہ کیا۔ جرمنی کے حلیف ممالک دوسری جنگ عظیم میں اٹلی اور جاپان رہے۔

3.1 جنگ عظیم دوم کے اسباب، طریقۂ کار اور اثرات:

(a) اسباب :

پہلی جنگ عظیم سے جو تباہی و بربادی آئی، وہ اس قدر زیادہ تھی کہ جس کی وجہ سے اسے جنگ عظیم کہا گیا یا ایسی جنگ جو سب جنگوں کا خاتمہ کر دے۔ جنگجو ممالک خاص طور سے اتحادی ممالک دوسری بڑی طویل جنگ نہیں چاہتے تھے اور یہی جنگ عظیم اول کے بعد ان کے کاموں کے پیچھے اصل محرک طاقت تھی۔ جنگ عظیم دوم کا فوری اور ابتدائی سبب جرمنی کا جارحانہ فوجی اقدام تھا اور تیزی سے جاپان کا ترقی کی طرف قدم بڑھانا بھی ایک سبب تھا۔ لیکن جنگ کے اصلی اور حقیقی اسباب بہت پیچیدہ ہیں۔

جرمنی اور معاہدۂ ویرسائلس (1919)

معاہدۂ ویرسائلس جو 1919ء میں ہوا، اس سے جنگ عظیم اول کا خاتمہ ہوا۔ اس معاہدہ کے دفعات میں تین دفعات ایسی تھیں جن سے جرمنیوں کے اندر بہت بغض و عداوت پیدا ہوئی (i) جرمنی پر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ اپنے شمالی اور مشرقی سرحدی علاقوں کو مغرب کے حوالہ کر دے۔

(ii) جرمنی کو غیر مسلح کیا گیا اور اسے صرف محدود پیمانہ پر فوج رکھنے کی اجازت دی گئی (یعنی زمینی، بحری اور فضائی وفوج) (iii) جنگی تاوان کے طور پر جرمنی پر زور ڈالا گیا کہ وہ بڑی رقم فوجی اور شہری جانوں کے عوض اتحادی ممالک کو ادا کرے۔

10th ss his 3. ww 2 Fin
Saturday, May 16, 2020 2:46:41 PM

انجمن اقوام کی ناکامی (Failure of League of Union)

اس معاہدہ نے انجمن اقوام کی ترتیب دی۔ اس کا آغاز صدر امریکہ ووڈرو ویلسن کی طرف سے ہوا۔ اس لیگ (انجمن اقوام متحدہ) نے چاہا کہ ملکوں کے درمیان واسطہ بن کر بات کرے اور ان ملکوں کے خلاف قدم اٹھائے جو فوجی جارحیت کے حامی تھے۔ تاہم امریکہ کو اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں تھی کہ وہ عالمی معاملات اور یوروپی سیاسیات میں کوئی رول ادا کرے۔ اس کا موڈ تھا کہ وہ روایتی علاحدگی پسندی کو اپنائے۔ اس لئے کہ اس نے انجمن کا ممبر بننا پسند نہیں کیا۔ دوسرے اتحادی ممالک بھی غیر مداخلتی طریقہ پر مضبوطی سے جمے رہے۔ انجام کار وہ لیگ ایک غیر موثر بین الاقوامی انجمن بن کر رہ گئی۔

جنگ کے بعد کا بحران اور جرمنی

(Post-war Crisis and Germany)

جیسا کہ اوپر بتایا گیا کہ معاہدۂ ویرسائلس کی تین دفعات میں سے خصوصاً جنگی تاوان کے طور پر لیا جانے والا ہرجانہ جرمنی میں بڑی بے چینی کا سبب بنا رہا۔ جنگ کے دوران کا وقفہ مغربی یوروپ اور امریکہ میں سخت اقتصادی گراوٹ کا دَور رہا۔ اس کے بالمقابل اٹلی، جرمنی اور اسپین میں انتہا درجہ کی آمریت آئی۔ ان تین ملکوں میں بالترتیب جو ڈکٹیٹر ہوئے وہ تھے مسولینی، ہٹلر اور فرانکو۔

جنگ کے بعد جرمنی کو شدید بے روزگاری اور انتہائی افراطِ زر کا سامنا کرنا پڑا اور اس کی کرنسی بے قدر و قیمت ہوگئی۔ سال 1920 کی ایسی بہت سی تصویریں موجود ہیں جن میں روپے پیسوں کو ایک روٹی خریدنے کے لئے ایک پہیہ کی گاڑی میں لے جایا جاتا تھا اور اسے جنگی تاوان کی ادائیگی کے معاملہ کو قصوروار ٹھہرایا گیا۔ اگر چہ کہ کئی مرتبہ کی گفتگو کے بعد جنگی تاوان کی رقم کو گھٹایا گیا۔

اڈولف ہٹلر کا عروج (The Rise of Adolf Hitler)

جرمنی کے لوگوں کے اندر پائی جانے والی عام بے چینی کا اڈولف ہٹلر نے خوب استحصال کیا۔ اس کے اندر اچھی تقریری صلاحیت تھی۔ اس نے اپنی جذباتی تقریروں کے ذریعہ عوام کو اپنے قبضہ میں تھامے رکھا۔ اور لوگوں سے وعدے کرتا تھا کہ وہ جرمنی کی کھوئی ہوئی شاندار طاقت کو دوبارہ واپس لے آئے گا۔ اس نے نیشنل سوشلسٹ پارٹی بنائی جسے عام طور سے نازی کہا جانے لگا۔ بنیادی پلیٹ فارم جس پر اس نے لوگوں کی تائید حاصل کی وہ جرمنوں کی نسلی بالادستی کا تصور تھا۔ جیسے آریائی نسل اپنے آپ کے بارے میں تصور رکھتی تھی۔ اسی کے ساتھ یہودیوں کے ساتھ گہری دشمنی کی بنیاد پر اس نے لوگوں کی تائید حاصل کی۔ ہٹلر 1933ء میں اقتدار پر آیا اور 1945ء تک جرمنی پر حکومت کی

معاہدۂ ویرسائلس کی دفعات سے براہِ راست مخالفت کرتے ہوئے ہٹلر نے جرمنی کو دوبارہ مسلح کرنا شروع کیا۔ اس نے مسلح افواج کے لئے بھرتی کرنا، آلات جنگ اور مشینی بنانا، بحری اور فضائی فوج کے لئے بھاری مقدار میں حکومت کے فنڈ کو لگانا شروع کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں اقتصادی سرسبزی آئی اور جرمنی میں بے روزگاری کا مسئلہ حل ہوا۔

حبشہ پر مسولینی کے حملہ نے اٹلی کو برطانیہ اور فرانس سے الگ کر دیا اس کے نتیجہ میں اٹلی اور جرمنی کے درمیان بہتر تعلقات قائم ہوئے۔ 1936ء میں جرمنی کے رئین لینڈ پر حملہ سے قبل، جو کہ غیر فوجی علاقہ تھا۔ روم اور برلن کا محور قائم ہوا۔ بعد میں جاپان اس اتحاد میں شامل ہونے سے روم۔ برلن۔ ٹوکیو محور بنا۔ 1938ء میں ہٹلر نے آسٹریا اور زیکوسلووا کیا پر حملہ کیا۔ زیکوسلووا کیا میں Sudetenland جہاں جرمنی زبان بولی جاتی تھی اور ہٹلر کا مقصد یہ تھا کہ جرمن زبان بولنے والے لوگ متحد ہو کر ایک ملک وقوم ہو جائیں۔

حلیف ممالک اور عدم مداخلت

Allies and Non-Intervention

اٹلی اور جاپان نے اپنی جارحیت کو باقی رکھا۔ اٹلی نے 1935 میں حبشہ اور 1939 میں البانیہ پر حملہ کیا۔ حبشہ کے حکمران ہیلی سیلاسی نے انجمن اقوام سے مدد کی درخواست کی۔ مگر اسے کچھ مدد نہ ملی۔ مشرق میں جاپان نے اپنی فوجی توسیعات کی پالیسی پر عمل کیا۔ 1931 میں جاپان نے منچوریا پر حملہ کیا اور 1937 میں اس نے چین پر حملہ کر کے بیجنگ پر قبضہ کر لیا۔ ان تمام حرکتوں سے اتحادی انجان بنے رہے اور انجمن اقوام نے کوئی کارروائی نہیں کی۔

جرمنی، اٹلی اور جاپان کی ان تمام صریح فوجی کارروائیوں کے باوجود برطانیہ اور فرانس نے کوئی مداخلت نہیں کی۔ برطانیہ کے پاس ایک اور جنگ شروع کرنے کا موڈ نہیں تھا۔ وہاں کے وزرائے اعظم Chamberlain اور Baldwin ایک ایسے خطے اور علاقے کے معاملے میں مداخلت کرنا نہیں چاہتے تھے جو ان کی دلچسپی کے دائرے سے باہر تھا۔ امریکہ تو پوری دنیا سے الگ تھلگ تھا اور ہر طرح غیر جانبدار رہا، اس کی توجہ بس اپنے ملک کی اقتصادی سرسبزی و شادابی پر رہی۔

10th ss his 3. ww 2 Fin
Saturday, May 16, 2020 2:46:42 PM

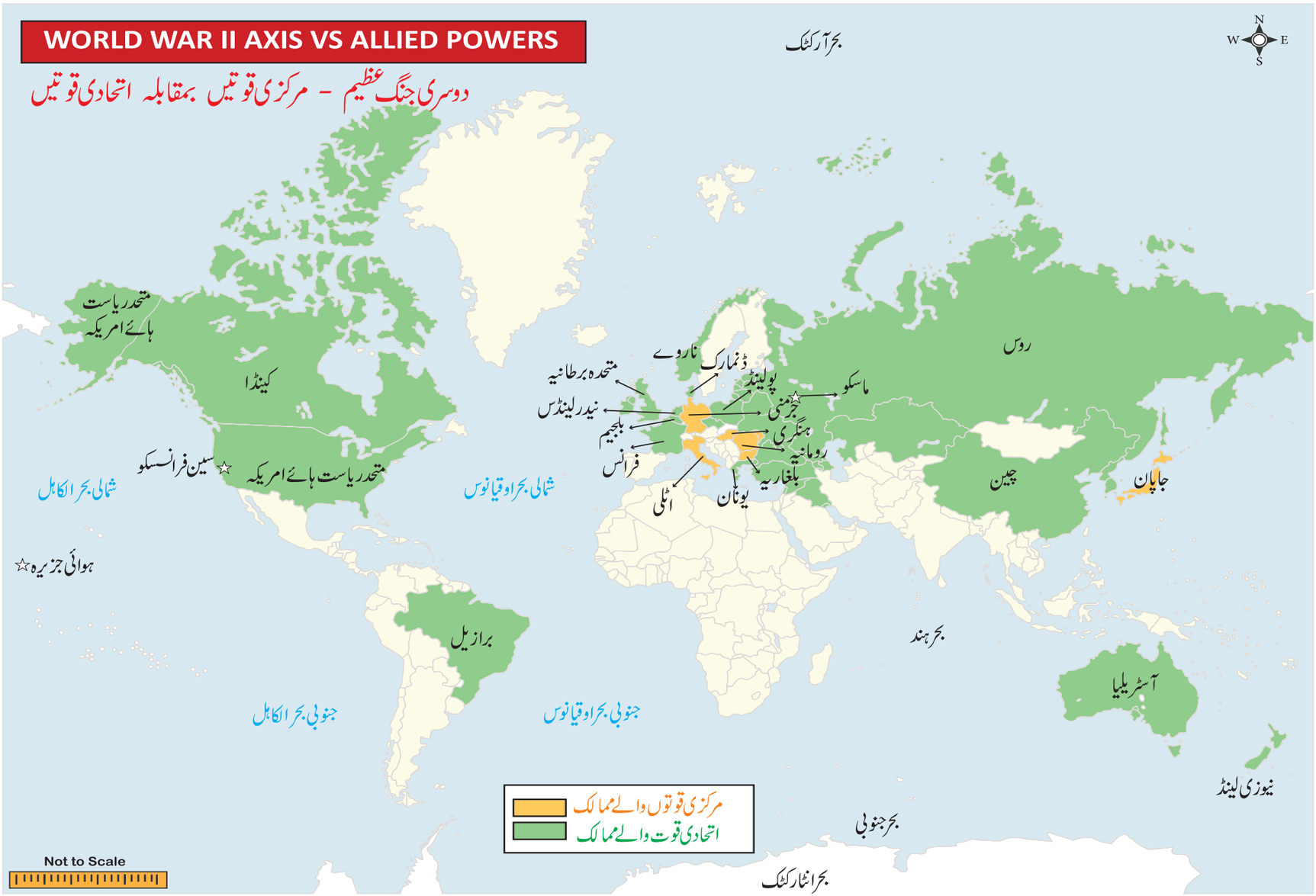

10th ss his 3. ww 2 Fin
Saturday, May 16, 2020 2:46:43 PM

معاہدۂ میونچ (Munich pact)

ایک اور معاملہ یہ ہوا کہ مغربی طاقتوں اور سوویت یونین کے درمیان بے اعتمادی کی فضا قائم ہوگئی۔ 1938ء میں وزیر اعظم Chamberlain نے جرمنی کے ساتھ معاہدۂ میونچ کو ختم کر دیا جو کہ ایک شرمناک اقدام تھا جس سے جرمنی کے زیکوسلوواکیا پر حملہ کرنے کی ہمت ہوئی اور اس نے جرمنی زبان بولنے والے Sudetenland کو جرمنی میں شامل کرلیا۔ 1939 میں سوویت یونین نے آزادانہ طریقہ پر جرمنی کے ساتھ ایک غیر فوجی جارحیت معاہدہ کو ختم کر دیا۔ اتحادیوں کے مسلسل جمود اور اپنی افواج کو منظّم کرنے کے سلسلے میں بے توجہی۔ یہ ایسے اسباب تھے جن سے جنگ عظیم دوم کا دائرۂ کار وسیع ہوا۔

اگر چہ کہ معاہدۂ میونچ میں ہٹلر نے اطمینان دلایا تھا کہ وہ کسی بھی ملک پر حملہ نہیں کرے گا، لیکن یہ بات زیادہ دن برقرار نہ رہ سکی۔ 1939 میں اس نے زیکوسلوا کیا پر حملہ کر دیا۔ اس کے بعد پولینڈ پر حملہ کیا اور یہ آخری پولینڈ پر حملہ کے نتیجہ میں برطانیہ اور فرانس نے جرمنی کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا۔ برطانیہ کے وزیر اعظم چیمبرلین نے 1940 میں استعفیٰ دے دیا اور ونسٹن چرچل وزیر اعظم بن گیا جو ہمیشہ لوگوں کو ہٹلر اور اس کی فوجی طاقت کے بارے میں آگاہ کرتا رہا۔



معاہدۂ میونچ

(b) دوسری جنگ عظیم کا طریقۂ کار

Course of World war II

جنگ کی نوعیت

دوسری جنگ عظیم دو مخصوص محاذوں پر لڑی گئی۔ یوروپ اور بحر الکاہل ایشیا۔ یوروپ میں اتحادیوں نے جرمنی اور اٹلی کے خلاف جنگ لڑی۔ بحر الکاہل ایشیا میں اتحادیوں نے جاپان کے خلاف جنگ لڑی۔

دوسری جنگ عظیم ایک جدید طریقہ کی جنگ تھی جس میں زبردست فوجی ساز و سامان جیسے ٹینکوں، آب دوز کشتیوں، جنگی جہازوں، ہوائی جہاز بردار کشتیاں، جنگی طیاروں اور بمبار طیاروں کا استعمال ہوا۔ اس کے لئے بڑے پیمانے پر ذرائع کی ضرورت تھی اور ان جنگی سامانوں کو تیار کیا گیا۔ ان جنگی سامانوں کی تیاری کے لئے خام اشیاء، بنانے کی صلاحیت اور تکنیکی اشیاء کی ضرورت تھی تا کہ ملٹری ہارڈ ویر کو ترقی دی جا سکے۔ یہ ایک مہنگی اور طویل جنگ تھی جس سے تباہی اور خاتمہ کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوا۔

جنگ کا پھوٹ پڑنا (Out break of War)

برطانیہ اور فرانس نے 1939 میں جرمنی کے خلاف اعلانِ جنگ کیا۔ جون 1940ء میں اٹلی جرمنی کے ساتھ شامل ہوا اور ستمبر 1940 میں جاپان بھی مرکزی طاقتوں میں شامل ہوا۔



بجلی کا حملہ (Blitzkrieg)

جنگ کے اعلان کے فوراً بعد تھوڑی سی حرکت ہوئی۔ برطانیہ نے پہلے ہی سے اپنی فوجی صلاحیتوں کو بڑھانے میں لگا ہو اتھا اور تمام نوجوانوں کو زبردستی فوج میں بھرتی کر رہا تھا۔ جنگ کے پہلے سال جرمنی کو شاندار کامیابیاں حاصل ہوئی۔ جرمنی نے ڈنمارک، ناروے اور فرانس پر قبضہ کیا۔ 1941ء تک سارے یوروپی ممالک یہاں تک کہ روسی سرحد بھی مرکزی طاقتوں کے قبضہ میں آ گیا۔ جرمن فوج نے ایک حکمت عملی اپنائی۔ یعنی بجلی کا حملہ (Lighining Strike) (Blitzkrieg) مختلف ملکوں میں کیا اور انہیں قبضہ میں کیا۔



برطانیہ کی شاہی بحریہ

برطانیہ کی شاہی بحری فوج یوروپی ممالک میں سب سے زیادہ طاقتور رہی ہے اور یہ یقین کیا جاتا تھا کہ کوئی بحری حملہ برطانیہ پر کرنا ممکن نہیں ہے۔ تاہم برطانیہ بڑے پیمانہ پر غذا، خام اشیاء اور صنعتی اشیاء سمندری راستہ سے اپنی سلطنت اور امریکہ سے درآمد کرتا تھا۔ اس پر حملہ کرنے کے مقصد سے جرمنی نے آب دوز کشتیوں کا ایک سلسلہ سمندر میں چھوڑا تا کہ برطانیہ کے جہازوں کو تباہ کیا جائے۔ خاص کر بحر اوقیانوس کے علاقہ میں جرمنی نے بہت سارے ان شہری جہازوں کو ڈبو دیا جو برطانیہ کو ضروری اشیاء لے جا رہے تھے۔

اہم واقعات (Important Events)

ڈن کرک Dunkirk۔ مئی 1940ء میں 3,00,000 برطانوی اور فرانسیسی فوجوں کو پسپا کر کے پیچھے کی طرف Dunkirk کے

10th ss his 3. ww 2 Fin
Saturday, May 16, 2020 2:46:44 PM

ساحلوں میں ڈھکیلا گیا اگر چہ کہ وہ افواج سخت حملوں کی زد میں تھیں۔ برطانیہ کے لئے بڑی مشکل پیش آئی اس لئے کہ اس کے بہت سارے سپاہی Dunkirk میں مارے گئے۔

جنگِ برطانیہ (Battle of Britain)

جولائی 1940 تک اس بات کا خوف تھا کہ جرمن قوم برطانیہ پر حملہ کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ ہٹلر چاہتا تھا کہ طویل فضائی بمباری کے ذریعہ برطانیہ پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ اس کی تجاویز کو قبول کرلے۔ جرمن فضائی فوج نے مخصوص نشانیوں پر حملے کرنے شروع کئے۔ خصوصاً بندرگاہوں، ہوائی اڈوں اور صنعتی تنصیبات پر اس نے حملے کئے۔ ستمبر 1940 میں لندن پر بڑی بے رحمی سے بمباری کی گئی جسے The Blitz کہا گیا۔ اکتوبر 1940ء تک رات کے وقت لندن پر اور دوسرے صنعتی شہروں پر بمباری کی گئی۔

یہ حملے ناکام ہوئے اس لئے کہ ایک نیا ترقی یافتہ ''راڈر'' کا نظام بنایا گیا جو جنگی طیاروں کے آنے سے پہلے ان کو نشانہ بنا کر فضا میں تباہ کر دیتا تھا۔ اور وہ کام رائل ایرفورس کے جنگی طیاروں کے ذریعہ لیا جاتا تھا۔ ان سے جرمن بمباروں کو سخت نقصان ہوا۔ اس طرح وہ حملے اکتوبر 1940ء کے بعد بند ہوئے۔ جرمنیوں نے فضائی جنگ کی ناکامی کی وجہ سے برطانیہ پر حملے کے اپنے منصوبہ کو ترک کر دیا۔



رائل ایرفورس

قرضہ والا رہن Lend Lease (1941-45)

صدر Roosevelt نے اس حقیقت کو سامنے رکھا کہ امریکہ اپنی غیر جانبدارانہ پالیسی کو بدلے۔ مگر امریکہ اس یوروپی جنگ میں براہِ راست مداخلت نہ کرے۔ اس لئے کہ سیاسی اعتبار سے وہ قابل عمل نہ ہوگا۔ اس لئے اس نے مارچ 1941 میں ایک پروگرام ''قرضہ والا رہن'' Lend Lease کے نام سے شروع کیا۔ ہتھیار، غذا، فوجی ساز وسامان اور دوسری ضروری اشیاء برطانیہ کو اس نے بھیجے اور ساری اشیاء بطورِ قرض تھیں، جنہیں بعد میں لوٹانا ضروری تھا۔ اس سے برطانیہ کے ذرائع میں بہت اضافہ ہوا۔ 1941 اور 1945 کے درمیان رہن کے تحت جملہ امداد جو بھیجی گئی اس کی قیمت 46.5 بلین ڈالر تھی۔

روس پر حملہ 1941 تا 1942

جون 1941 میں جرمن فوج نے روس پر حملہ کیا۔ اس حملہ کے طویل المیعاد مقاصد میں سے یہ تھے۔ جرمنیوں کے رہنے کے لئے زمینوں کا حصول کمیونسٹ حکومت کو ختم کرنا اور روس کے قدرتی ذرائع تیل وغیرہ کا استحصال کرنا وغیرہ۔ جرمنی کی حکمت عملی ''بجلی کے حملے'' شروع میں کامیاب رہے اور اس کی فوج بہت جلد روس کے علاقے میں 1000 میل اندر تک گھس گئی۔ اس کے بعد جرمن فوج ماسکو کی طرف آگے بڑھی۔ مگر آخر کار روسی افواج کی مزاحمت اور روس کی تند و تیز سرمائی ہواؤں نے جرمن فوج کو شکست دے دی۔

اسٹالن گراڈ کی جنگ (17/جولائی 1942 تا 2/فروری 1943)

آگست 1942ء میں جرمن فوج نے اسٹالن گراڈ پر حملہ کیا۔ وولگا ندی کے کنارے 30 میل (50 کلومیٹر) تک جرمن فوج پہنچ گئی۔ اسٹالن گراڈ ایک بڑا صنعتی شہر ہے جہاں جنگی سامان اور ٹریکٹر بنتے تھے۔ اس شہر پر قبضہ کی صورت میں سوویت کے ٹرانسپورٹ لنکس جنوبی روس کے ساتھ ختم ہو جاتے اور حملہ آور جرمنیوں کو Caucasus کے تیل کے مراکز Oil Fields تک رسائی آسان ہو جاتی۔ اس پر مزید یہ کہ سویت لیڈر اسٹالن کے نام پر دھبہ لگ جاتا اور ہٹلر کو موقع مل جاتا کہ وہ اپنی جیت کا پروپگنڈہ کرتا۔ جرمنی کے جنگی منصوبہ سازوں کو امید تھی کہ وہ کامیابی حاصل کرلیں گے۔ جس کا اختتام Operation Blue سے ہوا۔ 28/جون 1942ء کو اس کی کارروائی جرمن فوج کی نمایاں کامیابیوں سے ہوئی۔

روسیوں کو زندگی گزارنے کے سخت اور خراب حالات سے گزرنے کے ساتھ ساتھ مقبوضہ علاقوں میں جرمنیوں کے ہاتھوں بدسلوکیوں کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ اس جنگ میں تقریباً 15 ملین شہری موت کے منہ میں گئے اور تقریباً 10 ملین فوجیں ماری گئیں۔ مجموعی اعتبار سے روس کی آبادی کا دسواں حصہ مارا گیا۔ اس کے باوجود لوگ حکومت کے وفادار رہے اور انہوں نے ہٹلر کی امیدوں پر پانی پھیرا اور اسٹالن کے خلاف لائے جانے والے انقلاب کو ناکام کیا۔ انہوں نے کامیابی کے ساتھ اسٹالن گراڈ شہر کا دفاع کیا اور انہوں نے سوویت یونین کے اندر جرمنیوں کی پیش قدمی کو روکا اور جنگ کی لہر کو اتحادیوں کے حق میں پھیر دیا۔ روسی لوگ اس جنگ کو ایک عظیم حب وطن کی جنگ سمجھتے ہیں۔

ال آلمین کی جنگ Battle of El Alamein 1942

جنگ کے شروع سالوں میں جرمنی کی فوجوں نے جنرل رومل کی ماتحتی میں نمایاں کامیابی حاصل کرتے ہوئے شمالی آفریقہ پر بڑی تیزی

10th ss his 3. ww 2 Fin
Saturday, May 16, 2020 2:46:45 PM

سے قبضہ کیا۔ برطانیہ کے لئے صرف مصر بچا رہا۔ اتحادی فوجوں نے جنرل مانٹگومیری کی ماتحتی میں جوابی حملہ کیا اور جرمن اور اٹلی کی فوجوں کو اِل الامین کے مقام پر شکست دی۔ جرمن فوج شمالی آفریقہ کے باہر ریگستان کا شکار ہوگئی۔ اس کامیابی نے اتحادی فوجوں کو اٹلی پر حملہ کرنے کا موقع فراہم کیا۔

1943 میں اٹلی کی خودسپردگی Surrender of Italy

مسولینی کو تخت سے اتار دیا گیا اور اٹلی کی نئی حکومت نے 1943 میں اپنے آپ کو اتحادیوں کے حوالہ کر دیا، تاہم جرمنیوں نے مسولینی کو کٹھ پتلی بنا کر شمال کی حکومت دے دی۔ اٹلی کے حمایتیوں کے ہاتھوں اپریل 1945 کو مسولینی کو قتل کر دیا گیا۔

ہٹلر کا خاتمہ (End of Hitler)

اتحادی افواج نے جنرل ایسن ہوور کی قیادت میں فرانس کے نارمنڈی پر حملہ کیا۔ آہستہ آہستہ جرمن فوجوں کو پیچھے دھکیل دیا گیا، مگر جرمن قوم لڑتی رہی اور جنگ مزید تقریباً ایک سال تک چلتی رہی اور آخر کار جنگ مئی 1945 میں بند ہوئی۔ ہٹلر نے اپریل 1945 میں خودکشی کر لی۔

1944 سے روسی فوج نے مشرقی جانب سے جرمنی پر حملے شروع کئے اور مشرقی یوروپ کے ایک بڑے علاقے پر اور پولینڈ پر قبضہ کر لیا۔ 1945 میں روسیوں نے برلن شہر کے ایک بڑے حصہ پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح جرمنی اس جنگ کے بعد دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔

ایشیا کے بحرالکاہلی خطے میں جنگ

(War in the Asia Pacific Region)

جاپان شاندار حکومت کا خواب دیکھ رہا تھا۔ بہت حد تک وہ ہٹلر کے راستہ پر چل رہا تھا۔ جاپانی فوج نے 1931 میں منچوریا پر حملہ کیا۔ اگرچہ چین نے انجمن اقوام سے اس کے خلاف اپیل کی۔ مگر جاپان کی اس جارحیت کے باوجود اور چین کی اپیل کے باوجود امریکہ اور برطانیہ نے کوئی توجہ نہیں دی۔ 1937 میں جاپان نے چین پر حملہ کر کے بیجنگ پر قبضہ کر لیا۔ بیجنگ پرانے زمانے سے چین کا پایہ تخت رہا ہے۔ شنگھائی کے آس پاس کے علاقے پر بھی قبضہ کر لیا اور سال کے آخر میں نن جنگ (ننکنگ) پر بھی قبضہ کر لیا۔ جاپانی فوج نجنگ میں ایک بڑے قتل عام کا ساتھ دے رہی تھی، ایسا قتل عام جس کا بیجنگ کی تاریخ میں ثبوت نہیں ملتا۔ مجموعی طور پر شہری کھیل تماشے کے طور پر مارے گئے۔ عورتیں بھی ماری گئیں۔ چھوٹی چھوٹی بچیوں سے لے کر بوڑھی عورتوں تک سے بدکاری کی گئی او ر بہت سی عورتوں کو بدکاری کے بعد اذیت دے کر مار دیا گیا۔ گانگ زو (Canton) اور چین کے بہت سے علاقے تاخت وتاراج کر دئے گئے جیانگ کائی-شیک کی ماتحتی میں چینی فوج پسپا ہو کر مغرب کی طرف پہاڑی علاقوں کو چلی گئی، جہاں سے وہ جاپانیوں کا مقابلہ کرتی رہی۔

پیرل بندرگاہ Pearl Harbour 1941

دسمبر 1941 میں جاپان نے Pearl Harbur کے امریکی بحری تنصیبات پر بغیر اطلاع کے حملہ کیا جو کہ Hawaii جزیرے میں تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ بحرالکاہل کے سلسلے میں امریکی طاقت کو بے دست و پا کر دیا جائے تاکہ آئندہ جاپان کے جنوب مشرقی ایشیائی ممالک پر جارحانہ رویہ کے خلاف کوئی مزاحمت نہ کر سکے۔ بہت سے جنگی جہاز اور بہت سارے لڑاکا طیارے تباہ کر دئے گئے۔ امریکہ نے جاپان کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا۔ اس جنگ میں برطانیہ اور چین بھی شامل ہو گئے۔ اس طرح اتحاد نے بحرالکاہلی ایشیا اور یوروپی جنگ دونوں کو ایک مشترک مقصد پر اکٹھا کر دیا۔ اس جنگ میں اہمیت کے ساتھ یہ بات سامنے آئی کہ امریکہ اپنے بے پناہ فوجی ذرائع کے ساتھ اپنے اتحادیوں کو ساتھ لے کر اس جنگ میں کود پڑا۔



پیرل بندرگاہ پر حملہ

جنوب مشرقی ایشیا میں جاپانی جارحیت

Japanese Aggression in South - East Asia

شروع شروع میں جاپانیوں کی اپنی سلطنت کو سارے جنوب مشرقی ایشیا میں وسیع کرنے میں شاندار کامیابی حاصل ہوئی۔ گووام، فلپائن، ہانگ کانگ، سنگاپور، ملایا، انڈونیشیا اور برما، یہ سارے ملک جاپانیوں کے قبضہ میں آ گئے۔

مِڈوے کی جنگ اور گُواڈل نہر کی جنگ 1942ء

Battle of Midway and Battle of Guadalcanal 1942



گوواڈل نہر کی جنگ

امریکی بحریہ نے Midway کی جنگ میں جاپانی بحریہ کو شکست دی۔ اس کامیابی نے جنگ کی لہر کو اتحادیوں کے حق میں پھیر دیا۔

10th ss his 3. ww 2 Fin
Saturday, May 16, 2020 2:46:47 PM

گوواڈل نہر کی جنگ جو سلیمان جزیرے میں ہوئی ایک متحدہ حملہ تھا، جو کہ زمینی فوج اور بحریہ دونوں کی طرف سے ہوا۔ اور وہ جنگ کئی مہینوں تک چلتی رہی۔ زمینی فوج اور بحری فوج دونوں نے مل کر جاپانیوں کو شکست دے کر کچل دیا۔

اس کے بعد امریکی فوج دوبارہ فلپائن کو حاصل کر لیں۔ دھیرے دھیرے جاپانیوں کو ان کے مقبوضہ علاقوں سے نکال باہر کر دیا گیا۔ 1944 میں متحدہ برطانوی اور ہندوستانی افواج جاپانی فوجوں کو پیچھے دھکیلنے میں کامیاب ہوسکیں۔ ان جاپانی فوجوں نے شمال مشرقی ہندوستان پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس کے بعد برطانوی اور ہندوستانی فوجوں نے چینیوں کو ساتھ لے کر جاپانیوں کو برما سے باہر کیا اور ملایا اور سنگاپور کو آزاد کرایا۔

ہیروشیما اور ناگاساکی، اگست 1945ء
Hiroshima and Nagasaki , August 1945

انتہائی رازدارانہ انداز میں امریکہ نے جدید سائنٹفک پیش قدمی کے ساتھ ایک ایٹمی بم بنایا تھا جو روایتی دھماکہ سے بے پناہ طاقت رکھتا تھا۔ جاپانی جنرلوں نے جنگ بندی کر کے خود سپردگی کی پیشکش کو ٹھکرا دیا تو امریکہ نے ہیروشیما پر ایک ایٹمی بم برسایا۔

اس کے بعد بھی جاپانیوں نے حوالگی سے انکار کیا تو ایک اور ایٹمی بم ناگاساکی پر برسایا گیا۔ آخر کار جاپان نے خودسپردگی کا اعلان 15 / آگست 1945 کو کیا اور جنگ عظیم دوم کے خاتمہ پر دستخط کئے۔

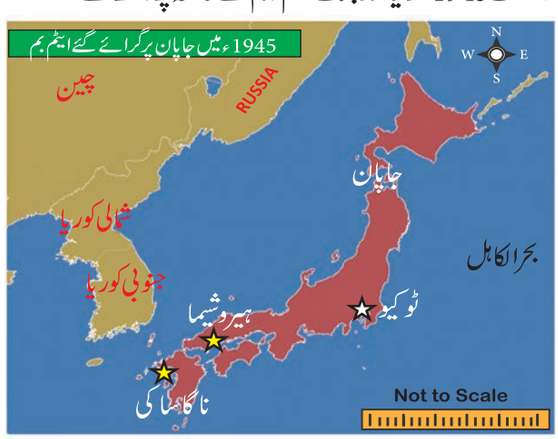

(c) جنگ کے اثرات Effects of the war

نئی زمینی۔سیاسی اقتدار کی قطار بندی
New geo-Political Power aligmnent

دوسری جنگ عظیم نے دنیا کو بنیادی طور پر بدل کر رکھ دیا۔ پوری دنیا قطبی طور پر دو بلاکوں میں دو سوپر پاوروں کی قیادت میں تقسیم ہوگئی۔ ایک کی قیادت امریکہ کمیونسٹ نظریہ کے خلاف میں کر رہا تھا اور دوسرے بلاک کی قیادت سوویت روس کر رہا تھا۔ یوروپ بھی دو حصوں میں تقسیم ہوگیا ایک کمیونسٹ دوسرا غیر کمیونسٹ۔

نیوکلیائی جراثیم خیزی : امریکہ اور سوویت یونین (روس) دونوں ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ نیوکلیائی ہتھیارات بنانے میں لگ گئے۔ ممالک اپنی دفاعی صلاحیت کو بڑھانے اور زیادہ سے زیادہ خطرناک ہتھیاروں کے بنانے کے لئے بڑی مقدار میں اپنے ذرائع کو جھونکنے لگے اور بہت سارے ملکوں میں دفاعی اخراجات کو آسمان کو چھونے لگے۔

بین الاقوامی ایجنسیاں : لیگ آف نیشنس کی کمزور اور غیر اثر پذیری کو دہرایا نہیں گیا۔ بہت سی بین الاقوامی ایجنسیاں خصوصاً اقوام متحدہ، ورلڈ بینک اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ وجود میں آئیں، ان ایجنسیوں نے بڑے اور چھوٹے ملکوں کو ایک فورم فراہم کیا۔

ان بڑی تبدیلیوں پر مزید دیگر اہم سماجی اور اقتصادی تبدیلیاں بھی اس جنگ کے بعد وقوع پذیر ہوئیں۔ نوآبادیاتی طاقتوں پر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ اپنی کالونیوں کو آزاد کریں۔ ہندوستان پہلا ملک ہے، جس نے آزادی حاصل کی۔

3.2 یہودیوں کا قتل عام اور اس کا نتیجہ

ہٹلر کے اقتدار میں آنے کے بعد، یہودیوں پر کئی طریقوں سے ظلم کیا گیا۔ وہ شہری حقوق سے محروم کر دئے گئے۔ ان کی جائیداد کو ضبط کر لیا گیا، اور بہت سے لوگوں کو الگ تھلگ علاقوں تک محدود کر دیا گیا۔ آخر میں نازی حتمی حل کے تصور کے ساتھ آئے جو یہودیوں کو مکمل طور پر تباہ کرنے کا تھا۔

دوسری عالمی جنگ کے دوران جرمنیوں کی طرف سے تقریباً چھ ملین یہودیوں کی نسل کشی کی وضاحت کرنے کے لئے لفظ ''یہودیوں کا قتلِ عام'' (Holocaust) استعمال کیا جاتا ہے۔ یہودیوں کو تباہ و برباد کرنا ہٹلر اور نازیوں کے سیاسی ایجنڈا پر ایک اہم چیز تھی۔ ہٹلر مخالف یہودی جذبات (anti-semitism) پر کھیلتا تھا جو جرمنی میں عام تھا اور حقیقت میں پورے یورپ میں عام تھا۔ یہودیوں کے درمیان پیسہ قرض دینے کا ایک اہم کاروبار تھا اور یہی وجہ ان کے خلاف تعصب کا نشانہ بنا۔ شیکسپیئر (Shakespeare) کا ڈرامہ The Merchant of Venice واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ لوگوں کے درمیان یہودیوں میں ناپسندی اور بے اعتمادی تھی۔

10th ss his 3. ww 2 Fin
Saturday, May 16, 2020 2:46:48 PM

انسانی حقوق کا عالمی اعلان نامہ
Universal Declaration of Human Rights

یہودیوں کے قتل عام کے بعد اقوام متحدہ نے اپنے عہد نامہ میں نسل، جنس، زبان اور مذہبی فرق کے بغیر عالمی احترام کو فروغ دینا اور انسانی حقوق اور کی آزادی پر تعمیل اور سب کے لئے بنیادی آزادی دینے کا وعدہ کیا- عالمی بنیاد پر انسانی حقوق کی حفاظت کے لیے اقوام متحدہ UN کی کوششوں سے اقوام متحدہ کی حقوق انسانی کمیشن عمل میں آئی۔ صدر فرینکلن روز ویلٹ نے اس کی بیوی کی زیر صدارت ایک کمیٹی تشکیل دی-کمیشن کے ارکان میں لبنان کے چارلس مالک، نیشنلسٹ چین کے پی-سی چینگ، کینیڈا کے جان ہمفرے اور فرانس کے رین کیسن شامل تھے-انسانی حقوق کے عالمی اعلان نامہ نے 30 دفعات میں بنیادی انسانی حقوق کی وضاحت کی۔

اقوام متحدہ نے اس تاریخی چارٹ کو 10 ر دسمبر، 1948ء کو منظور کیا-وہ دن (10 ر دسمبر) کو دنیا بھر میں ''یوم حقوق انسانی'' کے طور پر منایا جاتا ہے۔ نیویارک میں فرینکلن اور ایلانور اور روز ویلٹ انسٹی ٹیوٹ کے مطابق، 1948ء کے بعد چند نوے (90) قومی قوانین کی فراہمی، اس اعلان نامہ میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

اسرائیل کی تشکیل (Birth of Israel)

عالمگیر بربادی کا ایک بہت بڑا نتیجہ یہودیوں کے لیے ایک وطن اسرائیل کی ریاست کی تشکیل کی طرح ہوا - حالانکہ یہ تاریخی طور پر رومیوں کے دور میں یہودیوں کا اصل گھر تھا-

3.3 جدید بین الاقوامی حکم نامہ
New International order

1941ء تک امریکہ اور برطانیہ نے تمام ممالک کے درمیان دیرپا امن حاصل کرنے کے لیے بین الاقوامی تعاون کی ضرورت پر سنجیدگی سے غور کیا گیا۔ بین الاقوامی اقتصادی اور مالی استحکام بھی اہم مقاصد تھے- ان سب کو بین الاقوامی تنظیموں کو عام مقاصد کے لیے مل کر کام کرنے کے لئے دنیا بھر میں مختلف ممالک کے ممبران کی ضرورت تھی آخرکار اس کے نتیجے میں بہت سی منسلک تنظیموں کے ساتھ اقوام متحدہ (United Nations)، عالمی بینک (World Bank)، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ International Monetary Fund کا قیام ہوا، جو تمام معاشروں اور ممالک کے لئے اہمیت کا حامل ہے۔

اقوام متحدہ United Nations (UN)



UN کی علامت

اقوام متحدہ کے لئے پہلی ابتدائی قدم ریاستہائے متحدہ امریکہ (USA) اور برطانیہ (UK) سے 1941 میں آیا جب وہ دونوں نے بحراوقیانوس کا معاہدہ (Atlantic Charter) کے طور پر مشترکہ اعلان نامہ جاری کیا تھا۔ اس میں یہ کہا گیا تھا کہ جابر نازیوں کے خاتمے کے بعد، تمام ممالک کے لئے امن ہو، تاکہ خوف اور ضرورت کے مطابق سب لوگ زندہ رہ سکیں ۔اقوام متحدہ کے اس اعلان کو تمام ممالک جو مرکزی قوتوں (جرمنی، اٹلی اور جاپان) کے خلاف لڑ رہے تھے انہوں نے اسے 1942 میں نئے سال کے دن قبول کرلیا۔ اقوام متحدہ کا عہد نامہ 26 ر جون 1945ء کو دستخط کیا گیا- اس وقت ہندوستان ایک آزاد ملک نہیں تھا آزادی کے بعد وہ بھی دستخط کنندہ بن گیا۔ اب اقوام متحدہ میں 193 ممبر ممالک ہیں اور اقوام متحدہ میں ہر ایک چاہے وہ بڑا ہو یا چھوٹا سب کو برابر ووٹ ڈالنے کا حق ہے۔

اقوام متحدہ کے دستور کی تمہید کے چند الفاظ یہ ہیں۔
''ہم، اقوام متحدہ کے لوگ، بعد میں آنے والی نسلوں کو جنگ کی لعنت سے بچانے کا عزم کیا ہے، جس نے زندگی بھر میں دو مرتبہ انسان کو بے شمار غم دیا ہے۔ انسانی وقار قائم رکھنا، انسانیت کا پیغام دینا، مردوں اور عورتوں کے درمیان برابری کا حقوق اور ملکوں کے درمیان چاہے وہ بڑے ہو یا چھوٹے، حق میں برابر ہیں، بنیادی انسانی حقوق پر یقین کی تصدیق کرتے ہیں''۔

جنرل اسمبلی اور سلامتی کونسل
General Assembly and Security Council



UN کا صدر دفتر، نیویارک

اقوام متحدہ کے اپنے اہم ترین اعضاء جو ریاستی قانون ساز، انتظامیہ اور عدلیہ پر مشتمل ہے۔ یہ کسی بھی ملک کے حکومت کی طرح کام کرتا ہے۔ اس میں تمام ممالک اپنی رکنیت رکھتے ہیں ۔سلامتی کونسل میں پندرہ اراکین ہیں۔ اس کونسل میں ریاستہائے متحدہ امریکہ، برطانیہ، فرانس، روس اور چین جیسے پانچ دائمی

10th ss his 3. ww 2 Fin
Saturday, May 16, 2020 2:46:49 PM

اراکین ہیں- بقیہ دس غیر عارضی اراکین ہیں۔ یہ غیر عارضی اراکین اسمبلی سے منتخب ہوتے ہیں جن کی رکنیت کی مدت دوسال ہوا کرتی ہے ۔یہ دوشعبے قانون سازی کی طرح کام کرتے ہیں۔کونسل کے کسی گفتگو اور بحث کے دوران دائمی نمائندوں کومنفی ووٹ (Veto) کا حق حاصل ہے۔خاص طور پر امریکہ اور روس جیسے سوپر طاقتوں کے بڑے فیصلے کو روکنے کے لیے یہ حق استعمال کیا گیا۔

انتظامی ساخت Administrative Structure

UNO کے روزمرہ نظم ونسخ کی کاروائیاں محکمہء انتظامیہ ہے۔ سیکریٹریٹ کا اعلیٰ افسر UNO کا جنرل سکرٹری کہلاتا ہے۔ انہیں سلامتی کونسل کی تائید اور جنرل اسمبلی کی جانب سے منتخب کیا جاتا ہے۔ سکرٹری جنرل اپنی کابینہ اور دیگر حکام کے ساتھ اقوام متحدہ کو چلاتے ہیں۔ UNO کا اصل عدالتی عملہ ہی بین الاقوامی عدالت ہے۔ بین الاقوامی عدالت نیدرلینڈ کے ہیگ (Hague) شہر میں واقع ہے۔ اقوام متحدہ کے پانچواں ادارہ اقتصادی اور سماجی کونسل ECOSOC (Econonic and Social Council) ہے۔ یہ اقوام متحدہ کے تمام معاشی اور سماجی کام کرنے کی ذمہ دار ہے۔ دنیا کے مختلف علاقوں میں (ایشیا پیسفک، مغربی ایشیاء، یورپ، افریقہ، اور لاطینی امریکہ) علاقائی ترقی کے لئے کام کرنے والے علاقائی اقتصادی کمیشن ECOSOC کے اعضاء ہیں۔ اس کے سربراہ ایک مشہور ماہر اقتصادیات گنار مردال (Gunnar Myrdal) ہیں۔

اقوام متحدہ کے خصوصی ادارے (Other Important Organs of the UN)

UN سے منسلک تنظیمیں دنیا بھر میں اہم معاملات میں بڑے پیمانے پر کھانے، صحت، تعلیم اور ثقافت جیسے معاملات پر اچھی طرح تعاون کرتے ہیں۔ یہ غذا اور زراعت کی تنظیم (FAO)، ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (WHO)، اقوام متحدہ کی تعلیمی سائنسی اور ثقافتی اداروں (UNESCO) وغیرہیں۔ان کے علاوہ رضا کارانہ طور پر ممبر ممالک کی طرف سے سرمایہ فراہم کردہ خصوصی تنظیمیں بھی موجود ہیں۔ان میں سے دومعروف ادارے اقوام متحدہ کے بچوں کا فنڈ (UNICEF) جو دنیا بھر میں بچے کی صحت اور فلاح و بہبود کو فروغ دیتا ہے اور اقوام متحدہ کی ترقیاتی پروگرام (UNDP) جو ترقی پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔

اقوام متحدہ کی سرگرمیاں: Activities of the UN

کئی عشروں میں، اقوام متحدہ نے اپنی سرگرمیوں کو دنیا بھر میں تبدیل کرنے والے مسائل کے جواب میں توسیع کی ہے۔اس طرح 1960ء میں غیر استعماریعنی نوآبادی کوختم کرنا ایک اہم مسئلہ تھا۔انسانی حقوق، پناہ گزینوں کے مسائل، آب و ہوا میں تبدیلی، صنفی (جنسی) مساوات، یہ سب اقوام متحدہ کی سرگرمیوں کے دائرے میں ہیں۔اقوام متحدہ کی امن بحال رکھنے کی طاقت (UN Peace Keeping Force) کا ایک خاص ذکر ہونا لازمی ہے، جس نے دنیا بھر میں کئی تنازعوں کا حل بہت ہی موثر انداز میں کیا۔ ہندوستانی فوج بھی اس کا ایک اہم حصہ ہے اور دنیا کے کئی حصوں میں تعینات کی گئی ہے۔

عالمی بینک World Bank

عالمی بینک اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) برٹون ووڈس کے جڑواں بچے (Bretton Woods Twins) کے طور پر حوالہ دیا جاتا ہے جو 1944ء میں منعقد کی گئی۔ برٹون ووڈس کانفرنس کے بعد 1945ء میں دونوں کو قائم کیا گیا۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں واشنگٹن ڈی۔سی۔میں یہ واقع ہے۔ان کی ایک ہی رکنیت ہے، کیونکہ کوئی بھی ملک IMF کے رکن ہونے کے بغیر بینک کا کوئی رکن نہیں ہوسکتا۔



برٹون ووڈس کانفرنس

عالمی بینک کے دو اہم اعضاء انٹرنیشنل بینک فار ری کنسٹرکشن اینڈ ڈیولپمنٹ (IBRD) اور انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ایجنسی (IDA) ہیں، ان دونوں کو ملا کر عالمی بینک کہا جاتا ہے- ابتدائی سالوں میں IBRD کی اہم ذمہ داری جنگ سے تباہ ہوئے یورپی ممالک میں مارشل منصوبہ کے تحت، تعمیراتی سرگرمیوں کے لیے رقم ادا کرنا ہے۔ بعد میں کارروائی نامہ غریب ممالک میں اقتصادی ترقی کو فروغ دینے کے لیے توسیع کی گئی اور بینک کا ترقیاتی عمل کے لیے مختلف ممالک کو رقم ادا کرنا ہے- اس

10th ss his 3. ww 2 Fin
Saturday, May 16, 2020 2:46:50 PM

کا اہم علاقہ، خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کے دیہی علاقوں میں غربت کو کم کرنا ہے۔ International Development Agency (IDA) بھی ترقیاتی سرگرمیوں کے لیے حکومت کو پیسہ عطا کرتا ہے۔ یہ آسان قرضے ہیں۔ اس کو پچاس سال کی مدت کے لئے کم سود کی شرح پر دیا جاتا ہے۔ بین الاقوامی فینانس کارپوریشن (IFC) بنیادی طور پر ترقی پذیر ممالک میں نجی اداروں کے ساتھ کام کرتا ہے۔

حالیہ برسوں میں فعال طور پر زرعی ترقیاتی اہداف کے حصول کو فروغ دے رہا ہے۔ جس کا مقصد زندگی کے معیار کو بہتر بنانے، بے روزگاری کو ختم کرنا، خواتین کو بااختیار بنانا، ماؤں اور بچوں کی صحت کو بہتر بنانا، ماحول کو بہتر بنانا اور ایڈز (AIDS) کو ختم کرنا ہے۔

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF)
International Monetary Fund

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ بنیادی طور پر معروف ماہرین اقتصادیات ہیری ڈیکسٹر وائٹ (Harry Dexter White) اور جان مینارڈ کینس (John Maynard Keynes) کا کارنامہ تھا۔ یہ 1945ء میں 29 ممبر ممالک کے ساتھ رسمی طور پر منظّم کیا گیا۔ اب اس کے پاس 189 ممالک کی رکنیت ہے۔ اس کا بنیادی مقصد دنیا بھر میں مالی استحکام اور ترقی کو یقینی صورت دینا، عوامی مالیاتی تعاون کو فروغ دینا، بین الاقوامی تجارت اور زر تبادلہ کو مستحکم کرنا تھا۔ جن ممالک کو ادائیگی کے مسائل (Balance of payments problem) کے توازن کا سامنا کرنا پڑا، ان کو IMF اپنے وسائل سے پیسے قرض فراہم کرتا ہے (کیونکہ وہ ان کی درآمد کے لئے ادا نہیں کر سکتے)۔ بہرحال، اس سے قرضہ لینے والے ممالک پر سخت شرائط پر پابندی لگائی تا کہ وہ اپنے بجٹ کو مضبوط بنائے، مالی منصوبہ پر عمل کریں اور ان کے اخراجات کو کم کریں۔ یہ بہت ہی مقبول ثابت ہوا، خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں، امدادی رقم عطا کرنے والے پروگراموں کو کم کرنا پڑا۔

> ''عالمی مالیاتی تعاون کو فروغ دینا، محفوظ مالی استحکام، بین الاقوامی تجارت میں سہولت، روزگار اور پائیدار معاشی ترقی کو فروغ دینا، اور دنیا بھر میں غربت کو کم کرنا'' آئی ایم ایف کے مقاصد ہیں۔

3.4 جنگ کے بعد یورپ میں فلاح و بہبود کی ریاستیں
Post-War Welfare States in Europe

اصطلاح 'فلاحی ریاست' اس تصور سے مراد ہے کہ حکومت عوام کے سماجی اور معاشی فلاح و بہبود کے لئے ذمہ دار ہے۔ لہذا اس طرح قانون اور حکم کو برقرار رکھنے کے ساتھ دوسری طرف ریاست کے کردار کو بڑھایا جاتا ہے۔ ریاست اب عوام کے فلاح و بہبودی اور حفاظت کے لیے قانون کی مدد لیتی ہے۔

1942ء میں، ایک رپورٹ جو عام طور پر بیوریج رپورٹ (Beveridge Report) کے نام سے جانی جاتی ہے، اس کو شائع کیا گیا۔ اس رپورٹ نے اقدامات کا ایک سلسلہ پیش کیا، جس میں حکومت شہریوں کو کافی آمدنی، صحت کی دیکھ بھال، تعلیم، غربت اور بیماری پر قابو پانے کے لیے رہائش اور روزگاری کو فراہم کرنے کا اختیار دینا ہے جو عام فلاح و بہبود کے اہم مسائل تھے۔

دوسری عالمی جنگ کے بعد برطانیہ میں لیبر پارٹی کو ووٹ دے کر تخت پر بٹھایا گیا۔ اس پارٹی نے لوگوں کو "جھولے سے قبر تک" یعنی پیدائش سے لے کر وفات تک دیکھ بال کرنے کی اقدامات کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ شہریوں کو جامع مفت صحت کی ضمانت فراہم کرنے کے لیے صحت سروس اور مالیاتی فوائد جیسے بوڑھاپے کی پنشن اور بے روزگاروں کا معاوضہ، بچوں کی دیکھ بھال اور خدمات اور اہل وعیال کی خیر و عافیت کی خدمات کو فراہم کرنے کے لئے قانون نافذ کیا گیا۔ اس کے علاوہ، بچوں کو مفت تعلیم کی سہولت بھی فراہم کی گئی۔

سارے فوائد نقد رقم کی منتقلی کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہے جیسے بڑھاپے کی پنشن اور بے روزگاروں کے لئے معاوضہ یا مفت خدمات کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہے۔ ان کاموں کو انجام دینے کے لئے خطیر رقم کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ ممالک اعلیٰ آمدنی والے گروہوں کو نسبتاً اعلیٰ شرحوں پر ٹیکس عائد کر کے یہ تمام کام انجام دیتے ہیں۔

10th ss his 3. ww 2 Fin
Saturday, May 16, 2020 2:46:51 PM

SUMMARY خلاصہ

- دوسری عالمی جنگ 1939ء سے 1945ء تک جاری رہی اور دنیا کے تقریباً ہر حصے جیسے یورپ افریقہ اور ایشیا پسیفک میں لڑی گئی تھی۔ اتحادیوں میں طور پر برطانیہ اور فرانس اس کے بعد USSR (روس) اور امریکہ نے مرکزی قوتوں (جرمنی، اٹلی اور جاپان) کے خلاف لڑائی کی۔
- شروع میں جرمن فوج کو یورپ میں اور جاپانی فوج کو مشرق وسطی میں کامیابی ملی۔ US اپنے بڑے وسائل کے ساتھ اتحادیوں میں شامل ہونے کے بعد، ایک طویل لڑائی کے بعد جرمنی اور جاپان کو شکست دی گئی۔ مئی 1945ء دوسری عالمی جنگ یورپ میں ختم ہوگئی۔ لیکن ایشیا میں صرف اگست 1945ء میں امریکہ کا جاپان کے شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرانے کے بعد ختم ہوئی۔
- جنگ کے بعد دو سوپر پاورز یعنی USA اور USSR کا عروج ہوا۔ دونوں ممالک ایٹمی ہتھیاروں کے بنانے کی دوڑ میں لگ گئے۔

GLOSSARY فرہنگ الفاظ

devastation/ havoc	total destruction	تباہی
belligerent	one eager to fight / aggressive	شریک جنگ
resurgent	rising again	باغی
reparations	compensation exacted from a defeated nation by the victors	تکرار
armaments	weapons	فوجی ساز وسامان
conscripted	compulsory military service	بیان کرنا
slaughter	kill a large number of people indiscriminately	قتل عام کرنا
proliferation	a rapid increase	پھیلاؤ
ghettos	slums	یہودی بستیاں
veto	a vote that blocks a decision / negative vote	کسی فیصلے کو مسترد کرنے کا حق
ambit	range	امتیاز
scourge	eternal suffering	سخت تکلیف دینا
stringent	tough	کڑی

EXERCISE مشق

I- صحیح جواب منتخب کیجئے۔

1) جاپان نے کب رسمی طور پر ہتھیار ڈالنے کا دستخط کیا؟

a) 2/ستمبر 1945 b) 2/اکتوبر 1945

c) 15/اگست 1945 d) 12/اکتوبر 1945

2) اس نے متحدہ لیگ کے قیام کی تیاری کی؟

a) روزویلٹ b) چیمبرلین

c) ووڈرو ولسن d) بالڈوِن

3) امریکی بحریہ نے جاپانی بحریہ کو کہاں شکست دی؟

a) گواڈل نہر کی جنگ میں b) مِڈوے کی جنگ میں

c) لینن گراڈ کی جنگ میں d) ال آلمین کی جنگ میں

10th ss his 3. ww 2 Fin
Saturday, May 16, 2020 2:46:51 PM

4) امریکانے اپنا پہلا جوہری بم کہاں گرایا؟

a) کاواشاکی　　b) اِنوشیما

c) ہیروشیما　　d) ناگاساکی

5) ہٹلرنے کونسی قوم پرظلم کیا؟

a) روسیوں　　b) عربوں

c) ترکیوں　　d) یہودیوں

6) انگلینڈ کے کون سے وزیراعظم نے میونچ معاہدہ پر جرمنی کے ساتھ دستخط کیا؟

a) چیمبرلئن　　b) ونسٹن چرچل

c) لائڈجارج　　d) اسٹانلی بالڈوِن

7) UN کے عہدنامے پر کب دستخط کئے گئے؟

a) 26/جون 1942　　b) 26/جون 1945

c) یکم جنوری 1942　　d) یکم جنوری 1945

II۔ خالی جگہ بھرتی کیجئے :

1) ہٹلرنے.....پرحملہ کیا جوفوجیوں سے خالی علاقہ تھا۔

2) اٹلی، جرمنی اور جاپان کے درمیان اتحادکو..... کے طور پر جانا جاتا ہے۔

3) برطانیہ کے وزیراعظم..... نے 1940ء میں استعفیٰ دے دیا۔

4) .....ایک آلہ ہے جو دشمن طیارے کو فضا میں فاصلے سے تلاش کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

III -صحیح بیان منتخب کریں:-

1۔ دعویٰ:(A) صدرروزویلٹ نے محسوس کیا کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کوعلٰحدگی کی پالیسی کوتبدیل کرنا پڑے گا۔

سبب:(R) -انہوں نے 1941ء میں رہن پرقرضہ دینے کا پروگرام شروع کیا۔

(a) - (A) اور (R) دونوں صحیح ہیں۔

(b) - (A) صحیح ہےلیکن (R) صحیح وجہ نہیں ہے۔

(c) - (A) اور (R) دونوں غلط ہیں۔

(d) - (R) صحیح ہےلیکن (A) کااس سے کوئی تعلق نہیں ہے.

IV- جوڑ لگایئے :

1۔ Blitzkrieg - اسٹالن گراڈ

2۔ رائل بحریہ - سلیمان جزیرہ

3۔ وولگا - برطانیہ

4۔ گواڈل نہر - بجلی کی ہڑتال

V- مختصر طور پر سوالات کے جواب لکھئے۔

1) پہلی عالمی جنگ کے بعد تین اہم آمر کون تھے؟

2) ہٹلرنے جرمنی کے عوام سے کس طرح مدد حاصل کی؟

3) پیرل بندرگاہ سانحہ کی وضاحت کیجیے۔

4) بیوریڈج کی رپورٹ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہو؟

5) بریٹون ووڈز کے جڑواں بچوں کے نام لکھئے۔

6) IMF کے مقاصد کیا ہیں؟

VI۔ تفصیلی جواب لکھئے

1) دوسری عالمی جنگ کے اثرات کا تجزیہ کیجئے۔

2) اقوام متحدہ کی ساخت اور سرگرمیوں کا جائزہ لے کر ایک مضمون لکھئے

VII۔ طلباء کی سرگرمیاں:

1) گروپ پراجکٹ : دوسری عالمی جنگ کے مختلف مرحلوں سے متعلق تصاویر کے ساتھ ایک البم تیار کرنے کو کہیں۔

2) عالمی امن کی حفاظت میں اقوام متحدہ کی کامیابی اور ناکامی پر جماعت میں بحث کیجئے۔

3) دنیا کے نقشے میں اتحادیوں اور مرکزی ممالکوں کی نشان دہی کیجئے دوسری عالمی جنگ عظیم کے اہم میدانِ جنگوں کی نشان دہی بھی کیجئے۔

VIII- نقشے کا کام:

دنیا کے نقشے پر مندرجہ ذیل مقامات کی نشان دہی کیجئے۔

1) مرکزی طاقت کے ممالک-

2) متحدہ طاقت کے ممالک-

3) ہیروشیما، ناگاساکی، ہوائی جزیرہ، ماسکو، سان فرانسسکو۔

10th ss his 3. ww 2 Fin
Saturday, May 16, 2020 2:46:52 PM

REFERENCE BOOKS حوالہ کی کتابیں

1. R.D. Cornwell, *World History in the Twentieth Century,* London: Longman, 1972.
2. C.V. Narasimhan, *Th e United Nations - An Inside View*, New Delhi: Vikas, 1988.
3. *Encyclopaedia Britannica*, vol. 23 (1962 edition).
4. Chris Harman, *A People's History of the World* (Delhi: Orient Longman, 2007)

ICT CORNER آئی سی ٹی کارنر



مرحلے

- براؤزر کھولئے اور دئے گئے URL کو ٹائپ کیجئے یا دئے گئے QR کوڈ کو اسکین کیجئے۔
- map پر کلک کیجئے اور کسی مقام کا انتخاب کیجئے اور وہاں پر جو واقعات پیش آئے ہوں، ان کو دیکھئے۔
- میقاتی خط سے کسی بھی سال کا انتخاب (مثال 1939) کیجئے اور box کا انتخاب کیجئے اور دوسری جنگ عظیم سے متعلق معلومات حاصل کیجئے۔

Website URL:

https://www.abmc.gov/sites/default/files/interactive/interactive_files/WW2/___index.html

10th ss his 3. ww 2 Fin
Saturday, May 16, 2020 2:46:52 PM



اکائی - 4

دوسری عالمی جنگ کے بعد کی دنیا

The World After World War II

سیکھنے کے مقاصد

- چین میں کمیونسٹ انقلاب
- سرد جنگ اور عدم تعاون تحریک
- کوریائی جنگ اور کیوبائی میزائیل بحران
- عرب۔اسرائیلی جنگیں اور ویتنام کی جنگ
- یوروپی اقتصادی کمیونٹی اور یوروپین یونین
- برلن دیوار کا گرنا اور سرد جنگ کے دور کا خاتمہ

تمہید (Introduction)

دوسری عالمی جنگ کے نتیجے میں ایک نئے دور کی شروعات ہوئی۔ وہ زمانہ یوروپی نوآبادیاتی سلطنتوں کے زوال کی ابتدا کا تھا اور ایشیا اور آفریقہ میں نوآبادیات کی آزادی کا تھا۔ اگر پہلی عالمی جنگ کے نتیجہ میں روس میں اشتراکی (کمیونسٹ) انقلاب آیا تو دوسری عالمی جنگ نے چین میں کمیونسٹ انقلاب لانے میں ایک بڑا رول ادا کیا۔ US (امریکہ) اور USSR (روس) کے سوپر پاور کے طور پر ابھرنے کے نتیجہ میں دنیا دو حریفانہ بلاکوں میں تقسیم ہوگئی۔ ایک خوف ناک سرد جنگ پھوٹ پڑی اور تنازعات و اختلافات کوریا، کیوبا، ویتنام اور مغربی ایشیا کے درمیان رونما ہوئے۔

مارشل منصوبہ کے تحت جنگ زدہ یوروپ کی تعمیر نو کے لئے امریکہ کو یوروپ میں بڑے اقتدار اور قوت کا ٹھیکہ مل گیا۔ ایشیا اور آفریقہ میں آزادی کی جدوجہد کرنے والے ملکوں کے ساتھ اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے روس نے خوب فائدہ اٹھایا۔

عدم تعاون تحریک نے ایک محدود پیمانے پر دونوں طاقت کے بلاکوں کے درمیان موجود اختلافات کو کم کرنے میں رول ادا کیا۔

امریکہ کے کنٹرول سے باہر آنے کے لئے یوروپی ممالک نے مل کر ایک یوروپی کونسل بنا کر اپنی تحریکیں چلائیں۔ یہ تحریکیں یوروپی مشترک مارکیٹ میں ترقی پانے لگیں اور آخر کار اسی کا نتیجہ آج کل یوروپی یونین کی شکل میں موجود ہے۔ برلن دیوار کے گر جانے کے ساتھ ہی سرد جنگ کا خاتمہ ہوا۔

4.1 چینی انقلاب: Chinese Revolution

(a) چین جنگ کے زمانے سے قبل

چین کی اپنی طویل تاریخ میں وہاں کی تہذیب یورپ سے زیادہ ترقی یافتہ تھی۔ مگر انیسویں صدی کے اختتام تک اس کی ترقی رک گئی۔ حکمران خاندان مانچوس چین میں 1650ء سے حکومت کرتا آرہا تھا۔ حکومت کا پورا انتظام چند تعلیم یافتہ دفتری اہل کاروں کے ہاتھوں میں رہا۔ جنہیں منڈارین Mandarins کہا جاتا تھا اور جو زمین دار شرفاء کے طبقہ سے ہوتے تھے۔ کسانوں کی ایک بڑی آبادی غربت کی ماری ہوتی تھی اور وہ زیادہ کرایوں اور ٹیکسوں کی ادائیگی کے بوجھ تلے دبے ہوئے تھے اور ان کے پاس زمینیں کم ہوتی تھیں۔ چین میں تھوڑی بہت صنعتیں تھیں۔ اگر چہ وہاں چند ریلوے لائنیں بچھائی گئیں اور انجینیرنگ کا شعبہ بھی تھا۔

10th ss his 4. the world after WW2
Saturday, May 16, 2020 2:47:42 PM

ملک کے سیاسی اور اقتصادی نظام کی طرف سے لوگوں میں بے چینی رہی، اسی کے نتیجہ میں کسانوں کی طرف سے بہت سی بغاوتیں وقوع پذیر ہوئیں۔ٹائی پنگ کی بغاوت (1850 تا 1864) ایک بڑی بغاوت تھی۔ 1832 اور 1848 کی دو افیون کی جنگوں میں چین کو شکست ہوئی اور اس پر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ اپنی بندرگاہوں کو مغرب والوں کے لئے کھولے۔مغربی توسیع پسند اقوام کو جب چین میں داخل ہونے کا موقع فراہم ہوا، تو انہوں نے چین کی اقتصادیات کا خوب استحصال کیا، وہاں کی دولت کو اچھی طرح لوٹا، جس کے نتیجہ میں چینی باشندے (عوام) افلاس اور غربت کا شکار ہوگئے۔

چین میں یوروپیوں کی موجودگی نے لوگوں میں باہر کے لوگوں کے سلسلہ میں گہری دشمنی اور نفرت پیدا کی۔فوج کی شکست اور نفرت کے نتیجہ میں حکومت پر دباؤ پڑنے لگا اور مغربی تعلیم یافتہ دانشوران کی طرف سے اصلاحات کی مانگ بڑھنے لگی۔1898 میں نوجوان بادشاہ کی طرف سے بہت سی اصلاحات کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ ان اصلاحات کو ''اصلاحات کے سودن'' کا نام دیا گیا۔مگر طاقتور قدامت پسند لوگوں کی طرف سے ان اصلاحات کی زبردست مخالفت کی گئی اور اس مخالفت کا ڈویجر کی ملکہ زوسی (Tzu Hsi) نے بھرپور ساتھ دیا اور بادشاہ کی اصلاحات کو الٹا رخ دیا گیا۔

(b) 1911 کا چینی انقلاب

1908 میں ڈویجر کی ملکہ کے انتقال کے بعد منچو سلطنت انتشار کا شکار ہوگئی۔ نیا بادشاہ جسے تخت پر بٹھایا گیا صرف دو سال کا تھا اور ریاستی گورنروں نے اپنی آزادی اور خودمختاری کے دعوے شروع کردئے۔ اکتوبر 1911 میں مقامی فوج نے بغاوت کردی اور عام بغاوت پھیلنے لگی۔صوبائی گورنروں نے قلعہ بند سپاہیوں کو نکال دیا اور



ڈاکٹرسن یاٹ۔سین 1925 - 1866

ڈاکٹرسن یاٹ۔سین کینٹان کے قریب ایک غریب خاندان میں پیدا ہوا۔وہ بابائے جدید چین کہلاتا ہے۔ اس نے ایک مشنری اسکول میں تعلیم پائی اور وہ عیسائی ہوگیا۔اس کے بعد اس نے ہانگ کانگ میں طب کے میدان میں ڈاکٹر کی حیثیت سے کام کرکے تربیت حاصل کی۔ سیاسی معاملات میں دل چسپی کے باعث اس نے 1895 کے مانچوس حکومت کے خلاف بغاوت میں حصہ لیا۔ چونکہ وہ بغاوت ناکام ہوگئی۔1905 میں ٹوکیو میں اس نے ایک سیاسی پارٹی کی بنیاد ڈالی جو آگے چل کر 1912 میں کیومن ٹنگ یا نیشنل عوامی پارٹی بنی۔ ڈاکٹرسن یاٹ۔سین کے تین اہم بنیادی اصول یہ تھے۔قومیت، جمہوریت اور اشتراکیت کے ساتھ عوامی ذریعہ معاش۔

آزادی کا اعلان کردیا۔ پہلے سے وہاں چند درمیانی طبقہ کے لیڈران موجود تھے۔ڈاکٹرسن یاٹ سین بھی ان میں سے ایک تھا۔اس وقت وہ امریکہ میں تھا۔ وہاں اخبار میں بغاوت کی خبر پڑھ کر وہ شنگائی آیا اور اچانک اسے نئی چینی جمہوریہ کا ریاستی صدر چن لیا گیا۔لیکن یُوان شیخ۔ کائی، جس نے پہلے سے منچو انتظامیہ میں وزیر کی حیثیت سے خدمات انجام دی تھیں، اس کے ہاتھ میں شمال کی جدید فوج کے پورے اختیارات تھے۔اس نے ان ذمہ داروں کو، جنہوں نے اس بچہ کو بادشاہ بنایا تھا، بادشاہت سے دست بردار کرانے میں کامیابی حاصل کی اور ایک جمہوری نظام کو ترتیب دیا۔



یُوان شیخ-کائی

(c) یوان شیخ۔کائی اور اس کے بعد

یوان شیخ کائی کی ماتحتی میں چین کا اتحاد چار سال تک رہا۔ 1916 میں اس کی موت پر اگلے بارہ سالوں کے لئے ایک نیا صدر مقرر کیا گیا۔ مگر حکومت کی مرکزیت برائے نام رہی۔

(d) چین کی اشتراکی (کمیونسٹ) پارٹی

انقلاب اور پرانے سماج کے ٹوٹنے اور بکھر جانے کے ساتھ، کنوفیوشسی خیالات و نظریات ملک میں ابھرنے لگے اور 1917ء کے روسی انقلاب کے بعد دانشوروں کے درمیان مارکس اور لینن کے خیالات مقبول ہونے لگے۔ 1918 میں پیکنگ یونیورسٹی میں مارکسزم کے مطالعہ کیلئے ایک سوسائٹی بنائی گئی۔ان کلاسوں میں حاضری دینے والے طلباء میں ماؤسی۔ٹنگ بھی تھا۔



ماؤسی۔ٹنگ (1893 تا 1976)

ماؤ، چین کے جنوب مشرقی شہر ہونان میں پیدا ہوا۔اس کا والد ایک مالدار کسان تھا اور مانچو حکومت کا ایک مضبوط حامی تھا۔ ماؤ، جسے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔اس نے بہت جلد اپنی قابلیت دکھائی اور چانگ شا کے جونیر کالج میں داخل ہوا۔ 1911 میں چین میں انقلاب رونما ہوا۔ ماؤ انقلابی فوج میں شامل ہوا مگر بہت جلد اس سے باہر آگیا۔اور چانگ شا کے ٹیچرس ٹریننگ کالج میں اپنا نام درج کرکے داخلہ لیا۔ وہ اس کے بعد پیکنگ چلا گیا اور وہاں پیکنگ یونیورسٹی میں اسسٹنٹ لائبریرین کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔اگلے سال ماؤ، اپنی ناتجربہ کاری کے باوجود ہونان کی سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیا اور ایک سرگرم کمیونسٹ کے طور پر ابھرا۔

10th ss his 4. the world after WW2
Saturday, May 16, 2020 2:47:43 PM

کیومن ٹنگ اور چیانگ کائی شیک



چیانگ کائی شیک

سن یاٹ۔سین کی موت کے بعد کیومن ٹنگ کو اشتراکی خطوط پر منظّم کیا گیا مگر اس نے اشتراکی (کمیونسٹ) پالیسیوں کو نہیں اپنایا۔ کیومن ٹنگ کا لیڈر چیانگ کائی شیک تھا۔جس وقت کمیونسٹ پارٹی ماؤسی ٹنگ اور چون ین لائی کے ماتحت تھی۔کمیونسٹوں کا ایک واضح نقاد ہونے کی وجہ سے چیانگ نے پارٹی کے تمام لوگوں کو ان کے اہم پوزیشنوں سے خارج کردیا۔ کمیونسٹوں نے مزدوروں اور کسانوں کے اندر اپنے اثر ورسوخ کو بڑھایا اور انہیں اپنی فوج میں بھرتی کیا۔ کیومن ٹنگ نے زمین داروں اور سرمایہ داروں کے دلچسپیوں کی نمائندگی کی۔ 1928 میں اس نے پیکنگ پر قبضہ کیا۔ایک اور مرتبہ چین میں مرکزی حکومت قائم ہوئی۔

ماؤ کسانوں کو منظّم کرنے والے کی حیثیت سے

ماؤ اچھی طرح جانتا تھا کہ کیومن ٹنگ کی گرفت شہروں پر بہت مضبوط ہے۔اس لئے اس نے اپنی توانائیوں کو کسانوں کو منظّم کرنے میں لگایا۔جب کیومن ٹنگ اور کمیونسٹ پارٹی کے درمیان تعلقات ٹوٹ گئے تو چند سو کمیونسٹوں نے ماؤ کی قیادت میں جنگلوں اور پہاڑوں کا رخ کیا۔ وہاں انہوں نے آئندہ سات سالوں تک قیام کیا۔ ماؤ کی فوج چونکہ آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھی،اس لئے کیومن ٹنگ کو پہاڑوں میں گھسے رہنا ممکن نہ رہا۔کمیونسٹوں کے خلاف فوجی مہم کی توجہ اس سبب سے ہٹ گئی کہ چیانگ کائی شیک کو جاپان کی طرف سے آنے والے مسلسل خطرات کو ٹالنا ضروری تھا۔اسی طرح جنگی قائدین کی طرف سے ہونے والے حملوں کو روکنا تھا۔

1934 کا طویل مارچ (روانگی) The Long March 1934

چونکہ چیانگ کائی شیک نے جگہ جگہ کمیونسٹ پوزیشنوں کے اطراف قلعہ بند فوجی چوکیاں بنائی ہوئی تھیں۔اس لئے ماؤ چاہتا تھا کہ ہونان سے نکل کر کسی محفوظ علاقہ کو چلا جائے۔ 1933 تک ماؤ کا چینی کمیونسٹ پارٹی پر پورا کنٹرول رہا۔1934 میں کمیونسٹ فوج نے جس کی تعداد تقریباً 1,00,000 تھی، ایک طویل مارچ کیا، وہ مارچ ایک داستان بن گیا۔ان مارچ کرنے والوں کو مسلسل کیومن ٹنگ فوجوں، مقامی جنگی قائدین اور دشمن قبائلیوں نے پریشان کیا۔ 1,00,000 جو نکلے تھے ان میں سے صرف 20,000 افراد آخر کار شمالی شینائی پہنچے۔ یہ واقعہ 1935 کا ہے اور انہیں اس مارچ میں تقریباً 6000 میل کا سفر کرنا پڑا اور وہ بہت جلد دوسری کمیونسٹ افواج کے ساتھ شامل ہوگئے۔ 1937 تک ماؤ 10 ملین سے زیادہ افراد کا قائد (لیڈر) بن گیا۔



ماؤ کا طویل سفر

جاپان کی جارحیت Japanese Aggression

جاپانیوں کی کوریا پر قبضہ کی توجہ کے نتیجہ میں چین پر چڑھائی ہوئی جو کہ کمزور اور پسماندہ تھا۔ جاپان مسلسل شمالی چین کے صوبوں پر قبضہ کرتا رہا اس وقت جب کہ منچوریا فوجی تعینات (base) کے طور پر ترقی کی طرف جارہا تھا۔ ماؤ کا ماننا تھا کہ چند دنوں کے لئے کیومن ٹنگ کے ساتھ چیانگ کائی شیک کا جڑا رہنا ضروری ہے تاکہ جاپانیوں سے مقابلہ کیا جاسکے۔اس مفید پالیسی کے نتیجہ میں کمیونسٹوں پر حملے دھیرے دھیرے رک گئے۔

کمیونسٹوں کی فتح Communist Victory

1945 میں جاپانیوں کی حوالگی کے ساتھ دونوں کیومن ٹنگ اور کمیونسٹوں نے جاپانیوں کے علاقوں پر قبضہ کی کوشش کی۔اس دوڑ میں کیومن ٹنگ کامیاب رہا۔ بڑے شہر اور ریلوے لائنیں بہت جلد ان کے ہاتھوں میں آگئے۔ یہاں تک کہ پیکنگ کے آس پاس کا علاقہ بھی چیانگ کائی شیک کی فوجوں کے قبضہ میں آگیا۔اس کا بڑا سبب امریکہ (USA) کی طرف سے دی گئی فوجی امداد تھی۔

امریکہ کی طرف سے دی گئی بڑی مدد کے سبب کیومن ٹنگ حکومت نے انتظامیہ، بندرگاہوں اور مواصلاتی نظام پر قبضہ کرلیا۔لیکن وہ سپاہی جو زیادہ تر کسانوں میں سے تھے،ان کی غلط فہمی دور کی گئی اور بے چین و بے قرار ماؤ اس بات کی کوشش میں تھا کہ درمیانی طبقہ کی مدد اور ساتھ داری حاصل کی جاسکے۔لہذا اس نے اعلان کیا کہ کمیونسٹوں کی چاہت بس لوگوں کی حکومت قائم کرنا ہے، نہ کہ ادنیٰ طبقہ پر آمریت، استحصال اور لوٹ کا خاتمہ ہے نہ کہ مطلق مساوات۔

قومی عوامی کانگریس National People's Congress

ستمبر 1949 ر میں جنوبی چین میں لڑائیوں کے خاتمہ سے پہلے پیکنگ میں عوام کی سیاسی مشاورتی کانفرنس منعقد ہوئی۔اس میں کمیونسٹ پارٹی کے 650 سے زیادہ مندوبین تھے اور دوسرے بائیں بازو کی تنظیمیں شامل تھیں۔اس کانفرنس میں مرکزی گورننگ کونسل کا

10th ss his 4. the world after WW2
Saturday, May 16, 2020 2:47:45 PM

انتخاب ہوااور ماؤ کواس کا چیرمین بنایا گیا۔

چین کی عوامی جمہوریہ کا انعقاد سی ٹنگ کی قیادت میں دنیا کو دہلا دینے والا ایک واقعہ تھا۔اس وقت دنیا میں دو طاقت ور کمیونسٹ اقتدار موجود ہیں ایک سوویت یونین (روس) اور دوسرا چین کی عوامی جمہوریہ۔

UNO کی ممبرشپ سے انکار

امریکہ نے چین کی عوامی جمہوریہ کو دو دہائیوں سے زیادہ منظوری دینے سے انکار کر دیا۔

4.2 سرد جنگ: امریکہ اور سوویت یونین کے درمیان دشمنی

1۔ اشتراکیت (کمیونزم) کو حدود میں رکھنے کی ٹرومین پالیسی



ٹرومین

1948 میں سوویت یونین نے مشرقی یوروپ کے ممالک میں سوشلسٹ حکومتیں قائم کیں اور انہیں نازیوں سے سوویت یونین کی فوجوں نے آزاد کرایا۔امریکیوں اور انگریزوں کو ڈر لگا کہ کہیں مستقل طور سے مشرقی یوروپ میں سوویت کا غلبہ نہ ہو جائے ۔USA کا صدر ٹرومین نے ایک پالیسی تلاش کر لی جس سے وہ کمیونزم کو ایک حد میں رکھنا چاہتا تھا۔سوویت یونین والوں نے اپنے طے شدہ پالیسی کے تحت نہ صرف یہ کہ وہ مشرقی یورپ پر قبضہ رکھنا چاہتے تھے بلکہ وہ پوری دنیا میں کمیونزم کو پھیلانے کے خواہش مند تھے۔

سرد جنگ: جنگ عظیم دوم کے بعد امریکہ اور روس اور ان کے حلیفوں کے درمیان جو دشمنی بڑھی اور اس کی وجہ سے تناؤ رہا اسے سرد جنگ کا نام دیا جاتا ہے۔ وہ ہتھیاروں کی طرف توجہ نہیں دیتی تھیں۔اس کے بالمقابل وہ کرایہ پر جنگ کو سیاسی، اقتصادی اور نظریاتی رخ دے رہے تھے۔ اصطلاح ''سرد جنگ'' کو سب سے پہلے ایک انگریز ادیب جارج آرویل (1945) نے استعمال کیا۔

2۔ مارشل پلان Marshall Plan

امریکہ کے خیال میں اپنے اثر و رسوخ کے تحت مارشل پلان کو مغربی یوروپ میں لانا تھا۔اس منصوبہ (پلان) کے ذریعہ یوروپی ممالک کی مدد امریکی ڈالروں کی سہولت دے کر کرنا تھا تا کہ وہ جنگ عظیم دوم سے ہونے والی بربادی کا تدارک کر سکیں۔



مارشل

ریاست ہائے متحدہ (امریکہ) اس بات پر بہت فکر مند تھا کہ جنگ عظیم دوم کے بعد آنے والی غربت، بے روزگاری اور بے ٹھکانہ پن مغربی یوروپ میں کمیونسٹ پارٹیوں کو دعوت دے رہا تھا۔اسٹیٹ کے سکریٹری جارج سی۔مارشل نے یوروپیوں کو خود کی مدد کے پروگرام کا نظریہ دیا، اور اسے مالیات کی فراہمی امریکہ نے کی۔سولہ ملک اس پروگرام کا حصہ بنے۔انتظامی اور ٹکنیکل مدد ایکنا مک کو آپریشن اڈمنسٹریشن (ECA) نے پیش کی۔ یوروپی ممالک نے تقریباً 13 بلین ڈالر کی امداد حاصل کی جس میں غذائی اشیاء، خام پیداوار، ایندھن اور مشینری وغیرہ جہازوں پر لادا گیا۔اور بعد میں یوروپ کی صنعتوں میں سرمایہ کاری کی گئی۔ مارشل منصوبہ (پلان) کے ذریعہ سرمایہ لگانا 1951 میں ختم کیا گیا۔

4.3 فوجی اتحاد کی تشکیل Formation of Military Alliances

(a) NATO

ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور اس کے یوروپی حلیفوں نے نارتھ اٹلانٹک ٹریٹی آرگنائزیشن (NATO) کی تشکیل کی۔ تا کہ سوویت کی جارحیت کو یوروپ میں روکا جا سکے۔وہ شمالی امریکہ کے ممالک اور یوروپ کے درمیان ایک بین الریاستی فوجی اتحاد تھا۔اہم ممبر ملکوں میں کینیڈا، بلجیم، ڈنمارک، فرانس، آئس لینڈ، اٹلی، لگزم برگ، نیدرلینڈ، ناروے، پرتگال اور برطانیہ شامل تھے۔ بعد میں یونان اور ترکی 1952 میں اس تنظیم میں شامل ہوئے۔ جرمنی NATO میں 1955 میں شامل ہوا۔NATO کا اہم مقصد شمالی اوقیانوسی خطے میں امن اور تحفظ کی بحالی تھا۔

(b) SEATO یا منیلا معاہدہ (1954)

جنوب مشرقی ایشیاء کے ممالک کی مجموعی حفاظت کے لئے جنوب مشرقی ایشیا معاہداتی تنظیم (SEATO) بنائی گئی۔اس معاہدہ میں شامل ممالک امریکہ، فرانس، انگلینڈ، نیوزی لینڈ، آسٹریلیا، فلپائن، تھائی لینڈ اور پاکستان تھے۔SEATO کے ممبر ممالک پر ضروری تھا کہ وہ خطہ میں اشتراکیت (کمیونزم) کو روکیں۔NATO کے اتحاد کے بالمقابل SEATO کے پاس ملی جلی سرداری قوت و اقتدار نہیں تھا۔

10th ss his 4. the world after WW2
Saturday, May 16, 2020 2:47:46 PM

(C) وارسا معاہدہ Warsaw Pact

NATO کے توڑ کے لئے سوویت یونین نے متحدہ فوجی ایکشن کیلئے سوویت بلاک کے ممالک کی ایک تنظیم بنائی ، جو وارسا معاہدہ کے ماتحت تھی۔ دسمبر 1954 میں آٹھ یوروپی ممالک البانیہ، بلغاریہ، ہنگیری، چیکوسلوواکیہ، مشرقی جرمنی، پولینڈ، رومانیہ اور روس کی ایک کانفرنس ماسکو میں ہوئی۔اس کانفرنس کا اختتام 14/مئی 1955 کے معاہدہ پر ہوا۔وہ معاہدہ ''وارسا معاہدہ'' کے نام سے مشہور ہے۔ مسلح افواج کی ملی جلی کمانڈ ممبر ممالک کے درمیان بنائی گئی جس کا ہیڈ کوارٹر ماسکو میں رکھا گیا۔USSR کے بکھرنے سے وارسا معاہدہ 1991 میں تحلیل ہوگیا۔

(d) CENTO یا معاہدۂ بغداد

1955 میں ترکی، عراق، برطانیہ عظمیٰ ، پاکستان اور ایران نے ایک معاہدے پر دستخط کئے جسے معاہدۂ بغداد کہا جاتا ہے۔1958 میں امریکہ بھی اس تنظیم میں شامل ہوگیا اور اس کے بعد وہ معاہدہ مرکزی معاہداتی تنظیم کہلانے لگا۔اس معاہدے میں شامل ہونے کے لئے ہر اس عرب ملک کے لئے دروازہ کھلا ہوا تھا جو امن اور تحفظ علاقے میں چاہتا تھا۔CENTO 1979 میں تحلیل ہوگیا۔

4.4 کوریا کی جنگ (Korea war)

کوریا کی جنگ نے سرد جنگ کو حقیقت میں گرم جنگ میں تبدیل کر دیا۔ جب سے کوریا کی تقسیم شمال اور جنوب کے اعتبار سے ہوئی، یعنی 1945 میں۔ ہر حصہ ملک کو متحد کرنے کے جواز حاصل کرنے میں کامیاب کوشش میں لگا رہا۔شمالی کوریا کے صدر کیم دوم نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنے جنوبی حریف سنگ مان ری کے مقابلہ میں موقع حاصل کرے۔ اس نے جون 1950 میں اسٹالن کی خاموش مدد کے ذریعہ ایک حملہ کیا۔ دونوں کیم اور اسٹالن نے اندازہ نہیں کیا کہ امریکہ کی بیچ میں مداخلت ہوگی۔ وہ جنگ تین سالوں تک چلتی رہی۔

انسانوں کی بہت سی جانیں ضائع ہوئیں، کوریائی باشندوں کو کچھ بھی فائدہ حاصل نہ ہوسکا۔

تیسری دنیا کے ممالک Third World Countries

سرمایہ دارانہ ممالک کی قیادت امریکہ کے ہاتھ میں تھی ۔ان ممالک کو سیاسی طور پر پہلی دنیا کہا جاتا تھا۔ جب کہ کمیونسٹ حکومتیں رکھنے والے ممالک جن کی قیادت سوویت یونین کر رہا تھا دوسری دنیا کے نام سے مشہور ہوئے۔ وہ ممالک جو ان دونوں سے الگ تھے تیسری دنیا کہلاتے تھے۔

4.5 عدم تعاون تحریک Non- Aligned Movement :

جنگ عظیم دوم کے بعد جب استعماریت کے خلاف بیداری پیدا ہوئی تو عدم تعاون تحریکات (NAM) ابھریں۔ 1955 میں انڈونیشیا کے شہر بانڈنگ میں ایک کانفرنس ہوئی۔اس کانفرنس میں ایشیا اور آفریقہ کے نئے آزاد شدہ ممالک نے اس بات کی آواز اٹھائی کہ دونوں سوپر پاور ممالک میں سے کسی کے ساتھ بھی اتحاد نہ رکھا جائے۔ انہوں نے اس بات پر بھی حلف اٹھایا کہ وہ ہر قسم کی استعماریت اور توسیع پسندی کے خلاف لڑیں گے۔

NAM کی پہلی کانفرنس 1961 میں بلگریڈ میں ہوئی۔ اس کانفرنس کی قیادت یوگوسلاویہ کے ٹیٹو، مصر کے ناصر، ہندوستان کے نہرو، گانا کے کروما اور انڈونیشیا کے سکارنو نے کی۔NAM کے بنیادی اصول جو بلگریڈ کی کانفرنس میں طے ہوئے یہ تھے۔امن کے ساتھ مل جل کر رہنا، ملکوں کو امن اور تحفظ کا پابند بنانا۔کسی بھی سوپر پاور کے ساتھ فوجی اتحاد نہ کرنا۔کسی بھی سوپر پاور کو ان کے علاقوں میں فوجی اڈہ بنانے کی اجازت نہ دینا وغیرہ۔سوویت یونین کے بکھرنے سے عدم تعاون کے نظریہ نے اپنی افادیت کھودی۔



4.6 کیوبا کا انقلاب The Cuban Revolution:



فیڈل کیسٹرو

وسطی امریکہ کے شہر، جیسے ہونڈوراس، ایل سالواڈار، نکارا گوا، پناما اور گوتامالا، کیری بین (کیوبا، ڈومینین ری پبلک اور ہائی تی) اور مشرقی ایشیا (فلپائن، جنوبی کوریا، جنوبی ویتنام اور تھائی لینڈ) ان علاقوں پر

10th ss his 4. the world after WW2
Saturday, May 16, 2020 2:47:47 PM

کیسٹرو کے اقتدار میں آنے کے بعد US کی ملکیت کے تیل کی ریفائنریوں نے روسی تیل کو صاف کرنے سے انکار کیا ۔کیسٹرو نے انہیں قومی ملکیت بنادیا۔امریکہ سے بدلہ لیتے ہوئے ان انتظامات کو ختم کردیا جن سے امریکہ کیوبا کے ساری شکر کی پیداوار کو خرید لیتا تھا۔ کیسٹرو نے US کی ملکیت والی شکر کی کمپنیوں کو قومی بنادیا۔اوراسی طرح بجلی اور ٹیلی فون میں US کی اجارہ داری کو ختم کردیا۔ان سب باتوں نے امریکی اقتصادی دلچسپیوں کو خوف زدہ کردیا۔

کیوبائی میزائیل بحران Cuban Missile Crisis

اپریل 1961 میں کیوبا کی فوج کے خلیج پگس کے جزیرے میں اترنے کے دوران US نے کیوبائی ہوائی اڈوں پر بمباری کی تاکہ کیسٹرو کی حکومت کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے۔US کے جنگی جہازوں نے کیوبا کو گھیرے میں لے لیا ۔کینڈی کی حکومت کو خفیہ خبر ملی کہ USSR خفیہ طور سے کیوبا میں نیوکلیر میزائیل نصب کر رہا ہے ۔آخر کار سوویت کے صدر خروش چیف نے میزائیل کی تنصیب ہٹانے کو منظور کرلیا۔ اس پر میزائیل کا بحران ختم ہوا۔

آخر کار دونوں جانب یعنی امریکہ اور روس ایک معاہدے تک پہنچے سوویت یونین نے اس شرط پر اپنے میزائیل نکالے کہ امریکہ آئندہ کبھی کیوبا پر حملہ نہیں کرے گا۔

4.7 عرب اسرائیلی جنگ (Arab-Israeli War)

1919 کے معاہدۂ ورسائلس نے ترکی عرب سلطنت کو منشور (فرمان) mandate فراہم کیا۔فرانس نے سیریا اور لبنان کو اور برطانیہ نے عراق، فلسطین اور اردن کو فرمان جاری کیا۔اس انتظام نے عربوں کو پریشان کردیا۔وہ امید کرتے تھے کہ جنگ عظیم اول کے خاتمہ کے بعد انہیں آزادی حاصل ہوگی۔ برطانیہ نے صیہونی لیڈروں سے وعدہ کیا کہ وہ کوئی عرب ملک اسے دے گا۔ یہودی بسنے والوں کو فلسطین دے دینے سے عرب مزید یوروپ سے ناراض ہوئے ۔عربوں میں صیہونی بسنے والوں سے نفرت اور مخالفت بڑھنے لگی۔ان یہودیوں نے مال دار عربوں سے فلسطین کی زمینیں خریدیں اور وہاں کے مقامی مسلمان کسانوں کو جو صدیوں سے کاشت کاری کرتے آرہے تھے انہیں نکال دیا۔

اکتوبر 1945 کے اختتام پر یہودیوں نے خفیہ تنظیمیں جیسے ارگون زوالیومی Zionist Para military Organisation اور اسٹرن گینگ Zionist Terrorist Organisation بنائیں۔

یہودیوں نے عربوں پر بڑے پیمانے پر خوف زدہ کرنے والے حملے کئے ۔ریلوے لائنوں، پلوں، ہوائی اڈوں اور حکومت کے دفتروں کو حملوں سے اڑایا گیا۔ برطانوی حکومت اس تنازعہ کو فیصلہ کے لئے اقوام متحدہ (UN) لے گئی۔

بڑی طاقتوں کے دباؤ میں آکر اقوام متحدہ سے تقسیم کا فیصلہ کیا۔ برطانوی فرمان کے مطابق فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ایک یہودی ریاست اور دوسری عرب ریاست۔اور یہ تقسیم 29 نومبر 1947 میں عمل میں آئی۔فلسطین میں عربوں اور یہودیوں کے درمیان سخت ٹکراؤ اور لڑائیاں ہوئیں۔

صیہونی تحریک: Zionist Movement

فلسطین میں جو کہ یہودیوں کا پرانا مقام تھا۔وہاں 1920ء میں صرف چند ہزار یہودی رہتے تھے۔15 ملین یہودی یوروپ اور شمالی امریکہ میں پھیلے ہوئے تھے، ایک ویئنس صحافی تھوڈور ہرزل نے ایک کتابچہ شائع کیا۔اس کتابچہ کا نام تھا ''ایک ایسی یہودی حکومت جہاں ایک قومی یہودی گھر کے بنانے کے لئے دعوت دی گئی ہو'' دوسرے ہی سال 1897 میں عالمی صیہونی تنظیم کی بنیاد ڈالی گئی۔

اسرائیلیوں نے یروشلم کے اہم راستہ پر قبضہ کرلیا اور عربوں کے مسلسل حملوں کا کامیابی کے ساتھ دفاع کیا۔

اسرائیل اور عرب حکومتوں کے درمیان عارضی صلح کے معاہدہ کے نتیجہ میں ایک عارضی سرحد اسرائیل اور اس کے عرب پڑوسیوں کے درمیان بنائی گئی۔عربوں اور اسرائیل کے درمیان کی اس جنگ کو اسرائیلی جنگ آزادی کے طور پر یاد رکھتے ہیں۔عرب دنیا میں اس جنگ کو ایک آفت سمجھا جاتا ہے۔اس جنگ کے بعد بڑی تعداد میں عرب پناہ گزیں ہوئے۔اقوام متحدہ (UN) میں اسرائیل کو عربوں کی امیدوں کے خلاف بہت سی رعایتیں حاصل ہوئیں۔

نہرِ سوئز کا بحران (1956)

1952 میں مصر میں کرنل ناصر کا صدر بننا عربوں پر ایک اختتامی ضرب ثابت ہوا، 1956 میں اس نے نہر سوئز کو قومی قرار دے دیا جو کہ خفیہ طور پر برطانیہ کے مقاصد کے لئے کارآمد ہوا۔حکمت عملی کے ناکام ہونے کے بعد برطانیہ اور فرانس نے طاقت کے استعمال کا فیصلہ کیا۔

10th ss his 4. the world after WW2
Saturday, May 16, 2020 2:47:48 PM

اسرائیل نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خلیج عقبہ کو اسرائیلی جہاز رانی کے لئے کھول دیا۔ اس طرح اس نے مصر کے سرحدی راستہ پر روک لگادی۔ 29/اکتوبر میں اسرائیلی فوجوں نے مصر پر حملہ کیا۔ برطانیہ نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نہر سوئز کی حفاظت کے نام پر اپنی فوجوں کو وہاں لانے کی مانگ رکھی۔ مصر نے انکار کیا تو 31/اکتوبر میں برطانیہ اور فرانس نے مصری ہوائی اڈوں اور اس کی دوسری تنصیبات پر بمباری کی۔ ساتھ ہی نہر سوئز کے علاقہ پر بھی بمباری کی۔ تاہم عالمی رائے عامہ کے دباؤ کے تحت برطانیہ اور فرانس کی لڑائیاں 6/نومبر کو ختم ہوئیں۔ نہرو نے ہندوستان کی نمائندگی کرتے ہوئے اس بحران کو حل کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔



عرب اسرائیلی جنگ 1967

جب سے فلسطینی آزادی کی تنظیم (PLO) (Palestine Liberation Organisation) کی تشکیل ہوئی، اس وقت سے قابض اسرائیل پر فلسطینی گوریلا جنگجو گروپوں کی طرف سے مسلسل حملے ہوتے رہے۔ ان گروپوں کا قیام سیریا، لبنان اور اردن میں ہے۔ اسرائیل نے بدلے میں بہت زیادہ ظلم کیا۔ نومبر 1966 میں السموع نامی ایک اردنی مغربی کنارے والے دیہات پر اسرائیل کا ہوائی حملہ ہوا۔ اس حملے کے نتیجے میں 18 افراد ہلاک اور 54 زخمی ہوئے۔ اسرائیل کی سیریا کے ساتھ فضائی جنگ اپریل 1967 میں ختم ہوئی۔ اس فضائی حملہ میں سیریا کے چھ MiG لڑاکا طیارے تباہ ہوئے۔

تنظیم آزادیٔ فلسطین (PLO)

یہ ایک سیاسی تنظیم ہے جو ساری دنیا کے فلسطینیوں، عربوں اور ان کی فلسطین میں موجود نسلوں کی ایک چھت تلے نمائندگی کرتی ہے اور یہ تنظیم 1948ء میں پہلے کے فلسطین یعنی اسرائیل کی ریاست کے بننے سے پہلے کے فلسطینی حکومت کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ تنظیم 1964ء میں بنائی گئی تاکہ وہاں موجود خفیہ مختلف ان فلسطینی گروپوں کو متحد کرے جو پہلے سے مزاحمتی تحریکات میں حصہ لے رہے ہیں اور یہ تنظیم 1967 کی عرب۔اسرائیل جنگ کے بعد نمایاں ہوئی۔ PLO 1970,1960 اور 1980 کی دہائیوں میں اسرائیل کے خلاف طویل گوریلا جنگوں میں مصروف رہی۔ بعد میں 1990 کے آس پاس امن مذاکرات کی میز پر تنظیم کے افراد آنے لگے۔ یاسر عرفات اس تنظیم کے نہایت ممتاز اور نمایاں لیڈر رہے ہیں۔

اس بات کی کوشش کی کہ 18 مئی میں وہاں موجود UN کی ایمرجنسی فوج کو باہر نکالا جائے۔ مئی 22 میں اس نے خلیج عقبہ کو بند کرکے اسرائیل کو جہاز رانی سے روک دیا۔ اردن کے شاہ حسین نے مصر کے ساتھ دوطرفہ دفاعی معاہدہ پر دستخط کئے۔ اس کے مطابق فیصلہ کیا گیا کہ اردنی افواج کو مصری سپہ سالاروں کے ماتحت رکھا جائے گا۔ بہت جلد عراق بھی اس اتحاد میں شامل ہوگیا۔

اسرائیلی جارحیت Israelis offensive

جون 5/کو عرب ریاست کی منتقلی کے بعد اسرائیل نے اچانک ایک فضائی حملہ کیا جس نے 90 فی صد سے زیادہ مصری فضائی طاقت کو Tarmac کے مقام پر برباد کردیا۔ اسی طرح کا ایک فضائی حملہ سیریائی ایرفورس پر بھی کرنے کی قابلیت تھی۔ تین دنوں کے اندر اندر اسرائیلیوں کو زمین پر زبردست فتح حاصل ہوئی۔ غزہ کی پٹی اور پورے سینائی جزیرہ نما پر نہر سوئز کے مشرقی کنارے تک اسرائیل کا قبضہ ہوا۔

یاسر عرفات 1924 تا 2004



1969 میں یاسر عرفات PLO کی مجلس عاملہ کے چیرمین بنائے گئے اور اس عہدے پر وہ سال 2004 تک یعنی اپنی موت تک برقرار رہے۔ ستمبر 1970 میں تمام فلسطینی عرب گوریلا افواج کے سپہ سالار بنائے گئے۔ ہاتھ میں ایک پستول اور زیتون کی شاخیں تھامے ہوئے اور فوجی یونیفارم میں ملبوس یاسر عرفات کا سراپا دنیا والوں کو فلسطینی آزادی کے مقصد کو یاد دلاتا تھا۔ 2/اپریل 1989 کو PLO کی مرکزی کونسل کی طرف سے یاسر عرفات کو فلسطینی حکومت کا پہلا صدر منتخب کیا گیا۔

عرب-اسرائیلی جنگ 1973



حافظ الاسد اور انور سادات

مصر کے صدر انور سادات اور سیریا کے صدر حافظ الاسد نے جنوری 1973 میں ایک خفیہ معاہدہ کرکے اپنی فوجوں کو ایک قیادت کے ماتحت لایا۔ اسد نے گولان کی پہاڑیوں کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ انور سادات نے اس بات کو جان کر کہ اس کے ہتھیار بہت ہی قدیم ہیں، اسرائیل سے امن کا معاہدہ طے کرنے کی پیشکش کی اور شرط رکھی کہ اسرائیل سینا سے اپنی

10th ss his 4. the world after WW2
Saturday, May 16, 2020 2:47:49 PM

فوجیں ہٹالے گا۔اسرائیل نے اس پیشکش کو مسترد کردیا۔مصراور سیریا نے مل کر اچانک ایک حملہ 6/اکتوبر 1973ء کو یوم کپور مذہبی چھٹی کے دن کیا۔اگرچہ کہ اسرائیل نے زبردست نقصانات اٹھائے اور حادثات سے دوچار ہوا مگر آخر کار اس نے عرب فوجوں کو پسپا کر کے پیچھے ڈھکیل دیا۔ اس جنگ میں عربوں کو کچھ بھی فائدہ حاصل نہ ہوسکا۔امریکہ درمیانی وساطت کے بہانے عرب کے علاقے پر اور اس کے تیل پر اپنا حق جتانے لگا

4.8 ویتنام کی جنگ Vietnam War

دوسری جنگ عظیم کے اختتام پر ویٹ منھ نے ویتنام کے شمالی آدھے حصہ پر قبضہ کرلیا۔ویٹ منھ نے ایک ایسی حکومت بنائی جس کی قیادت ہوچی منح ہانوائی (Hanoi) میں کررہا تھا۔ ویٹ منھ حکومت نے بہت جلد ویتنام کے جنوبی آدھے حصہ پر بھی قبضہ کرلیا لیکن حلیف طاقتوں نے پاٹس ڈیم میں فیصلہ کیا کہ برطانیہ جنوب میں اور چین شمال میں انڈوچینا کا جاپانیوں سے دفاع کرے۔مگر ہوچی منح نے اپنا مکمل قبضہ برقرار رکھا۔لہذا 1946ء سال کے شروع میں برطانوی اور چینی فوجوں نے اسے باہر نکالنا ضروری سمجھا۔فرانسیسیوں اور ویٹ منھ کو ایک دوسرے کا سامنا کرنے دیتے ہوئے مارچ کے مہینے میں فرانس اور ویت منح کی حکومتوں نے ایک معاہدہ کیا جس کی بنیاد پر شمالی ویتنام کو ایک آزاد ریاست انڈوچینا کے وفاق کی زیرنگرانی قرار دیا گیا۔

1949 میں فرانس نے ویتنام، لاؤس اور کمبوڈیا کو فرنچ یونین کے زیرنگرانی آزاد قرار دیتے ہوئے وہاں کی آبادی کی حمایت حاصل کرنے کو یقینی بنانے کی کوشش کی۔اس کے ساتھ ہی صرف بیرونی معاملات اور دفاعی محکمہ کو فرنچ کنٹرول میں قائم رکھا۔

اسی دوران فرانس قابل غور مالی امداد امریکہ سے حاصل کررہا تھا اور ویٹ منھ کی نئی چینی کمیونسٹ حکومت کی طرف سے مدد کی جارہی تھی۔ فرانسیسی فوجیں آخر کار شکست کھا گئیں۔ 1954 کی جنیوا کانفرنس جو کوریا میں منعقد ہوئی۔اس کانفرنس میں انڈوچینا نے فیصلہ کیا کہ ویتنام کو آزاد ملک ہونا چاہئے مگر عارضی طور پر اسے تقسیم کیا جائے گا۔ ویٹ منھ شمالی حصہ کو کنٹرول کرے اور باؤبائی جنوبی حصہ کو کنٹرول کرے۔ کمبوڈیا اور لاؤ دونوں آزاد رہیں گے۔

شمالی ویتنام (جس کی آبادی 16 ملین تھی) کو کمیونسٹ اسٹیٹ بنا دیا گیا جس کا صدر ہوچی منح تھا۔جنوبی ویتنام اندازاً جو کہ اسی رقبہ اور آبادی کا ملک تھا، اس کا حکمران نگودنح ڈیم تھا۔

حکومت کی بقا جنوبی ویتنام میں زیادہ تر امریکی حمایت پر منحصر تھی۔ 1965 میں بحری جہاز ڈانانگ کی بندرگاہ پر اترے۔اور ایک مہینہ کے اندر اس ملک میں 33500 امریکی فوجیں پہنچ گئیں اور سال کے اختتام تک ان فوجوں میں اضافہ ہوکر 210,000 تک تعداد پہنچ گئی۔امریکہ نے ملک کے شمالی اور جنوبی دونوں حصوں پر بمباری کی اور اسے امید تھی کہ اس سے آزاد فوجوں پر دباؤ پڑے گا اور وہ آزادی کی جدوجہد سے دست بردار ہوجائیں گے۔شمالی ویتنام کے جنگجو گوریلا جنگ میں تربیت یافتہ تھے اور وہ فطری طور پر اس میں ماہر تھے انہوں نے زبردست مزاحمت جاری رکھی ۔ انہوں نے امریکہ کی طاقت کے سامنے جھکنے سے انکار کردیا۔امریکی فوجوں نے جراثیمی ہتھیاروں کو بھی استعمال کیا۔ناپام جیسے آگ لگانے والے بم اور قبل از وقت درختوں کے پتے جھڑانے والے جراثیم بھی استعمال کئے ۔ ویتنام کے بڑے حصہ کو ویران کردیا اور ہزاروں لوگ مارے گئے ۔ امریکی فوجوں کو زبردست حادثات اور آفات کا سامنا ہوا۔

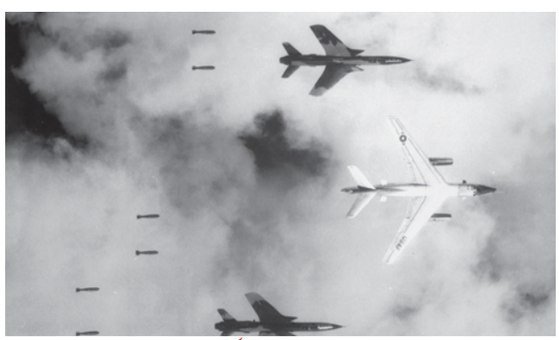

شمالی ویٹ نام پر امریکہ کی بم باری

1975ء کی ابتداء میں یہ جنگ فیصلہ کن مرحلہ پر پہنچی۔شمالی ویتنام کی افواج اور جنوبی ویتنام کے نیشنل لبریشن بازو کی افواج کا صفایا ہوگیا اور جنوبی ویتنام میں موجود امریکی حمایت یافتہ فوج کو واپس نکلنے پر مجبور ہونا پڑا۔30/اپریل 1975ء تک امریکی فوجیں خالی کرادی گئیں اور جنوبی ویتنام کا پایہ تخت سائگون آزاد کرادیا گیا۔1976ء میں شمالی اور جنوبی ویتنام رسمی طور پر متحد ہوکر ایک ملک بن گئے ۔ سائگون شہر کا نام بدل کر ہوچی منح شہر رکھ دیا گیا اور یہ نام ویتنام کے ایک بڑے لیڈر کا تھا۔



ہوچی منح شہر (سائگون)

ویتنام کا ایک آزاد اور متحد ملک کے طور پر ابھرنا ایک تاریخی واقعہ بن گیا۔ایک چھوٹے ملک نے آزادی اور اتحاد کے حصول میں کامیابی

10th ss his 4. the world after WW2
Saturday, May 16, 2020 2:47:50 PM

ایک بڑی طاقت سے مقابلہ کر کے حاصل کی۔ جنگ سے متاثر ویتنام کو اشتراکی ممالک نے مدد کی۔ ایشیائی اور آفریقی بہت سارے ممالک نے اسے سیاسی مدد فراہم کی اور دنیا کے سارے لوگوں کی طرف سے اسے ہمدردی ملی اور ملک کامیاب ہوا۔

4.9 یوروپی یونین کی طرف
Towards European Union

(a) یوروپی کونسل:

ایک نہایت اہم فیصلہ جو جنگ عظیم دوم کے بعد لیا گیا وہ مغربی یوروپ کا اتحاد تھا۔ اس کے ذریعہ یوروپ کے مقاصد یہ تھے۔

(1) فرانس اور جرمنی کے درمیان کی دشمنی ختم کر کے آئندہ کسی بھی جنگ سے یوروپ کو بچانا۔ (2) سوویت روس کی طرف سے کسی بھی خطرے کی روک تھام کے لئے ایک متحدہ یوروپ کی تنظیم۔ (3) US اور USSR کا طاقت کو توڑ کرنے کی خاطر دنیا میں ایک تیسری طاقت کی تشکیل۔ (4) یوروپ کو براعظمی پیمانہ پر منظم کر کے اس کے اقتصادی اور فوجی ذرائع کا بھرپور استعمال۔

مئی 1949ء میں دس ملک کے نمائندے لندن میں متحد ہوئے اور انہوں نے یورپی کونسل کے ہٹانے پر اتفاق کیا اور یوروپی کونسل کا ہیڈ کوارٹر اسٹراس بورگ کو بنایا اور ممبر ملکوں کے وزارئے خارجہ بنائے گئے اور ممبر ممالک کی پارلیمنٹوں سے انتخاب کر کے مشاورتی اسمبلی بنائی گئی۔

(b) یوروپین کوئلہ اور فولاد کمیونٹی (ECSC)

یوروپی دفاعی کمیونٹی (EDC) اور یورپین کوئلہ اور فولاد کمیونٹی (ECSC) کا قیام ہوا۔ چھ ممالک فرانس، مغربی جرمنی، اٹلی، بلجیم، ہالینڈ اور لگزم برگ ECSC سے متعلق ہوئے اور انہوں نے معاہدۂ روم پر دستخط کئے، جس نے یوروپین اقتصادی کمیونٹی (EEC) کو قائم کیا۔ اس کو یوروپین کامن مارکیٹ بھی کہا جاتا ہے جس کا ہیڈ کوارٹر برسل میں ہے۔

(c) یوروپین اقتصادی کمیونٹی EEC

EEC نے اشیاء، سروس، سرمایہ اور مزدوری کی منتقلی پر روک لگائی۔ اس نے عوامی پالیسیوں یا نجی (پرائیوٹ) معاہدوں کی بھی روک تھام کی۔ جو بازاروں کو مقابلہ اور ریس سے باز رکھتے تھے۔ ایک مشترکہ زرعی پالیسی (CAP) اور ایک مشترک بیرونی تجارتی پالیسی کو بھی ترتیب دیا گیا۔ یوروپین کامن مارکیٹ کا ہونا ایک امتیازی کامیابی تھی۔

(d) واحد یوروپی قانون Single European Act

واحد یوروپی دفعہ یکم جولائی 1987 میں عمل میں آیا۔ اس نے امتیازی طریقہ سے EEC کی وسعت و گنجائش کو بڑھایا۔ اور EPC کے مجموعہ کو ایک قانونی بنیاد فراہم کی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ ممبر ملکوں کے درمیان خارجہ پالیسی کے معاملہ میں زوردار اتحاد اور جوڑ پیدا کرتا ہے۔ SEA کے مطابق ہر ممبر کو دوگنا ووٹ کا حق دیا گیا اور اس کا انحصار اس ممبر ملک کی آبادی پر تھا۔ قانون ساز کی منظوری دینے کے لئے تمام ممبر ممالک کے دو تہائی ووٹوں کی ضرورت تھی۔

(e) یوروپین یونین (EU)

7 رفروری کو نیدر لینڈ کے ماسٹرکٹ میں ہوئے معاہدے نے یوروپین یونین کی تشکیل کی۔ مالیاتی پالیسی اور ایک مشترک کرنسی کو قومی کرنسیوں کی جگہ میں لایا گیا اور جس کا انتظام مشترک مالیاتی ادارے کرتے تھے۔ آگے چل کر انہیں منصوبہ بند کر کے نافذ کیا گیا۔ آج کل یوروپین یونین کے 28 ممبر ملک ہیں اور وہ اپنے ہیڈ کوارٹرس برسلس (بلجیم) سے کام کرتے ہیں۔

4.10 برلن دیوار کا انہدام اور سرد جنگ کا خاتمہ



جرمنی کی مغرب اور مشرق کے درمیان تقسیم نے وہاں کے لوگوں کے معیار زندگی میں نمایاں فرق پیدا کیا۔ مغربی برلن کی اقتصادیات خوش حال اور ترقی یافتہ تھی اور اسے مارشل منصوبہ کے تحت مغربی دنیا کی طرف سے مدد بھی حاصل رہی۔ اس کے بالمقابل USSR نے مشرقی برلن کی اقتصادیات کی ترقی میں خاص دلچسپی نہیں لی۔ اس پر مزید مشرقی برلن میں لوگوں کو جمہوریت اور آزادی بہت کم حاصل تھی۔ لہذا مشرقی برلن کے لوگ مغربی برلن کو جانے کی کوشش میں رہتے تھے۔ دوسری طرف مغربی برلن کو اندیشہ لگا رہتا تھا کہ کہیں سوویت یونین فوجی طاقت استعمال کر کے اس پر قبضہ نہ کر لے۔ اس پس منظر میں 1961 میں مشرقی جرمنی نے ایک دیوار بنانا شروع کیا۔ وہ دیوار مغربی جرمنی کو مشرقی جرمنی سے فی الواقع جدا کرتی ہے۔ اس دیوار کا پہرہ میناروں سے کیا جاتا تھا اور سخت مہلک مزاحمت کا وہاں انتظام تھا کہ لوگ مشرقی برلن سے مغربی برلن نہ آجائیں۔ 1980 کے اواخر میں USSR کی

100
95
75
25
5
0
10th ss his 4. the world after WW2
Saturday, May 16, 2020 2:47:51 PM

گرفت مشرقی یوروپی ملکوں پر کمزور ہوگئی تو 9 رنومبر 1989 ءکو لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس دیوار کے دونوں طرف جمع ہوگئی اور اسے گرانا شروع کر دیا۔ جرمنی قانونی اعتبار سے 3 راکتوبر 1990 ءکو دوبارہ متحد ہوگیا۔ برلن کی دیوار صرف ایک طبعی آڑ رہ گئی اور وہ ایک علامتی سرحد کمیونزم اور سرمایہ دارانہ نظام کے درمیان ہو کر رہ گئی۔ برلن کی دیوار کے گرنے کے ساتھ ہی سوویت یونین ٹوٹ کر بکھر گیا اور سرد جنگ کے دور کا بھی خاتمہ ہوگیا۔

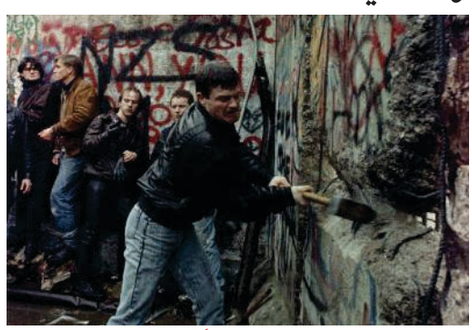

برلن کی دیوار کو گرانا

ہیلموٹ کول، جو 1982 تا 1990 مغربی جرمنی کا چانسلر تھا اور اس کا 1990 میں مشرقی جرمنی کو مغربی جرمنی کے ساتھ ملانے میں زبردست حصہ رہا۔ لہذا وہ 45 سالوں کی تقسیم کے بعد متحدہ جرمنی کا پہلا چانسلر بنا۔ اس نے یوروپ کے اقتصادی اتحاد و ترقی اور فرنچ جرمن اتحاد کی کوشش کی۔ فرانسیسی صدر، مٹرانڈ کے ساتھ کول ماسٹرکٹ معاہدے کا آرکٹکٹ تھا، جس معاہدے نے یوروپین یونین (EU) کو قائم کیا اور یورو Euro کرنسی کی شروعات کی۔

سوویت یونین کا انتشار

1970 اور 1980 کی ابتداء میں سوویت یونین کو بین الاقوامی سیاست میں ایک مضبوط اور غالب پوزیشن حاصل تھی۔ لیکن اس کی اقتصادیات گرتی رہی اور وہ پیداواری صلاحیت کے اعتبار سے پہلی دنیا میں ناکام رہا۔ 1985 میں میکائیل گورباچیف سوویت یونین کا سربراہ بنا۔ کمیونسٹ پارٹی کے طویل المیعاد جنرل سکریٹری کے 1982 میں مرنے کے بعد اس کے جانشین بھی تسلسل کے ساتھ یکے بعد دیگرے مرنے لگے۔ نکیٹا کروش چیف کے دور میں The thaw کے بعد بریزنیف (Brezhnev) کی حکمرانی میں سوویت یونین پھر سے ایک بند سماج میں واپس آیا۔ اس وقت تھوڑی سی آزادی رہی۔ اس پس منظر میں گورباچیف نے کھلے پن اور اصلاح کے متعلق بات کی۔ مگر اصلاح کے سلسلے میں اس کی پابندیاں حکمران کمیونسٹ پارٹی کے اندر اپوزیشن سے علاحدہ سوویت یونین (USSR) کو حاصل ذرائع سے جوڑ نہیں کھاتی تھیں۔ 1980 کے وسط میں جملہ GDP کا تقریباً ایک تہائی فوج پر خرچ ہوتا تھا۔ US کے ساتھ یکسانیت لانے کے لئے، صدر ریگن کے اسٹار وار پروگرام Star War Programme کے پس منظر میں یہ بات ضروری تھی کہ سوویت حکومت فوج کے لئے زیادہ فنڈ مقرر کرے۔ ملٹری بجٹ میں اضافہ کے سبب سوویت کی اقتصادیات مزید نقصان میں جانے لگی۔

سال 1988 میں وہاں ایک بڑا احتجاج ہوا۔ پہلا احتجاج آرمینیا میں اور دوسرا بالٹک ریاستوں میں۔ شروع میں سوویت حکومت نے ان بغاوتوں کو کچلنے کے لئے سختی اور تشدد سے کام لیا۔ مگر اصلاح کے پس منظر میں اور کمزور اقتصادیات کے پیش نظر گورباچیف ان سخت تدابیر کو اختیار نہ کر سکا۔ چرنوبیل کے نیوکلیر پلانٹ کا حادثہ جو یوکرین میں 1986 میں ہوا تھا، سال 1986 میں ایک دوسری مصیبت تھی۔ گورباچیف نے اپنی پوزیشن بدلتے ہوئے 1989 اور 1991 میں قدامت پسند فوجوں پر بھروسہ کیا مگر ہر موقع پر اسے کارکنوں کی طرف سے ایک بڑے احتجاج کا سامنا کرنا پڑا جس نے ملک کی توانائی کے ذرائع کو بری طرح مجروح کیا۔

وہ مشرقی یوروپی کمیونسٹ حکومتیں جو سوویت کے زیر اثر تھیں سخت اقتصادی اور سماجی بحران کا شکار تھیں۔ گورباچیف کے فیصلہ نے مشرقی یوروپ کے ممالک پر سوویت یونین کے کنٹرول کو کمزور کر دیا اور اس کے نتیجہ میں وہ ممالک آزاد جمہوریت کی طرف چل پڑے۔ سلسلہ وار مزدوروں کے احتجاجات (اسٹرائکوں) نے کمیونسٹ حکومت رکھنے والے ممالک پولینڈ اور ہنگری کی جڑیں کاٹ دیں۔ کمیونزم کے خلاف مظاہروں کی ایک لہر چل پڑی جس نے مشرقی جرمنی کی برلن دیوار کو 1989 میں گرا دیا۔ آگے چل کر زیکوسلاویہ اور بلغاریہ کی حکومتیں بھی

Perestroika کے معنی Reform یعنی اصلاح یا **"دوبارہ تعمیر"** کے ہیں۔ یہ ایک پروگرام تھا جو گورباچیف نے 1980 کے اواخر میں متعارف کرایا۔ اس کے ذریعہ سوویت کی اقتصادیات اور سیاسی نظام کو نئی شکل دینا تھا۔ Glasnost یعنی کھلے پن کے ساتھ اصلاح کا ارادہ کیا گیا تا کہ سوویت اقتصادیات کو طاقتور اور مضبوط بنایا جائے جو کہ سرمایہ دار ترقی پذیر ممالک میں نظر آتی تھی **Glasnost کھلا پن** ایک پالیسی تھی جو میکائیل گورباچیف نے متعارف کرائی تھی اور یہ پالیسی Perestroika یعنی اصلاح کے ساتھ 1980 میں اپنائی گئی تھی۔ Glasnost کے تحت مزید کھلا پن یا آزادی دی گئی۔ محررین جن پر پابندی لگا دی گئی تھی، ان سے پابندی ہٹا دی گئی۔ حکومت اور سیاست پر تنقید کرنے کی آزادی دی گئی۔

10th ss his 4. the world after WW2
Saturday, May 16, 2020 2:47:52 PM



گورباچیف بورس یلسن

بورس یلسن پہلے گورباچیف کا حلیف رہا لیکن وہ ماسکو کے میئر کی آزادی کا سورما بن کر مشہور حیثیت سے سیاسی اور اقتصادی ہوا۔سوویت کی پارلیمنٹ میں گورباچیف کی جانب سے جمہوری انتخابات کے متعارف کرانے کے بعد یلسن واپس اقتدار میں آیا۔ اور 1989 میں ماسکو کے حلقۂ انتخابات میں اسے زبردست تائید ملی۔اسی سال وہ روس کا صدر منتخب ہوا، اگرچہ کہ اس پر گورباچیف کو اعتراضات تھے ۔ صدر یلسن نے روسی جمہوریہ کے آزاد اختیارات کے بارے میں وکالت کی۔ساتھ ہی ایگزیکیٹو صدارتی نظام نے اسے موقع دے دیا کہ وہ آزادی کے ساتھ پارلیمنٹ کی کارروائیاں چلائے۔

گریں۔ایک کوشش ان احتجاجات کو روکنے کی سختی کے ساتھ کی گئی یعنی احتجاج کرنے والوں پر گولیاں چلائی گئیں ۔اس کا خاتمہ بھی ایک اسکوائڈ کے 1989 میں اپنے ہی جنرل کے ہاتھوں قتل کے ذریعہ ہوا۔ گولیاں چلانے کی ٹیلی ویژن کی تصویروں اور برلن دیوار کے گرنے کے وقعہ نے کمیونسٹ دنیا کے ٹوٹنے کے عمل کو تیز کر دیا۔صرف چھ مہینوں میں آدھے یوروپ کے سیاسی نقشہ کو نئے سرے سے ترتیب دیا گیا۔

گورباچیف نے

ایک آخری کوشش ان تفرقہ انگیز عناصر کے خلاف سخت طریقہ سے کی تاکہ 1991 میں کان کنوں کی طرف سے ہوئے دوسرے بڑے احتجاج اور ماسکو میں ہوئے بڑے بڑے مظاہروں کے چیلنج سے نمٹا جا سکے۔ اس کے جواب میں قدامت پسند فوجوں نے اس کی حکومت میں گورباچیف کو نظر انداز کر کے ایک سخت موقف کو اپنانے کی کوشش کی۔ انہوں نے ماسکو میں فوجی کارروائی کر کے ایک آخری ضرب لگائی اور گورباچیف کو اسی کے گھر میں قید کر دیا۔مگر دوسرے فوجی یونٹوں نے اس کو مسترد کرتے ہوئے واپس لانے کی کوشش کی۔آخر کار نتیجہ یہ ہوا کہ سارے اختیارات بورس یلسن کے ہاتھوں میں چلے گئے جو ایک مغرب سے بھیجا گیا اصلاح کار تھا۔

اس دوران تین بالٹک ریاستوں نے سوویت یونین سے علاحدگی اختیار کی۔ان ریاستوں کو اقوام متحدہ کے حوالہ آزاد ملکوں کے طور پر کر دیا گیا۔ان کے نام یہ ہیں استونیا۔ لاٹویا اور لتھونیا۔نومبر 1991 میں گیارہ ملک سوویت یونین سے آزاد ہو کر الگ ہوئے۔ان کے نام یہ ہیں ۔ یوکرین۔ جارجیا۔ بیلارس۔آرمینیا۔آذربائجان۔قزاقستان۔ کیرگستان۔ مالودووا۔ترکمانستان۔تاجکستان اور ازبکستان۔علاحدگی کے بعد ان ممالک نے اعلان کر دیا کہ وہ آزاد حکومتیں Common Wealth کے ساتھ قائم ہوں گی۔ 25 ر دسمبر کو گورباچیف نے استعفیٰ دے دیا۔ چھ دنوں تک سوویت یونین کا صرف نام رہا اور 31 ر دسمبر 1991 کی آدھی رات کو اس کی حکومت پورے طور سے تحلیل ہو گئی۔اس کے بعد USSR صفحۂ ہستی پر باقی نہ رہا۔

SUMMARY خلاصہ

- جنگ عظیم دوم کے نتائج میں چین کی تاریخ میں چین کا ایک کمیونسٹ ملک بننا تھا اس کو پیش کیا گیا ہے اور 1911 کے انقلاب کے بعد وہاں جو ترقیات ہوئیں اس کی تصویر کشی کی گئی ہے۔
- US اور USSR کے درمیان دشمنیاں، ان دشمنیوں کے نتیجہ میں پوری دنیا دو فوجی بلاکوں میں تقسیم ہو گئی اور آگے NATO اور وارسا معاہدہ کے امتیازات کو دکھایا گیا ہے۔
- سرد جنگوں کی نشو ونما کی وضاحت کی گئی ہے۔کوریا کی سرد جنگ، کیوبا کا میزائیل بحران، عرب اسرائیلی جنگوں اور ویتنام کی جنگ کو واضح کیا گیا ہے
- عدم تعاون تحریک، تیسری دنیا کے ممالک کے نقطہ ہائے نظر کی نمائندگی کو سمجھایا گیا ہے۔
- USA کے اثر و رسوخ سے بچ کر آزادانہ کام کرنے کے لئے یوروپی کونسل کا قیام اور اس کا آگے چل کر ترقی پا کر یوروپین کامن مارکیٹ کا بننا اور مزید آگے یورپین یونین کا بننا سمجھایا گیا ہے۔

10th ss his 4. the world after WW2
Saturday, May 16, 2020 2:47:53 PM

GLOSSARY فرہنگ الفاظ

antagonistic	acting against or indicating	مخالفانہ۔حریفانہ
wriggle out	to avoid doing something	کسی کام سے باز رہنا
ascension	the act of rising to an important position or a higher level, a movement upward	عروج،صعود
disillusioned	disappointed on finding out something is not as good as hoped	غلط فہمی دور کرنا
abstaining	restrain oneself from doing something	پرہیز کرنا
embitter	cause to feel bitter to make hateful	تلخ کرنا
incapacitated	lacking in or deprived of strength or power	عاجز کرنا
bacteriological weapons	the use of harmful bacteria as a weapon	جراثیمی ہتھیار

EXERCISE مشق

I صحیح جواب منتخب کیجئے۔

1۔ کس امریکی صدر نے کمیونزم کو روکنے کی پالیسی اپنائی؟

(a) ووڈرو ولسن (b) ٹرومان

(c) تھیوڈور روسو (d) فریکلین روسو

2۔ چین میں کب عوامی سیاسی مشاورتی کانفرنس منعقد ہوئی؟

(a) ستمبر 1959 (b) ستمبر 1948

(c) ستمبر 1954 (d) ستمبر 1949

3۔ ریاست ہائے متحدہ اور اس کے یوروپی حلیفوں نے ..... بنائی، تاکہ سوویت یونین کی جارحیت کو یورپ میں روکا جا سکے۔

(a) SEATO (b) NATO

(c) SENTO (d) Warsaw Pact

4۔ 1969 میں PLO کی ایگزی کوٹیو کمیٹی کا چیرمن کون بنا؟

(a) حافظ الاسد (b) یاسر عرفات

(c) ناصر (d) صدام حسین

5۔ کون سے سال شمالی اور جنوبی ویتنام متحد ہوئے۔

(a) 1975 (b) 1976

(c) 1973 (d) 1974

6۔ وارسا معاہدہ کب تحلیل ہوا؟

(a) 1979 (b) 1989

(c) 1990 (d) 1991

II خالی جگہ بھرتی کیجئے

1۔ ..... کو ''بابائے جدید چین'' کہا جاتا ہے۔

2۔ 1918 میں مارکسزم کے مطالعہ کے لئے ایک سوسائٹی ..... یونیورسٹی میں بنائی گئی۔

3۔ ڈاکٹر سن یاٹ سین کی موت کے بعد کیومن ٹنگ پارٹی کا لیڈر ..... بنا

4۔ معاہدۂ ..... ہر اس عرب ملک کے لئے کھلا رکھا گیا جو امن اور علاقہ کا تحفظ چاہتا تھا۔

5۔ معاہدۂ ..... ترک۔عرب سلطنت کے فرمان (منشور) کے لئے فراہم کیا گیا۔

6۔ جرمنی NATO میں ..... سال میں شامل ہوا۔

7۔ یوروپی کونسل کا ہیڈ کوارٹر ..... تھا۔

8۔ 7 فروری 1992 کو معاہدۂ ..... پر دستخط ہوئے، جس سے یوروپین یونین بنی۔

10th ss his 4. the world after WW2
Saturday, May 16, 2020 2:47:53 PM

III۔ صحیح بیان کا انتخاب کیجئے۔

1۔ i) 1948 میں سوویت یونین نے جن مشرقی یوروپی ممالک میں بائیں بازو کی حکومتیں قائم کیں تھیں ان کو سوویت فوج نے آزاد کر دیا۔

ii) NATO کا اصل مقصد شمالی اٹلانٹک خطہ میں امن اور سلامتی قائم کرنا تھا۔

iii) SEATO کے ممبر ممالک پر ضروری تھا کہ وہ خطہ میں جمہوریت کو روکیں۔

iv) برطانیہ نے جاپان کے خلاف ایٹم بم استعمال کیا تا کہ اس کی USSR کو تباہ کرنے کی صلاحیت کا اظہار ہو۔

(a) (ii), (iii) اور (iv) صحیح ہیں۔

(b) (i) اور (ii) صحیح ہیں۔

(c) (iii) اور (iv) صحیح ہیں۔

(d) (i) (ii) اور (iii) صحیح ہیں۔

2۔ توثیق (A) : امریکہ کا مارشل منصوبہ جنگ سے متاثر یوروپ کی تعمیر نو کے لئے تھا۔

سبب (R): US نے مارشل منصوبہ جنگ کو اس مقصد سے رکھا کہ مغربی یوروپ کے ممالک کو اپنے اثر و رسوخ میں لائے۔

(a) (A) اور (R) دونوں غلط ہیں، مگر A کی صحیح وضاحت R نہیں کرتا۔

(b) (A) اور (R) دونوں غلط ہیں۔

(c) (A) اور (R) دونوں صحیح ہیں، مگر A کی صحیح وضاحت R کرتا ہے۔

(d) (A) غلط ہے اور (R) صحیح ہے۔

IV۔ جوڑ لگائیے:

1۔ ڈاکٹر سن یاٹ سین	–	جنوبی ویتنام
2۔ سینگ مان	–	کیومن ٹنگ
3۔ انور سادات	–	جنوبی کوریا
4۔ ہو چی منح	–	مصر
5۔ نگوڈنح ڈیم	–	شمالی ویتنام

V مختصر جواب لکھئے:

1۔ 1911ء کے چینی انقلاب کے کوئی تین اسباب لکھئے؟

2۔ ماؤ لانگ مارچ پر ایک نوٹ لکھئے؟

3۔ معاہدۂ بغداد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

4۔ مارشل منصوبہ کیا تھا؟

5۔ تیسری دنیا کے ممالک پر ایک نوٹ لکھئے۔

6۔ کیوبائی میزائیل بحران کس طرح ختم ہوا؟

VI۔ تفصیلی جواب لکھئے۔

1۔ چین کو ایک کمیونسٹ ملک بنانے میں ماؤ سی ٹنگ کا رول کیا رہا تھا؟

2۔ یوروپی کونسل کے تبدیل ہو کر یوروپین یونین بننے کی تاریخ بیان کیجئے

VII کارروائی

1۔ کلاس کو دو گروپوں میں تقسیم کیجئے۔ ایک گروپ USA کی تائید کرنے والوں کی اداکاری کرے اور دوسرا گروپ سوویت یونین کی تائید کرنے والوں کی اداکاری کرے۔ اس طرح ایک مباحثہ ترتیب دیجئے۔

2۔ کلاس کے سارے طلباء کو شامل کرتے ہوئے ایک ایسا البم بنائیے جس میں کوریا، عرب اسرائیل اور ویتنام کی جنگوں کی تصویریں ہوں اور جس میں انسانی اموات اور مصائب کی جھلکیاں دکھائی گئی ہوں۔

مزید استفادہ کے لئے کتابیں
REFERENCE BOOKS

1. R.D. Cornvell, *World History in the Twentieth Century* (London: Longman, 1972)
2. Richard Overy, *Complete History of the World* (London: Harper Collins, 2006)
3. Chris Harman, *A Peoples History of the World* (London: Orient Longman, 2007)

انٹرنٹ کے ذرائع
INTERNET RESOURCES

https://www.brittanica.com

10th ss his 4. the world after WW2
Saturday, May 16, 2020 2:47:54 PM



اکائی - 5

انیسویں صدی میں سماجی اور مذہبی اصلاحی تحریکات

Social and Religious Reform Movements in the 19th Century

سیکھنے کے مقاصد:

خود کی جانکاری کے لئے

- انیسویں صدی کے برطانوی ہندوستان میں ایک نئی بیداری لانے میں مغربی نظریات اور عیسائیت کا اثر اور رسوخ
- سماجی اور مذہبی دائرے میں مقابلہ۔ رسوم و رواج جیسے ستی، غلامی
- چھوت چھات اور بچپن کی شادیوں کے خلاف تحریکات بت پرستی، رسومات اور اوہام پرستی کی مخالفت
- ہندوستان کی تعمیر نو میں برہموسماج، آریہ سماج، راما کرشنا مشن۔ تھیوصوفیانہ سماج، علی گڑھ تحریک اور دیوبند تحریک کا حصہ
- پارسیوں اور سکھوں کے درمیان بیداری لانے میں نمایاں شخصیات کا رول
- کیرلا اور ٹمل ناڈو میں جیوتی با پھولے کی سماجی تحریکات اور دوسری اصلاحی تحریکات

تمہید : (Introduction)

ہندوستان میں انگریزی تعلیم اس مقصد سے شروع کرائی گئی کہ انگریزی حکومت کے لئے کلرک کے درجہ کے لوگ تیار ہوں۔ اسی کے ساتھ ایک جدید انگریزی تعلیم یافتہ متوسط طبقہ وجود میں آیا۔ اور یہ طبقہ مغربی نظریات و خیالات کے زیر اثر وجود میں آیا۔ اس نئے ابھرنے والے متوسط طبقے میں عیسائیت کے اثرات بھی پائے جاتے تھے۔ اگر چہ کہ کم تعداد میں تھے لیکن اس تعلیم یافتہ طبقے میں سماجی اور اصلاحی تحریکات میں قائدانہ رول ادا کرنے والے لوگ بھی تھے۔ لیکن ہندوستانی مصلحین، پرانے نظریات اور عادات واطوار کی تنقیدی جانچ پڑتال کرنے سے ہچکچاتے تھے۔ اس کے برخلاف ان کی کوشش ہوتی تھی کہ ہندوستانی اور مغربی تہذیب کو ہم آہنگ کردیا جائے۔ ان کے خیالات اور افعال نے سماجی برائیوں کو کم کرنے میں مدد دی۔ جیسے ستی، لڑکیوں کا بچپن میں قتل اور بچپن کی شادیاں اور بہت سے دوسرے اوہام پرستی کے اعتقادات۔

انیسویں صدی میں ہونے والی اصلاحی تحریکات مذہب کے سلسلے میں دو وسیع قسموں کے دائرے میں آتی ہیں۔ ایک قسم اصلاحی تحریکات جیسے برہموسماج، آریہ سماج اور علی گڑھ تحریک۔ دوسری قسم تجدیدی تحریکات جیسے آریہ سماج، راما کرشنا مشن اور دیوبند تحریک۔ ان کے علاوہ اس قسم کی کوششیں تھیں جو ظالمانہ سماجی ڈھانچہ کو چیلنج کرتی تھیں جیسے جیوتی با پھولے پونا میں، نارائن گرو اور اینکالی کیرلا میں اور رامالنگا اڈیگل، وائی کنڈا سوامی گل اور ایوتی تھاسر ٹمل ناڈو میں۔

5.1 بنگال میں ابتدائی اصلاحی تحریکات:

(a) راجہ رام موہن رائے اور برہموسماج :

رام موہن رائے (1722ء تا 1833ء) ایک ابتدائی دور کے اصلاح کار تھے جو مغربی نظریات کے زیر اثر تھے۔ وہ ایک بڑا عالم فاضل شخص تھا جو سنسکرت، عربی، فارسی اور انگریزی میں مہارت رکھتا تھا۔ اس کے علاوہ اپنی مادری زبان بنگالی میں تو وہ خوب مہارت رکھتا

10th ss his 5. social and religious
Saturday, May 16, 2020 2:45:58 PM

ہی تھا۔ رام موہن رائے بے معنی مذہبی تقریبات اور ہر قسم کے مضر سماجی رسومات کے خلاف تھا۔ اگر چہ وہ چاہتا تھا کہ ماضی کے ساتھ تسلسل کو برقرار رکھا جائے۔ اس کے مذہبی، سماجی اور فلسفیانہ منظر نامہ میں اگر دیکھا جائے تو وہ گہرائی کے ساتھ وحدانیت کا اعتراف کرنے والا بت پرستی کے خلاف نظر آتا ہے۔ اس کے اپنشد کی تشریحات کے مطابق وہ یہ بات ثابت کرتا ہے کہ ہندو مذہب کی تمام قدیم کتابیں وحدانیت اور ایک خدا کے عبادت کی تعلیم دیتی ہیں۔



رام موہن رائے

گہرے مطالعہ کے بعد اس نے مروجہ غلط رسومات جیسے ستی، بچپن کی شادی اور کثرت ازدواج کے خلاف کتابچے شائع کئے اور انگریزی حکومت کو اس نے عرضی پیش کی کہ ان غلط رواجوں کے خلاف قانون بنائے۔ اس نے بیوہ عورتوں کی دوسری شادی کے حق کے سلسلے میں وکالت کی۔ وہ چاہتا تھا کہ کثرتِ ازدواج کا خاتمہ ہو جائے۔ اس نے اسبابِ انسانیت اور لوگوں کے ساتھ رحم دلی کی اپیل کی۔

اس کی مہم جوئی نے گورنر جنرل ولیم بنٹنگ کو 1829 میں ستی کے خلاف قانون بنانے پر مجبور کیا۔

رام موہن رائے نے عورت کی محکومی اور غلامی کی مذمت کی اور مروجہ خیالات کی مخالفت کی کہ عورت مرد سے کم درجہ ہے۔ اس نے عورتوں کو تعلیم دینے کی پرزور وکالت کی۔ اس نے اسکولوں اور کالجوں میں انگریزی زبان اور مغربی سائنس کے تعارف و تعلیم کی پوری تائید کی۔

رام موہن رائے نے 1828ء میں برہموسماج کی بنیاد رکھی۔ 20/اگست 1828 کو اس نے کلکتہ میں ایک مندر کھولا جہاں مورتیاں نہیں تھیں۔ وہاں اس نے پتھر پر لکھ کر نصب کرایا تھا کہ کسی بھی مذہب کو گالی نہ دینا، کسی کو کم نہ سمجھنا، دوسروں کے بارے میں حقارت آمیز بات نہ کرنا، یہاں تک کہ اشارے سے بھی کسی کی حقارت ظاہر نہ ہو۔ برہمو سماج نے بت کی پوجا کرنے سے روکا اور بے معنی مذہبی رسوم و رواج کی مذمت کی۔ لیکن شروع میں برہموسماج کی اپیل دانشور اور روشن خیال بنگالی لوگوں تک محدود تھی۔ اگر چہ برہموسماج سوسائٹی کے ادنیٰ طبقات کو متاثر کرنے میں ناکام رہا۔ مگر اس کے اثرات جدید بنگال کی تہذیب اور وہاں کے متوسط طبقات پر نمایاں ہوئے۔

(b) مہارشی دیوندر ناتھ ٹیگور:

رام موہن رائے کے انتقال کے بعد مہارشی دیوندر ناتھ ٹیگور (1817ء تا 1905ء) جو کہ مشہور شاعر رابندر ناتھ ٹیگور کے والد تھے، انہوں نے اصلاح کے کام کو آگے بڑھایا۔ انہوں نے سچائی اور یقین کے چار مقولے نصب کئے تھے۔ 1۔ ابتداء میں کچھ بھی نہیں تھا۔ صرف ایک ہی بلند و برتر ذات تھی جس نے اس کائنات کو پیدا کیا۔ 2۔ وہی اکیلی ذات خدا ہے جس کے پاس سچائی، بے انتہا عقل، خوبیاں اور قدرت و طاقت ہے۔ وہ ذات دائمی ہے، جو ہر جگہ موجود ہے اور وہی پہلا ہے جس کا کوئی دوسرا نہیں۔ 3۔ ہماری نجات اسی پر ایمان لانے اور اسی کی عبادت کرنے میں ہے۔ اور دنیا میں بھی اور آنے والے عالم میں بھی۔ 4۔ ایمان میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ہم اس سے محبت کریں اور اس کی مرضیات پر عمل کریں۔

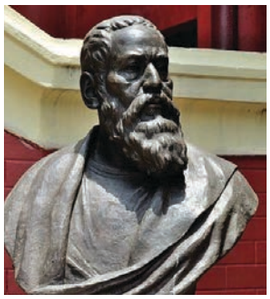

دیوندر ناتھ ٹیگور

(c) کیشب چندرا سین اور برہموسماج آف انڈیا



کیشب چندرا سین

دیوندرا ناتھ ٹیگور ایک اعتدال پسند مصلح تھا، مگر اس کے سبھا کے کم عمر ساتھیوں میں تیزی سے تبدیلیاں لانے کا جذبہ پایا جاتا تھا۔ ان ساتھیوں میں سے مشہور کیشب چندرا سین (1838ء تا 1884ء) تھا۔ اس نے تحریک میں 1857 میں شمولیت اختیار کی وہ بہت زیادہ عیسائیت سے متاثر تھا۔ وہ کام کے رول پر یقین رکھتا تھا نہ کہ بانی کی شخصیت پر۔ 1866ء میں برہموسماج کی تحریک میں ایک پھوٹ واقع ہوگئی۔ کیشب برہموسماج سے الگ ہو کر ایک نئی تنظیم کی بنیاد رکھی۔ اس کے بعد سے دیوندر ناتھ کی تنظیم آدی برہموسماج کہلانے لگی۔ اس کے بعد ہوا یہ کہ کیشب کی چودہ سالہ بیٹی نے ایک ہندوستانی شہزادے سے شادی کر لی۔ بچپن کی شادی کی برہموسماج کی مذمت کی مخالفت میں برہموسماج آف انڈیا کی تنظیم سے بچپن کی شادی کے مخالفین الگ ہو گئے۔ اس کے بعد انہوں نے سدھارن سماج کی شروعات کی

(d) ایشور چندرا ودیا ساگر

بنگال کا ایک اور ممتاز اصلاح کار ایشور چندرا ودیا ساگر (1820ء تا 1891ء) تھا۔ جس وقت رام موہن رائے اور دوسرے اصلاح کار مغربی عقلیت پسند نظریات،

10th ss his 5. social and religious
Saturday, May 16, 2020 2:45:59 PM

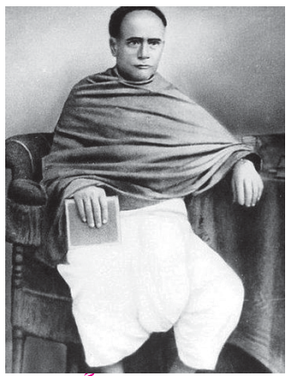

ایشور چندراودیاساگر

سوسائٹی کی اصلاح کے سلسلے میں رکھتے تھے، اس وقت ودیا ساگر نے ثابت کیا کہ ہندو عہد نامے ترقی پذیر تھے۔اس نے مقدس کتابوں اور عہد ناموں سے ثبوت پیش کیا کہ بیوہ عورتوں کے شوہر کی میت کے ساتھ جلانے کا کوئی قانون نہیں ہے اور بیوہ عورتوں کی دوسری شادی پر پوری پابندی نہیں ہے۔اس نے بہت سارے کتابچے اس بات کے دلائل پر لکھے اور اس کے وہ کتابچے جدید بنگالی نثر کے لئے واضح رہنمائی حیثیت رکھتے ہیں۔

اس نے لڑکیوں کی تعلیم کو آگے بڑھانے میں قائدانہ رول ادا کیا۔ اور بیش مار اسکولوں کے قیام میں اس نے ساتھ دیا۔اس نے اپنی پوری زندگی ہندو سماج کی کم عمر بیواؤں کی بہتری کے لئے نذر کی۔اس کی تحریک کے نتیجہ میں انگریز حکومت کی طرف سے بیوہ عورتوں کی دوبارہ شادی کا دفعہ (ایکٹ) 1856ء میں بن گیا۔اس دفعہ سے کم عمر بیوہ لڑکیوں کی زندگی میں بہتری آئی۔اور انہیں زندگی بغیر کے بیوہ پن سے نجات ملی۔

اس بات کا سہرا بھی ویدا ساگر کے سر جاتا ہے کہ کنسنٹ ایکٹ کے پہلے مرحلے کا قانون 1860ء میں بنا۔شروع میں شادی کے لئے عمر دس سال مقرر ہوئی۔اس عمر کو بڑھا کر 1891ء میں بارہ سال اور 1925ء میں تیرہ سال کر دیا گیا۔افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ 1929ء کے کنسنٹ کمیٹی نے جو عمر مقرر کی تھی وہ صرف کاغذ میں رہی اور اس کا علم ججوں، وکیلوں اور تھوڑے تعلیم یافتہ لوگوں کو بھی تھا۔

(e) پرارتھنا سماج :

مہاراشٹرا کا علاقہ ایک اور علاقہ تھا جہاں اصلاح کی کارروائیاں وجود میں آئیں۔ایک تحریک جو برہمو سماج کے مماثل تھی، 1867ء میں بمبئی میں قائم ہوئی اور وہ پرارتھنا سماج تھی۔اسکا بانی ڈاکٹر آتما رام پانڈورانگ (1825 تا 1898) تھا۔اس سماجی تنظیم کے دو نمایاں ممبر آر سی۔ بھندرکار اور جسٹس مہادیو گووندراناڈے تھے۔انہوں نے اپنے آپ کو اس قسم کے کاموں کے لئے وقف کر دیا تھا، جسے مختلف ذات کے لوگوں کو ایک ساتھ کھلانا مختلف ذات کے لوگوں کی آپس میں شادیاں کرانا، بیوہ عورتوں کی شادی اور عورتوں اور دبے کچلے طبقات کی ترقی۔راناڈے (1842-1901) بیوہ عورتوں کی شادی کے اسوسی ایشن (1861) کا بانی تھا۔اسی طرح 1870ء کے پونا سروا جانک سبھا اور دکن ایجوکیشن سوسائٹی (1884ء) کا بھی بانی تھا۔



M.G. راناڈے



ڈاکٹر آتمارام پانڈورنگ

5.2 ہندو تجدید کاری :

(a) سوامی دیانند سرسوتی اور آریہ سماج، 1875ء



سوامی دیانند سرسوتی

پنجاب میں اصلاحی تحریکات کا ہر اول دستہ آریہ سماج تھا۔اس کی بنیاد 1875 میں ایک گھومنے والے فقیر نے مغربی گنگا کے میدانوں میں رکھی۔جس کا نام سوامی دیانند سرسوتی تھا جس کا زمانہ (1824 تا 1883) تھا۔سوامی دیانند بعد میں اپنے نظریات وخیالات کو پھیلانے کے لئے پنجاب میں مقیم ہوگیا۔اس کی کتاب ستیارتھا پرکاش کی خوب اشاعت ہوئی۔ اس نے اعلان کیا کہ بچپن کی شادی، بیوی کی شادی نہ کرنا اور باہر کے سفر سے آلودگی ہونا، ان باتوں کا جواز مقدس کتابوں میں نہیں ہے۔اس کے مثبت اصول جن کا اعلان ہوا یہ تھے۔وحدانیت کا اقرار، بت پرستی کی برائی اور سماجی مذہبی رسومات میں برہمنوں کے تسلط کی تردید۔اس نے ہندومت میں موجود اوہام پرستی کو بھی رد کیا۔خاص کر پُرانوں کے لٹریچر میں موجود باتوں کی تردید کی۔اس کی آواز تھی کہ ''ویدوں کی طرف واپس جاؤ''۔

آریہ سماج نے برطانوی ہندوستان میں ہوئی مذہبی تبدیلیوں کا جائزہ لیا۔اس تحریک کا ایک اہم مقصد مذہبی تبدیلی کی روک تھام تھی۔اس نے صفائی کی ایک تقریب مرتب کی جسے سدھی تحریک کہا جاتا ہے جس کے ذریعہ مسلمان اور عیسائی ہونے والوں کو دوبارہ ہندو بنایا جاتا تھا۔

100 95 75 25 5 0
10th ss his 5. social and religious
Saturday, May 16, 2020 2:46:01 PM

آریہ سماج کی ابتدائی کامیابیاں سماجی اصلاح کے میدان میں اور تعلیم کی اشاعت کے سلسلے میں ہوئیں۔ آریہ سماج سے بہت سارے دیانندا اینگلو۔ ویدک اسکول اور کالج شروع کئے۔

(b) راما کرشنا :

راما کرشنا (1836 تا 1886) جو کلکتہ کے قریب دکشی نیسور کا ایک سادہ مذہبی آدمی تھا، اسے شہرت حاصل ہوئی۔ انیسویں صدی کے نصف آخر میں اس نے خدا کے ساتھ روحانی اتحاد پر زور دیا۔ وجد و جوش کے ان افعال کے ذریعہ جو بھجنوں کے گانے سے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ایک پر جوش کالی دیوی کی پوجا کرنے والا تھا۔ اس نے اعلان کیا کہ اس مقدس ماں دیوی کی تجلی کا ظہور ہوتا ہے۔ اس کے نظریہ کے مطابق تمام مذاہب میں جو عالمی مشترک عناصر پائے جاتے ہیں ان کو اگر اختیار کر لیا جائے تو نجات حاصل ہو جائے گی۔ اس کے اصول کے مطابق ''جیو اسیوا'' جس کا مطلب تمام مخلوقات خدا ہیں۔



راما کرشنا مشن، بیلور مٹھ



راما کرشنا

راما کرشنا مشن:

راما کرشنا کی ابتدائی کامیابی یہ تھی کہ اس نے تعلیم یافتہ جوانوں کو اپنی طرف مائل کیا۔ وہ جوان جو عقلیت پسندی کے حامل مذہبی اصلاحی تنظیموں جیسے برہمو سماج وغیرہ سے مطمئن نہیں تھے۔ اس کے انتقال کے بعد 1886 میں اس کے شاگردوں نے اپنے آپ کو منظّم کر کے ایک مذہبی فرقہ بنا لیا تھا اور آگے اس کی (راما کرشنا) کی زندگی اور تعلیمات کو ہندوستان میں اور بیرون ملک متعارف کرانے میں لگ گئے۔ اس کام میں جو روح رواں تھا وہ وویکانندا تھا۔ عیسائی مشنریوں کے تنظیمی ڈھانچہ کی طرح وویکانندا نے راما کرشنا مشن کو بھی منظّم طور سے قائم کیا اور اس کے ذریعہ صرف مذہبی کام ہی نہیں ہوئے تھے بلکہ اس تنظیم کا سماجی کاموں جیسے تعلیم، صحت و علاج اور قدرتی آفات کے وقت امدادی کاموں میں بھی حصہ ہوتا تھا۔

(C) سوامی ویویکانندا :

نریندرا ناتھ دتّا (1863 تا 1902) بعد میں سوامی وویکانندا کے نام سے مشہور ہوا۔ وہ راما کرشنا پرماہنسا کا ابتدائی دور کا شاگرد اور پیروکار تھا۔ وہ ایک تعلیم یافتہ جوان تھا جس نے راما کرشنا کے پیغام کو لے کر ساری دنیا میں پھیلایا۔ وہ رسمی فلسفیانہ عادات و اطوار سے مطمئن نہیں تھا۔ اس نے عملی طور پر خدمتِ انسانیت کے ویدانت کی وکالت کی۔ اس نے اس بات کی طرف ضرب لگائی کہ سادگی سے ہر اس ادارے کی مدافعت کی جائے جس کا تعلق مذہب سے ہو۔ اس نے تہذیبی قومیت پر زور دیا اور ہندوستانی جوانوں کو اس نے دعوت دی کہ وہ آگے آئیں اور ہندو سوسائٹی کو نئی زندگی دیں۔ اس کے خیالات نے ہندوستانیوں کے اندر خود اعتمادی پیدا کی اور وہ ہندوستانی جو مغرب کی مادی کامیابیوں پر احساس کمتری میں مبتلا ہو گئے تھے ان کے اندر خود اعتمادی لانے کی کوشش کی۔ وہ اس وقت مشہور ہوا جب اس نے 1893 میں چیکاگو میں منعقد کردہ مذاہب کی عالمی کانفرنس میں ہندو ازم پر تقریر کی۔ اس کی شہرت سے دشمنی رکھتے ہوئے کٹر ہندوؤں نے اس کی مذمت کی۔ اس کی اس بات پر ہنگامہ مچایا کہ وہ نچلی ذات کے ہندوؤں کو بھی مذہبی رسومات کے ادا کرنے کا مشورہ دیتا ہے جب کہ نچلی برادریوں کو مذہبی رسومات ادا کرنے سے الگ رکھا جاتا تھا۔ وویکانندا کے سرگرم افکار و نظریات نے بہت سے مغربی تعلیم یافتہ بنگالیوں کے درمیان سیاسی تبدیلی لانی چاہی۔ بہت سے جوانوں کو جو سودیشی تحریکات کے دوران فوجی قومی جدوجہد میں شامل تھے۔ جس سے بنگال کی تقسیم ہو رہی تھی۔ انہیں وویکانندا نے متحرک بنایا۔



سوامی وویکانندا

(d) تھیوصوفیانہ تحریکات:

اس سوسائٹی کی بنیاد 1875 میں USA میں رکھی گئی۔ بعد میں اسے 1886ء میں اڈیار، چنئی منتقل کر دیا گیا۔ اس کی بنیاد میڈم H.P. Blavatsky (1831 تا 1891) نے رکھی اور کرنل H.S. Olcott (1832 تا 1907) نے اس کو زور دینے میں کلیدی رول ادا کیا۔

تھیوصوفیانہ سوسائٹی نے ہندومت کی قدیم معیاری کتابوں کے مطالعہ پر لوگوں کو اکسایا، خاص کر اپنِشد اور بھگوت گیتا کے مطالعہ کو اپنایا۔ اس سوسائٹی نے ہندوستان کے اندر بدھ مت کی تجدید کاری میں

10th ss his 5. social and religious
Saturday, May 16, 2020 2:46:02 PM

اہم رول ادا کیا۔مغرب والوں کی ہندومت کی مقدس کتابوں میں دلچسپی نے تعلیم یافتہ ہندوؤں کو اپنے کلچر اور روایات کی فکر دلائی۔

انی بسنت کا رول (1847 تا 1933)

ہندوستان میں تھیوصوفیانہ تحریک اس وقت زیادہ مشہور ہوئی جب انی بسنت، کا انتخاب صدر کے طور پر ہوا۔انی بسنت نے نمایاں رول ہندوستانی قومی سیاست اور ہوم رول لیگ کے بنانے میں ادا کیا۔اس نے مانگ رکھی کہ ہندوستان میں ہوم رول آئرلینڈ کے خطوط پر بنایا جائے۔انی بسنت نے تھیوصوفیانہ خیالات کی اشاعت اپنے اخبارات ''نیو انڈیا'' اور ''کامن ویل'' کے ذریعہ کی۔


انی بیسنٹ

5.3 ذات پات کے نظام کے خلاف (Anti - caste)

(a) جیوتی با پھولے

جیوتی با گووندراؤ پھولے 1827 میں مہاراشٹرا میں پیدا ہوئے۔

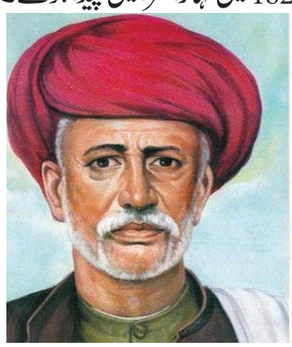
جیوتی با پھولے

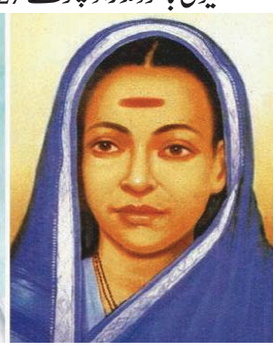
ساوتری بائی پھولے

انہوں نے اچھوت اقوام کے لئے سب سے پہلے ایک اسکول پونا میں 1852 میں کھولا۔انہوں نے 1870 میں ستیا شودک سماج قائم کیا۔جس کے معنی یہ ہیں۔سچائی کی تلاش کرنے والا سماج۔اس کا مقصد غیر برہمن اقوام کے اندر عزت نفس (خود کی عزت) اور حوصلہ مندی پیدا کرنا تھا۔

بیوہ عورتوں کی شادی خاص کر اونچے ذات کے ہندوؤں میں ممنوع تھی۔جیوتی با اور اس کی بیوی ساوتری بائی پھولے دونوں نے اپنی زندگیاں نچلے طبقات اور عورتوں کی بہتری کے لئے قربان کر دیں۔ جیوتی بانے یتیم خانے اور بیوہ عورتوں کے رہنے کے لئے گھر بنائے۔

جیوتی با کی کتاب غلام گری (غلامی) ایک اہم کتاب ہے جس سے خلاصہ کے طور پر اس کے بنیادی نظریات سامنے آتے ہیں۔

(b) نارائن گرو:

نارائن گرو کیرلا کے غریب ماں باپ کے گھر پیدا ہوئے، ان کا انتقال 1928 میں ہوا۔ وہ ایک سلجھا ہوا ملیالم، تمل اور سنسکرت زبانوں کا شاعر اور عالم تھا۔اس کے زمانے میں نچلی قوموں کی رسائی مندروں، گلیوں، عوامی ٹینکوں، کنوؤں اور تعلیمی اداروں تک نہیں تھی۔ ادنیٰ ذات کے مردوں اور عورتوں کو جسم کے اوپر کے حصے کے کپڑے سے ڈھانکنے کی اجازت نہیں تھی۔ان ہولناک ظالمانہ حالات سے جو کم ذات کے لوگوں پر گزر رہے تھے اس نے اپنی زندگی ان دبی کچلی اقوام کی بہتری کے لئے نذر کر دی۔اس نے شری نارائنا دھرما پری پلانا یوگم نام کی ایک تنظیم قائم کی۔اس کا مقصد نچلی قوموں کو ترقی پر لانا تھا۔اس نے ایک بڑا مندر اروی پورم میں بنایا جو سب کیلئے وقف تھا۔اس کی تحریک نے کیرلا کی سوسائٹی اور سماج میں ایک بنیادی تبدیلی پیدا کی۔خصوصاً غریبوں کو اس کا فائدہ ہوا۔مفکرین اور ادیب جیسے کمرن اسن اور ڈاکٹر پالیو وغیرہ نے اس کے نظریات سے متاثر ہوئے اور انہوں نے اس تحریک کو آگے بڑھایا۔



نارائن گرو


ایان کلی

(c) ایان کلی (Ayyan kali)

ایان کلی 1863ء میں ترونندا پورم کے وینگانور علاقہ میں پیدا ہوا بعد میں وہ ٹراونکور کے شاہانہ علاقہ میں منتقل ہو گیا۔وہاں اسے جو ذات پات کی تفریق کا سامنا ہوا، اس کے نتیجہ میں وہ ذات پات کی تفریق کے خلاف تحریکات کا لیڈر بن گیا اس جدوجہد میں عوامی جگہوں اور اسکولوں تک ادنیٰ درجے کے لوگوں کی رسائی بھی تھی۔

شری نارائنا گرو کی تحریک سے استفادہ کرتے ہوئے ایان کلی نے سادھو جنا پری پالانا سنگم کی بنیاد رکھی۔یعنی غریبوں کے تحفظ کے لئے ایک اسوسی ایشن 1907 میں بنایا گیا

5.4 اسلامی اصلاحات : Islamic Reforms

1857 کی عظیم بغاوت (غدر) کے بعد ہندوستان مسلمان مغربی تہذیب کو بدگمانی اور نفرت کے ساتھ دیکھنے لگے۔مسلمان قوم کو ڈر تھا کہ مغربی تعلیم، مغربی تہذیب اور مغربی خیالات ان کے دین و مذہب کے لئے خطرناک ثابت نہ ہو جائیں۔اس لئے مسلمانوں میں سے تھوڑے لوگوں نے ہی جدید تعلیم کے راستے کو اپنایا۔

10th ss his 5. social and religious
Saturday, May 16, 2020 2:46:03 PM

سرسید احمد خان

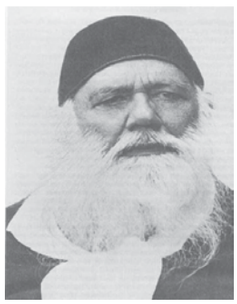

سرسید احمد خان

سرسید احمد خان کی پیدائش دہلی میں 1817 میں ہوئی۔ وہ ایک شریف گھرانے کے فرد تھے۔ سرسید احمد خان نے سوچا کہ تعلیم کی کمی خصوصاً جدید تعلیم سے بے بہرہ رہنا مسلمانوں کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے اور انہیں پسماندہ کردے گا۔ انہوں نے مسلمانوں کو نصیحت کی کہ وہ مغربی سائنس کی تعلیم حاصل کریں اور حکومت کی ملازمتوں میں آئیں۔ انہوں نے ایک سائنٹفک سوسائٹی کی قائم کی اور اس کے ذریعہ بہت سی انگریزی کتابوں خصوصاً سائنس کی مفید کتابوں کا اردو زبان میں ترجمہ کروایا۔ ان کا ماننا تھا کہ مسلمانوں کی تعلیم سے دلچسپی اور انگریزی حکومت سے ٹکراؤ کے بغیر جڑ کر رہنا مسلمانوں کے لئے مفید ہے اس لئے انہوں نے مسلمانوں کو نصیحت کی کہ وہ انگریزی تعلیم کے حصول میں توجہ دیں اور دلچسپی دکھائیں۔

علی گڑھ تحریک Aligarh Movement

سرسید احمد خان کی تحریک کو **علی گڑھ تحریک** اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کی خدمات اور کاموں کا مرکز علی گڑھ رہا ہے۔ جہاں انہوں نے 1875 میں محمڈن اینگلو اورینٹل کالج قائم کیا اور وہ کالج ہندوستانی مسلمانوں کی تاریخ میں ایک امتیازی نشان (land Mark) کا درجہ رکھتا ہے۔ اور وہ کالج ترقی پاکر 1920 یونیورسٹی کا مقام حاصل کیا۔

دیوبند تحریک Deoband Movement

دیوبند تحریک ایک تجدیدی تحریک ہے جسے خالص مسلم علماء نے چلائی علماء کی ایک جماعت نے مولانا محمد قاسم نانوتویؒ (1832 تا 1880ء) اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ (1828 تا 1905ء) کی قیادت میں ایک مدرسہ دیوبند ضلع سہارنپور میں 1866ء میں قائم کیا۔ اس مدرسہ کے نصاب میں انگریزی تعلیم اور مغربی تہذیب کو جگہ نہیں دی گئی۔ اس ادارے نے اسلام کو اصلی حالت میں پیش کیا اور اس کا اہم مقصد اخلاقی اور دینی لحاظ سے مسلم قوم و نئی زندگی بخشنا ہے۔

مولانا محمود الحسن دیوبند کے نئے قائد (لیڈر) بنے۔ جمعیۃ العلماء کی بھی انہوں نے قیادت کی۔ ان ہی کی رہنمائی میں جمعیۃ العلماء نے ہندوستان کے ہمہ گیر اتحاد کے پس منظر میں ہندوستانی مسلمانوں کے دین و شریعت اور سیاسی حقوق کے تحفظ میں نمایاں کردار ادا کیا۔

5.5 پارسی اصلاحی تحریکات (Parsi Reform Movement)

انیسویں صدی کے وسط میں تعلیم یافتہ پارسیوں میں اصلاحی کارروائیاں بمبئی میں شروع ہوئیں (زرتشت لوگ جو دسویں صدی میں ایران سے ہندوستان آکر پناہ لئے)۔ فردونجی ناروجی نے رہنمائی مژدایسنان سبھا کی بنیاد رکھی جس کا مطلب پارسی اصلاحی سوسائٹی تھا۔ اس کا قیام 1851ء میں ہوا۔ ''راست گفتار'' یعنی ''سچ بات کہنے والا'' اس تحریک کی اہم پکار تھی۔ اس سبھا کے لیڈر تقریبات جیسے منگنیوں، شادیوں اور جنازوں میں ہونے والی رسومات پر تنقید کرتے تھے، وہ بچپن کی شادیوں اور علم نجوم کے استعمال کی مخالفت بھی کرتے تھے۔ بہرام جی ملیباری نے بچپن کی شادیوں کو ختم کرنے کا قانون بنانے کے لئے ایک مہم کا آغاز کیا۔ اس قوم نے بہت سے لیڈر تیار کئے جیسے فیروز شاہ مہتا اور دین شاواچا جنہوں نے ابتدائی کانگریس میں بڑا رول ادا کیا تھا۔

5.6 سکھ اصلاحی تحریکات (نیرن کاری اور نام دھاری) Sikh Reform Movement (Niran Karis and Namdharis)

اصلاحی تحریکات کی لہر نے ہندوستان میں کسی قوم کو نہیں چھوڑا۔ انہی میں پنجاب کے سکھ بھی تھے جنہوں نے اصلاحی کوششیں کیں۔ بابا دیال داس جو نیرن کاری تحریک کا بانی تھا اس نے خدا کی عبادت (بے شکل وصورت) کرنے پر زور دیا۔ اس نے بتوں کی پوجا اور بت پرستی سے تعلق رکھنے والے رسوم و رواج اور گرو نانک کے احترام میں ان کی تصویریں رکھنے سے روکا۔ اس کی تعلیمات میں آدی گرنت کا خلاصہ پایا جاتا ہے۔ اس نے گوشت کھانے اور شراب نوشی سے لوگوں کو منع کیا۔

نام دھاری تحریک جس کا بانی بابا رام سنگھ تھا وہ ایک سماجی مذہبی تحریک تھی جو سکھوں میں چلائی گئی۔ نام دھاری تحریک میں سکھ مذہب کی علامتوں کو پہننے پر زور دیا جاتا ہے صرف تلوار نہیں رکھی جاتی اس کے بدلے میں بابا رام سنگھ اپنے پیروکاروں کو ایک لاٹھی رکھنے کی تائید کرتا تھا۔ اس تحریک میں مرد اور عورت دونوں کو برابر سمجھا جاتا ہے اور بیوہ کی دوسری شادی کا طریقہ رائج ہے۔ اس تحریک میں جہیز لینا اور بچپن کی شادی ممنوع ہے۔

آریہ سماج اور عیسائی مشنریوں کے اثرات کے بڑھنے کے نتیجے میں امرتسر کی سنگھ سبھا قائم ہوئی۔ اس کا اہم مقصد سکھ مذہب کی اصلیت باقی رکھنا تھا۔ برطانوی حکومت کی تائید سے اس تحریک نے سکھوں کے لئے امرتسر میں خالصہ کالج قائم کیا۔ سنگھ سبھا اکالی تحریک کا پیش رو تھا۔

10th ss his 5. social and religious
Saturday, May 16, 2020 2:46:04 PM

5.7 ٹمل ناڈو کے سماجی اصلاح کار
Social Reformers of Tamil Nadu

(a) رامالنگا سوامی گل

رامالنگا سوامی گل یا رامالنگا اڈیگل (1823 تا 1874ء) جو ولالار کے نام سے مشہور ہیں، چدمبرم کے قریب ایک دیہات مرودور میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کے مرنے کے بعد ان کا خاندان ان کے بھائی کے گھر چنئی منتقل ہوگیا۔ رسمی تعلیم کے نہ ہونے کے باوجود ان میں بہت قابلیت تھی۔ راما لنگا نے جانداروں کے درمیان ذمہ داری اور رحم دلی پر زور دیا۔ انہوں نے اپنا نظریہ پیش کیا کہ جو لوگ مصیبت زدہ لوگوں پر رحم دل نہیں ہوتے، وہ سخت دل ہوتے ہیں اور ان کی عقل ابر آلود ہوجاتی ہے۔ انہوں نے سارے جانداروں پر، یہاں تک کہ پودوں پر بھی رحم دلی اور ان سے ہمدردی ظاہر کی۔ اس بات کو وہ جیوا کروینا کہتا تھا۔ انہوں نے سمرساویدا سن مارگا سنگم قائم کیا جس کو 1865 میں نام بدل کر سمرساسُدھا سن مارگا ستیا سنگا رکھ دیا۔ جس کے معنی کائناتِ خودی میں خالص سچ کی سوسائٹی (سماج) کے ہیں۔ رامالنگا نے 1867 میں وڈالور میں ایک لنگر خانہ بنایا جہاں پر سبھی ذات کے لوگ آکر کھانا کھاتے تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب جنوبی ہندوستان میں ایک سخت قحط پڑا تھا۔ ان کے گیتوں کو جمع کرکے ''تروارُ پا'' (فضل والے گیت) کے نام سے پیش کیا گیا۔



وڈلورستیانیانا سبھا



رامالنگا اڈگلار

رامالنگا ملک کے اندر موجود بھوک اور غربت سے تنگ تھا۔ اس کا کہنا تھا ''میں غریب لوگوں کو دیکھتا ہوں وہ بھوک سے دبلے ہوتے جارہے ہیں۔ اور وہ روزانہ تھکے ماندے گھر جاتے ہیں۔ ان کی بھوک جب تک ختم نہیں ہوجاتی میرا دل دکھتا رہے گا۔ جو لوگ مہلک بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں، میں ان کو اپنے پاس پاتا ہوں اور میرا دل کانپتا رہتا ہے۔ میں ان لوگوں کو دیکھتا ہوں جو غریب ہیں اور انہیں عزت حاصل نہیں ہے اور ان کے دل بیزار ہوتے ہیں اور ان کی فکر مندی میں میری کمزوری بڑھتی ہے۔''

(b) ایوتھی داسر Iyothee Thassar



ایوتھی داسر

پنڈت ایوتھی داسر (1845 تا 1914) بنیادی طور ایک ٹمل فاضل تھا۔ سدھا طریقۂ علاج کا معالج، ایک صحافی اور ایک سماجی سیاسی فعال کارکن تھا۔ وہ چنئی میں پیدا ہوا۔ وہ ٹمل، انگریزی، سنسکرت اور پالی زبانوں میں روانی سے گفتگو کرتا تھا۔ اس نے ایک نیا معلوماتی تجربہ کیا جس کے تحت اس نے صحافت کو ایک آلہ اور ہتھیار کے طور پر استعمال کرکے عوامی اشاعت کے دائرے میں دست درازی کی۔ وہ عوامی اشاعت کا دائرہ جس پر آج تک بڑی ذات کے لوگوں کا تسلط ہے۔ اس نے سماجی انصاف کے لئے جد و جہد کی اور اس نے اچھوت اقوام کو ذات پات کے چنگل سے چھٹکارا دلانے کے لئے کام کیا۔ نیز اس نے ذات پات سے آزاد شناخت کے قائم کرنے کے لئے بھی محنت کی۔ اور ذات کی بنیاد پر سرداری کو اور اچھوت کے نظریہ کو ختم کرنے کی اس نے کوشش کی۔ اس نے تعلیم کو ایک اہم ہتھیار سمجھا، جس کے ذریعہ قوت حاصل کی جاسکتی ہے اور ٹمل ناڈو میں اچھوتوں کے لئے اسکول قائم کرنے کے لئے چلانے والی طاقت قرار دیا۔

پنڈت ایوتھی داسر نے اڈوائی دانندا سبھا نامی ایک تنظیم بنائی اور اس کے ذریعہ سے اچھوتوں کے لئے مندروں میں داخلہ کے لئے آواز اٹھائی اور 1882ء میں جان رتنم اور ایوتھی داسر نے مل کر ایک تحریک چلائی جس کا نام دراوڑا کژگم تھا اور 1885ء میں دراوڑا پانڈین نامی ایک رسالہ جاری کیا۔ اس نے 1891ء میں دراوڑا مہاجنا سبھا کی بنیاد رکھی اور اس اسوسی ایشن کی پہلی کانفرنس اس نے نیلگری میں منعقد کی۔ اس نے ایک ہفتہ واری رسالہ 1907ء میں ورو پیسہ ٹملن نامی شروع کیا اور وہ اس کے انتقال کے سال 1914ء تک چھپتا رہا۔

پنڈت ایوتھی داسر، ہندو دھرم سے مایوس ہوگیا۔ وہ ہندو دھرم جو ذات پات کی بنیاد کو باقی رکھنا چاہتا تھا۔ تھیوصوفیانہ آرگنائزر کرنل H.S آلکٹ کے اثر و رسوخ سے 1898ء میں وہ سری لنکا کو گیا اور وہاں اس نے بدھ مت کو اختیار کرلیا۔ واپس آکر اسی سال اس نے مدراس میں ساکیا بدھسٹ سوسائٹی قائم کی اور وہاں سے عقلیت پسندانہ مذہبی فلسفہ کو بدھ مذہب کے ذریعے لانا چاہا۔

انہوں نے 1907 میں ورو پیسہ ٹملین نامی ایک ہفتہ وار رسالہ شروع کیا اور 1914 میں اپنی وفات تک اسے جاری رکھا۔

10th ss his 5. social and religious
Saturday, May 16, 2020 2:46:05 PM

SUMMARY خلاصہ

- راجہ رام موہن رائے کے ذریعہ برہموسماج کی بنیاد اور موہن رائے کی موت کے بعد مہارشی دیویندر ناتھ ٹیگور اور کیشب چندراسین کے برہموسماج کی کارروائیوں کو آگے بڑھانے کے بارے میں مباحثہ دیا گیا ہے۔
- M.G. راناڈے کا پرارتھنا سماج میں حصہ۔ اس کے بارے میں جانچ کی گئی ہے۔
- آریہ سماج کی سوامی دیانند سرسوتی کی قیادت میں ہندومت کی اصلاحی کوششیں۔ ساتھ ہی ساتھ عیسائیت قبول کرنے والوں کو دوبارہ ہندو بنانے کی کوششیں گئی دکھائی ہیں۔
- بنیادی اصلاح کار ایشور چندرا ودیاساگر اور اس کی عورتوں کی ترقی کے لئے کی گئی کوششوں کو واضح کیا گیا ہے۔
- ہندومت کی تبدیلی میں راما کرشنا پرامہنسا اور اس کے شاگرد سوامی وویکانندا کا رول سمجھایا گیا ہے۔
- تھیوصوفیانہ سوسائٹی کا کام اور اس کی صدر رانی بسنت کی کوششوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ علی گڑھ تحریک جس کی قیادت سرسید احمد خان نے کی، اس کے بارے میں انکشافات دئے گئے ہیں۔
- پارسیوں اور سکھوں میں اصلاحی تحریکات کی نشاندہی کی گئی ہے۔
- مہاراشٹرا میں جیوتی باپھولے اور ٹمل ناڈو میں ایوتھی داسر کے ان کاموں کے بارے میں گفتگو کی گئی ہے جن سے دبے کچلے اور کمزور طبقات کو سماجی انصاف دلایا گیا ہے۔

GLOSSARY فرہنگ الفاظ

Alleged	stated but not proved	بیان کردہ
Ecstatic	in a state of extreme happiness	نہایت خوشی کی حالت
Volumnous	bulky	ضخیم
Reiterated	repeat a statement for emphasis	زور دے کر کسی بات کو دہرانا
Idolatry	the practice of worshipping idols	بت پرستی
Traet	a small booklet	ایک چھوٹا کتابچہ
Revelation	disclosure	انکشاف

EXERCISE مشق

M6BGQ

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے۔

1۔ کس سال میں ستی کے رواج کو ختم کیا گیا؟

(a) 1827 (b) 1829
(c) 1826 (d) 1927

2۔ دیانند سرسوتی نے جس سماج کی بنیاد ڈالی تھی اس کا نام کیا تھا؟

(a) آریہ سماج (b) برہموسماج
(c) پرارتھنا سماج (d) آدھی برہموسماج

3۔ کس کی کوششوں سے بیوہ کی دوسری شادی کے قانونی دفعہ 1856 کا اجراء ہوا۔

(a) ایشور چندراودیاساگر (b) راجہ رام موہن رائے
(c) انی بسنت (d) جیوتی باپھولے

4۔ کس کی پکار راست گفتار کی تھی؟

(a) پارسی تحریک (b) علی گڑھ تحریک
(c) راما کرشنا مشن (d) دراوڑا مہاجنا سبھا

10th ss his 5. social and religious
Saturday, May 16, 2020 2:46:05 PM

5۔ نام دھاری تحریک کا بانی کون تھا؟

(a) بابا دیال داس (b) بابا رام سنگھ

(c) گرونانک (d) جیوتی با پھولے

6۔ بیوہ کی دوبارہ شادی کے اسوسی ایشن کا بانی کون تھا؟

(a) MG راناڈے (b) دیوندر ناتھ ٹیگور

(c) جیوتی با پھولے (d) ایان کلی

7۔ ’’ ستیارتھ پراکاش ‘‘ کتاب کا مصنف کون تھا؟

(a) دیانند سرسوتی (b) ایشور چندر ودیا ساگر

(c) انی بسنت (d) سوامی شرادانا تھا

II خالی جگہ بھرتی کیجئے:

1۔ ..... نے سمارسا ویداسن مرگا سنگم کی بنیاد رکھی۔

2۔ پونا سروجانک سبھا کا بانی ..... تھا۔

3۔ غلام گری کتاب ..... نے لکھی۔

4۔ راما کرشنا مشن ..... نے قائم کیا۔

5۔ اکالی تحریک کو آگے بڑھانے والا ..... تھا۔

6۔ ورو پیسہ ٹملین کو ..... نے شروع کیا۔

III۔ صحیح بیان کا انتخاب کیجئے

1۔ (i) راجہ رام موہن رائے وحدانیت کی تعلیم دی۔

(ii) اس نے بت پرستی کی حوصلہ افزائی کی۔

(iii) اس نے کتابچے سماجی برائیوں کی مذمت میں شائع کئے۔

(a) i اور ii صحیح ہیں۔

(b) i ii اور صحیح ہیں۔

(c) ii , i اور iii صحیح ہیں۔

(d) i اور iii صحیح ہیں۔

2۔ (i) پرارتھنا سماج کی بنیاد ڈاکٹر آتمارام پانڈورنگ نے رکھی۔

(ii) پرارتھنا سماج نے مل جل کر کھانے اور تمام ذاتوں کے درمیان آپسی شادیوں کی حوصلہ افزائی کی۔

(iii) جیوتی با پھولے نے مردوں کی ترقی کے لئے کام لیا۔

(iv) پرارتھنا سماج پنجاب میں شروع ہوا

(a) i صحیح ہے۔

(b) ii صحیح ہے۔

(c) i اور ii صحیح ہیں۔

(d) iii اور iv صحیح ہیں۔

3۔ (i) راما کرشنا مشن نے سرگرمی سے سماجی کاموں جیسے تعلیم، صحت اور قدرتی آفات کے وقت امداد میں حصہ لیا۔

(ii) راما کرشنا مشن خدا کے ساتھ روحانی اتحاد کے لئے وجد میں لانے والے افعال پر زور دیتا تھا۔

(iii) راما کرشنا نے راما کرشنا مشن شروع کی۔

(a) i صحیح ہے۔

(b) i اور ii صحیح ہیں۔

(c) iii صحیح ہے۔

(d) i اور iii صحیح ہیں۔

4۔ دعوی (A): جیوتی با پھولے نے یتیم خانے اور بیواؤں کے لئے گھر بنائے۔

سبب (R): جیوتی با پھولے بچپن کی شادی کی مخالفت کرتا تھا اور بیوہ کی دوبارہ شادی کی تائید کرتا تھا۔

(a) دعوی صحیح ہے مگر سبب دعوی کے مناسب نہیں ہے۔

(b) دعوی صحیح ہے اور سبب بھی دعوی کے مناسب ہے۔

(c) سبب صحیح ہے، مگر دعوی غیر متعلق ہے۔

(d) دونوں غلط ہیں۔

IV۔ جوڑ لگایئے:

1۔ ورو پیسہ ٹملین – بیواؤں کی دوبارہ شادی کی اصلاحی دفعہ

2۔ تروروٹپا – نیر نکاری

3۔ بابا دیال داس – آدی برہمو سماج

4۔ ایشور چندر ودیا ساگر – رسالہ

5۔ دیبندر ناتھ ٹیگور – دل کش گیت

10th ss his 5. social and religious
Saturday, May 16, 2020 2:46:06 PM

V۔ مختصر جوابات لکھئے:

1۔ دیوندر ناتھ ٹیگور نے جو چار ایمان ویقین کے مقولے لکھے ہوئے انہیں سمجھایئے؟

2۔ سماجی اصلاح میں مہاادیوگووندراناڈے کے حصہ پر تبادلۂ خیال کیجئے؟

3۔ رامالنگا اڈیکل کی اصلاحات پر ایک نوٹ لکھئے؟

4۔ برہموسماج نے جو سماجی برائیاں ختم کیں، ان کی فہرست بنایئے؟

5۔ جیوتی باپھولے نے غریبوں اور دبے کچلے طبقات کے لئے جو رفاہی کام کئے، ان کی نشان دہی کیجئے؟

VI تفصیلی جوابات لکھئے:

1۔ انیسویں صدی کے اصلاحی تحریکات کس ماحول اور پس منظر میں وجود پذیر ہوئے، تبادلۂ خیال کیجئے۔

2۔ ہندوستانی سماج کو دوبارہ زندگی دلانے میں راما کرشنا پرامہنسا اور سوامی وویکانندا کا کیا حصہ رہا، اس کا محاسبہ کیجئے۔

3۔ انیسویں صدی کے مصلحین کا عورتوں کو بہتر مقام دلانے میں کیا رول رہا؟ اس پر ایک مضمون لکھئے۔

VII کارروائی :

1۔ طلباء کی طرف سے رول پلے: انیسویں صدی کے مصلحین اور ان کی اصلاحات کے سلسلے میں۔

2۔ انیسویں صدی اور موجودہ زمانے کی برائیوں پر مباحثہ۔

REFERENCE BOOKS مزید استفادہ کے لئے کتابیں

1. Kenneth W. Jones, *Socio-Religious Reform Movement in British India*, New Edition, Cambridge University Press, 2006.
2. Manickam, S., Depressed Class Movement in South India, in Manikumar K.A. (ed.), *History and Society*, Tirunelveli, 1996.
3. V. Geetha and S.V. Rajathurai, *Towards a Non-Brahmin Millennium from Iyothee Thass to Periyar*, Calcutta, 1998.
4. Mohan, P. Sanal (2013), Religion, Social Space, and Identity: The Prathyaksha Raksha Daiva Sabha and the Making of Cultural Boundaries in Twentieth Century Kerala in Joan Mencher(ed.), *Life as a Dalit: Views from the Bottom on Caste in India*, SAGE Publications.

INTERNET RESOURCES انٹرنٹ کے ذرائع

1۔ https://www.deccanherald.com.

2۔ http://en.wikipedia.org/wiki/timesofindia.com

ICT کارنر

انیسویں صدی میں سماجی اور مذہبی اصلاحی تحریکات

مرحلے :

- براؤزر کھولئے اور دئے گئے URL کو ٹائپ کیجئے یا QR کوڈ کو اسکین کیجئے۔
- سرچ باکس میں 'History of modern India' ٹائپ کیجئے۔
- تصویری وضاحتوں کے ذریعے ٹائم لائن کے واقعات کو تلاش کیجئے۔

Website URL:
https://www.timetoast.com/categories

10th ss his 5. social and religious
Saturday, May 16, 2020 2:46:06 PM

اکائی - 6

ٹمل ناڈو میں برطانوی حکومت کے خلاف ابتدائی بغاوتیں

Early Revolts against British Rule in Tamil Nadu



سیکھنے کے مقاصد:

خود کی واقفیت کے لئے

- پالیکار رنظام اور انگریزوں کے خلاف پالیکاروں کی بغاوتیں
- انگریزوں کے عروج کے خلاف ویلو ناچیار، پلی دیور، کٹابومن اور مرودو برادران
- جنوبی ہندوستان کی برطانوی مصالحت کے جواب میں ویلور کی بغاوت

6LXIO

تمہید:

کرناٹک کی تیسری جنگ میں فرانسیسی اور اس کے حلیفوں کو شکست دینے کے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنے اثر ورسوخ اور اقتدار کو پھیلانا اور مضبوط کرنا شروع کر دیا۔ اگر چہ کہ انگریزوں کے خلاف مقامی حکمرانوں اور جاگیردارانہ سرداروں نے مزاحمت کی۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے اقتدار کی عظمت کے خلاف مزاحمت سب سے پہلے ترنل ویلی علاقے کے پلی دیور نے کی۔ اسے دیکھتے ہوئے ٹمل ناڈو میں دوسرے علاقائی سرداروں جیسے ویلو ناچیار، ویرا پانڈیا کٹابومن، مرورو برادران اور دیرن چنا ملئی نے بھی انگریزوں کے خلاف لڑائی کی، ان لڑائیوں کو پالیکاروں کی جنگیں کہا جاتا ہے، وہی جنگیں ترقی پاتے ہوئے 1806ء میں ویلور بغاوت کی شکل اختیار کر گئی۔ اسی ویلور بغاوت کے بارے میں اس سبق میں بحث کی جائے گی۔

6.1 برطانویوں (انگریزوں) کے خلاف علاقائی طاقتوں کی مزاحمتیں

(a) پالیم اور پالیکارر:

لفظ پالیم کے معنی بادشاہت، ایک فوجی کیمپ یا ایک چھوٹی سی سلطنت کے ہیں۔ ٹمل میں پالیکارر چھوٹی سلطنت کے حامل بڑی حکومت کے ماتحت جاگیرداروں کی حیثیت سے کام کرنے والوں کو کہا جاتا ہے۔ اس نظام کے تحت پالیم کا عہدہ اس شخص کو دیا جاتا تھا جس کی اچھی فوجی خدمات ہوتی تھیں۔ اس قسم کا پالیکار نظام کاکاتیا سلطنت کے ورنگل کے راجہ پرتابا اودرا کے دور میں پایا جاتا تھا۔

اس نظام کو ٹمل ناڈو میں لانے والا وسوانا تھا نایک تھا جب وہ 1529 میں مدورائی کا نایک حکمران بنا اور اسے حکمرانی اپنے وزیر اریانادار کی مدد سے حاصل ہوئی۔ قدیم روایتی طریقہ سے اندازاً 72 پالیکار ہوتے تھے۔

ان پالیکاروں کو مال گذاری وصول کرنے، علاقہ کا انتظام کرنے، جھگڑوں کو چکانے اور نظم وضبط اور قانون کو برقرار رکھنے کی آزادی حاصل تھی۔ ان کے تھانیداری کی ذمہ داریوں کو پڈی کاول یا ارسو کاول کہا جاتا تھا۔ بہت سے مواقع میں وہ پالیکار، نایک حکمرانوں کی حکومت کے کاموں میں مدد کرتے تھے۔ ان راجاؤں اور پالیکاروں کے درمیان شخصی تعلقات اور آپسی معاہدات کے نتیجہ میں ان کا نظامِ حکومت تقریباً دوسو سالوں تک چلتا رہا۔ یہاں تک کہ ان علاقوں پر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا۔

10th ss his 6. UM early revolts
Saturday, May 16, 2020 2:32:41 PM

مشرقی اور مغربی پالیم

نا یک حکمرانوں کے بنائے ہوئے ان 72 / پالیکاروں میں دو بلاک (حصے) تھے، ان کے نام مشرقی اور مغربی پالیم تھے۔ مشرقی پالیم ستور، ناگالاپورم، ایٹایاپورم اور پنچالم کروچی تھے اور مغربی پالیم اوتھوملئی، تھلاون کوئٹی، نڈوکروچی، سنگم پٹی، سیتھورو وغیرہ تھے۔ سترھویں اور اٹھارویں صدیوں کے دوران پالیکار ٹمل ناڈو کی سیاست پر چھائے ہوئے تھے۔ وہ اپنے پالیم (علاقوں) میں بڑی آزادی کے ساتھ کام کرتے تھے۔

6.2 پالیکاروں کی بغاوت 1755 تا 1801ء

(a) پلی دیور کی بغاوت : (1755 - 1767)

1755ء میں آرکاٹ نواب کے بھائی محفوظ خان نے کرنل ہیرون کی زیرِ نگرانی اچانک کمپنی کی ایک فوج ترونل ویلی کو بھیجی۔ مدورائی آسانی کے ساتھ ان کے قبضہ میں آ گیا۔ اس کے بعد کرنل ہیرون کو پلی دیور کے ساتھ معاملہ طے کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ اس لئے کہ وہ مسلسل کمپنی کے مقابلہ میں لڑکار رہا تھا۔


پلی دیور

پلی دیور نے مغربی پالیکاروں میں اپنا اچھا اثر ورسوخ بنا لیا تھا۔ توپ کے حصول اور سپاہیوں میں ان کی فراہمی کے اپنے منصوبے کو ہیرون نے آگے بڑھایا اور مدورائی کو واپس آ گیا، ہیرون کو واپس بلا لیا گیا اور اسے سروس سے برطرف کر دیا گیا۔

انگریزوں کے دشمنوں کے ساتھ عہد و پیمان اور اتحاد:

چندا صاحب کے ایجنٹ تین پٹھان افسروں میاں ناہ، مڈی میاہ اور نبی خان کٹک نے مدورائی اور ترونل ویلی کے علاقوں کی سربراہی کی۔ انہوں نے آرکاٹ کے نواب محمد علی کے خلاف ٹمل پالیکاروں کی مدد کی۔ ان کے ساتھ پلی دیور نے قریبی تعلقات قائم کئے۔ پلی دیور نے پالیکاروں کا ایک اتحاد بھی قائم کیا تا کہ انگریزوں کے ساتھ جنگ کیا جا سکے۔ سواگری کے پالیکاروں کے سوا پالیم کے سارے ماراوروں نے اس کا ساتھ دیا۔ ایتاوپرم اور پنچالم کروچی بھی اس اتحاد میں شامل نہیں ہوئے بعد میں رامناداپورم اور پدوکوٹائی کے راجاؤں کی تائید حاصل کرنے کی کوشش کی۔ حیدر علی پلی دیور کی مدد نہیں کر سکے۔ اس لئے کہ وہ پہلے ہی سے مرہٹوں کے ساتھ کئی تنازعات میں پھنسے ہوئے تھے۔

کلا کاڈو کی جنگ:

نواب آرکاٹ نے اچانک زائد سپاہیوں کی ایک کمک (امداد) محفوظ خان کو بھیجی اور وہ فوج ترونل ویلی کی طرف آگے بڑھی۔ کمپنی کے 1000 سپاہیوں کے علاوہ محفوظ خان کو نواب کی طرف سے بھیجے گئے مزید 600 سپاہی اسے ملے۔ اس کے ساتھ محفوظ خان کو پیدل فوج کی مدد بھی حاصل تھی۔ محفوظ خان کے اپنی فوج کو کلا کاڈو کے قریب پہنچانے سے پہلے 2000 سپاہی ٹراونکور سے آ کر پلی دیور کی فوج میں شامل ہو گئے۔ اس جنگ میں محفوظ خان کی فوجوں کو شکست ہوئی۔

یوسف خان اور پلی دیور :

پلی دیور کی ماتحتی میں پالیکاروں کی منظّم مزاحمت نے انگریزوں کو ترونل ویلی کے معاملات میں براہِ راست مداخلت کا موقع فراہم کیا۔ 1756 تا 1763 ٹراونکور کے راجہ کی مدد حاصل ہونے سے ترونل ویلی کے پالیکاروں نے پلی دیور کی قیادت میں مسلسل نواب کے اقتدار کے خلاف بغاوتی کارروائیاں کرتے رہے۔ یوسف خان جو خان صاحب کے نام سے مشہور تھے۔ اسلام لانے سے پہلے ان کا نام مرودانا یگم تھا، وہ کمپنی کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ تروچراپلی سے بڑے بڑے گن اور سامان جنگ کے آنے تک پلی دیور پر حملہ کرنے کے لئے تیار نہیں تھے، چونکہ انگریزوں کی لڑائی، فرانسیسیوں، حیدر علی اور مرہٹوں کے ساتھ چل رہی تھی، توپ خانہ ستمبر 1760 ہی کو پہنچا۔ یوسف خان نے نرکاٹوم سیول کے قلعہ کو مسمار کرنا شروع کیا اور وہ حملہ تقریباً دو مہینوں تک چلتا رہا۔ 16 مئی 1761ء میں پلی دیور کے تین بڑے قلعے (نرکاٹوم سیول۔ واسودیوانلور اور پانا پور) یوسف خان کے قبضہ میں آ گئے۔

اسی دوران انگریزوں نے پانڈیچیری پر قبضہ کر لیا اور فرانسیسیوں کو بے نام ونشان کر دیا۔ فرانسیسیوں کی امداد کے ختم ہونے کے نتیجہ میں پالیکاروں کا اتحاد پارہ پارہ ہو گیا۔ ٹراونکور، سیتور، اودوملائی اور چرندائی

10th ss his 6. UM early revolts
Saturday, May 16, 2020 2:32:41 PM

نے اپنی وفاداری دشمن کے ساتھ کرلی۔ یوسف خان جس نے کمپنی کو اطلاع دئے بغیر پالیکاروں کے ساتھ معاملہ طے کررہا تھا اس پر غداری کا الزام لگا کر 1764 میں اسے پھانسی دے دی گئی۔

پلی دیور کا زوال:

خان صاحب کی موت کے بعد پلی دیور جلاوطنی سے واپس آیا اور 1764 میں دوبارہ نرکاٹومس یول پر قبضہ کرلیا، لیکن اس کو 1767 میں کیپٹن کیمپ بیل کے ہاتھوں شکست ہوئی۔ پلی دیور وہاں سے فرار ہوا اور جلاوطنی میں اس کی موت واقع ہوئی۔

آنڈی ویرن:

پلی دیور کی فوج کی اکائیوں میں سے ایک کا لیڈر آنڈی ویرن تھا۔ پلی دیور کی طرف سے لڑتے ہوئے اس نے کمپنی کی فوج کو بہت نقصان پہنچایا۔ زبانی روایت کے مطابق ایک جنگ میں آنڈی ویرن کا ایک ہاتھ کٹ گیا تھا۔ اس سے پلی دیور بہت غم گین ہوا تو آنڈی ویرن نے کہا کہ کوئی بات نہیں اس کی دشمن کے قلعہ کے اندر تک رسائی اور بہت سارے سروں کو اُڑانے کا انعام اسے ہاتھ کٹنے کی صورت میں ملا ہے۔

(b) ویلونا چیار 1730 تا 1796

1730 میں رامانا تھا پورم کے راجہ سیلا متوسیتو پتی کے شاہی خاندان میں پیدا ہونے والی بیٹی اکیلی ویلونا چیار تھی۔ اس راجہ کا کوئی مرد وارث نہیں تھا۔ اس شاہی خاندان نے شہزادی ویلونا چیار کو جنگی امور میں ٹریننگ دے کر مہارت دلائی، لکڑی گھمانا، تلوار چلانا اور جنگی ہتھیاروں کا استعمال اس نے سیکھا۔ وہ گھوڑ سواری اور تیر اندازی میں بھی ماہر تھی۔ اس کے علاوہ وہ انگریزی، فرانسیسی اور اردو زبانوں میں ماہرانہ قابلیت رکھتی تھی۔



ویلونا چیار

16 سال کی عمر میں ویلونا چیار کی شادی سیوا گنگئی کے راج متھو ویڈوگر کے ساتھ ہوئی۔ اسے ایک بیٹی ہوئی جس کا نام ویلا چی ناچیار رکھا گیا۔ 1772 میں آرکاٹ نواب اور کمپنی کی فوجوں نے لاٹ کرنل بون جور کی قیادت میں کلائی یار کوئل محل پر حملہ کیا۔ اس جنگ میں متھو ویڈوگر مارا گیا۔

کوپالا نایک۔ ویروپکئی کا پالیکار

کوپالا نایک نے مشہور ڈنڈیگل اتحاد کی سربراہی کی جو اتحاد کے مانا پرائی کے لکشمی نایک اور دیوادانا پئی کے پوجائی نایک کے ساتھ ہوا تھا۔ ٹیپو سلطان نے اپنی camaraderie کے اظہار کے لئے اپنی سفارت بھیجی تھی۔ اس نے اس سے بھی فائدہ اٹھایا۔ اس نے انگریزوں کے خلاف مزاحمت کو مُمبتور سے کی۔ اس مزاحمت اور لڑائی میں بعد میں اومائی دورائی۔ کٹابومن کا بھائی بھی شامل ہوگیا۔ اس نے انامللئی پہاڑوں میں انگریزوں کے ساتھ سخت لڑائی کی جس میں مقامی کسانوں نے اس کا بھرپور ساتھ دیا۔ مگر 1801 میں گوپال نایک انگریزی فوجوں کے ہاتھوں مجبور و بے بس ہوگیا۔

ویلونا چیار اپنی بیٹی کے ساتھ وہاں سے فرار ہوگئی اور گوپال نایک کی پناہ میں ڈنڈیگل کے قریب ویروپاچی میں روپوش رہنے لگی۔

اس آٹھ سالہ روپوشی کے زمانہ میں اس نے ایک فوج کو منظّم کیا اور نہ صرف یہ کہ گوپال نایک کے ساتھ ایک اتحاد بنانے میں کامیاب ہوئی بلکہ نواب حیدر علی کے ساتھ بھی ایک اتحاد قائم کیا۔ ڈالاوے جو تھنڈ اور ایانار کا سپہ سالار تھا اس نے ویلونا چیار کی جانب سے نواب حیدر علی کو ایک خط لکھا جس میں انگریزوں کو شکست دینے کے لئے 5000 پیدل فوج اور 5000 سوار فوج کو بھیجنے کی درخواست کی تھی۔ ویلونا چیار نے ساری باتیں تفصیل کے ساتھ ایسٹ انڈیا کمپنی کے تعلق سے اردو زبان میں لکھوائی تھیں۔ اس نے انگریزوں سے لڑنے کا اپنا مضبوط ارادہ اور فیصلہ ظاہر کیا تھا۔ نواب حیدر علی نے اس کی بہادری اور عزم سے متاثر ہوکر ڈنڈیگل قلعہ کے اپنے سپہ سالار کو حکم دیا کہ وہ اس کی پوری فوجی مدد کرے۔

ویلو نچیار نے ایجنٹ مقرر کر رکھے تھے جو انگریزوں کے متعلق معلومات حاصل کرتے تھے کہ انہوں نے کہاں سامان جنگ چھپا کر رکھے ہیں۔ گوپال نایک اور حیدر علی کی فوجی مدد سے اس نے شیوا گنگئی



کوئلی

کوئلی، ویلونا چیار کی ایک وفادار دوست تھی۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے خواتین کی فوج کی ایک یونٹ کی قیادت کی تھی جس کا نام اوڈیئی یال تھا۔ اوڈائی یال ایک چرواہا لڑکی تھی جس نے کوئلی کے تعلق سے معلومات نہ دینے پر ماری گئی تھی۔ کوئلی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ برطانوی بارود خانہ اوپر چلی تھی۔ آگ پر چل کر اس نے انگریزوں کے سامان جنگ کو تباہ کیا تھا۔

10th ss his 6. UM early revolts
Saturday, May 16, 2020 2:32:43 PM

پر دوبارہ قبضہ کیا۔ مرودو برادران کی مدد سے اسے رانی بنا کر تخت پر بٹھایا گیا۔ وہ پہلی خاتون حکمران تھی جس نے ہندوستان میں برطانوی نوآبادیاتی (استعماریت) اقتدار کی مزاحمت کی تھی۔

(c) ویرا پانڈیا کٹابومن کی بغاوت (1790 تا 1799)



کٹابومن

ویرا پانڈیا اپنے باپ جگاویرا پانڈیا کٹابومن کی موت کے بعد تیس سال کی عمر میں پنچالم کرو کا پالیکار ربنا تھا۔ کمپنی کے انتظام کار ج میں لندن اور کولن جیکسن نے اسے ایک امن پسند علحدگی چاہنے والا سمجھا تھا لیکن بعد میں سارے واقعات ایسے پیش آئے جس کے نتیجہ میں ویرا پانڈیا کٹابومن اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان جھگڑے کھڑے ہوئے۔ 1781ء میں نواب نے ایک معاہدے کے تحت دستخط کر کے سارے کرناٹک کے علاقے کے انتظام کو انگریزوں کی کمپنی کے حوالے کر دیا اور یہ واقعہ میسور کے ٹیپو سلطان کے ساتھ جنگ کے دوران پیش آیا۔ ٹیکسوں کی آمدنی کا چھٹواں حصہ نواب اور اس کے خاندان کے اخراجات کے لئے استعمال کی اجازت تھی۔ کمپنی نے پنچالم کروچی کیس ارے ٹیکسوں کو وصول کرنے کا حق اپنے نام کرلیا۔ کمپنی نے اپنے کلکٹر مقرر کر رکھے تھے جو سارے پالیموں سے ٹیکس وصول کرتے تھے۔ انگریز کلکٹر پالیکاروں کو ذلیل کرتے تھے اور زور زبردستی سے ٹیکس حاصل کرتے تھے اور یہی انگریزوں اور کٹابومن کے درمیان جھگڑے کا اصل سبب بنا۔

جیکسن کے ساتھ مقابلہ یا مڈبھیڑ:

1798 میں کٹابومن کے زمینی ٹیکس کی ادائیگی 3310 پگوڈا اس باقی تھی۔ کلکٹر جیکسن ایک گھمنڈی انگریز افسر تھا وہ چاہتا تھا کہ مالگذاری (ٹیکسوں) کی وصولی کے لئے فوج بھیجے۔ مگر مدراس کی انگریزی حکومت سے اسے اجازت نہ ملی۔ 18 اگسٹ 1798 کو اس نے کٹابومن کو حکم نامہ بھیجا کہ وہ رمانا داپورم میں آکر اس سے ملے۔ مگر کٹابومن نے جیکسن کے سابقہ رویہ کو دیکھتے ہوئے بیہودگی سے آکر ملا۔ اس لئے کہ جیکسن نے دونوں جگہ کورٹالم اور سری ولی پدور میں سامعین کے دینے سے انکار کیا تھا۔ آخر کار ایک انٹرویو کی اجازت دی گئی اور کٹابومن رامناد پورم میں 19 ستمبر 1798 کو جیکس سے آکر ملا۔ کہا جاتا ہے کہ اسے مغرور کلکٹر جیکسن کے سامنے تین گھنٹے تک کھڑے ہو کر انتظار کرنا پڑا۔ خطرے کو بھانپتے ہوئے کٹابومن نے فرار ہونے کی اپنے وزیر سیوا سبرامنی یار کے ساتھ کوشش کی۔ اومائی دورائی اپنے آدمیوں کے ساتھ اچانک قلعہ میں داخل ہوا اور فرار ہونے میں اس نے کٹابومن کی مدد کی۔ رامانا داپورم کے قلعہ کے گیٹ پر ایک ٹکراؤ ہوا جس میں چند آدمیوں کے ساتھ لفٹننٹ کلرک بھی مارا گیا، سیوا سبرامنی یار کو قید کرلیا گیا۔

مدراس کونسل کے سامنے حاضری:

اس کے پنچالم کروچی کی واپسی پر کٹابومن نے مدراس کونسل سے رجوع کیا اور شکایت کی کہ اس کے ساتھ کلکٹر جیکسن نے کس طرح بد سلوکی کی، کونسل نے کٹابومن سے کہا کہ وہ کمیٹی کے افراد ولیم براؤن، ولیم اورم اور جان کاسامیجر کے روبرو حاضر ہو جائے، اس دوران گورنر ایڈورڈ کلائیو نے سیوا سبرامنی یار کی رہائی اور کلکٹر جیکسن کی معطّلی کا حکم بھیجا، کٹابومن کمیٹی کے روبرو حاضر ہوا وہ کمیٹی 15 دسمبر 1798ء کو بیٹھی۔ وہاں رامانا داپورم کا واقعہ اس نے بیان کیا۔ کمیٹی کے سامنے یہ بات آئی کہ کٹابومن مجرم نہیں ہے، جیکسن کو سروس سے برطرف کر دیا گیا اور نئے کلکٹر S.R لوشنگٹن کا تقرر کیا گیا، کٹابومن نے تقریباً سارے ٹیکس ادا کر دئے، صرف 1080 پگوڈا کی ادائیگی باقی رہی۔

کٹابومن اور پالیکاروں کا عہد و پیمان:

اس دوران سیوا گنگئی کے مرودو پانڈیار نے انگریزوں کے خلاف جنوبی ہندوستان کے باغیوں کا ایک اتحاد قائم کیا۔ ان کے ساتھ پڑوسی پالیکاروں جیسے ڈنڈیگل گوپال نایک اور انا ملئی کے بادول نایک بھی شامل ہوگئے۔ مرودو پانڈیار ان کا لیڈر بنا رہا۔ ترچراپلی کا اعلان بھی شائع کیا گیا۔ کٹابومن اس عہد و پیمان (اتحاد) میں دلچسپی لینے لگا، کلکٹر لوشنگٹن نے کٹابومن کو مرودو برادران سے ملنے سے روکا، مگر مرودو برادران اور کٹابومن نے مل کر انگریزوں سے مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا، کٹابومن نے سیوا گری کے پالیکاروں پر اپنے اثر و رسوخ کا استعمال کرتے ہوئے انہیں شامل کرنے کی کوشش کی۔ وہ شامل ہونا نہیں چاہتے تھے۔ کٹابومن سیوا گری کی طرف آگے بڑھنے لگا مگر سیوا گری کے پالیکار انگریزوں کے باج گزار تھے۔ لہٰذا انگریزوں نے کٹابومن کی مہم کو اپنے اقتدار کے لئے چیلنج تصور کیا، انگریزوں کی کمپنی نے فوج کو حکم بھیجا کہ وہ ترونل ویلی کی طرف کوچ کرے۔

10th ss his 6. UM early revolts
Saturday, May 16, 2020 2:32:44 PM

پنچالم کروچی کا محاصرہ

مئی 1799 میں لارڈ ولزلی نے مدراس سے حکم جاری کیا کہ ترچی، تنجاور اور مدورائی کی فوج ترونل ویلی کی طرف بڑھے، ان فوجوں کی قیادت میجر بیزمین نے کی، ٹراونکور کی فوجیں بھی انگریزوں کے ساتھ شامل ہوگئیں۔ 1 ستمبر 1799 کو کٹابومن کو ایک الٹی میٹم آیا کہ وہ اپنے آپ کو حوالہ کردے۔ کٹابومن نے ٹال مٹول کا جواب دیا تو بیزمین نے اس کے قلعہ پر حملہ کردیا۔ بیزمین نے اپنی ساری فوج کا رخ 5 ستمبر کی تاریخ میں پنچالم کروچی کی طرف کردیا۔ انہوں نے باہر کے سارے رابطے قلعہ سے کاٹ دئے ۔ بیزمین نے اس بات کو مسترد کردیا۔ رامالنگانار نے قلعہ کی ساری راز کی باتوں کو لاکر پیش کیا اس کی رپورٹوں کی بنیاد پر بیزمین نے جنگ کی کارروائی کا فیصلہ کیا۔ کلارپٹی میں ایک جھڑپ کے دوران سیوا سبرامنی کو گرفتار کرلیا گیا۔



پنچالم کروچی کا قلعہ

کٹابومن کی پھانسی:

کٹابومن فرار ہوکر پدوکوٹائی پہنچا۔ انگریزوں نے اس کے سر پر انعام کا اعلان کیا۔ پٹایاپورم اور پدوکوٹائی کے راجاؤں نے دغا دے کر کٹابومن کو گرفتار کر کے انگریزوں کے حوالہ کردیا۔ سیوا سبرامنی یار کو 13 ستمبر کے دن ناگالاپورم میں پھانسی دے دی گئی۔ 16 اکٹوبر کو بیزمین نے مذاق کے طور پر تمام پالیکاروں کے سامنے کٹابومن کو کھڑا کر کے مقدمہ چلایا۔ اس مقدمہ میں کٹابومن نے اس پر دائر کئے گئے تمام الزامات کو بہادری کے ساتھ تسلیم کیا، کٹابومن کو تمام پالیکاروں کے روبرو ترونل ویلی کے قریب کایا تھار کے پرانے قلعہ کے اندراملی کے درخت پر پھانسی دے کر لٹکا دیا گیا، اس طرح پنچالم کروچی کے پالیکاروں کا خاتمہ ہوا۔ وہاں کے لوگوں نے کٹابومن کی یادگار بنادی۔

(d) مرودو برادران

ہیریا مرودو یا ویلا مرودو (1801 - 1748) اور اس کا چھوٹا بھائی چنا مرودو (1801 - 1753) دونوں سیوا گنگائی کے متو دوگر کے قابل فوجی جنرل تھے۔ کائی یارکوئل کی جنگ میں متو ودوگر کی موت کے بعد مرودو برادران نے اس کی جگہ ویلو نچیار کو تخت پر بٹھانے میں بہت کام کیا۔

اٹھارویں صدی کے آخری سالوں میں مرودو برادران نے انگریزوں کے خلاف منظّم مزاحمت کی۔ کٹابومن کے مرنے کے بعد اس کے بھائی اودامادورائی کے ساتھ ان دونوں بھائیوں نے ہی کام کیا۔ ان دونوں نے نواب کے انبار خانوں کو تباہ کیا اور انگریزوں کی کمپنی کی فوج کو نقصانات پہنچائے۔



مرودو برادران

مرودو برادران کی بغاوت: 1801 - 1800

1799 میں کٹابومن کی بغاوت کی روک تھام کے باوجود 1800 میں دوبارہ بغاوتیں جگہ جگہ شروع ہوگئیں۔ انگریزوں کے ریکارڈ میں اس کو دوسری پالیکار جنگ قرار دیا گیا ہے۔ اس کی رہبری اور قیادت ایک قول وقرار اور اتحاد کے تحت کی گئی جس میں سیوا گنگئی کا مرودو پانڈین، ڈنڈیگل کا گوپال نایک، مالابار کا کیرالا ورما اور میسور کا کرشنا پانایک اور ڈونڈاجی شامل تھے۔ اپریل 1800 میں وہ سب ویرو پانچی میں جمع ہوئے اور فیصلہ کیا کہ انگریزوں کی کمپنی کے خلاف ایک منظّم بغاوت ہونی چاہئے۔ وہ بغاوت جو جون 1800 میں کوئمبتور کو لپیٹنے کے لئے میسور کے کرشنا پانایک، مالابار کے کیرلا ورما اور دوسرے

10th ss his 6. UM early revolts
Saturday, May 16, 2020 2:32:45 PM

باغیوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ کوئمبتور، ستیامنگلم اور تارا پورم کے پالیکاروں کو گرفتار کر کے پھانسی دے دی گئی۔

فروری 1801 میں کٹابومن کے دونوں بھائی اووما دورائی اور سیوا تھایا پالیم کوٹائی کے قید خانہ سے فرار ہو کر کامودی پہنچے۔ وہاں سے چنا مرودو انہیں اپنے پایہ تخت سیرووائل لے گیا۔ مختصر سے وقت میں پنچالم کروچی کے قلعہ کی دوبارہ تعمیر کی گئی۔ انگریزوں کی فوج نے کولن میکالے کی قیادت میں قلعہ پر اپریل کے مہینہ میں دوبارہ قبضہ کر لیا اور مرودو برادران نے سیوا گنگائی میں جا کر پناہ لی۔ انگریزوں نے مرودو پانڈیار سے مطالبہ کیا کہ وہ بھگوڑوں (اووما دورائی اور سیوا تھایا) کو ان کے حوالے کر دے۔ مگر اس مطالبہ کو مسترد کر دیا گیا، کرنل ایگنیو اور کرنل انیس نے سیوا گنگائی پر چڑھائی کی۔ جون 1801 میں مرودو پانڈیار نے آزادی کا ایک اعلان کیا جو ترچراپلی اعلان کہلاتا ہے۔

1801 کا اعلان:

1801 کا اعلان سارے ہندوستانیوں کے لئے ایک ابتدائی دعوت تھی جس میں سارے ہندوستانیوں کو بلا تفریق مذہب و ملت انگریزوں کے خلاف متحد ہونے کی دعوت دی گئی تھی اور وہ اعلان ترچراپلی کے قلعہ میں نواب کے محل کی دیواروں اور سری رنگم مندر کی دیواروں پر لگایا گیا تھا۔ ٹمل علاقے کے بہت سارے پالیکاروں نے انگریزوں کے خلاف لڑنے کے لئے ریلیاں نکالیں۔ چنا مرودو نے تقریباً 20,000 آدمیوں کو انگریز فوج کو چیلنج کرنے کے لئے جمع کیا، انگریز فوج کو کمک پہونچانے کے لئے بنگال، سیلون اور ملایا سے فوجیں آ پہنچیں۔ انگریزوں نے پدوکوٹائی، ایٹایا پورم اور تنجاور کے راجاؤں کو بھی اپنی طرف سے لڑنے کے لئے لا کھڑا کیا۔ لڑاؤ اور حکومت کرو کی پالیسی کے ذریعہ انگریزوں نے بہت جلد پالیکاروں کی طاقت کو توڑ دیا۔

سیوا گنگئی کا زوال:

مئی 1801 میں انگریزوں نے تنجاور اور ترچراپلی میں باغیوں پر حملہ کیا، باغی ہیران ملئی اور کلایار کوئل چلے گئے، انہوں نے دوبارہ انگریز فوج سے شکست کھائی۔ آخر میں انگریزوں کی ترقی یافتہ فوجی طاقت اور قابل کمانڈروں کی قیادت غالب آئی، بغاوت ناکام ہوئی اور سیوا گنگئی کو 1801 میں انگریزی حکومت سے ملحق کر لیا گیا۔ 24 اکتوبر 1801 کو راماناداپورم کے قریب ترپاتور کے قلعہ میں مرودو برادران کو پھانسی دے دی گئی، اوما دورائی اور سیوا تیا کو گرفتار کر لیا گیا اور 16 نومبر 1801 کو پنچالم کروچی میں ان دونوں کی گردن ماردی گئی۔ 73 باغیوں کو ملایا کے ہنیانگ مقام میں جلا وطن کر دیا گیا، اگرچہ کہ پالیکاروں کو انگریزوں کے مقابلہ میں شکست ہوئی، مگر ان کی قربانیوں کو آنے والی نسلیں یاد رکھیں گی، لہذا مرودو برادران کی بغاوت جسے ہندوستان کی بغاوت کہا جاتا ہے۔ ٹمل ناڈو کی تاریخ میں ایک نشانِ راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

معاہدۂ کرناٹک 1801

1799، 1800 اور 1801 کی پالیکاروں کی بغاوتوں کے انسداد (روک تھام) کے نتیجہ میں ٹمل ناڈو کے مقامی سرداروں کا کوئی وزن باقی نہ رہا، ان کی طاقت ختم ہوگئی، 31 جولائی 1801 کے معاہدۂ کرناٹک کی شرائط کے تحت انگریزوں کا ٹمل علاقہ پر براہِ راست تسلط قائم ہوگیا اور پالیکاروں کے نظام کا خاتمہ ہوگیا، اس طرح کہ ان کے سارے قلعوں کو گرادیا گیا اور ان کی فوجی حیثیت ختم کر دی گئی۔

(e) دیرن چنا ملئی (1805 - 1756)



دیرن چنا ملئی

وہ 1756 کو تیرتھا گری کے طور پر پالیا کوٹائی کے مندرادیار کے شاہی خاندان میں پیدا ہوا۔ دیرن لکڑی کا کھیل (تعلیم)، تیر اندازی، گھڑسواری اور جدید فنون جنگ میں ماہر تھا۔ وہ کونگو علاقے میں خاندانوں اور زمینوں کے اختلافات کو حل کرنے میں دلچسپی لیتا تھا، چونکہ وہ علاقہ میسور کے ٹیپو سلطان کے زیرِ حکومت تھا۔ اس لئے ٹیپو سلطان کے دیوان محمد علی وہاں ٹیکس وصول کرتے تھے۔ ایک مرتبہ دیوان محمد علی ٹیکسوں کی رقم لے کر میسور واپس جا رہے تھے۔ تیرتھا گیری نے ان کا راستہ روک کر ٹیکس کی ساری رقم چھین لی۔ اس نے محمد علی کو اس

10th ss his 6. UM early revolts
Saturday, May 16, 2020 2:32:46 PM

بات کی تاکید کر کے بھیجا کہ وہ ٹیپو سلطان سے جا کر کہے کہ چنناملئی نے سارا ٹیکس حاصل کرلیا۔ اس طرح اس نے دیرن چنناملئی کے نام سے غلط فائدہ اٹھایا۔ ناراض دیوان نے ایک ہنگامی فوج چنناملئی پر حملہ کرنے کے لئے بھیجی اور دونوں کی فوجیں نایل ندی کے کنارے ملیں اور جنگ ہوئی۔ چنناملئی کو جیت حاصل ہوئی۔

فرانسیسیوں سے جنگی ٹریننگ حاصل کرتے ہوئے دیرن نے کانگو کے نوجوانوں کو ہزاروں کی تعداد میں آگے بڑھایا اور ٹیپو سلطان کے ساتھ مل کر انگریزوں سے مقابلہ کیا۔ ٹیپو کی شہادت کے بعد دیرن چنناملئی نے ایک قلعہ بنایا اور اپنی جگہ سے ہلے بغیر انگریزوں سے لڑتا رہا۔ اس لئے اس جگہ کا نام اوڈانلائی پڑا۔ اس نے گوریلا حملے کئے اور وہ گرفتاری سے بچا رہا۔ آخر کار انگریزوں نے اسے اور اس کے بھائیوں کو گرفتار کر ہی لیا اور انہیں سنکا گیری میں قید کر دیا۔ لہذا انہیں 31/جولائی 1805ء میں سنکا گیری قلعہ کے اوپر کے مقام پر سولی دیدی گئی۔

6.3 ویلور کی بغاوت (1806)

جنوبی ٹمل ناڈو کے تمام پالیکاروں کے کم کرنے سے پہلے ایسٹ انڈیا کمپنی نے سیلم، ڈنڈی گل جیسے مالگذاری والے ضلعوں کو 1792 میں ٹیپو سلطان سے جنگ کے اختتام کے وقت اپنے قبضہ میں لیا۔ 1799 میں انگریزوں کی میسور کے ساتھ جنگ کے موقع پر کوئمبتور کو ملا لیا گیا۔ اسی سال ٹراونکور کے راجہ کی حیثیت کم کر دی گئی اس طرح کہ اس کے حکومت کے اختیارات کو انگریزوں کے سپرد کر دیا گیا۔ 1799 میں کٹابومن، 1801 میں مرودو برادران کی مزاحمتوں کی روک تھام کے بعد انگریزوں نے آرکاٹ کے نواب پر بے وفائی کا الزام لگاتے ہوئے اسے دباؤ کے ذریعہ ایک معاہدے کا پابند بنایا گیا۔ 1801 کے اس معاہدے کے مطابق نواب کو شمالی آرکاٹ، جنوبی آرکاٹ، ترچراپلی، مدورائی اور ترونل ویلی کے ضلعوں کو انگریزوں کے حوالہ کر کے تمام انتظامی اختیارات سے دست بردار ہونا پڑا۔

(a) ہندوستانی سپاہیوں کی شکایات:

مگر مزاحمت کا پورے طور پر خاتمہ نہیں ہوا، بے دخل کئے گئے ،چھوٹے چھوٹے بادشاہ جاگیرداروں اور سرداروں نے مسلسل آگے انگریزی حکومت کے خلاف کارروائیوں کی سوچنے لگے۔ اس کے نتیجہ میں سال 1806 میں ویلور کی بغاوت رونما ہوئی۔ اس بغاوت کے پیش نظر آخری فیصلہ کن لڑائی لڑنے کی انہوں نے سوچی۔ انگریزی حکومت کے ہندوستانی سپاہیوں کے اندر انگریزوں سے شدید نفرت وعداوت کا جذبہ پایا جاتا تھا، اس لئے کہ انہیں کم تنخواہیں دی جاتی تھیں اور انہیں ترقی کے مواقع بھی کم تھے۔ انگریزی فوجی افسر ہندوستانی سپاہیوں کے مذہبی اور سماجی جذبات کی رعایت بھی نہیں کرتے تھے۔ وہ بھی غصہ اور نفرت کا ایک سبب تھا۔ کسانوں کے طبقہ سے فوجیوں کی جو بھرتی کی گئی تھی ان کی معاشی حالت پریشان کن تھی۔ زمینوں کی حق ملکیت کے سلسلے میں نئے نئے تجربات نے غیر یقینی کیفیت پیدا کر دی تھی اور سال 1805 میں قحط پھوٹ پڑا، چونکہ اکثر سپاہیوں کے خاندان کسانوں کے طبقہ سے تعلق رکھتے تھے، لہذا ان خاندانوں میں سخت معاشی گراوٹ آئی۔ ٹیپو سلطان کے بیٹوں اور افراد خاندان کو ویلور کے قلعہ میں نظر بند رکھا گیا تھا۔ ان افراد خاندان سے بھی بغاوت کو قوت ملی۔ سپاہیوں کو جو بندوقیں دی گئی تھیں ان کی لبلبی میں .....فوج کے کمانڈر اِن چیف سرجان کریڈاک نے نئے فوجی اصول وقواعد بنائے جو ہندوستانی سپاہیوں کے لئے ناقابل قبول تھے۔

نئے قوانین کے مطابق ہندوستانی سپاہیوں کو یونیفارم میں رہنے کے وقت کان میں بالیاں پہننے اور پیشانی پر تلک لگانے کی اجازت نہیں تھی، ان کو چہرہ صاف مونڈنے اور مونچھ رکھنے میں یکسانیت پر مجبور کیا جاتا تھا، انہیں پگڑی پہننے کے لئے جو رعایت دی گئی تھی اس نے مزید ان سپاہیوں کو بھڑکا دیا۔ سب سے زیادہ قابل اعتراض جو بات تھی وہ ان کا طرہ تھا جو جانور کی کھال سے بنایا گیا تھا۔ سپاہیوں نے نئی پگڑی کو پہننے سے انکار کیا۔ مگر کمپنی کی انتظامیہ نے اس انکار پر کوئی توجہ نہیں دی۔

(b) بغاوت کا پھوٹ پڑنا:

10 جولائی 1806 میں ابتدائی صبح کے وقت گن اور توپوں کی آواز آئی اور پہلے اور 23 ویں ریجمنٹ کے ہندوستانی سپاہیوں نے بغاوت کر دی، کرنل فین کورٹ جو قلعہ کی فوج کا کمانڈر تھا وہ زخمی ہوا۔ 23 ویں ریجمنٹ کا کرنل می کیراس مارا گیا۔ اس کے بعد میجر آرمسٹرانگ جو قلعے کے سامنے سے گزر رہا تھا، اس نے گولیوں کے چلنے کی آواز سنی۔ جب وہ تحقیق کرنے کے لئے رکا تو اس پر گولیاں برسادی گئیں، دوسرے تقریباً درجن افسران ایک گھنٹے کے اندر مارے گئے، ان میں سے لفٹنٹ ایلی اور لفٹنٹ پاٹم بھی تھے۔

10th ss his 6. UM early revolts
Saturday, May 16, 2020 2:32:47 PM



10 ss UM 21-22 final 76
Sunday, February 12, 2023 5:43:27 PM

گیلیسپی کی سنگ دلی

میجر کوٹس جو قلعہ کے باہر تھا، اس نے آرکاٹ کے گھوڑ سوار دستہ کے کمانڈر کرنل گیلیسپی کو اطلاع دی۔

گیلیسپی اپنے گھوڑ سوار دستہ کو کیپٹن ینگ کی قیادت میں صبح 9.00 بجے قلعہ کی طرف بھیجا اور خود بھی پہنچا۔ اس دوران باغیوں نے ٹیپو سلطان کے بڑے فرزند فتح حیدر کے حکمران ہونے کا اعلان کر دیا اور قلعہ کے اندر میسوری سلطان کا باگھ کے نشان کا جھنڈا لہرا دیا مگر اس بغاوت کو بڑی تیزی کے ساتھ کرنل گیلیسپی نے کچل دیا جو جنگی امور کا ماہر تھا۔ اس بغاوت کی روک تھام اور انسداد کے دوران آنکھوں دیکھے ثبوت کے مطابق قلعہ کے اندر آٹھ سو سپاہی مارے گئے، چھ سو سپاہیوں کو ترچی اور ویلور میں تحقیقات کے لئے نظر بند رکھا گیا۔

(c) بغاوت کا انجام

کورٹ کی تحقیقات کے بعد چھ مجرم باغیوں کو گنوں سے اڑا دیا گیا، پانچ کو گولیوں سے ختم کر دیا گیا، آٹھ کو سولی دے دی گئی۔ ٹیپو سلطان کے فرزندوں کو کلکتہ بھیج دیا گیا، ان افسروں اور فوجیوں کو جنہوں نے بغاوت کی روک تھام میں حصہ لیا ان سب کو انعامات اور ترقیوں سے نوازا گیا۔ کرنل گیلیسپی کو 7000 پگوڈا دے دئے گئے اور کمانڈر ان چیف سرجان کریڈاک، عسکری جنرل اگنیو اور گورنر ولیم بنٹنگ کو بغاوت کا ذمہ دار قرار دے کر انہیں عہدوں سے ہٹا دیا گیا اور انہیں انگلینڈ واپس بلایا گیا۔ فوجی اصول وقواعد کو بدل دئے گئے۔

(d) بغاوت کا اندازہ:

ویلور کی بغاوت ناکام ہوگئی اس لئے کہ ان باغیوں کو باہر سے کوئی فوری امداد نہ مل سکی۔ تازہ ترین مطالعہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس بغاوت کا نظم صوبیدار بٹالین کے شیخ حسین نے کیا تھا، ان کے علاوہ اور دو صوبیدار اور پہلے رجمنٹ کے پہلے بٹالین کے جمعہ شیخ قاسم نے بھی حصہ لیا تھا۔ ویلور کی بغاوت 1857 کی عظیم بغاوت کا اشارہ دے رہی تھی، فرق صرف اتنا تھا کہ اس ویلور کی پہلی بغاوت عوامی بغاوت نہیں بن سکی۔ 1806 کی وہ بغاوت ویلور قلعہ سے باہر پھیل نہ سکی، ہاں اس کی صدائے بازگشت بلاری، والا جاہ آباد، حیدرآباد، بنگلور، نندی درگ اور سنکری درگ میں سنائی دی تھی۔

خلاصہ Summary

- ٹمل ناڈو کے مشہور پالیکاروں اور ان کے ایسٹ انڈیا کمپنی کے مقابلہ میں مزاحمت کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔
- پلی دیور، ویلو نچیار، ویرا پانڈیا کٹا بومن، ان کے بعد سیوا گنگئی کے مرودو برادران اور دیرن چننا ملئی کی انگریزوں کے خلاف جنگوں کو تفصیل سے پیش کیا گیا ہے۔
- ویلور کی بغاوت کے اسباب اور اسے روکنے کے لئے گیلیسپی کی شدید بے رحمانہ کارروائیوں کو سمجھایا گیا ہے۔

فرہنگ الفاظ A-Z

protege	کسی سرپرست سے مدد حاصل کرنے والا
aggrandizement	کسی شخص کا اپنی دولت اور اقتدار کو بڑھانا
defiant	مزاحمت، مخالفت
tranquillity	امن، سلامتی

10th ss his 6. UM early revolts
Saturday, May 16, 2020 2:32:49 PM

tranquillity	امن، سلامتی
treachery	بے وفائی، غداری
audacious	بے خوف، دلیر
ultimatum	دھمکی، حرف آخر، الٹی میٹم
bounty	انعام، خوشی سے دیا گیا تحفہ
cockade	ہیٹ کے اوپر پہنا جانے والا ربن
cognizance	ٹوئس دینا، خبردار کرنا
trounce	شکست دینا، کچلنا
interned	قید کرنا

مشق

L198Y

I۔ صحیح جواب منتخب کریں:

1۔ کون سے پالیکار نے سب سے پہلے ایسٹ انڈیا کمپنی کے حکومت واقتدار کے بڑھنے کو روکنے کی کوشش کی۔

(a) مرودو برادران (b) پلی دیور

(c) ویلونچیار (d) ویراپانڈیا کٹابومن

2۔ کس نے چنداصاحب کے تین ایجنٹوں سے قریبی تعلقات قائم کئے ؟

a) ویلوناچیار b) کٹابومن

c) پلی دیور d) اومائی دورائی

3۔ کہاں سیواسبرمنیار کو سولی دی گی .....

(a) کایاتھار (b) ناگالاپورم

(c) ویروپانچی (d) پنچلم کروچی

4۔ کس نے ترچراپلی کی آزادی کا اعلان کیا.....

(a) مرودو برادران (b) پلی دیور

(c) گوپال نایک (d) ویراپانڈیا کٹابومن

5۔ ویلور کی بغاوت کب پھوٹ پڑی؟

(a) 24 مئی 1805 (b) 10 جولائی 1805

(c) 10 جولائی 1806 (d) 10 ستمبر 1806

6۔ ویلور کے قلعہ میں نئے فوجی قواعد لانے کا ذمہ دار کون سا کمانڈر ان چیف تھا؟ .....

(a) کرنل فین کورٹ (b) میجر آرمسٹرانگ

(c) سرجان کریڈک (d) کرنل اگنیو

7۔ ویلور کی بغاوت کے بعد ٹیپو سلطان کے فرزندوں کو کہاں بھیجا گیا؟

(a) کلکتہ (b) ممبئی

(c) دہلی (d) میسور

10th ss his 6. UM early revolts
Saturday, May 16, 2020 2:32:49 PM

II۔ خالی جگہ بھرتی کیجئے:

1۔ ٹمل ناڈو میں پالیکاروں کے نظام کو .....نے شروع کیا

2۔ ویلو نچیار اور اس کی بیٹی آٹھ سال تک .....کی پناہ میں رہے۔

3۔ بنرمین نے کٹابومن کو خود سپردگی کا پیغام اپنے ڈپٹی .....کے ذریعہ بھیجا۔

4۔ کٹابومن کو.....کے مقام پر سولی دی گئی۔

5۔ مرودو برادران کی بغاوت کو انگریزوں کے ریکارڈ میں ..... کے طور پر پیش کیا۔

6۔ ویلور کے قلعہ میں .....کو باغیوں نے اپنا نیا سلطان تسلیم کرتے ہوئے اس کا اعلان کیا۔

III۔ صحیح بیان کا انتخاب کریں۔

1۔ (i) پالیکاروں کا نظام کاکاٹیا سلطنت میں موجود تھا۔

(ii) پلی دیور نے نرکاٹوم سیول پر خان صاحب کی موت کے بعد 1764 میں دوبارہ قبضہ کیا۔

(iii) یوسف خان جس نے کمپنی کی انتظامیہ کو اطلاع دئے بغیر پالیکاروں کا ساتھ لین دین کا معاملہ کیا۔اس لئے بغاوت کا الزام لگاتے ہوئے اسے 1764 میں پھانسی دے دی گئی۔

(iv) آنڈی ویرن نے کٹابومن کی فوج کے ایک یونٹ کی قیادت کی

(a) (i) (ii)اور (iv) صحیح ہیں

(b) (i) (ii) (iii) صحیح ہیں

(c) (iii) اور (iv) صحیح ہیں

(d) (i) اور (iv) صحیح ہیں

2۔(i) کرنل کیمپ بل کی ماتحتی میں انگریز فوج محفوظ خان کی فوج کے ساتھ گئی۔

(ii) کالئی یارکوئل کی جنگ میں متو ویڈوکر کی موت کے بعد مرودو برادران نے ویلو نچیار کی طرف سے اسے تخت دلانے کی کوشش کی۔

(iii) گوپال نایک نے مشہور ڈنڈیگل لیگ کے ہراول دستہ کی قیادت کی۔

(iv) مئی 1799 میں کارنوالس نے کمپنی کی فوج کو ترونل ویلی کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔

(a) (i) اور (ii) صحیح ہیں

(b) (ii) اور(iii) صحیح ہیں

(c) (ii) (iii) اور (iv) صحیح ہیں

(d) (i) اور (iv) صحیح ہیں

3. دعوی (A)

پلی دیور نے حیدر علی اور فرانسیسوں سے مدد حاصل کرنے کی کوشش کی

سبب (R) حیدر علی پلی دیور کی مدد نہیں کر سکے اس لئے کہ وہ پہلے ہی سے مرہٹوں سے سخت جنگ میں مصروف تھے۔

(a) A اور R دونوں صحیح ہیں مگر A, R کی صحیح وضاحت نہیں ہے۔

(b) A اور R دونوں غلط ہیں

(c) A اور R دونوں صحیح ہیں مگر A, R کی صحیح وضاحت ہے۔

(d) A غلط ہے اور R صحیح ہے۔

IV۔ جوڑ لگائیے:

1۔ تھیرتھا گری	-	ویلور کی بغاوت
2۔ گوپال نایک	-	رامانگانار
3۔ بنرمین	-	ڈنڈی گل
4۔ صوبیدار شیخ آدم	-	اوڈانیلائی

V۔ مختصر جوابات لکھئے:

1۔ پالیکاروں کی ذمہ داریاں کیا تھیں؟

2۔ مشرق اور مغرب کی تقسیم کی بنیاد پر پالیم کی شناخت کریں۔

3۔ کلا کاڈو جنگ کی خصوصیات کیا تھیں؟

4۔ کمپنی اور کٹابومن کے درمیان جھگڑے کی اصل وجہ کیا تھی؟

5۔ 1801 کے ترچراپلی کے اعلان کی روح کو نمایاں کیجئے۔

10th ss his 6. UM early revolts
Saturday, May 16, 2020 2:32:50 PM

REFERENCE BOOKS

1. Burton Stein, *Peasant State and Society in Medieval South India*, New Delhi:Oxford University Press, 1980.

2. P.M. Lalitha, *Palayakararss as Feudatories Under the Nayaks of Madurai*, Chennai: Creative Enterprises, 2015.

3. K. Rajayyan, *South Indian Rebellion, 1800–1801*, Madurai, Ratna Publication, 2000 (Reprint).

4. K.A. Manikumar, *Vellore Revolt 1806* (Chennai: Allied Publishers, 2007).

VII۔ تفصیلی جوابات لکھئے۔

1۔ کٹابومن کی ایسٹ انڈیا کمپنی کے خلاف کی گئی جارحانہ جنگ کے بارے میں ایک مضمون لکھئے۔

2۔ سیوا گنگئی کے المناک زوال اور اس کے نتائج کو نمایاں کریں۔

3۔ 1806ء کی ویلور کی بغاوت پر ایک تفصیلی نوٹ لکھئے ۔

VIII۔ کارروائیاں

1۔ استاد طلباء سے کہیں کہ وہ انگریزوں کے خلاف ٹمل ناڈو کے ابتدائی محبّ وطن لیڈروں کی تصویروں کا ایک البم بنائیں۔

2۔ استاد کی مدد سے طلباء جیکسن اور کٹابومن کے درمیان ہوئی گفتگو کو عملاً پیش کر کے دکھائیں۔

10th ss his 6. UM early revolts
Saturday, May 16, 2020 2:32:50 PM

اکائی - 7

مخالف استعماری تحریکات اور قومیت کی ابتداء

Anti-Colonial Movements and the Birth of Nationalism



O3DHL

سیکھنے کے مقاصد:

خود کی جانکاری کے لئے

- انگریزوں کے خلاف قبائل اور کسانوں کی بغاوت کی نوعیت
- 1857 کی عظیم بغاوت کے پھوٹ پڑنے کے عوامل واسباب اور اس کے نتیجہ میں ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت کے طریق کار میں تبدیلیاں
- انڈین نیشنل کانگریس کی تشکیل میں حصہ لینے والے عوامل اور قومیت پسندوں کے ابتدائی مظاہر
- 1905 کے بنگال کی تقسیم کے پیچھے انگریزوں کی لڑاؤ اور حکومت کرو کی پالیسی اور بنگال میں سودیشی تحریک کی شروعات
- ہوم رول تحریک کی شروعات کا پس منظر

تمہید: (Introduction)

23/جون 1757 میں پلاسی کی جنگ میں بنگال کے نواب سراج الدولہ نے ایسٹ انڈیا کمپنی سے شکست کھائی۔ اس جنگ میں پوری سازش ایسٹ انڈیا کمپنی کے کمانڈر اِن چیف رابرٹ کلائیو کی طرف سے ہوئی۔ اس طرح کہ اس نے سراج الدولہ کے ماموں اور نواب کی فوج کے سپہ سالار میر جعفر کی خفیہ مدد حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ کلائیو کی مدد جگت سیٹ (بنگال کے قرض دہندہ) نے بھی کی، جو سراج الدولہ کی پالیسی سے ناراض تھا۔ جنگ پلاسی کے نتیجہ میں پورے بنگال پر قبضہ ہوا۔ 1757 اور 1760 کے درمیان کمپنی نے میر جعفر سے 22.5 ملین روپئے حاصل کئے، جسے بنگال کا نیا نواب بنایا گیا۔ اسی رقم کو بعد میں برطانیہ کے صنعتی انقلاب کو مضبوط کرنے میں لگایا گیا، جس سے تیزی کے ساتھ برطانوی پارچہ بافی کی صنعت منظّم ہوئی۔ دوسری طرف ہندوستان کی صنعتوں کے خاتمہ کا آغاز ہوا اور زبردستی ہندوستان کو برطانوی مصنوعات کے کاروبار کے لئے مارکیٹ بنادیا گیا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرف سے ہندوستان کو لوٹنے کا عمل اگلے 190 سالوں تک جاری رہا۔

اس سبق میں انگریزی حکومت کے خلاف مزاحمتوں اور مختلف قسم کے ردعملوں کی نشاندہی کی گئی ہے جو کہ برصغیر ہندوستان میں انیسویں صدی کی ابتداء اور وسط میں سامنے آئے۔ اس کارروائی میں برطانوی حکومت کی نوعیت، اس کی پالیسیاں اور انتظامی تجربات جو سماج کے تمام طبقات پر اثر انداز ہوئے ان سب کا تجزیہ کیا گیا ہے۔

7.1 کسانوں اور قبائل کی مزاحمت

جب ہندوستان کے شہری تعلیم یافتہ ممتاز افراد مغربی خیالات و نظریات اور عقلیت پسندی کا رجحان قبول کررہے تھے اور وہ سماجی مذہبی اصلاحی تحریکات میں شامل ہورہے تھے اسی وقت ہندوستان کے دیہاتوں میں انگریزی حکومت کے خلاف تشدد کے جذبات بڑھ رہے تھے، روایتی ممتاز افراد کسان اور قبائلی لوگ بغاوت کررہے تھے، وہ انگریزوں کو ملک سے نکالنے سے زیادہ پرانے نوآبادیاتی فرمان کی بحالی چاہتے تھے۔

انگریزوں کے دور میں تقریباً سو کسانوں کی بغاوتیں ہوئیں۔ ان بغاوتوں کو مندرجۂ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

10th ss his 7. birth of nationalism
Saturday, May 16, 2020 2:32:04 PM

(a) بحال کرنے والی بغاوتیں :

اس قسم کی ہلچل اس بات سے تعلق رکھتی تھی کہ پرانے فرمان اور پرانے سماجی تعلقات کو بحال رکھا جائے۔

(b) مذہبی تحریکات

اس قسم کی تحریکات کی قیادت مذہبی قائدین کرتے تھے جو مقامی عوام الناس کی آزادی سماجی اور مذہبی اصول کی بحالی کے سلسلہ میں ہوتی تھی۔

(c) سماجی ڈاکہ زنی :

اس قسم کی تحریکات کے لیڈروں کو انگریز مجرم سمجھتے تھے مگر پرانی روایتی خواص ان کو اپنے مقصد میں ہیرو یا بہادر سمجھتے تھے۔

(d) عوامی شورش یا ہنگامہ

یہ عام طور سے بغیر کسی لیڈر کے من مانی بغاوتیں ہوتی تھیں۔

ٹیکس کے نظام میں تبدیلیاں

ایسٹ انڈیا کمپنی نے مغلیہ دور کے ٹیکس کے نظام کو تبدیل کر کے ایسا ٹیکس کا نظام پورے ہندوستان میں بنایا جس سے کسانوں پر مالیاتی بوجھ میں اضافہ ہوا۔ انگریزوں سے پہلے کے دور میں بڑے پیمانے پر زمینوں کی ذاتی ملکیت کا نظام موجود نہیں تھا۔

زمینوں پر کرایہ درکرایہ

زمینوں کو کرایہ پر دینے اور کرایہ درکرایہ کی شکل زرعی تعلقات میں ایک پیچیدہ شکل تھی۔ زمیندار اکثر زمینوں کو کئی ماتحت زمینداروں کو کرایہ پر دے دیتے تھے اور وہ ایک مقررہ رقم کسانوں سے ٹیکس کی شکل میں وصول کرتے تھے اس سے کسانوں پر ٹیکس کا بوجھ بڑھ جاتا تھا۔

(a) کسانوں کی بغاوت :

کسانوں کی بغاوت انیسویں صدی کے ابتداء میں شروع ہوئی اور مسلسل ہندوستان میں انگریزوں کی حکومت کے اختتام تک چلتی رہی



حاجی شریعت اللہ

فرازی تحریک :

فرازی تحریک کو حاجی شریعت اللہ نے 1818ء میں بنگال کے مشرقی علاقوں میں شروع کیا۔ 1839 میں حاجی شریعت اللہ کے انتقال کے بعد بغاوت کی قیادت ان کے بیٹے دودو میاں نے کی۔ دودومیاں نے کسانوں کو ٹیکس ادا نہ کرنے کی ہدایت دی۔ زمینیں اور ساری دولت عام لوگوں میں مساویانہ تقسیم ہو۔ اس مذکورہ سادہ اصول نے انہیں شہرت بخشی۔ دودومیاں نے مساوات انسانی کے عقیدے پر زور دیا یعنی بلا مذہب و ملت سب انسان برابر ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ زمین خدا کی ہے اور اس پر کرایہ اور ٹیکس وصول کرنا خدائی اصول کے خلاف ہے۔ 1862 میں دودومیاں کے انتقال کے بعد اسی تحریک کی تجدید 1870 میں نوح میاں نے کی۔



ٹیٹو میر

باراسات میں وہابی بغاوت

وہابی بغاوت ایک ایسی تحریک تھی جو شہنشاہیت اور زمینداری کے خلاف تھی۔ وہ تحریک 1827 کے آس پاس بنگال کے باراسات کے علاقہ میں شروع ہوئی۔ اس کی قیادت ایک اسلامی واعظ ٹیٹو میر نے کی جو وہابی مکتب فکر کی تعلیمات سے بہت زیادہ متاثر تھے۔ وہ مسلمان کسانوں کے دبے کچلے طبقہ میں ایک اچھے اثر ورسوخ والے انسان تھے۔ وہ کسان جو ظالمانہ زمینداری نظام کے تحت دبے کچلے ہوئے تھے ان کی وہ حمایت کرتے تھے۔

(b) قبائلی بغاوتیں

نو آبادیاتی دور حکومت میں، ہندوستان کی تاریخ میں پہلی بار حکومت نے جنگلات پر براہِ راست مالکانہ حق حاصل کیا۔ برطانوی قانون اور اس کے جنگلات کو تجارت کے لئے استعمال اور اس کی حوصلہ افزائی نے روایتی قبائلی نظام کا خاتمہ کر دیا۔ اس سے قبائلی علاقوں پر غیر قبائلیوں کی طرف سے حملہ کے لئے بڑھاوا ملا۔ جیسے ٹھیکے داروں، تاجروں، زمینوں پر قبضہ کرنے والے لوگوں اور سرمایہ داروں کی طرف سے قبائلیوں پر حملے ہوتے تھے۔ اس کے نتیجہ میں آدی واسی زمینوں کا بڑے پیمانہ پر نقصان ہوا اور وہ لوگ اپنے قدیمی مقامات سے دوسری جگہوں پر منتقل ہو گئے۔

قبائلی مزاحمتیں اصل میں ان لوگوں کے خلاف ہوتی تھیں جو پُر امن قبائلی زندگی میں تبدیلیاں لاتے تھے یا ان کے خلاف ہوتی تھیں جو قبائلی لوگوں کی جہالت سے ناحق اور ناجائز فائدہ اٹھاتے تھے۔

(i) کول کی بغاوت

ایک بڑی قبائلی بغاوت 32-1831 کی کول بغاوت ہے جو جھاڑ کھنڈ کے چھوٹا ناگپور اور اڑیسہ کے سنگ بھوم کے علاقہ میں پھوٹ پڑی۔ اس بغاوت کے لیڈر بندرائے اور سنگھ رائے تھے۔ چھوٹا

100 95 75 25 5 0
10th ss his 7. birth of nationalism
Saturday, May 16, 2020 2:32:05 PM

ناگپور کے راجہ نے سرمایہ داروں کو ٹیکسوں کی وصولی کا کام ٹھیکہ داروں کو دیا تھا۔ان کی سودخوری اور قبائلی لوگوں کی ان زمینوں سے زبردستی بے دخلی کے نتیجہ میں کول کے اندر عداوت اور نفرت پیدا ہوئی۔ بغاوت کی ابتداء غبن، آتش زنی اور باہر سے آئے ہوئے لوگوں کی جائیدادوں پر حملوں کی شکل میں ہوئی۔اس کے بعد ان پیسے لوٹنے والوں اور تاجروں کے قتل کی شکل میں بغاوت آگے بڑھی۔ قبائلی سرداروں کے اپنے پیغامات پہنچانے کے مختلف طریقے ہوا کرتے تھے جیسے وہ ڈھول بجاتے اور تیروں کے گشت کے ذریعہ وہ اشارہ دیتے اور تنبیہ کرتے کہ باہر کے لوگ وہاں سے نکل جائیں۔ انگریزوں نے ان کی بغاوت کو بہت ہی سختی کے ساتھ روکا۔

(ii) سنتھال ہول کی بغاوت:

سنتھال، مشرقی ہندوستان کے مختلف حصوں میں اس وقت پھیل گئے جب ان پر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ اپنے گھروں سے نکل جائیں۔وہ اس وقت ہوا جب مستقل طور سے رہائش کے لئے زمینوں کو تقسیم کردیا گیا اور اس میں راج محل پہاڑی کے آس پاس جنگلاتی خطہ کے حدود متعین کردئے گئے ، ان زمینوں کے مالکوں پر مقامی پولیس اور یوروپی افسروں نے زبردستی دباؤ ڈالا کہ وہ اپنی زمینوں کو ریلوے لائن کی تعمیر کے لئے خالی کردیں،ان کے پسندیدہ اور مانوس رہائش سے انہیں زبردستی نکالنے پر وہ سرمایہ داروں پر اپنے بچاؤ کے لئے اعتماد کرنے لگے۔ بعد میں انہیں مختلف قرضوں اور رشوتوں میں پھنسایا گیا۔سنتھال نے یہ بات بھی محسوس کیا کہ بدعنوان برطانوی انتظامیہ انہیں نظر انداز کرکے ان کے حق دبا رہی ہے اور ان کی شکایات نہ سن کر انہیں انصاف سے محروم کررہی ہے۔

بغاوت کا پھوٹنا:

1854 کے آس پاس بیرسنگھ نامی ایک شخص کی قیادت میں ہونے والی ڈاکہ زنی کی شکایات مختلف جگہوں سے سننے میں آرہی تھیں اور وہ کارروائیاں مہاجنوں (سودی قرضہ دینے والوں) اور تاجروں کے خلاف تھیں۔اس وجہ سے بیرسنگھ کو زمینداری عدالت میں طلب کیا گیا جہاں اسے پیٹا اور ذلیل کیا گیا۔ بیرسنگھ اور اس کے دوستوں نے اس کا بدلہ لیتے ہوئے مہاجنوں اور کاروباریوں کے ہاں مزید ڈاکہ زنی کی۔سنتھال کو زبردستی کے اقدامات نے ناراض کیا۔


کانو


سِدھو

1855 میں سدھو اور کانو نامی دو بھائیوں نے اعلان کیا کہ انہیں خدا کی طرف سے ایک پیغام آیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وہ بغاوت کی قیادت کریں۔

جولائی 1855 تک اس بغاوت نے مہاجنوں زمینداروں اور انگریزوں کے خلاف کھلے عام بغاوت اور سرکشی کی صورت اختیار کرلی انہوں نے ہاتھوں میں تلواریں، زہر سے بجھے ہوئے تیر، کمانیں، دھرے وغیرہ تھامے ہوئے راج محل اور بھاگلپور پر حملہ اس اعلان اور نعرے کے ساتھ کیا کہ کمپنی کی حکومت کا خاتمہ ہوگا۔ 1855 میں سنتھالوں کے رہائشی مقامات کو باقاعدہ منظّم کرنے کے لئے ایک دفعہ (Act) پاس کی گئی۔اس ایکٹ کے تحت انکے علاقہ کو ایک الگ حصہ تسلیم کرکے اسے سنتھال پرگنہ ڈویژن نام دیا گیا۔

(c) منڈا بغاوت Munda Rebellion

قبائلی بغاوتوں میں ایک مشہور بغاوت جو رانچی میں ہوئی جو کہ اولوگولن بغاوت (گریٹ ٹومولٹ) کے نام سے معروف ہے۔منڈا لوگ اتحاد باہمی کے ساتھ مجموعی کھیتی مشترک زمینوں میں کرنے کے عادی تھے۔ جسے khuntkatti زمینی نظام کہا جاتا تھا۔ان کے اس نظام کو زمین کے نجی ملکیت اور تاجروں اور سرمایہ داروں کی مداخلت کے ذریعہ پورے طور سے ختم کردیا گیا۔منڈا قوم کو زبردستی کرکے باغات میں مزدور بن کر کام کرنے پر مجبور کیا گیا۔

بدعنوان پولیس، انصاف کا نہ ہونا اور عیسائی مشنریوں کی دھوکہ دہی ان سب باتوں نے منڈا اقوم کی مصیبتوں کو بڑھادیا۔1890 میں قبائلی سرداروں نے قبائلی لوگوں کی ان کی زمینوں سے علاحدگی اور زبردستی سے مزدور بنا کر کام لینے کے خلاف مزاحمت کرنے کا فیصلہ کیا۔

اس تحریک میں اس وقت طاقت آئی جب بیرسا منڈا نے خود کو خدا کا قاصد کہہ کر اعلان کیا۔ بیرسا نے یہ بھی کہا کہ وہ پیشین گوئی کرتا ہے کہ منڈا اقوم کے مسائل کا اس کے پاس مافوق الفطرت حل موجود ہے اور وہ بیرسائی راج قائم کرسکتا ہے۔منڈا لیڈروں نے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بیرسا منڈا کی پرستش کراتے ہوئے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اپنے مقصد کے لئے بھرتی کرنے لگے۔ مسلسل راتوں میں میٹنگیں ہوتی تھیں اور ایک بغاوت کا منصوبہ بنایا گیا۔سال 1889 کے کرسمس کے دن وہ تشدد پر اتر آئے۔عمارتوں میں آگ لگائی گئی اور عیسائی مشنریوں اور منڈا قوم کے جو لوگ عیسائی بنے ان پر تیر چلائے گئے۔اسی طرح پولیس اسٹیشنوں اور حکومتی افسروں پر حملے کئے گئے۔اسی طرح کے حملے بعد کے چند مہینوں میں بھی جاری رہے۔آخر کار اس بغاوت کو کچل دیا گیا اور فروری 1900 میں بیرسا منڈا کو گرفتار کرلیا گیا، اس کی موت چند دنوں بعد جیل میں واقع ہوگئی۔ بیرسا منڈا ایک عوامی ہیرو بن گیا، اس

100 95 75 25 5 0
10th ss his 7. birth of nationalism
Saturday, May 16, 2020 2:32:07 PM

کا نام ابھی تک عوامی گیتوں میں لیا جاتا ہے۔ منڈا کی بغاوت نے انگریزوں کو قبائلی علاقہ کے لئے پالیسی بنانے پر آمادہ کیا۔ 1908 کے چھوٹا ناگپور کے کرایہ داری ایکٹ (Tenancy Act) نے غیر قبائلی لوگوں کے کچھ قبائلی علاقوں میں داخلہ کو ممنوع قرار دے دیا۔

7.2 1857 کی عظیم بغاوت (ہندوستان کی پہلی جنگ آزادی)

1857 کے سال انگریزی حکومت کے وجود کو زبردست چیلنج کا سامنا کرنا پڑا۔ ابتدا میں وہ بغاوت بنگال کے صوبہ میں سپاہیوں کی بغاوت سے شروع ہوئی بعد میں آگے چل کر ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں بھی وہ بغاوت پھیل گئی جس میں عام شہری خصوصاً کسان طبقہ کے لوگ کثرت سے شامل ہوئے۔ 58 - 1857 کے واقعات درج ذیل اسباب کی وجہ سے خصوصیت رکھتے ہیں۔

1۔ یہ پہلی بغاوت تھی جس میں مسلح قوتوں کے ساتھ عام شہریوں نے بھی حصہ لیا۔

2۔ اس بغاوت میں دونوں جانب سے غیر معمولی تشدد کیا گیا۔

3۔ اس بغاوت کے خاتمہ پر برصغیر ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت کا رول ختم کر دیا گیا اور حکومت کی باگ ڈور براہِ راست برطانوی سلطنت نے اپنے ہاتھ میں لے لی۔

بغاوت کے اسباب

1۔ برطانیہ ہندوستان کے الحاق کی پالیسی:

1840 اور 1850 کے سالوں میں بہت سے علاقوں کا دو بڑی پالیسیوں کے تحت الحاق کیا گیا۔

اقتدارِ اعلیٰ کا اصول انگریز اپنے آپ کو مقتدرِ اعلیٰ خیال کرتے تھے اور حکومت کے اختیارات میں اپنی برتری ثابت کرتے تھے، نئے علاقوں کو اپنی حکومت میں اس بنیاد پر شامل کرتے تھے کہ مقامی حکمران بدعنوان اور نااہل ہیں۔

ولی عہدی کو ساقط کرنے کا اصول

اگر کسی مقامی حکمران کے نرینہ وارث (بیٹا) نہ ہو تو اس حکمران کے انتقال پر اس علاقہ کو انگریزی حکومت میں شامل کر لیا جائے گا۔ اس علاقہ کا الحاق انگریز حکومت کر لے گی۔ پنجاب کے علاقے ستارا، سنبھل پور، جھانسی اور ناگپور کو اسی الحاق کے اصول پر انگریزی حکومت میں شامل کر لیا گیا۔

2 ہندوستانی تہذیبی جذبات کو ٹھیس پہنچانا

ہندوستانی باشندوں میں ہمیشہ انگریزوں کے ارادوں اور مقاصد کے سلسلے میں ایک بدگمانی رہی۔ 1806 میں ویلور میں سپاہیوں کی جو بغاوت ہوئی وہ لباس (یونیفارم) کے تعلق سے تھی۔ اس میں ہندوستانی سپاہیوں کو پیشانی پر تلک لگانے، مونچھیں رکھنے پر پابندی تھی۔ اس کے علاوہ ہندوستانی سپاہیوں کو پگڑی کی جگہ ہیٹ پہننے پر مجبور کیا گیا، اس خاص سپاہیانہ لباس میں اس بات کا خطرہ تھا کہ ان سپاہیوں کو عیسائی بنا دیا جائے گا۔

اسی طرح 1824 میں کلکتہ کے قریب بیرک پور کے سپاہیوں نے سمندری راستہ سے برما جانے سے انکار کر دیا۔ اس لئے کہ سمندری راستہ سے جانے میں ان کی ذات پات کا نقصان ہوتا تھا۔

ہندوستانی سپاہیوں کے ساتھ الگ سلوک کیا جاتا تھا۔ ان کو تنخواہیں انگریز سپاہیوں سے کم دی جاتی تھیں اور انہیں ترقی نہیں ملتی تھی اس بات سے وہ ناراض تھے انہیں ذلیل کیا جاتا تھا اور اعلیٰ انگریز افسروں کی طرف سے ان کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی تھی۔

(b) بغاوت

بغاوت سے پہلے نئی اینفیلڈ رائفل کے کارتوس کے بارے میں افواہیں سپاہیوں کے درمیان پھیلی ہوئی تھیں اور سخت بدگمانی تھی کہ نئے کارتوس میں گائے اور سور کی چربی لگائی گئی ہے۔ کارتوس کو گولی چلانے سے پہلے کاٹنا پڑتا تھا۔ مسلمانوں کے لئے سور کی چربی حرام ہے اور ہندوؤں کے اکثر طبقوں میں گائے کو مقدس سمجھا جاتا ہے۔

29 مارچ کے دن منگل پانڈے نامی ایک سپاہی نے اپنے انگریز افسر کی خوب پٹائی کر دی۔ جب اس کے ساتھیوں سے کہا گیا کہ اس کو گرفتار کر لیں تو انہوں نے اس حکم کو پورا نہیں کیا، منگل پانڈے اور اس کے ساتھیوں کو فوجی کورٹ لے جا کر سولی پر چڑھا دیا گیا۔ اس واقعہ نے دوسرے لوگوں کے غصہ کو بھڑکایا اور نافرمانی اور بغاوت کے واقعات میں جگہ جگہ اضافہ ہونے لگا۔ امبالہ، لکھنو اور میرٹھ کی فوجی چھاؤنیوں میں جلانے اور آگ لگانے کے واقعات پیش آئے۔

بہادر شاہ ظفر کے شہنشاہِ ہندوستان ہونے کا اعلان کیا گیا


بہادر شاہ ظفر

11/مئی 1857ء کی تاریخ میں سپاہیوں کے ایک گروپ نے میرٹھ سے دہلی کے لال قلعہ کی طرف مارچ کیا۔ ان سپاہیوں نے لوگوں کی ایک بھیڑ کے ساتھ بہادر شاہ ظفر سے اصرار کے ساتھ لیڈر بننے کی درخواست کی۔ بہت پس وپیش کے بعد بہادر شاہ نے اس درخواست کو قبول کی

10 ss UM 21-22 final 84
Sunday, February 12, 2023 5:54:18 PM

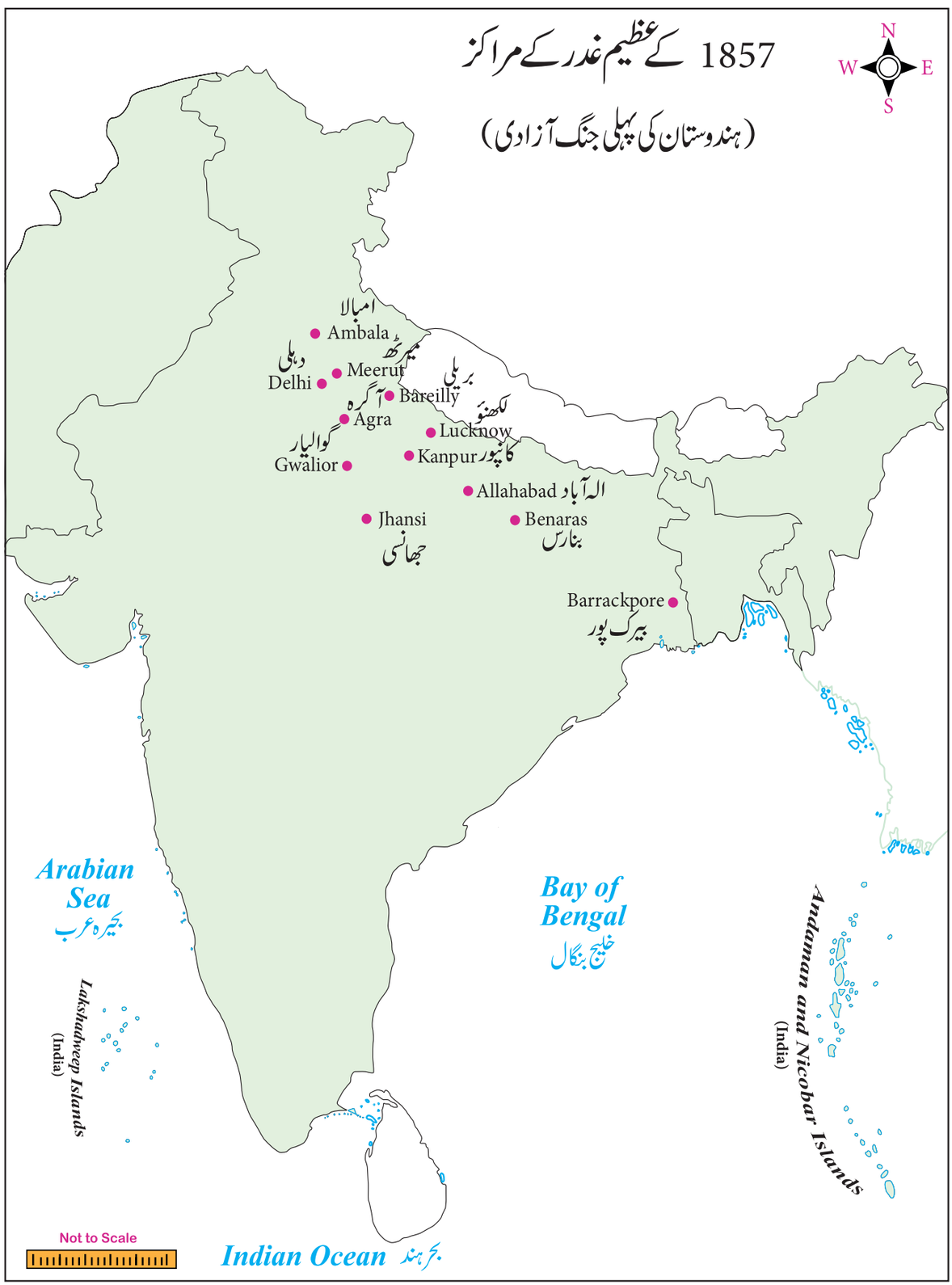

10th ss his 7. birth of nationalism
Saturday, May 16, 2020 2:32:08 PM

اور اپنے شہنشاہِ ہندوستان ہونے کا اعلان کیا۔ اس کے فوراً بعد ان باغیوں نے شمال مغربی صوبوں اور اودھ پر قبضہ کرلیا۔ جیسے ہی دہلی پر قبضہ کی خبر پھیلی ، ایک کے بعد دوسری فوجی چھاونیوں میں بغاوتیں ہونے لگیں۔ جون کے شروع میں پورے شمالی ہندوستان میں سوائے پنجاب اور بنگال کے انگریزوں کے ہاتھ سے حکومت چلی گئی۔

شہری بغاوت

اس بغاوت کا پورے طور سے شمالی ہندوستان کے دیہاتی سماج کے ناراض اور مظلوم طبقہ نے ساتھ دیا۔ برطانوی فوج میں کام کرنے والے سپاہی حقیقت میں یونیفارم پہنے ہوئے کسان تھے۔ وہ برابر ٹیکس کے نئے نظام سے متاثر تھے۔ ان سپاہیوں کی بغاوت کے نتیجہ میں ملک کے مختلف حصوں میں شہری بغاوتیں ہوئیں اور ان سب کا گہرا تعلق دیہاتی عوام سے تھا۔ پہلی شہری بغاوت شمال مغربی صوبوں اور اودھ کے علاقہ میں پھوٹ پڑی۔ ان دو علاقوں میں سپاہی بغاوت کے لئے کثرت سے بھرتی ہوئے۔ زمینداروں اور تعلقہ داروں کی بھی ایک بڑی تعداد اس بغاوت کی طرف مائل ہوئی، اس لئے کہ انگریزی حکومت میں ان کے جو منصب تھے وہ ان منصبوں سے محروم ہوگئے تھے۔ تعلقہ داروں اور کسانوں کے مجموعہ نے ایک مشترکہ کوشش اپنے کھوئے ہوئے مناصب کے حصول کے لئے کی۔ اسی طرح دست کار اور صنعت کار بھی برابر ہندوستان کے بہت سارے حکمرانوں کے تخت سے اتارے جانے کے سبب روزگاری سے محروم ہوگئے تھے۔ برطانوی مصنوعات کے ہندوستان کے مارکیٹ میں آجانے سے ہندوستانی دست کاری اور کاریگری کا خاتمہ ہوگیا اور ہزاروں جلاہے روزگاری سے محروم ہوگئے۔ عوام کے مجموعی غصہ اور ناراضی نے انگریزوں کے خلاف عوامی بغاوت کی شکل اختیار کرلی۔

انگریزوں سے مقابلہ کرنے والی نمایاں شخصیات

اس بغاوت نے مظلوم بادشاہوں، نوابوں، رانیوں اور زمینداروں کو انگریزوں کے خلاف غصہ نکالنے کے لئے ایک پلیٹ فام فراہم کیا۔ نانا صاحب جو کہ آخری پیشوا باجی راؤ دوم کا لے پالک بیٹا تھا اس نے کانپور کے علاقہ میں بغاوت کی قیادت کی۔ اسے کمپنی نے پنشن سے محروم کیا تھا۔ اسی طرح لکھنو کی بیگم حضرت محل اور بریلی کے خان بہادر نے اپنے اپنے صوبوں میں باغی فوجیوں کی کمانڈ کی۔ ان صوبوں میں یا تو انہوں نے خود حکومت کی تھی یا ان کے آباء واجداد نے حکومت کی تھی۔

ایک اور نمایاں لیڈر جھانسی کی رانی لکشمی بائی تھی جسے جھانسی کی لیڈرشپ حاصل ہوگئی تھی۔ اس کے معاملہ میں بنگال کے گورنر جنرل ڈلہوزی نے اس کی درخواست رد کردی تھی، اس نے درخواست کی تھی کہ وہ ایک لے پالک بیٹے کو جانشین بنانا چاہتی ہے تاکہ اس کی حکومت باقی رہے لیکن ڈلہوزی نے زبردستی اس کے شوہر کے مرنے کے بعد اس کی سلطنت کا انگریز حکومت کے ساتھ الحاق کردیا۔ رانی لکشمی بائی نے طاقت ور انگریز فوج سے مقابلہ کیا یہاں تک کہ اسے شکست ہوئی۔ بہادر شاہ، جعفر، کنور سنگھ، خان بہادر، رانی لکشمی بائی اور بہت سارے لیڈروں نے نہ چاہتے ہوئے بھی باغیوں کے اکسانے پر انگریزوں کے خلاف میدان میں آئے۔ ان کو میدان میں لانے والے بہادر سپاہی تھے جنہوں نے انگریز حکومت کو للکارا اور بغاوت کی آگ لگائی۔

(c) بغاوت کی روک تھام:

جون 1857 کی شروعات ہی میں دہلی، میرٹھ، روہیل کھنڈ، آگرہ، الہ آباد اور بنارس کے علاقے اور وہاں کی فوج انگریزوں کے کنٹرول میں آگئے اور وہاں مارشل لا نافذ کردیا گیا۔

دکھاتے ان کو بھی معاف نہ کیا جاتا۔ ہر ہندوستانی کو جو راستے میں نظر آتا اس پر گولی چلادی جاتی یا اسے پھانسی دے کر درخت پر لٹکا دیا جاتا۔

(d) بغاوت کی ناکامی کے اسباب

اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ 1857 کی بغاوت منظّم اور منصوبہ بند تھی وہ بغاوت ہر ایک گروپ کی طرف سے خود سے اختیار کردہ تھی۔ تاہم دہلی کے محاصرہ کے فوراً بعد پڑوسی صوبوں سے مدد



باغی سپاہیوں کو گولی سے اڑادیا جانا



باغیوں کو عوامی جگہوں میں سولی پر چڑھایا جانا

10th ss his 7. birth of nationalism
Saturday, May 16, 2020 2:32:09 PM

حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ۔ چند ہی صوبے والوں کے اندر قومی جذبہ اور جوش وخروش پایا جاتا تھا۔ ورنہ عام طور سے ہندوستانی شہزادوں کے اندر بغاوت میں حصہ لینے کا کوئی جذبہ پایا نہیں جاتا تھا۔ ہندوستانی شہزادے اور زمیندار یا تو انگریز حکومت کے خیر خواہ اور وفادار تھے یا ان کے اندر انگریزوں کی طاقت سے خوف تھا۔ اس طرح ان میں سے اکثر پانچویں کالم کا کردار ادا کرتے تھے۔ اور بغاوت میں جن لوگوں نے حصہ لیا، وہ ہتھیار اور سامانِ جنگ کی کمی سے میدان چھوڑ کر بھاگ گئے، اونچے اور متوسط طبقے کے وہ افراد جو انگریزی تعلیم یافتہ تھے، انہوں نے بغاوت کا بالکل ساتھ نہیں دیا۔

اس بغاوت کی ناکامی کی ایک اہم وجہ ایک مرکزی طاقت کا نہ ہونا تھا۔ ان باغیوں کے درمیان کوئی ایک مشترک ایجنڈا نہیں تھا جو انہیں متحد کر سکے۔ ان میں سے ہر ایک چاہے وہ عوام ہوں یا شہزادے ہوں یا زمیندار ہوں، انگریزوں سے الگ الگ مقابلہ کر رہے تھے، ان کا کوئی نقطہ اتحاد نہیں تھا۔

آخر کار ان باغیوں کو انگریزی فوج نے بہت بے رحمی کے ساتھ کچل دیا۔ باغیوں کے لیڈر ہتھیاروں، تنظیم اور ڈسپلن کی کمی سے شکست کھا گئے، اس کے علاوہ ان کے درمیان غدار اور بے وفائی کرنے والے عناصر بھی تھے۔ 1857 کے اواخر میں دہلی پر دوبارہ انگریزی فوجوں نے قبضہ کر لیا۔ بہادر شاہ ظفر کو گرفتار کر کے برما بھیج دیا گیا۔

(e) ہندوستان ایک شاہی کالونی بن گیا

نومبر 1858 میں برطانوی پارلیمنٹ نے انڈین گورنمنٹ ایکٹ کو اپنایا اور ہندوستان کے بارے میں اعلان کیا گیا کہ وہ بھی شاہی نوآبادیات (کالونیوں) میں سے ایک ہے جس پر براہِ راست برطانوی پارلیمنٹ کی حکومت ہوگی۔ اور ہندوستان کی حکومت کی ذمہ داری کابینہ کے ایک ممبر کو دے دی گئی جسے ہندوستان کے لئے سکریٹری آف اسٹیٹ بنا دیا گیا۔

انتظامیہ میں ردوبدل

1857 کے بعد برطانوی قانون اور اس کی پالیسیوں میں نظر ثانی کر کے بڑی بڑی تبدیلیاں لائی گئیں۔ انگریزی حکومت نے سماجی اصلاحات میں محتاط طریقہ کو اپنایا۔ ملکہ وکٹوریہ نے اپنا اعلان ہندوستان کو بھیجا کہ انگریزی حکومت ہندوستان کے قدیم روایتی اداروں اور مذہبی معاملات میں دخل اندازی نہیں کرے گی اور اس بات کا وعدہ کیا گیا کہ ہندوستانیوں کو سرکاری ملازمتوں میں لیا جائے گا۔ ہندوستانی فوج کے اندر دو نمایاں تبدیلیاں لائی گئیں، ہندوستانی سپاہیوں کی تعداد گھٹائی گئی، ہندوستانیوں کو بڑے عہدوں سے دور رکھا گیا۔ انگریزوں نے توپ خانہ کو ان علاقوں کی طرف منتقل کر دیا۔ جہاں کے لوگ 1857 کی جنگ میں انگریزوں کے وفادار رہے۔ مثال کے طور پر انگریز راجپوت، برہمن اور شمالی ہندوستان کے مسلمانوں کے علاقوں سے نکل کر دوسرے گروپس جیسے گورکھا، سکھوں اور پٹھانوں کی طرف اپنے مقاصد پورا کرنے کے لئے نظر دوڑانے لگے۔ انگریزوں نے ہندوستان کے ذات پات، مختلف مذہبوں اور مختلف زبانوں کے اختلافات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہندوستانیوں کا خوب استحصال کیا، دوسرے لفظوں میں ''آپس میں لڑاؤ اور حکومت کرو'' کی پالیسی کو اپنایا۔

7.3 شاہی سرپرستی میں کسانوں کی بغاوت

a ۔ انڈیگو بغاوت (نیل کی بغاوت) 1859-60

مصنوعی رنگوں کے بنانے سے پہلے ساری دنیا میں قدرتی بنفشی رنگ (نیل) کی کپڑے بنانے والوں کے پاس بہت قیمت تھی۔ بہت سے یوروپیوں نے ہندوستان میں بنفشہ (نیل) کی پیداوار کے ذریعہ اپنا نصیب جگانا چاہتے تھے۔ انہوں نے کسانوں کو نیل کی پیداوار کے لئے ملازمت پر رکھا اس نیل سے رنگ (dye) کارخانوں میں تیار کیا جاتا تھا۔ اس رنگ کو بعد میں یوروپ کو برآمد کیا جاتا تھا۔ انیسویں صدی کی ابتدا میں ہندوستان نے بڑی مقدار میں بنفشی رنگ کو برطانیہ برآمد کرتا تھا اور وہ طریقہ مہنگا ہوتا تھا، کسانوں پر دباؤ ڈالا جاتا تھا کہ وہ نیل کی فصل کو اگائیں۔

برطانوی کاشت کار ہندوستانی کسانوں کو پیشگی ایک رقم دے دیتے تھے جس سے وہ زمین کا کرایہ ادا کرتے تھے اور دوسرے اخراجات میں لگاتے تھے۔ اس رقم کو سود کے ساتھ واپس کرنا پڑتا تھا۔ انگریزوں کے کاشتکار کسانوں پر دباؤ ڈالتے تھے کہ وہ دوسری غذائی فصلوں کو اگانے کے بجائے بنفشہ ہی اگائیں۔ موسم کے ختم پر انگریز کاشتکار کسانوں کو بنفشہ کی بہت کم قیمت ادا کرتے تھے۔ اس پر مزید اس کم آمدنی کے ذریعہ سے کسان رقم کو سود کے ساتھ واپس نہیں کر پاتے تھے۔ لہذا وہ قرض دار ہو جاتے تھے۔ اس کے باوجود ان غریب کسانوں کو مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ دوبارہ بنفشہ اگانے کا ٹھیکہ لیں، وہ کسان قرضوں سے بری نہیں ہوتے تھے۔ قرض باپ کے بعد بیٹے کی طرف منتقل ہوتا تھا۔

بنفشی بغاوت (نیل کی بغاوت) 1859 میں شروع ہوئی اور وہ بغاوت احتجاج کے طور پر شروع ہوئی، اس طرح کہ بنگال کے نادیہ کے ایک قریہ میں ایک کسان نے بنفشہ کی فصل اگانے سے انکار کر دیا تھا اور وہ احتجاج ایک تحریک کی شکل اختیار کر کے بنگال کے دوسرے بنفشہ کی پیداوار والے ضلعوں میں پھیل گیا اور وہ بغاوت تشدد کی

10th ss his 7. birth of nationalism
Saturday, May 16, 2020 2:32:10 PM

صورت اختیار کر گئی۔ ہندو اور مسلمان کسانوں نے اس بغاوت میں برابر کا حصہ لیا اور عورتوں نے بھی گھڑوں ،لگنوں اور کڑھائیوں کے ساتھ مردوں کے برابر اس بغاوت میں اتر آئیں۔کلکتہ میں ہندوستانی صحافیوں نے کاشتکاروں کے ظلم وستم کے خلاف مقالات ومضامین لکھے۔ 1860 کا کھیل نیل درپن (بنفشہ کا آئینہ) دنیا بندھومترا نے لکھا۔اس کہانی یا کھیل سے لوگوں کی توجہ ہندوستان اور یوروپ میں بنفشہ کی پیداوار کرنے والے لوگوں کی ضمانت کے متعلق ہوئی۔

(b) 1875 کے دکن کے ہنگامے

شاہی سلطنت کی طرف اقتدار کی منتقلی کے بعد صنعت کاری کے خلاف دباؤ میں آکر مزدور زمینوں سے باہر آ گئے۔ بھاری ٹیکسوں نے زراعت کو زوال پذیر کر دیا۔قحط سالی سے لوگ مرنے لگے۔سرمایہ داروں کے خلاف پہلا تشدد کا واقعہ دکن میں جو ہوا وہ مئی 1875 کا واقعہ ہے جو پونا کے قریب سوپا نامی دیہات میں پیش آیا۔اسی طرح کے پرتشدد ہنگامے پونا اور احمد نگر کے قریب 30 دیہاتوں میں واقع ہونے کی رپورٹ تاریخ میں محفوظ ہے۔ان ہنگاموں کا رخ زیادہ تر گجرات کے سرمایہ داروں کی طرف ہوا۔ برطانوی قانون میں کسانوں کو مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ ٹیکس براہِ راست حکومت کو ادا کریں۔ اس کے علاوہ ایک نئے قانون کے تحت سرمایہ داروں کو اجازت دی گئی تھی کہ وہ رہن رکھی ہوئی زمینوں کو قرضہ ادا نہ کرنے والوں کے ہاتھ سے چھین کر انہیں نیلام کر دیں۔اس کے نتیجہ میں زمینیں کاشت کاروں کے ہاتھوں سے نکل کر غیر کاشتکار طبقوں کے ہاتھوں میں چلی جاتی تھیں۔ قرضوں میں بری طرح پھنس جانے اور ادا کرنے کی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے کسانوں کو کاشتکاری بڑھانے پر مجبور ہونا پڑا۔

7.4 انڈین نیشنل کانگریس کی بنیاد (1870 - 1885)

(a) قومیت کا عروج

انیسویں صدی کے نصف آخر میں ہندوستان میں قومی سیاسی آگاہی انگریزی تعلیم یافتہ ہندوستانیوں میں ترقی پذیر ہوئی ۔ ہندوستانی دانشوروں نے قومی احساس پیدا کرنے میں ایک تنقیدی رول ادا کیا۔ اور یہ احساس لوگوں کے درمیان بڑے پیمانے پر قوم، قومیت اور مختلف جمہوری جذبات کی نمائش کے ذریعہ پیدا کیا۔شہریت، اسٹیٹ کا نظریہ، شہری سماج، انسانی حقوق، قانون کے آگے مساوات، آزادی ،عوامی اور نجی کے درمیان فرق، اقتدار وحکومت وغیرہ کے جدید نظریات کو انہوں نے جوڑ دیا۔ پرنٹ میڈیا کے دیسی اور انگریزی طبقات میں پھلنے پھولنے نے اس قسم کے نظریات کو پھیلنے میں ایک نمایاں کردار (رول) ادا کیا۔

اگر چہ کہ پرنٹ میڈیا استعمال کرنے والوں کی تعداد کم ہی رہی اس کے باوجود اس کے ذریعہ سے قومی امتیازی خصوصیت اور گنجائش ملکی پیمانہ پر تعلقات قائم کرنے میں معاون ہوئی اور وہ لوگ قانون دان، صحافی، سرکاری ملازم، اساتذہ یا ڈاکٹر تھے۔انہوں نے آغاز کار سیاسی ساز وسامان چلائے جیسے مدراس نیٹو اسوسی ایشن (1852)، ایسٹ انڈیا اسوسی ایشن (1866)، مدراس مہاجنا سبھا (1884) پونا سروا جانک سبھا (1870)، بمبئی پریسڈنسی اسوسی ایشن (1885) اور دوسرے بہت سارے۔

(b) استعماریت کی اقتصادی تنقید:

ابتدائی ہندوستانی قومیت پسندوں کا ایک بہت ہی نمایاں حصہ، استعماریت کی اقتصادی تنقید تھا۔

اس استعماری اقتصادیات پر تنقید میں دادا بھائی ناوروجی، جسٹس راناڈے اور رمیش چندر اڈلٹ نے ایک نمایاں رول ادا کیا۔انہوں نے واضح طور سے سمجھ لیا تھا کہ انگریزوں کی خوش حالی ، ہندوستان کی اقتصادی اور سیاسی محکومی کے ساتھ وابستہ ہے۔آخر کار وہ اس بات پر متفق ہو گئے کہ استعماریت ہندوستانی اقتصادی ترقی کے لئے بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

(c) مقاصد اور طریق کار

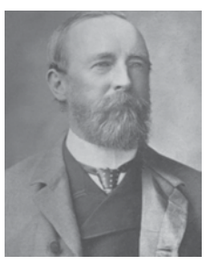

A.O. ہیوم

1885 میں انڈین نیشنل کانگریس کی تشکیل کا فیصلہ ملکی پیمانہ پر ایک تنظیم کا قیام تھا۔

یہ تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کے گروپ کی کوششوں کا نقطۂ عروج تھا، جو تین صوبوں میں سیاسی طور پر فعال تھے۔بمبئی، مدراس اور کلکتہ۔A.O ہیوم نے کانگریس کی تشکیل کو آسان بنانے کے لئے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ دومیش چندرا بنرجی 1885 میں انڈین نیشنل کانگریس کا پہلا صدر بنا۔

انڈین نیشنل کانگریس کا پہلا اجلاس 28 دسمبر 1885 کو منعقد ہوا۔اس کے ابتدائی مقاصد میں قومی اتحاد کے احساسات وجذبات کو ترقی دینا اور یکجا کرنا تھا۔مگر اس کے ساتھ ہی اس کے کارکناں انگریزوں کے ساتھ وفاداری کے بھی مدعی تھے۔انہوں نے جو طریقہ اپنایا تھا اس میں عدالت سے فریاد کرنا، عرضیاں دینا اور برطانیہ کو وفود بھیجنا تھا۔ اور یہ سب کام قانون کے دائرے میں رہ کر کئے جاتے تھے۔ان کے چند اہم اور کلیدی مطالبات یہ تھے۔

- قانون ساز کونسلوں کی صوبائی اور مرکزی سطح پر تشکیل
- قانون ساز کونسل میں منتخب ممبروں کی تعداد بڑھانا
- عدالتی اور مجلس عاملہ کے افعال کو علاحدہ کرنا
- فوجی اخراجات کو کم کرنا
- داخلی اخراجات کو کم کرنا

10th ss his 7. birth of nationalism
Saturday, May 16, 2020 2:32:12 PM

- جماعتِ منصفین کے تجربات کی توسیع
- سول سروس کے امتحانات انگلینڈ کے ساتھ ہندوستان میں بھی رکھنا
- پولیس اصلاحات
- جنگلاتی قانون کے سلسلہ میں دوبارہ غور وفکر کرنا
- ہندوستانی صنعتوں کو فروغ دینا اور بے جا محصولات چنگیوں اور ٹیکسوں کا خاتمہ کرنا

(d) فوجی قومیت

ہندوستانی قومیت پسندوں کے مطالبات کے سلسلے میں مستقل طور پر برطانوی رویہ کے اندر تبدیلی لانے میں اعتدال پسندوں کے مطالبات کا طریقہ کار ناکام ہوگیا۔اس لئے ''انتہا پسند نامی'' لیڈروں کے ایک گروپ کی طرف سے انہیں تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ دعائیں مانگنے اور عرضیاں داخل کرنے کی بجائے اس فوجی گروپ کے لوگ خود اپنی مدآپ کے اصول پر زور دینے لگے۔

7.5 تقسیم بنگال



لارڈ کرزن

سال 1905 میں تقسیمِ بنگال ان سب کاموں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ فعل تھا، جو اس نے کیا۔ اس تقسیم کے نتیجہ میں سارے ہندوستان میں وسیع پیمانے پر احتجاجات ہوئے ۔اس کے بعد ہندوستانی قومی تحریکات ایک نئے مرحلہ میں داخل ہوئیں۔

تقسیمِ بنگال کا نظریہ انگریزوں کے خلاف بنگال میں ہونے والی سیاسی سرگرمیوں کو دبانے اور روکنے کے لئے اختیار کیا گیا اور اس کے ساتھ ہندو مسلمان کے درمیان تفرقہ پیدا کیا گیا۔

(a) ہندو مسلم تفرقہ:

یہ بات واضح طور پر سامنے آگئی تھی کہ بنگال کی تقسیم کا مقصد بنگالیوں کے اثر ورسوخ کو کم کرنا اور قومی تحریکات کو کمزور کرنا تھا۔ بنگال کو دو انتظامی اکائیوں میں تقسیم کر کے کرزن نے بنگالی بولنے والے لوگوں کو اقلیتی زبان بولنے والے بنادیا۔کرزن نے مسلمانوں کو اطمینان دلایا کہ وہ مشرقی بنگال کے نئے صوبے میں اپنے اتحاد سے محظوظ ہوں گے جب کہ وہ مغل دور سے اس سے محروم تھے۔اس طرح کرزن نے بنگالیوں کو دھوکہ دیا۔

مذہبی بنیاد پر بنگالیوں کو تقسیم کرنے کے نتیجہ میں وہ متحد ہوگئے۔ مقامی زبان کے اخباروں نے بنگالیوں کے اندر ان کے اپنے بنگالی ہونے پر فخر کا احساس پیدا کیا، اس احساس کے پیدا کرنے میں ان اخباروں نے اہم کردار ادا کیا۔

(b) تقسیم کے خلاف ہونے والی تحریکات

تقسیم کو روکنے میں اعتدال پسند لیڈروں کی ناکامی نے انہیں اپنے لائحہ عمل کے سلسلے میں دوبارہ غور کرنے پر مجبور کیا اور احتجاج کے نئے طریقوں کے بارے میں وہ غور وفکر کرنے لگے۔ برطانوی مصنوعات کا بائیکٹ بھی احتجاج کا ایک نیا طریقہ تھا۔لیکن سودیشی تحریک کا ایجنڈا تقسیمِ بنگال کو منسوخ نہ کرا سکا۔ اور اعتدال پسند ناتجربہ کارانہ سست مزاحمت کے خلاف ہوگئے تھے۔دوسری طرف فوجی قومیت پسند بنگال کے تعلق سے اپنی تحریکات کو وسیع کرنا اور بڑے پیمانے پر ایک زبردست کوشش جاری رکھنا چاہتے تھے۔

وہ دن جس میں بنگال قانونی طور پر یعنی 16/اکتوبر 1905 کو تقسیم ہوا، اس دن کو ماتم کا دن قرار دیا گیا۔ ہزاروں لوگوں نے گنگا میں غوطہ لگایا اور کلکتہ کی گلیوں میں بندے ماترم گاتے ہوئے مارچ کیا۔

(c) بائیکاٹ اور بنگال میں سودیشی تحریک (1905-1911)

بائیکاٹ اور سودیشی تحریک ہمیشہ آپس میں ملے ہوئے تھے اور دونوں کا منصوبہ یہ تھا کہ ہندوستان کو خود کفیل بنایا جائے۔ بنگال میں سودیشی تحریک کے دوران چار اہم رجحانات سامنے آئے تھے۔

1۔ اعتدال پسند رجحان (The Moderate Trend)

2۔ تعمیری سودیشی (Constructive Swadeshi)

3۔ فوجی قومیت (Militant Nationalism)

4۔ انقلابی دہشت گردی (Revolitionary terrorism)



سودیشی تحریک

تعمیری سودیشی

تعمیری پروگرام اکثر ''اپنی مدآپ'' پر زور دیتے تھے۔اس کی توجہ حکومت کے اداروں کے متبادل اپنے آزاد ادارے قائم کرنے پر تھی، جو کہ برطانوی کنٹرول سے آزاد ہوں۔اور وہ مقامی لوگوں کو خود سے

10th ss his 7. birth of nationalism
Saturday, May 16, 2020 2:32:12 PM

اپنے آپ کو مضبوط کرنے پر زور دیتے تھے تا کہ وہ مضبوط اور طاقتور شہری بن کر سیاسی مظاہرے کرنے کے قابل ہوں۔ سودیشی دکانیں ہر جگہ کھل گئیں جہاں پارچہ بافی، ہینڈلوم کے کپڑے، صابون، مٹی کے برتن اور چمڑے کی مصنوعات وغیرہ فروخت ہوتی تھیں۔

سست مزاحمت (passive Resistance)

1906 سے سودیشی تحریک میں ایک موڑ آیا اس لئے کہ اس کے ایجنڈے میں تقسیم کی منسوخی زیادہ دن نہیں رہی۔

سودیشی پروگرام کے اس نئے رخ میں چار نکات شامل تھے۔ غیر ملکی مصنوعات کا بائیکاٹ، سرکاری اسکولوں اور کالجوں کا بائیکاٹ، درباری خطابات اور سرکاری ملازمتوں کا بائیکاٹ، سودیشی صنعتوں کی ترقی، قومی اسکولوں کا قیام، مسلح جدو جہد کی طرف واپس آنا اگر انگریزوں کا ظلم صبر و تحمل کی حد سے زیادہ ہو جائے۔

فوجی قومیت Militant Nationalism

پنجاب کے لالہ لاجپت رائے، مہاراشٹرا کے بالا گنگا دھر تلک اور بنگال کے پین چندرا پال یہ تینوں سودیشی دور کے اہم لیڈران تھے اور ان تینوں اراکین ثلاثہ کو لال بال پال کہا جاتا تھا۔ سودیشی تحریک کے دوران پنجاب، بنگال اور مہاراشٹرا فوجی قومیت کے لئے حرارت خانہ کے طور پر ابھرے۔ جنوبی ہندوستان میں ٹوئی کورین سودیشی تحریک کے لئے ایک اہم مقام بنا ہوا تھا وہیں V.O چدمبرانار نے سودیشی بھاپ جہازراں کمپنی شروع کی تھی۔



پال-بال-لال

سوراج یا سیاسی آزادی

انتہا پسند لیڈروں کا ایک مشترک مقصد سوراج یا خود کی حکومت کا حصول تھا تاہم ان لیڈروں کے نزدیک سوراج کے الگ الگ مطلب تھے۔ تلک کے مطابق سوراج کے معنی مکمل خود مختاری اور غیر ملکی حکومت سے مکمل آزادی کا حصول تھا۔

7.6 ہوم رول تحریک (1916 - 1918)

ہوم رول تحریک - 1916 تا 1918 کے دوران ہندوستانی قومی تحریک کی تجدید کی گئی اور اسے انتہا پسند بنا دیا گیا۔ اس ہوم رول تحریک کی قیادت کرنے والے لوک مانیا تلک اور انی بسنت تھے۔ جنگ عظیم اول اور اس میں ہندوستانیوں کی شرکت ہوم رول تحریک کے لئے پس منظر کا درجہ رکھتی تھی۔ جب برطانیہ نے جرمنی کے خلاف 1914 میں جنگ کا اعلان کیا تو اس وقت اعتدال پسند اور آزاد قیادت نے برطانیہ کا پورا ساتھ دیا۔ اس امید پر کہ اس کے بدلے میں جنگ کے ختم ہونے پر برطانوی حکومت ہندوستانیوں کی خود کی حکومت بنائے گی۔ ہندوستانی فوجوں کو جنگ عظیم کے مختلف محاذوں پر بھیجا گیا، مگر مکار برطانوی حکومت نے اس موقع پر بھی دھوکہ دہی سے کام لیا اور ہندوستانیوں کا مقصد پورا نہ ہوا۔ اس کے نتیجہ میں ایک بڑی عوامی تحریک چلائی گئی تا کہ اس سے انگریزی حکومت پر دباؤ ڈالا جا سکے۔

(a) ہوم رول تحریک کے مقاصد:

- برطانوی حکومت کے ماتحت دستوری ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے سیلف گورنمنٹ بنانا۔
- خود مختار حکومت کے درجہ کا حاصل کرنا، بعد میں آسٹریلیا، کینیڈا، ساؤتھ آفریقہ اور نیوزی لینڈ کی طرح ایک سیاسی پوزیشن کو منظور کرانا۔
- ان مقاصد کے حصول کے لئے عدم تشدد والے دستوری طریقے اپنانا۔

(b) لکھنو معاہدہ (1916)

ہوم رول تحریک اور انجام کار اعتدال پسندوں اور فوجی قومیت پسندی کے دوبارہ اتحاد کے نتیجہ میں مسلمانوں کے ساتھ از سر نو بات چیت کا موقع فراہم ہوا۔ 1916 کے لکھنو معاہدے کے تحت کانگریس



لکھنؤ معاہدہ کے نمائندے

10th ss his 7. birth of nationalism
Saturday, May 16, 2020 2:32:14 PM

اور مسلم لیگ نے ایک معاہدہ کیا کہ جہاں تک ممکن ہو جلد زا جلد ہندوستان میں خود مختار حکومت قائم کی جائے۔اس کے عوض کانگریس کی قیادت نے مسلمانوں کے لئے علاحدہ حلقۂ انتخاب کے تصور کو منظور کیا۔

(c) انگریزوں کا ردعمل

برطانوی حکومت کا ردعمل ہوم رول تحریک کے سلسلہ میں یکساں نہیں رہا۔ابتداء میں اس بات کی وضاحت کی گئی کہ قانون میں اصلاح کر کے مقامی انتظامی حکومتوں میں زیادہ ہندوستانیوں کو جگہ دی جائے گی۔سوراج کا جو مطالبہ تلک اور انی بنست کی طرف سے اٹھایا گیا اور اسے شہرت حاصل ہوئی تو انگریزوں نے اپنی پرانی چالبازی کو دہراتے ہوئے لیڈروں کو ان کی سرگرمیوں سے روک کر انہیں علاحدہ کیا گیا۔

1919 میں انگریز حکومت نے مونٹیگو چمس فورڈ اصلاحات کا اعلان کیا اور وعدہ کیا کہ دھیرے دھیرے ہندوستان کو سیلف گورنمنٹ کی طرف آگے بڑھایا جائے گا۔اس بات نے ہندوستانی قومیت پسندوں کا دل شکستہ کر دیا۔آگے چل کر حکومت نے ایک قانون بنایا جسے رولاٹ ایکٹ کہا جاتا ہے جس کے تحت بے وجہ گرفتاریاں ہوئیں اور سخت سزائیں نافذ ہوئیں۔

خلاصہ:

- انیسویں صدی کے نصف آخر میں ہندوستان میں کسانوں اور قبائل کی بغاوتیں استعماری سیاسی اور اقتصادی تسلط کے خلاف کثرت سے ہوئیں۔
- ہندوستان میں مختلف مخالف برطانوی رجحانات جو حکومت سے دور کئے گئے جاگیردار سرداروں کی طرف سے ہوئے،اس کا نقطۂ عروج 1857 کی عظیم بغاوت (جنگِ آزادی) تھی۔
- اگرچہ کہ بغاوت کے لیڈروں کے پاس بڑے مقصد کی کمی تھی اور ان کی رہبری مقامی بلند ہمتیوں نے کی، پھر بھی وہ بغاوت ایک جابرانہ غیر ملکی حکومت کے خلاف مزاحمتوں کی کوشش کی طرف پیش قدمی ثابت ہوئی۔
- ہندوستانی قومی تحریک نے استحصال کرنے والی اور ظالمانہ برطانوی حکومت کے خلاف رائے عامہ ہموار کی اور نوجوان نسلوں کے اندر استعماری کوششوں کے خلاف مستقبل میں فوجی طاقت بننے کے جذبات پیدا کئے۔
- سودیشی تحریک نے قومی سیاست میں عوام کی شرکت بڑھانے میں مدد کی۔
- ہوم رول تحریک نے کانگریس پارٹی کو سورت کے مقام پر علاحدگی کے بعد دوبارہ متحد ہونے میں مدد کی۔

فرہنگ الفاظ

orchestrated	ایک مطلوب کوشش کے حصول کے لئے منظّم کرنا
clandestine	راز۔بھید
restorative	دوبارہ قائم کرنا
subletting	ایک کرایہ دار کا کسی ملکیت کا دوسرے کو کرایہ پر دینا
egalitarian	تمام لوگوں کو مساوی حقوق دینا
coercive	طاقتور مضبوط
extortion	کسی سے زبردستی کوئی چیز چھیننا
disgruntled	غیر مطمئن ہونا
abysmal	بہت زیادہ خراب

10th ss his 7. birth of nationalism
Saturday, May 16, 2020 2:32:14 PM

مشق

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے:

1۔ کس تحریک کو حاجی شریعت اللہ نے 1818 میں مشرقی بنگال میں شروع کیا .....

(a) وہابی تحریک (b) فرازی تحریک
(c) قبائلی بغاوت (d) کول بغاوت

2۔ کس نے اعلان کیا کہ ''زمین خدا کی ہے'' اور اس پر ٹیکس یا کرایہ لینا خدائی قانون کے خلاف ہے۔

(a) ٹیٹو میر (b) سدھو
(c) دودو میاں (d) شریعت اللہ

3۔ مستقل قیام کے ماتحت زمین کے انتظام کے دوران کن کو ان کے گھروں سے نکال دیا گیا؟ .....

(a) سنتھال (b) ٹیٹو میر
(c) منڈا (d) کول

4۔ ذیل کے افراد میں سے فوجی قومیت پسند کو پہچانئے .....

(a) دادا بھائی نا روجی (b) جسٹس گووندرا ناڈے
(c) بپن چندرا پال (d) رومیش چندرا

5۔ کس سال بنگال کی تقسیم عمل میں آئی؟ .....

(a) 19 جون 1905 (b) 18 جولائی 1906
(c) 19 آگست 1907 (d) 16 اکتوبر 1905

6۔ کن حالات میں چھوٹا ناگپور کرایہ دارا یکٹ کو پاس کیا گیا؟

(a) کول بغاوت (b) انڈیگو بغاوت
(c) منڈا بغاوت (d) دکن کے ہنگامے

7۔ اپریل 1916 میں کس نے پہلے ہوم رول لیگ کا نظام بنایا؟

(a) انی بسنت (b) بی پین چندرا پال
(c) لالہ جپت رائے (d) تلک

8۔ کس نے انگریزوں کی توجہ بنفشہ کی کاشتکاری کی مشکلات کی طرف اپنے کھیل نیل درپن کے ذریعہ پھیری؟

(a) دینا بندھو مترا (b) رمیش چندرا دبیر سا
(c) دادا بھائی نا روجی (d) بیر سا منڈا

II۔ خالی جگہ بھرتی کیجئے:

1۔ .....ایک مخالف شہنشاہیت اور مخالف زمین دار تحریک تھی جو 1827 کے آس پاس شروع ہوئی۔

2۔ بڑی قبائلی بغاوت چھوٹا ناگپور کے علاقے ..... میں ہوئی۔

3۔ ..... ایکٹ کے ذریعہ غیر قبائلی لوگوں قبائلی علاقوں میں داخلہ ممنوع تھا۔

4۔ چھوٹا ناگپورا یکٹ .....کے سال پاس ہوا۔

5۔ W.C بنرجی کو انڈین نیشنل کانگریس کے صدر کے طور پر سال .....میں منتخب کیا گیا۔

III ۔ صحیح بیان منتخب کیجئے:

1 (i) کمپنی نے میر جعفر سے 22.5 ملین روپئے حاصل کئے اور اسے برطانیہ میں صنعتی انقلاب کی ترقی کے لئے لگایا۔

(ii) کول نے ایک ایسی بغاوت کو 1832 -1831 میں ضم کیا جس کا رخ حکومت کے افسروں اور زمین داروں کے خلاف تھا۔

(iii) 1855 میں دو سنتھال بھائیوں سدھو اور کانو نے سنتھال بغاوت کی قیادت کی۔

(iv) 1879 میں سنتھال کے قبضہ کردہ علاقوں کی ترتیب بنانے کے لئے ایک ایکٹ پاس کیا گیا۔

(a) (i)، (ii) اور (iii) صحیح ہیں
(b) (ii) اور (iii) صحیح ہیں
(c) (iii) اور (iv) صحیح ہیں
(d) (i) اور (iv) صحیح ہیں

10th ss his 7. birth of nationalism
Saturday, May 16, 2020 2:32:15 PM

2۔ (i) ابتدائی ہندوستانی قومیت پسندوں کا ایک اہم شراکت میں سے نوآبادیات کے معاشی نفاذ کی تشکیل تھی۔

(ii) ابتدائی دور کے کانگریس لیڈروں نے یہ بات واضح کی کہ ہندوستان میں مذہبی استحصال ایک بنیادی سبب ہے جس سے غربت میں اضافہ ہوا۔

(iii) اعتدال پسند کانگریس لیڈروں کا ایک اہم مقصد سوراج یا خود کی حکومت قائم کرنا تھا۔

(iv) تقسیم بنگال کا مقصد بنگالیوں کے اثر و رسوخ کو کم کرنا اور قومیت پسند تحریکات کو کمزور کرنا تھا۔

(a) (i) اور (iii) صحیح ہیں۔

(b) (i) , (ii) اور (iv) صحیح ہیں۔

(c) (ii) اور (iii) صحیح ہیں۔

(d) (iii) اور (iv) صحیح ہیں۔

3۔ دعویٰ (A) استعماری حکومت میں ہندوستانی تاریخ میں پہلی بار حکومت نے جنگلات پر براہِ راست مالکانہ حق حاصل کیا۔

سبب (R) کاشت کار دہشت پسند اور تشدد کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسانوں پر بنفشہ کی پیداوار کے لئے دباؤ ڈالتے تھے۔

(a) A اور R دونوں صحیح ہیں مگر R، A کی صحیح وضاحت نہیں ہے۔

(b) A اور R دونوں غلط ہیں

(c) A اور R دونوں صحیح ہیں مگر R، A کی صحیح وضاحت ہے

(d) A غلط ہے اور R صحیح ہے۔

4۔ دعوی (A) : 1857 کی بغاوت کو انگریز فوج نے سختی کے ساتھ کچل دیا۔

سبب (R) : بغاوت کی ناکامی مرکزیت کا نہ ہونا تھا۔

(a) A اور R دونوں غلط ہیں

(b) A غلط ہے اور R صحیح ہے

(c) A اور R دونوں صحیح ہیں مگر R، A کی صحیح وضاحت ہے

(d) A اور R دونوں صحیح ہیں مگر R، A کی صحیح وضاحت نہیں ہے۔

IV . جوڑ لگائیے:

1۔ وہابی بغاوت	–	لکھنو
2۔ منڈا بغاوت	–	پیشوا باجی راؤ II
3۔ بیگم حضرت محل	–	ٹیٹو میر
4۔ کنور سنگھ	–	رانچی
5۔ ناناصاحب	–	بہار

V۔ ذیل کے سوالات کے مختصر جوابات لکھئے؟

1۔ برطانوی ہندوستان میں کسانوں کی بغاوت کی درجہ بندی کس طرح کی گئی ہے؟

2۔ الحاق کے اصول سے کون کون سے علاقے انگریزی حکومت سے ملائے گئے ان کے نام لکھئے ۔

3۔ دولت کی نکاسی کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟

4۔ ہوم رول تحریک کے مقاصد کو نمایاں کیجئے ۔

5۔ لکھنو معاہدے کی روح اور خلاصہ پیش کیجئے ۔

VI۔ تفصیلی جوابات لکھئے۔

1۔ 1857 کی بغاوت کے اسباب کے بارے میں تبادلۂ خیال کیجئے

2۔ 1905 کے تقسیم بنگال کے بعد بنگالی باشندوں کا ردعمل کیسا رہا؟

VII۔ کارروائی

1۔ 1858 تا 1919 برطانوی ہندوستان میں جتنے بھی ایکٹ پاس ہوئے ان میں سے ہر ایک پر مختصر نوٹ لکھئے۔

2۔ آوٹ لائن نقشہ پر 1857 کی بغاوت کے اہم واقعات کی نشان دہی کیجئے۔

3۔ انگریزوں کے استعماری کوششوں کے خلاف جد و جہد میں پیش پیش لیڈروں کی تصویروں کا ایک البم بنائیے۔

مزید استفادہ کے لئے کتابیں

1. Bipan Chandra, *India's Struggle for Independence* (New Delhi: Penguin, 2000)
2. Sekhar Bandyopadhyay, *From Plassey to Partition and After* (New Delhi: Orient Longman, 2004)
3. Sumit Sarkar, *Modern India (1885-1947)* (New Delhi: Pearson, 2014).

10th ss his 7. birth of nationalism
Saturday, May 16, 2020 2:32:15 PM

https//www.brittanica.com

ICT CORNER

مخالف استعماری تحریکات اور قومیت کی ابتداء

اس کارروائی کے ذریعے تم
1857 کے عظیم غدر کو دیکھ سکتے ہو



مرحلہ 1 : براؤزر کھولئے اور دئے گئے URL کو ٹائپ کیجئے یا QR کو اسکین کیجئے۔

مرحلہ 2 : سرچ باکس میں Rebellion of 1857 ٹائپ کیجئے۔

مرحلہ 3 : نیچے اسکرول کیجئے اور جمع کردہ تصویروں کا نظارہ کیجئے۔

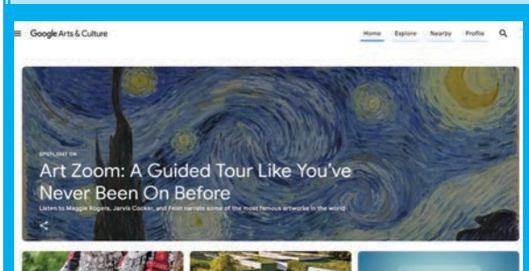

Step-1



Step-2

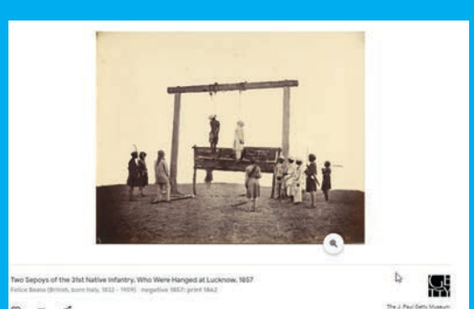

Step-3

Website URL:

https://artsandculture.google.com/

* Pictures are indicatives only.

* If browser requires, allow Flash Player or Java Script to load the page

MQCSP

10th ss his 7. birth of nationalism
Saturday, May 16, 2020 2:32:16 PM

اکائی - 8



ہندوستانی قومیت : گاندھی کا دور

Nationalism: Gandhian Phase

سیکھنے کے مقاصد :

خود کی جانکاری کے لئے

- ہندوستانی آزادی کی جدوجہد گاندھی کے دور میں
- ہندوستانی عوام نے گاندھی کی عدم تشدد (اہمسا) اور ستیہ گرہ والی پالیسی کو آزمایا اور برتا۔
- روولٹ ایکٹ کے خلاف چمپارن میں عدم تشدد والی کوششیں۔
- عدم تعاون تحریک اور اس کا زوال
- انتہا پسندوں اور انقلابیوں کا عروج اور آزادی کی تحریکات میں ان کا حصہ
- سیول نافرمانی تحریک کا چلانا
- علاحدہ حلقۂ انتخاب کی مانگ کا مسئلہ اور پونا معاہدہ پر دستخط۔
- صوبوں میں پہلی کانگریس وزارتیں اور وہ صورت حال جس کے نتیجہ میں ''ہندوستان چھوڑ دو'' تحریک چلائی گئی۔
- فرقہ واریت جس کے نتیجہ میں برصغیر کی تقسیم ہندوستان اور پاکستان کے نام سے ہوئی۔

تمہید (Introduction)

گاندھی جنوبی افریقہ سے 1915ء میں ہندوستان آئے۔ وہ جنوبی افریقہ میں بیس سال تک ہندوستانیوں کے شہری حقوق کے لئے لڑتے رہے۔ وہ اپنے ساتھ ہندوستانی سیاست میں ایک نیا زور لے آئے۔ انہوں نے ستیہ گرہ کا ہندوستان میں تعارف کرایا جس کا تجربہ انہوں نے جنوبی افریقہ میں کیا تھا۔ اس طریقۂ کار کو ہندوستانی مردوں، عورتوں، جوانوں اور بوڑھوں نے برتا۔ وہ ایک ایسا شخص تھا جس نے غریب عوام کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا۔ اس وجہ سے اس نے عام لوگوں کی ہمدردی حاصل کر لی تھی۔ گاندھی سے پہلے دستور پسند لوگوں نے انگریزوں کے احساسِ انصاف کو اپیل کیا تھا۔ جنگجو لوگوں نے استعماری طاقتوں کا قوت کے استعمال کے ساتھ سامنا کیا۔ اس پس منظر میں گاندھی نے عدم تشدد کے طریقہ کو اپناتے ہوئے عوام کو متحرک کیا اور سارے لوگوں کا مجموعی دباؤ انگریزوں پر ڈالا۔ اس سبق میں ہم جانیں گے کہ گاندھی نے کس طرح ہندوستانی قومی تحریک کو تبدیل کیا۔

8.1 گاندھی اور عوامی قومیت

(a) گاندھی کا عروج

موہن داس کرم چند گاندھی پور بند (گجرات) کے ایک خوش حال خاندان میں 2/ اکتوبر 1869 کو پیدا ہوئے۔ ان کے والد کبا گاندھی پور بندر کے دیوان تھے اور بعد میں راجکوٹ کے دیوان بن گئے۔ ان کی ماں پتلی بائی وینشو دیوتا کی پجاری تھی جس نے جوان گاندھی پر اپنا اثر ڈالا۔ میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد گاندھی 1888ء میں قانون کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلینڈ گئے۔ جون 1891ء میں بیرسٹر بننے کے بعد گاندھی ہندوستان واپس آئے۔ فنون کی تعلیم حاصل کرنے آئے اور اسے انگریزوں کی انصاف پسندی اور ان کے مساویانہ برتاؤ پر پورا اعتماد تھا۔

10 ss v2 u his 8 gandhiUM
Monday, May 18, 2020 7:31:14 PM

ہندوستان واپسی کے بعد گاندھی کی بمبئی میں بیرسٹری کی پریکٹس ناکام ہوگئی۔ اس وقت جنوبی آفریقہ میں موجود گجراتی فرم نے ایک عدالتی مقدمہ میں نیابت کے لئے گاندھی کی خدمات لینا چاہی۔ گاندھی نے اس پیشکش کو قبول کیا اور اپریل 1893 میں جنوبی آفریقہ روانہ ہوئے۔ گاندھی نے پہلی مرتبہ وہاں نسلی امتیاز کا مشاہدہ کیا۔ ان کے دربن سے پریٹوریا کے سفر کے دوران پیٹر مارٹز برگ کے ریلوے اسٹیشن پر انہیں فرسٹ کلاس کے ڈبے سے باہر پھینک دیا گیا۔ ہندوستانیوں کے ساتھ صرف مزدوروں اور قلیوں جیسا سلوک کیا جاتا تھا۔ گاندھی نے اس ظلم کے خلاف لڑنے کا ارادہ کیا۔

گاندھی نے ٹرانسوال کے مقام پر ہندوستانیوں کی ایک میٹنگ بلائی اور انہیں ایک اسوسی ایشن بنانے کی تلقین کی تاکہ ان کی مشکلات کا تدارک کیا جاسکے۔ انہوں نے مسلسل اس طرح کی میٹنگیں منعقد کیں اور حکومتی سطح کے لوگوں تک عرضیاں پہنچائیں اور ناانصافیوں کے بارے میں شکایات درج کرائیں۔ ٹرانسوال میں ہندوستانیوں کو ووٹ ڈالنے کے لئے بھی 3 پاؤنڈ کا ٹیکس ادا کرنا پڑتا تھا۔ کوئی اپنے لئے زمین خرید نہیں سکتا تھا۔ انہیں صرف وہاں رہنا پڑتا تھا جہاں رہنے کے لئے کہا جاتا اور رات کے 9 بجے کے بعد کوئی اجازت کے بغیر باہر نہیں جاسکتا تھا۔ انہوں نے اس طرح کے ظالمانہ قوانین کے خلاف جدوجہد شروع کی۔

گاندھی ٹالسٹائے اور جان رسکین کے ادب سے دلچسپی رکھتے تھے۔ وہ بہت گہرائی کے ساتھ ٹالسٹائے سے متاثر ہوئے۔ ٹالسٹائے کی *The Kingdom of God is with in you,* اور رسکن کی *unto this last and Thorean's civil Disobedience* سے وہ بہت متاثر ہوئے۔ گاندھی کے نظریات ہندوستانی اور مغربی خیالات سے مخلوط ہوکر تشکیل پائے۔ اس کے باوجود کہ وہ مغربی مفکرین سے بہت متاثر تھے، پھر بھی وہ مغربی تہذیب اور صنعت کاری کے بارے میں بہت تنقید کرتے رہے۔ رسکین سے استفادہ کرتے ہوئے گاندھی نے 1905 میں Phoenix settlement اور 1910 میں ٹالسٹائے فارم قائم کیا۔ اس بندوبست میں مساوات، سماج کے ساتھ زندگی گزارنا اور مزدور کے وقار کو سمجھا گیا ہے۔ ستیہ گرہ والوں کے لئے وہ سب تربیتی میدان تھے۔

جنوبی افریقہ میں ستیہ گرہ کی حکمت عملی:

گاندھی نے ستیہ گرہ (سچائی اور سچائی کی طاقت کے لئے ریاضت) کو ترقی دے کر ایک حکمت عملی کے طور پر اپنایا، جس میں کام کرنے والے پُرامن طریقہ سے بے انصافی کے قانون کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے خود کو قید کرانے کے لئے آگے بڑھاتے ہیں۔ اس نے اس طریقہ کو تارکین وطن کے مسائل حل کرنے اور نسلی تفریق کو ختم کرتے ہوئے خود کو قید کرنے کے لئے آگے بڑھاتے ہیں۔ انہوں نے اس طریقہ کو تارکین وطن کے مسائل حل کرنے اور نسلی تفریق کو ختم کرنے کے لئے ہتھیار کے طور پر آزمایا۔ میٹنگیں کرائیں اور تارکین وطن کے رجسٹریشن آفسوں کو احتجاجاً بند کرایا۔ یہاں تک کہ پولیس نے ہلکا تشدد بھی اختیار کیا، تو ستیہ گرہ والے مزاحمت نہیں کرتے تھے۔ گاندھی اور دوسرے لیڈر قید کئے گئے۔ ہندوستانی جو اکثر قول وقرار کے پابند مزدور تھے، وہ خوانچہ والے بن گئے۔ انہوں نے اپنی کوشش پولیس کے ظلم وشدد کے باوجود جاری رکھی۔ آخرکار اسمٹس، گاندھی معاہدے کے ذریعہ ان مزدوروں پر سے ووٹ والا ٹیکس منسوخ کردیا گیا۔

8.2 ہندوستان میں گاندھی کے ابتدائی ستیہ گرہیں:

گاندھی نے گوپال کرشنا گوکھلے کو اہمیت دی جس سے اس نے ہندوستان کی پہلی واپسی کے وقت ملے تھے اور وہ انہیں اپنا سیاسی گرو مانتے تھے۔ اس کی نصیحت پر گاندھی نے ملک کے طول وعرض کا سفر کیا، اس کے بعد سیاست میں داخل ہوئے۔ اس سفر سے ان کو لوگوں کے حالات کا اندازہ ہوا۔ گاندھی جب ان سفروں کے دوران ٹمل ناڈو آئے اور یہاں کی حالت دیکھی تو انہوں نے اپنے قیمتی لباس کو ترک کردیا اور ایک سادہ دھوتی پہننا شروع کردیا۔

(a) چمپارن ستیہ گرہ

بہار کے چمپارن میں tinkathia تین کاٹھیا نظام چلتا رہا۔ اس استحصالی نظام میں یوروپی کاشتکار کسانوں پر دباؤ ڈالتے تھے کہ وہ اپنی زمین کے بڑے حصے پر نیل (بنفشہ) کی کاشت کریں۔ انیسویں صدی کے اختتام پر جرمنی کے مصنوعی رنگ (dye) کی تیاری نے نیل (بنفشہ) کے رنگ کو مارکیٹ سے نکال باہر کیا۔ چمپارن کے یوروپین کاشتکاروں نے جب کسانوں کو نیل کی کاشت پر دباؤ ڈالنا چھوڑا تو حالات ایسے بنائے کہ انہی کو فائدہ حاصل ہو، یعنی انگریز کاشتکاروں کو۔ انہوں نے کرایہ کو بڑھادیا اور غیر قانونی قسطیں وصول کیں۔ مزاحمتیں پھوٹ پڑیں۔ چمپارن کے ایک ماہر زراعت راج کمار شوکلا جس نے اس نظام سے بہت تکلیفیں اٹھائی تھیں اس نے



چمپارن کا ستیہ گرہ

100
95
75
25
5
0
10 ss v2 u his 8 gandhiUM
Monday, May 18, 2020 7:31:16 PM

گاندھی کو ابھارا کہ وہ چمپارن آ کر دیکھیں۔ جب گاندھی چمپارن پہنچے تو پولیس نے حکم دیا کہ وہ فوراً وہاں سے نکل جائیں۔ جب انہوں نے نکلنے سے انکار کیا تو ان پر کیس کیا گیا اور کورٹ کو لے جایا گیا۔ وہ خبر تیزی سے پھیلی اور ہزاروں آدمی اس جگہ گاندھی کی حمایت میں پہنچ گئے۔ گاندھی نے حکم کے خلاف وری کے سلسلہ میں عذر پیش کیا اور آخر کار کیس کو ان پر سے اٹھا لیا گیا۔ گاندھی کے کہنے کے مطابق ''ملک کے لئے ہر حال میں سیول نافرمانی ہی ایک راستہ رہ گیا ہے۔'' اس کا ساتھ دینے والوں میں براج کشور پرساد جو ایک قانون دان وکیل تھے۔ ان کے علاوہ راجیندر پرساد تھے جو آزد ہندوستان کے پہلے صدر بنے تھے۔ آخر کار لفٹنٹ گورنر نے ایک کمیٹی بنادی جس کے ایک ممبر گاندھی بھی تھے۔ اس کمیٹی نے سفارش کر کے tinkathia نظام کو منسوح کرایا۔

چمپارن کے ستیہ گرہ کی کامیابی کے بعد 1918 میں احمد آباد کے مل میں اسٹرائک ہوا اور کیڈا ستیہ گرہ کے بعد گاندھی کو مدد ملی، اسے ان کی ہمت افزائی ہوئی اور انہوں نے خود کو ایک عوامی لیڈر بنالیا۔ اور اپنی جد و جہد کو تیز کر دیا۔ ابتدائی لیڈروں کے برخلاف گاندھی نے عوام کو لے کر چلنے کی اپنی قابلیت کا مظاہرہ کیا۔

(b) رولٹ ستیہ گرہ اور جلیان والا باغ کا قتل عام:

پہلی جنگ عظیم کے نتیجہ میں لوگوں نے امید لگائی کہ انگریزوں کی طرف سے آزاد سیاسی اصلاحات حاصل ہوں گی۔ 1919 کے گورنمنٹ انڈیا ایکٹ کی وجہ سے ہندوستانیوں کو مایوسی ہوئی اس لئے کہ ہندوستانیوں کو حقیقی اختیار حاصل نہ ہوسکا۔ اس کے علاوہ حکومت نے مستقل طور پر جنگ کو توسیع دے کر ہندوستانیوں پر پابندیاں عائد کردیں۔ رولٹ ایکٹ جو نافذ کیا گیا اس ایکٹ نے پولیس کے اختیارات بڑھادئے، لوگوں کی گرفتاریاں بغیر وارنٹ کے اور نظر بندیاں بغیر ٹرائل کے ہونے لگیں۔ گاندھی اس ایکٹ کو ''سیاہ ایکٹ'' کہتے تھے۔ اور اس کے خلاف احتجاج میں یک بڑا ستیہ گرہ ملکی پیمانہ پر 6/اپریل 1919ء کو کرایا۔ وہ ایک عدم تشدد والی کوشش تھی جو بھوک ہڑتال اور دعاؤں کے ساتھ کی گئی۔ اور وہ ایک ابتدائی استعماریت کے خلاف کی جانے والی جد و جہد تھی جس کا پھیلاؤ سارے ملک میں ہوا۔ رولٹ ایکٹ کے خلاف ہونے والا احتجاج پنجاب میں شدید رہا۔ خصوصاً امرتسر اور لاہور میں اس کا بہت زور رہا۔ گاندھی کو قید کر دیا گیا اور انہیں پنجاب میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔ 9/اپریل کو دو اور نمایاں لیڈروں کو گرفتار کیا گیا ایک سیف الدین کچلو اور دوسرے ڈاکٹر ستیہ پال۔ ان دونوں کو امرتسر میں گرفتار کیا گیا جہاں وہ احتجاجات کی قیادت کر رہے تھے اور ان ہنگاموں میں چند یوروپین بھی مارے گئے وہاں مارشل لا نافذ کر دیا گیا۔

جنرل ڈائر کا ظالمانہ سلوک:



13/اپریل 1919ء میں امرتسر کے جلیان والا باغ میں ایک عوامی میٹنگ منعقد کی گئی۔ اس وقت سکھوں کی کاشتکاری کا ایک تہوار تھا۔ جسے بائی سا کی کا دن کہا جاتا تھا۔ ہزاروں دیہاتی وہاں جمع ہوئے۔ جنرل ریگنالڈ ڈائر نے اس مجمع کو دیکھتے ہی فوراً اپنی فوج اور توپ گاڑی کے ساتھ اسے گھیر لیا۔ اس پارک کا جہاں میٹنگ ہوئی، ایک ہی راستہ تھا، اسے بند کر دیا گیا۔ دیواروں کے اطراف فوج کھڑی کر دی گئی اور بغیر کسی وارننگ کے گولیاں چلا دی گئیں۔ دس منٹ تک فائرنگ ہوتی رہی یہاں تک کہ ان کے پاس کارتوس ختم ہو گئے۔ حکومت کے اندازے کے مطابق 379/آدمی مارے گئے اور ہزاروں زخمی ہوئے۔ غیر حکومتی ادارے کے اندازے کے مطابق ہزار سے زیادہ افراد مارے گئے۔ اس واقعہ کے بعد مارشل لا نافذ کر دیا گیا اور بہت سے آدمیوں کو پنجاب میں خصوصاً امرتسر میں کوڑے مارے گئے اور انہیں گلیوں میں گھسیٹا گیا۔

اس ظالمانہ سلوک نے ہندوستانیوں کے غصہ کو بھڑکایا۔ رابندر ناتھ ٹیگور نے اپنا ''سر'' کا خطاب واپس کر دیا۔ گاندھی نے اپنے ''قیصر ہند'' کے میڈل کو واپس کر دیا۔

(c) خلافت تحریک

1918ء میں پہلی جنگ عظیم ختم ہوئی۔ ترکی کے خلیفہ جنہیں ساری دنیا کے مسلمانوں کے سربراہ کی حیثیت حاصل تھی انہیں ستایا گیا۔ ان کی تائید میں ایک تحریک شروع کی گئی جسے خلافت تحریک کہا جاتا ہے۔ اس تحریک کی قیادت مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی نے کی۔ اس کا مقصد خلافت کے اثر و رسوخ اور قوت و اقتدار کو برقرار رکھنا تھا۔ گاندھی نے اس تحریک کی تائید کی اور ان کا خیال تھا کہ اس سے ہندو مسلمان میں اتحاد قائم ہوگا۔ نومبر 1919 میں دہلی میں منعقدہ آل انڈیا خلافت کانفرنس کی انہوں نے صدارت کی۔ گاندھی نے شوکت علی کے تجویز کردہ تین نعروں کی تائید کی اور یہ تھے۔ ''اللہ اکبر''، ''وندے ماترم'' اور ''ہندو مسلمان کی جے''۔ 9/جون 1920ء کی الہ آباد خلافت کمیٹی میٹنگ میں گاندھی کے اصول عدم تشدد اور عدم تعاون پروگرام کو اپنایا گیا۔ عدم تعاون کی تحریک یکم آگست 1920 کو شروع کی گئی۔

100
95
75
25
5
0
10 ss v2 u his 8 gandhiUM
Monday, May 18, 2020 7:31:17 PM

8.3 عدم تعاون تحریک اوراس کے مضر اثرات:

انڈین نیشنل کانگریس کے ستمبر 1920 کے کلکتہ میں منعقدہ خصوصی اجلاس میں عدم تعاون تحریک کو منظوری دی گئی۔ آخر کار اس کو دسمبر 1920 کے ناگپور کے اجلاس میں پاس کرایا گیا۔اس کی صدارت سیلم کے وجے راگھوا آچاری نے کی ۔عدم تعاون تحریک میں ان باتوں کو شامل کیا گیا۔

1۔ عزت کے دئے گئے سارے القاب وخطابات کو واپس کرنا۔

2۔ حکومت کی کارروائیوں میں حصہ نہ لینا۔

3۔ وکیلوں کو پریکٹس سے باز رکھنا اور عدالتی تنازعات کو نجی ثالثوں کو رکھ کر فیصلہ کرانا

4۔ طلباء اور والدین کا سرکاری اسکولوں کا بائیکاٹ

5۔ ایکٹ 1919 کے تحت قائم لجس لیچر کا بائیکاٹ

6۔ سرکاری پارٹیوں اور دوسری دفتری کارروائیوں میں حصہ نہ لینا

7۔ کسی بھی سیول یا فوجی عہدے کو قبول نہ کرنا

8 غیر ملکی اشیاء کا بائیکاٹ اور سودیشی نظریہ کو پھیلانا

(a) ٹیکس کے خلاف مہم اور چوری چورا سانحہ

ٹیکس کے خلاف مہم جوئی نے کسانوں کی سوچ کو متاثر کیا۔گاندھی نے فروی 1922ء کو بردولی میں ٹیکس ادانہ کرنے کا اعلان کیا۔ان تحریکات نے گاندھی کے وقار کو بڑھایا اور اسے ایک قومی لیڈر بنادیا خصوصاً کسان اس سے بہت متاثر ہوئے۔'' ° گاندھی نے پورے ملک کا دورہ کیا۔ وہ جہاں بھی گئے، الاؤ میں غیر ملکی کپڑوں کو جلتے ہوئے دیکھا۔ ہزاروں نے سرکاری ملازمتیں چھوڑیں۔طلباء نے بڑی تعداد میں تعلیم کا سلسلہ چھوڑا اور وکیلوں نے اپنی اچھی چلتی ہوئی پریکٹس کو چھوڑا۔غیر ملکی اشیاء اور اداروں کا بائیکاٹ مؤثر رہا۔ پرنس آف ویلس کے ہندوستان آمد کا بائیکاٹ بھی کامیاب ہوا۔

5 رفروری 1922ء میں گورکھ پور کے قریب ایک دیہات چوری چورا میں قومیت پسندوں کا ایک جلوس نکلا ۔اس موقع پر پولیس کے بھڑکانے سے تشدد میں تبدیل ہوگیا۔ پولیس نے جلوس والوں کی تعداد زیادہ دیکھ کر خود پولیس اسٹیشن کے اندر چھپ کر بیٹھ گئے۔ بھیڑ نے پولیس اسٹیشن کو آگ لگادی۔22 پولیس والوں کی جانیں گئیں۔گاندھی نے فوراً تحریک بند کروادی۔

(b) سوراجی



موتی لال نہرو



سی آر داس

اس دوران کانگریس دو گروپوں میں تقسیم ہوگئی، یعنی ایک تبدیلی چاہنے والے، دوسرے تبدیلی نہ چاہنے والے۔ چند کانگریسی جن کی قیادت موتی لال نہرو اور C.R داس کررہے تھے وہ انتخابات کرا کے قانون ساز مجلس میں داخل ہونا چاہتے تھے ۔ان کا کہنا تھا کہ قومی ضرورت کو، قانون ساز مجلس میں کام کرتے ہوئے دوہری حکومت کے اندر استعماری حکومت کو ختم کر کے آگے بڑھایا جاسکتا ہے ۔وہ تبدیلی چاہنے والے کہلاتے تھے ۔گاندھی کے پر جوش پیروکار جیسے ولبھ بھائی پٹیل، C راجا جی اور دوسرے، تبدیلی نہ چاہنے والے تھے ۔ان کا خیال گورنمنٹ کے ساتھ عدم تعاون کو باقی رکھنے کا تھا۔اس اختلاف کے بعد C.R داس اور موتی لال نہرو نے یکم جنوری 1923 کو سوراج پارٹی بنالی۔اسے بعد میں کانگریس کے خصوصی اجلاس نے منظوری دی۔ سوراج پارٹی کے ممبرس بڑی تعداد میں امپریل لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے چنے گئے اور اسی طرح مختلف صوبائی لجسلیچر کونسلوں کے لئے بھی ممبرس چنے گئے ،انہوں نے قومیت پسندی کے نظریات کو پھیلانے کے لئے

دوہری حکومت (Dyarchy) کا نظام 1919ء کے انڈیا ایکٹ کے تحت رائج ہوا۔اس کے ذریعہ صوبائی حکومتوں کی طاقت و اقتدار کو توڑ کر اور بہت سے معاملات کو تبدیل کر کے انگریز حکومت کے اقتدار کو محفوظ رکھا گیا۔ان محفوظ معاملات میں مالیات، دفاع، پولیس، عدلیہ، زمینی مالگذاری اور آبپاشی شامل تھے ۔ان چیزوں کے اختیارات انگریزوں کے ہاتھوں میں تھے۔منتقل کردہ معاملات جو مقامی سیلف گورنمنٹ کے اختیار میں تھے، وہ یہ تھے تعلیم، عوامی صحت ، پبلک ورکس ، زراعت، جنگلات اور ماہی گیری۔ یہ سب امور ہندوستانی وزیروں کے اختیار میں دئے گئے تھے۔ یہ نظام 1935 میں صوبائی خودمختاری کے بعد ختم ہوگیا۔

10 ss v2 u his 8 gandhiUM
Monday, May 18, 2020 7:31:18 PM

لجسلیچر کو پلیٹ فارم بنا کر موثر طریقہ سے استعمال کیا۔ بنگال میں انہوں نے منتقل کردہ معاملات کی ذمہ داری لینے سے انکار کیا۔ اس لئے کہ وہ حکومت کے ساتھ تعاون کرنا نہیں چاہتے تھے۔ انہوں نے استعماری حکومت کی اصلی حالت ظاہر کردی لیکن 1925 میں CR داس کے انتقال کے بعد سوراج پارٹی زوال پذیر ہوگئی۔

(c) گاندھی کا تعمیری پروگرام:

چوری چورا سانحہ کے بعد گاندھی نے سوچا کہ رضا کاروں اور عام لوگوں کی عدم تشدد والی تحریک کے لئے ٹریننگ دی جائے۔ اس کوشش کے حصہ کے طور پر انہوں نے کھادی، ہندو مسلم اتحاد اور چھوت چھات کے خاتمہ پر توجہ دی۔ انہوں نے کانگریسیوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ تم اپنے علاقوں میں جاؤ اور کھدر، ہندو مسلم اتحاد کا پیغام پہنچاؤ اور چھوت چھات کے خاتمہ کا پیغام پھیلاؤ اور ملک کے جوانوں کو سنبھالو اور انہیں آزادی (سوراج) کے سپاہی بناؤ۔ اس نے سارے کانگریس ممبروں کو کھدر پہننا لازم قرار دیا۔ آل انڈیا کپڑے بننے والوں کا اسوسی ایشن بنایا گیا۔

(d) سائمن کمیشن کا بائیکاٹ:

8 نومبر 1927ء کو برطانوی حکومت نے ہندوستانی قانون کمیشن کی تقرری کا اعلان کیا، اس کمیشن میں سات ممبران تھے جس کی سربراہی سرجان سائمن نے کی۔ اور وہ کمیشن سائمن کمیشن کے نام سے مشہور ہوا۔ اس کمیشن میں سارے گورے ہی تھے کوئی ہندوستانی نہیں تھا۔ سارے ہندوستانی اس بات پر ناراض ہوئے کہ انہیں اپنے دستور بنانے کے حق سے محروم رکھا گیا۔ ہندوستان کے سارے حلقوں خصوصاً کانگریس اور مسلم لیگ نے اس کا بائیکاٹ کیا۔ وہ کمیشن جہاں بھی گیا اسے احتجاجیوں، سیاہ جھنڈوں کے ساتھ مارچوں اور ''سائمن، واپس جاؤ'' کے نعروں کا سامنا ہوا۔ ان احتجاج کرنے والوں کے ساتھ پولیس نے سخت ظالمانہ رویہ برتا۔ اسی طرح کے لاہور میں ہونے والے ایک حملہ میں لالہ لاجپت رائے سخت زخمی ہوئے اور چند دنوں میں فوت ہوئے۔



''سائمن-واپس جاؤ'' کے مظاہرے

(e) نہرو رپورٹ:

سائمن کمیشن کے بائیکاٹ نے ہندوستان کی مختلف سیاسی پارٹیوں کو متحد کردیا۔ 1928ء میں ایک آل پارٹی کانفرنس منعقد ہوئی، جس کا مقصد سائمن کمیشن کی تجاویز کے متبادل ایک ہندوستانی دستور بنانا تھا۔ موتی لال نہرو کی قیادت میں ایک کمیٹی بنائی گئی تاکہ وہ اصول بنائے جس کی بنیاد پر دستور کی تیاری ہو۔ اس کمیٹی کی رپورٹ کو نہرو رپورٹ کہا جاتا ہے۔ اس نے مندرجۂ ذیل سفارشات پیش کیں۔

ہندوستان کو خود مختاری کی حیثیت حاصل ہو۔

- مرکزی لجس لیچر اور صوبائی لجس لیچرس کے انتخابات ملے جلے حلقۂ انتخابات کے ذریعے ہوں۔
- مسلمانوں کے لئے مرکزی لجس لیچر اور جن صوبوں میں مسلمان اقلیت میں ہوں وہاں ان کے لئے سیٹوں کا تحفظ ہو یعنی کوٹہ مقرر ہو۔
- ہندوؤں کے لئے شمال مغربی سرحدی صوبوں میں سیٹوں کا کوٹہ مقرر ہو جہاں جہاں وہ اقلیت میں ہوں۔
- بنیادی حقوق اور عالمی بالغان کے لئے حق رائے دہی کی فراہمی

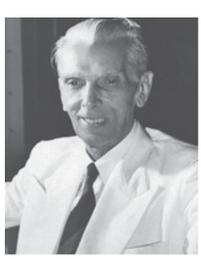
محمد علی جناح

محمد علی جناح نے مرکزی لجس لیچر میں سیٹوں کے تحفظ میں ترمیم کی تجویز رکھی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ایک تہائی سیٹیں مسلمانوں کے لئے محفوظ کی جائیں۔ تیج بہادر سپرو نے جناح کی تائید کی اور کہا کہ اس سے زیادہ فرق نہیں پڑے گا۔ لیکن وہ تجویز آل پارٹی کانفرنس میں ناکام ہوگئی۔ بعد میں جناح نے ایک اور قرارداد کی تجویز پیش کی۔ جسے جناح کے چودہ نکات کہا جاتا ہے مگر وہ تجویز بھی قبول نہیں کی گئی۔ جناح ہندو مسلم اتحاد کے سفیر سمجھے جاتے تھے، انہوں نے اپنا موقف بدلا اور مسلمانوں کے لئے ایک الگ ملک کا مطالبہ شروع کردیا۔

10 ss v2 u his 8 gandhiUM
Monday, May 18, 2020 7:31:19 PM

8.4 پورناسوراج کی کوشش اور

سیول نافرمانی تحریک کا آغاز:

اس وقت چند کانگریس والے ہندوستانیوں کی خودمختاری کی حیثیت سے مطمئن نہیں تھے اور انہوں نے مکمل آزادی کی مانگ رکھی ۔ لاہور میں منعقدہ کانگریس کے اجلاس میں جواہر لال نہرو کی صدارت میں پورناسوراج یعنی مکمل آزادی کا اعلان کیا گیا۔اسی اجلاس میں گول میز کانفرنس میں شرکت کا بائیکاٹ کیا گیا۔اور سیول نافرمانی تحریک کا آغاز کیا گیا۔ 26 رجنوری 1930ء کو آزادی کا دن قرار دیا گیا اور پورے ملک میں پورناسوراج کے حصول کے لئے ایک عہد لیا گیا۔اس کا طریقہ کار، عدم تشدد اور شہری نافرمانی اور ٹیکسوں کی عدم ادائیگی قرار دیا گیا۔انڈین نیشنل کانگریس نے گاندھی کو امن تحریک کے چلانے کا اختیار دیا۔

(a) نمک ستیہ گرہ تحریک:

مطالبات کا ایک منشور وائسرائے لارڈ اروِن کے پاس لے جایا گیا۔اور اسے الٹی میٹم دیا گیا کہ اسے 31 رجنوری 1930ء تک تسلیم کر لینا چاہئے۔اس منشور میں مندرجۂ ذیل باتیں تھیں۔

- فوج اور سیول سروس پر اخراجات کی کمی 50% تک کر دینا چاہئے
- مکمل امتناع کا تعارف اور شروعات
- تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی
- زمینی ٹیکس کی 50% تک کمی
- نمک کے ٹیکس کی منسوخی



گاندھی کا ڈنڈی کا سفر

جب وائسرائے نے مطالبات کے چارٹر کا کوئی جواب نہیں دیا تو گاندھی نے سیول نافرمانی تحریک شروع کر دی۔نمک کے ٹیکس کی منسوخی ایک سوچا سمجھا فیصلہ تھا۔نمک ایک ایسی چیز تھی جو سماج کے ہر حصہ کو متاثر کرتی تھی۔اس نے سیول نافرمانی تحریک کو ایک عوامی تحریک بنا دیا جس نے آبادی کے تمام طبقات کو یہاں تک کہ عورتوں کو بھی گلیوں میں لے آیا۔12/مارچ 1930ء کے صبح سویرے گاندھی اپنے 78 ہم خانہ لوگوں کو سابرمتی آشرم آئے۔اس جلوس میں سینکڑوں آدمی شامل ہوئے گئے اور انہوں نے مارچ کیا۔ 61 سال کی عمر میں گاندھی نے 241 میل کا سفر 24 دنوں میں کیا اور 15 راپریل 1930ء کو غروب آفتاب کے وقت ڈنڈی پہنچے۔دوسرے دن اس نے نمک کو ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے نمک کے قانون کو توڑا۔

دیگر ریاستوں میں نمک ستیہ گرہ

ٹمل ناڈو میں C راجا جی نے اسی طرح کا نمک ستیہ گرہ کرتے ہوئے ترچی سے ویدارنیم تک مارچ کیا۔نمک مارچ کیرلا، آندھرا اور بنگال میں بھی کیا گیا۔شمال مغربی سرحدی صوبے میں خان عبدالغفار خان نے تحریک کی قیادت کی ۔انہوں نے خدائی خدمت گار نامی تنظیم بنائی جو ریڈ شرٹس بھی کہلاتے تھے۔



ویدارانیم میں راجا جی نمک ستیہ گرہ کرتے ہوئے

انگریزوں نے پہلا جنگلاتی ایکٹ 1865ء میں نافذ کیا۔اس ایکٹ نے جنگلوں میں رہنے والے باشندوں کو جلانے کی لکڑی، جانوروں کے چارہ اور دوسری چھوٹی چھوٹی جنگلات سے حاصل ہونے والی اشیاء جیسے شہر، بیج، خشک میوے، دوائی جڑی بوٹیوں کے حاصل کرنے پر پابندی لگادی۔1878ء کے انڈین فارسٹ ایکٹ نے جنگلات کی ملکیت کو حکومت کے ساتھ خاص کر دیا۔ بے کار زمینیں اور کاشت کاری کی زمینوں کو بھی جنگلات میں شامل کیا گیا۔ چھال اور بورے کی کاشت کاری جو قبائلی لوگ کرتے تھے۔اسے بھی روک دیا گیا۔جنگلات کا کنٹرول مقامی لوگوں سے چھیننے پر قبائلیوں اور قومیت پسندوں نے سخت مزاحمت کی۔

قبائلی گروپوں کی طرف سے کی گئی مسلسل جدوجہد اور لڑائیوں میں سے ایک کی سربراہی الوری سیتارامارا جو نے کی جو رامپا کا رہنے والا تھا۔ راجو کی کوششیں ان بدعنوان افسروں سے لڑنے اور رامپا قبائلی لوگوں کے حقوق کی حفاظت میں جاری رہیں۔اس لئے انگریز اس کی جان کے درپے ہو گئے۔1922ء تا 1924ء ایک خصوصی مالاباری پولیس ٹیم بھیجی گئی تا کہ وہاں ہونے والی بغاوتوں کو ختم کر دیا جائے ۔الوری ستیارامارا جو نے جنگلوں میں بسنے والے لوگوں کے حقوق کی خاطر اپنی جان دے دی۔

10 ss v2 u his 8 gandhiUM
Monday, May 18, 2020 7:31:20 PM

گاندھی کو آدھی رات قید میں کرلیا گیا اور یراواڈا جیل بھیج دیا گیا۔ جواہر لال نہرو، خان عبدالغفار خان اور دوسرے لیڈروں کو تیزی سے قید کرلیا گیا۔ بہت جلد احتجاج کے دوسرے طریقے جیسے غیر ملکی کپڑوں کا بائیکاٹ، شراب کی دکانوں کو بند کرانا، ٹیکسوں کا ادا نہ کرنا، جنگلات کے قانون کو توڑنا وغیرہ اپنا لیا گیا۔ عورتیں، کسان، قبائلی لوگ، طلباء، یہاں تک کہ بچے اور سارے طبقوں نے اس ملک گیر جد و جہد میں شرکت کی۔ وہ ایک بڑی عوامی تحریک تھی جو ہندوستان میں پہلی مرتبہ دیکھی گئی

(b) گول میز کانفرنس:

تحریک کے درمیان میں نومبر 1930ء کی تاریخ میں لندن میں پہلی گول میز کانفرنس منعقد ہوئی۔ رامسے ماک ڈونالڈ جو برطانیہ کا وزیر اعظم تھا۔ اس نے ایک ایسی وفاقی حکومت جس میں صوبوں کو خود مختاری حاصل ہونے کی تجویز رکھی۔ کانگریس نے اس میں شرکت نہیں کی اس لئے کہ اس کے لیڈران اس وقت جیل میں تھے۔ وہ کانفرنس اس مطالبہ پر کوئی فیصلہ کئے بغیر ختم ہوگئی۔

(c) گاندھی۔ اِروِن معاہدہ

لارڈ اِروِن نے گاندھی کے ساتھ بات چیت منعقد کی۔ اس کے نتیجہ میں 5/مارچ 1931ء کو گاندھی اِروِن معاہدہ پاس ہوا۔ انگریزوں نے سیاسی قیدیوں کی فوراً رہائی کے مطالبہ کو مان لیا۔ اسی طرح ضبط کردہ زمینوں کی واپسی اور ان سرکاری ملازمین کے ساتھ نرمی کا معاملہ طے کرنے کی بات طے ہوئی جنہوں نے استعفیٰ دے دیا تھا۔ اس معاہدے کے تحت ساحلی دیہات کے رہنے والوں کو اجازت دی گئی کہ وہ ضرورت کے تحت نمک بنائیں اور کام پر جانے والوں کو روکنے پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ کانگریس نے سیول نافرمانی تحریک کو معطل کیا اور کانفرنس میں شرکت کی۔ گاندھی نے دوسری گول کانفرنس میں شرکت کی جو کہ 7/ستمبر 1931ء کو شروع ہوئی۔ گاندھی نے اقلیتوں کے لئے الگ حلقۂ انتخابات کی تجویز سے انکار کیا۔ اس کے نتیجہ میں دوسری گول میز کانفرس بغیر کسی نتیجہ کے ختم ہوگئی۔



لندن کی دوسری گول میز کانفرنس

(d) سیول نافرمانی تحریک کی تجدید:

ہندوستان واپس ہونے پر گاندھی نے سیول نافرمانی تحریک کو از سرنو شروع کیا۔ اس مرتبہ گورنمنٹ نے مزاحمت کا مقابلہ کرنے کی پوری تیاری کرلی تھی۔ مارشل لا نافذ کیا گیا اور گاندھی کو 4/جنوری 1932 کو گرفتار کر کے قید کردیا گیا۔ اس کے فوراً بعد سارے کانگریسی لیڈروں کو قید کردیا گیا۔ احتجاجات اور لوگوں کو کام پر جانے سے روکنے کو سختی کے ساتھ کچل دبا دیا گیا۔

اسی دوران 17/نومبر 1932 تا 24/دسمبر 1932 تیسری گول میز کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانگریس اس کانفرنس میں شرکت نہ کرسکی، اس لئے کہ اس نے سیول نافرمانی تحریک کو از سرنو چلائی تھی۔

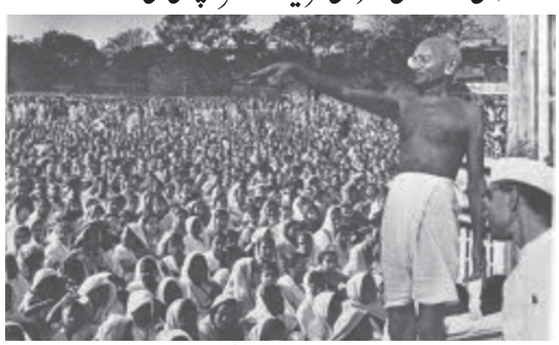

سیول نافرمانی

(e) فرقہ واری ایوارڈ اور پونا معاہدہ:

16/آگست 1932 کو رامسے ماک ڈونالڈ نے فرقہ واری ایوارڈ کا اعلان کیا اس کے ذریعہ اقلیتوں کو علاحدہ حلقۂ انتخابات فراہم ہوتے تھے یعنی مسلمانوں، سکھوں، انڈین کرسچین، اینگلو انڈینوں، عورتوں اور دبے کچلے طبقات کو الگ الگ حلقۂ انتخاب حاصل ہونے والا تھا۔

بی آر امبیڈکار جو دبے کچلے طبقات کے لیڈر تھے، انہوں نے اپنا مضبوط موقف علاحدہ حلقۂ انتخاب کا پیش کیا اس کے کہنے کے مطابق اس سے ان کمزور طبقوں کو سیاسی نمائندگی اور طاقت حاصل ہوگی۔ 20/ستمبر 1932 کو گاندھی نے کمزور طبقات کے لئے الگ حلقۂ انتخابات کے خلاف مظاہرہ کرتے ہوئے مرن بھرت کا اعلان کیا۔ مدن موہن مالاویا، راجیندر پرساد اور دوسرے لوگوں نے امبیڈکار اور M.C راجہ سے بات چیت کی۔ نیز معاملات کے بعد ایک معاہدہ گاندھی اور امبیڈکار کے درمیان ہوا، جو پونا معاہدہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے شرائط یہ تھے۔

- علاحدہ حلقۂ انتخابات کے اصول سے دست بردار ہونا پڑا۔ اس کے بدل ملے جلے حلقۂ انتخابات کے اصول کو مانا گیا۔ جس میں دبے کچلے طبقات کے لئے سیٹوں کا تحفظ ہو۔

100 95 75 25 5 0
10 ss v2 u his 8 gandhiUM
Monday, May 18, 2020 7:31:21 PM

❖ دبے کچلے طبقات کے لئے سیٹس 71 سے بڑھا کر 148 کردی گئیں۔مرکزی لجس لیچر میں 18فی صد سیٹیں ریزرو کردی گئیں۔

(f) چھوت چھات کے خلاف مہم :



ڈاکٹر بی۔آر۔امبیڈکار

گاندھی نے اس کے بعد کے چند سال چھوت چھات کو ختم کرنے میں لگائے ۔ ڈاکٹر. B.R امبیڈکار کے ساتھ اس کی مصروفیات نے اس کے ذات پات کے نظام کے بارے میں نظریات پر گہرا اثر ڈالا۔

انہوں نے اپنا مرکز وردھا کے ستیہ گرہ آشرم کی طرف منتقل کرلیا۔ انہوں نے پورے ہندوستان کا دورہ کیا اس دورے کا نام انہوں نے ہریجن ٹور رکھا۔انہوں نے ہریجن سیوک سنگھ شروع کیا اس کے ذریعہ انہوں نے ذات پات کی تفریق کو مٹانے کا کام کیا۔انہوں نے تعلیم کو ترقی دینے، پاکی صفائی، حفظانِ صحت اور دبے کچلے طبقات میں شراب نوشی کو ختم کرنے کا کام کیا۔مہم جوئی کا ایک اہم حصہ مندر میں داخلہ کی تحریک کا تھا۔8/جنوری 1933 کو مندر میں داخلہ کے دن کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔

8.5 سوشلزم تحریکات کی شروعات:

1917ء کے روسی انقلاب سے متاثر ہوکر کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (CPI) کی بنیاد تاشقند، ازبکستان میں 1920ء کے سال رکھی گئی۔ M.N رائے، ابانی مکھر جی اور MPT آچاریہ، اس کے تاسیسی رکن تھے ۔ ہندوستان میں برٹش گورنمنٹ نے کمیونسٹ تحریک کو کچلنے کے لئے بہت زوردار کوششیں کیں۔ اس کے کارکنوں کو 1920ء میں بہت سارے مقدموں میں پھنسایا۔اس سے بڑھ کر کمیونزم کے خطرے کو ختم کرنے کے لئے M.N رائے، S.A ڈینگی، مظفر احمد، M سنگارا ویلار، ان کے علاوہ بہت سے کارکنوں کو قید کیا اور انہیں 1924ء کے کانپور کی سازش میں پھنسانے کی کوشش کی۔



M.N. رائے

(a) کمیونسٹ پارٹی کی بنیاد:

اس پارٹی کو کمیونسٹ ذہن رکھنے والوں نے ایک پلیٹ فارم بنا کر اپنے خیالات کو پھیلایا۔اور ہندوستان میں برطانوی حکومت کے اصلی رنگ وروپ کو ظاہر کیا۔ایک پارٹی کی بنیاد رکھنے کے لئے انہوں نے 1925 میں کانپور میں ایک آل انڈیا کمیونسٹ کانفرنس رکھی۔سنگارویلار نے صدارتی خطاب کیا۔اس کے نتیجہ میں ہندوستانی سرزمین پر کمیونسٹ پارٹی آ انڈیا قائم ہوئی۔کمیونسٹوں نے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں مزدوروں اور کسانوں کو منظّم کیا۔1920 میں بہت ساری ہڑتالیں کی گئیں۔ان کی کوششوں سے آخر کار 1928 میں آل انڈیا مزدوروں اور کسانوں کی پارٹی قائم ہوگئی۔

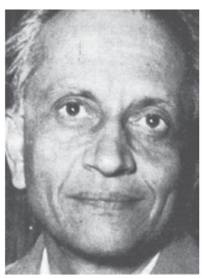

S.A۔ ڈینگے

(b) انقلابی کارروائیاں:

گاندھی کے اچانک عدم تعاون تحریک کو روک دینے سے وہ جوان طبقہ جسے باہر نکلنا پڑا، وہ تشدد پر اتر آیا۔ 1924ء میں کانپور میں ہندوستان ری پبلیکن آرمی (HRA) قائم ہوئی جس نے مسلح بغاوت کے ذریعہ استعماری حکومت کو اکھاڑ پھینکنے کا منصوبہ بنایا۔1925ء میں رام پرساد بسمل، اشفاق اللہ خان اور دوسرے جوانوں نے ایک ٹرین کو روکا جس میں حکومت کے روپے (خزانہ) جا رہا تھا۔اس کو لکھنو کے قریب ایک دیہات کاکوری میں لوٹا، ان کو گرفتار کرکے ان پر سازش کا کیس چلایا گیا۔ان میں سے چار کو موت کی سزا دی گئی اور بقیہ لوگوں کو قید میں رکھا گیا۔

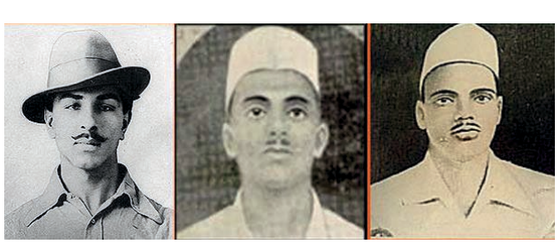

سُکھ دیو راج گرو بھگت سنگھ

بھگت سنگھ، سکھ دیو اور ان کے دوسرے ہمدردان نے پنجاب میں HRA کو دوبارہ منظّم کیا۔سوشلزم کے نظریات سے متاثر ہوکر انہوں نے اس کا نام بدل کر 1928 میں ہندوستان سوشلسٹ ریپلیکن اسوسی ایشن رکھا۔ سینڈرس نامی ایک انگریز پولیس افسر ان لوگوں پر لاٹھی

10 ss v2 u his 8 gandhiUM
Monday, May 18, 2020 7:31:22 PM

چلانے کا ذمہ دار تھا۔اسی ہنگامہ میں لالہ جپت رائے کی زخمی حالت میں موت واقع ہوئی۔ بھگت سنگھ نے BK دت کے ساتھ مل کر 1929ء میں مرکزی لجس لیچر اسمبلی میں دھواں دار بم پھینکا۔اس سے کسی کو نقصان پہنچانا مقصد نہ تھا۔ انہوں نے پمفلٹ پھینکتے ہوئے پکارا ''انقلاب زندہ باد'' اور ''مزدور پیشہ طبقہ زندہ باد''۔اسے راج گرو کے ساتھ گرفتار کر کے موت کی سزا دی گئی۔بھگت سنگھ کی ہمت و بہادری نے پورے ملک کے نوجوانوں کے اندر جذبات کی آگ لگا دی اور اسے پورے ہندوستان میں شہرت حاصل ہوگئی۔

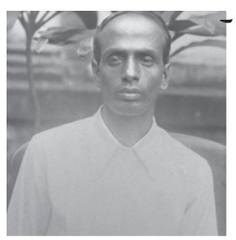
سوریا سین

اپریل 1930ء میں چٹا گانگ اسلحہ خانہ کا ہنگامہ سوریا سین اور اس کے ساتھیوں نے کھڑا کیا۔انہوں نے چٹا گانگ کے اسلحہ خانہ پر قبضہ کیا اور وہاں اپنی انقلابی حکومت قائم کرلی۔ انہوں نے تین سالوں تک حکومتی اداروں پر حملے جاری رکھے۔ 1933ء میں سوریا سین کو پکڑا گیا اور اسے ایک سال کے بعد پھانسی دے دی گئی۔

(c) 1930ء میں تحریک کو چھوڑ دینا :

1930ء تک کمیونسٹ پارٹی کو طاقت حاصل ہوگئی،اس وجہ سے کہ پوری دنیا میں اس وقت سخت مالی بحران تھا۔ برطانیہ نے اپنے مالی نقصان کی تلافی اپنی کالونیوں سے کرائی۔اس بحران کے اثرات سے تجارتی نفع میں کمی آئی اور زرعی قیمتوں میں بھی زوال آیا۔حکومت نے تدارکی اقدامات کرتے ہوئے زبردستی زمینوں کے ٹیکس بڑھا کر وصول کرنا شروع کیا۔زرعی قیمتوں میں 50% کی کمی کی وجہ سے زمینوں پر دوہرے ٹیکس لگادئے ۔ روپے پیسوں کا دوران، اسٹاف کی کاٹ چھانٹ اور ترقیاتی کاموں میں اخراجات بڑھنے لگے۔

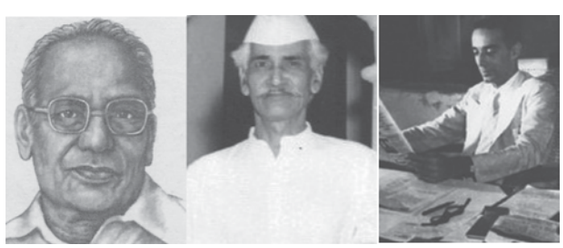
مینومسانی آچاریہ نریندردیو جے پرکاش نرائن

اس پس منظر میں کمیونسٹ پارٹی نے کسانوں اور صنعتی مزدوروں کی بہبودی کے لئے لڑائی جاری رکھی۔ان کسانوں اور مزدوروں کا حال یہ تھا کہ ان کی آمدنی کم تھی، اجرت کم ملتی تھی اور بے وزگاری زیادہ تھی۔ لیکن اس پارٹی پر 1934 میں پابندی لگادی گئی تھی۔کانگریس نے ایک تحریک کے طور پر جس کا سیاسی جھکاؤ انگریزوں کی طرف تھا۔انتہائی بائیں سے انتہائی دائیں تک گئی جسے موڑ کر آزادی (سوراج) کے مقصد کو سامنے لاکر ابھری اور ایک مضبوط تنظیم بن گئی۔1930 کے سال میں دائیں اور بازو کے درمیان برابر ایک جدوجہد جاری رہی۔1934 میں جئے پرکاش نارائن، آچاریہ نریندرا دیو اور مینو مسانی نے کانگریس سوشلسٹ پارٹی بنائی۔ان کا ماننا اور کہنا تھا کہ قومیت پسندی سوشلزم کے لئے ایک راستہ ہے اور اس راستہ پر کام کانگریس میں رہ کر کرنا ہے۔ انہوں نے کانگریس کو کسانوں اور مزدوروں کے حق اور تائید میں بنانے کے لئے کام کیا۔

> اصلی آزادی صرف چند لوگوں کے پاس اختیارات کے آجانے سے نہیں ملتی، بلکہ سب کے پاس اس صلاحیت کے آجانے سے ملتی ہے جب وہ اقتدار سے ہونے والے غلط اقدامات کو روکنے کے قابل ہوں۔ M.K. گاندھی

8.6 1935ء کے حکومت ہند ایکٹ کے زیر نگرانی پہلی کانگریس وزارتیں:

سیول نافرمانی تحریک کا ایک اہم مثبت نتیجہ 1935ء کا حکومت ہند ایکٹ تھا۔اس ایکٹ کی کلیدی خصوصیات میں سے صوبائی خودمختاری اور مرکز میں دوہری حکومت تھی۔اس ایکٹ نے آل انڈیا فیڈریشن کے لئے 11 صوبے، 6 چیف کمشنر والے صوبے اور وہ سارے چھوٹے سرداروں والے صوبے فراہم کئے جو فیڈریشن میں شامل ہونا چاہتے تھے۔اس ایکٹ نے صوبوں کو خودمختاری بھی دی۔سارے معاملات کے اختیارات ہندوستانی وزیروں کے حوالہ کردئے گئے۔صوبوں میں جو دوہری حکومت تھی اسے مرکزی حکومت کی طرف منتقل کردیا گیا۔ حق شہریت اور حق رائے دہندگی جائیداد کی بنیاد پر صرف آبادی کے دس فیصد حصہ کو دی گئی۔اس ایکٹ کے ذریعہ برما ہندوستان سے الگ ہوگیا۔

(a) کانگریسی وزارتیں اور ان کے کام:

1935ء کا حکومت ہند ایکٹ نافذ ہوا۔اور 1937ء کے انتخابات کا اعلان ہوا۔سیول نافرمانی تحریک کی وجہ سے کانگریس پورے فائدہ میں رہی۔اس نے لجس لیچر کے بائیکاٹ کے اپنے پروگرام کا اعلان کیا اور الیکشن کو اختلافی بنادیا۔اس کی وجہ سے 11 صوبوں میں سے اسے سات صوبوں میں جیت حاصل ہوئی۔اس نے 8 صوبوں میں اپنی

10 ss v2 u his 8 gandhiUM
Monday, May 18, 2020 7:31:23 PM

وزارتیں بنائیں۔مدراس، ممبئی ، مرکزی صوبے ،اڑیسہ ، بہار، متحدہ صوبے،شمالی مغربی سرحدی صوبے میں وزارت قائم کی۔آسام میں اس نے سرمحمد سعد اللہ کی قیادت والی مسلم پارٹی کے ساتھ سیاسی اتحاد قائم کرتے ہوئے اپنی وزارت بنائی۔کانگریسی وزارتوں نے ایک مقبول حکومت کے طور پر کام کیا اور لوگوں کی ضرورتوں کی طرف توجہ دی ۔ وزیروں کی ماہانہ تنخواہوں کو2000 سے کم کرکے 500 کردیا۔قومیت پسندوں کے خلاف کئے گئے اقدامات کومنسوخ کردیا۔انہوں نے اس ایکٹ کوختم کردیا جو گورنمنٹ کو ایمرجنسی اقتدار دیتا تھا ۔انہوں نے سوائے کمیونسٹ پارٹی کسے سارے سیاسی تنظیموں پر عائد کردہ پابندیاں اٹھادیں اور قومی پریس کی پابندیاں بھی ختم کردیں ۔پولیس کے پاور کو روک تھام کے ذریعہ بند کردیا گیا اور CID کی طرف سے سیاسی تقاریر کی رپورٹنگ کو بند کرادیا گیا۔قانونی اقدامات کرکے کسانوں کی قرض داری کوکم کیا گیا اور صنعتی مزدوروں کے کام کی نوعیت کو بہتر بنایا گیا۔ مندر میں داخلہ کا قانون پاس کیا گیا۔تعلیم اور عوامی صحت پر خصوصی توجہ دی گئی۔

(b) کانگریسی وزارتوں کے استعفے:

1939 ء میں دوسری جنگ عظیم شروع ہوئی ۔ ہندوستان کی استعماری حکومت اتحادیوں کے ساتھ بغیر کانگریسی وزیروں سے مشورہ کے جنگ میں کود پڑی۔کانگریسی وزیروں نے احتجاج کرتے ہوئے استعفیٰ دے دیا۔ جناح جولندن سے واپس مسلمانوں کے لئے ایک الگ ملک کے مطالبہ کے ارادے سے آئے تھے۔

(c) دوسری جنگ عظیم 1939ء تا1945ء کے دوران قومی تحریکات:

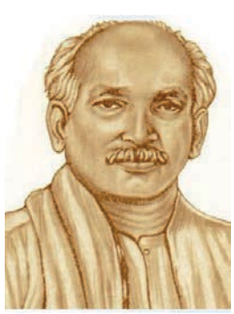
پٹابی سیتارامیا

1939ء میں سبھاش چندر بوس، گاندھی کے امیدوار پٹابی ستیارامیا کوشکست دیتے ہوئے کانگریس کے صدر بنے۔ جب گاندھی نے ساتھ دینے سے انکار کردیا تو سبھاش چندر بوس نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا اور فارورڈ بلاک شروع کردیا۔

8.7 ہندوستان چھوڑو تحریک کے سلسلہ میں پیش رفت:

(a) انفرادی ستیہ گرہ

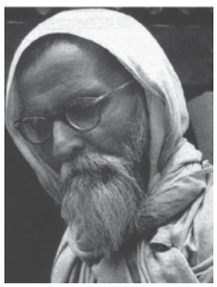
ونوبھا بھاوے

آگست 1940 ء میں وائسرائے لنلتھ گو نے ایک پیش کش کی کہ اگر کانگریس جنگ میں حکومت کا ساتھ دے تو واپسی میں اس کی مانگ پوری کی جائے گی ۔ اس لئے گاندھی نے محدود طریقے پر ستیہ گرہ کرنے کا اعلان کیا جسے چند انفرادی لوگ کریں گے۔اس کا مقصد دنیا کو یہ پیغام دینا تھا کہ اگرچہ ہندوستان نے نازی ازم کی مخالفت کی ہے لیکن اس نے جنگ میں خوشی سے حصہ نہیں لیا ہے۔ونوبا بھاوے پہلا شخص تھے،جنہوں نے 17/اکتوبر 1940 ء میں ستیہ گرہ کیا۔ستیہ گرہ اس سال کے ختم تک چلتا رہا۔ اس مدت میں 25,000 سے زیادہ آدمی قید ہوئے۔

(b) کرپس مشن (Cripps Mission)

22/مارچ 1942ء کو برطانوی حکومت نے ایک مشن اپنے کابینہ کے وزیر سر اسٹرافورڈ کرپس کی سرکردگی میں بھیجا، اس لئے کہ جاپانی ہندوستان میں داخل ہونے کی کوشش کررہے تھے، اس کرپس مشن اور کانگریس کے درمیان بات چیت ناکام ہوگئی،اس لئے کہ برطانیہ فوراً اقتدار کو منتقل کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ کرپس مشن کی پیش کش یہ تھیں۔

1۔ جنگ کے بعد اقتدار کی حیثیت کو منظوری دینا۔
2۔ پاکستان کے مطالبہ پر منظوری کے لئے ہندوستانی شہزادیوں کو انگریزوں کے ساتھ الگ سے معاہدہ کرنا ہوگا۔
3۔ جنگ کے دوران دفاعی شعبہ پر انگریزوں کا کنٹرول ہوگا۔

کانگریس اور مسلم لیگ دونوں نے اس تجویز کو رد کردیا۔گاندھی نے اس تجویز کے بارے میں کہا کہ یہ ایک برباد ہونے والی بینک کی طرف سے بعد کی تاریخ والی چیک ہے جس کی کوئی قیمت نہیں ہے۔

(c) ''کرو یا مرو'' گاندھی کی پکار

کرپس مشن کے نتیجہ میں ناامیدی اور مایوسی ہی ہندوستان کو حاصل ہوئی۔ جنگ کے دوران بہت بے چینی رہی۔ضروریاتِ زندگی کی قلت رہی اور قیمتوں میں بے جا اضافے ہوئے۔آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے 8/آگست 1942 بمبئی میں ''ہندوستان چھوڑ دو'' تحریک کی قرار داد پاس کی۔اس تحریک کا مطالبہ یہ تھا کہ ہندوستان سے فوراً،انگریز حکومت کا خاتمہ ہونا چاہئے ۔گاندھی نے آواز لگائی ''کرو یا مرو'' گاندھی کہتے

100
95
75
25
5
0
10 ss v2 u his 8 gandhiUM
Monday, May 18, 2020 7:31:24 PM

تھے کہ ''ہم ہندوستان کو آزاد کرائیں گے یا اس کوشش میں جان دے دیں گے''، ''ہم مسلسل اپنی غلامی کو دیکھنے کے لئے نہیں جئیں گے''۔ ایک عدم تشدد والی عوامی تحریک گاندھی کی قیادت میں چلائی گئی مگر دوسرے دن صبح سویرے 9 / آگست 1942 کو گاندھی اور دوسرے سارے کانگریسی لیڈروں کو گرفتار کرلیا گیا۔

(d) اشتراکیوں کا رول



ارونا آصف علی

جب گاندھی اور دوسرے سارے لیڈر جیل میں تھے اس وقت اشتراکیوں نے اس تحریک کی قیادت کی ۔ جیہ پرکاش نارائن اور رامانند مشرا جیل سے فرار ہو کر ایک خفیہ تحریک چلائی ۔ارونا آصف علی جیسی سرگرم خواتین نے بہادرانہ رول ادا کیا۔ اُشا مہتا نے کانگریس ریڈیو کو خفیہ طریقہ سے چلایا، جو نومبر 1942ء تک کامیابی سے کام کرتا رہا۔

(e) عوامی ردعمل:

جیسے ہی یہ خبر ہندوستان کے مختلف علاقوں میں پھیلی خود بخود ہر جگہ احتجاجات شروع ہوگئے ۔لوگوں نے ہر طرح سے احتجاجات کئے جیسے ہڑتال، اسٹرائک، دوکانوں کو بند کرانا وغیرہ ۔حکومت نے اسے پوری طاقت سے دبایا ۔ لوگوں نے سرکاری عمارتوں، ریلوے اسٹیشنوں، ٹیلیفون اور ٹیلی گراف کے تاروں اور ان سب چیزوں پر حملہ کیا جو انگریز حکومت کی علامات ہوتی تھیں۔ یہ خاص طور پر مدراس میں زیادہ ہوا۔ متوازی حکومتیں ستارا، اڑیسہ، بہار، متحدہ صوبوں اور بنگال میں قائم کردی گئیں۔

(F) سبھاش چندر بوس اور ہندوستانی قومی فوج (INA)

سبھاش چندر بوس جنہوں نے کانگریس سے تعلق ختم کرلیا تھا اپنے گھر میں نظر بند ہوگئے ۔ وہ چاہتے تھے کہ انگریزوں پر ایک زبردست حملہ اس کے دشمنوں کو ساتھ لے کر کیا جائے ۔ مارچ 1941 میں وہ عجیب طریقے سے اپنے گھر سے روپ بدل کر فرار ہوگئے اور افغانستان پہنچے۔ شروع میں اس نے سوویت یونین سے مدد لینا چاہی ۔ بعد میں چونکہ وہ سوویت یونین اتحادی طاقتوں کے ساتھ جڑ گئے جس میں برطانیہ بھی شامل تھا۔ اس لئے وہ جرمنی چلے گئے ۔فروری 1943 میں وہ ایک آب دوز کشتی میں سوار ہوکر جاپان پہنچے اور وہاں انڈین نیشنل آرمی کی باگ ڈور سنبھالی۔ انڈین نیشنل آرمی کا کیپٹن لکشمی سہگل تھا۔ اس فوج کو شروع میں جنرل موہن سنگھ نے ہندوستانی جنگی قیدیوں کو ساتھ لے کر جاپانیوں کی تائید سے ملایا اور برما میں منظّم کیا۔ بوس نے اسے از سرنو منظّم کر کے تین فوجی دستے بنائے ۔گاندھی بریگیڈ، نہرو بریگیڈ اور ایک عورتوں کی بریگیڈ جھانسی کی رانی کے نام سے بنائی۔ سبھاش چندر بوس نے سنگاپور میں آزاد ہندوستان کی صوبائی حکومت بنائی، انہوں نے نعرہ لگایا ''دلی چلو''۔ INA کو جاپانی فوجوں کے حصہ کے طور پر ترتیب دیا گیا۔ لیکن جاپان کی شکست کی وجہ سے INA کی ترقی رک گئی۔ جس ہوائی جہاز میں سبھاش چندر بوس جارہے تھے وہ دھماکہ سے گر کر تباہ ہو گیا۔ اس طرح اس کی آزادی کی لڑائی کا خاتمہ ہوا۔



سبھاش چندر بوس کی ہندوستانی قومی فوج INA

برٹش گورنمنٹ نے INA کے افسروں کو قید کیا اور ان پر لال قلعہ میں عدالتی کارروائی کی گئی اور وہ جگہ قومیت پسندانہ پروپگنڈہ کے لئے پلیٹ فارم بن گئی۔ کانگریس نے ایک دفاعی کمیٹی جس میں نہرو، تیج بہادر سپرو، بھولا بھائی دیسی اور آصف علی شامل تھے۔ اگرچہ کہ INA کے افسر مجرم قرار دئے گئے لیکن پھر بھی عوامی دباؤ کی وجہ سے انہیں رہا کردیا گیا۔ INA کا استحصال ہوا اور بعد کی کارروائیوں نے ہندوستانیوں کو قوت بخشی۔

8.8 آزادی کی طرف

(a) شاہی ہندوستانی بحریہ کی بغاوت

فروری 1946ء میں بمبئی میں شاہی ہندوستانی بحریہ کی بغاوت ہوئی۔ وہ فوراً بعد ملک کے دوسرے حصوں میں پھیلی جس میں 20000 سے زیادہ لوگ داخل ہوئے ۔ اسی طرح کے اسٹرائک انڈین ایرفورس میں بھی ہوئے اور جبل پور کے انڈین سگنل کارپس میں بھی۔ غرض کہ انگریزوں کا تسلط اور غلبہ فوجی طاقت ہونے کے باوجود کمزور ہوتا چلا گیا۔

10 ss v2 u his 8 gandhiUM
Monday, May 18, 2020 7:31:25 PM

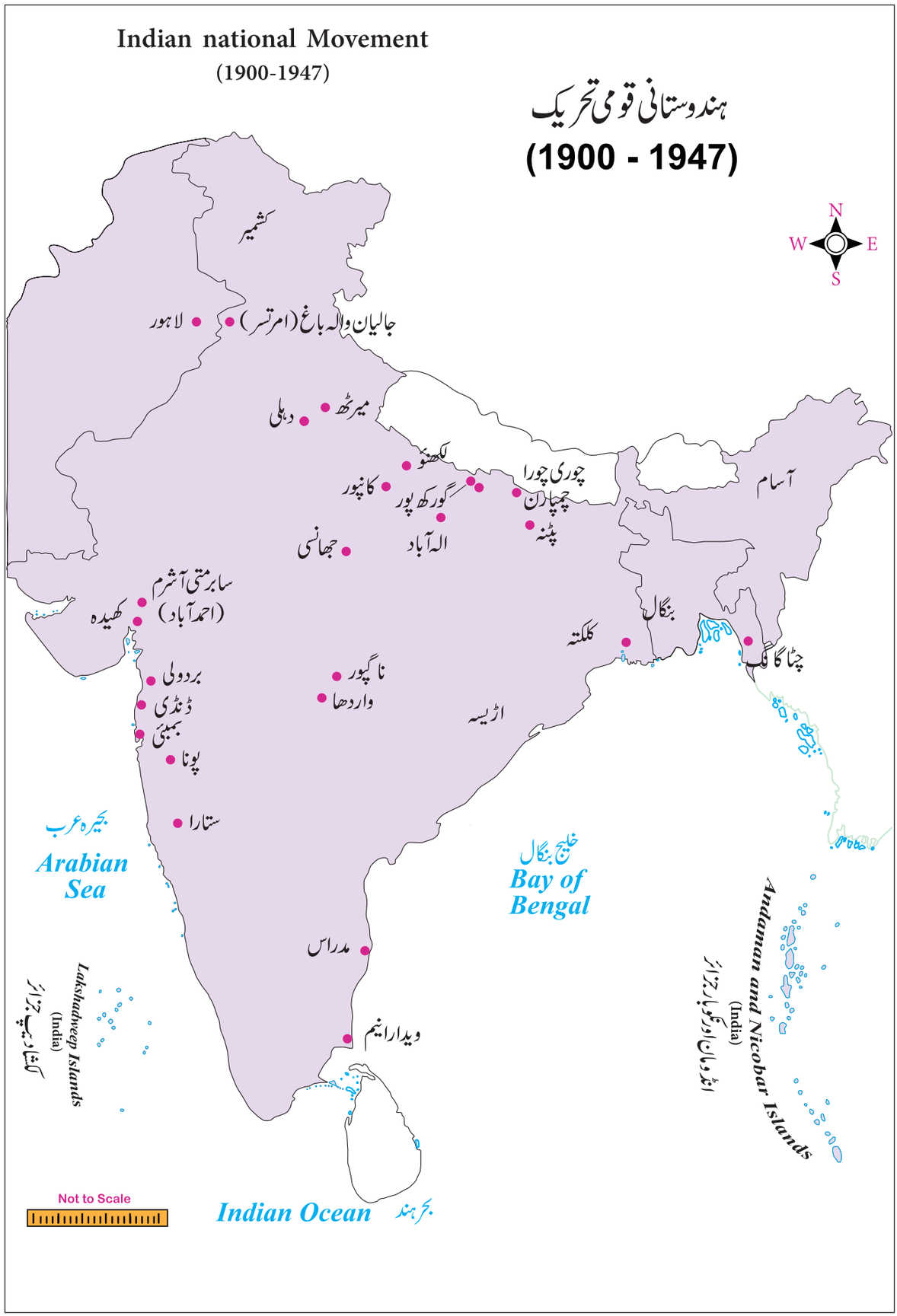

10 ss v2 u his 8 gandhiUM
Monday, May 18, 2020 7:31:26 PM

جنگ میں جیت ہونے کے باوجود برطانیہ پورے طور سے کمزور ہوگیا۔ برطانیہ نے جنوب مشرقی ایشیاء میں ہتھیار ڈال دئے۔ جاپان نے اس کے شہنشاہیت کی عزت ووقار کو بڑا دھکہ لگایا۔ سارے سیاسی لیڈروں کو قید سے رہا کردیا گیا اور کانگریس پر سے پابندی ختم کردی گئی۔


Hindusthan Standard

INDIAN SAILORS IN REVOLT

SIX HOURS BATTLE WITH BRITISH TROOPS

GRAVE TURN IN R. I. N. MEN'S STRIKE IN BOMBAY

TWENTY SHIPS CAPTURED

Govt. Rushing Strong Naval And Air Reinforcements

"CEASE FIRE" ON BOTH SIDES AFTER CONCLUSION OF TRUCE

POLICE OPEN FIRE ON CROWDS

FIRING ON STRIKERS AT KARACHI

INDIANS RETALIATE WITH NAVAL GUNS

ONE KILLED AND 14 INJURED IN THE DUEL

ULTIMATUM FOR WITHDRAWAL OF MILITARY

THE BATTLE ENDS

Sit-Down Strike Continues

SARDAR SARDUL SINGH

India Govt. Orders Release

BAN ON FORWARD BLOC AND C.S.P.

WHY U.S. TROOPS IN INDIA

ہندوستانی شاہی بحریہ کی بغاوت

(b) آزادی کے سلسلے میں بات چیت-شملہ کانفرنس

14/جون 1945 کو واویل پلان کا اعلان ہوا۔ اس پلان نے ایک عبوری حکومت بنائی جس میں وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل میں ہندو اور مسلمان مساوی تعداد میں لئے گئے۔ جنگ سے متعلق قلم دان وزارت کے سوا سارے قلم دان وزارت ہندوستانی سنبھالے رہے۔ لیکن شملہ کانفرنس میں کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہوا۔ جناح نے مطالبہ کیا کہ سارے مسلم ممبران مسلم لیگ سے ہونے چاہئیں اور انہیں تمام اہم معاملات میں ویٹو کرنے کا اختیار ہونا چاہئے۔ 1946 کی ابتداء میں ہوئے صوبائی انتخابات میں کانگریس نے اکثر جنرل سیٹیں جیت لیں اور مسلم لیگ نے مسلمانوں کے لئے تحفظ کردہ اکثر سیٹیں حاصل کرلیں غرض کہ اس کے مطالبہ کو سہارا ملا۔

(c) کابیناتی مشن (Cabinet Mission)

برطانیہ میں لیبر پارٹی نے زبردست کامیابی حاصل کی اور کلیمنٹ اٹلی کا وزیراعظم بن گیا۔ اس نے اعلان کیا کہ وہ بہت جلد اقتدار کو منتقل کردے گا۔ اس نے ایک کابیناتی مشن روانہ کیا جس میں پیتھک لارنس، سراسٹرافورڈ کرپس اور A.V الگزنڈر تھے۔ پاکستان کے مطالبہ کو اس مشن نے رد کیا۔ اس نے ایک وفاقی حکومت فراہم کی جس کا کنٹرول دفاعی شعبہ، مواصلات اور بیرونی معاملات پر تھا۔ صوبوں کو تین گروپس میں تقسیم کردیا یعنی غیر مسلم اکثریت والے صوبے، شمالی مغرب میں مسلم اکثریت والے صوبے اور شمال مشرق میں مسلم اکثریت والے صوبے۔ ایک دستور ساز اسمبلی کا انتخاب ہوا۔ اور ایک عبوری حکومت بنائی گئی جس میں تمام قوموں کی نمائندگی تھی۔ کانگریس اور مسلم لیگ نے اس منصوبہ (پلان) کو مان لیا۔ لیکن دونوں اس کی تشریح الگ الگ کرتے تھے۔

(d) مسلم لیگ کی جانب سے ڈائرکٹ ایکشن ڈے کا مطالبہ

کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان اختلافات اس وقت کھڑے ہوئے جب کانگریس نے ایک مسلم ممبر کو نامزد کیا۔ مسلم لیگ نے اعتراض کیا کہ یہ چیز مسلمانوں کی نمائندگی کو کمزور کرنے اور اس کی منظوری کو خارج کرنے کا سبب ہے۔ جناح نے 16/آگست 1946ء کے دن کو ''ڈائرکٹ ایکشن ڈے'' قرار دیا۔ ہڑتال اور مظاہرے ہوئے جو بہت جلد ہندو-مسلم فسادات میں تبدیل ہوگئے اور وہ فسادات بنگال کے ضلعوں تک پہنچے۔ نوکھالی کا ضلع اس سے بری طرح متاثر ہوا۔ گاندھی زیادہ فسادات کے علاقوں کو ننگے پاؤں پہنچے، تاکہ فرقہ وارانہ تشدد کی روک تھام کی جاسکے اور وہاں امن اور عدم تشدد کے پیغام کو پھیلایا جائے۔

(c) ماؤنٹ بیٹن پلان:

عبوری حکومت جس کی سربراہی جواہر لال نہرو نے کی، وہ ستمبر 1946 میں قائم ہوئی۔ ذرا سوچنے سمجھنے کے بعد مسلم لیگ بھی اکتوبر 1946 میں اس میں شامل ہوگئی۔ اس کے نمائندے لیاقت علی خان مالیاتی رکن (Finance Member) بنائے گئے۔ فروری 1947 میں کلیمنٹ اٹلی نے اعلان کیا کہ اقتدار کی منتقلی جون 1948 تک کردی جائے گی۔ لارڈ مونٹ بیٹن کو وائسرائے بنا کر ہندوستان بھیجا گیا اس خاص مقصد سے کہ اقتدار ہندوستانیوں کے حوالہ کرکے آئے۔ 3/جون 1947 کو مونٹ بیٹن پلان کا اعلان کردیا گیا۔ اس کی تجاویز یہ تھیں۔

- اقتدار کی منتقلی ہندوستان اور پاکستان کی حکومتی حیثیت کی بنیاد پر ہوگی۔
- سرداروں کے اقتدار والے صوبے چاہیں تو ہندوستان میں رہیں یا پاکستان میں شامل ہوجائیں۔
- سرحدی کمیشن کی ترتیب ریڈکلف براؤن کی نگرانی میں اور اقتدار کی منتقلی کے بعد ایوارڈ کا اعلان
- پنجاب اور بنگال کے لجس لیٹیو اسمبلیاں، تقسیم کے بعد جس ملک کے حصہ میں وہ آئیں گی، وہیں ووٹ دیں گی۔

100 95 75 25 5 0
10 ss v2 u his 8 gandhiUM
Monday, May 18, 2020 7:31:27 PM

(F) آزادی اور تقسیم

مونٹ بیٹن پلان کے بعد ہندوستان کی آزادی ایکٹ مورخہ 18/جولائی 1947 کا برٹش پارلیمنٹ کی طرف سے اجراء ہوا۔ اس ایکٹ نے ہندوستان پر سے برٹش پارلیمنٹ کی حاکمیت کو منسوخ کر دیا۔ ہندوستان تقسیم ہو کر دو حصوں میں بٹ گیا۔ ہندوستان اور پاکستان۔ 15/آگست 1947 کو ہندوستان کو آزادی ملی۔



تقسیم کے دوران پناہ گزینوں کی آمد

Summary خلاصہ

- گاندھی کے سچائی اہمسا اور ستیہ گرہ کے ساؤتھ افریقہ میں تجربات اور اس کے ایک عوامی لیڈر کے طور پر ابھرنے کو سمجھایا گیا ہے۔
- اس کی عدم تعاون تحریک، سول نافرمانی تحریک اور ہندوستان چھوڑو تحریک کے زوال، اس کے مقابلہ میں حکومت ہند کے ایکٹ 1919، ایکٹ 1935 اور آزادی کے ایکٹ 1947 کو تفصیل سے سمجھایا گیا ہے۔
- اشتراکیوں، سوشلسٹوں اور انقلابیوں کے رول اور ان کے نمائندہ لوگ بھگت سنگھ، سبھاش چندر بوس اور ان کی سرگرمیوں کے نتائج کو نمایاں کر کے دکھلایا گیا ہے۔
- مذہب کی بنیاد پر سیاسی تقسیم میں ہندو مہا سبھا اور مسلم لیگ کا حصہ اور اس کے نتیجہ میں تقسیم ملک کو سمجھایا گیا ہے۔

A-Z GLOSSARY فرہنگ الفاظ

satyagraha	passive political resistance advocated by Mahatma Gandhi	ستیہ گرہ سیاسی مزاحمت کا ایک طریقہ جسے گاندھی نے شروع کیا
constitutionalist	adherent of constitutional methods	دستور ساز
discrimination	unjust or differential treatment of different categories of people, especially on grounds of caste, creed, etc	ذات پات کی تفریق
exhort	strongly encourage or urge to do something	ترغیب دینا، شوق دلانا
communalism	allegiance to one's own ethnic, religious or caste group rather than to wider society	فرقہ واریت
dominion	self-governing territory	خود مختار حکومت، خود کی اپنی حکومت
electorate	all the people in a country or area who are entitled to vote in an election	حلقۂ انتخاب
ultimatum	a final demand or statement of terms	آخری شرط، آخری بات
alienation	Isolation	اجنبیت، علاحدگی
conspiracy	a secret plan by a group to do something unlawful or harmful	خفیہ سازش

10 ss v2 u his 8 gandhiUM
Monday, May 18, 2020 7:31:27 PM

مشق

HE68A

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے:

1۔ امرتسر میں رولٹ کے خلاف ہونے والے احتجاج میں کسے قید کیا گیا؟

(a) موتی لال نہرو (b) ڈاکٹر سیف الدین کچلو

(c) محمد علی (d) راج کمار شکلا

2۔ انڈین نیشنل کانگریس کے کس اجلاس میں عدم تعاون تحریک کو منظوری دی گئی؟

(a) بمبئی (b) مدراس

(c) کلکتہ (d) لکھنؤ

3۔ ذیل میں سے کسے آزادی کے دن کے طور پر اعلان کیا گیا؟

(a) 26/جنوری 1930 (b) 26/دسمبر 1929

(c) 16/جون 1946 (d) 15/جنوری 1947

4۔ جنگلاتی ایکٹ پہلے پہل کب نافذ ہوا؟

(a) 1858 (b) 1911

(c) 1865 (d) 1936

5۔ 8/جنوری 1933 کو کون سا دن بنایا گیا؟

(a) مندر میں داخلہ کا دن

(b) خلاصی کا دن

(c) ڈائرکٹ ایکشن ڈے

(d) یومِ آزادی

6۔ کس ایکٹ نے صوبائی خودمختاری عطا کی

(a) 1858 ایکٹ (b) انڈین کونسل ایکٹ 1909

(c) گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1919

(d) گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935

II۔ خالی جگہ بھرتی کیجئے

1۔ گاندھی .....کو اپنا سیاسی گرو مانتے تھے۔

2۔ خلافت تحریک کی قیادت .....نے کی۔

3۔ 1919 کا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ .....صوبہ میں متعارف کرایا گیا۔

4۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ میں سول نافرمانی تحریک کی قیادت .....نے کی۔

5۔ رام سے میک ڈونالڈ نے .....کا اعلان کیا جس کے ذریعہ اقلیتوں اور دبے کچلے طبقوں کے لئے علاحدہ حلقۂ انتخاب فراہم ہوتا تھا۔

6۔ ہندوستان چھوڑو تحریک کے دوران خفیہ طریقہ سے کانگریس ریڈیو .....نے قائم کیا۔

III۔ صحیح بیان کا انتخاب کیجئے۔

I۔ (i) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا کی بنیاد 1920 میں تاشقند میں رکھی گئی۔

(ii) M سنگارا ویلا پر کانپور سازش کیس کے سلسلہ میں عدالتی کارروائی کی گئی۔

(iii) کانگریس سوشلسٹ پارٹی کی تشکیل جے پرکاش نارائن آچاریہ نریندر دیو اور مینو مسانی نے کی۔

(iv) سوشلسٹ لوگوں نے ہندوستان چھوڑو تحریک میں حصہ نہیں لیا۔

(a) (i) اور (ii) صحیح ہیں۔

(b) (ii) اور (iii) صحیح ہیں۔

(c) (iv) صحیح ہے۔

(d) (i), (ii) اور (iii) صحیح ہیں۔

2۔ دعوی (A) کانگریس نے پہلی گول میز کانفرنس میں شرکت کی۔
سبب (R) گاندھی اروین معاہدے نے کانگریس کو دوسری گول میز کانفرنس میں شرکت کی اجازت دی۔

(a) A اور R دونوں صحیح ہیں مگر R، A کی صحیح وضاحت نہیں ہے

(b) A صحیح ہے مگر R غلط ہے۔ (c) A غلط ہے مگر R صحیح ہے

(d) A اور R دونوں صحیح ہیں اور R صحیح وضاحت ہے۔

3۔ دعوی (A): 1939 میں کانگریس وزیروں نے استعفی دے دیا
سبب (R) ہندوستان کی استعماری حکومت نے منتخب کانگریسی وزارت سے صلاح مشورہ کئے بغیر جنگ میں شرکت کی۔

(a) A اور R دونوں صحیح ہیں مگر R، A کی صحیح وضاحت نہیں ہے

10 ss v2 u his 8 gandhiUM
Monday, May 18, 2020 7:31:28 PM

(b) A صحیح ہے مگر R غلط ہے۔
(c) A اور R دونوں غلط ہیں
(d) A اور R دونوں صحیح ہیں اور R صحیح وضاحت ہے۔

IV ۔ جوڑ لگائیے:

1۔ رولٹ ایکٹ – خطابات کی واپسی
2۔ عدم تعاون تحریک – دوہری حکومت
3۔ 1919ء کا گورنمنٹ ایکٹ – M.N رائے
4۔ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا – ڈائرکٹ ایکشن ڈے
5۔ 16/آگست 1946 – سیاہ ایکٹ

V ۔ سوالات کے مختصر جوابات لکھئے:

1۔ جلیان والا باغ کے قتل عام کے واقعہ کی وضاحت کیجئے۔
2۔ خلافت تحریک پر ایک نوٹ لکھئے۔
3۔ کس لئے گاندھی نے عدم تعاون تحریک ختم کردی؟
4۔ کس لئے سائمن کمیشن کا بائیکاٹ کردیا گیا؟
5۔ پورنا سوراج کیا ہے؟
6۔ بھگت سنگھ پر ایک نوٹ لکھئے۔
7۔ پونا معاہدے کی شرائط کیا تھیں؟

VI ۔ تفصیلی جوابات لکھئے:

1۔ ان عوامل کی جانچ کیجئے جن سے گاندھی کو ایک عوامی لیڈر کی حیثیت حاصل ہوئی؟
2۔ تنقیدی نظر سے جائزہ لے کر بتایئے کہ سیول نافرمانی تحریک گاندھی کی تحریکات میں ایک مثالی تحریک تھی۔
3۔ ہندوستان کی تقسیم میں کون سے اسباب کارفرما تھے بحث کیجئے؟

VII کارروائی:

1۔ طلباء کو ہندوستانی نقشہ میں گاندھی تحریک کے مقامات کی نشاندہی کرنے کے لئے کہیں اور وہاں ہونے والے واقعات کو ایک یا دو جملوں میں لکھنے کے لئے کہیں۔
2۔ طلباء کو گروپ میں تقسیم کرکے گاندھی، محمد علی جناح، بی۔آر۔ امبیڈکر، انقلابیوں اور کمیونسٹوں کے نظریات کے بارے میں تبادلۂ خیال کرنے کے لئے کہیں۔

REFERENCE BOOKS کتب حوالہ جات

1. Bipan Chandra, *History of Modern India*, Orient BlackSwan, 2016.
2. Bipan Chandra, Amales Tripathi and Barun De, *Freedom Struggle*, NBT,1993.
3. Bipan Chandra, *et al., India's Struggle for Independence*, Penguin Books, 1989.
4. Sumit Sarkar, *Modern India, 1885–1947*, Pearson, 2014.
5. Sekhar Bandyopadhyay, *From Plassey to Partition*, Orient BlackSwan, 2013.
6. B.R. Nanda, *Mahatma Gandhi: A Biography*, Oxford University Press, 1958.

ICT کارنر

ہندوستانی قومیت : گاندھی کا دور

مرحلہ 1 : براؤزر کھولئے، URL ٹائپ کیجئے یا QR کوڈ کو اسکین کیجئے۔
مرحلہ 2 : Chronology/Timeline پر کلک کیجئے اور Family tree of Mahatma Gandhi کو سلیکٹ کیجئے۔
مرحلہ 3 : بائیں جانب مینو میں Glimpses of Gandhi پر کلک کرکے، Next or previous پر کلک کرکے گاندھی کی زندگی کے بارے میں ملاحظہ کیجئے۔

XB405

Website URL:
https://www.mkgandhi.org/main.htm

10 ss v2 u his 8 gandhiUM
Monday, May 18, 2020 7:31:29 PM

اکائی - 9



ٹمل ناڈو میں آزادی کی جدوجہد

Freedom Struggle in Tamil Nadu

سیکھنے کے مقاصد :

خود کی واقفیت کے لئے:

- ٹمل ناڈو میں استعماریت کے خلاف ہونے والی کوششیں۔
- تعلیم کی ترقی اور پسماندہ طبقات کی بہبود میں عیسائی مشنریوں کا حصہ۔
- ٹمل ناڈو میں کانگریس Justicites چیلنج۔
- ٹمل ناڈو میں کانگریس کی طرف سے ہونے والی عوامی فوجی تحریکات۔

تمہید : (Introduction)

استعماری حکومت کے خلاف مزاحمت کی قیادت ٹمل ناڈو نے کی۔ اٹھارویں صدی کے اواخر میں پالیکاروں نے ٹمل ناڈو میں اپنا سیاسی تسلط قائم کرنے کے لئے انگریزی حکومت کے خلاف مزاحمت کی، پالیکاروں کی شکست کے بعد بھی ٹمل ناڈو میں ہندوستانی سپاہیوں اور افسروں نے ایک بغاوت 1806 میں ویلور کے قلعہ میں برپا کی۔اس بغاوت کی صدائے بازگشت جنوبی ہندوستان کی مختلف فوجی چھاؤنیوں میں سنائی دینے لگی۔ ان لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہئے جنہوں نے ہندوستان میں مغربی تعلیم کا سلسلہ شروع کر کے ہندوستان کے متوسط طبقے کو تعلیم یافتہ بنا کر آگے بڑھایا۔اس کے بعد سے آزادی کی جدوجہد دستوری راہ پر ہونے لگی۔ٹمل ناڈو میں آزادی کی جدوجہد ایک الگ راہ پر ہونے لگی۔اس لئے کہ شروع ہی سے یہاں آزادی کی جدوجہد صرف انگریزوں کی حکومت سے چھٹکارے کے لئے ہی نہیں تھی بلکہ ساتھ ساتھ ہندوستان کے سماج کے قابل نفرت ذات پات کے نظام سے باہر نکلنے کے لئے بھی تھی۔

اس سبق میں ہم ٹمل ناڈو میں قسم ہا قسم کے نظریات سے منسوب قومیت پسندوں کے کردار سے متعلق مطالعہ کریں گے۔

9.1 ٹمل ناڈو میں ابتدائی قومیت پسندانہ سرگرمیاں:

(a) مدراس نیٹو اسوسی ایشن (MNA)

مدراس نیٹو اسوسی ایشن ایک پرانی اور ابتدائی تنظیم تھی جو جنوبی ہندوستان میں قائم ہوئی۔اس کا مقصد عوامی ضروریات کو پورا کرنا تھا، نہ کہ کسی خاص جماعت کی دلچسپیاں اس کے مدنظر تھیں۔اس تنظیم کو 1852 میں غزالوکشمی نرسو ،سری نیواسانار اور ان کے ساتھیوں نے شروع کیا۔اس میں تاجر زیادہ تھے۔اس کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ تنظیم کے ممبروں کی دلچسپیوں کو آگے بڑھایا جائے اور ان کی توجہ ٹیکسوں کے کم کرانے پر تھی۔اس تنظیم نے حکومت کے خلاف اس بات پر بھی احتجاج کیا کہ وہ عیسائی مشنری کا رروائیوں کی حمایت کرتی تھی۔ اس نے حکومت کی توجہ کو عوامی حالات اور ضروریات کی طرف بھی پھیرا۔



غزالوکشمی نرسو

MNA کا ایک اہم کام یہ تھا کہ وہ ٹیکس وصول کرنے والے افسروں کی طرف سے کسانوں پر جو ظلم ہوتا تھا اس کے خلاف مظاہرے کرنا بھی تھا۔ان کوششوں کے نتیجہ میں ٹارچر کمیشن کا قیام ہوا اور آخر کار ٹارچر ایکٹ کی منسوخی ہوئی جس کے ذریعہ

10 ss v2 u his 9UM
Tuesday, May 19, 2020 1:35:30 PM

کسانوں کو انصاف ملا، اور اذیت دے کر زمینی ٹیکسوں کی وصولی کا خاتمہ ہوا، تاہم مدراس نیٹو اسوسی ایشن 1862 میں اپنے کاموں سے دست بردار ہوگئی۔

(b) قومیت پسندوں کے پریس کی شروعات:

دی ہندو اور سودیشامترن

1877 میں مدراس ہائی کورٹ میں T متوسوامی کا پہلا ہندوستانی جج کی حیثیت سے تقرر ہوا۔ جس پر مدراس صوبے میں ہر طرف تعریفیں ہونے لگیں۔ مدراس میں سرکاری پریس ہندوستانی جج کے تقرر پر تنقیدیں کرنے لگا تھا۔ اس پریس نے اس کے تقرری کی بھرپور مخالفت کی اور تعلیم یافتہ جوانوں نے اس حقیقت کو جان لیا کہ وہ پریس یوروپی لوگوں کا تھا۔ ہندوستانی لوگوں کے خیالات کی اشاعت کے لئے اپنے ایک خاص اخبار کی ضرورت تھی۔ G سبرامنین، M ویراراگاواچاری اور چار دوسرے دوستوں نے مل کر ایک اخبار ''دی ہندو'' نامی 1878 میں شروع کیا۔ بہت جلد وہ اخبار قومیت پسندوں کے خیالات کے پھیلانے کا آلہ بن گیا۔ G سبرامنین نے ایک ٹمل ہفت روزہ بھی 1891 میں شروع کیا جس کا نام سودیشا مترن تھا اور وہ ہفت روزہ 1899 میں روز نامہ میں تبدیل ہوگیا۔ دی ہندو اور سودیشا مترن کی شروعات نے دوسرے مقامی اخبارات جیسے انڈین پیٹریاٹ، ساؤتھ انڈین میل، مدراس اسٹینڈرڈ، دیسا بھی منی، وجیایا سوریودایم اور انڈیا کے آغاز کے لئے راستہ ہموار کیا۔



جی سبرامنیم



ٹی متوسوامی

(c) مدراس مہاجنا سبھا :

مدراس مہاجنا سبھا (MMS) جنوبی ہندوستان کی ایک پرانی تنظیم تھی جس کے واضح قومیت پسندانہ مقاصد تھے۔ قومیت پسند لیڈروں کی پہلی کھیپ کے لئے وہ ٹریننگ کا ایک مرکز تھی۔ 16 مئی 1884 کو M ویراراگاواچاری، P آنندا چارلو، P رنگئی اور دوسرے لوگوں نے MMS کو شروع کیا۔ P۔ رنگئی یا اس تنظیم کا پہلا صدر بنا۔ P آنندا چارلو نے سکریٹری کی حیثیت سے اس میں ایک فعال کردار ادا کیا۔ سارے ممبر ہفتہ میں ایک جڑتے، میٹنگ کرتے اور عوامی معاملات پر بحث مباحثہ کرتے۔ ہال میٹنگ منعقد کرتے اور اپنے خیالات کو حکومت کے ایوان تک پہنچاتے۔ MMS کا اصل مقصد صوبہ مدراس کے مختلف علاقوں کے لوگوں کے مختلف مسائل کے حل کے لئے انہیں ایک پلیٹ فارم پر جوڑنا اور ان کے مسائل و مشکلات کو حکومت تک پہنچانا تھا۔ ان کا مطالبہ یہ بھی تھا کہ ہندوستانیوں کے لئے سول سروس کے امتحانات کا انعقاد بیک وقت انگلینڈ اور ہندوستان دونوں جگہ میں ہو، اس کے علاوہ لندن میں ہندوستانی کونسل کی منسوخی، ٹیکسوں میں کمی اور شہری اور فوجی اخراجات میں کمی بھی ان کے مطالبات کے ذیل میں آتے تھے۔ اس تنظیم کے بہت سے مطالبات کو بعد میں انڈین نیشنل کانگریس نے اپنایا جو 1885 میں تشکیل پایا۔

(d) درمیانی مرحلہ : (Moderate Phase)

صوبائی انجمنیں جیسے مدراس مہاجنا سبھا کے قیام کے نتیجے میں ایک آل انڈیا تنظیم ''انڈین نیشنل کانگریس'' قائم ہوئی۔ ہندوستان کے مختلف علاقوں سے لیڈروں نے کانگریس کے قیام سے پہلے بہت ساری میٹنگوں میں شرکت کی۔ اسی طرح کی ایک میٹنگ دسمبر 1884 میں صوفیانہ سوسائٹی میں منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ میں دادا بھائی نا روجی K.T سوریندرا ناتھ بنرجی اور دوسرے معروف لیڈر شریک ہوئے۔ ان کے علاوہ مدراس سے G سبرامنیم، رنگئی یا اور آنندا چارلو نے بھی شرکت کی۔



دادا بھائی نا روجی



گوکھلے

انڈین نیشنل کانگریس کا پہلا اجلاس بمبئی میں 1885 میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کے مندوبین میں کل 72 میں سے 22 مدراس کے تھے۔ سبرامنیم نے اپنی تحریر کے ذریعہ قومیت پسندی کے مقصد کو آگے رکھا۔ ہندوستان میں انگریزوں کے معاشی استحصال کو سمجھ کر پیش کرنے میں نا روجی اور گوکھلے کے ساتھ اس کا بھی خاص مقام ہے۔

انڈین نیشنل کانگریس کا دوسرا اجلاس 1886 میں کلکتہ میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کے چیرمن دادا بھائی نا روجی تھے۔ تیسرا اجلاس 1887 میں مدراس میں بدر الدین طیب جی کی صدارت میں میکس گارڈن میں ہوا۔ وہ مقام اب تھاؤزن لائٹس کے نام سے مشہور ہے۔ پورے ہندوستان سے آئے ہوئے 607 مندوبین میں سے 362 مدراس صوبے کے تھے۔



بدرالدین طیب جی

10 ss v2 u his 9UM
Tuesday, May 19, 2020 1:35:31 PM

درمیانی مرحلہ میں ٹمل ناڈو کے نمایاں قومیت پسند

ابتدائی قومیت پسند دستوری طریقوں کی افادیت پر یقین رکھتے تھے۔ان کی کوششوں میں ہال میٹنگوں کا انعقاد اور انگریزی زبان میں ملک کے مسائل کو سامنے لانا اور ان کے حل کے لئے قانون کے تحت جد و جہد کرنا ہوتا تھا۔یعنی وہ اپنے خیالات کو حکومت تک پہنچاتے تھے اور حکومت کے لوگوں سے گفتگو کرتے، اپنی عرضیاں، اپنی رودادیں پیش کرتے اور حکومت کے مختلف جانچ کے کمیشنوں میں حصہ لیتے، مگر جب بنگال تقسیم ہوا تو تلک اور دوسرے لیڈر معروف عوامی طریقے اپناتے تھے جیسے کھلے عام پبلک میٹنگیں کرنا، بڑے بڑے جلسے کر کے دیسی زبانوں میں لوگوں کو سمجھانا وغیرہ، پرانے قومیت پسندوں کو اعتدال پسند سمجھا جاتا تھا۔نامور ٹمل علاقے کے اعتدال پسند جو مدراس کے تھے وہ تھے V.S سری نی واسا ساستری، P.S سیوا سوامی، V. کرشنا سوامی، T.R وینکٹ رامنار GA نٹیسن، T.M مادھا واراؤ اور S سبرامنیار


V.S سری نیواسا شاستری


P.S سیوا سوامی


G.A نٹیسن

اس وقت ٹمل ناڈو مدراس صوبہ میں شامل تھا۔اس صوبہ کے اندر موجودہ آندھرا پردیش (ساحلی ضلعی اور رایل سیما) کرناٹک (بنگلور، بلاری، جنوبی کنارا)، کیرلا (مالابار) اور اڑیسہ (گنجام) بھی ملے ہوئے تھے۔

9.2 سودیشی تحریک

تقسیم بنگال کے نتیجہ میں سودیشی تحریک وجود میں آئی اور ہندوستان کی آزادی حاصل کرنے کا طریقۂ کار بدل گیا۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں خصوصاً بنگال، پنجاب اور مہاراشٹرا میں مشہور لیڈر ابھرے، انہوں نے کلکتہ کانگریس کے پروگرام کو نافذ کیا۔جس کے ذریعہ سے قوم کو سودیشی تحریک کو عزم و ہمت کے ساتھ آگے بڑھانے کی دعوت دی۔ بیرونی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا اور قومی تعلیم کو آگے بڑھایا۔

(a) ٹمل ناڈو کا ردّعمل :


V.O چدمبرم نار

V.O چدمبرم نار، V چکرایار، سبرامنیار بھارتی اور سریندرا ناتھ آریا ٹمل ناڈو کے چند نمایاں لیڈر تھے۔ٹمل ناڈو کے مختلف حصوں میں پبلک میٹنگیں ہوئیں جہاں ہزاروں لوگ شریک ہوئے۔لوگوں کو متحرک کرنے کے لئے پبلک پلاٹ فارموں پر پہلی بار ٹمل زبان کو ذریعہ بنایا گیا۔ سبرامنیم بھارتی کے حب الوطنی کے گیت نے خصوصیت کے ساتھ لوگوں کے اندر حب الوطنی کے جذبات کو ابھارا۔ بہت سے رسالے سودیشی خیالات کو پھیلانے کے لئے نکالے گئے ''سودیشی مترن'' اور ''انڈیا'' معروف رسالے تھے۔انتہا پسند لیڈر بپین چندرا پال نے مدراس کا سفر کیا اور تقریریں کیں اور جوانوں کے اندر جوش پیدا کیا۔طلباء اور نوجوانوں نے کھل کر سودیشی تحریک میں حصہ لیا۔

سودیشی اسٹیم نیوی گیشن کمپنی :



سودیشی تحریک کی طرف سے کیا گیا ایک باہمت کام سودیشی اسٹیم نیوی گیشن کمپنی کا قیام تھا جو V.O چدمبرم نار نے تو تو کوڈی میں شروع کیا۔اس نے دو جہاز خریدے ایک کا نام گلیا اور دوسرے کا نام لاو وتھا۔اور ان جہازوں کو تو تو کوڈی اور کولمبو کے درمیان چلایا گیا۔لیکن یوروپین کمپنی کے ساتھ کٹر مقابلہ اور انگریز حکومت کی طرف سے ظالمانہ رویہ کی وجہ سے V.O.C کی کوششیں ناکام ہوگئیں۔

ترونل ویلی کی بغاوت

V.O.C نے سبرامنیا سیوا کے ساتھ شامل کر تو تو کوڈی اور ترونلو یلوری میں مل کے مزدوروں کو منظّم کیا۔ 1908 میں اس نے یوروپی مرجانی مل میں ایک ہڑتال کی قیادت کی۔اس کے ہڑتال کے بعد بپین چندرا پال کو رہا کر دیا گیا۔ V.O.C اور سبرامنیا سیوا جنہوں نے بپین کی رہائی کی خوشی میں ایک پبلک جلسہ منایا، ان دونوں کو قید کر دیا گیا۔ان دونوں لیڈروں پر الزام لگایا گیا کہ وہ بغاوت کو ہوا دے رہے ہیں اس لئے انہیں قید بامشقت میں رکھا گیا۔

ان دونوں کی قید کی خبر نے ترونل ویلی میں ایک ہنگامہ کھڑا کر دیا۔فساد کی آگ بھڑک اٹھی اور لوگوں نے پولیس اسٹیشن کورٹ کی عمارت اور منسپل آفس کو آگ لگا دی۔اس کے نتیجہ میں پولیس نے گولیاں چلائیں اور

10 ss v2 u his 9UM
Tuesday, May 19, 2020 1:35:32 PM

چار آدمیوں کی موت واقع ہوگئی۔V.O.C کے ساتھ قید خانہ میں بہت سختی کی گئی اور اسے مجبور کیا گیا کہ وہ وزنی آئل پریس کو کھینچے۔دوسرے لوگوں کو بھی قید کیا گیا۔جن میں G سبرامنیم اور ایتیراج سریندر راناتھ آریا بھی شامل تھے۔گرفتاری سے بچانے کے لئے سبرامنیا بھارتی کو پانڈیچیری بھیج دیا گیا۔پانڈیچری میں اس وقت فرانسیسیوں کی حکومت تھی۔ بھارتی ہی کی طرح بہت سے لوگوں نے جیسے اروبندو گوش اور V.V سبرامنی ینار نے بھی پانڈیچری کا رخ کیا۔سودیشی لیڈروں پر انگریز حکومت کی طرف سے سخت قانونی کارروائیوں کے نتیجہ میں سودیشی تحریک کا ٹمل ناڈو میں خاتمہ ہوگیا۔



پپن چندراپال



بھارتی

(b) ٹمل ناڈو میں انقلابی سرگرمیاں :

دوسری جگہوں کی طرح سودیشی تحریک نے نوجوانوں کو متاثر کیا۔ بعد میں قیادت کے نہ ہونے سے ان نوجوانوں نے انقلابی راستہ اپنالیا۔ان انقلابیوں کے لئے پانڈیچیری امن کی جگہ تھی۔ٹمل ناڈو کے ا ن بہت سے انقلابیوں کی انقلاب لانے کی ٹریننگ لندن اور پیرس کے انڈیا ہاؤس میں ہوئی ۔ ان انقلابیوں میں M . P . T آچاریہ V.V.0 سبرامنیا ناراور T.S.S راجن نمایاں تھے۔انہیں مدراس میں انقلابی لٹریچر پانڈیچیری سے آتا تھا۔ بنیادی اخبارات اور پرچے جیسے انڈیا، وجیایا اور سوریودایم پانڈیچری سے نکلتے تھے ۔

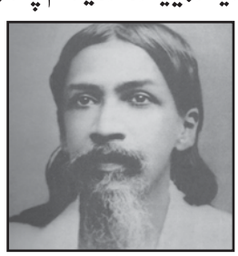

اروبندوگھوش

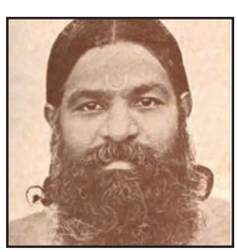

وی وی سبرامنیار

ایش کا قتل Ashe Murder

1904 میں نیلا کانتا برہما چاری اور دوسرے لوگوں نے بھارت ماتا سوسائٹی شروع کی جو ایک رازدارانہ سوسائٹی تھی ۔ اس کا مقصد برطانوی افسروں کو ختم کرنا اور ملک کے لوگوں کے اندر حب الوطنی کے جذبہ کو روشن کرنا تھا۔سین کوٹائی کا ونچی نادن اس تنظیم سے متاثر تھا۔17 جون 1911 میں اس نے ترونل ویلی کے کلکٹر رابرٹ W..D.E ایش کو منیاچی کے جنکشن میں قتل کردیا۔اس کے بعد اس نے خود کو بھی گولی سے اڑالیا۔

(c) انی بسنت اور ہوم رول تحریک:

جب انتہا پسندوں اور انقلابیوں کو نہایت سختی کے ساتھ دبایا گیا اس وقت اعتدال پسند چند دستوری اصلاحات کی امید سے آگے بڑھے تاہم وہ منٹو مارلے اصلاحات کی وجہ سے مایوس ہوگئے اس لئے کہ اس کے سبب حکومت نے کوئی ذمہ داری نہیں لی۔اس کے باوجود کانگریس نے انگریزوں کا جنگ عظیم میں ساتھ دیا اس امید پر کہ مزید اصلاحات حکومت کی طرف سے کی جائیں گی۔

غرض کہ جب قومی تحریکات زوال کی طرف جارہی تھیں ایک آئرش خاتون جو صوفیانہ سوسائٹی کی قائد تھی،اس نے آئرلینڈ کے ہوم رول لیگ کے نمونہ کو سامنے رکھ کر ہوم رول تحریک چلانے کی تجویز پیش کی۔ اس نے 1916 میں ہوم رول لیگ شروع کی اور مطالبہ کیا کہ سارے ہندوستان میں ہوم رول لایا جائے ۔ اس مہم میں اس کا G.S اروندالے، B.P وادیا اور C.P راما سامی نے ساتھ دیا انہوں نے مطالبہ کیا کہ برطانوی تخت کے ساتھ صرف نام کی وفاداری اور فرماں برداری کا تعلق رہے ۔ انی بسنت نے نیو انڈیا اور کامن ویل نامی اخبارات اپنے اس ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے لئے شروع کئے۔اس نے ریمارکس لکھا کہ ''بیل گاڑی اور آزادی، آرام دہ ٹرین اور محکومیت سے بہتر ہے''۔1910 کے پریس ایکٹ کے مطابق انی بسنت سے کہا گیا کہ تحفظ کے لئے زبردست رقم ادا کرے۔اس نے دو کتابیں لکھیں ایک کا نام ''کس طرح مشقت سے ہندوستان نے آزادی حاصل کی اور ہندوستان کس طرح ایک نیشن بنا۔

(How India Fought for freedom)

دوسرا کتابچہ اس نے ''سیلف گورنمنٹ'' کے عنوان پر لکھا۔

9.3 غیر برہمنی تحریکات اور کانگریس کے لئے چیلنج :

(a) ساوتھ انڈین لبرل فیڈریشن:

غیر برہمنوں نے اپنے مفادات کی حفاظت کے لئے اپنے آپ کو منظّم کرکے اپنی سیاسی تنظیمیں بنالیں۔ 1912 میں مدراس دراوڑین اسوسی ایشن قائم ہوئی۔C نیٹسنار نے اس کے سکریٹری کی حیثیت سے

10 ss v2 u his 9UM
Tuesday, May 19, 2020 1:35:33 PM

ایک متحرک رول ادا کیا۔ جون 1916 میں اس نے ڈراوڑین اسوسی ایشن ہاسٹل غیر برہمن طلباء کے لئے بنایا۔ اس نے دو بڑے غیر برہمن لیڈران ڈاکٹر T.M نائر اور P دیا گریار کے درمیان حائل خلیج کو ختم کرنے میں بھی کلیدی کردار ادا کیا۔ وہ دونوں لیڈر شروع میں کانگریس میں تھے، بعد میں انہیں محسوس ہوا کہ کانگریس کی تنظیم میں کس طرح غیر برہمن لوگوں کو کنارے کیا جاتا ہے۔ 20 نومبر 2016 میں چنئی کے وکٹوریہ پبلک ہال میں ایک اہم میٹنگ تقریباً تیس غیر برہمن لوگوں کی ہوئی جس کی قیادت P تیاگرایار، ڈاکٹر T.M نائر اور C نیٹسنار نے کی۔ ساؤتھ انڈین لبرل فیڈریشن (SILF) کی بنیاد غیر برہمنوں کے مسائل حل کرنے اور ان کے مفادات کے تحفظ کے لئے ڈالی گئی۔

جسٹس وزارت

کانگریس نے 1920 کے انتخابات کا بائیکاٹ کیا۔ جسٹس پارٹی نے لیجسلیٹو کونسل کے 98 سیٹوں میں سے 63 سیٹ جیتے۔ جسٹس پارٹی کا A سبرایالو پہلا وزیر اعلیٰ بنا۔ 1923 کے انتخابات کے بعد جسٹس پارٹی کے راجہ آف پناگال نے وزارت کی تشکیل کی۔



A سبرایالو



راجہ آف پناگال

(b) حکومت کے دباؤ والے اقدامات: رولاٹ ایکٹ

ایک سخت ظالمانہ، بے نظم وضبط اور انقلابی کرائم ایکٹ، جو رولاٹ ایکٹ کے نام سے مشہور ہے۔ انگریزوں کی طرف سے لاگو کیا گیا اور اس ایکٹ کا نام سر سڈنی رولاٹ کے نام پر رکھا گیا جس نے ایکٹ کے سلسلہ میں سفارش کرنے والی کمیٹی کی سربراہی کی اور اس ایکٹ کو 1919 میں پاس کیا گیا۔ اس ایکٹ (قانون) کے تحت ہر اس شخص کو قید کر دیا جاتا تھا جو دہشت گردی کرے۔ اور بغیر کسی عدالتی کارروائی کئے کے گرفتاری کی جاتی تھی۔ ہندوستانی اس قانون سے خوف زدہ ہو گئے۔ گاندھی نے لوگوں کے غصہ کے ساتھ اپنی آواز ملائی اور ستیہ گرہ طریقہ کو اپنایا۔ اسی طریقہ کو اس نے جنوبی آفریقہ میں آزمایا تھا۔



رولاٹ ستیہ گراہا

18 مارچ 1919 میں گاندھی نے مدراس کے مرینا ساحل میں لوگوں سے خطاب کیا۔ 6 اپریل 1919 میں ایک ہڑتال اس سیاہ ایکٹ کے خلاف کرنے کا انتظام کیا گیا۔ ٹمل ناڈو کے مختلف علاقوں میں احتجاجات ہوئے۔ مدراس شہر کے مختلف حصوں سے لوگ مرینا ساحل میں جمع ہوئے۔ اور ایک بڑی تعداد میں لوگ آئے۔ اور وہ سب سارا دن وہاں روزہ (بھوک ہڑتال) اور دعاؤں میں لگے رہے۔ مدراس ستیہ گراہا سبھا قائم ہوئی۔ اس میٹنگ میں راجاجی، کستوری رانگر، S ستیہ مورتی اور جارج جوسف نے تقریریں کیں۔ مزدوروں کے لئے الگ سے میٹنگ ہوئی۔ اس میں V کلیانا سندرم، S.P وادیا اور V.O.C نے تقریریں کیں۔ اس تحریک کی خاص صورت یہ ہوئی کہ اس میں مزدور طبقات طلباء اور عورتوں نے بڑی تعداد میں حصہ لیا۔

جارج جوسف :



جارج جوسف ایک بیرسٹر اور شیریں کلام مقرر تھا، جس نے مدورائی میں ہوم رول لیگ کو منظم کرنے اور اسے عوامی تحریک بنانے میں قائدانہ رول ادا کیا اگر چہ کہ وہ کیرلا کے الایوذا ضلع کی بستی چنگنور میں پیدا ہوا مگر اس نے مدورائی میں رہنا پسند کیا اور وہاں اس نے عوامی وکیل کے طور پر کام کیا۔

(c) خلافت تحریک (Khilafat Movement)

جب جلیان والا باغ میں ہندوستانیوں کا قتل عام ہوا اور اس واقعہ کا پورا ذمہ دار جنرل ڈائر تھا جسے نہ صرف یہ کہ بے گناہ ثابت کیا گیا بلکہ اسے انعام بھی دیا گیا، جنگ عظیم اول کے بعد ترکی کے خلیفہ کی تذلیل کی گئی اور اسے سارے اقتدار سے محروم کیا گیا تو اس وقت خلافت کی بحالی کیلئے خلافت تحریک شروع کی گئی۔ وہ مسلمان جو قومیت پسند تحریک سے الگ ہوئے بڑی تعداد میں خلافت تحریک میں شامل ہو گئے۔ ٹمل ناڈو میں یوم خلافت کا جلسہ 17 اپریل 1920 کو کیا گیا جس کی صدارت مولانا شوکت علی نے کی۔ اسی طرح کی ایک اور کانفرنس ایروڈ میں کی گئی۔ خلافت تحریک کے مظاہروں کے لئے شہر ''وانم باڑی'' کو مرکز کی حیثیت حاصل تھی۔

9.4 عدم تعاون تحریک Non-Cooperation Movement

عدم تعاون تحریک میں ٹمل ناڈو بہت متحرک رہا۔ C راجاجی اور E.V راماسوامی (پیریار) نے اس کی قیادت کی اور مسلم لیگ کی مدراس

10 ss v2 u his 9UM
Tuesday, May 19, 2020 1:35:34 PM

شاخ کے بانی یعقوب حسن کے ساتھ راجاجی نے مل کر کام کیا غرض کہ اس تحریک کے دوران ہندو مسلمان ایک دوسرے سے قریب ہو کر مل کر کام کرنے لگے ۔کانگریس کے رضا کاروں کی ایک جماعت تشکیل دی گئی جس کے نتیجے میں تمل ناڈو میں تحریک کے دوران تمام لوگوں نے تعاون کیا۔

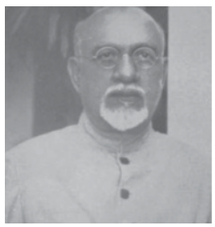
یعقوب حسن

(a) No Tax campaigns اور بچاؤ تحریک

بہت سے مقامات میں عدم تعاون تحریک کے حصہ کے طور پر کاشت کاروں نے ٹیکس ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ تنجاور میں ایک مہم ٹیکس ادا نہ کرنے کی چلی، کونسلوں، اسکولوں اور عدالتوں کا بائیکاٹ کیا گیا۔ غیر ملکی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا گیا۔ پورے علاقے میں جگہ جگہ مزدوروں کے احتجاجات ہوئے اور ان احتجاجات کی قیادت قومیت پسند لیڈروں نے کی۔ ٹمل ناڈو میں اس تحریک کی ایک خاص بات یہ تھی کہ شراب نوشی سے بچاؤ یا شراب کے خلاف تحریک چلائی گئی۔ سیندھی کے دکانوں کو بند کر دیا گیا۔

بہت سے فرقوں کی طرف سے کئی مظاہرے ہوئے۔ نومبر 1921 میں شہری نافرمانی (سول نافرمانی) کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ راجا جی، سبرامنیا ساستری اور EVR کو قید کر دیا گیا۔ 13 جنوری 1922 کی تاریخ میں پرنس آف ویلس کی آمد کا بائیکاٹ کیا گیا۔ پولیس کی کارروائی میں دو مارے گئے اور بہت سارے زخمی ہوئے۔ 1922 میں چوری چورا کے حادثہ میں 22 پولیس والوں کے قتل کے بعد عدم تعاون تحریک ختم ہوگئی۔

(c) Justicites Swarajist کی بغاوت

عدم تعاون تحریک کے ختم ہوجانے کے بعد کانگریس دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔ ایک ''نہ بدلنے والے'' جو کونسلوں کا بائیکاٹ کرنے والے دوسرے ''بدلنے والوں کا ساتھ دینے والے'' جو چاہتے تھے کہ کونسل کے انتخابات کے بارے میں جھگڑا تکرار کریں۔ راجا جی دوسرے سرگرم اور جوشیلے گروپ کے ساتھ تھا۔ گاندھی کے پیروکاروں نے کونسل کے داخلہ کی مخالفت کی، کستوری رنگر اور یم اے انصاری کے ساتھ راجاجی نے کونسل کے بائیکاٹ کی وکالت کی۔ اس کی مخالفت کے نتیجہ میں کانگریس کے اندر سوراج پارٹی بنی جس کے چلانے والے چترن داس اور موتی لال نہرو تھے۔ ٹمل ناڈو میں سوراج والوں کی قیادت S سری نیواسنر اور S ستیامورتی نے کی

(d) سبّراین وزارت:

1926 کے انتخابات میں سوراج پارٹی والوں نے اکثریتی سیٹ حاصل کئے۔ لیکن کانگریس کی پالیسی کے مطابق اس کو افسران نے منظور نہیں کیا۔ اس کے بجائے انہوں نے ایک آزاد امیدوار P سبراین کو وزارت کے لئے تائید کی۔ سوراج پارٹی والوں نے 1930 کے انتخابات میں کوئی جھگڑا نہیں کیا۔ اس کے نتیجہ میں جسٹس پارٹی آسانی کے ساتھ جیت گئی۔ جسٹس پارٹی کا وجود 1937 تک رہا۔

e) سائمن کمیشن کا بائیکاٹ :

1919 کے ایکٹ پر نظر ثانی کرنے اور اصلاحات کی سفارش کے لئے 1927 میں سرجان سائمن کی ماتحتی میں ایک قانونی کمیشن کی تشکیل ہوئی۔ لیکن ہندوستانی اس سے بہت بددل اور مایوس ہوئے۔ اس کمیشن میں سارے گورے انگریز ہی تھے کوئی بھی ہندوستانی نہیں تھا۔ لہذا کانگریس نے سائمن کمیشن کا بائیکاٹ کیا۔ مدراس میں S ستیامورتی کی صدارت میں سائمن کمیشن کے بائیکاٹ کا پروپگنڈہ کیا گیا۔ اس کو بائیکاٹ کرنے میں وسیع پیمانے پر طلباء دوکانداروں، وکیلوں اور ٹرینوں میں روزانہ سفر کرنے والوں نے حصہ لیا۔ 18 فروری 1929 میں مدراس میں جو سائمن کمیشن آیا، اس کا استقبال مظاہروں اور ہڑتالوں سے ہوا۔ اس کمیشن کے خلاف میں سیاہ جھنڈے لہرائے گئے۔ پولیس نے اس احتجاج کو کچلنے کے لئے طاقت کا استعمال کیا۔

1927 میں نیل کے مجسمہ کے نکالنے کے لئے مظاہرے:

مدراس کے بندوقچیوں کا سربراہ جیمس نیل نے کانپور کے قتل عام میں بہت ظلم ڈھایا تھا اور وہ واقعہ اس وقت کا تھا جب 1857 کی عظیم بغاوت میں بہت سی انگریز عورتیں اور بچے مارے گئے تھے، بعد میں ایک ہندوستانی سپاہی کے ہاتھوں نیل بھی مارا گیا تھا، اس کا مجسمہ مونٹ روڈ مدراس میں کھڑا کیا گیا تھا، قومیت پسندوں نے اسے ہندوستانیوں کے احساسات کے لئے توہین سمجھا۔ اس کے خلاف مدراس میں بہت سے مظاہرے ہوئے۔ احتجاج کرنے والے پورے مدراس صوبے سے آئے ہوئے تھے اور اس کی قیادت ترونل ویلی کے S.N سوما یاجلو نے کی۔ بہت سے گرفتار ہوئے اور جیل بھیج دئے گئے۔ گاندھی جو اسی وقت مدراس آئے ہوئے تھے انہوں نے اس احتجاج کی تائید کی، آخر کار اس مجسمے کو مدراس میوزیم منتقل کر دیا گیا۔

9.5 سیول نافرمانی تحریک

(a) پورنا سوراج کی طرف:

1920 میں گاندھی کی قیادت میں کانگریس کے طریقہ کار میں ایک بڑی تبدیلی آئی، اسی کے مطابق ٹمل ناڈو میں تحریک چلائی گئی۔ 1927 میں مدراس کے اجلاس میں آل انڈیا کانگریس نے مکمل

100 95 75 25 5 0
10 ss v2 u his 9UM
Tuesday, May 19, 2020 1:35:35 PM

آزادی کے حصول کا اعلان کیا۔ کانگریس نے موتی لال نہرو کی ماتحتی میں ایک کمیٹی کا تقرر کیا جس کا کام سائمن کمیشن کی مخالفت میں دستوری اصلاحات کی تشکیل تھی۔ 1929 کے کانگریس کے لاہور اجلاس میں پورنا سوراج (مکمل آزادی) کے مقصد کو پیش کیا گیا اور 26 جنوری 1930 میں جواہر لال نہرو نے دریائے راوی کے کنارے قومی جھنڈا لہرایا جس کا مقصد حصول آزادی کا اعلان تھا۔

(b) ویدارانیم کی طرف نمک ستیہ گرہ:

جب گاندھی کی طرف سے رکھے گئے مطالبات وائسرائے نے نامنظور کئے، اس نے سیول نافرمانی تحریک چلاتے ہوئے 12 مارچ 1930 کو ڈانڈی کی طرف نمک ستیہ گرہ کے ساتھ مارچ کیا۔

راجاجی نے ویدارانیم کی طرف مارچ کرتے ہوئے نمک ستیہ گرہ کی قیادت کی اور وہ مارچ 13 اپریل 1930 کو ترچناپلی سے نکل کر تنجاور ضلع کے ویدارانیم 28 اپریل کو پہنچا۔ اس مارچ کیلئے ایک خاص گیت V رامالنگانار نے لکھا۔ جو اس طرح تھا ''ایک ایسی جنگ جو بغیر تلوار کے چلائے اور بغیر خون بہائے کے ہے..... اس لئے اس مارچ میں شامل ہوجاؤ'' پولیس کی سختی کے باوجود ستیہ گرہ والے مارچ کرتے گئے اور راستہ میں ان لوگوں کا پر جوش طریقہ سے استقبال کیا گیا۔ ویدارنیم پہنچ کر 12 رضا کاروں نے راجاجی کی قیادت میں نمک کو اٹھاتے ہوئے نمک کے قانون کو توڑا۔ T.S.S راجن، روک منی لکشمی پتی۔ سردار ویدارتنم، C سوامی ناداراور k سنتھانم وغیرہ نمایاں لیڈر تھے جنہوں نے ویدارنیم کے نمک ستیہ گرہ میں حصہ لیا۔



یادگارِ ویدارانیم نمک مارچ

(c) ٹمل ناڈو کے ضلعوں میں وسیع پیمانے پر مظاہرے:

ستیہ گرہ والوں نے T پراکاسم اور K ناگیسورراؤ کی قیادت میں مدراس کے قریب اودایاونم میں ایک کیمپ لگایا، انہیں پولیس والوں نے قید کردیا۔ اس کے نتیجہ میں مدراس میں ایک ہڑتال ہوئی۔ 27 اپریل 1930 میں ٹرپلیکین میں پولیس کے ساتھ ٹکراؤ ہوا، جو تین گھنٹے جاری رہا اور تین آدمی ختم ہوگئے، ان رضا کاروں کو جو رامیشورم میں نمک ستیہ گرہ چلانے کی کوشش کی ان کو قید کردیا گیا۔ اسی طرح کی نمک ستیہ گرہ کی کوششیں اوواری، انجنگو، ویپالوڈانی، توتوکوڈی اور تھارُوائی کلم میں روک دی گئیں۔ مل کے مزدوروں نے پورے صوبہ میں کام بند کردیا۔ عورتوں نے بھی جذبات کے ساتھ حصہ لیا۔ رُکمنی لکشمی پتی پہلی خاتون تھی جس نے نمک کے قانون کی خلاف ورزی پر جرمانہ ادا کیا۔ پولیس نے تحریک کو دبانے کے ئے سخت کارروائی کی۔ 26 جنوری 1932 میں بھاشیم جو آریا کے نام سے مشہور تھا، اس نے سینٹ جارج قلعہ میں قومی جھنڈا لہرایا۔



رُکمنی لکشمی پتی



ترو پورن کمرن

ترو پور کمرن کی موت:

11 جنوری 1932 میں ترو پور میں قومی جھنڈے اٹھاتے ہوئے اور حب الوطنی کے گیت گاتے ہوئے جلوس نکالے گئے۔ ان جلوس والوں کو پولیس نے بری طرح مارا پیٹا۔ O.K.S.R کمارا سوامی جو ترو پورن کمرن کے نام سے مشہور ہے۔ وہ جھنڈے کو بلند کئے ہوئے اس جلوس میں آگے آگے تھا۔ اس پر حملہ ہوا جھنڈا تھامے ہوئے اس کی لاش گری۔ اس کو کوڈی کا تھا کمرن کا لقب ملا۔

(d) پہلی کانگریس وزارت:

1937 کے ایلکشن میں کانگریس کی جیت ہوئی۔ جسٹس پارٹی کو پریشان کیا گیا۔ الیکشن میں کانگریس کی جیت نے واضح کردیا کہ کانگریس کو عوام میں مقبولیت حاصل ہے۔

راجاجی نے پہلے کانگریس وزارت بنائی اس نے سیلم میں تجربہ کی بنیاد پر امتناع کا تعارف کرایا۔



راجاجی

مال گزاری کے نقصان کی تلافی کیلئے اس نے ٹیکس برائے فروخت (Sales Tax) متعارف کرایا۔ جب انگریز حکومت نے دوسری جنگ عظیم میں ہندوستان کو پھنسایا تو اس وقت منتخب کانگریس وزیروں سے کوئی صلاح مشورہ نہیں لیا۔ اس لئے انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔

10 ss v2 u his 9UM
Tuesday, May 19, 2020 1:35:36 PM

(e) ہندی کے خلاف مظاہرے :

راجاجی کے حکومتی اقدامات میں ایک نزاعی (تکرار کا) مسئلہ ہندی کو اسکولوں میں لازمی مضمون کا درجہ دینا تھا۔ اسے آریائی اور شمالی ہندوستان والوں کی طرف سے زبردستی عائد کردہ چیز سمجھا گیا جس کا نقصان ٹمل زبان اور تہذیب کو ہوتا تھا۔ اسی لئے اس پر عوام کی طرف سے غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ E.V.R نے ہندی کے خلاف ایک عوامی مہم جوئی کی قیادت کی۔ اس نے سیلم میں ہندی کے خلاف ایک کانفرنس منعقد کی۔ اس کے ذریعہ ردعمل کا ایک متعین پروگرام ترتیب دیا گیا۔ ہندی کے خلاف اس تحریک کی شیڈول کاسٹ فیڈریشن اور مسلم لیگ نے تائید کی۔ نٹراجن اور کھالامتو دو جذباتی مظاہرین نے قید میں انتقال کیا۔ ترچراپلی سے لے کر مدراس تک ایک ریلی نکالی گئی۔ EVR کو شامل کر کے 1200 سے زیادہ احتجاج کرنے والے مظاہرین قید کردئے گئے۔ کانگریس کی وزارت کے استعفیٰ دینے کے بعد مدراس کے گورنر نے ہندی کو لازمی مضمون سے خارج کر دیا۔

9.6 ہندوستان چھوڑو تحریک (Quit India Struggle)



K کامراج

8 آگست 1942 میں ہندوستان چھوڑو تحریک کی قرارداد پاس کی گئی۔ اور گاندھی نے نعرہ دیا ''کرو یا مرو'' کانگریس کے سارے لیڈروں کو ایک ہی رات میں قید کر دیا گیا۔

کے۔ کامراج نے بمبئی سے واپسی کے دوران نوٹ کیا کہ ہر ریلوے اسٹیشن پر پولیس مقامی رہنماؤں کی فہرست کے ساتھ انتظار کرتی رہی اور اترتے ہی انہیں گرفتار کرتی تھی۔ کامراج پولیس کو چکمہ دے کر ارکونم ہی میں اتر گئے۔ کامراج نے اس کے بعد خاموشی کے ساتھ خفیہ طریقہ سے کام کیا اور ہندوستان چھوڑو تحریک کے لئے لوگوں کو جمع کیا۔

گئی اور جگہ جگہ تشدد کے واقعات رونما ہوئے جیسے پوسٹ آفسوں میں آگ لگانا، ٹیلی گراف لائنوں کو کاٹ دینا اور ریلوے لائنوں کو کاٹ دینا وغیرہ۔

لازوال عوامی تحریک : Undying Mass Movement

اس تحریک میں سماج کے تمام طبقات نے حصہ لیا اور بڑی تعداد میں مزدوروں کے احتجاجات ہوئے جیسے بکنگ ہام اور کرناٹک مل میں ہڑتال، مدراس پورٹ ٹرسٹ، مدراس کارپوریشن اور الکٹرک ٹرام وے میں احتجاجات وغیرہ۔ ان احتجاجوں میں مختلف کالجوں کے طلباء نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ INA میں بہت سے جوان مرد اور عورتیں شامل ہوئیں۔ ہندوستان چھوڑو تحریک کو بہت سختی کے ساتھ دبا دیا گیا۔

انگلینڈ میں شاہی ہندوستانی بحریہ کی بغاوت اور نئی تشکیل کردہ لیبر پارٹی حکومت کی طرف سے تبادلۂ خیالات کے نتیجہ میں ہندوستان کو آزادی حاصل ہوئی مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ملک تقسیم ہو کر ہندوستان اور پاکستان کی شکل میں سامنے آیا جس کے بارے میں آٹھویں سبق میں تفصیلات آئی ہیں۔

خلاصہ : SUMMARY

- ٹمل ناڈو میں قومیت پسندی کے جذبات پیدا کرنے میں مدراس نیٹو اسوسی ایشن مدراس مہاجنا سبھا اور قومی پریس کے حصہ کے بارے میں تبادلۂ خیال۔
- ٹمل ناڈو میں انڈین نیشنل تحریک کا سودیشی مرحلہ، اس کے ساتھ V.O.C سبرامنیا سیوا، سبرامنیا بھارتی کے رول کو تفصیل سے سمجھایا گیا ہے۔
- عدم تعاون تحریک، E.V.R کے کانگریس کے ساتھ اختلافات، قومی سطح پر سوراج پارٹی کا ابھرنا اور ٹمل علاقوں میں سیلف رسپکٹ تحریک وغیرہ کی جانچ کی گئی ہے۔
- سائمن کمیشن اور گول میز کانفرنس کے سلسلے میں مایوسی کے سبب سیول نافرمانی تحریک میں ٹمل ناڈو کا حصہ۔ اس بارے میں تفصیل دی گئی ہے۔
- 1935 کے ہندوستانی حکومت ایکٹ کے تحت انتخابات اور راجاجی کے ماتحت کانگریس وزارت کی تشکیل کے بارے میں نشاندہی کی گئی ہے۔

10 ss v2 u his 9UM
Tuesday, May 19, 2020 1:35:37 PM

GLOSSARY : فرہنگ الفاظ

hegemony	leadership or dominance, especially by one state or social group over others	تسلط، غلبہ
obnoxious	extremely unpleasant	پروپگنڈہ، سیاسی خیالات کو پھیلانا
consensus	a general agreement	دورخاپن، منافقت
hypocrisy	insincerity/two-facedness, dishonesty, lip service	منظّم کرنا، تیار کرنا
seditious	inciting or causing people to rebel against the authority of a state or monarch	بند کرانا
demonstration	a protest meeting or march against something	ذات پات کی تفریق
picket	a blockade of a workplace or other venue	قطع تعلق، بائیکاٹ
boycott	refuse to cooperate with or participate in	ظالمانہ کارروائی
brutal	savagely violent	طاقت سے کسی چیز کو روکنا
patriotic	having devotion to and vigorous support for one's own country	وطن سے محبت
repression	action of subduing someone or something with force	حکومت کی تبدیلی

Exercise : مشق

I صحیح جواب منتخب کیجئے:

1 مدراس مہاجنا سبھا کا پہلا صدر کون تھا؟

(a) T.M نائر

(b) P رنگئی یا

(c) G سبرامنیم

(d) G.A نٹیسن

2 انڈین نیشنل کانگریس کا تیسرا اجلاس کہاں منعقد ہوا؟

(a) میرینا (b) میلاپور

(c) سینٹ جارج قلعہ (d) تھاؤزن لائٹس

3 ''بیل گاڑی اور آزادی، آرام دہ ٹرین اور محکومیت سے بہتر ہے'' یہ بات کس نے کہی؟

(a) انی بسنت (b) M۔ویرا راگاوا آچاری

(c) B P وادیا (d) G.S ارون دالے

4 ذیل میں سے کون سوراج پارٹی کا تھا؟ .....

(a) S۔ستیامورتی (b) کستوری رنگر

(c) P سبراین (d) EVR پیریار

5 مدراس کے قریب اودیاوانم میں کس نے ستیہ گرہ کیمپ لگایا؟

.....

(a) کامراج (b) راجہ جی

(c) K سنتانم (d) T پراکاسم

6 ہندی مخالف کانفرنس کہاں منعقد ہوئی؟ .....

(a) ایروڈ (b) مدراس

(c) سیلم (d) مدورائی

10 ss v2 u his 9UM
Tuesday, May 19, 2020 1:35:38 PM

II خالی جگہ بھرئی کیجئے:

1 مدراس ہائی کورٹ میں .....کو پہلا ہندوستانی جج بنایا گیا۔

2 نیلا کانتا برہماچاری نے .....نامی خفیہ سوسائٹی بنائی۔

3 غیر برہمن طلباء کے لئے دڑاوڑین اسوسی ایشن ہاسٹل .....نے قائم کیا۔

4 مسلم لیگ کی مدراس شاخ کے بانی .....تھے۔

5 26 جنوری 1932 کو سینٹ جارج قلعہ کی چھت پر ..... نے قومی جھنڈا لہرایا۔

III صحیح بیان کا انتخاب کیجئے :

1 (i) مدراس نیٹو اسوسی ایشن 1852 میں قائم ہوئی۔

(ii) ٹمل قومی ہفت روزہ سودیشی مترن 1891 میں شروع کیا گیا

(iii) مدراس مہاجنا سبھا نے مطالبہ کیا کہ سول سروس امتحانات صرف ہندوستان میں ہونا چاہئے۔

(iv) V.S سری نیواسنر ایک انتہا پسند تھا۔

(a) i اور ii صحیح ہیں

(b) iii صحیح ہے۔

(c) iv صحیح ہے۔

(d) سب صحیح ہیں۔

2 (i) EVR نے عدم تعاون تحریک میں حصہ نہیں لیا۔

(ii) مسلم لیگ کے یعقوب حسن کے ساتھ مل کر راجا جی نے کام کیا

(iii) عدم تعاون تحریک میں مزدوروں نے حصہ نہیں لیا۔

(iv) سیندھی کی دکانیں ٹمل ناڈو میں بند نہیں کرائی گئیں۔

(a) i اور ii صحیح ہیں

(b) i اور iii صحیح ہیں۔

(c) ii صحیح ہے۔

(d) i اور iii اور iv صحیح ہیں۔

IV جوڑ لگائیے :

1 MNA	ہندی مخالف مظاہرہ
2 EVR پیریار	نیل کے مجسمہ کو نکالنا
3 S.N سومایاجلو	نمک ستیہ گرہ
4 ویدارانیم	ٹارچر کمیشن
5 تھالامتو	ویکوم کا ہیرو

V مختصر جوابات لکھئے :

1 اعتدال پسندوں کی خدمات کی ایک فہرست بنائیں۔

2 ترونل ویلی کی بغاوت پر ایک نوٹ لکھئے۔

3 ہندوستان کی آزادی کی تحریک میں انی بسنت کا حصہ کیا تھا؟

VI تفصیلی جوابات لکھئے۔

1 ٹمل ناڈو میں سودیشی تحریک کے ردعمل پر اظہار خیال کیجئے۔

2 ٹمل ناڈو میں غیر برہمن تحریک کی شروعات اور اس کے آگے بڑھنے کے سلسلے میں جانچ کیجئے۔

3 سیول نافرمانی تحریک کے سلسلے میں ٹمل ناڈو کے رول کو سمجھائیے۔

VII کارروائی (Activity)

1 ٹمل ناڈو میں آزادی کی جدو جہد کے مقامات کے بارے میں ایک یا دو جملے لکھنے کے لئے طلباء سے کہا جائے۔

2 رول پلے: طلباء کو مختلف گروپوں میں تقسیم کر دیا جائے اور ان سے کہا جائے کہ وہ اعتدال پسندوں، انتہا پسندوں، انقلابیوں، انی بسنت کی تائید کرنے والوں، جسٹس پارٹی اور انگریز حکومت کے حامی بن کر بحث مباحثہ کریں۔

REFERENCE BOOKS استفادہ کے لئے کتابیں

1. K. Rajayyan, *Tamil Nadu: A Real History*, Ratna Publications, Trivandrum, 2005.
2. Saroja Sundararajan, *March to Freedom in Madras Presidency, 1916–1947*, Lalitha Publications, Madras, 1989.
3. N. Rajendran, *National Movement in Tamil Nadu, 1905–1914: Agitational Politics and State Coercion*, Oxford University Press, Madras, 1994.
4. A.R. Venkatachalapathy, *Tamil Characters: Personalities, Politics, Culture*, Pan Macmillan, 2018.

10 ss v2 u his 9UM
Tuesday, May 19, 2020 1:35:38 PM

اکائی - 10

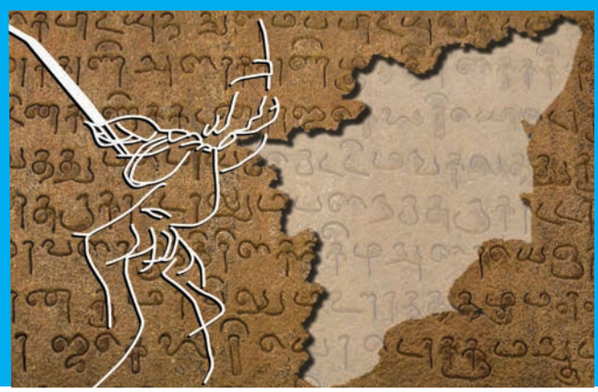

ٹمل ناڈو میں سماجی تبدیلی

Social Transformation in Tamil Nadu

سیکھنے کے مقاصد

خود کی واقفیت کے لئے

- جدید ٹمل ناڈو میں سماجی تبدیلی کے متعلق جان کاری حاصل کرنا۔
- ٹمل ناڈو میں مختلف سماجی اصلاحی تحریکات کے بارے میں جاننا۔
- سماجی اصلاح کاروں کے نظریات کو سمجھنا۔

تمہید (Introduction)

یوروپیوں نے اٹھارویں صدی کے نصف آخر میں ہندوستانی بر صغیر میں اپنا سیاسی اقتدار قائم کیا۔ جب کہ ہندوستان کو انیسویں صدی کی ابتداء میں انہوں نے اپنی حکومت کے ساتھ ملایا اور ہندوستانی سماج کو از سر نو مرتب کیا۔ مال گذاری کے نئے طریقے اپنائے۔ انہوں نے ہندوستان میں آ کر اپنے نظریات کی تبلیغ کے ذریعہ اپنے اثرات ڈالنا شروع کیا۔ اور ہندوستانیوں پر اپنی تہذیب اور سماجی طور طریقے تھوپنے کی کوشش کی۔

اس سبب سے ہندوستانیوں کی طرف سے ردعمل ہوا۔ انیسویں صدی کے دوران ملک کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے تعلیم یافتہ لوگوں نے اپنی ذلت محسوس کی اور سمجھنے لگے کہ ماضی کی ان کی سماجی تہذیبی شناخت چھینی جارہی ہے لیکن انہوں نے سمجھ لیا کہ استعماری قوموں کے پاس کچھ خوبیاں ہیں جنہیں اپنا کر وطن والوں کی اصلاح ضروری ہے۔ اس معاملے میں پہل کرنے والوں میں راجہ رام موہن رائے کا نام آتا ہے۔ راجہ اور اسی طرح کے اور لوگوں کو سماجی اصلاح کار کہا جاتا ہے۔ انہوں نے چاہا کہ ایک سماجی اور تہذیبی دائرہ بنا کر یوروپ کے تہذیبی تسلط کو روکا جائے۔ اس کے نتیجہ میں جدید ہندوستان میں سماجی اور مذہبی اصلاحی تحریکات وجود میں آئیں۔ اس خاص تاریخی نشو نما اور ترقی کو ہندوستان کی نشاۃ ثانیہ بھی کہا جاتا ہے۔

نشاۃ ثانیہ ایک نظریاتی اور تہذیبی رجحان ہوتا ہے۔ اس کا قریبی تعلق سماج کے جدت پسند، عقلیت پسند اور ترقی پسند تحریکات سے ہوتا ہے۔ اس کی جڑ میں تنقیدی سوچ ہوتی ہے۔ انسانی عقلیت پسندی اور مساوات کو مرکزیت اس نئی فلسفیانہ روایت میں ہوتی ہے اور یہ اس کی خصوصیت ہے۔ اس قسم کا انسانیت کا نظریہ سماجی زندگی کے تمام شعبوں میں تخلیقی قوت کو بڑھاتا ہے اور اسی طرح علم جیسے زبان، لٹریچر و ادب، فلسفہ، موسیقی، نقاشی، فن تعمیر وغیرہ بھی تخلیقی قوت کو بڑھاتا ہے۔

10.1 ٹمل کی نشاۃ ثانیہ Tamil Renaissance

استعماریت کے سماجی تسلط اور انسانیت کی بیداری نے ہندوستانی برصغیر کے سماجی۔ تہذیبی زندگی میں بہت سی تبدیلیاں لائیں۔ جدید ٹمل ناڈو بھی اس طرح کی تاریخی تبدیلی کے تجربہ سے گزرا۔ ٹمل زبان اور تہذیب نے یہاں کی شناخت کو بنائے رکھنے میں ایک نمایاں رول ادا کرایا۔ پرنٹنگ پریس کی ایجاد اور ڈراوین زبانوں پر لسانی تحقیقات اور ریسرچ وغیرہ ٹمل کی نشاۃ ثانیہ میں مددگار ثابت ہوئے۔ اگر چہ کہ پرنٹنگ ٹکنالوجی کی آمد کے ابتدائی دور ہی میں مذہبی ادب کے بڑے حصے کو اشاعت کے لئے لے لیا گیا تھا۔ دھیرے دھیرے ساری چیزیں بدلنے لگیں، جو ادبی کام غیر مذہبی سمجھا گیا اس کی بھی اشاعت ہونے لگی۔

10 ss v2 u his 10UM
Wednesday, May 20, 2020 3:22:18 PM

پرنٹنگ ٹکنالوجی کی آمد:



زیگن بالگ

ٹمل پہلی غیر یوروپی زبان تھی ،جس کی چھپائی ہوئی۔ 1578 میں سب سے پہلے ٹمل کتاب ''تمبرن وٹکم'' کی اشاعت گووا سے ہوئی۔ 1709 میں ایک باضابطہ پرنٹنگ پریس ٹرانکوبار میں قائم ہوا۔جس کا بانی زیگن بالگ تھا۔ ترو کرل ایک قدیم ترین ٹمل ادبی کتاب ہے جس کی اشاعت 1812 میں ہوئی۔اس کے نتیجہ میں ٹمل فاضلوں کے اندر ایک دلچسپی پیدا ہوئی اور وہ ذوق وشوق سے اس زمانے میں مزید قدیم ٹمل کلاسیکی ادب کی اشاعت کرنے لگے۔



U.V. سوامی نادر



C.W دامودنار

انیسویں صدی میں ٹمل زبان کے فضلاء جیسے۔C.W دامودرانا (1832 تا1901) اور U.V سوامی نادار(1855 تا 1942) نے اپنی پوری زندگی ٹمل کلاسیکی ادب کی دریافتوں میں گزاری۔C.W دامودرانار نے تاڑ کے پتوں پر لکھے گئے مخطوطات کو جمع کرکے اور ترتیب دے کر ٹمل گرامر اور ادب کو شائع کیا۔

اس کے شائع کردہ نسخوں میں تول کاپیم، ویرا چولیم، ارائی یانار، اکاپورل، الکنا وِلکّم ،کلی توگئی اور کولامنی شامل ہیں۔U.V سوامی نادار جو میناکشی سندرانار کا شاگرد تھا۔اس نے معیاری کلاسیکی کتابیں شائع کرنے میں بہت جدو جہد کی جیسے یہ کتابیں سیواجی کاچی چنتامنی (1887)، پتّو پاٹو (1889)، سلپدی گارم (1892)، برنانورو (1894)، پُر پورل-وینپا-ملئی (1895)، منی میکلئی (1898)، ائین کورونورو (1903) اور پتی تروپاٹو (1904)۔اس سے ٹمل والوں کو اپنے زبان کے ورثہ کا انکشاف ہوا۔لہذا قدیم کلاسیکی ادب کی دوبارہ دریافت اور ان کی اشاعت نے ٹمل نشاۃ ثانیہ کی بنیاد ڈالی۔

ان قدیم ادبی متنوں (Texts) کی اشاعت نے ٹمل عوام کے درمیان ایک شعور بیدار کیا جس سے ان کو اپنی تاریخی روایات ، زبان و ادب اور مذہب کے بارے میں جانکاری حاصل ہوئی ۔ جدید ٹمل والے اپنے سماجی اور تہذیبی شناخت کی بنیاد اس قدیم ٹمل کلاسیکی ادب پر رکھتے ہیں، جس ادب کو سنگم ادب کہا جاتا ہے۔ماہرین زبان، تاریخ دان، اور ٹمل اسکالرس ٹمل تہذیب کے انوکھے پن کے قائل ہیں۔ٹمل علاقے میں آریاؤں کے آنے سے پہلے ہی سے ٹمل زبان کی اپنی الگ انفرادی اور آزاد تہذیب وروایت پائی جاتی ہے۔

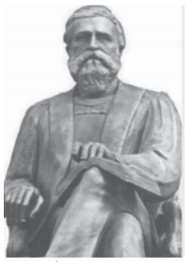

رابرٹ کالڈویل

1816 میں F.W ایلیس (1819-1777) جس نے مدراس میں فورٹ سینٹ جارج کالج کی بنیاد رکھی۔اس کا نظریہ تھا کہ جنوبی ہندوستان کی زبانیں الگ الگ خاندان سے تعلق رکھتی ہیں، جن کا تعلق ہند۔آریائی زبانوں کے خاندان سے نہیں ہے۔ رابرٹ کالڈویل (1814 تا 1891) نے اس نظریہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے 1856 میں ایک کتاب لکھی، جس کا نام *A Comparative Grammar of the Dravadian or South Indian Family of Languages* اس نے دراوڑی زبانوں کے درمیان قریبی رشتہ اور تعلق سنسکرت کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے بتایا اور ٹمل زبان کی قدامت کو بھی ظاہر کیا ہے۔



p۔سندرانار

اس زمانے کے ٹمل دانشوروں نے ٹمل /دراوڑی/مساوات انسانی سنسکرت/آریہ/برہمنیت کے درمیان بنیادی فرق کی نشاندہی کی ہے۔انہوں نے ثابت کیا کہ ٹمل دراوڑی لوگوں کی ایک زبان ہے ۔ دراوڑی لوگ غیر برہمن ہیں اور ان کی سماجی زندگی میں ذات پات کا فرق نہیں ہے ۔مرد عورت میں مساوات ہے اور ان کے ہاں مساوات انسانی زندگی کا تصور ہے۔ٹمل نشاۃ ثانیہ نے ٹمل ملک میں دراوڑین کی ابتداء اور ترقی کا شعور بیدار کیا۔ان خیالات ونظریات کی مثالیں ٹمل مناجات سے تعلق رکھنے والی نظموں میں پائی جاتی ہیں۔ان نظموں کا نام ہے۔منون مانیم جنہیں P۔سندرانار(1855 تا 1897) نے لکھا۔



ترو وی۔کا۔



بھارتی داسن

رامالنگا اڈیگل(1823 تا 1874) جو ولالار کے نام سے مشہور ہے۔ اس نے موجود ہندو مذہب کی اندھی تقلید پر سوال کھڑا کیا۔ابراہام

10 ss v2 u his 10UM
Wednesday, May 20, 2020 3:22:19 PM

پنڈتار (1859 تا 1919) نے ٹمل موسیقی کو شہرت دی اور ٹمل موسیقی کی تاریخ پر کتابیں شائع کیں۔ C.W دامودرانار، UV سوامی نادار، تروی۔کلیا سندرم (1883 تا 1953)، پارتھی مار کلینجر (1870 تا 1903) مرائی ملئی اڈیگل (1876 تا 1950) سبرامنیا بھارتی (1882 تا 1921) S۔ ویاپوری (1891 تا 1956) اور شاعر بھارتی داسن (1891 تا 1964) وغیرہ نے اپنے اپنے طریقوں اور اپنی تحریروں کے ذریعہ ٹمل ادب کی تجدید میں حصہ لیا۔ اس دوران M. سنگراویلار (1860 تا 1946) ایک پرانا بدھ مت کی تجدید کرنے والا تھا۔ اس نے کمیونزم اور سوشیلزم کو استعماری کافت کو روکنے کی غرض سے بڑھاوادیا۔ پنڈتارایودی تھاسر (1845 تا 1914) اور پیریار E.V راماسوامی (1879 تا 1973) نے بنیادی فلسفہ کو تھاما۔ ان کا مقصد تھا سماجی پسماندہ اور حقوق سے محروم لوگ کا دفاع کرنا اور ان کے حقوق دلانا۔ اس کے علاوہ بیسویں صدی میں ٹمل ادب تحریکات جیسے تنی ٹم ایکم اور ٹمل اسائی ایکم نے نمایاں تہذیبی اثرات معاشرے پر ڈالے اور خالص ٹمل جو سنسکرت کے اثرات سے پاک ہو، ایسی زبان کو رواج دیا۔

V·G سوریانارایاناساستری (پارتھیمار کلینجر)



V.G سوریانارایاناساستری (1870 تا 1903)، مدورائی میں پیدا ہوا، وہ مدراس کرسچین کالج میں ٹمل کا پروفیسر رہا۔ وہ ایک پرانا ٹمل کا اسکالر تھا جس نے ٹمل زبان پر سنسکرت کے اثرات کی شناخت کی اور اس نے اپنے لئے خالص ٹمل نام کا انتخاب کیا یعنی پرتھیمار کلینجر۔ وہ پہلا آدمی تھا جس نے ثابت کیا کہ ٹمل ایک کلاسیکی زبان ہے اور اس نے مطالبہ کیا کہ یونیورسٹی آف مدراس ٹمل کو ایک دیسی زبان نہ کہے۔ مغربی ادب سے متاثر ہو کر اس نے ٹمل میں سانیٹ کی صنف شروع کی۔ اس نے بہت سے ناول اور پلیس (Plays) لکھے اور سائنس پر بہت سے مضامین لکھے۔ المیہ یہ ہوا کہ وہ صرف 33 سال کی عمر میں جوانی میں انتقال کر گیا۔

مرائی ملئی اڈیگل Maraimalai Adigal

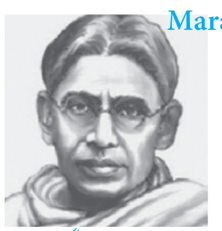
مرائی ملئی اڈیگل

مرائی ملئی ادیگل (1876 تا 1950) تمل زبان کی تخلیص کا باپ کہلاتا ہے۔ وہ تنی ٹمل ایکم (خالص تمل تحریک) کا بانی تھا۔ اس نے سنگم ادبی کتابوں پٹی ناپالئی اور مُلّئی پاٹو کی تشریحات لکھیں۔ اس نے جوانی میں ایک رسالہ سدھانتا دیپیکا میں مضامین لکھے۔ بعد میں اس نے بہت سال مدراس کرسچین کالج میں استاد کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ وہ غیر برہمن تحریک کی طرف مائل تھا۔ اس کے اساتذہ P۔ سندرانار اور سوما سندرانایا گر کے اثرات اس کی زندگی میں نمایاں تھے۔

تنی ٹمل اِیکّم Pure Tamil Movement

مرائی ملئی اڈیگل نے خالص ٹمل الفاظ کا استعمال شروع کیا اور اس نے ٹمل زبان میں سے سنسکرت کے اثرات ختم کئے۔ اس تحریک نے ٹمل تہذیب پر بہت اثرات ڈالے۔ خصوصاً زبان اور ادب پر اس کے گہرے اثرات ہوئے۔ اگرچہ تحریک کی شروعات کا سال عموماً 1916 بتایا جاتا ہے۔ لیکن ٹمل میں دوسری زبانوں کے الفاظ کے اثرات کی نشاندہی اور ان سے ٹمل زبان کو پاک کرنے کی کارروائی بہت پہلے ہی انیسویں صدی کے آخر میں شروع ہوگئی تھی۔ مرائی ملئی اڈیگل کی بیٹی نیلام بگئی نے اس تحریک کی بنیاد میں اہم رول ادا کیا۔ اڈیگل نے اپنا اصلی نام ویدا چلم چھوڑ کر خالص ٹمل نام مرائی ملائی اڈیگل اختیار کیا۔ اس نے اپنے رسالہ کے نام جنا سا گرم کو بدل کر ارو وکڈل اور اپنے ادارے کے نام سمر ساسنمار گا سنگم کو بدل کر پوٹو نلا نک کلا کم رکھ دیا۔ اس تحریک نے سماج پر ہندی، سنسکرت اور برہمنیت کے غلبہ پر تنقیدیں کیں نیلم بکائی نے ایک ڈکشنری مرتب کی جس میں سنسکرت الفاظ کی جگہ خالص ٹمل متبادل الفاظ لکھے۔ اس تحریک نے بعد کی سماجی تحریکات کے لئے راستہ ہموار کیا۔ ان تحریکات نے ٹمل سماج سے برہمنی اور سنسکرتی روایات کا خاتمہ کیا۔

10.2 دراوڑی تحریکات کا عروج

ہندوستان میں برہمن قوم بڑا سماجی مقام رکھتی تھی۔ وہ اپنے آپ کو پیدائش کے اعتبار سے دوسری ذاتوں سے اونچا سمجھتے تھے۔ اس کی وجہ سے وہ بے جا حقوق حاصل کرتے تھے۔ مدراس صوبہ برہمن سماج کے لوگ تمام میدانوں پر چھائے ہوئے تھے۔ خصوصاً سیاست، تعلیم اور سرکاری ملازمتوں پر انہی کا غلبہ تھا۔ 1911 کی مردم شماری کے مطابق مدراس صوبے میں ان کی آبادی تین فی صد سے کچھ زیادہ تھی اور غیر برہمن 90 فی صد تھے۔ 10 سالوں کے دوران مدراس یونیورسٹی میں پڑھے ہوئے 4047 برہمن تھے، ان کے مقابلے میں غیر برہمن گریجوٹ 1035 تھے۔ دوسرے گروپوں کی تعداد ان کی آبادی کے لحاظ سے تھی۔ ان میں عیسائی 306، مسلمان 69 اور یوروپین اور یورشین 225 تھے۔

10 ss v2 u his 10UM
Wednesday, May 20, 2020 3:22:20 PM

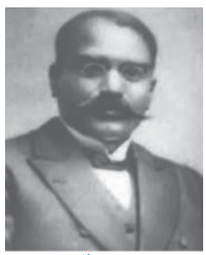

ڈاکٹر سی۔نٹیسن

اس تنظیم کی توجہ غیر برہمن گریجویٹس کی تعلیمی اور مالی امداد اوران کی مشکلات کو دور کرنے پر تھی ۔اس دوران نٹیسن نے ٹرپلیکین (مدراس) میں ایک ہاسٹل جولائی 1916 میں بنایا جو دراوڑین ہوم کہلاتا تھا۔ اس لئے کہ غیر برہمن طلبہ کے لئے اس وقت ہاسٹلوں کی کمی تھی جس کی وجہ سے ان کی تعلیمی ترقی میں رکاوٹ ہوتی تھی۔اس کے علاوہ اس دراوڑین ہوم میں لٹریری سوسائٹی بھی قائم کی گئی تھی جس سے ان غیر برہمن طلباء کو فائدہ ہوتا تھا۔

10.3 ساؤتھ انڈین لبرل فیڈریشن (جسٹس پارٹی)

20 نومبر 1916 میں تقریباً 30 نمایاں غیر برہمن لیڈر جمع ہوکر ساؤتھ انڈین لبرل فیڈریشن SILF قائم کیا۔اس تنظیم کے بنانے میں ڈاکٹر سی نٹیسنار سر پٹّی تیاگرایار، T.M نائر اور الامیلومنگائی تایارامّال شامل تھے۔اس دوران جب کہ وکٹوریہ پبلک ہال میں ایک میٹنگ ہوئی اور وہیں سے دسمبر 1916ء میں غیر برہمن منشور جاری کیا گیا۔اس مینی فیسٹو میں واضح طور سے غیر برہمن طبقوں کی نمائندگی کی گئی اور مدراس صوبہ میں غیر برہمنوں کے عام حالات کا سروے کیا گیا۔

اس اسوسی ایشن نے تین اخبار شائع کئے ۔ٹمل میں دراوڑین، انگریزی میں جسٹس اور تلگو میں آندھرا پرا کاسیکا۔ان اخباروں سے پارٹی کے خیالات ونظریات کو پھیلایا گیا۔

صوبے میں دوہری حکومت کے تعارف کے بعد 1920 میں مونٹاگو چیمس فورڈ کی اصلاحات کے زیر اثر پہلے ہندوستانی کابینہ بنائی ۔ A۔سبرایالو مدراس صوبے کا پہلا وزیر اعلیٰ بنا اور اس پارٹی نے 1920 تا 1923 اور 1923 تا 1926 حکومت بنائی۔اس پس منظر میں کہ کانگریس پارٹی نے لیجسلیچر کو بائیکاٹ کیا، جسٹس پارٹی مسلسل 1937 کے الیکشن تک حکومت میں برقرار رہی۔1937 کے الیکشن میں انڈین کانگریس نے لڑائی جھگڑا کیا اور جسٹس پارٹی کی پٹائی کی۔



ٹی۔یم۔نائر



سر پٹّی تیاگرایر

پروگرام اور سرگرمیاں Programmes and Activities

ہندوستان مین غیر برہمنی تحریکات کے ابھرنے میں جسٹس پارٹی کو اولین مقام حاصل ہے ۔جسٹس پارٹی کی حکومت نے تعلیم اور روزگاری کے مواقع کیلئے راستہ ہموار کیا۔ٹمل ناڈو میں سماجی انصاف عوام کو جو حاصل ہوا وہ جسٹس پارٹی کے چند سال حکومت کرنے کی دین ہے۔

جسٹس پارٹی والوں نے ذات پات کی بنیاد پر ہونے والی شادیوں کی قانونی رکاوٹیں ختم کیں اور دبے کچلے طبقات کو عوامی کنؤوں اور حوضوں سے پانی لینے پر جو پابندی تھی اسے توڑا۔



متولکشمی امّئی یار

جسٹس پارٹی نے آرڈر جاری کرکے پبلک اسکولوں میں دبے کچلے طبقات کے بچوں کو جگہ دی اور انہیں پڑھنے کا موقع فراہم کیا۔ 1923 میں اس سماجی طبقہ کے طلباء کے لئے ہاسٹل قائم کئے ۔اس دوران مدراس لجس لیچر نے جسٹس پارٹی حکومت کے زیر نگرانی 1921 کے انتخابات میں عورتوں کی شمولیت کو منظور کرایا۔اس قرارداد نے عورتوں کے لئے سیاست میں جگہ بنائی اور 1926 میں ہندوستان میں پہلی بار ایک خاتون متولکشمی امّئی یار کو قانون ساز جماعت میں لیا۔ جسٹس پارٹی حکومت کے لجس لیچر میں الگ الگ طبقات کی نمائندگی فراہم کرنے کی طرف لگی ہوئی تھی۔انہوں نے مختلف طبقات کے لئے تحفظات دئے۔حکومت کے دو طبقاتی آرڈر 16 ستمبر 1921 اور 15 اگسٹ 1922 کو جاری ہوئے۔ان آرڈروں میں یہ بات کہی گئی تھی کہ تمام ذات والوں اور طبقات کو روزگاری کے مواقع اور سماجی انصاف ملے ۔جسٹس پارٹی نے اپنی حکومت کے زمانے میں 1924 میں اسٹاف سلیکشن بورڈ قائم کیا۔اس کا مقصد تھا، حکومتی افسروں کا انتخاب کرنا اور تمام طبقات کو انتظامی قوت کے حصول کا موقع ملنا۔ 1929 میں برطانوی حکومت نے اس اسٹاف سلیکشن بورڈ کے نمونہ کو سامنے رکھ کر پبلک سروس کمیشن بنایا۔

10 ss v2 u his 10UM
Wednesday, May 20, 2020 3:22:21 PM

جسٹس پارٹی نے آگے چل کر مذہبی اداروں میں اصلاحات پر توجہ دی۔ جسٹس پارٹی نے1926 میں ہندو مذہبی اوقاف ایکٹ (HRE) کا تعارف کرایا اور ہر شخص کو چاہئے کہ وہ کسی ذات اور فرقہ کا ہو اسے مندر کی کمیٹی کا ممبر بننے کا حق دلایا اور مذہبی اداروں کی ذرائع آمدنی کی نگرانی کی۔

10.4 عزت نفس تحریک Self Respect Movement

اس تحریک نے

ذات پات سے خالی سماج کی وکالت کی جس میں کوئی بھی حق سے محروم نہ رہے اور لوگوں کے درمیان پیدائش کی وجہ سے کوئی فرق نہ پڑے۔ اس نے معقولیت پسندی اور عزت نفس کو رواج دیا اور کہا کہ عزت نفس ہر انسان کا پیدائشی حق ہے۔ اور عزت نفس خود کی حکومت سے زیادہ ضروری ہے۔ اس تحریک نے عورتوں کی تعلیم پر زور دیا اور کہا کہ تعلیم کا نہ ہونا ہی عورتوں کی محکومی کا سبب ہے اور لازمی بنیادی تعلیم سب کو دینا چاہئے۔

اس تحریک نے عورتوں کو ظلم سے چھٹکارا دلانے کا مطالبہ کیا، توہّم پرستوں پر افسوس کا اظہار کیا اور عقل پسندی کو اپنانے پر زور دیا عزت نفس کے تصور کا مقابلہ کیا گیا۔

عزت نفس تحریک نہ صرف یہ کہ غیر برہمن ہندوؤں کے فوائد سامنے رکھے بلکہ ساتھ ساتھ مسلمانوں کے فائدہ کو بھی مدنظر رکھا۔ اس تحریک نے اسلام کے بلند اصول کی تعریف وستائش کی کہ جیسے مساوات اور بھائی چارگی۔

پیریار EVR

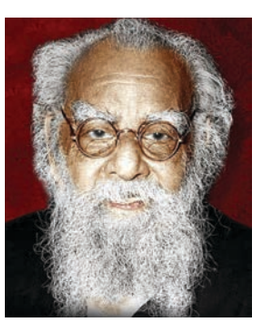

پیریار EVR

پیریار EVR راما سوامی (1879 تا 1973) عزت نفس تحریک کے بانی تھے۔ ان کے باپ ایروڈ کے ایک مالدار تاجر تھے جن کا نام وینکٹپا تھا۔ ماں کا نام چنّما دیا مال تھا۔ اگر چہ پیریار نے تھوڑی تعلیم حاصل کی تھی لیکن وہ بڑے بڑے اسکالروں سے تنقیدی بحث ومباحثہ کرتے تھے۔ ان کا باپ ایک عبادت گزار تھے، جوانی میں پیریار اپنا گھر چھوڑ کر فرار ہو گئے تھے اور بنارس میں اور دوسرے مذہبی مراکز میں جا کر کئی مہینے گزارے۔ اندھی عقیدت رکھنے والے ہندو مت کے لوگوں سے انہیں جو تجربات حاصل ہوئے اس کے نتیجہ میں مذہب کے سلسلہ میں انہیں بہت غلط فہمیاں ہوئیں۔ اپنے شہر واپس آنے کے بعد انہوں نے چند دن اپنے خاندانی تجارت کی دیکھ بھال کی۔ ان کی بے لوث عوامی خدمات اور راست بازی نے عوام میں انہیں ایک بہت ہی مقبول شخصیت بنا دیا۔ انہیں ایروڈ میں بہت سے عہدے ملے جیسے میونسپل کی چیرمن شپ وغیرہ۔ (1918-1919)



ٹمل ناڈو کی کانگریسی کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے پیریار نے ہریجنوں کے حقوق کے تعلق سے ایک قرارداد کی تجویز پاس کرائی جس میں کم ذات برہمنوں کو مندروں میں داخل ہونے کی بات تھی۔

Caste dharma کے نام پر کم ذات کے ہندوؤں کو مندروں میں داخل ہونے سے روکا جاتا تھا یہاں تک کہ مندروں کے اطراف کی گلیوں سے بھی گزرنے نہیں دیا جاتا تھا۔

وائیکوم میں (جو اس وقت ٹراونکور صوبہ میں تھا اور اب موجود کیرلا میں ہے) لوگوں نے اس غلط رواج کے خلاف احتجاج کیا۔ ابتدائی مرحلوں میں مدورائی کے جارج یوسف نے بڑا رول ادا کیا۔ مقامی لیڈروں کی گرفتاری کے بعد پیریار نے تحریک کی قیادت کی اور انہیں قید کر دیا گیا۔ لوگوں نے اسے وائیکوم کے ہیرو کا لقب دیا۔ اسی دوران ذات پات کی بنیاد پر تفریق وامتیاز کا ایک واقعہ چیرن مادیوی گروکلم اسکول کے مطبخ (کھانے کی جگہ) میں ان کے سامنے پیش آیا جسے کانگریس کے ایک لیڈر V.V سبرامنیم ٹمل ناڈو کانگریس کمیٹی کی مالی امداد سے چلاتے تھے، پیریار بہت مایوس ہوئے، اس لئے کہ اس کے اعتراضات اور ذات پات کی تفریق کے خلاف احتجاج کے باوجود کانگریس مسلسل گروکلم میں ناانصافیاں کر رہی تھیں۔



تندئی پیریار میموریل (وائیکوم، کیرلا)

10 ss v2 u his 10UM
Wednesday, May 20, 2020 3:22:22 PM

پیریار نے 1925 میں عزت نفس تحریک شروع کی۔

پیریار اچھی طرح عوام سے رابطہ کر کے عقلیت پسندی کے خیالات پھیلانے کی اہمیت کو سمجھ گئے ۔ انہوں نے بہت سارے اخبار اور رسالے نکالے۔ جیسے 1925 میں کڈیرسو (جمہوریت)، ریوولٹ، 1933 میں پرچّی (انقلاب) 1934 میں پگوتریوو (عقلیت پسندی) اور 1935 میں وِڈوتلائی (آزادی) کڈیرسو، عزت نفس تحریک کا پہلا دفتری اخبار تھا۔ اس اخبار نے بہت ساری آوازیں اٹھائیں جیسے غیر برہمنوں کے خیالات، عورتوں اور مذہبی اقلیتوں کے حقوق وغیرہ۔ عموماً پیریار ایک کالم لکھا کرتے تھے، جس میں سماجی مسائل پر اپنے نظریات پیش کرتے تھے۔ وہ مسلسل چترا پُترَن کے فرضی نام سے اپنا کالم لکھا کرتے تھے۔

پیریار کے سنگاراویلار کے ساتھ بہت ہی قریبی تعلقات تھے۔ سنگاراویلا جنوبی ہندوستان کے پہلے کمیونسٹ تھے اور بدھ مت کی پیروی میں پہل کرنے والے تھے۔

پیریار نے ''ذات پات کے نظام کے انہدام'' نامی ڈاکٹر B.R امبیڈکار کی کتاب کا فوراً ٹمل زبان میں ترجمہ کیا۔ انہوں نے علاحدہ حلقہ انتخاب کے امبیڈکار سے مطالبہ کی تائید کی۔

1937 میں راجاجی حکومت کے دوران قانون اسکولوں میں لازمی ہندی کی مخالفت میں پیریار نے ایک عوامی تحریک چلائی۔ 1937 تا 1939 کے ہندی مخالف نے ٹمل ناڈو کی سیاست پر گہرا اثر ڈالا۔ پیریار کو اس تحریک کی قیادت کی وجہ سے جیل میں بند کر دیا گیا۔ جب وہ جیل ہی میں تھے، انہیں جسٹس پارٹی کا صدر منتخب کر لیا گیا۔ بعد میں جسٹس پارٹی عزت نفس تحریک میں ضم ہوگئی ۔ اسی کو 1944 میں دراوڑ کژگم (DK) کا نام دیا گیا۔

راجاجی جو (1952 تا 1954) جو مدراس کے وزیر اعلیٰ تھے، انہوں نے ایک حرفتی تعلیم کا پروگرام شروع کیا جس کا مقصد اسکول کے بچوں کی ہمت افزائی ہو، جو اِن کے باپ کے پیشہ سے ہم آہنگ کرنے کے سلسلے میں تھی۔ پیریار نے اس ذات پات کی بنیاد پر تعلیمی اسکیم پر تنقید اور سختی کے ساتھ اس کی مخالفت کی۔ اس کی سخت مخالفت کے نتیجہ میں راجاجی کو استعفیٰ دینا پڑا اور K کامراج کو مدراس صوبہ کا وزیر اعلیٰ بنایا گیا۔ پیریار کا 94 سال کی عمر میں 1973 میں انتقال ہوا۔ ان کی لاش کو پیریار تھیڈل، مدراس میں دفنایا گیا۔

پیریار۔ حقوق نسواں کے علم بردار

پیریار مذہبی عہدوں کے خلاف تھے۔ انہوں نے بچپن کی شادیوں اور دیوداسی نظام کی مذمت کی ۔ 1929 سے انہوں نے عزت نفس تحریک کی کانفرنسوں میں عورتوں کے تحفظ کی ضمانت پر آواز اٹھائی۔

انہوں نے عورتوں کے حق طلاق اور حق ملکیت پر زور دیا۔ پیریار شادی کے دوران اس طرح کہ الفاظ کہ ''عورت کو شادی کر کے مرد کے حوالہ کر دینا''، اس سے اختلاف تھا۔ بلکہ وہ کہتے تھے کہ عورت مرد کی زندگی کی ساتھی ہے، شریک حیات۔ یہ لفظ شادی کے تعلق کے لئے ترو کرل سے لیا گیا ہے۔ اس معاملہ میں پیریار کا اہم کام اس تصور کے خلاف تھا کہ عورت غلام ہے۔ عورت کو غلامی سے نکالنا اس کا مقصد تھا۔

پیریار کا ماننا تھا کہ عورت کے لئے حق ملکیت اسے ایک سماجی مقام اور تحفظ دلائیں گے ۔

1989 میں ٹمل ناڈو حکومت نے عقلیت پسند اصلاح کاروں کے خوابوں کو پورکرنے کے لئے ہندو جانشینی کے سلسلہ میں ٹمل ناڈو ترمیم ایکٹ بنایا، جس کے ذریعہ وراثت اور ترکہ میں مردوں اور عورتوں کو جائیداد میں مساوی حقوق کی ضمانت حاصل ہوتی ہے۔ اس ایکٹ نے رجحان کو بدلا اور اس کے نتیجہ میں ملکی سطح پر اسی طرح کا قانون بنا۔

ریٹائی ملائی سری نیواسن



ریٹائی ملائی سری نیواسن

ریٹائی ملائی سری نیواسن 1859 (1859 تا 1945) میں کانچی پورم میں پیدا ہوئے۔

انہوں نے سماجی انصاف، مساوات اور شہری حقوق سے محروم لوگوں کو ان کے حقوق دلانے کے لئے جدو جہد کی۔ اس کا اعزاز ان القاب سے ہوا۔ 1926 میں راؤ صاحب 1930 میں راؤ بہادر اور 1936 میں دیوان بہادر کے خطابات انہیں ان کی بے لوث سماجی خدمات کی بنیاد پر دئے گئے۔ ان کی خودنوشت سوانح جیو یا سریتا سروگم (ایک مختصر خودنوشت سوانح) 1939 میں شائع ہوئی۔

ریٹائی ملائی سری نیواسن جو اچھوت قوموں کی مشکلات کا اچھی طرح تجربہ رکھتے تھے، انہوں نے ان حقوق سے محروم ذاتوں کی ترقی کے لئے کام کیا۔ انہوں نے 1893 میں آدی دراوڑا مہاجنا سبھا قائم کی۔ انہوں نے شیڈول کاسٹ فیڈریشن اور مدراس پروفیشنل ڈپرسڈ کلاسس فیڈریشن کے صدر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔

10 ss v2 u his 10UM
Wednesday, May 20, 2020 3:22:23 PM

ڈاکٹر بی آر امبیڈکار سے بھی ان کے اچھے اور قریبی تعلقات تھے۔ انہوں نے 1930 اور 1931 میں لندن میں منعقدہ پہلی اور دوسری گول میز کانفرنسوں میں شرکت کی اور سماج کے ان محروم طبقات کے خیالات ونظریات کی نمائندگی اور ان کے حق میں آواز اٹھائی۔ انہوں نے 1932 کے پونا معاہدے میں دستخط کی۔

M.C راجا

میلائی پِتّا تمبی راجہ (1883 تا 1943) M.C راجہ کے نام سے مشہور ہیں۔ وہ دبے کچلے طبقہ میں سے ایک نامور لیڈر تھے۔ راجا ایک استاد (ٹیچر) تھے۔ انہوں نے اسکولوں اور کالجوں کے لئے بہت ساری کتابیں لکھیں۔ وہ ساؤتھ انڈین لبرل فاؤنڈیشن (جسٹس پارٹی) کے تاسیسی ممبروں میں سے تھے۔ وہ 1920 تا 1926 لیجسلیٹو کونسل دبے کچلے طبقات کی طرف سے پہلے منتخب ممبر تھے۔ انہوں نے مدراس لیجسلیٹو کونسل میں جسٹس پارٹی کے ڈپٹی لیڈر کی حیثیت سے کام کیا۔



M.C. راجا

1928 میں انہوں نے آل انڈیا ڈپریسڈ کلاسس اسوسی ایشن کی بنیاد رکھی۔ اور وہی لمبے زمانے تک اس کے قائد رہے۔

10.5 ٹمل ناڈو میں مزدور تحریکات

1914 سے 1918 کی پہلی جنگ عظیم، ہندوستان میں صنعتی ترقی کے لئے محرک بنی۔ ان صنعتی اداروں نے جنگ کے وقت کی ضروریات کو پورا کیا۔ ان کارخانوں میں بڑی تعداد میں مزدور کام کرتے تھے۔ اس جنگ کے اختتام کے بعد ان صنعتی کارخانوں کی تراش خراش ہونے لگی۔ اس لئے کہ جنگ کے وقت کی ضروریات نہ رہیں۔ اشیاء کی قیمتیں بڑھنے لگیں۔ اس بات نے مزدور تحریک کو طاقت بخشی۔ قومیت پسندوں نے منظّم مزدور کی طاقت کا اندازہ کرلیا۔ اس لئے انہوں نے مزدوروں کی افادیت کی تائید کرنا شروع کیا۔ B.P واڈیا، M سنگارا ویلار، ترو وی۔ کلیانا سندرم اور دوسروں نے مدراس صوبے میں لیبر یونین کی تشکیل کا آغاز کیا۔ 1918 میں ہندوستان کی پہلی منظّم تجارتی یونین مدراس لیبر یونین کے نام سے بنی۔

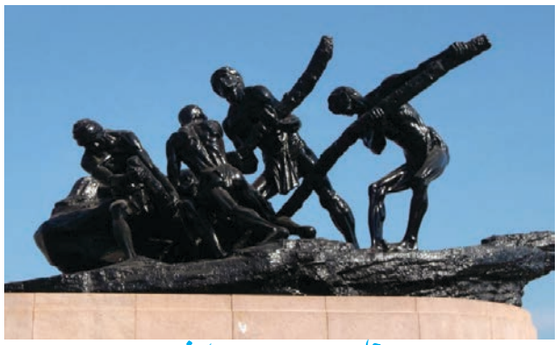

ساحل میرینا پر مزدوروں کا مجسمہ

پہلی آل انڈیا ٹریڈ یونین کانفرنس (AITUC)، 31/ اکتوبر 1920ء کو بمبئی میں منعقد ہوئی۔ مندوبین نے اس میں مختلف قرار دادیں پاس کیں۔ ان قرارداروں میں مطالبہ کیا گیا کہ مزدوروں کو تحفظ دیا جائے۔ اس کے علاوہ بے روزگاروں کے رجسٹر کی دیکھ بھال، سامانِ خوراک کے برآمد کرنے پر پابندی، زخمیوں کو معاوضہ دینا اور صحت انشورنس وغیرہ کے تعلق سے قرارداروں میں پاس کیا گیا۔

مدراس صوبے میں M سنگاراویلار (1860 تا 1946) لیبر تحریکی سرگرمیوں کا آغاز کرنے والے تھے۔ وہ مدراس میں پیدا ہوئے اور اس نے پریسڈنسی کالج اور یونیورسٹی آف مدراس سے گریجوٹ بنے۔



سنگاراویلار

انہوں نے اپنی ابتدائی زندگی میں بدھ مت کی وکالت کی۔ وہ کئی زبانوں سے واقف تھے، جیسے ٹمل، انگریزی، اردو، ہندی، جرمن، فرنچ اور روسی زبانیں۔ اور انہوں نے ٹمل میں کارل مارکس، چارلس ڈارون، ہربرٹ اسپنسر اور البرٹ اینسٹین کے نظریات پیش کئے۔

سنگاراویلار نے 1923 میں مئی ڈے کی تقریب منانے کا سلسلہ شروع کیا۔ وہ ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی کے ابتدائی لیڈروں میں سے تھے۔ انہوں نے ایک ٹمل اخبار تو ژیلالن (مزدور) نامی شائع کیا جس میں مزدور طبقہ کے مسائل کو پیش کیا جاتا تھا۔ ان کا پیریار اور عزت نفس تحریک سے قریبی گہرا تعلق تھا۔

10.6 آزادی ہند سے پہلے زبان کے مظاہرے
Language Agitation before Indian Independence

عموماً زبان شناخت کی ایک بڑی علامت ہوتی ہے اور اس کا تعلق کسی بھی سوسائٹی کی تہذیب اور خیالات سے گہرا ہوتا ہے۔ ٹمل زبان کو انیسویں صدی کے نصف آخر میں اور بیسویں صدی کے نصف اول

10 ss v2 u his 10UM
Wednesday, May 20, 2020 3:22:24 PM

میں دوبارہ شہرت حاصل ہوئی۔مرائی ملائیاڈیگل کی خالص ٹمل تحریک، پیریار کی زبان کی اصلاحات اور ٹمل موسیقی (Isai) تحریک نے ٹمل زبان کو چمکایا۔ٹمل کی نشاۃ ثانیہ اور اسکے نتیجہ میں دراوڑی قوم کے اندر جو بیداری کی لہر چلی۔اس کے سبب جدید ٹمل زبان خوب ترقی پذیر ہوئی۔بہت سے مندروں میں ٹمل میں مذہبی رسموں کو کرنے کی اجازت نہیں تھی۔موسیقی کے فن میں ٹمل کو کم درجہ حاصل تھا۔ابراہام پنڈتیار نے منظّم طریقہ سے ٹمل موسیقی کی تاریخ کو پڑھا اور قدیم ٹمل موسیقی کے نظام کو دوبارہ لانے کی کوشش کی۔ انہون نے 1912 میں تنجاؤر سنگتا ودیا مہاجنا سنگم کی بنیاد رکھی اور وہ سنگم ٹمل ایسئی تحریک کا کرنل بن گئے۔اس تحریک نے موسیقی کے ساتھ ٹمل گانوں (نغموں) کو اہمیت دی۔1943 میں پہلی ٹمل رسائی کانفرنس منعقد ہوئی اور اس میں ٹمل موسیقی کی حیثیت کے بارے میں مباحثہ کیا گیا۔

ٹمل ناڈو میں مختلف اوقات میں ہندی کو لازمی زبان کا درجہ دینے کی جب بھی بات آئی تو اس سے ٹمل زبان اور تہذیب کو خطرہ سمجھا گیا۔ C.رجاجی جب مدراس صوبے کا وزیر اعلیٰ تھے تو انہوں نے اسکولوں میں ہندی کو لازمی زبان کا درجہ دینے کی کوشش کی۔اس کے نتیجہ میں پورے صوبے میں سخت مخالفت ہوئی۔پیریار نے اعلان کیا کہ ٹمل کے مقابلہ میں ہندی زبان کا نفاذ دراوڑیوں کے لئے ملازمتوں کا راستہ بند کردے گا۔مرائی ملائی اڈیگل نے نشاندہی کی کہ ہندی کے آنے سے ٹمل زبان کو نقصان ہوگا۔ ہندی مخالف جدوجہد کرنے والوں نے اسے برہمنیت کے خلاف ایک نظریاتی جنگ سمجھا۔اور ٹمل پر سنسکرت کے غلبہ کو ختم کرنے کی کوشش سمجھی۔

10.7 عورتوں کی تحریکیں Women's Movements

مدراس صوبے میں بہت سی عورتوں کی تحریکیں شروع ہوئیں اور بہت سی تنظیمیں بیسویں صدی کی ابتدا میں قائم ہوئیں۔ان سب کا مقصد عورتوں کو بااختیار اور طاقتور بنانا تھا۔ویمنس انڈیا اسوسی ایشن (WIA) اور آل انڈیا ویمنس کانفرنس (AIWC) ان میں بہت اہم تھیں۔WIA کو 1917 میں انی بسنت، دروتھی جِنارا جاداسا اور مارگریٹ کزنس نے اڈیار مدراس میں شروع کیا۔اس اسوسی ایشن نے پمفلٹ، اعلامیے مختلف زبانوں میں شائع کئے۔ان اعلانات میں شخصی حفظان صحت، شادی کے قانون، ووٹ ڈالنے کے حق، بچوں کی دیکھ بھال اور عوامی معاملات میں عورتوں کے رول پر روشنی ڈالی گئی تھی۔

اسی دوران 1927 میں WIA نے آل انڈیا ویمنس کانفرنس منعقد کی اور اس میں عورتوں کی تعلیم کے مسائل پر بات کی گئی اور حکومت سے سفارش کی گئی کہ وہ عورتوں کی ترقی کے لئے پالیسیاں بنائے۔

عزت نفس تحریک کے مقاصد میں سے عورتوں کی آزادی بھی ایک اہم موضوع تھا۔عزت نفس تحریک جس کی قیادت EVR نے کی۔ اس تحریک نے عورتوں کو موقع فراہم کئے کہ وہ اپنے خیالات اور نظریات پیش کریں۔ اس تحریک میں بہت سی عورتیں عملی طور پر سرگرم تھیں۔ان میں متولکشمی امائی یار، ناگامائی ، کنّمّا، نیلاوتی، موولور رامامردم، رکمنی امّال، الارمیل منگائی، دائی یمال، نیلام بگئی اور سیوا کامی چدم برانار مشہور تھیں۔



موولور رامامردم

ہندوؤں میں ایک رواج تھا کہ جوان لڑکیوں کو مندروں میں خدا کی خادمہ کے طور پر وقف کرکے چھوڑ دیا جاتا تھا، جسے دیوداسی کہا جاتا تھا۔ اگرچہ سمجھا جاتا تھا کہ خدا کے لئے خدمت پر لگایا جاتا ہے لیکن بہت جلد اس میں خرابیاں آگئیں۔ بدعنوانیاں بڑھتے بڑھتے بدکاریاں ہونے لگیں اور عورت کا غلط استعمال ہونے لگا۔ڈاکٹر متولکشمی امائی یار نے اس دیوداسی کو ختم کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے قانون بنانے میں اہم رول ادا کیا۔مدراس دیوداسیس (تحفظِ وقف) ایکٹ 1947 میں بنایا گیا جس کے تحت وہ غلط رواج ختم ہوا۔

1930 میں متولکشمی امائی یار نے مدراس لیجسلیٹو کونسل میں ایک بل پاس کروایا۔ ''مدراس صوبے میں عورت کے مندروں میں وقف کے سلسلے میں تحفظ دینا'' یہ بل بعد میں دیوداسی کی منسوخی کا ایکٹ بنا Pottukattu Ceremony کا اعلان کیا گیا جس کے تحت کہا گیا کہ مندروں کے احاطے میں کسی بھی پوجا پاٹ کی جگہوں میں عورتوں کا ہونا غیر قانونی ہے۔ان دیوداسی نظام کا ساتھ دینے والوں اور کسی بھی جرم کا ارتکاب کرنے والوں کو کم از کم پانچ سال قید کی سزا دی جائے گی۔اس بل کو ایکٹ یعنی قانون بننے کے لئے 15 سال سے زیادہ کا وقت لگا۔

10 ss v2 u his 10UM
Wednesday, May 20, 2020 3:22:25 PM

Summary خلاصہ

- انیسویں صدی میں ہندوستان نے ملکی دانشوروں کے درمیان مشاہدۂ نفس کے عمل کی لڑائی جاری رکھی، اس وجہ سے کہ ستعماریت کی مداخلت ہورہی تھی اور عقلیت پسندی کا عروج ہوا، اس کے نتیجہ میں ہندوستان میں نشاۃ ثانیہ ہوئی
- ٹمل ناڈو میں پرنٹنگ پریس کی ترقی نے قدیم ٹمل لٹریچر کی اشاعت میں خوب حصہ لیا۔
- انیسویں صدی میں ٹمل ادیبوں نے ٹمل کلاسیکی ادب کی اشاعت میں خوب محنت کی اس کے سبب سے دانشوروں میں ایک انقلاب آمااور وہی ٹمل نشاۃ ثانیہ کے نام سے مشہور ہے۔
- اس تبدیلی نے صرف ٹمل زمان وادب کی تجدید نہیں کی، بلکہ اس نے ذات پات کے نظام کو بھی چیلنج کیا اور دراوڑیوں کے اندر شعور لانے میں بھی اثر انداز ہوا اور یہ بات متعین ہوگئی کہ ٹمل زبان دراوڑی خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔
- جسٹس پارٹی 1916 میں قائم ہوئی، اس نے مدراس صوبے میں غیر برہمن لوگوں کے مسائل کے بارے میں آواز اٹھائی۔ اس پارٹی نے نمایاں اصلاحات کئے جیسے طبقاتی نمائندگی۔ عورتوں کی رائے دہندگی کا حق اور ہندو مذہبی وقف بورڈ وغیرہ۔
- پیریارEVR جو عزت نفس تحریک کا آغاز کرنے والے تھے، بنیاد پرستی پر تنقید کی اور لوگوں کے درمیان عقلیت پسندی کو رواج دیا، اس کا مقصد انسانی سماج کی بہتر تعمیر تھی۔ انہوں نے ٹمل سماج کی اصلاح کی اور عورتوں کے اختیارات کو بڑھانے میں خصوصی توجہ دی اور وسیع پیمانے پر ٹمل زبان اور کلچر کی بہتری کے لئے لسانی اصلاح کی۔
- ساتھ ہی دادا ریٹا ملائی سری نیواسن نے دبے کچلے طبقات کی ترقی کے لئے کام کیا اور مزدور تحریک نے مزدور طبقات کے مسائل پر بات کی۔

GLOSSARY فرہنگ الفاظ

evangelical	Christian groups that believe that the teaching of the Bible and persuading others to join them is extremely important	عیسائیوں کا ایک گروپ
hegemony	leadership or dominance, especially by one country or social group over others	تسلط، غلبہ
resurgence	renewal, revival	تجدید
linguists	a person skilled in languages	ماہر لسانیات
marginalised	a person, group concept treated as insignificant or sidelined	ترقی کی راہ سے الگ
irked	irritated, annoyed	تکلیف زدہ
debunking	expose the falseness or hollowness of (a myth, idea or belief)	غلط عقیدہ اور خیالات کو چھوڑنا
trounced	defeat heavily in a contest	سخت شکست دینا
critiquing	evaluate in a detailed and analytical way	تجزیہ اور تنقید کرنا
iniquitous	grossly unfair and morally wrong	اخلاقی غلطی
pseudonym	a fictitious name, especially one used by an author	فرضی نام
rechristened	give a new name to	نیا نام دینا

مشق

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے۔

(1) ..... نے ٹرانکوبار میں 1709 میں پرنٹنگ پریس قائم کیا

(a) کالڈویل (b) FW ایلیس

(c) زیگن بالگ (d) میناکشی سندرم

(2) ..... نے 1893 میں آدی دراوڑا مہاجنا سبھا قائم کیا۔

(a) ریٹا ملائی سری نیواسن (b) بی۔آرامبیڈکار

(c) راجاجی (d) M.C راجا

(3) ہندوستان کی پہلی منظم تجارتی یونین، مدراس لیبر یونین ..... میں بنی۔

(a) 1918 (b) 1917

(c) 1916 (d) 1914

10 ss v2 u his 10UM
Wednesday, May 20, 2020 3:22:26 PM

(4) سرکاری افسروں کے انتخاب کے لئے جسٹس پارٹی حکومت نے ..... قائم کی۔

(a) اسٹاف سلیکشن بورڈ (b) پبلک سروس کمیشن
(c) پروونشیل اسٹاف ریکرٹمنٹ بورڈ (d) اسٹاف سلیکشن کمیشن

(5) مدراس صوبے میں دبے کچلے طبقہ کی طرف سے پہلے منتخب لیجسلیٹو کونسل ممبر ..... تھے۔

(a) M.C راجا (b) ریٹائی ملائی سری نیواسن
(c) TM نائر (d) P وردا راجولو

II۔ خالی جگہ پر کیجئے۔

1۔ .....پہلی غیر یوروپی زبان ہے جس کی چھپائی ہوئی۔
2۔ فورٹ سینٹ جارج کالج کی بنیاد ..... نے رکھی۔
3۔ ..... کو ٹمل زبان کی تخلیص کا باپ کہا جاتا ہے۔
4۔ ..... نے انتخابات میں عورتوں کے حصہ کو سب سے پہلے منظوری دی۔
5۔ سوریانارائن شاستری نے اپنے نام کو ٹمل میں بدل کر ..... رکھ لیا۔
6۔ .....نے ٹمل موسیقی (Isai) کو شہرت دی۔
7۔ ہندوستان میں پہلی خاتون لیجسلیٹر .....تھیں۔

III۔ صحیح بیان کا انتخاب کیجئے۔

1۔ i۔ تروکرل پہلا ٹمل ادبی کتاب تھی، جسے 1812 میں چھاپا گیا۔
ii۔ مرائی ملائی اڈیگل نے مختلف تاڑ کے پتوں میں لکھے گئے ٹمل گرامر کے مخطوطات کو جمع کر کے مرتب کیا۔
iii۔ رابرٹ کالڈویل نے دراوڑی زبانوں اور سنسکرت کے درمیان قائم تعلق کو دکھایا اور ٹمل زبان کی قدامت کو بھی ثابت کیا۔
iv۔ تروی۔کلیا سندرم ٹریڈ یونین تحریک کا آغاز کرنے والے تھے۔

(a) (i) اور (ii) صحیح ہیں۔
(b) (i) اور (iii) صحیح ہیں۔
(c) (iv) صحیح ہے
(d) (ii) اور (iii) صحیح ہیں۔

2۔ دعویٰ (A) جسٹس پارٹی مدراس صوبائی حکومت میں 1920-1937 تک مسلسل رہی۔
سبب (R) کانگریس پارٹی نے مدراس لیجسلیچر کا اس دوہری حکومت کے زمانے میں بائیکاٹ کیا۔

(a) A اور R دونوں صحیح ہیں
(b) A صحیح ہے مگر R صحیح وضاحت نہیں ہے۔
(c) A اور R دونوں غلط ہیں
(d) R صحیح ہے مگر اس کا A سے تعلق نہیں ہے۔

IV۔ جوڑ لگائیے:

1۔ دراوڑین ہوم – مرائی ملائی اڈیگل
2۔ توڑی لالن – رٹئی ملائی سری نیواسن
3۔ تی ٹمل اکیم – سنگاراویلار
4۔ جیویاسریتاسرگم – نٹیسنار

V۔ مختصر جواب دیجئے

1۔ ٹمل نشاۃ ثانیہ پر ایک نوٹ لکھئے۔
2۔ جنوبی ہندوستانی زبانوں کے مفاد میں کالڈویل کے حصہ کو نمایاں کیجئے۔
3۔ ان شخصیتوں کے نام لکھئے جنہوں نے ٹمل لٹریچر کی تجدید میں حصہ لیا
4۔ جسٹس وزارت کی طرف سے جو ہندو مذہبی اوقاف ایکٹ پاس ہوا ،اس کی اہمیت کے متعلق بحث کیجئے۔
5۔ ساوتھ انڈین لبرل فاونڈیشن کی طرف سے شائع کئے گئے اخباروں کے نام لکھئے۔
6۔ پیریار- حقوق نسوان کے علم بردار تھے، اس پر لکھئے۔

VI۔ تفصیلی جوابات لکھئے؟

(1) انیسویں صدی میں ٹمل زبان کی نشاۃ ثانیہ کی بنیاد اور ترقی پر ایک مضمون لکھئے؟
(2) جسٹس پارٹی کی تشکیل کے پس منظر کو سمجھائیے اور سماجی انصاف کے لانے میں اس کے رول کی نشاندہی کیجئے؟
(3) ٹمل ناڈو میں سماجی تبدیلی لانے میں پیریار EVR کے فیصلہ کن اقدامات کے بارے میں لکھئے؟

10 ss v2 u his 10UM
Wednesday, May 20, 2020 3:22:27 PM

VII ۔ طلباء کی سرگرمیاں

1۔ طلباء کو مزدور تحریک اور ٹریڈ یونین تحریک کے فرق کو سمجھایئے۔مقامی ٹریڈ یونین تنظیموں کی سرگرمیوں پر طلباء سے پراجکٹ ورک کرایا جائے؟

2۔ مقامی ادیبوں کی اسوسی ایشنوں کی سرگرمیوں یا خواتین کے جمع کردہ ادبی کام کو طلباء کے ہاتھوں جمع کرایا جائے یا مرتب کرایا جائے؟



REFERENCE BOOKS کتب حوالہ جات

1. K. Nambi Arooran,*Tamil Renaissance and Dravidian Nationalism 1905–1944*. Madurai: Koodal Publishers, 1980.
2. V. Geetha and S.V. Rajadurai,*Towards a Non-Brahmin Millennium: From Iyothee Thass to Periyar*. Calcutta: Samya, 1998.
3. Robert Hardgrave *The Dravidian Movement*. Bombay: Popular Prakashan, 1965.
4. Eugene F. Irschick*Politics and Social Conflict in South India*. Berkeley: University of California Press, 1969.
5. Periyar. E.V. Ramasami, *Women Enslaved*. New Delhi: Critical Quest, 2009.
6. *Thoughts of Periyar E.V.R.: Speeches and Writings of Periyar E.V. Ramasamy*V. Anaimuthu. Comp. Chennai: Periyar E.V. Ramasamy–Nagammai Education and Research Trust, 1974.

10 ss v2 u his 10UM
Wednesday, May 20, 2020 3:22:27 PM

میقاتی خط (ٹائم لائن) Time Line

1 اکائی = 10 سال

دنیا کی تاریخ کے اہم واقعات (1900 - 1950)

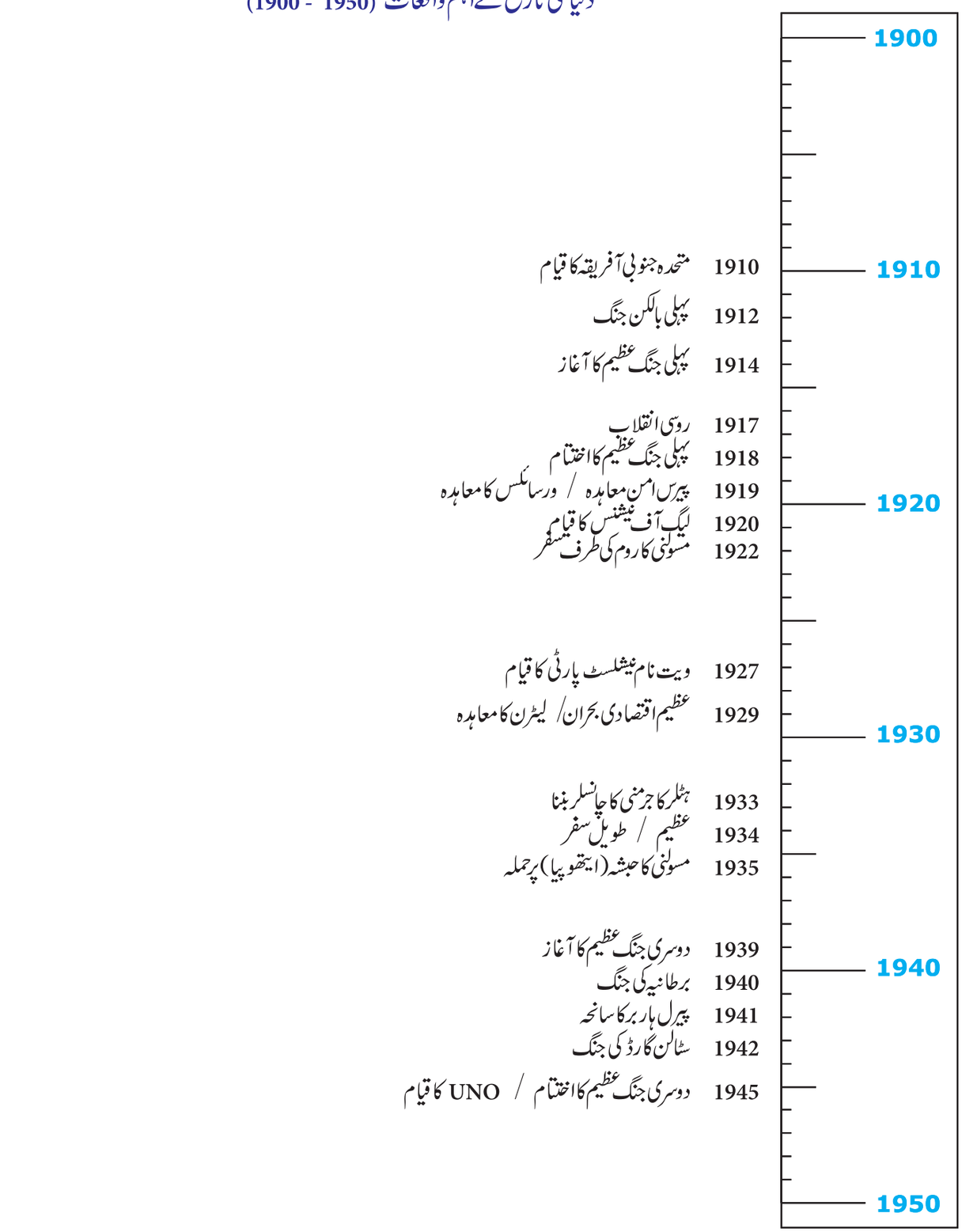

10 ss v2 u his 10UM
Wednesday, May 20, 2020 3:22:27 PM

میقاتی خط (ٹائم لائن) Time Line

1 اکائی = 10 سال

ہندوستانی قومی تحریکات کے اہم واقعات (1900 -1947)

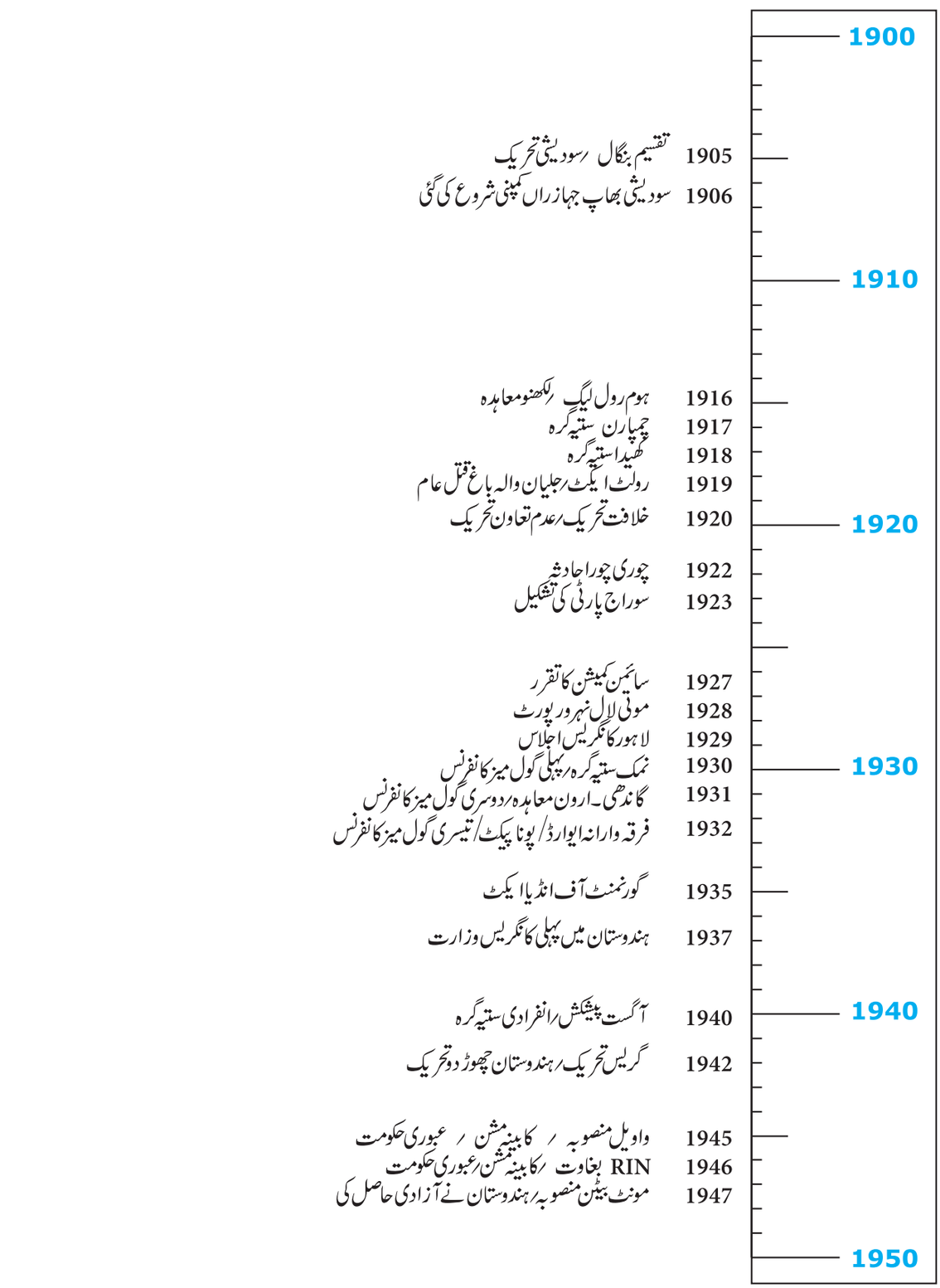

10 ss v2 u his 10UM
Wednesday, May 20, 2020 3:22:27 PM

جغرافیہ

GEOGRAPHY

10th ss geo 1. location, relief
Thursday, May 21, 2020 12:06:52 PM



اکائی - 1

ہندوستان-محل وقوع، نشیب وفراز اور آبی نظام

India – Location, Relief and Drainage

سیکھنے کے مقاصد

- دنیا میں ہندوستان کی مطلق اور اضافی محل وقوع اور اس کی اہمیت کو سمجھنا۔
- ہندوستان کے بڑے طبیعی جغرافیائی تقسیم کی نمایاں خصوصیات کو جاننا۔
- ہندوستان کے عظیم ہموار میدانوں کے علاقوں کا موازنہ کرنا۔
- ہندوستان کے نکاسی نظام کو سمجھنا۔
- ہمالیائی اور جزیرہ نما ہندوستان کے دریاؤں میں فرق کرنا۔

LGAM5

تعارف (Introduction)

ہندوستان دنیا کا ساتواں اور ایشیا کا دوسرا بڑا ملک ہے۔ یہ جنوبی ایشیا کا ایک حصہ ہے اور بقیہ براعظموں سے ہمالیہ کے ذریعے جدا کیا گیا ہے۔ ہندوستان دنیا کے کل رقبے کا 2.4% رکھتا ہے۔ اس کا کل رقبہ 32,87,263 مربع کلومیٹر ہے ہندوستان کی کئی ریاستیں دنیا کی کئی ممالک کی بہ نسبت بہت بڑی ہیں۔

ہندوستان کی زمینی اور آبی سرحدیں: (India's land and water frontiers)

ہندوستان اپنی 15,200 کلومیٹر لمبی سرزمین کو سرحدی طور پر مغرب میں پاکستان، شمالی مغرب میں افغانستان، شمال میں چین، نیپال اور بھوٹان اور مشرق میں بنگلہ دیش اور میانمار کے طور پر بانٹتا ہے۔ ہندوستان کی بڑی سرحد بنگلہ دیش کے ساتھ ہے۔ (4156 کلومیٹر)، جبکہ ایک چھوٹی سرحد افغانستان کے ساتھ ہے (106 کلومیٹر)

ہندوستان کا 6100 کلومیٹر لمبا ساحلی علاقہ کے تینوں جانب پانی سے بھرا ہے۔ ایک طرف بحر ہند ہے تو اس کے دو بازو مغرب میں بحیرہ عرب اور مشرق میں خلیج بنگال واقع ہے۔ ہندوستان کا کل ساحلی علاقے کی لمبائی جزیروں سمیت (7516.6 کلومیٹر) ہے۔ ہندوستان اور سری لنکا ایک تنگ اور گہرے سمندر آبنائے پاک (Palk strait) سے جدا کئے گئے ہیں۔

ہندوستان اور دنیا : (India and theWorld)

مرکزی ہندوستان کی سرزمین مشرقی اور مغربی ایشیا کے درمیانی حصے میں واقع ہے۔ بحر ہند کے پرے (trans) رخ مغرب میں ممالک جیسے یورپ اور ممالک جیسے مشرقی ایشیا ہندوستان کو مرکزی محل وقوع فراہم کرتی ہیں۔ لہٰذا یہ ہندوستان کو مغربی ساحل کے ذریعے مغربی ایشیا، آفریقہ اور یورپ اور مشرقی ساحل کے ذریعے جنوبی مشرق، مشرقی ایشیا کے ساتھ قریبی تعلق رکھنے میں مدد دیتا ہے۔

ہندوستان ایک برصغیر: (India: A Subcontinent)

ہندوستان ممالک جیسے میانمار، بنگلہ دیش، پاکستان، نیپال، بھوٹان اور سری لنکا کے ساتھ مل کر برصغیر کہلاتا ہے۔ یہ علاقے ایشیا کے دوسرے خطوں سے شمالی مغربی، شمالی اور شمالی مغربی پہاڑی سلسلوں اور جنوب میں دریاؤں کے ذریعے جدا کیے گئے ہیں۔ یہ علاقے مزید طبیعی، جغرافیائی، موسمی، قدرتی نباتاتی معدنیاتی، انسانی ذرائع وغیرہ جیسے نمایاں براعظمی خصوصیات رکھتے ہیں اس لئے ہندوستان کو "برصغیر" کہا جاتا ہے۔

1.1 محل وقوع اور وسعت (Location and extent)

ہندوستان عرض البلد میں 8°4'N تا 37°6'N تک اور طول البلد میں 68°7'E تا 97°2'5E تک پھیلا ہوا ہے۔ لہٰذا ہندوستان کا محل وقوع شمالی مشرقی نصف کرہ ہے۔

10th ss geo 1. location, relief
Thursday, May 21, 2020 12:06:53 PM

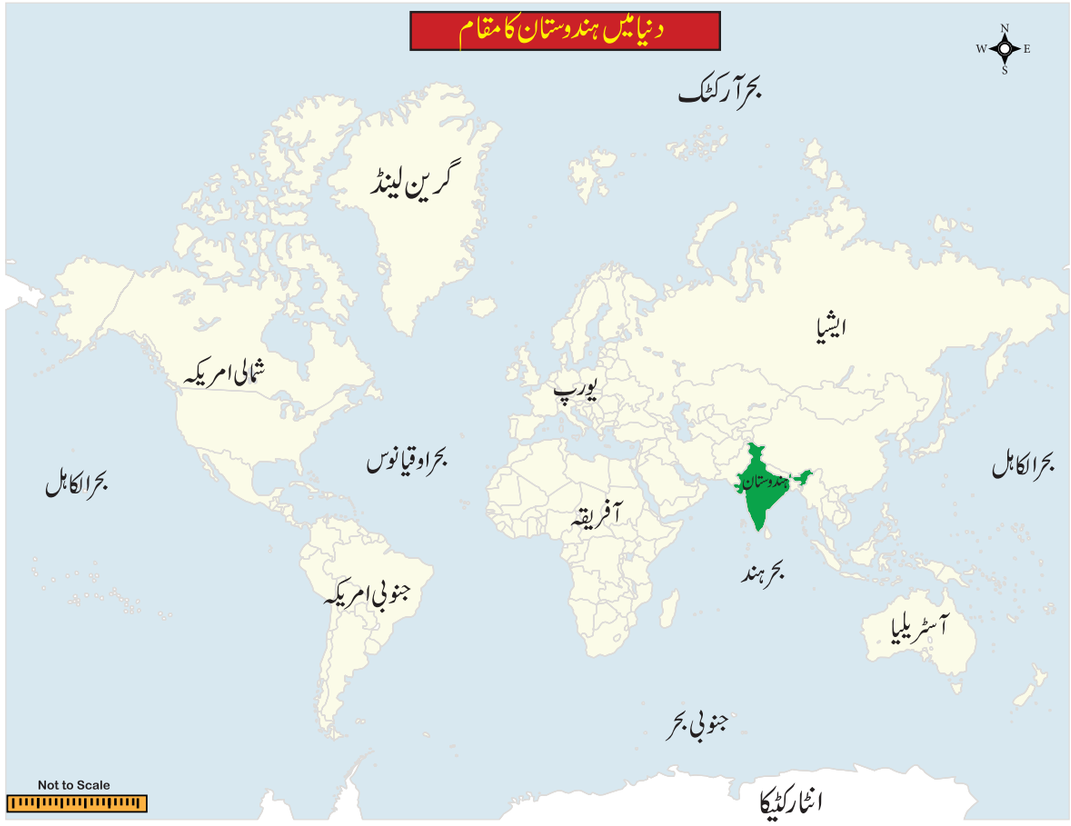

ملک کا انتہائی جنوبی حصہ پاگ مالین (pygmalion) نقطہ یا اندرا نقطہ (Indira Point) ہے۔(6°45'N عرض البلد) جو انڈمان نکوبار جزائر میں واقع ہے۔ ہندوستان کا اہم زمینی حصے کا انتہائی جنوبی نقطہ cape comorin (راس کماری) ہے۔ ہندوستان کی شمالی جنوبی وسعت 3214 کلومیٹر ہے اور یہ شمال میں جموا ور کشمیر کے Indiracol سے جنوب میں کنیا کماری تک پھیلا ہوا ہے۔ مشرقی مغربی پھیلاؤ 2933 کلومیٹر تک اور یہ مغرب میں گجرات کے ران آف کچ سے مشرق کے اروناچل پردیش تک پھیلا ہوا ہے. خط سرطان (23°30'N) ملک کے درمیان سے گزر کر اس کو دو حصوں شمالی معتدل علاقہ اور جنوبی منطقہ حارہ میں تقسیم کرتا ہے۔

1.1.1 ہندوستانی معیاری وقت (IST)
(Indian Standard Time :

مغرب میں گجرات اور مشرق میں اروناچل پردیش کے درمیان تک طول البلدی فرق تقریبا 30° ہے۔
چونکہ اروناچل پردیش مشرق کی جانب واقع ہے وہاں سورج دو گھنٹہ پہلے طلوع ہوتا ہے بہ نسبت گجرات کے جو مغرب میں واقع ہے۔

ان فرقوں کو نظر انداز (avoid) کرنے کے لیے ہندوستانی معیاری وقت کو شمار کیا جاتا ہے۔ ہندوستان کے مرکزی نصف النہار کی مقامی وقت ہی ہندوستان کی معیاری وقت (IST) کہلاتا ہے۔ ہندوستان کا مرکزی نصف النہار 82°30'E طول البلد ہے یہ مرزاپور سے گزرتا ہے اور ملک کو طول البلد کے نام سے دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ ہندوستان کا معیاری وقت گرین وچ اوسط وقت سے 5:30 گھنٹے آگے ہے۔

انتظامیہ سہولیت کی خاطر ہندوستان کو 28 صوبوں اور 9 متحدہ ریاستوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

درج ذیل کو معلوم کیجئے۔

- ہندوستان کی مغرب-مشرق اور شمال-جنوب کی وسعت
- رقبہ کے لحاظ سے سب سے چھوٹی اور سب سے بڑی ریاست
- وہ ریاستیں جن کی کوئی بین الاقوامی سرحدیں نہیں ہیں۔

10th ss geo 1. location, relief
Thursday, May 21, 2020 12:06:55 PM

کیا جانتے ہو؟

آندھرا پردیش کا نیا پایہ تخت امراوتی ہے۔
مگر آندھرا پردیش تنظیم نو ایکٹ کے تحت
2024 تک آندھرا پردیش اور تلنگانہ دونوں کے لیے حیدرآباد
ہی پایہ تخت رہے گا۔(ایکٹ کی منظوری کے دس سال تک)

1.2 ہندوستان کی اہم طبعی جغرافیائی تقسیم
(Major physiographic Divisions of India)

شمال میں عظیم ہمالیہ کی چوٹی، جنوب میں خوبصورت ساحل سمندر، مغرب میں عظیم ہندوستانی صحرا اور مشرق میں حیرت کر دینے والے قدرتی ورثہ نے ہندوستان کو جغرافیائی طور پر رنگین اور حقیقی حیرت انگیز ملک بنا دیا ہے۔

ہندوستان میں مختلف قسم کے طبعی جغرافیائی تقسیم پائی جاتی ہیں۔ حالانکہ بڑے فرق کی بنیاد پر ملک میں کئی زمینی شکلیں ہیں۔ان کو مندرجہ ذیل پانچ طبعی جغرافیائی طور پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

1۔ شمالی پہاڑیاں
2۔ شمالی میدان
3۔ جزیرہ نما سطح مرتفع
4۔ ساحلی میدان
5۔ جزائر

شمالی پہاڑیاں
(The Northern Mountains)

ہمالیہ کی پہاڑیوں میں شمالی پہاڑیاں میں ابھرے ہوئے جوان (Youngest) اور عظیم بلند پہاڑیوں کے سلسلے پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کی تشکیل چند ملین سال پہلے ہوئی اور مزید یہ تعمیری (tectonic) کارروائی کے ذریعے زمین کی پرت کے موڑ کی وجہ سے وجود میں آئے۔ ان کا پھیلاؤ اور مغرب میں سندھ (Indus) گھاٹی سے مشرق میں برہم پترا گھاٹی تک 2500 کلومیٹر کے فاصلے تک ہے۔شمالی پہاڑیوں کی چوڑائی کشمیر میں 500 کلومیٹر سے لے کر اروناچل پردیش میں 200 کلومیٹر تک ہے۔پامیر گانٹھ (Pamir Knot) 'دنیا کی چھت' کے نام سے مشہور ہے۔یہ ہمالیہ اور مرکزی ایشیا کے درمیان میں ملانے والی جوڑ کے طور پر کام کرتا ہے۔ پامیر سے ہمالیہ کا سلسلہ مشرق کی جانب کمان کی شکل میں آگے بڑھتا ہے۔اصلاح 'ہمالیہ' کو سنسکرت سے لیا گیا ہے۔اس کا مطلب برف کی کوٹھی ہے۔شمالی پہاڑی جو کہ ایک عظیم دیوار کے طور پر بنی ہوئی ہے، اس کو مزید تین گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

1۔ہمالیہ سے پرے 2۔ ہمالیہ 3۔مشرقی یا پوروانچل پہاڑی

کیا جانتے ہو؟

اراولی (Aravalli) پہاڑیاں ہندوستان کی قدیم لفاف دار پہاڑی سلسلے ہیں۔

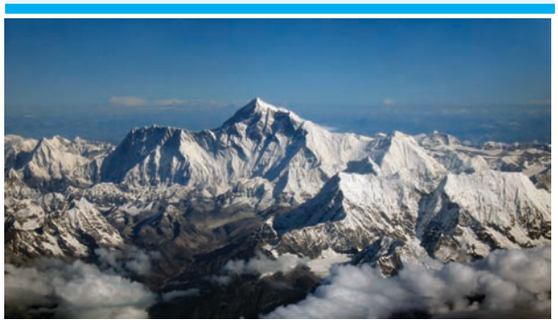

1 ہمالیہ سے پرے (The Trans - Himalayas) :

یہ عظیم ہمالیہ پہاڑ کے سلسلے کے شمالی میں واقع ہے۔جموں اور کشمیر اور تبت سطح مرتفع میں واقع ہے، چونکہ اس کی وسعت تبت میں زیادہ ہے۔اس لیے اس کو تبّتی ہمالیہ بھی کہا جاتا ہے۔ ہمالیہ ٹرانس آپنے مشرقی اور مغربی جانب تقریباً 40 کلومیٹر چوڑا اور مرکزی حصے میں تقریباً 225 کلومیٹر چوڑا ہے۔ان میں تھیتھیس (Tethys) تہہ نشین (sediments) پائی جاتی ہیں۔ اس علاقوں میں موجود چٹانوں میں سمندری تہہ نشین سے بھرے رکاز (Fossils) پائے جاتے ہیں۔جس کے نیچے یا تلے 'ثانوی گرانائٹ' پائے جاتے ہیں۔ان میں جزوی طور پر قیادت شدہ تہہ نشین پائے جاتے ہیں۔اور مزید یہ ہمالیہ کی محور قلب (core) یا مرکزی حصہ بناتے ہیں۔ ہمالیہ ٹرانس کے نمایاں سلسلے (ranges) زسکر، لداخ، کیلاش اور کراکورم ہیں۔

2۔ ہمالیہ (The Himalaya) :

یہ شمالی پہاڑوں کا مرکزی حصہ بناتا ہے۔یہ کم سن لفافی (young fold) والے پہاڑ ہیں۔یہ شمال میں انگارا زمینی حصہ اور جنوب میں گونڈوانا زمینی حصے کی حرکت کی وجہ سے تشکیل پایا۔ان دونوں زمینی حصوں کے درمیان موجود تیتھس سمندر (Tethys) اوپری دباؤ سے ابھر کر ہمالیہ زمینی شکل وجود میں آیا۔ان میں کئی سلسلے پائے جاتے ہیں۔ ہمالیہ کی تقسیم اس طرح کی جاتی ہے۔

1۔عظیم ہمالیہ 2۔کمتر ہمالیہ اور 3۔سوالکس

10th ss geo 1. location, relief
Thursday, May 21, 2020 12:06:56 PM



i) عظیم ہمالیہ یا ہمادری
(The Greater Himalayas or the Himadri)

عظیم ہمالیہ، بڑی دیوار کی طرح کم تر ہمالیہ کے شمالی جانب یک لخت ابھرا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ عظیم ہمالیہ کی چوڑائی تقریباً 25 کلومیٹر ہے۔ اس کی اوسط بلندی تقریباً 6000 میٹر ہے۔ کمتر ہمالیہ اور سوالکس کی بہ نسبت عظیم ہمالیہ کم بارش حاصل کرتا ہے۔ دوسرے پہاڑی سلسلوں کی بہ نسبت عظیم ہمالیہ میں طبعی موسمی کیفیت کم مؤثر ہے۔ ہمالیہ کے بلند اکثر تمام چوٹیاں اس سلسلے میں واقع ہیں۔ ان میں مشہور کوہ ہمالیہ (8848 میٹر) اور کنچن چنگا (8586 میٹر) ہیں۔ کوہ ہمالیہ نیپال میں واقع ہے۔ اور کنچن چنگا نے نیپال اور سکم کے درمیان واقع ہے۔

10th ss geo 1. location, relief
Thursday, May 21, 2020 12:06:56 PM



10th ss geo 1. location, relief
Thursday, May 21, 2020 12:06:57 PM

یہ سلسلے تمام سلسلوں کے لگاتار سلسلے ہیں۔ یہ علاقہ مستقل طور پر برف سے ڈھکا رہتا ہے۔ لہٰذا ان میں کئی برفانی تودے (glaciers) پائے جاتے ہیں۔ ان میں چند گنگوتری، یمونوتری اور سیاچن وغیرہ ہیں۔

- ہمالیہ، کئی اونچی چوٹیوں کا گھر مانا جاتا ہے۔
- پھر بھی، دنیا کے کسی بھی پہاڑی سلسلوں کے بہ نسبت یہ زیادہ تعداد کی اونچی چوٹیوں کے رکھنے کا ریکارڈ رکھتا ہے۔
- دنیا کی 14 بلند ترین چوٹیوں میں سے ہمالیہ میں 9 چوٹیاں موجود ہیں.

کیا تم جانتے ہو؟

ii) کمتر ہمالیہ یا ہماچل
(The Lesser Himalayas or The Himachal)

یہ ہمالیہ کی درمیان کی سلسلے (ranges) ہیں۔ ان سلسلوں کی بلندی 3700 میٹر تا 4500 میٹر تک ہوتی ہے۔ ان سلسلوں کی بڑی چٹانیں، سلیٹ، چونے کے پتھر اور سنگ مردار ہیں۔ ان علاقوں میں زبردست بارش جنگلات کے کٹاؤ اور آبادی کے بڑھنے کی وجہ سے گہری کٹاؤ (erosion) واقع ہوتا ہے۔ اس علاقے میں پیر پانجل، دھولہ دھر اور مہابھارت جیسے پہاڑی سلسلے واقع ہیں۔ ہمالیہ کے بڑے اور مشہور پہاڑی مقامات شملہ، مسوری، نینی تال، المورا، رانی کھیت اور ڈارجلنگ وغیرہ ہیں۔

- ہمالیہ کے عظیم درے، کراکورم درہ (جموں اور کشمیر) زوجیلا درہ، شپکی لا درہ (ہماچل پردیش) بوم ڈلا درہ (اروناچل پردیش)، ناتھالا درہ (سکم) اور جھیلیپلا درہ (سکم) وغیرہ ہیں۔
- درہ خیبر جو پاکستان اور افغانستان کو جوڑتا ہے اور پاکستان میں موجود درہ بولان ہندوستانی برصغیر کے اہم درّے ہیں۔

کیا تم جانتے ہو؟

iii) سوالکس یا بیرونی ہمالیہ
(The Siwaliks or Outer Himalayas)

سوالکس جموں اور کشمیر سے آسام تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ کسی قدر ہمالیہ کی ندیوں سے لائے گئے ملبوں سے بنا ہوا ہے۔ اس کی بلندی تقریباً 900 تا 1100 میٹر کے درمیان ہے۔ اور اس کا ارتفاع 1000 میٹر ہے۔ سوالکس کی چوڑائی کمی 10 کلومیٹر سے مغرب میں 50 کلومیٹر تک ہے۔ یہ نہایت ہی غیر مسلسل سلسلہ ہے۔ سوالکس اور کمتر ہمالیہ کے درمیان پائے جانے والی لمبی وادیاں مغرب میں ڈنس (dans) اور مشرق میں ڈوارس (duars) کہلاتی ہیں۔ یہ علاقے انسانی آبادی کے لیے مثالی جگہیں قرار دی جاتی ہیں۔

3۔ پوروانچل پہاڑیاں (Purvanchal Hills) :

یہ ہمالیہ کی مشرقی شاخچے (off-shoot) ہیں۔ یہ ہندوستان کے شمالی- مشرقی صوبوں میں پھیلا ہوا ہے۔ ان میں کی اکثر پہاڑیاں ہندوستان اور میانمار کی سرحدوں جب کہ ہندوستان کے اندرونی حصوں میں پائی جاتی ہیں۔ ڈفلا پہاڑ، ابور پہاڑ، مشمی پہاڑ، پٹ کی بم ناگا پہاڑ، منی پور پہاڑ، مزو پہاڑ، تریپورہ پہاڑ، مکر پہاڑ، گرو پہاڑ، کھاسی پہاڑ اور جین ٹیا پہاڑ وغیرہ مجموعی طور پر پروانچل پہاڑیاں کہلاتی ہیں۔

ہمالیہ کی اہمیت (Importance of Himalayas) :

- ہمالیہ جنوبی-مغربی مانسونی ہواؤں کو روکتی ہیں اور شمالی ہندوستان میں خوب بارش برساتی ہیں۔
- یہ برصغیر کے لیے قدرتی رکاوٹ (حفاظت) ہے۔
- یہ کئی سال بھر بہنے والے دریا جیسے سندر گنگا اور برہم پترا کا منبع ہے۔
- شمالی پہاڑیاں ان کی فطری خوبصورتی کی خاطر سروتفریح کرنے والوں کے لیے جنت کا نمونہ پیش کرتی ہیں۔
- کئی پہاڑی مقامات اور زائری مرکز جیسے امرناتھ، کیدر ناتھ، بدری ناتھ اور وشنوی دیوی مندر یہاں پر واقع ہیں۔
- یہ جنگل سے منسلک کئی کارخانوں کو خام اشیا فراہم کرتا ہے۔
- یہ مرکزی ایشیا سے آنے والے ٹھنڈی ہواؤں کی روک تھام کر کے ہندوستان کو سخت سردی سے بچاتا ہے۔
- ہمالیہ خوبصورت دلکش حیاتی تنوع کے لئے نہایت مشہور ہے

عظیم شمالی میدان
(The Great Northern Plains)

شمالی ہندوستان کے سات صوبوں کے آر پار پھیلا زرخیز زمین عظیم شمالی میدانیں بناتا ہے۔ یہ نہایت وسیع میدان شمالی پہاڑوں

10th ss geo 1. location, relief
Thursday, May 21, 2020 12:06:58 PM

کے جنوب میں واقع ہیں۔ یہ میدان سیلابی مٹی سے کشادہ طور پر پھیلا ہوا دنیا کا نہایت وسیع علاقہ ہے۔ جس کو دریائے سندھ، برہم پترا اور اس کی معاون ندیاں جمع کرتی ہیں۔ یہ میدان کی لمبائی تقریباً 2400 گلومیٹر اور چوڑائی 240 تا 320 کلومیٹر تک ہوتی ہے۔ اس کی چوڑائی مشرق سے مغرب کی جانب بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اس کا پھیلاؤ 7 لاکھ مربع کلومیٹر تک ہے۔

ہندوستان کے عظیم میدان، عجیب طور پر ایک ہی قسم کے سطح ہیں۔ جن میں غیر محسوس ڈھلوان پائے جاتے ہیں۔ یہ اکثر ہمالیہ اور وندھیا جیسی دریاؤں کے جمع کئے ہوئے ذخیروں سے تشکیل پائے ہیں۔ یہ دریائیں کثیر تعداد کے تہہ نشینوں کو سیلابی زمینوں کے ساتھ جمع کرتے ہیں۔ میدانوں کے علاقوں میں تہہ نشین ہونے کے امتیازی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

a) بھابر میدان (The Bhabar Plain) :

یہ میدان ہمالیہ کے دریاؤں کے جمع شدہ بے ترتیب تہہ نشین اور کنکروں سے بنا ہوا ہے۔ اس میدان کی مسام داری (Porosity) اتنے اعلی ہوتے ہیں کہ اس علاقے میں بہنے والے اکثر چھوٹے جھرنے غائب ہو جاتے ہیں۔ یہ سوالک کے جنوب میں مغرب سے مشرق (جموں حلقہ سے آسام) تک واقع ہے۔ اس کی چوڑائی 8 تا 15 کلومیٹر تک ہے یہ مغربی میدانوں کی جانب چوڑے (جموں حلقے) ہوتے ہیں بہ نسبت مشرق (آسام) کے۔ یہ میدانیں کاشتکاری کے قابل نہیں ہیں۔ اس علاقے میں صرف لمبی جڑوں والے بڑے درخت نشونما پاتے ہیں۔

b) ترائی خطہ (The Tarai Tract) :

یہ زائد رطوبتی، گھنے جنگلات اور جنگلاتی زندگی سے بھرپور علاقہ ہے۔ یہ قطعہ بھابر میدانوں کے جنوب میں واقع ہے۔ اس قطعہ کی چوڑائی 15 تا 30 کلومیٹر ہے۔ خاص کر برہماپترا کی وادی میں شدید بارش کی وجہ سے ترائی قطعہ کا مشرقی حصہ چوڑا ہوتا ہے۔ کئی صوبوں میں ترائی جنگلوں کو کاشتکاری کے لیے چھوڑ دیا گیا ہے۔

c) بھنگر میدانیں (The Bhangar Plains) :

بھنگر ہندوستان کے عظیم میدانوں کے اونچی زمینی سیلابی مٹی والے قطعوں کا خاکہ کھینچتا ہے۔ جو پرانی سیلابی مٹی (alluviums) سے بنا ہوا ہے۔ بھنگر زمینی دریاؤں کے طوفانی حدوں کے اوپر قائم ہے۔ یہاں کی مٹی گہرے رنگ کی نباتی کھاد کی اجزا سے بھرپور اچھی طرح بھیگی ہوئی ہوتی ہے۔ جس کو کاشتکاری کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

d) خدر کی میدانیں (The Khadar Plains) :

دریاؤں کے راستوں کے ساتھ، نئے سیلابی قطعوں کا مل جانا 'خدر' یا بیٹ (bet) میدانیں کہلاتی ہیں۔ خدر قطعے ہر سال بارش کے موسم کے دوران تازہ نرم مٹی (silt) سے لبریز کرتے ہیں۔ خدر کی زمینوں میں مٹی، ریت، چکنی مٹی اور کیچڑ پائی جاتی ہیں۔ یہ زمین کاشتکاری کے لیے بہت زیادہ مناسب ہے۔

e) ڈیلٹا میدان (Delta Plains) :

ڈیلٹا میدانیں، خدر زمینوں کے اضافہ شدہ حصے (extention) ہیں اس کا پھیلاؤ گنگا ندی کے نچلی جانب 1.9 لاکھ مربع کلومیٹر ہے۔ یہ تہہ نشینی والا علاقہ ہے۔ کیونکہ اس راہ سے بہنے والی ندیاں آہستہ سے بہتی ہیں ڈیلٹائی میدانوں میں اکثر پرانی کیچڑ، نئی کیچڑ اور دلدل وغیرہ شامل ہیں۔ ڈیلٹائی علاقوں میں ابھری ہوئی زمینوں کو کارس (Chars) اور دلدلی علاقوں کو بلس (Bils) کہتے ہیں۔

کئی دریاؤں کے تہہ نشینوں کے جمع ہونے اور نقشہ سازی کی بنیاد پر ہندوستان کے مشرقی میدانوں کو چار بڑے علاقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

1) راجستھان کا میدان (Rajasthan Plains) : یہ اراولی سلسلہ کے مغربی جانب واقع ہے۔ اس کا پھیلاؤ تقریباً 1,75,000 مربع کلومیٹر ہے۔ راجستھان کا میدان، دریائے لونی اور لمبے عرصے سے غائب شدہ سرسوتی دریا کے جمع شدہ ذخیروں سے تشکیل پایا ہے۔ راجستھان میں کئی نمک کے تالاب پائے جاتے ہیں۔ ان میں سمبار نمک کا تالاب (پشکار تالاب) نہایت ہی مشہور ہے۔

تھار ریگستان، جس کو مزید عظیم ہندوستانی صحرا بھی کہا جاتا ہے۔ ایک ہندوستانی برصغیر کے شمالی مغربی حصے کا بہت بڑا خشک بنجر (arid) علاقہ ہے۔ یہ 2,00,000 مربع کلومیٹر تک پھیل کر ہندوستان اور پاکستان کے درمیان قدرتی سرحد بناتا ہے۔ یہ دنیا کا ساتواں سب سے بڑا صحرا ہے۔ اور دنیا کا 9 واں سب سے بڑا زیر منطقہ حارہ کا صحرا ہے۔ جو ہندوستان کے مغرب کی جانب واقع ہے۔

یہ صحرا اراولی سلسلے کے مغربی حصے کے جانب واقع ہے۔ اور صوبہ راجستھان کے دو تہائی حصہ کو گھیرے ہوئے ہے۔ تھار ریگستان کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (i) حقیقی صحرا علاقہ (ماروس تھلی) اور (ii) نیم (semi) صحرائی علاقہ (بھنگر)۔ مختلف قسم کے ریت کے ٹیلے (dunes) اور نمک کے تالاب (Dhands) یہاں دیکھے جاسکتے ہیں۔

10th ss geo 1. location, relief
Thursday, May 21, 2020 12:06:59 PM

2) پنجاب ہریانہ کا میدان (Punjab - Haryana plains)

یہ عظیم ہندوستانی صحرا کا شمالی - مشرق کی جانب واقع ہے۔ یہ میدان تقریبا 1.75 مربع کلومیٹر کے حد تک پھیلا ہوا ہے۔ پنجاب ہریانہ کا میدان دریائے ستلج، بیاس اور راوی کے جمع شدہ ذخیروں سے تشکیل پایا ہوا ہے ۔یہ میدان پانی کی تقسیم دو آب (doab) کے طور پر کام کرتا ہے۔ دو بڑے پانی کی تقسیمیں جمنا - ستلج اور گنگا - جمنا ہیں۔

3) گنگا کا میدان (Ganga Plains) :

یہ مغرب کی جانب جمنا ندی سے مشرق کی جانب بنگلہ دیش تک پھیلا ہوا ہے۔اس میدان کا کل پھیلاؤ کا رقبہ تقریباً 3.75 مربع کلومیٹر ہے۔ دریائے گنگا اور اس کے معاون ندیاں جیسے گھاگرا، گنڈک، کوسی، جمنا، چمبل، بیٹوا وغیرہ اپنی تہہ نشینی کے ذریعے اس میدان کو بھر کر ہندوستان کا ایک عظیم میدان بنایا ہے۔ یہ ہندوستان کا سب سے بڑا میدان ہے ۔اس کے پورے میدان کا عام ڈھلوان اوپری درمیانی اور نچلی گنگا کے میدان مشرق اور جنوبی مشرق کی جانب ہوتا ہے۔

4) برہم پترا میدان (Brahma Putra Plains) :

یہ آسام صوبہ میں پایا جاتا ہے۔ یہ ایک کم درجہ کا میدان ہے جو ہندوستان کے عظیم میدانوں کے مشرقی حصے میں واقع ہے۔ یہ برہم پترا ندی کے جمع شدہ سے تشکیل پایا ہوا ہے۔ اس کا رقبہ تقریبا 56,275 مربع کلومیٹر ہے ۔یہ میدانیں سیلابی پنکھے (alluvial fans) اور دلدلی قطعے پیدا کرتے ہیں۔

جزیرہ نمائی سطح مرتفع (The Peninsular Plateau)

سطح مرتفع علاقے، عظیم شمالی میدانوں کے جنوب میں واقع ہیں۔ یہ ہمارے ملک کی سب سے بڑی طبیعی جغرافیائی تقسیم ہے ۔اس کے پھیلاؤ کا رقبہ تقریبا 16 لاکھ مربع کلومیٹر ہے۔ (ملک کے کل رقبے کا آدھا حصہ) یہ ایک قدیم چٹانی سطح مرتفع کا علاقہ ہے۔ اس علاقے کی نقشہ سازی (topography) میں سلسلہ وار سطح مرتفع اور دریائی وادیوں کے درمیان بکھرے ہوئے پہاڑی علاقے شامل ہیں۔

اراولی پہاڑیاں، سطح مرتفع علاقوں کے شمالی- مغربی سرحدیں ہیں۔ اس کے شمالی اور شمالی- مشرقی سرحدوں میں بندیل کھنڈ اوپری زمین کیمور اور راج محل پہاڑیاں جیسی نمایاں نشانیاں پائی جاتی ہیں۔ مغربی گھاٹ اور مشرقی گھاٹ مغربی اور مشرقی سرحدوں کے طور پر قائم ہیں۔ اس مرتفع کے بڑے حصے کی اونچائی اوسط سمندری سطح سے 600 میٹر سے بھی زیادہ ہے۔ اس مرتفع کی سب سے اونچی چوٹی انئ موڈی ہے ۔اس کی اونچائی 2695 میٹر ہے اور یہ انئ ملئی میں واقع ہے۔ اس مرتفع کی عام ڈھلوان مشرق کی جانب ہے۔ عظیم سطح مرتفع گونڈوانا نہائت ہی قدیم زمین کا حصہ ہے۔ ضعیف عمری اولڈ (old age) کی وجہ سے اس علاقے کے دریا قاعدہ کی سطح چھو چکے ہیں اور چوڑے اور گہری وادیاں بن چکے ہیں۔

نرمدا ندی، ہندوستان کے سطح مرتفع کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ نرمدا کے شمالی حصے میں موجود قطعہ کو مرکزی کوہستان (central Highlands) اور نرمدا کے جنوبی حصے میں موجود قطعہ کو سطح مرتفع دکن (deccan Plateau) کہتے ہیں۔ جو وندھیا کے جنوب میں واقع ہیں ۔تمام بڑی دریائیں (مہاندی، گوداوری، کرشنا، کاویری وغیرہ) مشرقی جانب بہہ کر خلیج بنگال میں جا گرتی ہیں۔ وندھیا کے جنوبی جانب دو ندیاں نرمدا اور تاپتی مغرب کے جانب بہتی ہیں۔ ان کا مغرب کی جانب بہنا اس علاقے میں شگاف دار وادی کی موجودگی کی وجہ سے ہے۔

a) مرکزی کوہستان (Central Highlands) :

مرکزی کوہستان نرمدا ندی اور شمالی عظیم زمینوں کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ اراولی، مرکزی کوہستان کا مغربی اور شمالی مغربی کنارا بناتا ہے۔ یہ پہاڑیاں گجرات سے پھیل کر راجستھان سے ہوتے ہوئے شمالی مغرب جانب دہلی تک تقریبا 700 کلومیٹر تک پھیلے ہوئے ہیں ۔ان پہاڑوں کی بلندی جنوبی مغرب جانب تقریبا 1500 میٹر ہوتی ہیں۔ جب کہ دہلی کے قریب ان کی بلندی مشکل سے 400 میٹر ہوتی ہیں۔ اس سلسلے کی اونچی چوٹی گرو شکھر (Guru shikhar) ہے۔ جس کی بلندی 1722 میٹر ہے۔

مرکزی کوہستان کے مغربی حصے کو مالوا (Malwa) سطح مرتفع کہا جاتا ہے۔ یہ اراولی کے جنوبی مشرق اور وندھیاچل سلسلہ کے شمال میں قائم چمبل، بیٹوا اور کین (ken) ندیاں مالوا سطح مرتفع کو جمنا ندی میں ملنے سے پہلے تر کر دیتی ہیں۔ مرکزی کوہستان کا وہ حصہ جو مالوا سطح مرتفع کے مشرق کی جانب پھیلا ہوا ہے۔ بندیل کھنڈ (Bundel kund) کہلاتا ہے۔ اور اس کا مزید توسعی شدہ باگل کھنڈ (Bagel khand) کہلاتا ہے۔ مرکزی کوہستان کا مشرقی علاقہ جو ہندوستانی سطح مرتفع کے شمالی مشرقی جانب پایا جاتا ہے۔ وہ چھوٹا ناگپور سطح مرتفع کہلاتا ہے۔ یہ بہت کچھ جھارکھنڈ کو اور اڈیشا مغربی بنگال، بہار اور چھتیس گڑھ کے آس پاس کے علاقوں کو گھیرے ہوئے ہے۔ یہ علاقہ معدنیاتی ذرائع جیسے لوہے کی کچ دھات اور کوئلے سے بھرپور ہے۔

100 95 75 25 5 0
10th ss geo 1. location, relief
Thursday, May 21, 2020 12:07:00 PM

b) سطح مرتفع دکن (Deccan Plateau)

یہ طبعی جغرافیائی تقسیم، ہندوستان کے سطح مرتفع علاقوں کا سب سے بڑا حصہ ہے۔اس سطح مرتفع کی شکل کھردری طور پر مثلث شکل کی ہے۔اس مثلث کی ایک جانب لکیر (line) کے ذریعے نشاندہی کیا جائے تو یہ راج محل پہاڑیوں کو کنیا کماری کے ساتھ جوڑتا ہے۔اور یہ لکیر مزید مشرقی گھاٹ کی جانب گزرتی چلی جاتی ہے۔اس کا دوسرا بازو ستپورا سلسلہ، مہادیو پہاڑی، مائیکل سلسلہ اور راج محل پہاڑیوں کی نشاندہی کرتا ہے۔تیسرا بازو مغربی گھاٹ کے ذریعے نشاندہی کرتا ہے۔اس سطح مرتفع کا رقبہ تقریباً 7 لاکھ مربع کیلومیٹر ہے۔اور اس کی اونچائی سطح سمندر کی بلندی سے 500 تا 1000 میٹر تک ہے۔

1. مغربی گھاٹ

مغربی گھاٹیاں نمائی سطح مرتفع کی مغربی کنارہ (edge) بناتی ہیں۔یہ بحیرہ عرب کے ساحل کی جانب متوازی چلتی ہیں۔اس سلسلے کا شمالی حصہ سہیادری (sahyadris) کہلاتا ہے۔ سہیادری کی بلندی شمالی سے جنوب کی جانب بڑھتے چلی جاتی ہے۔

آنئی مڈی، 3 سنگم (trijunction) جیسے آنئی ملئی سلسلہ، الائچی کی پہاڑ اور پلنی پہاڑ کے ملنے کا مقام ہے۔پلنی پہاڑوں میں کوڈئی کنال جیسا خوبصورت پہاڑی مقام واقع ہے۔جنوبی مغرب سے شمالی مشرق کی جانب چلنے والی مشرقی گھاٹ اس سطح مرتفع کا مشرقی کونہ (Edge) بناتی ہیں۔یہ سلسلہ مزید پوروادری (poorvadri) کہلاتا ہے۔

2. مشرقی گھاٹ

مشرقی گھاٹ، مغربی گھاٹ کے ساتھ نیلگری پہاڑوں میں ملتا ہے۔جو کرناٹکا اور ٹمل ناڈو کا سرحد بناتی ہیں۔مغربی گھاٹ کی طرح مشرقی گھاٹ سلسلہ وار نہیں ہے۔اس سلسلے کے کئی مقامات کو مہاندی، گوداوری، کرشنا، پنار اور کاویری ندیوں نے جدا کر دیا ہے۔

ساحلی میدان (The Coastal Plains) :

ہندوستان کا جزیرہ نمائی سطح مرتفع، مختلف چوڑائی والے تنگ ساحلی میدانوں کے ذریعے، شمال سے جنوب کی جانب پھیلا ہوا ہے جس کو مغربی ساحلی میدان اور مشرقی ساحلی میدان کہتے ہیں۔ یہ دریاؤں کی ذخیرہ کاری اور سمندری لہروں کے کٹاؤ اور ذخیرہ کاری کے عمل سے وجود میں آئے، ہندوستانی ساحلی میدانوں کو مندرجہء ذیل دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ (1) مغربی ساحلی میدان اور (2) مشرقی ساحلی میدان

1) مغربی ساحلی میدان (The western coastal Plains)

یہ مغربی گھاٹ اور بحیرہ عرب کے درمیان واقع ہے۔یہ مشرق میں ران آف کچ سے جنوب میں کنیا کماری تک پھیلا ہوا ہے۔اور اس کی چوڑائی 10 تا 80 کلومیٹر کے درمیان ہے۔ریتیلی ساحل ساحلی مٹی کے ٹیلے، کیچڑ کے ہموار میدان، ساحلی جھیل، کھاڑی، مسامدار مٹی کے چبوترے اور چھوٹی پہاڑیاں اس میدان کی نمایاں خوبصورت ہیں۔ مغربی ساحلی میدان کا شمالی حصہ کونکن میدان کہلاتا ہے۔اس میدان کا درمیانی حصہ کنرا (kanara) کہلاتا ہے۔اس میدان کا جنوبی حصہ ملابار ساحل کہلاتا ہے۔جس کی لمبائی 550 کلومیٹر اور چوڑائی 20 تا 100 کلومیٹر ہے۔ریت کے ٹیلے (sand dunes) اس ساحل کے نمایاں خوبصورت نظارے ہیں۔ساحل کے علاوہ کئی گہرے ساحلی جھیل (lagoon) اور بند پانی (backwaters) بھی ہوتے ہیں۔ جسے کایلس (kayals) اور تیرس (teris) کہتے ہیں۔ویمبا ناڈ اس علاقے کا مشہور بند پانی کا تالاب (back water lake) ہے۔

2) مشرقی ساحلی میدان (The Coastal Plains) :

یہ مشرقی گھاٹ اور خلیج بنگال کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔اور یہ مزید صوبے جیسے مغربی بنگال، اوڈیشا، آندھرا پردیش اور ٹمل ناڈو تک یہ پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ میدان ہندوستان کی مشرقی جانب بہنے والے دریاؤں کے ساحلی علاقے کی سیلابی مٹی کے بھرنے (fillings) سے تشکیل پائے ہیں۔ساحلی میدانوں میں اکثر حالیہ (recent) (تازہ) سیلابی مٹی جمع ہوتی ہیں۔

اس ساحلی میدان میں اچھی طرح سے تشکیل پائے ساحل (beach) کے ساتھ باقاعدہ خط ساحل (regular shoreline) بھی ہوتے ہیں۔مہاندی اور کرشنا ندی کے درمیان موجود ساحلی میدان کو شمالی سرکار (circars) اور کرشنا اور کاویری ندی کے جنوبی حصے کے درمیان موجود ساحلی زمین کورومنڈل (coromandel) ساحل کہا جاتا ہے۔ اس ساحلی میدان سے وابستہ چنئی کا مرینا بیچ (marina beach) دنیا کا دوسرا سب سے لمبا ساحل ہے۔ اس ساحل کے بند پانی (backwater) کے تالابوں میں سے چلکا تالاب ہندوستان کا سب سے بڑا تالاب ہے۔جو کہ مہاندی ڈیلٹا کے جنوبی مغرب کی جانب واقع ہے۔مشرقی ساحلی میدانوں کے مشہور تالاب گوداوری اور کرشنا ڈیلٹا کے درمیان موجود کولیرو تالاب اور آندھرا پردیش اور ٹمل ناڈو کے سرحد میں موجود پلی کٹ تالاب ہیں۔

جزیرے (The Islands) :

ہندوستان کے دو بڑے جزیرے اندمان اور نکوبار اور لکشا دویپ ہیں۔اندومان اور نکوبار میں 572 جزائر ہیں اور یہ خلیج بنگال میں واقع ہے۔لکشادویپ میں 27 جزائر ہیں اور یہ بحیرہ عرب میں واقع ہے۔ اندمان اور نکوبار کے جزائر فطری طور پر ساختمانی (techtonic) اور آتش فشانی (volcanic) ہوتے ہیں۔ ہندوستان کا ایک ہی فعال

10th ss geo 1. location, relief
Thursday, May 21, 2020 12:07:01 PM

آتش فشان، اندومان اور نکوبار گروہ کے جزائر کا بارن (barren) جزیرہ ہے۔ جب کہ بحیرہ عرب کے جزیرے فطری طور پر مرجانی (coral) ہیں۔

a) اندومان اور نکوبار جزائر (Andaman and Nicobar Islands)

یہ جزائر سمندر تلے (submarine) کے بلند حصوں میں واقع ہیں۔ چونکہ یہ جزائر خط استوا کے بالکل قریب ہیں یہاں سال بھر کا موسم ہمیشہ گرم اور مرطوب رہتا ہے۔اور یہاں گھنے جنگلات پائے جاتے ہیں۔اس جزیرے کے گروہ کا رقبہ 8249 مربع کلومیٹر ہے۔ جزیرے کے تمام گروہوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ جو شمال کی جانب اندومان اور جنوب کی جانب نکوبار کہلاتا ہے۔ یہ جزیروں کے گروہ ملک کے لئے عظیم جنگی اہمیت رکھتے ہیں۔ پورٹ بلیر اندومان اور نیکوبار جزائر کا صدر مقام ہے۔دس درجے کا چینل (Ten degree channel) اندومان کو نکوبار گروہ سے جدا کرتا ہے۔ انتہائی جنوبی کونا اندرا پوائنٹ (Indira Point) نکوبار جزیرہ کا ایک حصہ ہے۔

b) لکشدیپ جزائر (Lakshadweep Islands) :

یہ ایک چھوٹے گروہ کا مرجانی جزیرہ ہے۔ جو ہندوستان کے مغربی ساحل کے باہر ہے۔اس کا کل رقبہ 32 مربع کلومیٹر ہے کوارٹی (kavaratti) یہاں کا صدر مقام ہے۔لکشدیپ جزائر مالدیپ جزائر سے آٹھ درجہ چینل (eight degree channel) کے ذریعے جدا کیے گئے ہیں۔اس گروہ کے غیر آباد 'پٹ جزیرہ' میں پرندوں کے لیے جائے پناہ قائم کیا گیا ہے۔اسے قبل اس جزیرے کی تین طرح کی تقسیم تھی، یعنی لکادیو، منی کائی اور امن دوی۔1973 میں اس کا نام لکشدیپ پر رکھا گیا۔

c) ساحل سے دور کے جزائر (Offshore Islands)

اس جزیرے کے دو گروہوں کے علاوہ ہندوستان مغربی ساحل ،مشرقی ساحل، گنگا کا ڈیلٹا اور خلیج منار میں کئی ساحلوں کو اپنے ماتحت رکھتا ہے۔ان میں کے کئی جزائر اجڑے ہوئے غیر آباد ہیں۔جن کا انتظامیہ آس پاس کے صوبے کر لیتے ہیں۔

1.3 ہندوستان کا آبی نظام (Drainage system of India)

آبی نظام ایک معاون اور نالی دار جھرنے کا متحدہ نظام ہے۔جو سطحی پانی کو جمع کر کے سمندر، تالاب یا پانی کی کوئی دوسری شکل میں میں اس کو خارج کرتا ہے۔ندیوں اور اس کے معاونوں کے ذریعے خارج کردہ مکمل رقبہ آبی ظرف کہلاتا ہے۔کسی علاقے کا نقشہ / نمونہ اس مخصوص علاقے کی آبی نظام ہی کا نتیجہ ہے۔ ندی کا نظام کاشتکاری، پینے کا پانی، جہاز رانی، بجلی اور آبادی کے قائم ہونے میں مدد دیتا ہے۔ان کے محل وقوع کی بنیاد پر ہندوستان کے آبی نظام کو دو بڑے گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔جو حسب ذیل ہیں۔

(1) ہمالیہ کی ندیاں اور (2) جزیرہ نمائی ندیاں

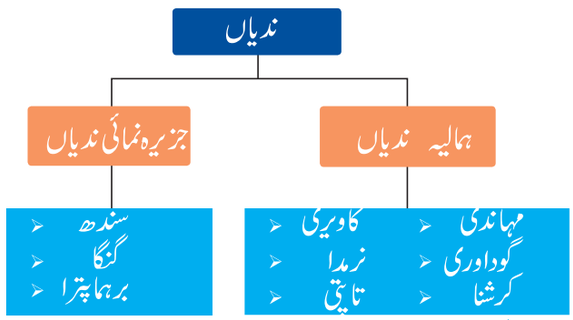

ہمالیہ کی ندیاں (Himalayan Rivers) :

یہ ندیاں شمالی ہندوستان میں پائی جاتی ہیں۔اور ہمالیہ سے نکلتی ہیں۔لہذا ان کو ہمالیہ کی ندیاں کہا جاتا ہے۔یہ سال بھر بہنے والی ندیاں ہیں۔

a) سندھ ندی کا نظام (The Indus River System)

سندھ ندی دنیا کی ایک بہت بڑی ندی ہے۔یہ تبت کے قریب مان سرور (Manasarovar) تالاب کے قریب کیلاش سلسلے کے شمالی ڈھلوانوں سے شروع ہوتی ہیں۔جس کا ارتفاع تقریباً 5,150 میٹر ہے۔اس کی لمبائی تقریباً 2,880 کلومیٹر ہے۔(ہندوستان میں اس کی وسعت صرف 709 کلومیٹر ہے)۔اس ندی کا کل آبی رقبہ 11,65,500 مربع کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے جس میں کا 3,21,289 مربع کلومیٹر رقبہ پاکستان میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ ندی لداخ اور زسکر سلسلے سے بہتی ہوئی گہرے گھائی تنگ راستے کو قائم کرتی ہے۔یہ ندی جموں اور کشمیر سے ہوتی ہوئی جنوب میں چلار کہ قریب مڑ کر پاکستان میں داخل ہو جاتی ہے۔اس کی بڑی معاون ندیاں جہلم، چناب (سندھ کی سب سے بڑی معاون) راوی، بیاس اور ستلج ہیں، بحیرہ عرب میں جا گرتی ہیں۔

b) گنگا ندی کا نظام (The Ganga River System)

گنگا ندی کا نظام ، ہندوستان کا سب سے بڑا آبی نظام ہے۔ ہندوستان میں اس کے پھیلاؤ کا رقبہ 8,61,404 مربع کلومیٹر ہے۔ ہندوستان میں گنگا کے میدان کا علاقہ سب سے زیادہ آبادی کی کثافت والا علاقہ ہے۔اور اس ندی کے کنارے کئی شہریں ترقی پا چکی ہیں۔گنگا ندی، اتراکھنڈ صوبہ کے اتر کاشی ضلع کے گنگوتری برفانی تودوں (glaciers) سے بھاگی رتی کے طور پر (7010 میٹر ارتفاع) سے شروع ہوتی ہے۔گنگا ندی کی لمبائی تقریباً 2525 کلومیٹر ہے شمال

10th ss geo 1. location, relief
Thursday, May 21, 2020 12:07:02 PM

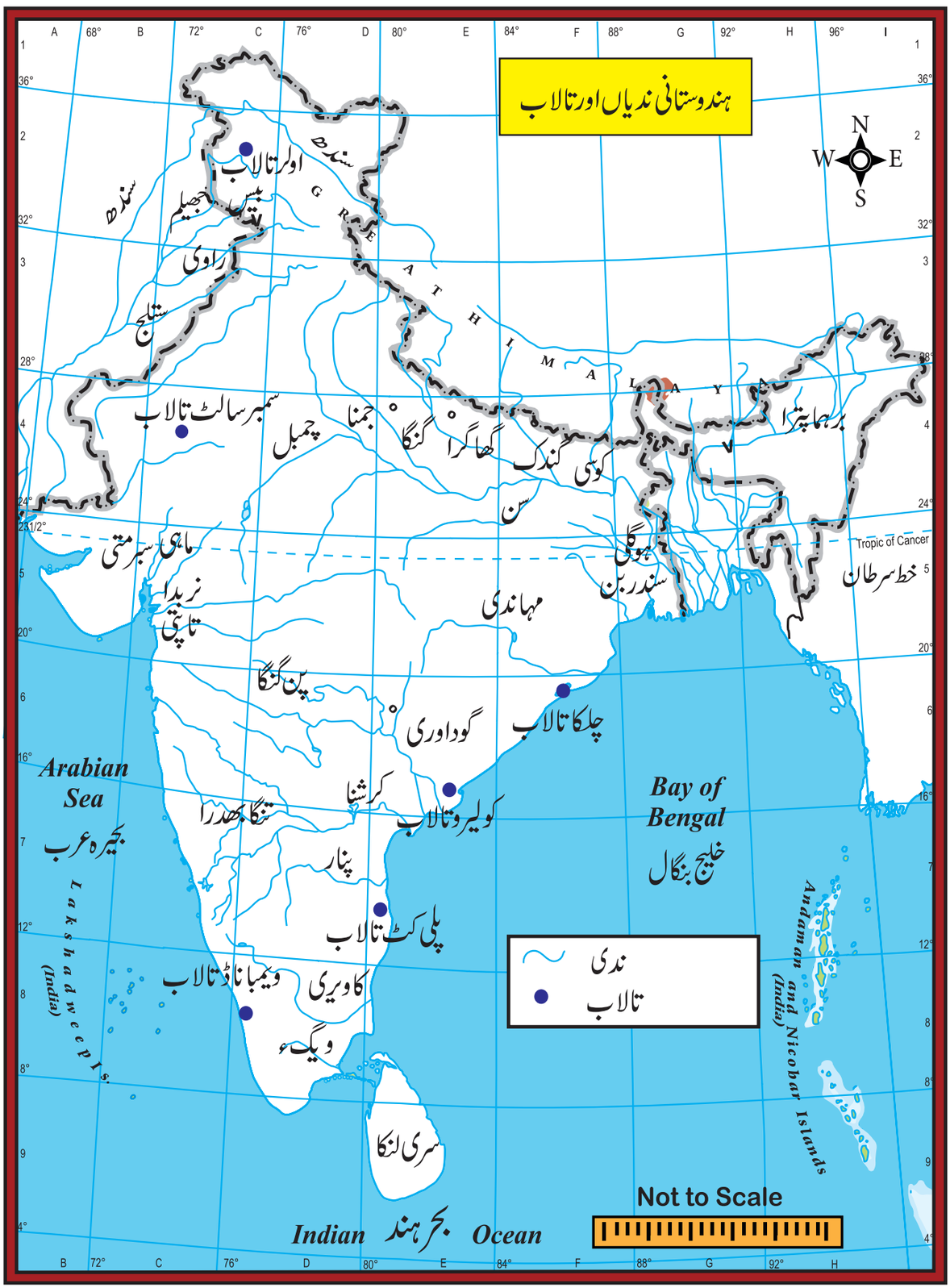

10th ss geo 1. location, relief
Thursday, May 21, 2020 12:07:03 PM

سے اس کی بڑے معاون ندیاں گومتی، گنڈک، کوسی اور گھاگرا ہیں۔اور جنوب سے اس کی معاون جمنا (گنگا کی سب سے بڑی معاون)، سن (son) اور چمبل وغیرہ ہیں۔گنگا ندی کو بنگلہ دیش میں پدما ندی کہا جاتا ہے۔گنگا اور برہم پترا ندی مل کر بنگلہ دیش میں خلیج بنگال میں ملنے سے پہلے دنیا کا سب سے بڑا ڈیلٹا سندربن (sundarban) بناتے ہیں۔



گنگا ندی-ہردوار

c) برہم پترا ندی کا نظام (The Bramaputra River)

برہم پترا ندی کی ابتدا کیلاش سلسلہ کے چیما نگ ڈنگ (Chemayung dung) برف کے تودوں سے شروع ہوکر تبت کے مان سرور تالاب کے مشرقی جانب (5150 میٹر ارتفاع) سے نکلتی ہے۔اس کا کل رقبہ تقریباً 5 بھاگی رتی کے طور پر 5,80,000 مربع کلومیٹر ہے۔مگر ہندوستان میں موجود اس کا نکاسی رقبہ 1,94,413 مربع کلومیٹر ہے۔اس ندی کو تبت میں سانگ پو (Tsangpo) (صاف کرنے والا) کہا جاتا ہے۔اس ندی کی لمبائی تقریباً 2,900 کلومیٹر ہے (ہندوستان میں 900 کلومیٹر) یہ ہندوستان کو اروناچل پردیش کے تنگ راستے گاٹی سے داخل ہوتا ہے۔ جس کو دہانگ کہا جاتا ہے۔اس کی کئی معاون ندیاں ہیں۔ان میں چند ٹسٹا منس، بارک، سنن سری وغیرہ ہیں۔اس ندی کو بنگلہ دیش میں جمنا کہا جاتا ہے۔بنگلہ دیش میں گنگا ندی کے ساتھ ملنے کے بعد یہ میگھنا (Meghna) کہلاتی ہے۔

ہمالیہ ندیوں کی خصوصیات
(Characteristic of Himalayan Rivers)

- لمبی اور چوڑی ہیں۔
- سال بھر بہتی ہیں۔
- آبی بجلی تیار کرنے کے لیے نامناسب ہیں۔
- متوسط اور کم تر رفتار کی جہاز رانی کے قابل۔

جزیرہ نمائے ہند کے دریا (Peninsular Rivers)

جنوبی ہندوستان میں موجود ندیوں کو جزیرہ نما دریا کہا جاتا ہے۔ ان میں اکثر دریا مغربی گھاٹ سے شروع ہوتی ہیں۔یہ موسم کے لحاظ پر مبنی دریا (سال بھر نہ بہنے والے) ہیں۔ان میں اکثر پانی کے حجم میں کمی پیشی واقع ہوتی رہتی ہے، کیونکہ ان ندیوں کا دارومدار بارش حاصل کرنے کی بنیاد پر ہوتا ہے۔یہ ندیاں وادیوں میں تیزی سے بہتی ہیں بہنے کی رخ کی بنیاد پر جزیرہ نما دریاؤں کو (1) مغربی جانب بہنے والی اور (2) مشرقی جانب بہنے والی ندیوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

مشرقی جانب بہنے والی ندیاں (East Flowing Rivers)

a) مہاندی (Mahandi) :

مہاندی چھتیس گڑھ کے رائے پور ضلع میں سہاوا (sihawa) کے قریب شروع ہوکر اوڈیشا (odisha) تک بہتی ہے۔اس کی لمبائی 851 کلومیٹر ہے۔سیونا تھ (sevnath)، تیلن (Telen) سندور (Sandur) اور اِب (Ib) اس کی بڑی معاون ندیاں ہیں۔ مہاندی کا اہم دریا تقسیم پا کر کئی تقسیم کنندے (distributaries) جیسے پائکا (Paika)، بروُپا (Birupa)، چتر تالہ (Chitartala)، گنگوتی (Genguti) نن (Nun) میں بٹ جاتا ہے۔یہ تمام تقسیم کنندے مہاندی ڈیلٹا کو بناتے ہیں۔جو ہندوستان کا یہ سب سے بڑا ڈیلٹا ہے۔مہاندی اپنے پانی کو خلیج بنگال میں شامل کرتی ہے۔

b) گوداوری (Godavari) :

جزیرہ نما دریاؤں میں گوداوری سب سے لمبی دریا ہے۔(1456 کلومیٹر) اس کا رقبہ 3.13 لاکھ مربع کیلومیٹر ہے۔اس کو مزید وریدھا گنگا (Vridha) بھی کہا جاتا ہے۔اس کی شروعات مہاراشٹرا کے ناسک صوبہ ضلع سے ہوتی ہے۔جو کہ مغربی گھاٹ کا ایک حصہ ہے۔ یہ خلیج بنگال میں ملنے سے پہلے تلنگانہ اور آندھرا پردیش صوبوں سے بہتا ہے۔پورنا (Purna)، پن گنگا (Penganga) پرانیتا (Pranitha) اندراوتی، تل (Tel) سلامی (Salami) اس کی معاون ندیاں ہیں۔یہ ندی راجہ مندری کے قریب دو دھاروں وسستا اروگوتمی میں بٹ کر ہندوستان کا ایک بڑا ڈیلٹا بناتی ہے۔گوداوری کے ڈیلٹا علاقہ میں کولیرو نامی تازہ پانی کا تالاب پایا جاتا ہے۔

c) کرشنا (Krishna) :

کرشنا ندی، مہاراشٹرا کے مغربی گھاٹ کے مقام مہابلیشور کے چشموں سے شروع ہوتی ہے۔اس کی لمبائی 1400 کلومیٹر اور اس کا رقبہ 2.58 لاکھ مربع کیلومیٹر ہے۔یہ جزیرہ نما ندیوں کی دوسرا بڑی ندی ہے۔بھیما پداوا گومسی کوینا اور تنگا بھدرا اس کی معاون ندیاں ہیں۔ یہ مزید آندھرا پردیش سے بہہ کر خلیج بنگال کے ہما سلہ دیوی (Hamasaladeevi) میں آ کر ملتا ہے۔

10th ss geo 1. location, relief
Thursday, May 21, 2020 12:07:04 PM

d) کاویری (Kaveri) :

کاویری ندی کرناٹکا کے کوڈگو(Kudagu)پہاڑیوں کا تالا کاویری سے شروع ہوتی ہے۔ اس کی لمبائی800 کلومیٹر ہے۔ کاویری ندی کو دکشن گنگا یا جنوب کی گنگا بھی کہتے ہیں ۔ ہرنگی(Harangi) ، ہیماوتی، کبینی(Kabini) ،بھوانی، ارکاوتی، نویل، امراوتی وغیرہ اس کی اہم معاون ندیاں ہیں۔کرناٹکا میں یہ ندی دو مرتبہ تقسیم پاکر سری رنگا پٹنم اور سواسمدرم (Sivasamudram) کے مقدس جزیروں کو بناتا ہے۔ٹمل ناڈو میں داخل ہونے کے بعد لگا تار سلسلہ وار مروڑ دار گھائیوں سے پار کرتے ہوئے ہوگ نیکل آبشار میں آپہنچتا ہے۔اور پھر سیلم کے قریب تنگ گھائیوں میں بہتی ہے۔کاویری سریرنگم جزیرہ میں دو چشموں کولی رون ندی اور کاویری میں بٹ جاتی ہے۔ آخر کار ،پومپو ہار (Poopuhar) کے قریب خلیج بنگال میں شامل ہوجاتی ہے۔

مغربی جانب بہنے والی ندیاں (West Flowing Rivers)

a) نرمدا (Narmada) :

یہ ندی مدھیہ پردیش کے امرکنٹک سطح مرتفع سے1057 میٹر ارتفاع کی بلندی سے شروع ہوتی ہے۔اور تقریبا1312 کلومیٹر کا فاصلہ تک بہتی ہے۔اسکا رقبہ98796 مربع کلومیٹر ہے۔یہ خلیج کامبے کے ذریعے بحیرہ عرب میں گرنے سے پہلے 27 کلومیٹر لمبی کھاڑی کو بناتا ہے۔جزیرہ نما ہندوستان کے مغرب سے بہنے والی ندیوں میں یہ سب سے لمبی ندی ہے۔اس کا معاون برہنر، ہلون، ہران، بنجر، دودھی شکر، تاوا، برنا اور کولار وغیرہ ہیں۔

b) تاپتی (Tapti) :

تاپتی، جزیرہ نمائے ہندوستان کی ایک بڑے دریاؤں میں سے ایک ہے۔جس کی لمبائی تقریبا724 کلومیٹر ہے۔اس کے پھیلاؤ کا رقبہ مربع65,145 مربع کلومیٹر ہے۔تاپتی ندی مدھیہ پردیش کے بیتول(Betul) ضلع کے ملتائی(Multai) کے قریب سے نکلتی ہے جس کا ارتفاع 752 میٹر ہے ۔ جزیرہ نمائے ہندوستان کے تینوں ندیوں میں سے یہ ایک ندی ہے جو مشرق سے مغرب کی طرف بہتی ہے۔بقیہ دو ندیاں نربدا اور ماہی ہیں۔اس کی اہم معاون ندیاں واکی (vaki)،گومئی(Gomai)، ارو ناوتی(Arunavati)، انیر(Aver) ،نیسو(Nesu) ،بورے(Buray) ، پنجھرا(Panjhra) اور بوری(Bori) ہیں۔ خلیج کامبے سے گزر کر یہ بحیرہ عرب میں جا گرتی ہے۔

جنوبی ہندوستان کی ندیوں کی خصوصیات
(Characteristerics of South Indian Rivers)

- مغربی گھاٹ سے شروع ہوتی ہیں۔
- چھوٹے اور تنگ ہیں۔
- سال بھر نہ بہنے والی۔
- آبی برقی طاقع کی پیداوار کے لیے موضوع۔
- جہاز رانی کے لیے فائدہ مند نہیں۔

اعادہ Recap

- ہندوستان طبیعی جغرافیائی طور پر پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔شمالی پہاڑیاں ،شمالی عظیم میدان، سطح مرتفع علاقے ، ساحلی میدان اور جزیرے۔
- شمالی ہندوستان کو تین طرح سے تقسیم کیا گیا ہے۔
  ہمالیہ سے پرے ، ہمالیہ اور مشرقی پہاڑیاں۔
- شمالی عظیم میدان چار طرح سے تقسیم کیے گئے ہیں۔ راجستھان کا میدان، پنجاب - ہریانہ کا میدان، گنگا کا میدان اور برہم پترا کا میدان۔
- ہندوستان کے سطح مرتفع علاقہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ابھری زمینیں اور سطح مرتفع دکن
- اندومان اور نکوبار اور لکشد ویپ جزیرے ہندوستان کے دو بڑے جزیروں کے گروہ ہیں۔
- ہندوستان کے آبی نظام کو دو طرح سے تقسیم کیا گیا ہے۔ شمالی ہندوستانی (ہمالیہ) ندیاں اور جزیرہ نما ہند کی ندیاں
- نرمدا، تاپتی ، ماہی اور سابرمتی ندیاں بحیرہ عرب میں شامل ہوتی ہیں۔
- مہاندی، گوداوری، کرشنا اور کاویری مشرق سے بننے والی بڑی ندیاں ہیں اور یہ خلیج بنگال میں جا گرتی ہیں۔

100 95 75 25 5 0
10th ss geo 1. location, relief
Thursday, May 21, 2020 12:07:04 PM

EXERCISE مشق

YIL93

I ۔ صحیح جواب منتخب کیجئے:

1) ہندوستانی کی شمال-جنوبی وسعت۔
   a) 2500 کلومیٹر b) 2933 کلومیٹر
   c) 3214 کلومیٹر d) 2814 کلومیٹر

2) اس ندی کو بہار کا غم کہا جاتا ہے۔
   a) نرمدا b) گوداوری
   c) کوسی d) دامودر

3) زمینی حصے کے تینوں جانب سمندر ہوتو وہ ..... کہلاتا ہے۔
   a) ساحل b) جزیرہ
   c) جزیرہ نما d) آبنائے

4) آبنائے پاک اور خلیج کار پاکستان کو اس سے جدا کرتے ہیں۔
   a) گوا b) مغربی بنگال
   c) سری لنکا d) مال دیپ

5) جنوبی ہندوستان کی سب سے اونچی چوٹی
   a) اوٹی b) کوڈئی کنال
   c) انئی مڈی d) جندھا گڑا

6) .....میدان پرانی سیلابی مٹی سے تشکیل پائے۔
   a) بھابر b) ترائی
   c) بھانگر c) خدر

7) پلی کٹ تالاب ان دونوں ریاستوں کے درمیان واقع ہے۔
   a) مغربی بنگال اور اوڈیشہ
   b) کرناٹک اور کیرالا
   c) اوڈیشا اور آندھرا پردیش
   d) تامل ناڈو اور آندھرا پردیش

II۔ جوڑ لگائیے :

1) سانگ پو - گنگا ندی کی معاون
2) جمنا - ہندوستان کی اونچی چوٹی
3) نئی سیلابی مٹی - تبت میں برہم پترا ندی
4) مونٹ گاڈوِن (K2) - ساحلی میدان
5) کورومنڈل ساحل - خدر

III۔ وجوہات بتائیے :

1) ہمالیہ کم سن (جوان) لفافی کے پہاڑیں کہلاتے ہیں۔
2) شمالی ہندوستان کی ندیاں سال بھر بہتی ہیں۔
3) جنوبی ہندوستان کی ندیاں مشرق کی جانب بہتی ہیں۔

IV۔ مندرجہ ذیل کے درمیان فرق لکھئے:

1) ہمالیہ کی ندیاں اور جزیرہ نما کی ندیاں
2) مغربی گھاٹ اور مشرقی گھاٹ
3) مغربی ساحلی میدان اور مشرقی ساحلی میدان

V. مختصر جواب دیجیے:

1) ہندوستان کے پڑوسی ممالک کے نام لکھئے؟
2) IST کی اہمیت بیان کیجئے؟
3) سطح مرتفع دکن پر مختصر نوٹس لکھئے؟
4) ہندوستان کے مغربی جانب بہنے والی ندیوں کی فہرست بنائیے؟
5) لکشدویپ جزیرہ کے گروہوں پر مختصر نوٹس لکھئے۔

100
95
75
25
5
0
10th ss geo 1. location, relief
Thursday, May 21, 2020 12:07:05 PM

VI۔ پیراگراف میں جواب دیجئے:

1) مشرقی پہاڑوں کی تقسیم اور ہندوستان میں اس کی اہمیت پر وضاحت کیجئے۔

2) ہندوستان کے جزیرہ نما کی اہم ندیوں پر نوٹس لکھئے۔

3) گنگا کے ظرف (Basin) سے متعلق تفصیلی طور پر بیان کیجئے۔

VII۔ نقشہ کی مشق :

ہندوستان کے out line نقشے میں ذیل کی نشان دہی کیجئے۔

1) اہم پہاڑی سلسلے - کراکورم ، لداخ ، زسکر ، اراولی ، مغربی گھاٹ ، مشرقی گھاٹ

2) مشہور ندیاں - سندھ ، گنگا ، برہم پترا ، نرمدا ، تاپتی ، مہاندی ، گوداوری ، کرشنا اور کاویری

3) مشہور سطح مرتفع - مالوہ ، چھوٹا ناگپور ، دکن

VIII. کارروائیاں :

1) ہندوستان کی جزیرہ نمائی سطح مرتفع کے نقشے کا مشاہدہ کیجئے اور ہندوستان کے مشہور سطح مرتفع کی تفصیل کا مشاہدہ کیجئے۔

2) ہندوستان کے جزیرہ نما کے مشہور مشرقی جانب اور مغربی جانب بہنے والے دریاؤں کو بتاتے ہوئے ایک جدول تیار کرو۔

3) فرض کیجئے کہ آپ مغربی بنگال سے گجرات کی جانب ہندوستان کے خوبصورت صوبوں کے حدود سے سفر کر رہے ہیں ۔آپ جن صوبوں سے گزریں گے،ان کے نام بتایئے۔

4) ان صوبوں کو معلوم کیجئے، جہاں سے گنگا ندی بہتی ہے۔

5۔ ایک جدول بنایئے جس میں ہندوستان کے اہم ندیوں (دریاؤں) کے نام، ان کی شاخیں، نکلنے کا مقام، لمبائی اور رقبہ بتایا گیا ہو۔

REFERENCE BOOKS مزید استفادہ کے لئے کتابیں

1. Husain, M. (2015). Geography of India (6th Edition). McGraw Hill Education, New Delhi.
2. Siddhartha, K. and Mukherjee, S. (2013). Geography through Maps (11th Edition). Kisalaya Publications Pvt. Ltd., New Delhi.
3. Singh, G. (1976). A Geography of India. Atma Ram & Sons Publications, New Delhi.
4. Singh, S. and Saroha, J. (2014). Geography of India (1st Edition). Access Publishing India Pvt. Ltd., New Delhi.

INTERNET RESOURCES انٹرنٹ کے ذرائع

1. http://www.nplindia.in/
2. http://india-wris.nrsc.gov.in/
3. http://ncert.nic.in/ncerts/l/iess102.pdf
4. http://www.scert.kerala.gov.in/images/text_books/chapter%204.pdf

10th ss geo 1. location, relief
Thursday, May 21, 2020 12:07:05 PM



اکائی - 2

ہندوستان کی آب وہوا اور قدرتی نباتات

Climate and Natural Vegetation of India

سیکھنے کے مقاصد :

- ہندوستان کی آب ہوا پر قابو کرنے والے عناصر کی وضاحت کرنا
- ہندوستان کے مختلف موسموں کی خصوصیات کو سمجھنا
- بارش کی تقسیم کو جاننا
- ہندوستان کی مختلف قسم کے قدرتی نباتات اور جنگلاتی زندگی کو پڑھنا

SPNOJ

تعارف : Introduction

ہم موسمِ گرما میں زیادہ پانی پیتے ہیں مگر اسی مقدار کے پانی کو موسم سرما میں استعمال نہیں کرتے۔ اسی طرح موسمِ گرما میں سوتی کپڑے یا ہلکے کپڑے پہنتے ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ شمالی ہندوستان والے موسمِ سرما میں وزنی اونی کپڑے پہنتے ہیں؟ شمالی ہندوستان میں اونی کپڑوں کا استعمال کیوں کرنا چاہئے، جب کہ جنوبی ہندوستان والے اونی کپڑے کیوں نہیں پہنتے ؟ یہ شمالی اور جنوبی ہندوستان کے درمیان آب و ہوا کے درمیان پیدا ہونے والے اثرات کی وجہ سے ہے۔

معتدل آب وہوا (Equable) مزید برطانوی آب وہوا (British) بھی کہلاتا ہے جو کہ نہ زیادہ گرم ہے، نہ زیادہ ٹھنڈا۔

کیا ہم جانتے ہو؟

2.1 آب وہوا پر اثر انداز ہونے والے عناصر
The Factors affecting the Climate

ہندوستان کی آب و ہوا عناصر جیسے عرض البلد، سمندر سے فاصلے، مانسونی ہواؤں، نشیب وفرازی خصوصیات اور تیز آندھی سے متاثر ہوتی ہیں۔

عرض البلد (Latitude)

عرض البلدی کے طور پر ہندوستان 8°4' N اور 37° 6' N عرض البلد کے درمیان واقع ہے۔ خط سرطان ملک کو دو حصوں پر تقسیم کرتا ہے۔ خط سرطان کے جنوب کے جانب کے مقام میں انتہائی شدت کی تپش ہوتی ہے اور سال بھر میں کسی بھی قسم کا سخت سردی کا موسم نہیں ہوتا۔ جب کہ اس علاقے کا متوازی شمالی حصہ نیم منطقہ حارہ آب و ہوا سے دوچار ہوتا ہے۔ یہاں موسم گرما میں 40° C سے بھی زیادہ انتہائی تپش ہوتی ہے اور موسم سرما میں تپش منجمد نقطہ کے قریب ہوجاتی ہے۔

ارتفاع/ بلندی (Altitude)

جب بلندی بڑھنے لگتی ہے تو تپش کم ہونے لگتی ہے۔ ہر 1000 میٹر کی بلندی (ascent) پر تپش 6.5°C کی شرح سے گھٹنے لگتی ہے۔ اس کو عام زوالی شرح (Normal lapse rate) کہتے ہیں۔

لہذا پہاڑی مقامات کی بہ نسبت میدانوں کے مقامات ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ اسی بناء پر جنوبی ہندوستان کے مقامات بھی اونچی بلندی پر سرد آب و ہوا رکھتے ہیں۔ جنوبی ہندوستان میں اوٹی اور دیگر کئی پہاڑی مقامات اور ہمالیہ کے سلسلے جیسے مسوری، شملہ وغیرہ عظیم میدانی مقاموں کی بہ نسبت نہایت ٹھنڈے ہوتے ہیں۔

چنئی (6.7m) میں اگر تپش 35°C ہو تو اوٹی (2240m) کی تپش معلوم کیجئے۔

سمندر سے دوری

سمندر سے دوری نہ صرف تپش اور دباؤ میں فرق لاتی ہے بلکہ بارش کی مقدار پر بھی یہ اثر انداز کرتی ہے۔ ہندوستان کا بڑے رقبہ

100 95 75 25 5 0

10th ss Geo 2. Climate
Friday, May 22, 2020 4:23:20 PM

والا علاقہ خصوصاً جزیرہ نما علاقہ، سمندر سے زیادہ کچھ دور نہیں ہے مگر یہ پورا علاقہ سمندری ساحل کے آب و ہوا پر منحصر ہوتا ہے۔ ملک کے اس حصے میں کوئی خاص نمایاں طور پر سردی نہیں ہوتی اور یہاں کی تپش عام طور پر اکثر معتدل ہوتی ہے۔ مرکزی اور شمالی ہندوستان کے علاقے سمندری اثر و رسوخ کی غیر موجودگی کی وجہ سے بہت سی موسمی تبدیلیاں رکھتی ہیں۔ یہاں موسم گرما گرم اور سرما میں، ٹھنڈا رہتا ہے۔ کوچین کی سالانہ تپش ساحل سے قریب رہنے کی وجہ سے 30°C سے زیادہ نہیں بڑھتی۔ جب کہ دہلی، اندرونی حصے میں رہنے کے باوجود 40°C سے بھی زیادہ تپش رکھتا ہے۔ ساحلی علاقوں کے قریب کی ہوا میں نمی زیادہ ہوتی ہے اور ان میں تیز حرکت کرنے کی قابلیت ہوتی ہے۔ اس حقیقت کی بنا پر، ساحل سے قریب واقع کولکٹہ میں بارش کی شرح 119 سمر ہوتی ہے اور یہ اندرونی علاقے میں موجودہ بیکانر Bikaner اس کی شرح بہت ہی کم یعنی 24 سمر ہوتی ہے۔

مانسونی ہوا Monsoon Winds

سب سے زیادہ غالب خصوصیت جو ہندوستان کی آب و ہوا کو متاثر کرتا ہے وہ مانسونی ہوا ہے۔ یہ موسمی مخالف ہوائیں ہوتی ہیں اور ہندوستان سال کے کچھ حصوں کے لئے ان ہواؤں کے اثر و رسوخ سے دو چار ہوتا رہتا ہے۔ حالانکہ وسطی جون کے ماہ میں، مرکزی ہندوستان میں سورج کی شعائیں عمودی طور پر ہوتی ہیں۔ ہندوستان میں موسم گرما مئی کے آخر میں ختم ہوجاتا ہے۔ یہ اس لئے کہ جنوبی مغربی مانسونی کی شروعات ہندوستان کی پوری تپش کو گھٹا گھٹا کر مزید ملک کے کئی حصوں میں معتدل تا زیادہ بارش برساتا ہے۔ اسی طرح جنوبی مشرقی ہندوستان کی آب و ہوا، شمالی مشرقی مانسون لاتا ہے۔



- موسم سے مراد کسی دئے گئے وقت میں کسی مقام کی کرہ ہوا کی حالت کو کہتے ہیں۔
- آب و ہوا (Climate) سے مراد کسی علاقے کی 30 تا 35 سال کی مدت تک کے روزانہ موسمی حالات۔

نشیب و فراز Relief

ہندوستان کے نشیب و فراز، آب و ہوا کے اہم عناصر جیسے تپش، فضائی دباؤ، ہواؤں کا رخ اور بارش حاصل کرنے کی مقدار سے زیادہ ہی اثر انداز ہوتی ہے۔ ہمالیہ، مرکزی ایشیا سے آنے والی منجمد ٹھنڈی ہواؤں کو باڑھ (رکاوٹ) Barrier کی طرح کام کرتی ہے اور ہندوستان برصغیر کو نیم گرم Warm رکھتی ہے۔

اس کے باوجود شمالی ہندوستان، موسم سرما میں بھی منطقہ حارہ کی آب و ہوا رکھتا ہے۔ جنوبی مغربی مانسون کے دوران مغربی گھاٹ کے مغربی ڈھلوانوں کے علاقے زیادہ بارش حاصل کرتے ہیں۔ اس کے برعکس، مہاراشٹرا، کرناٹکا، تلنگانہ، آندھرا پردیش اور ٹمل ناڈو کا بڑا علاقہ بارش حاصل کرتا ہے یا مغربی گھاٹ میں ہوا کے محفوظ علاقے بہت ہی کم بارش حاصل کرتے ہیں۔ اس موسم میں ساحلی علاقے میں موجود منگلور تقریباً 280 سمر بارش حاصل کرتا ہے جب کہ ہوا کے محفوظ علاقے Leeward sides میں موجود بنگلورو صرف 50 سمر بارش حاصل کرتا ہے۔

تیز ہوائیں Jet streams

تیز ہوائیں، تیز چلنے والی ہواؤں کے جھونکے blowing ہیں جو اوپری کرہ ہوا کے تنگ علاقوں Zone میں چلتی ہیں۔ تیز ہواؤں کے نظریے کے تحت، جنوبی مغربی مانسون کا آغاز زیر منطقہ حارہ کے مغربی تیز ہواؤں کا ہندوستان کے میدانوں سے تبت کے سطح مرتفع کی جانب بڑھنے کی وجہ سے پیدا ہونے والی تبدیلیاں ہیں۔ مشرقی تیز ہوائیں، جنوبی مغربی مانسون اور پسپائی مانسون ان دونوں کے دوران منطقہ حارہ کے دباؤ (depressions) پیدا کرتے ہیں۔

2.2 مانسون Monsoon

لفظ Monsoon کا مطلب عربی میں ''موسم'' ہے جس کے معنی ''موسم'' کے ہیں۔ حقیقت میں لفظ ''مانسون'' کو عرب کے جہاز رانوں نے بحر ہند کے ساحل کے اطراف، خاص طور پر بحیرہ عرب میں چلنے والی ہواؤں کے موسمی تبدیلی کے نظام کو ظاہر کرنے کے لئے کئی صدیوں پہلے استعمال کیا تھا۔ یہ موسم گرما میں جنوب-مغرب سے شمال-مشرق کی جانب اور موسم گرما میں شمال-مشرق سے جنوب-مغرب کی جانب تیزی سے چلتی ہیں۔

مانسون ایک پیچیدہ موسمیاتی مظہر ہے۔ ماہر موسمیات نے مانسون کے آغازی کے سلسلے میں کئی نظریے پیش کئے ہیں۔ حرکیاتی نظریہ (Dynamic Concept) کے مطابق مانسونی ہواؤں کا آغاز، موسمی سیاروں ہواؤں کی ہجرت اور دباؤ کا گھیراؤ (belts) اور اس کے پیچھے سورج کے اپنے مقام کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ موسم گرما کے انقلاب شمسی (Solstice) کے وقت سورج کی شعاعیں خط سرطان کے اوپر عمودی طور پر پڑتی ہیں۔ لہذا زمین کا

10th ss Geo 2. Climate
Friday, May 22, 2020 4:23:21 PM

تمام دباؤ اور ہوائی گھیراؤ جنوب کی جانب منتقل ہوجاتا ہے۔ اسی دوران، اندرونی منطقہ حارہ مائل بہ مرکز حلقہ۔
Inter- Tropical Convergence Zone - ITCZ
بھی شمالی جانب حرکت کرتا ہے اور ایک ہندوستان کا بڑا ارضی حصہ جنوبی مشرقی تجارتی ہوائیں لاتا ہے۔ خط استوا سے گذرنے کے دوران یہ ہوائیں مُڑ کر جنوبی مغرب کا رخ اختیار کرتی ہیں اور جنوبی مغربی مانسون بن جاتی ہیں۔ موسم سرما کے دوران، دباؤ اور ہوائی گھیراؤ جنوب کی جانب منتقل Shift ہوجانے کے سبب، اس علاقے میں شمال-مشرقی مانسون (تجارتی ہوائیں) لاتی ہیں۔ اس طرح کا منظّم طور پر سیاروی ہواؤں کے رخ کا بدل جانا مانسون کہلاتا ہے۔

موسم (Seasons)



ماہر موسمیات نے، ہندوستان میں چار نمایاں موسموں کی شناخت کی ہے، جو حسب ذیل ہے۔

(1) سرما یا سرد موسم (جنوری-فروری)
(2) گرما یا گرم موسم (مارچ-مئی)
(3) جنوب مغربی مانسون یا بارش کا موسم (جون-ستمبر)
(4) شمال مشرقی مانسونی موسم (اکٹوبر-دسمبر)

1۔ موسم سرما یا سرد موسم (Winter season)

اس مدت میں، سورج کی عمودی شعاعیں ہندوستان سے دور خط جدی پر پڑتی ہیں۔ لہذا ہندوستان سورج کی ترچھی شعاعیں حاصل کرنے کی وجہ سے تپش کم ہوجاتی ہے۔ سرد موسم کی خصوصیات میں صاف آسمان، عمدہ موسم، وہلکی شمالی ہوائیں، کم رطوبت اور دن لمبے ہوجانے کی وجہ سے تپش میں تبدیلی وغیرہ شامل ہیں۔ اس موسم میں ایک زیادہ دباؤ شمالی ہندوستان کی جانب پیدا ہوتا ہے۔ اور شمال-مغربی ہوائیں سندھ اور گنگا کی وادیوں سے شروع ہوتی ہیں۔ جنوبی ہندوستان میں ہواؤں کا رخ عام طور پر مشرق سے مغرب کی جانب ہوتا ہے۔ اوسط تپش شمال سے جنوب کی جانب بڑھتے چلی جاتی ہے اور ملک کے شمال سے جنوب کی جانب سفر کرنے والا شخص شمال کی جانب تپش میں کمی محسوس کرے گا۔ روزانہ کی کم سے کم تپش کا اوسط جنوب کے انتہائی حصوں میں 22° C سے، شمالی میدانوں میں 10° C اور پنجاب کے 6°C تک ہوتی ہے۔ اس موسم کے دوران عام طور پر مغربی ہمالیہ، ٹمل ناڈو اور کیرلا کے علاقے بارش حاصل کرتے ہیں۔ مغربی خلل اندازیاں اوران سے منسلک مغربی جانب کے ہوا کا کم دباؤ رکھنے والے لمبے قطع (نشیب) ملک کے شمالی حصوں میں بارش کے اہم تعلقی نظام (bearing system) رکھتے ہیں۔ تیز ہوائیں ان خلل اندازیوں کو ہندوستان کو لانے میں ایک غالب کردار نبھاتے ہیں۔ یہ خلل اندازیاں پنجاب، ہریانہ اور ہماچل پردیش میں بارش پڑنے اور جموں اور کشمیر کے پہاڑوں میں برف کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ یہ بارش موسم سرما میں گیہوں کی کاشتکاری میں نہایت فائدہ مند ثابت ہوئے ہیں۔

2۔ موسم گرما یا گرم موسم
Summer or hot weather season

اس موسم کے دوران، سورج کی عمودی (کھڑی) شعاعیں جزیرہ نما ہندوستان پر پڑتی ہیں۔ لہذا ایک مستحکم تپش میں اضافہ جنوب سے شمال کی جانب واقع ہوتا ہے۔ عملی طور پر پورے ملک میں اس موسم کے ابتدائی حصوں کے دوران کا موسم گرم اور خشک رہتا ہے۔ ملک کے ارضی علاقوں میں، کبھی کبھار وسطی اور آخری حصوں کے دوران گرج اور بارش ہوتی ہے، ملک کے پورے حصوں میں تپش بڑھنے لگتی ہے اور اپریل کے ماہ میں جنوبی ہندوستان کے اندرونی حصوں کی روزانہ اوسط تپش 30° C تا 35° C ہوجاتی ہے۔ مرکزی ہندوستان کا ارضی علاقہ گرم ہوجاتا ہے اس وقت دن میں تپش کئی مقامات میں زیادہ سے زیادہ 40° C تک پہنچ جاتی ہے۔ گجرات، شمالی مہاراشٹرا، راجستھان اور شمالی مدھیہ پردیش کے کئی مقامات میں اس موسم کے دوران دن میں تپش زیادہ اور رات میں کم تپش رہتی ہے۔

فضائی دباؤ کی وجہ سے، بحیرۂ عرب اور خلیج بنگال میں جنوب مغرب سے شمال مشرق کی جانب ہوائیں چلنے لگتی ہیں۔ یہ مئی کے ماہ میں مغربی ساحل میں قبل مانسونی جھڑی (Shower) لاتی ہیں بعض اوقات گرج کے ساتھ جھڑی بھی واقع ہوتی ہے جس کو ''آم کی جھڑی Mango showers'' کہتے ہیں۔ یہ کیرلا اور کرناٹکا کے ساحلی علاقوں کے آموں کو تیزی سے پکنے میں مدد دیتا ہے۔ ''نارویسٹرس Norwesters یا کل بئ ساکھیں Kalbaisakhis تیز مقامی طوفانیں یا سخت گرج دار طوفانیں ہیں جو کم وقفے کے دوران سخت ہوائیں لاتی اور بارش برساتی ہیں۔

اپریل اور مئی کے ماہ میں مشرقی حصوں اور مغربی بنگال، آسام اور بہار کے شمالی مشرقی حصوں میں ایسا واقع ہوتا ہے۔ شمالی مغربی سمتوں کی جانب سے یہ اپنے مقامات کو تعین کر لیتے ہیں۔

3۔ جنوبی مغربی مانسون یا بارش کا موسم
(Southwest Monsoon or Rainy Season)

جنوبی مغربی مانسون، ہندوستان کے آب وہوا کی نہایت نمایاں خصوصیات ہیں۔ جنوب مغربی مانسون کی ابتداء ملک کے جنوبی کونے سے عام طور پر جون کے پہلے ہفتے میں شروع ہوتی ہے۔ یہ کونکن ساحل میں ابتدائی جون سے آگے بڑھتے ہوئے، 15/جولائی تک ملک کے تمام حصوں کو گھیر لیتی ہے۔ یہ مانسون ElNin o جیسے عالمی مظہر سے اثر انداز ہوتا ہے۔

10th ss Geo 2. Climate
Friday, May 22, 2020 4:23:22 PM

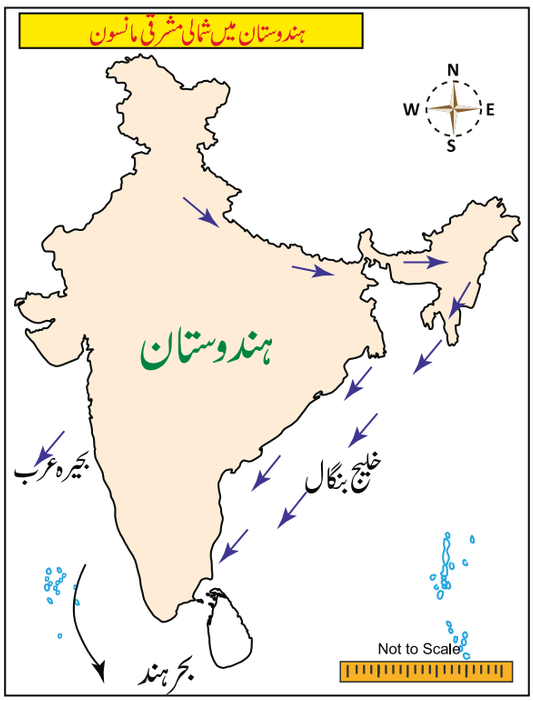

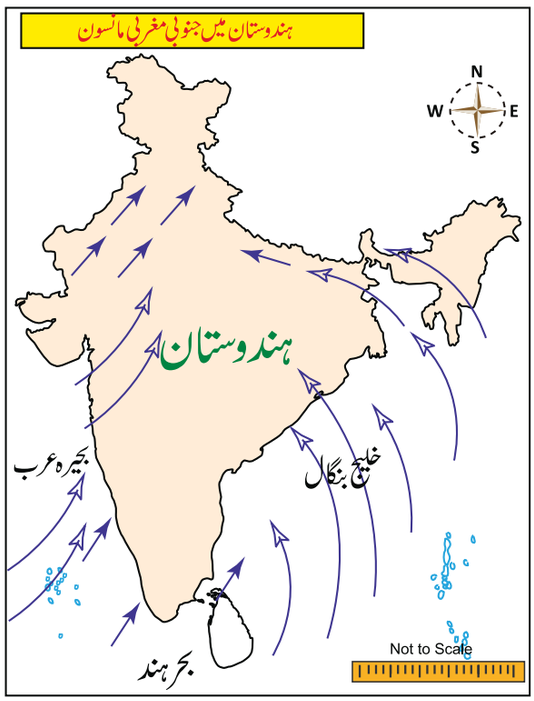

جنوب مغربی مانسون کے آغاز سے پہلے، شمالی ہندوستان کی تپش 46°C تک پہنچ جاتی ہے۔ جنوبی ہندوستان میں بجلی کی چمک اور گرج کے ساتھ اچانک آمد ہونے والے مانسون کو break یا **مانسون کا پھٹنا** کہتے ہیں ۔ یہ ہندوستان کی تپش کو بڑی حد تک کم کر دیتا ہے۔ مانسونی ہوا ہندوستانی ارضی حصوں کے جنوبی کونوں سے ٹکراتی ہوئی دو شاخوں میں بٹ جاتی ہے۔ ایک شاخ بحیرہ عرب سے شروع ہوتی ہے اور دوسری خلیج بنگال سے۔ جنوب مغربی مانسون کی بحیرہ عرب کی شاخ، ہندوستان کے مغربی ساحل میں خوب بارش برساتی ہے کیونکہ یہ مغربی گھاٹ کے ہوا کے رخ کی جانب واقع ہے۔ دوسرا حصہ جو شمال کی جانب بڑھتا ہے، ہمالیہ پہاڑوں سے رکاوٹ پا کر شمال میں خوب بارش برساتا ہے۔ چونکہ اراولی پہاڑ ہوا کے رخ کے متوازی جانب واقع ہے، اس شاخ سے راجستھان اور مغربی حصہ زیادہ بارش حاصل نہیں کرتا۔ خلیج بنگال کی شاخ سے ہوائیں شمال مشرقی ہندوستان اور میانمار کی جانب بڑھنے لگتی ہیں۔ ان ہواؤں کو گرو (Garo)، خاسی (Khasi) اور جین ٹیا (Jaintia) جیسے پہاڑی سلسلے اپنے پھندے میں لے لیتی ہیں اور میگھالیہ میں واقع ماؤسن رام (Mawsynram) میں خوب بارش پڑنے کا سبب بنتی ہیں۔ اس کے بعد، یہ ہوا مغرب کی جانب سفر کرتی ہے جس کے نتیجے میں مشرق سے مغرب کی جانب بارش میں کمی ہو جاتی ہے۔ اس لحاظ سے ہندوستان کی بارش کا 75% حصہ اس مانسون سے حاصل ہوتا ہے۔ ٹمل ناڈو چونکہ ہوا سے محفوظ سمت کی جانب واقع ہے۔ یہ صرف کم مقدار کی بارش حاصل کرتا ہے۔

4۔ شمالی مشرقی مانسونی موسم Northeast Monsoon season

جنوب مغربی مانسون، شمالی ہندوستان سے پسپائی کے لئے، جنوب کی جانب منتقل فضائی دباؤ کی وجہ سے ستمبر کے آخر میں شروع ہوتا ہے۔ ہندوستانی اراضی زمینوں سے واپس ہو کر جنوبی مغربی مانسونی ہوا خلیج بنگال کی جانب چلنے لگتی ہیں۔ زمین کی محوری گردش کی قوت Coriolis force ان ہواؤں کو موڑ دیتی ہے اور شمال مشرق کی جانب سے آگے بڑھنے میں مدد دیتی ہے۔ اس لئے اس کو شمالی مشرقی مانسون یا بعد کا مانسونی موسم کہا جاتا ہے۔ اس موسم کا مقصد ہندوستان کے برصغیر کے اوپر شمال مشرق ہوا کے نظام کو قائم کرنا ہے۔ آندھرا پردیش، ٹمل ناڈو، کیرلا اور جنوبی اندرونی کرناٹکا اپنی سالانہ بارش میں سے 35% بارش حاصل کر لیتے ہیں۔ اس موسم میں، خلیج بنگال میں طوفان پیدا ہونے کی وجہ سے ٹمل ناڈو کے کئی حصوں اور آندھرا پردیش اور کرناٹکا کے چند حصوں میں بارش ہو جاتی ہے۔ ساحلی علاقوں میں خوب بارش، تیز ہوائیں اور طوفانی تباہی سے بڑے پیمانوں میں جانی اور مالی نقصان ہوتا ہے۔ دن کی تپش پورے ملک میں گھٹتی چلی جاتی ہے۔ ملک کی شمال-مغربی حصوں کی تپش اکٹوبر میں 38° C سے گھٹ کر نومبر میں 28° C ہو جاتی ہیں۔

10th ss Geo 2. Climate
Friday, May 22, 2020 4:23:23 PM

کیا تم جانتے ہو؟

ماؤسن رام Mawsynram دنیا کا سب سے زیادہ بارش 1141 (سم) حاصل کرنے والا علاقہ ہے۔ یہ میگھالیہ میں واقع ہے۔

2.3 بارش کی تقسیم (Distribution of rainfall)

ہندوستان کی اوسط سالانہ بارش 118 سم ہے۔ پھر بھی، ملک میں بارش کی علاقائی تقسیم (Spatial) نہایت ہی غیر یکساں Uneven ہوتی ہے۔ تقریباً 11% رقبہ 200 سم سے بھی زیادہ سالانہ بارش حاصل کرتا ہے۔ 21% رقبہ، 125 تا 200 سم حاصل کرتا ہے۔ 21% رقبہ 125 تا 200 سم حاصل کرتا ہے۔ 37% رقبہ 75 تا 125 سم، 24% رقبہ تا 75 سم اور 7% رقبہ 35 سم سے بھی کم بارش حاصل کرتا ہے۔ مغربی ساحلی علاقہ، آسام، جنوبی میگھالیہ، تری پورہ، ناگالینڈ اور اروناچل پردیش بہت ہی زیادہ بارش حاصل کرنے والے علاقے ہیں۔ یعنی 200 سم سے بھی زیادہ۔ پور اراجستھان، پنجاب، ہریانہ، اتر پردیش کا مغربی اور جنوب مغربی حصہ، مغربی گھاٹ کا مکمل سطح مرتفع دکن کا علاقہ سوائے چند علاقوں کے ٹمل ناڈو کا ساحلی علاقہ 100 سم سے بھی کم بارش حاصل کرتا ہے۔ بقیہ علاقے 100 تا 200 سم سے بھی کم بارش حاصل کرتے ہیں۔ بقیہ علاقے 100 تا 200 سم کی وسعت کے درمیان بارش حاصل کر لیتے ہیں۔

2.4 قدرتی نباتات Natural Vegetation

قدرتی نباتات سے مراد براہِ راست یا بلا راست انسانوں کے ذریعے غیر اثر انداز (Unaffected) ہونے والا پودوں کا قبیلہ (Community) ہے۔ ان کا اپنا وجود چند قدرتی ماحول میں واقع ہے۔ قدرتی نباتات میں پودوں کی تمام زندگی کی شکلیں جیسے درخت، جھاڑیاں، جڑی بوٹیاں اور پھلی دار بوٹیاں (Forbs) وغیرہ شامل ہیں جو قدرتی طور پر لمبے وقفے کے لئے بغیر انسانی رکاوٹوں کے کسی علاقے میں نشوونما پاتے ہیں۔ آب و ہوا، مٹی اور زمینی شکل کی خصوصیات قدرتی نباتات کی اہم ماحولیاتی قابوگر ہیں۔

اوپر کی عناصر کی بنیاد پر، ہندوستان کی قدرتی نباتات کو مندرجۂ ذیل قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

منطقہ حارّہ کے سدابہار جنگلات
Tropical Evergreen Forest

یہ جنگلات 200 سم یا اس سے زیادہ سالانہ بارش حاصل کرنے والے علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ سالانہ تپش تقریباً 22°C سے زیادہ ہوتی ہے اور سالانہ اوسط رطوبت اس علاقہ میں 70 فی صد سے زیادہ ہوتی ہے۔ مہاراشٹرا کے مغربی گھاٹ، کرناٹکا، کیرلا، اندمان، نکوبار جزائر، آسام، مغربی بنگال، ناگالینڈ، تری پوری، میزورام، منی پور اور میگھالیہ جیسے صوبوں میں اس قسم کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ یہاں کی اہم دریافتیں ربڑ، مہاگنی، آبنوس، کینڈس Candes، تاڑ، لوہا لکڑی اور سرو وغیرہ ہیں۔ نقل و حمل کی سہولتوں کی کمی کے باعث ان سے زیادہ فائدہ اٹھایا نہیں گیا ہے۔

منطقہ حارہ کے پت جھڑ کے جنگلات
(Tropical Deciduous Forest)

یہ 100 تا 200 سم سالانہ بارش حاصل کرنے والے علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ ''مانسونی جنگلات'' بھی کہلاتے ہیں۔ اس علاقے کی سالانہ اوسط تپش تقریباً 27° C اور سالانہ اوسط اضافی رطوبت 60 تا 70 فی صد ہوتی ہے۔ ان جنگلات کے درخت اپنے پتوں کو موسم بہار اور ابتدائی گرما میں جھڑا دیتے ہیں (اس قسم کے نمایاں قدرتی نباتات زیر ہمالیہ علاقے۔ پنجاب سے آسام، عظیم میدان۔ پنجاب، ہریانہ، اتر پردیش، بہار، مغربی بنگال، مرکزی ہندوستان۔ جھاڑکنڈ، مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ، جنوبی ہندوستان۔ مہاراشٹرا، کرناٹکا، تلنگانہ، آندھرا پردیش، ٹمل ناڈو اور کیرلا جیسے صوبوں میں پائے جاتے ہیں۔ ساگوان اور سال یہاں کی مشہور درختیں ہیں۔ صندل، خوشبودار لکڑی، کسم، مہوا، پالاس، ہلڈو، آملہ، پڈاک، بانس اور ٹینڈو جیسے دیگر درخت بھی اقتصادی اہمیت رکھتی ہیں۔ یہ جنگلات مزید خوشبودار تیل، وارنش، صندل کا تیل اور عطر فراہم کرتے ہیں۔

منطقہ حارہ کے خشک جنگلات
(Tropical Dry Forest)

یہ 50 تا 100 سم سالانہ بارش حاصل کرنے والے علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ تغیر پذیر قسم کے جنگلات کا نقشہ کھینچتے ہیں۔ یہ جنگلات مشرقی راجستھان، ہریانہ، پنجاب، مغربی اتر پردیش، مدھیہ پردیش، مشرقی مہاراشٹر، تلنگانہ، مغربی کرناٹکا اور مشرقی ٹمل ناڈو میں پائے جاتے ہیں۔ یہاں کے اہم انواع مہوہ، برگد، املتاس، پالاس، ہالڈو، کیکر، بانس، ببول، خیر Khair وغیرہ ہیں۔

صحرائی اور نیم صحرائی نباتات: یہ مزید منطقہ حارہ کے کانٹے دار جنگلات بھی کہلاتا ہے۔ یہ 50 سم سے بھی کم سالانہ بارش حاصل کرنے والے مقاموں میں پایا جاتا ہے۔ یہاں کم رطوبت اور زیادہ تپش ہوتی ہے۔ یہ جنگلات شمالی مغربی ہندوستان میں پائے جاتے ہیں جس میں مغربی راجستھان، جنوبی مغربی ہریانہ، شمالی گجرات اور

100 95 75 25 5 0
10th ss Geo 2. Climate
Friday, May 22, 2020 4:23:24 PM

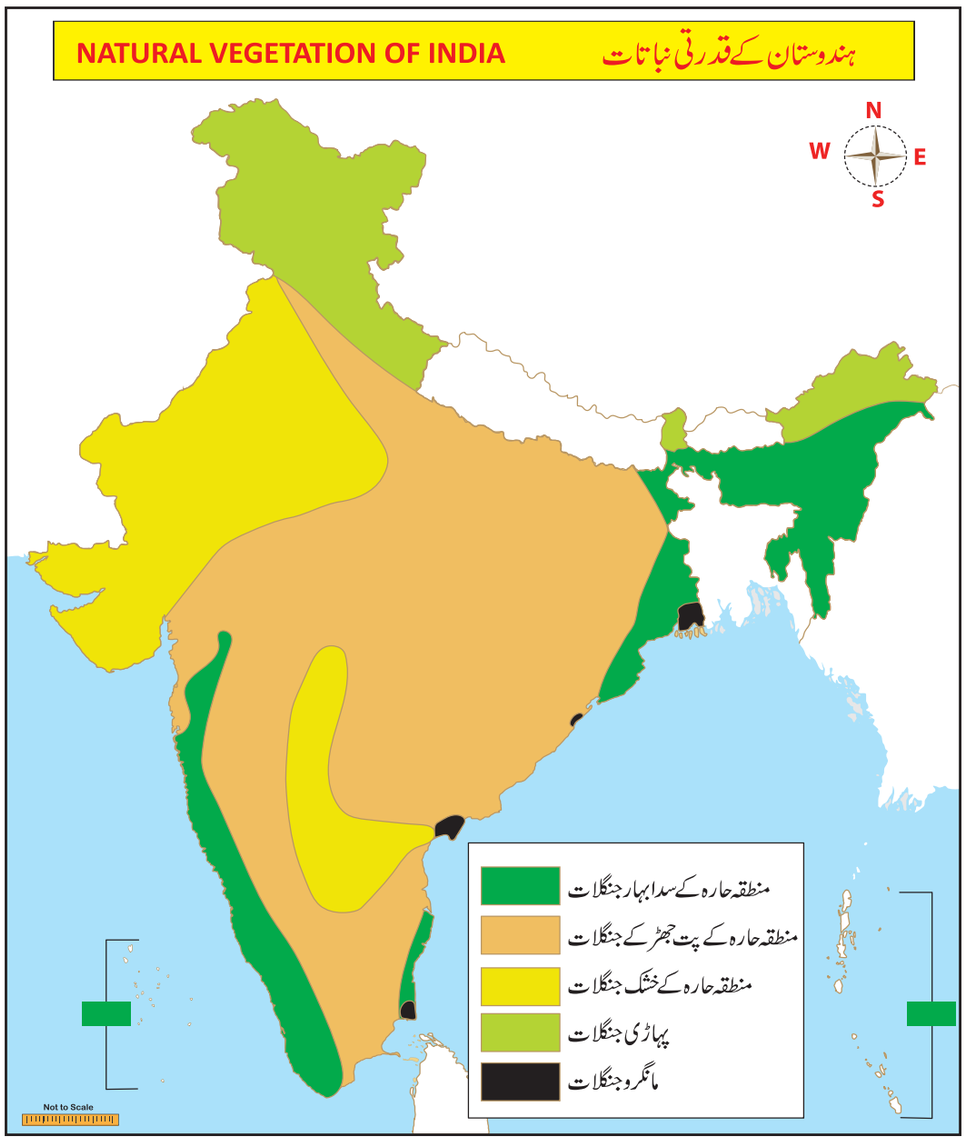

جنوبی مغربی پنجاب کے علاقے شامل ہیں۔ یہ مزید کرناٹکا کے سطح مرتفع، مہاراشٹرا اور آندھرا پردیش کے نہایت ہی خشک علاقوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ببول، کیکر اور جنگل تاڑ یہاں کے عام درخت ہیں۔

پہاڑی یا کوہستانی جنگلات
(Mountain or Montane Forest)

یہ جنگلات کی تقسیم ارتفاع اور حاصل کردہ بارش کی مقدار کی بنیاد پر کی جاتی ہے اس بنیاد کے تحت اس کی دو قسمیں ہیں۔

i) مشرقی ہمالیہ کے جنگلات اور ii) مغربی ہمالیہ کے جنگلات

i) مشرقی ہمالیہ کے جنگلات

شمال مشرقی صوبوں کے پہاڑوں کے ڈھلوانوں میں یہ جنگلات پائے جاتے ہیں۔ یہ جنگلات 200 سم سے بھی زیادہ بارش حاصل کرتے ہیں۔ یہاں کے نباتات سدا بہار اور ہرے بھرے ہوتے ہیں۔اس قسم کے جنگلات کا ارتفاع 1200 تا 2400 میٹر تک کے ارتفاع میں سال، بلوط Oak، لارل Lourel، امورا amura اخروٹ، دارچینی Cinnamon جیسے اہم درخت اگتے ہیں۔اور اسی طرح 2400 تا 3600 میٹر کی بلندی پر اہم درخت جیسے بلوط، سندر Birch، سلور (Silver)، سرو کی ایک قسم Fire، فائن Fine، صنوبر Spruce اور جونیپر Juniper درخت اگتے ہیں۔

(ii) مغربی ہمالیہ کے جنگلات

اس علاقے میں بارش کی مقدار معتدل ہوتی ہے۔ یہ جنگلات صوبے جیسے جموں، کشمیر، ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ میں پائے جاتے ہیں۔900 میٹر ارتفاع تک نیم صحرائی نباتات پائے جاتے ہیں اور یہ پہاڑیوں اور چھوٹے درختوں کے لئے مشہور ہے۔ 900 سے 1800 میٹر ارتفاع میں نہایت ہی اہم چیر Chir درخت اگتے ہیں۔ اس علاقے کے دیگر اہم درخت سال، سیمل (Semal)، دھک، جامن اور جوجوبے Jujube وغیرہ ہیں۔

10 ss UM 21-22 final 155
Sunday, February 12, 2023 7:55:03 PM

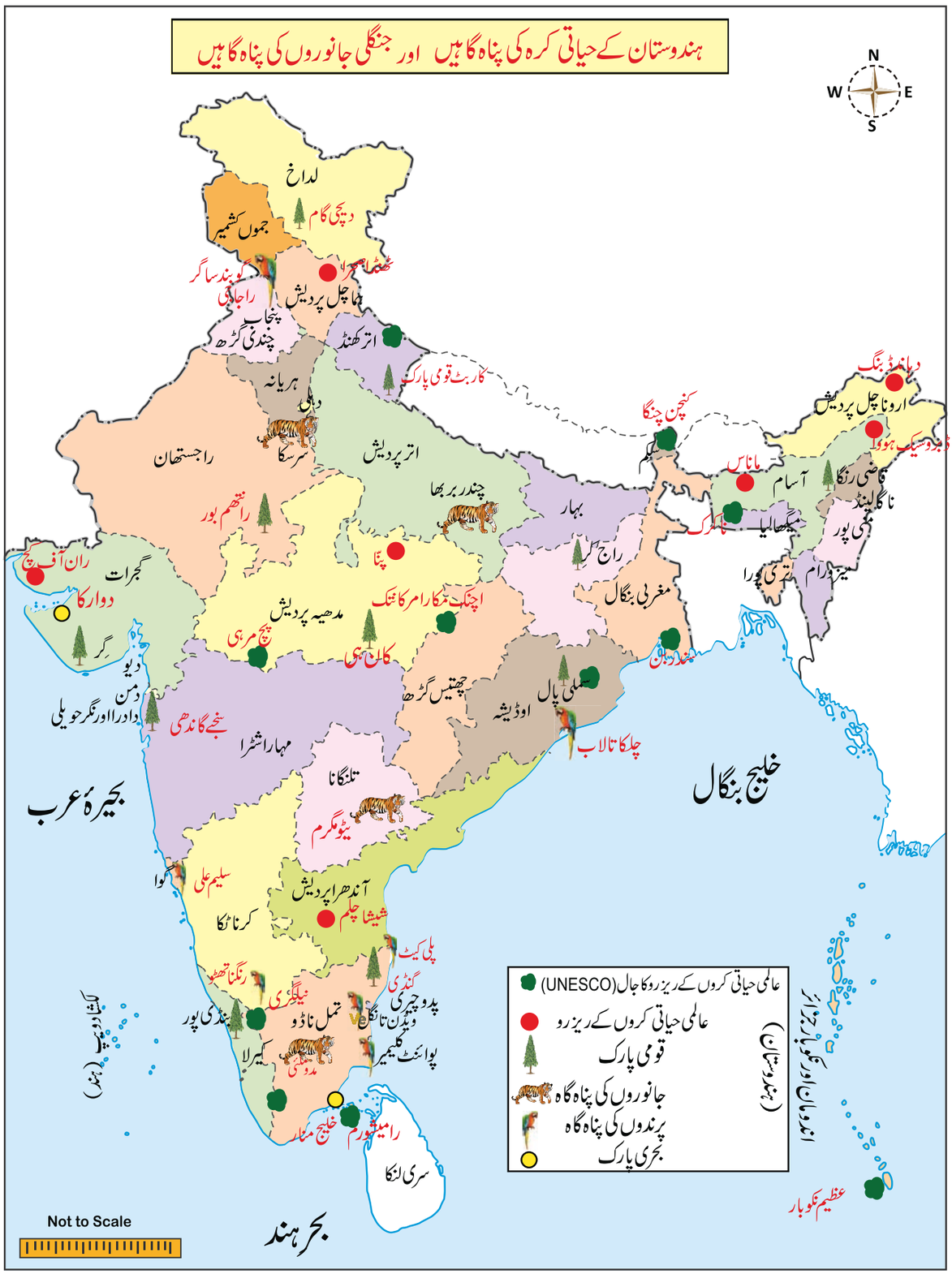

10th ss Geo 2. Climate
Friday, May 22, 2020 4:23:27 PM

1800 میٹر سے 3000 میٹر تک ارتفاع میں نیم معتدل صنوبری جنگلات پھیلے ہوئے ہوتے ہیں، چر، دیودر، نیلا صنوبر، پاپلر، برچ اور ایلڈر اس خطے کے اہم درخت ہیں۔

ایلپی جنگلات Alpine Forest

یہ ہمالیہ کی راہ میں 2400 میٹر کی ارتفاع پر پایا جاتا ہے۔ یہاں خصوصی طور پر صنوبری درخت پائے جاتے ہیں۔ ان جنگلات کے اہم درخت بلوط (oak)، سلورفر Silverfir، صنوبر اور جنیپر Juniper وغیرہ ہیں۔ ہمالیہ کا مشرقی حصہ ان جنگلات سے بھرا پڑا ہے۔

مانگرو کے جنگلات (Mangrove forests)

یہ جنگلات ڈیلٹاؤں، کھاڑیوں اور لہروں کے قریب پائے جاتے ہیں۔ ان کو ڈیلٹا یا دلدلی جنگلات بھی کہتے ہیں۔ گنگا-برہم پترا کے ڈیلٹا میں سب سے زیادہ لہروں کے (مدوجذر) کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ ان کو سُندربن کے جنگلات بھی کہتے ہیں۔ مہاندی، گوداوری اور کرشنا ندی کے ڈیلٹا بھی مدوجذر کے جنگلات کے لئے مشہور ہیں۔

2.5 جنگلاتی زندگی Wildlife

اصطلاح، جنگلاتی زندگی Wildlife میں فطرتی طور پر کسی بھی مسکن میں رہنے والے جانور شامل ہیں۔ جنگلی جانور، غیر پالتو شدہ جانور ہیں جن میں فقرے دار (مچھلی، جل تھلیے، رینگنے والے، پرندے اور پستانیے) اور غیر فقرے دار (مکھیاں، تتلیاں، کیڑے مکوڑے وغیرہ) دونوں شامل ہیں۔ ہندوستان اپنے پاس کثیر اور مختلف النسل جنگلاتی زندگی کو رکھتا ہے۔ دنیا کے کل 1.5 ملین انواع کے جانوروں میں ہندوستان میں تقریباً 81,251 انواع کے جانور پائے جاتے ہیں۔

ہمارا ملک باگھ، شیر، چیتا، برفانی چیتا، اژدھے، بھیڑیئے، لومڑیوں، ریچھ، مگرمچھ، گینڈے، اونٹ، جنگلی کتوں، بندر، سانپ، ہرن کے انواع، کئی قسم کے بھینس، اور عظیم ایشیائی ہاتھیوں کے لئے رہائش گاہ ہے۔ غیر قانونی طور پر جانوروں کا شکار کرنا، جنگلات کی کٹائی اور دیگر انسانی کارروائیاں، ان کے قدرتی مسکنوں میں خلل اندازی چند انواع کے نیست و نابود (extinct) ہونے کا سبب بن چکا ہے اور کئی انواع خطے میں ملوث extinction قرار دئے جا چکے ہیں۔ اس وجہ سے موجودہ حالت کی بناء پر ہندوستان کی زندگی میں ماحولیاتی توازن کی بحالی اور حیاتی تنوع کی تحفظ اور انتظامیہ نہایت ضروری ہے۔

India Board for Wildlife (IBWL)

India Board for Wildlife (IBWL) کو 1952 میں قائم کیا گیا تا کہ حکومت کے لئے جنگلاتی زندگی کا تحفظ، بحالی اور انتظامیہ قائم ہو، حکومت ہندوستان نے 1972 میں Wildlife (Protection) Act لاگو کیا جس کا مقصد ملک کے جنگلاتی زندگی پر موثر تحفظ اور جنگلاتی زندگی کا چوری سے شکار کرنا، محصول چوری اور غیر قانونی تجارت وغیرہ پر قابو پایا جاسکے۔ اقوام متحدہ کا 1992 میں Convertion on Biological Diversity (CBD) بنایا گیا قانون یہ کہ ممالک اپنے خاص حیاتیاتی ذرائع کو استعمال کرے ملک کے دلکش اور اختلافی جنگلاتی زندگی کے تحفظ کے لئے ملک بھر میں 102 قومی پارک اور تقریباً 515 جنگلی جانوروں کی پناہ گاہیں قائم کئے گئے ہیں۔

حیاتی کرہ کی پناہ گاہیں (Biosphere Reserves)

حیاتی کرہ کی پناہ گاہیں ارضی ساحلی ماحول کے تحفظ شدہ علاقے ہیں۔ ہندوستان کی حکومت نے، ہندوستان میں 18 حیاتی کرہ کی پناہ گاہیں قائم کئے ہیں جو قدرتی مسکن کے بڑے علاقوں، جن میں ایک یا کثیر تعداد میں حائلی علاقوں buffer zones کے ساتھ قومی پارک کی پناہ گاہیں شامل ہیں۔

کیا ہم جانتے ہو؟

پروجکٹ ٹائگر Project Tiger کو اپریل 1973 میں آغاز کیا گیا جس کا مقصد باگھوں کی آبادی کو ہندوستان میں نمایاں طور پر قائم کئے گئے Tiger Reserves کے تحت ان کی بقا ہے۔

ہندوستان میں حیاتی کرہ کی پناہ گاہیں

ہندوستان کے اٹھارہ حیاتی کرہ کے پناہ گاہوں میں گیارہ (خلیج منّار، نندا دیوی، نیلگری، نوکرک، پچ مرہی، سملی پل، سندربن، اگستھیا ملئی، عظیم نکوبار، کنچن چنگا اور امرکنٹک UNESCO کے انسان اور حیاتی کرہ پروگرام کی فہرست میں موجود ہیں۔

خلاصہ :

- ہندوستان کے موسمی حالات کو منطقہ حارہ کی مانسونی قسم قرار دیا گیا ہے
- ہندوستان میں چار موسم ہوتے ہیں۔ موسم سرما، موسم گرما، جنوبی مغربی مانسون اور شمالی مشرقی مانسون
- قدرتی نباتات کو منطقہ حارہ کے سدابہار جنگلات، منطقہ حارہ کے پت جھڑ کے جنگلات، منطقہ حارہ کے خشک جنگلات، صحرا اور نیم صحرائی نباتات، پہاڑی جنگلات، آلپسی جنگلات اور مدوجزر کے جنگلات کے تحت تقسیم بندی کی گئی ہے۔

10th ss Geo 2. Climate
Friday, May 22, 2020 4:23:28 PM

❖ قدرتی نباتات سے مراد براہ راست یا بلا راست آدمیوں کی خلل کے بغیر پودوں کا قبیلہ ہے۔

❖ حیاتی کرہ کی پناہ گاہیں ارضی ساحل ماحول کے تحفظ شدہ علاقے ہیں، جہاں پر عوام نظام کے مکمل جز کے طور پر رہتے ہیں۔

مشق EXERCISE

I صحیح جواب منتخب کیجئے:

1۔ مغربی خلل اندازی سے..... میں بارش ہوتی ہے۔

(a) ٹمل ناڈو (b) کیرلا
(c) پنجاب (d) مدھیہ پردیش

2۔ کیرلا اور کرناٹکا کے ساحلی علاقوں میں.....کی مدد سے آم تیزی سے پکتے ہیں۔

(a) لو (b) نارویسٹر
(c) آم کی جھڑی (d) تیز ہوائیں

3۔ ..... لکیر مساوی بارش پڑنے والے مقاموں کو ملاتی ہے

(a) ائسوہیٹس (b) ائسو بار
(c) ائسوتھرم (d) عرض البلد

4۔ ہندوستان کی موسمی حالت کو .....قرار دیا جاتا ہے۔

(a) منطقہ حارہ کی رطوبت
(b) خط استوائی آب وہوا
(c) منطقہ حارہ کی مانسونی قسم
(d) معتدل آب وہوا

5۔ مانسونی جنگلات کو مزید اس طرح بھی کہا جاتا ہے .....

(a) منطقہ حارہ کے سدا بہار جنگلات
(b) پت جھڑ کے جنگلات
(c) مانگرو جنگلات
(d) پہاڑی جنگلات

6۔ حیاتی کرہ کی پناہ گاہ، سیشا چلم پہاڑیں یہاں واقع ہیں.....

(a) ٹمل ناڈو (b) آندھرا پردیش
(c) مدھیہ پردیش (d) کرناٹکا

7. UNESCO کا حیاتی کرہ پناہ گاہوں کا عالمی جال.....کا ایک حصہ نہیں ہے۔

(a) نیلگری (b) اگستھیا ملئی
(c) عظیم نکوبار (d) کچ

II جوڑ لگائیے :

1	سندربن	صحراء اور نیم صحرائی نباتات
2	حیاتی تنوع کے مقامات	اکٹوبر۔دسمبر
3	شمال-مشرقی مانسون	ساحلی جنگلات
4	منطقہ حارہ کے کانٹوں کے جنگلات	مغربی بنگال
5	ساحلی جنگلات	ہمالیہ

III مندرجہ ذیل بیانات پر غور وخوض کیجئے اور مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک صحیح جواب کو منتخب کیجئے۔

1۔ توثیق (A) ہمالیہ موسمی پہاڑ کی طرح کام کرتا ہے
سبب (R) ہمالیہ مرکزی ایشیا سے آنے والی ٹھس ڈی ہواؤں کو روکتی ہے اور ہندوستانی برصغیر کو نیم کرم رکھتی ہے

(a) A اور B دونوں صحیح ہیں: A کی وضاحت R کرتا ہے
(b) A اور B دونوں صحیح ہیں : A کی وضاحت R نہیں کرتا ہے۔
(c) A صحیح ہے R غلط ہے۔
(d) A غلط ہے R صحیح ہے۔

IV۔ نامناسب جواب کو منتخب کیجئے:

1۔ مدوجزر کے جنگلات ان کے آس پاس میں پائے جاتے ہیں۔

a) صحراء b) گنگا اور برہمپترا کا ڈیلٹا
c) گوداوری کا ڈیلٹا d) مہاندی کا ڈیلٹا

10th ss Geo 2. Climate
Friday, May 22, 2020 4:23:28 PM

2۔ ہندوستان کی آب وہوا سے متاثر ہوتی ہیں .....

a) عرض البلد b) ارتفاع

c) سمندر سے دوری d) مٹی

V۔ مختصر جوابات لکھئے:

1۔ ہندوستان کے موسم پر اثر انداز ہونے والے عوامل کیا ہیں؟

2۔ ''عام گھٹنے کی شرح'' سے کیا مراد ہے؟

3۔ تیز ہوائیں کیا ہیں؟

4۔ '' مانسونی ہوا '' پر مختصر نوٹس لکھئے۔

5۔ ہندوستان کے چار موسموں کے نام لکھئے۔

6۔ ''مانسون کا پھٹنا'' سے کیا مراد ہے؟

7۔ کثیر بارش حاصل کرنے والے علاقوں کا نام لکھئے۔

8۔ ہندوستان میں مانگرو جنگلات پائے جانے والے مقاموں کے نام لکھئے۔

9۔ ہندوستان کے کوئی پانچ حیاتی کرہ کے پناہ گاہوں کے نام لکھئے۔

VI۔ فرق بتائیے :

1) آب وہوا اور موسم

2) منطقہ حارہ کے سدا بہار جنگلات اور پت جھڑ کے جنگلات

3) شمالی مشرقی مانسون اور جنوبی مغربی مانسون

VII۔ مندرجۂ ذیل موضوع کے لئے اسباب بیان کیجئے۔

1۔ ہندوستان منطقہ حارہ مانسونی آب وہوا رکھتا ہے؟

2۔ پہاڑ بہ نسبت میدانوں کے ٹھنڈے ہوتے ہیں۔

VIII۔ تفصیلی جواب لکھئے۔

1۔ جنوبی مغربی مانسون پر تفصیلی طور پر لکھئے۔

2۔ ہندوستان کے جنگلات کی وضاحت کیجئے۔

IX۔ نقشہ

ہندوستان کے Out line نقشے میں مندرجۂ ذیل نشان کرو۔

1) جنوبی مغربی مانسونی ہواؤں کا رخ

2) شمالی مشرقی مانسونی ہواؤں کا رخ

3) زیادہ بارش حاصل کرنے والے علاقے

4) پہاڑی جنگلات

5) پنا حیاتی کرہ پناہ گاہ

6) اگستھیا ملئی حیاتی کرہ پناہ گاہ

REFERENCE BOOKS

1. Attri, S.D. and A.Tyagi, 2010. "Climate Profile of India", India Meteorological Department, Ministry of Earth Sciences, Govt. of India, New Delhi.
2. Singh, S. and J.Saroha, 2014. "Geography of India", Access Publishing India Pvt. Ltd. New Delhi.
3. Hussain, M. 2008. "Geography of India" Tata McGraw-Hill Publishing House Company Ltd. New Delhi.
4. Govt. of India, 2014. "India's fifth National report to the Convention on Biological Diversity" Ministry of Environment and Forests.

ICT کارنر ICT CORNER

اکائی – 2 ہندوستان کی آب وہوا اور قدرتی نباتات

مرحلے:

- بروزر کو کھولئے اور نیچے دئے گئے URL کو ٹائپ کیجئے یا QR کوڈ کو اسکین کیجئے
- نیچے اسکرول کر کے Explore پر کلک کیجئے
- menu کے بائیں جانب Climate کلک کر کے Annual Rainfall کو منتخب کیجئے

Website URL:
https://bhuvan-app1.nrsc.gov.in/mhrd_ncert/

10th ss Geo 2. Climate
Friday, May 22, 2020 4:23:29 PM



اکائی - 3

ہندوستان- زراعت

India - Agriculture

سیکھنے کے مقاصد:

- ہندوستان کی مٹی کی قسموں اوران کی تقسیم کو سمجھنا۔
- ہندوستان میں آب پاشی کی اہمیت اور کثیر مقصد منصوبوں کی جانکاری حاصل کرنا۔
- زراعت،اس کی قسمیں اوراہمیت کی جانکاری حاصل کرنا
- ہندوستان میں مویشی اور ماہی گیری کے ذرائع کو سمجھنا۔
- ہندوستان کی پرورش گاہوں کے مسئلوں کو سمجھنا۔

58D2Z

تعارف (Introduction)

مٹی ایک نہایت ضروری قدرتی ذرائع میں سے ہے۔ ہندوستان کی مختلف قدرتی ماحول، دنیا کے دوسرے کسی ملک کی بہ نسبت، عظیم مٹی کی قسموں کو رکھتا ہے، یہاں کی عمدہ، گہری اور زرخیز مٹی، زراعتی بہبودی کے ذریعہ کثیف آبادی کو مائل کئے ہوئے ہے۔

3.1 مٹی

مٹی درحقیقت زمینی سطح کی اوپری تہہ ہے، جس میں معدنیات، نامیاتی مادے، زندہ عضویئے، ہوااور پانی پائے جاتے ہیں۔ مٹی سے ریزوں کی تین قسمیں جیسے، چکنی مٹی، مٹی اور ریت (sand) ہیں۔ مٹی عام طور پر مختلف حالتوں، چٹانوں کی سطحوں پر قدرتی عمل ٹوٹنا (Weathering) کی وجہ سے بنتی ہے۔ چند مٹی کٹاؤ (denudation) کے کارندوں کی وجہ سے بھی جمع ہوتی ہے۔ مٹی ایک علاقے سے دوسرے علاقے کی بہ نسبت مختلف ہوتی ہے۔

مٹی کی قسمیں Types of Soils

1953ء میں قائم کردہ ہندوستانی کونسل برائے زراعت وتحقیق (Indian Council of Agriculture Research) ICMR نے ہندوستان کی مٹی کو مندرجہ آٹھ بڑے درجوں میں تقسیم کیا ہے۔ جو حسبِ ذیل ہیں۔

1۔ سیلابی مٹی
2۔ سیاہ مٹی
3۔ سرخ مٹی
4۔ مسام دار مٹی
5۔ جنگلاتی اور پہاڑی مٹی
6۔ خشک اور صحرائی مٹی
7۔ نمکین اور قلوی مٹی
8۔ کوئلہ اور دلدلی مٹی

ہندوستان میں مٹی کے اقسام

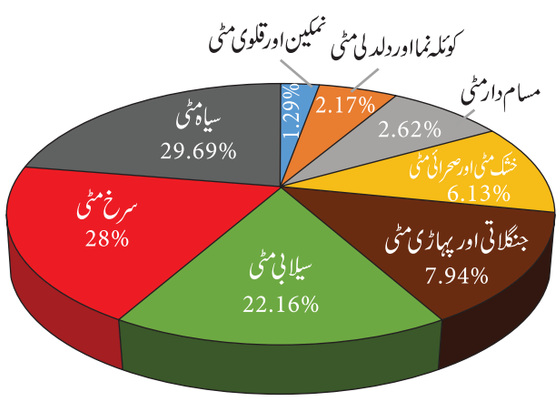

10th ss geo 3. components
Sunday, May 24, 2020 12:11:17 PM

مٹی کی قسمیں	خصوصیات	تقسیم بندی/پھیلاؤ	اگنے والی فصلیں
سیلابی مٹی	خدر۔ ہلکا رنگ، زائد سلیکا ملا ہوا بھنگر۔ پرانی سیلابی مٹی جس میں چونے کے ڈلیاں ہوتے ہیں۔ مزید ان میں چکنی مٹی کی ترکیب بھی ہوتی ہے۔ یہ گہرے رنگ کا ہوتا ہے۔ بنگا۔ جب یہ ڈھیلے ہوتے ہیں تو جھرنوں اور ندیوں کے تہہ نشینی کی وجہ سے بنتے ہیں۔ کیمیائی خصوصیات: کثیر مقدار میں پوٹاش، فاسفورک ترشی، چونا اور کاربن کے مرکبات ہوتے ہیں۔ فطرت: ریتلی۔ گارے نما۔ مٹی۔ چکنی مٹی۔ ایک رخی نقشہ میں کسی بھی قسم کا نمایاں فرق ظاہر نہیں ہوتا۔	گنگا اور برہمہ پترا ندی کی وادیاں، اتر پردیش، اترانچل، پنجاب، ہریانہ، مغربی بنگال اور بہار کے میدان	گیہوں، چاول گنا اور تیل کے بیج
سیاہ مٹی	تشکیل۔ دکن کے علاقوں کے سیادہ پتھروں سے یہ حاصل ہوتے ہیں۔ رنگ۔ ٹٹانیم اور لوہے کی موجودگی کی وجہ سے یہ سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں۔ کیمیائی خصوصیات۔ ان میں کیلشیم اور میگنیشیم کاربونیٹس Carbonates پایا جاتا ہے۔ مزید ان میں زائد مقدار کا لوہا، المونیم۔ چونا اور میگنیشیا موجود رہتا ہے۔ پوٹاش چونا، المونیم کیلشیم اور میگنیشم کثیر مقدار میں ہوتا ہے۔ فطرت: گیلے مٹی میں چپ چپاہٹ کی زائد صلاحیت	مہاراشٹرا اور مالوا کے سطح مرتفع، آندھرا پردیش اور کرناٹک کے شمالی حصے جیسے تلنگانہ اور رایل سیما اور کاٹھی اوار جزیرہ نما	کپاس، باجرہ، تمباکو اور گنا۔
سرخ مٹی	قدیم قلمی چٹانیں جیسے سنگ خار (Granite) اور پھر تیلی چٹان کی تحلیلی عمل سے اور چٹانوں کی قسم سے کیمیائی خصوصیات: معدنیات جیسے لوہا اور میگنیشم ان میں کثیر مقدار میں موجود رہتا ہے۔ کم مقدار میں نائٹروجن، نباتی کھاد، فاسفورک ترشہ اور چونا پایا جاتا ہے۔ فطرت: ہلکی بناوٹ، مسام دار بھربھری جس میں کسی حد تک کم حد تک حل پذیر نمک کی موجودگی سرخ مٹی کے چکنی مٹی کے کسور میں عام طور پر چینی مٹی کے معدنیات موجود ہوتے ہیں	دکن مرتفع کے مشرقی حصے، کیرلا ٹمل ناڈو، کرناٹکا کے جنوبی صوبے اور چھوٹا ناگپور سطح مرتفع (جھارکھنڈ)	گیہوں، چاول، کپاس، گنا اور دالیں
مسام دار مٹی (Laterite Soil)	تشکیل: یہ ایسے علاقوں میں بنتے ہیں جہاں باری باری سرد اور گرم خشک حالات دوچار ہوتے ہیں۔ یہ عمل تقطیر کی وجہ سے عام طور پر بنتا ہے۔ کیمیائی خصوصیات: ان میں خاص طور پر آبیدہ لوہا اور المونیم کے آکسائیڈس ہوتے ہیں۔ فطرت: نہایت بند علاقوں میں یہ زائد ترشوی ہوتے ہیں جب کہ بلند علاقوں میں کم ترشوی، رطوبت کی بحالی نہیں رکھتے جب کہ میدانوں کی مٹی میں کافی زیادہ گندھی ہوئی مٹی اور چکنی مٹی ملی ہوتی ہے اور یہ آسانی سے رطوبت کی بحالی کرتے ہیں۔	آسام کی پہاڑیاں۔ کیرلا اور کرناٹکا کے پہاڑ کی چوٹیاں اور اڈیشہ کے مشرقی گھاٹ اور علاقے	کافی۔ ربڑ۔ کاجو اور کساوا سوجی (Tabioca)

10th ss geo 3. components
Sunday, May 24, 2020 12:11:17 PM

سیلابی مٹی	خصوصیات:	تقسیم بندی/پھیلاؤ	چاول
جنگلاتی اور پہاڑی مٹی	موسم کے اعتبار سے یہ ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں مختلف ہوتے ہیں۔ تشکیل: برف، بارش، تپش کی تبدیلی کی وجہ سے ہونے والے میکانیکی عمل کے ذریعے یہ بنتے ہیں۔ کیمیائی خصوصیات: قلیل مقدار میں پوٹاش، فاسفورس اور چونا موجود رہتا ہے فطرت: ہلکی ریتیلی۔ باریک اور چٹانوں کے ٹکڑوں کے طور پر موجود رہتے ہیں۔ آبائی چٹانوں کے باعث ان کی خصوصیات میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ نباتی کھاد زیادہ ہوتی ہے۔ آہستہ تحلیلی کی وجہ سے یہ ترشوی خاصیت کے بن جاتے ہیں۔	تقسیم پذیری: جموں اور کشمیر، ہماچل پردیش، اتراکھنڈ اور سکم کے صنوبری جنگلات کے علاقے۔ مشرقی اور مغربی گھاٹ	نشونما ہونے والی فصلیں: کافی، چائے، چاول، مکئی، آلو اور بارلی۔ منطقہ حارہ کے پھل اور کئی قسم کے مسالے۔
خشک اور صحرائی مٹی	تشکیل: خشک موسم، زائد تپش اور تیز تبخیر کے غلبہ کی وجہ سے مٹی خشک رہتی ہے۔ نباتی ذرائع کی غیر موجودگی کی وجہ سے ان میں نباتی کھاد کے ذرائع غیر موجود ہوتے ہیں۔ کیمیائی خصوصیات: حل شدہ نمک زائد فی صدی میں موجود رہتا ہے۔ کیلشیم کاربونیٹ کے مختلف تناسب کی وجہ سے یہ قلوی ہوتے ہیں۔ مزید نامیاتی مادے کی مقدار کم اور فاسفٹ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے جب کہ نائٹروجن کم ہوتا ہے۔ فطرت: ہلکا رنگ، کم نباتی کھاد، بھربھری ساخت، رطوبت میں کمی	راجستھان، شمالی گجرات اور جنوبی پنجاب	باجرہ، بارلی، کپاس، مکئی اور دالیں (آب پاشی کے ساتھ)
نمکین اور قلوی مٹی	تشکیل: کمزور نکاسی عمل کی وجہ سے یہ بنتے ہیں جو پانی کے ٹھہرنے کا سبب بنتے ہیں۔ مضر نمکین، زیر سطح سے اوپر کی مٹی کی جانب شعریائی عمل کے ذریعہ منتقل پاتے ہیں جو مٹی کی نکینیت کا سبب بنتی ہیں۔ کیمیائی خصوصیات: سوڈیم، میگنیشیم اور کیشلیم کے نمک اور سلفیورس ترشوں کو آزاد کرتی ہیں فطرت: غیر تحلیل شدہ چٹان اور معدنیاتی ٹکڑے ان میں موجود رہتے ہیں	آندھرا پردیش اور کرناٹکا، بہار، اتر پردیش، ہریانہ، پنجاب، راجستھان اور مہاراشٹرا کے خشک علاقے	
کوئلہ نما اور دلدلی مٹی	تشکیل: مرطوب علاقوں میں، نامیاتی مادوں کے ذریعے یہ تشکیل پاتے ہیں۔ یہ زیادہ بارش اور زیادہ رطوبتی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ کوئلہ نما مٹی سیاہ، وزنی اور نہایت ترشوی ہوتی ہیں۔ کیمیائی خصوصیات: قلیل مقدار میں پوٹاش اور فاسفیٹ موجود رہتا ہے۔ مناسب مقدار میں حل شدہ نمک اور 10 تا 40 فی صد نامیاتی مادے اور کثیر تناسب میں نباتاتی مادے پائے جاتے ہیں۔	کیرلا کے کوٹایم اور الاپوژا ضلع اور اوڈیچہ اور ٹمل ناڈو کے ساحلی علاقے، مغربی بنگال کے سندربن، بہار میں اور اتراکھنڈ کا المورا ضلع	دھان۔ پٹ سن

10th ss geo 3. components
Sunday, May 24, 2020 12:11:18 PM

مٹی کا ٹوٹ کر بکھرنا : (Soil degrdaation)

مٹی کا تنزل، ہندوستان کا ایک سنگین مسئلہ ہے.2015 کے ہندوستان، ادارہ ریموٹ سنسنگ (دور حساس مواصلات) کے تحت ، ہندوستان میں مٹی کے کٹاؤ کی مقدار 147 ملین ہکٹیر تھی۔

ہندوستانی مٹی کے اہم مسئلے حسب ذیل ہیں۔

i) مٹی کا کٹاؤ (تختہ نما کٹاؤ، پانی کے دھارے کا کٹاؤ، نالی کے ذریعے کٹاؤ، تنگ وادی کے ذریعے کٹاؤ اور خشک علاقوں کی بنجر زمین) ii) مٹی کا ٹوٹ کر بکھرنا iii) مٹی کا ٹھہراؤ

iv) نمکینیت اور قلویت v) نمک کے فرش

مٹی کی حفاظت اور انتظامیہ کے طریقے

1 ازسرنو جنگلات اگانا Afforestation

2 بند اور پشتوں (Barrages) کی تعمیر

3 زیادہ چرے جانے سے روک تھام لگانا

4 زرعی طریقوں کے بہتر طریقے

- ❖ قنطوری طریقہ (Contour) ❖ فصلوں کی گردش
- ❖ قنطوری بند (ہموار سطح پر ہل چلانا تاکہ مٹی کٹاؤ سے محفوظ رہ سکے)
- ❖ لمبی پٹیوں والی فصلیں۔ ❖ سایہ دار پودوں کو اگانا
- ❖ تحفظ پسندانہ زراعتی طریقوں کو اپنانا
- ❖ یہ تمام بہتر مٹی کی انتظامیہ کے مختلف تحفظی طریقے ہیں۔

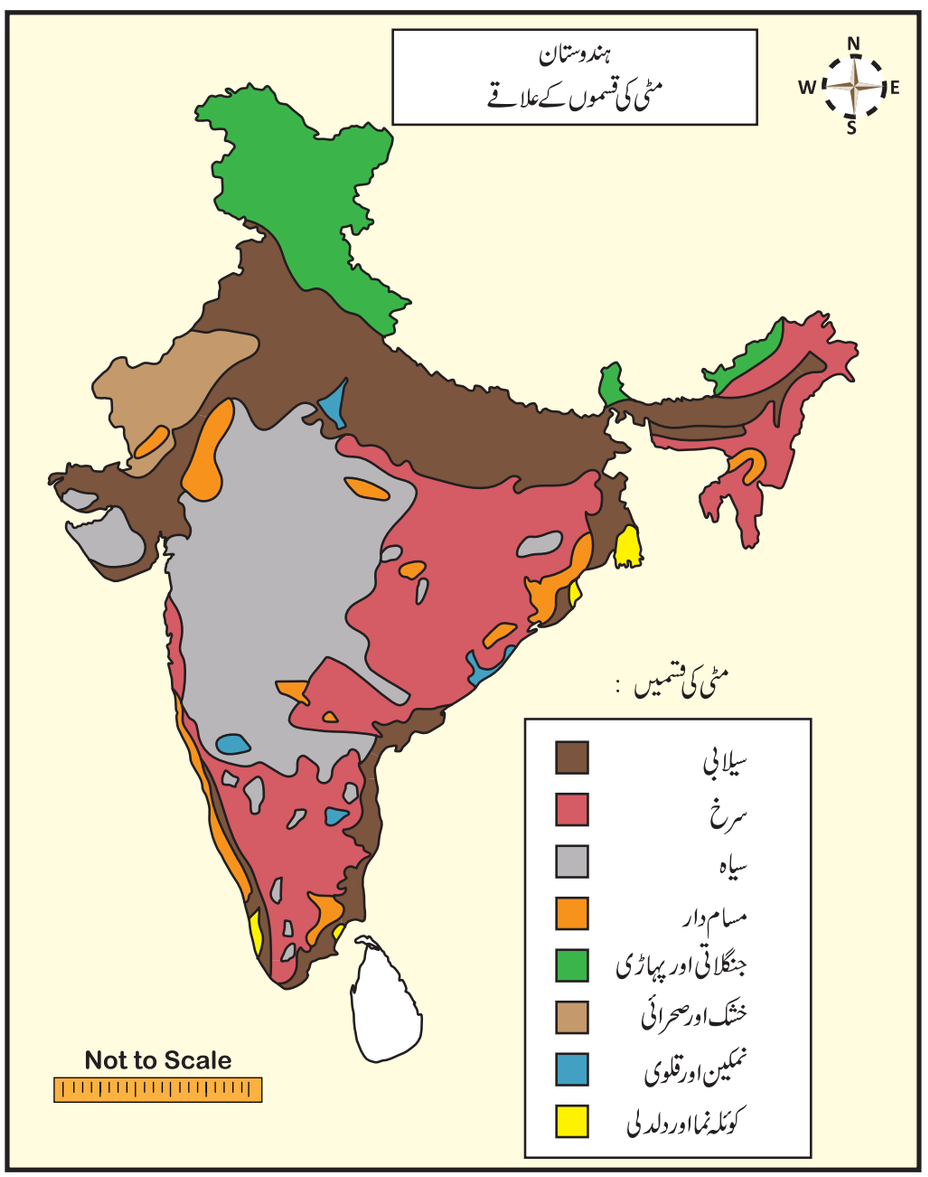

10 ss UM 21-22 final 163
Tuesday, February 14, 2023 7:29:16 PM

3.2 آب پاشی (Irrigation)

مصنوعی طریقوں سے زراعتی پودوں کو پانی دئے جانے کا عمل آب پاشی کہلاتا ہے۔ چونکہ موسمی اور بے ترتیب وار بارش کے ساتھ ملک گرم رہتا ہے ۔ یہاں خشک مدتوں کے دوران ہمیشہ زراعتی کارروائیوں کو قائم رکھنے کے لئے آب پاشی کی ضرورت پڑتی ہے۔

آب پاشی کے ذرائع : Sources of Irrigation

ہندوستان میں مختلف ذرائع جیسے جغرافیائی حالات، مٹی، بارش، سطحی یا زیر زمین پانی کے ملنے، ندیوں کی فطرت (سالانی یا غیر سالانہ)، فصلوں کی ضروریات وغیرہ کی بنیاد پر آب پاشی کے مختلف ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں ۔ ملک کے مختلف حصوں میں استعمال کئے جانے والے نہایت اہم آب پاشی کے ذرائع مندرجۂ ذیل ہیں۔

- نالیوں سے آب پاشی
- کنویں سے آب پاشی
- حوض/ٹینک سے آب پاشی

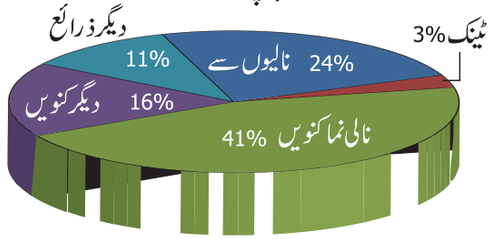

(a) نالیوں سے آب پاشی (Canal Irrigation)

یہ ہمارے ملک کا دوسرا نہایت اہم آب پاشی کا ذریعہ ہے ۔ کم سطحی غیر مساوی زمینی خطے، گہری زرخیز مٹی، مستقل پانی کے ذرائع اور وسیع اختیار علاقوں میں کی جانے والی آب پاشی نہایت ہی وسیع اختیار علاقوں میں کی جانے والی آب پاشی نہایت ہی موثر طریقہ کا ایک ذریعہ ہے۔ نالیوں کی دو قسمیں ہیں۔

1. طغیانی نالیاں (Inundation canals)

اس قسم میں پانی کو ندیوں سے براہ راست کسی بھی قسم کے بند یا رکاوٹ (barrage) کے ذریعہ حاصل کرلیا جاتا ہے۔ اس قسم کی نالیاں ندیوں سے سیلاب کے پانی کو موڑنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں اور مزید بارش کے موسم میں عملیاتی (Operational) رہتے ہیں۔

2. مستقل نالیاں (Perrennial Canals)

تیز بہتے ہوئے پانی کو منظّم کرنے کے لئے بند کی تعمیر کے ذریعے مستقل ندیوں سے اس قسم کی نالیوں کو بنایا جاتا ہے۔ ہمارے نالیوں کے ذریعے آب پاشی کی جانے کا 60% حصہ کے علاقے میں ہندوستان کے شمالی میدان شامل ہیں ۔

(b) کنوؤں سے آب پاشی Well Irrigation

کنواں ایک چھوٹا گڑھا یا ناند جو عموماً عمودی ہوتا ہے اس کو زیر آب پانی کو سطح میں لانے کے لئے زمین کو کھود کر بنایا جاتا ہے۔

کنویں کے ذریعہ کی جانے والی آب پاشی، آب پاشی کا نہایت اہم ذریعہ ہے جو ہندوستان کے آب پاشی کے علاقوں کا 62% بنتا ہے ۔ یہ ہمارے ملک کا سستا، قابل اعتماد اور بھروسہ مند آب پاشی کا ذریعہ ہے ۔ نہایت ہی کم بارش کے علاقوں کے لئے کنویں کی آب پاشی کو ناگریز نہیں کیا جاسکتا اور جہاں نالیوں اور ٹینکوں کے ذریعے آب پاشی نہ ہوتی ہو ایسی جگہوں کے لئے اس قسم کی آب پاشی نہایت ضروری ہے۔ کنویں کی دو قسمیں ہیں۔ (i) کھلا کنواں اور (ii) نالی نما کنواں

(1) کھلے کنویں Open Wells

اس قسم کی آب پاشی ایسے علاقوں میں وسیع طرز پر کی جاتی ہے۔ جہاں کافی طور پر زیر زمین پانی دستیاب ہوتا ہے۔ اس میں گنگا کا میدان، مہاندی، گوداوری، کرشنا، کاویری کا ڈیلٹائی علاقہ، نرمدا، اور تاپتی وادیوں کے علاقے شامل ہیں۔

(2) نالی نما کنویں (بورویل) Tube Wells

کم پانی کی سطح، مناسب بجلی کی فراہمی اور نرم زیر سطح ارضیاتی خطوں میں نالی نما کنووں کے ذریعے آب پاشی کی جاتی ہے۔ اس قسم کے کنویں گجرات، مہاراشٹرا، پنجاب، مدھیہ پردیش اور ٹمل ناڈو جیسے صوبوں میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔

(C) ٹینک سے آب پاشی (Tank Irrigation)

ٹینک ایک قدرتی یا انسانی ہاتھوں کے ذریعے سطحوں پر بنائے گئے گڑھے (hollow) ہیں جو جھرنوں کے کنارے، چھوٹے بند کی شکل میں اطراف میں تعمیر کئے جاتے ہیں۔

یہ آب پاشی اور دیگر ضروریات کے لئے پانی کو حاصل کرنے اور جمع کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ٹینکوں کے ذریعے آب پاشی، ہندوستان کا ایک نہایت قدیم نظام ہے۔ اس میں تالابوں اور ندیوں کی آب پاشی بھی شامل ہے۔

جزیرہ نما ہندوستان میں ٹینک کے ذریعے آب پاشی مندرجۂ ذیل وجوہات کی بناء پر بہت مشہور ہے۔

1. غیر مساوی زمینی خطے اور سخت چٹانوں کی جگہ نالیاں اور کنویں کھودنے میں دشواری پیدا ہوتی ہے۔
2. قدرتی گڑھے بطورِ ذخیرہ کے کام کرتے ہیں۔
3. مستقل ندیوں کی غیر موجودگی۔
4. غیر نفوذ پذیر چٹان کی ساخت جو پانی کا رساؤ ہونے نہیں دیتی۔
5. بکھری ہوئی آبادی کی فطرت اور زراعتی کھیت۔

10th ss geo 3. components
Sunday, May 24, 2020 12:11:19 PM

آب پاشی کے جدید طریقے: Modern irrigation methods

جدید آب پاشی کے طریقے مختلف ہیں۔ان میں ہندوستان میں اکثر عمل پیرا طریقے، قطروں کے ذریعے (drips)، چھڑکاؤ کے ذریعے اور مرکزی چول کی آب پاشی (Polyhouses central pivot irrigation) وغیرہ کے طریقے شامل ہیں۔

قطروں کے ذریعے قطروں کے نظام کو، پانی کے قطروں کے طور پر پودوں کے جڑوں کے قریب پہنچانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ پودے کے چھوٹے رقبے کو پہنچانے کے لئے استعمال ہوتا ہے مگر یہ طریقہ خاص طور پر بڑے درختوں اور باغبانی کے پودوں کو بڑھانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

بارش کی بندوق (Rain Gun): بارش کی بندوق جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، کو بارش کی طرح پانی کو پھیلانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے یہ 4 فٹ یا اس سے زیادہ تک اگنے والی فصلوں کے لئے استعمال ہوتا ہے ۔ گنا اور مکئی

مرکزی چول آب پاشی، مزید پانی کی چرقی (Water- Wheel) اور دائری آب پاشی (Circle irrigation) بھی کہلاتا ہے۔ یہ فصلوں کی آب پاشی کا طریقہ ہے جس میں کسی چول (Pivot) کے اطراف ایک آلہ گھومتا ہے اور چھڑکان (Sprinklers) کے ذریعے پانی کو پہنچایا جاتا ہے۔

کثیر مقصد دریائی وادیوں کے منصوبے
Multi Purpose River Valley Project

یہ ہمارے ملک کے پانی کے ذرائع کا سائنسی انتظامیہ ہے۔ دریاؤں کے کنارے بند کی تعمیر کئی مقاصد کے لئے کئے جاتے ہیں لہذا اسی کو کثیر مقصد دریائی وادیوں کے منصوبے کہا جاتا ہے۔ بند کی تعمیر میں کئی مقصد جیسے آب پاشی، آبی برقی طاقت، گھر، پینے اور صنعتی مقصد کے لئے فراہمی، مچھلیوں کی افزائش، سیلاب کی روک تھام، جہاز رانی وغیرہ شامل ہیں۔ عام طور پر، کثیر مقصد منصوبوں کا مقصد، آب پاشی اور آبی برقی طاقت کے ساتھ قائم کرنا ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

پردھان منتری کرشی سینچائی یوجنا (PMKSY) اس کا مقصد زراعتی حلقوں میں مناسب تکنیکی، ذرائع جیسے قطرہ بہ قطرہ اور چھڑکاؤ آب پاشی تکنیک کو فروغ دے کر پانی بچانا اور بقا کی ٹکنالوجی استعمال کرنا ہے۔

3.3 زراعت (Agriculture)

زراعت وہ عمل ہے جس میں لوگوں کے لئے غذا، مویشیوں کے لئے چارہ، ریشہ اور کئی دیگر اشیاء کو چند مخصوص پودوں کی کاشتکاری اور پالتو جانوروں (مویشی) کی بڑھوتری کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے۔

زراعت کو تعین کرنے والے عوامل

ہندوستان میں زراعت کو کئی عوامل تعین کرتے ہیں ۔ چند اہم عوامل حسب ذیل ہیں۔

1۔ **طبعی عوامل** : غیر مساوی زمینی خطہ، آب وہوا اور مٹی۔

2۔ **ناپسندیدہ عوامل:** کاشت کاری کا رقبہ، زمین حاصل کرنے کی میعاد اور زمین حاصل کرنے کے لئے بنائے گئے اصلاحات

3۔ **ساختی عوامل** : آب پاشی، بجلی، آمد و رفت، قرض، بازار، بیمہ اور ذخیرہ کرنے کی سہولتیں۔

4۔ **ٹکنالوجی کے عوامل:** زیادہ پیداواری دینے والے بیجوں کی قسمیں، کیمیائی کھاد، کیڑا مار دوائیں اور مشینری

کاشتکاری کی قسمیں: Types of Farming

a) گزارے کے لائق کاشتکاری Subsistence Farming

ملک کے اکثر کم حیثیت والے کسان اس قسم کی کاشتکاری کو اپناتے ہیں۔اس قسم کی کاشتکاری میں کسانوں کے پاس زمین بہت ہی کم ہوتی ہے چونکہ کسان غریب ہوتے ہیں۔ یہ جدید تکنیک کو نہیں اپناتے، جس سے ان کا خرچ بڑھ جاتا ہے۔ یہ اپنی خاندان کے لوگوں کی مدد سے فصلوں کو اگاتے ہیں اور پیداوری کا پورا حصہ اپنے لئے رکھ لیتے ہیں۔ بازار میں بیچنے کے لئے ان کے پاس اناج باقی نہیں رہتا۔ یہ غذائی فصلوں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ غذائی فصلوں کے علاوہ گنا، تیل کے بیج، کپاس، پٹ سن اور تمباکو کی بھی فصلیں اگائی جاتی ہیں۔ روایتی کاشتکاری طریقے میں پیداوار کم ہوتی ہے ۔

b) ادل-بدل کاشتکاری (Shifting Agriculture)

اس قسم کی کاشتکاری میں قبائلی لوگ جنگل کے چھوٹے زمینی حصوں کو حاصل کر کے درختوں کو کاٹ دینے کے بعد، ان کے تنوں اور شاخوں کو جلا دیتے ہیں۔ زمین بالکل تیار ہو جانے کے بعد، فصلوں کو دو یا تین سالوں کے لئے اگایا جاتا ہے۔ اس کے بعد ان زمینی حصوں میں کاشتکاری نہیں کی جاتی کیونکہ مٹی کی زرخیزی پن میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ کسان اب دوسرے علاقے کو بدل کر کاشتکاری

10th ss geo 3. components
Sunday, May 24, 2020 12:11:20 PM



10th ss geo 3. components
Sunday, May 24, 2020 12:11:24 PM

منصوبوں کا نام	دریا	فائدہ مند صوبے	آب پاشی (مربع کلومیٹر)	آبی طاقت (میگاواٹ)
دامودر وادی کا منصوبہ	دامودر	جھارکنڈ، مغربی بنگال	5150	260
بھاکرا۔ننگل منصوبہ (دنیا کا سب سے زیادہ قوت جاذبہ والا بند)	ستلج	پنجاب، ہریانہ اور راجستھان	52609	1500
ہیراکڈ منصوبہ (دنیا کا سب سے طویل بند)	مہاندی	اڑیسہ	141600	347.5
کوسی منصوبہ	کوسی (بہار کے آنسو)	بہار اور نیپال	8750	19.2
تنگا بھدرا منصوبہ	تنگا بھدرا	آندھرا پردیش اور کرناٹکا	1968	35
تہری بند	بگھی رتھی	اتراکھنڈ	6000	1000MW
چمبل وادی کا منصوبہ	چمبل	راجستھان اور مدھیہ پردیش	-	-
ناگرجنا ساگر منصوبہ	کرشنا	آندھرا پردیش	-	-
سردار سروور منصوبہ	نربدا	مدھیہ پردیش۔مہاراشٹرا۔راجستھان	18,450	250
اندرا گاندھی، نالی کا منصوبہ	ستلج	راجستھان۔پنجاب اور ہریانہ	-	-
میٹور بند	کاویری	ٹمل ناڈو	-	40

کرتے ہیں اور یہ عمل بدلتا رہتا ہے۔ یہ چھوٹے مزدوروں کو استعمال کرکے چندا ناجوں اور ترکاریوں کی فصلوں کو اگاتے ہیں۔

یہ مزید ''کاٹنا اور جلانا'' کاشتکاری بھی کہلاتا ہے۔

ہندوستان کے مختلف علاقوں میں ادل بدل کاشتکاری کے مختلف نام	
نام	مقام
جھم	آسام
پوڈو	آندھرا پردیش، اوڈیشہ
پونم	کیرلا
بیوار، مشان، پینڈا، بیرا	مدھیہ پردیش کے کئی علاقے

c) بھرپور کاشتکاری (Intensive Farming)

بھرپور کاشتکاری سے مراد وہ زراعتی افزائش اور میکانیکی نظام ہے جس میں زمین کو دواؤں اور کیمیائی کھادوں کو استعمال کرکے زائد مقدار کی پیداوری کو حاصل کیا جاتا ہے

d) خشک کاشتکاری: Dry Farming

اس طریقے کی کاشتکاری خشک علاقوں میں کی جاتی ہے جہاں آب پاشی کی سہولتیں فراہم نہ ہو، ان علاقوں میں اگائی جانے والی فصلیں، خشک حالات سے سامنا کرتی ہیں۔ عام طور پر آب پاشی کی مدد سے اگائی جانے والی فصلیں بھی مزید خشک کاشتکاری کے ذریعے اگائی جاتی ہیں۔ ایسی حالتوں میں پیداوار کم ہوتی ہے۔ ایسے خشک علاقوں میں سال میں صرف ایک فصل کی پیداواری ہوتی ہے۔

e) مخلوط کاشتکاری Mixed Farming

مخلوط کاشتکاری سے مراد کاشتکاری کا وہ نظام ہے جس میں فصل کی پیداوری، مرغبانی، ماہی گیری، شہد کی مکھیوں کو پالنا وغیرہ شامل ہے جس سے کسانوں کی ممکن ضروریات پوری ہوسکے۔

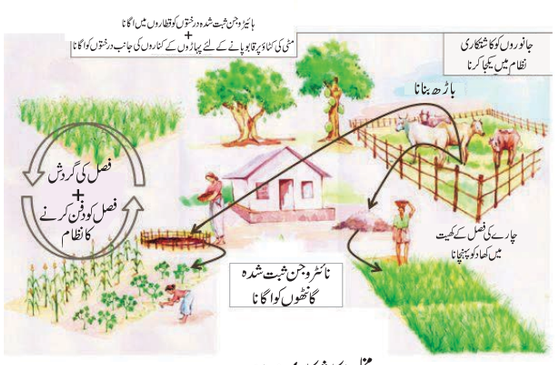

مخلوط کاشتکاری زراعت

f) پہاڑی چبوتروں (چھتوں) پر کاشت کاری Terrace Cultivation

اس قسم کی پیداوری مصنوعی طور پر پہاڑی علاقوں میں کی جاتی ہے جہاں کی زمین ڈھلوان ہوتی ہے۔ پہاڑوں کی ڈھلوانیں کٹ کر

10th ss geo 3. components
Sunday, May 24, 2020 12:11:25 PM

چھت نما شکل بنتی ہیں اور زمینوں پر مشتمل زراعت کے مطابق استعمال کرلیا جاتا ہے۔ چونکہ چپٹے زمینوں کی دستیابی کم ہوتی ہے۔ چھوٹے ہموار زمین کی فراہمی کے لئے چھت بن جانے کی وجہ سے ہونے والے مٹی کے کٹاؤ کا معائنہ بھی کرلیا جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں چھت نما کاشت کاری ، پنجاب، میگھالیہ، ہریانہ، اتر پردیش، ہماچل اوراترا کھنڈ جیسے صوبوں میں کی جاتی ہے۔

3.4 ہندوستان میں اگائی جانے والی اہم فصلیں

ہندوستان کی اہم فصلوں کو چار بڑے گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جوحسب ذیل ہیں۔

1۔ غذائی فصلیں: (گیہوں، مکئی، چاول، باجرا، دالیں وغیرہ)
2۔ نقدی فصلیں (گنا، تمباکو، کپاس، پٹ سن، تیل کے بیج وغیرہ)
3۔ کاشتکاری کی فصلیں (چائے، کافی اور ربڑ)
4۔ باغبانی کی فصلیں (پھل، پھول اور ترکاری)

1۔ غذائی فصلیں (Food Crops)

کثیر آبادی کی وجہ سے، ہندوستان میں غذائی فصلوں کی کاشت کی جاتی ہے۔ غذائی فصلوں میں اناج اور دالیں جیسے چاول، گیہوں، جوار، باجرہ، مکئی، بارلی، راگی، چنا اور تورو غیرہ شامل ہیں

چاول (Rice): چاول ایک دیسی فصل ہے۔ چین کے بعد ہندوستان دنیا میں سب سے زیادہ دوسرا چاول پیدا کرنے والا ملک ہے۔ یہ اہم منطقہ حارہ کی فصل ہے جو 24°C کی اوسط تپش اور سالانہ 150 سمر بارش والے علاقوں میں اگتی ہے۔ گہری زرخیز چکنی مٹی چاول کی پیداوار کے لئے نہایت موزوں ہے۔ اس کے لئے سستے مزدوروں کی کثیر تعداد میں ضرورت پڑتی ہے۔ ہندوستان میں چاول کی پیداوار تین طریقوں سے کی جاتی ہے (i) بکھیرنے کا طریقہ (ii) ہل چلانا یا سوراخ بنانا اور (iii) منتقلی طریقہ اعلیٰ پیداوار کی قسم (High yielding variety) کے بیج (CR دھان 205، AR دھان 306، CRR 451 وغیرہ) کے زیادہ استعمال سے کئی دیسی قسمیں ختم ہوچکی ہیں۔ 2016ء میں کثیر تعداد میں چاول پیدا کرنے والے 10 راولین صوبوں میں مغربی بنگال (ہندوستان میں اول)، اتر پردیش، پنجاب، ٹمل ناڈو، آندھرا پردیش، بہار، چھتیس گڑھ، اڈیشہ، آسام اور ہریانہ شامل ہیں۔

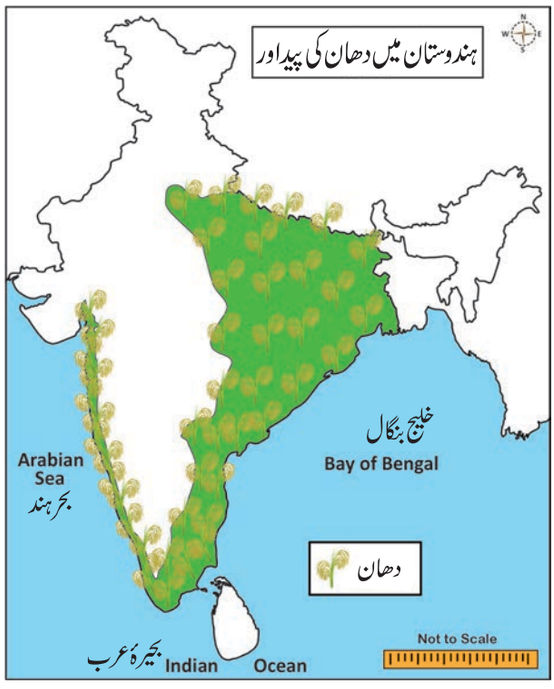


دھان کی کاشت کاری

گیہوں (Wheat): چاول کے بعد ہمارے ملک کی دوسری غذائی فصل گیہوں ہے۔ یہ جملہ رقبہ کا 22 فی صد اور ملک کی جملہ غذائی اناج کی پیداوار کا 34 فی حصہ رکھتا ہے۔ بیج بونے کے وقت اس کو

ہندوستان میں فصلوں کا موسم		
فصلوں کا موسم	پیداوار کی جانے والی اہم فصلیں	
	شمالی صوبے	جنوبی صوبے
کھارف موسم جون-ستمبر	چاول، کپاس، باجرا مکئی، جوار، تور	چاول، راگی، مکئی، جوار، مونگ پھلی
رابی موسم اکٹوبر-مارچ	گیہوں، چنا، سرسوں کے بیج، رائی، بارلی	چاول، مکئی، راگی، مونگ پھلی، جوار
زید موسم اپریل-جون	ترکاریاں، پھل، چارا	چاول، ترکاری، چارا

10th ss geo 3. components
Sunday, May 24, 2020 12:11:26 PM

10 - 15°C کی تپش اور دانے کے پختہ ہونے کے دوران 20-25°C کی تپش کی ضرورت پڑتی ہے۔

ہندوستان کی گیہوں کی پیداواری کا 85% حصہ پانچ صوبوں اتر پردیش، پنجاب، ہریانہ، راجستھان اور مدھیہ پردیش سے حاصل ہوتا ہے۔ان علاقوں کے علاوہ مہاراشٹرا اور گجرات سے منسلک دکن کے سیاہ مٹی کے علاقوں میں بھی گیہوں کی کاشتکاری بڑے پیمانے پر کی جاتی ہے۔

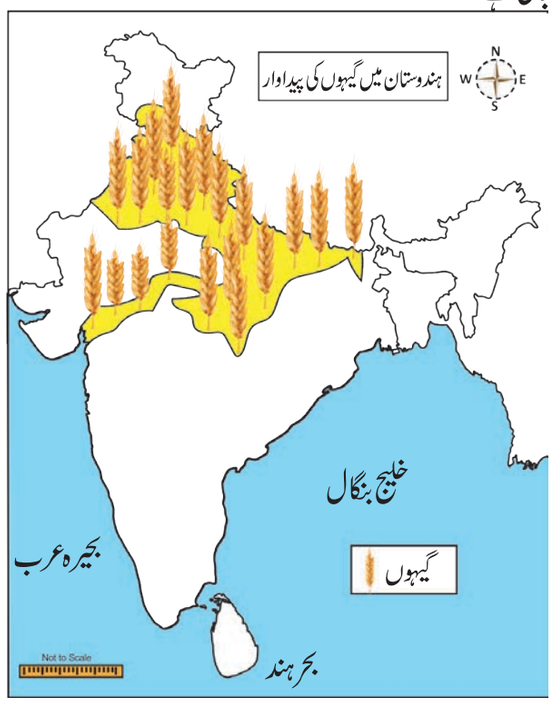

جوار (Jowar): جوار ہمارے ملک کی تیسری اہم غذائی فصل ہے۔ یہ آفریقہ کا دیسی پودا ہے۔ناموافق موسمی حالتوں میں بھی اس پودے کی نشوونما ہوتی ہے ۔ اس کے دانے کاربو ہائڈریٹس، پروٹین، معدنیات اور وٹامن سے بھرپور ہوتے ہیں۔لہذا یہ غریب آبادی کے کثیر طبقے کو سستی غذا کے طور پر فراہم کرتا ہے۔ اسے ملک کے کئی حصوں میں چارے کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔جوار، جزیرہ نما ہندوستان کی نہایت اہم فصل ہے ۔ جوار کی زیادہ پیداوار مہاراشٹرا، کرناٹکا اور مدھیہ پردیش جیسے صوبوں میں کی جاتی ہے۔

باجرہ (Bajra): باجرہ آفریقہ کا دیسی پودا ہے ۔ یہ غریب لوگوں کی بنیادی اور اہم غذا ہے ۔اس کے ڈنٹھلوں کو مویشیوں کے چارے اور گھاس پھوس کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔باجرہ خشک علاقے کی فصل ہے۔باجرہ کی پیداوار میں راجستھان اول مقام پر ہے۔اس کے بعد اتر پردیش، ہریانہ، گجرات اور مہاراشٹرا دوسرے درجے پر ہیں۔

بارلی (Barley) : بارلی ہمارے ملک کا ایک اہم اناج ہے ۔ غریب عوام کی غذا کے علاوہ اس کو بارلی کے پانی، بیر (beer) اور وسکی بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔راجستھان اور اتر پردیش بارلی کی پیداوار کے اہم صوبے ہیں۔

دالیں (Pulses) : دالوں میں پھلی دار اور نباتاتی پروٹین سے بھرپور کثیر تعداد کی شکلیں شامل ہیں۔اس کو انسانی غذا اور مویشیوں کے چارے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ مٹی میں کرۂ فضا کے نائٹروجن کو ثبت کرتے ہیں۔لہذا یہ اکثر دوسرے فصلوں کے ساتھ گردشی طور پر اگایا جاتا ہے ۔دالوں کی پیداوری کے علاقوں میں مدھیہ پردیش ،اتر پردیش، راجستھان، مہاراشٹرا ار آندھرا پردیش شامل ہیں۔

2۔ نقدی فصلیں: Cash Crops

تجارتی مقصد کے لئے اگانے والی فصلیں نقدی فصلیں کہلاتی ہیں ۔ان میں گنا، تمباکو، ریشہ دار فصلیں (کپاس، پٹ سن اور میٹا) اور تیل کے بیج شمار ہوتے ہیں۔

گنا (Sugarcane) : گنا، ہندوستان کی نہایت ہی اہم نقدی فصل ہے اور دنیا کی پیداواری میں دوسرا درجہ رکھتی ہے۔ یہ فصل شکر کی صنعت کے لئے خام اشیاء کے طور پر فراہم ہوتی ہے، جو کہ ہمارے ملک کا دوسرا بڑا صنعتی طبقہ ہے۔شکر، گڑ اور کھنڈسازی کے علاوہ، یہ الکحل کی صنعت وحرفت کے لئے راب (Molasses) اور کاغذ کی صنعت وحرفت کے لئے پھوک (bagasse) فراہم کرتا ہے۔ کیوبا اور برازیل کے بعد، دنیا کی شکر کی کل پیداواری میں ہندوستان تیسرے درجے پر ہے۔صوبائی اعتبار سے اتر پردیش شکر کی پیداوری میں اول ہے جب کہ مہاراشٹرا، کرناٹکا، تمل ناڈو اور گجرات دوسرے درجہ پر ہیں۔

کپاس (Cotton) : کپاس ہندوستان کی نہایت اہم نقدی فصل ہے۔ یہ ہندوستان کے کثیر صنعت وحرفت میں خام اشیاء کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔کپاس کی پیداوار میں چین کے بعد ہندوستان دوسرا مقام رکھتا ہے۔

ملک کے کل رقبہ اور پیداوار کا تقریباً 79% حصہ چار صوبے، گجرات، مہاراشٹرا، آندھرا پردیش اور پنجاب میں ہوتا ہے۔

پٹ سن (Jute) : یہ منطقہ حارہ کی ریشہ دار فصل ہے جو سیلابی مٹی میں بہتر طور پر اگتا ہے۔ یہ پٹ سن کی صنعت وحرفت کے لئے خام اشیاء کے طور پر دستیاب ہوتا ہے ۔اس کو پٹ سن کے تھیلے،

10th ss geo 3. components
Sunday, May 24, 2020 12:11:27 PM

قالین، ٹاٹ، رسی اور ریشے، نمدہ، کپڑے، ٹار پالن اور پوشش کے سامان (Upholstery) وغیرہ کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔ پٹ سن کی کاشتکاری اور پیداوری دونوں میں مغربی بنگال سب میں اول مقام پر ہے۔ پٹ سن کے دیگر پیداوری کے صوبے بہار، آسام اور میگھالیہ ہیں۔

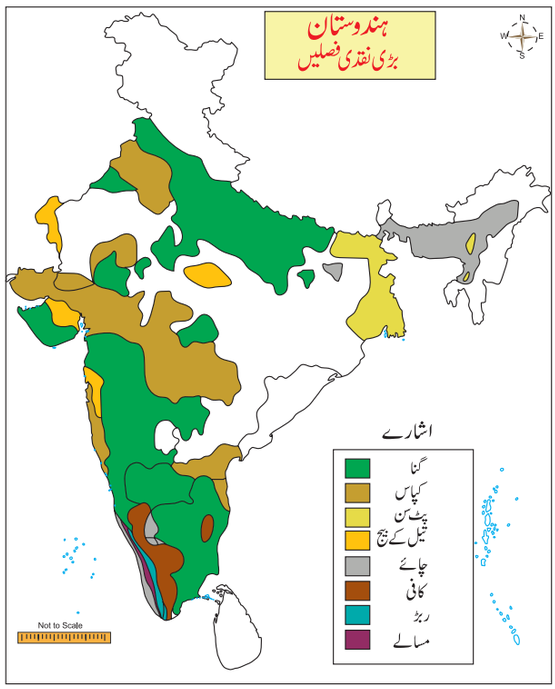

تیل کے بیج (Oil seeds): تیل کے بیج ہندوستانی چربی کے غذا کے اعلیٰ ذرائع ہیں جس کو کئی فصلیں جیسے مونگ پھلی، سرسوں کے بیج، رائی، تل، السی کے بیج، سورج مکھی، ارنڈی کے بیج، کپاس کے بیج، اور دیگر بیجوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ تیل اور کھل فراہم کرتے ہیں جس کے ذریعے چکنا کرنے والی اشیاء (مدہن) (lubricants)، وارنش، دوائیں، عطر جات، موم بتی، صابن، کھاد اور مویشیوں کے چارے وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں۔ گجرات ہندوستان کا سب سے زیادہ تیل کے بیج پیدا کرنے واالاصوبہ ہے۔ اس کے بعد تیل کے بیج پیدا کرنے والوں میں راجستھان، مدھیہ پردیش، مہاراشٹرا اور دنیا کی کل مونگ پھلی کی پیداوری مین چین کے بعد ہندوستان دوسرا مقام رکھتا ہے۔

3۔ کاشتکاری فصلیں: Plantation Crops

کاشتکاری فصلیں برآمدی مقصد کے لئے اگائی جاتی ہیں۔ اس قسم کی فصلیں پہاڑی ڈھلوانوں پر بڑی زمینی خطوں میں اگائی جاتی ہیں۔ ساحل کے قریب کاشتکاری مناسب ہوتی ہے۔ کیونکہ برآمدی سہولتیں سازگار ہوتی ہیں۔ چائے کافی، ربڑ اور مسالے وغیرہ ہندوستان کی بڑے کاشتکاری کی فصلیں ہیں۔

چائے (Tea): چائے ایک سدا بہار پودا ہے جو منطقہ حارہ اور زیر منطقہ حارہ موسم کے دوران اگتا ہے۔ اس فصل کے لئے کافی مزدوروں کی ضرورت پڑتی ہے اور یہ کم چھاؤں میں اگتے ہیں۔ چائے کے پودوں کو بارش کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے مگر اس کی جڑیں پانی کے ٹھہرنے کو برداشت کرنہیں پاتیں۔ ہندوستان میں دو بڑے قسموں کی چائے کی کاشتکاری کی جاتی ہی۔ (i) چین سے لائی گئی قسم بوہیا (Bohea) اور (ii) ہندوستان سے آسامیکا (Assamica) ان دونوں قسموں کے ذریعے کئی قسم کے مخلوط شدہ پودے افزائش کئے جاتے ہیں۔ دنیا میں چائے کی پیداوار میں چین کے بعد، ہندوستان دوسرے مقام پر ہے۔ ہندوستان میں آسام کثرت سے چائے پیدا کرنے والا صوبہ ہے۔ دیگر صوبے ٹمل ناڈو کیرلا اور مغربی بنگال وغیرہ ہیں۔

کافی (Coffee): کافی چھاؤں میں اگنے والا پودا ہے اور یہ اوسط سطح سمندر سے 1000 اور 1500 کی بلندی میں موثر طور پر اگتا ہے۔ کافی کی دو اہم قسمیں ہیں۔ (i) ارابیکا (Arabica) اعلیٰ معیار والا جو ہندوستان میں کثیر پیمانے پر اگتا ہے اور

(ii) روبسٹا Robusta کم معیار والا

دنیا میں کافی کی پیداوار ہندوستان میں ساتواں مقام رکھتا ہے۔ ہندوستان میں کرناٹکا کثیر پیمانے پر کافی پیدا کرتا ہے۔ یہ ہندوستان میں 71% اور دنیا میں 2.5% پیداوار کرتا ہے۔ (ذرائع: کافی بورڈ آف انڈیا۔2018)

ربڑ Rubber: ربڑ کی کاشتکاری کو 1902 میں کیرلا میں شروع کی گئی تھی۔ اس کو گرم اور خشک موسمی حالات (20° C سے زیادہ تپش اور 300 سمر سے زیادہ بارش) درکار ہوتی ہے۔ ربڑ کی کاشتکاری کرنے والوں کی زمین چھوٹے پیمانے پر ہوتی ہے۔ ربڑ اگائے جانے کے مقامات ٹمل ناڈو، کیرلا، کرناٹکا اور انڈومان اور نکوبار جزائر وغیرہ ہیں۔

مسالے (Spices): قدیم زمانے ہی سے ہندوستان گرم مسالوں کے لئے بے حد مشہور ہے۔ یہ مسالے اکثر پکی ہوئی غذا میں خوشبو پیدا کرنے اور دواؤں، رنگوں وغیرہ کی تیاری میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ کالی مرچ، مرچ، ہلدی، ادرک، الائچی، لونگ اور سپاری

10th ss geo 3. components
Sunday, May 24, 2020 12:11:28 PM

وغیرہ چند مسالے ہیں جو ہندوستان میں کاشتکاری کئے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں کیرلا مسالے پیدا کرنے میں سب سے آگے ہے۔

4۔ باغبانی فصلیں (Horticulture Crops)

اس سے مراد پھلوں، پھولوں اور ترکاریوں کی کاشتکاری ہے۔ پھل اور ترکاریاں انسانی تغذیہ کا اہم جزو ہیں۔ صحت کی بحالی کے لئے ضروری معدنیات، وٹامن اور ریشہ فراہم کرتی ہیں۔ پھلوں اور ترکاریوں کی پیداوار میں ہندوستان کا مقام دوسرے نمبر پر ہے۔

3.5 پالتو چوپائے (Livestock)

پالتو چوپائے ہندوستان کی زراعتی نظام کا ایک اہم جزء ہیں۔ پالتو چوپائے، اپنے کثیر فعلیاتی حاصلات اور سماجی، ثقافتی محافظت کے حصہ کی وجہ سے سماجی اور اقتصادی طور پر نہایت ہی نمایاں ہے۔ یہ غذا اور محفوظ غذائی اجزاء کا ضامن ہے۔ یہ تغذیات سے بھرپور غذائی اشیاء کی فراہمی میں مدد دیتا، آمدنی اور روزگاری پیدا کرتا اور فصلوں کی ناکامی کے خلاف عمدہ طور پر کام کرتا، قحط سالی کی طاقت فراہم کرتا اور فصل کے علاقوں میں قدرتی کھاد فراہم کرتے ہیں۔

مویشی (Cattle)

ہندوستان کے پالتو چوپایوں کی آبادی کے 37.3 فی صد حصہ میں مویشی شامل ہیں۔ دنیا میں مویشی کی آبادی میں برازیل کے بعد، ہندوستان دوسرے نمبر پر ہے۔ صوبوں میں سب سے آگے مدھیہ پردیش (10.3%) کا ہے، جب کہ اتر پردیش (10.2%) اور مغربی بنگال (8.7%) بالترتیب مویشی رکھتے ہیں۔ ہندوستان میں مویشی کی آبادی میں کئی مختلف نسلیں پائی جاتی ہیں، جیسے (i) ملچ نسل (دودھ) (ii) بوجھ لادنے کی نسل اور (3) مخلوط یا عام نسل۔

بکرے (Goats) : بکرا غریب انسانوں کی گائے ہے جس سے دودھ، گوشت، چمڑا اور اون حاصل ہوتا ہے۔ یہ ملک کے لئے گوشت کا اہم ذریعہ ہیں۔ ہندوستانی صوبوں میں بکرے کی آبادی کا حالیہ درجوں کو دیکھا جائے تو راجستھان 16 فی صد کے ساتھ سب سے پہلے ہے، بعد میں اتر پردیش اور بہار کا درجہ ہے۔

بھینس Buffaloes : بھینس ہندوستان کے لئے نہایت ہی اہم دودھ کا ذریعہ ہے۔ اتر پردیش سب سے زیادہ بھینس رکھنے والا صوبہ ہے (2.8.2%) جب کہ راجستھان (9.6%) اور آندھرا پردیش (7.9%) اس کے بعد کے درجے ہیں۔

پالتو چوپایوں کی مردم شماری:

کیا تم جانتے ہو؟

1919 میں سب سے پہلے ہندوستان میں پالتو چوپایوں کی مردم شماری کو شیر ساز پالتو چوپایوں کی (Dairy Cattle Census) عنوان کے تحت منعقد کی گئی۔

ٹمل ناڈو میں پالتو چوپایوں کی مردم شماری کس طرح کی جاتی ہے؟

کیا تم جانتے ہو؟

ٹمل ناڈو حکومت، پالتو چوپایوں کی مردم شماری کو صوبائی سطح پر محکمہ جانوروں کی کاشتکاری اور ضلع سطح پر علاقائی جوائنٹ ڈائریکٹر (Regional Joint Director) کی مدد سے، حکومت ہندوستان، وزیر زراعت اور کسانوں کی فلاح و بہبودی، محکمہ جانوروں کی کاشتکاری شیر سازی اور ماہی گیروں کی رہنمائی کے ذریعے منعقد کی جاتی ہے۔

دودھ، گوشت اور اون کی پیداوار

صوبائی محکمہ برائے جانوروں کی پیداوار (Animal Husbandry Dept) کے تحت، 2016/2017 کے دوران ہمارے ملک کی دودھ کی کل پیداور میں سب سے اول اتر پردیش اس کے بعد راجستھان اور مدھیہ پردیش ہیں۔

گوشت کی جملہ پیداوار میں اتر پردیش سب سے آگے ہے جب کہ مہاراشٹرا، اور مغربی بنگال درجے پر ہیں۔

ملک کی جملہ اون کی پیداوار میں سب سے اول راجستھان ہے۔ اس کے بعد جموں کشمیر کا درجہ ہے۔

3.6 ماہی گیری (Fisheries)

ہندوستان میں ماہی گیری ایک اہم اقتصادی کارروائی اور ایک پھلتا پھولتا حلقہ ہے جس کے کئی ذرائع اور بڑھنے کے مزید امکانات ہیں۔ ماہی گیری، ہندوستان کے ساحلی صوبوں کا ایک بڑا کارخانہ ہے جس میں تقریباً 14 ملین لوگ برسر روزگار ہیں۔ یہ دنیا کے کل مچھلی کے پیداوری کا 3 فی صد حصہ رکھتا ہے اور دنیا میں چین کے بعد پیداوار میں دوسرا درجہ رکھتا ہے۔ یہ غذا کی فراہمی کو بڑھاتا، روزگاری مہیا کرتا، تغذئی درجہ کو بڑھاتا اور بیرونی زرمبادلہ میں منافع پیدا کرتا ہے

1۔ بحری یا سمندری ماہی گیری :

2۔ اندرونی یا تازہ پانی کی ماہی گیری :

10th ss geo 3. components
Sunday, May 24, 2020 12:11:29 PM



ماہی گیری

1۔ بحری یا سمندری ماہی گیری: اس میں ساحلی، ساحل سے دور اور سمندر ماہی گیری شامل ہے۔ یہ ماہی گیری براعظم کے پانی میں ڈوبے ہوئے کناروں میں 200 میٹر تک کی گہرائی میں کی جاتی ہے۔ ساحل صوبوں میں کیرلا ہندوستان کے مچھلی کی پیداوری میں سب سے آگے ہے۔

2۔ اندرونی یا تازہ پانی کی ماہی گیری : تالاب، ندیاں، نالیاں، ذخیرہ آب، جھیل، ٹینک وغیرہ تازہ پانی کے ذرائع ہیں، جہاں تازے پانی کی ماہی گیری کی جاتی ہے۔ ملک کے کل مچھلی کی پیداوار کا 50 فی صد حصہ اندرونی ماہی گیری سے ہوتا ہے اور ہندوستان میں مچھلی کی پیداوار میں آندھرا پردیش سب سے آگے ہے

ہندوستان میں ماہی گیروں کے ذریعے کئی اہم قسم کے مچھلیاں حاصل کی جاتی ہیں جیسے بلی مچھلی، ہیرنگس (herrings)، ماکیریلس، پرچیس (Perches)، ایل (Eel)، ملٹ وغیرہ

3.7 ہندوستان میں کسانوں کے ساتھ پیش آنے والے مسائل

❖ **چھوٹے اور حصہ واری زمین رکھنے والے :** Small and Fragmented land Holding

ہندوستان میں چھوٹے اور حصہ والی زمین رکھنے کے مسئلے زیادہ کثافت والی آبادی اور تیزی سے پھیلنے والے صوبوں میں زیادہ ہی سنگین ہوچکی ہے۔

❖ **فصل اگانے کا خرچ زیادہ** High Costs of inputs

کثیر فصل زراعتی پیداوری میں بہتر نشو ونما کے لئے بیجوں کا معیار بہت اہم ہے۔

❖ **غیر زرخیز مٹی** infertile Soil : ہندستانی مٹی کو کئی ہزاروں سالوں سے از سر نو زرخیز کے خیال کے بغیر فصلوں کو کاشت کاری کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔ اس کی وجہ سے مٹی کی زرخیزی میں کمی اور خستگی پیدا ہوگئی ہے۔ نتیجہ میں کم پیداوار حاصل ہوتی ہے۔

❖ **آب پاشی میں کمی :** فصل کے علاقوں کا صرف ایک تہائی حصہ آب پاشی کے علاقے میں شمار ہوتا ہے۔ کاشتکاری کو موثر بنانے کے لئے، آب پاشی کی سہولتوں کو بڑھانا چاہئے۔

❖ **میکانک سازی میں کمی** lack of Mechanization

ملک کے کئی حصوں میں بڑے پیمانے پر ہورہی میکانیکی طریقے کے زراعت کے باوجود کئی بڑے حصوں میں زراعتی فعلیات، سادہ اور روایتی اوزاروں کے ذریعے انسان کے ہاتھوں سے ہورہے ہیں

❖ **مٹی کا کٹاؤ** Soil erosion : زرخیز زمین کے بڑے قطعے، ہوا اور پانی کی وجہ سے مٹی کے کٹاؤ میں مبتلا ہورہے ہیں۔ اس قسم کے علاقوں کو دوبارہ از سر نو زرخیزی پر بحالی کی جائے۔

❖ **زراعتی کاروبار** Agricultural Marketing

دیہی ہندوستان میں زراعتی کاروبار مسلسل خراب دور سے گذر رہا ہے۔ اچھے کاروباری سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے، کسان اپنی زرعتی اشیاء کو فروخت کرنے کے سلسلے میں مقامی بیوپاری اور دلال پر منحصر ہوتے ہیں جس سے انہیں کم داموں پر فروخت کرنا پڑتا ہے۔ اس کے باوجود، زراعتی اشیاء کے قیمتوں میں کمی بیشی واقع ہوتی رہتی ہے

❖ **ناکافی ذخیرہ کی سہولتیں** Inadequate Storage Facilities

دیہی علاقوں میں ذخیرہ کی سہولتیں مکمل طور پر نہیں ہوتی ہیں یا ناکافی ہوتی ہیں۔ ایسی حالتوں میں کسانوں کو مجبوراً فصل کے کٹاؤ کے فوراً بعد بازاری قیمت پر اشیاؤں کو بیچ دینا پڑتا ہے۔

❖ **ناکافی آمدورفت:** Inadequate transport

ہندوستانی زراعت کی ایک نہایت اہم خامی سستا اور قابل رموثر ذرائع کے آمدورفت میں کمی ہے اب بھی کئی لاکھوں قریے اہم سڑکوں یا مارکٹ کے مراکز سے جڑے ہوئے نہیں ہیں۔

❖ **ناکافی سرمایہ** Scarcity of Capital

زراعت ایک اہم کارخانہ ہے، جس میں کثیر تعداد کے سرمایہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ جدید طرز کے فارم کے مشینیں اور آلہ جات کی خریداری کے لئے سرمایہ نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

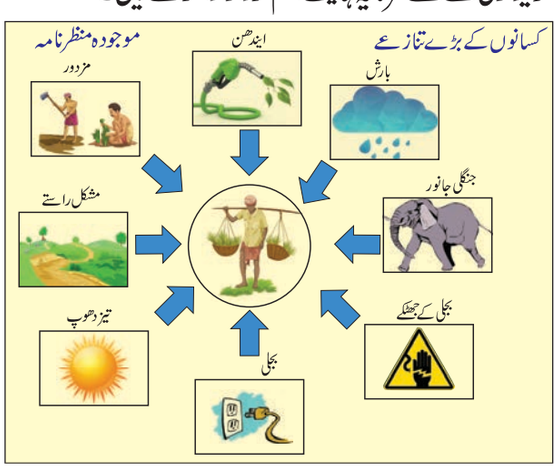

10th ss geo 3. components
Sunday, May 24, 2020 12:11:30 PM

ہندوستان میں اہم زراعتی انقلاب کی فہرست	
انقلاب	متعلق اشیاء
زرد انقلاب	تیل کے بیجوں کی پیداوار (خاص کر رائی اور سورج مکھی)
نیلا انقلاب	مچھلی کی پیداوار
بھورا انقلاب	چمڑا / کوکو / غیر روایتی اشیاء
سنہرے ریشوں کا انقلاب	پٹ سن کی پیداوار
سنہرا انقلاب	پھل / شہد کی پیداوار / باغبانی کی بڑھوتری
خاکستری انقلاب	کھادیں
گلابی انقلاب	پیاز کی پیداوار / دواسازی / جھینگا مچھلی کی پیداوار
سدابہار انقلاب	زراعت سے تعلق تمام اشیاء کی پیداوار
نقرئی انقلاب	انڈوں کی پیداوار / مرغبانی
نقرئی ریشوں کا انقلاب	کپاس
سرخ انقلاب	گوشت کی پیداوار / ٹماٹر کی پیداوار
گول انقلاب	آلو
سبز انقلاب	اناج کے دانے
سفید انقلاب	دودھ کی پیداوار

اعادہ : (Recap)

- مٹی زمین کی سطح میں پائے جانے والے نفیس ذرات ہیں۔
- ہندوستان میں آب پاشی کے اہم ذرائع، نالیوں سے آب پاشی، کنوؤں سے آب پاشی اور ٹینک کے ذریعے آب پاشی وغیرہ ہیں۔
- ہندوستان کے تین اہم فصلوں کے موسم: کھارف، ربی اور زید ہیں۔
- ہندوستان کے زراعتی فصلوں کو نقدی فصل، غذائی فصل، کاشتکاری فصل اور باغبانی میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
- ہندوستان میں ماہی گیری کی دو بڑی قسمیں سمندری ماہی گیری اور اندرونی ماہی گیری ہیں۔

مشق EXERCISE

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے:

1۔ لوہے کے آکسائیڈس سے بھرپور مٹی، اس قسم کی ہے۔

(a) سیلابی (b) سیاہ
(c) سرخ (d) قلوی

2۔ مندرجۂ ذیل کے کونسے ادارے نے ہندوستان کی مٹی کو 8 اہم قسموں میں تقسیم کیا ہے؟

(a) ہندوستانی کونسل برائے زراعتی تحقیق
(b) ہندوستانی موسمیاتی محکمہ
(c) ہندوستانی مٹی کی جانچ
(d) ہندوستانی مٹی کی سائنس کا ادارہ

3۔ دریاؤں میں بننے والی مٹی یہ ہے۔

(a) سرخ مٹی (b) سیاہ مٹی
(c) صحرائی مٹی (d) سیلابی مٹی

10th ss geo 3. components
Sunday, May 24, 2020 12:11:31 PM

4۔ ہندوستان میں زیادہ جاذبہ رکھنے والا بند .....

(a) ہیراکڈ بند (b) بھاکراننگل بند

(c) میٹور بند (d) ناگرجناساگر بند

5۔ ..... ایک نقدی فصل ہے

(a) کپاس (b) گیہوں

(c) چاول (d) مکئی

6۔ سیاہ مٹی مزید یہ بھی کہلاتی ہے۔

(a) خشک مٹی (b) نمکین مٹی

(c) رگر مٹی (d) پہاڑی مٹی

7۔ دنیا کا سب سے لمبا بند ..... ہے۔

(a) میٹور بند (b) کوسی بند

(c) ہیراکڈ بند (d) بھاکراننگل بند

8۔ ہندوستان میں کون سی فصل '' سنہری ریشہ '' کہلاتی ہے

(a) کپاس (b) گیہوں

(c) پٹ سن (d) تمباکو

II۔ مندرجۂ ذیل بیانات پر غور کیجئے اور نیچے دئے گئے درست جواب کو منتخب کیجئے۔

1۔ توثیق (A) : باغبانی کی فصلوں سے مراد پھلوں، ترکاریوں اور پھولوں کی کاشتکاری ہے

سبب (R) : آم، کیلا اور سٹرس پھلوں کی پیداوری میں دنیا میں ہندوستان کا مقام اول درجے پر ہے۔

(a) (A) اور (R) دونوں صحیح ہیں اور (A) کی وضاحت R کرتا ہے

(b) A اور R دونوں درست ہیں۔ A کی وضاحت (R) نہیں کرتا۔

(c) A درست ہے اور R غلط ہے

(d) A غلط ہے اور R درست ہے

2۔ توثیق (A) : سیلابی مٹی، دریاؤں کے ذریعے بہاؤ شدہ اور بوسیدہ اشیاء کے جمع ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

سبب (R): دھان اور گیہوں اس مٹی میں اچھی طرح اگتے ہیں

(a) (A) اور (R) دونوں صحیح ہیں اور (A) کی وضاحت R کرتا ہے

(b) A اور R دونوں درست ہیں۔ A کی وضاحت (R) نہیں کرتا۔

(c) A درست ہے اور R غلط ہے

(d) A غلط ہے اور R درست ہے۔

III۔ غیر مناسب کو الگ کیجئے:

1۔ (a) گیہوں (b) چاول

(c) باجرہ (d) کافی

2۔ (a) کھادر (b) بھنگر

(c) سیلابی مٹی (d) سیاہ مٹی

3۔ (a) طغیانی نالیاں (b) مستقل نالیاں

(c) ٹینک (d) نالیاں

IV۔ جوڑ لگایئے:

1۔ ہندوستان کے شکر کا پیالہ - مہاندی

2۔ کافی - سنہرا انقلاب

3۔ تھری - کرناٹکا

4۔ ہیراکڈ - اتر پردیش اور بہار

5۔ باغبانی - ہندوستان کا سب سے بڑا بند

V۔ مختصر جواب دیجئے :

1۔ مٹی کی تعریف کیجئے۔

2۔ ہندوستان میں پائے جانے والے مٹی کی قسموں کے نام بتایئے۔

3۔ سیاہ کپاس کی مٹی کے کوئی دو خصوصیتیں لکھئے۔

4۔ زراعت کی تعریف کیجئے؟

5۔ ہندوستان میں عمل پیرا ں زراعت کی قسموں کو لکھئے۔

6۔ ہندوستان میں کاشتکاری کے موسم کا نام لکھئے۔

7۔ ہندوستان کے کاشتکاری کی فصلیں کون سی ہیں؟

8۔ پالتو چوپائے (Livestock) کا مطلب کیا ہے؟

9۔ ہندوستان میں ماہی گیری کی قسموں پر مختصر وضاحت کیجئے۔

VI۔ اسباب بیان کیجئے:

1۔ زراعت ہندوستان کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔

2۔ بارش کے پانی کی کاشتکاری نہایت ضروری ہے۔

10th ss geo 3. components
Sunday, May 24, 2020 12:11:31 PM

VII مندرجہ ذیل کے درمیان فرق بتلایئے۔

1 ربی اور کھارف فصل کے موسم
2 طغیانی نالی اور مستقل نالی
3 سمندری ماہی گیری اور اندرونی ماہی گیری
4 سیلابی مٹی اور سیاہ مٹی

VIII پیرگراف میں جواب دیجئے:

1 ہندوستان میں مٹی کی قسموں کو لکھئے اور مٹی کی خصوصیات اور تقسیم بندی کی وضاحت کیجئے؟
2 ہندوستان کے کسی دو کثیر مقصد منصوبوں پر نوٹس لکھئے؟
3 بھر پور کاشتکاری اور مخلوط کاشتکاری کی نمایاں خصوصیات لکھئے
4 چاول اور گیہوں کی کاشتکاری کے لئے مناسب جغرافیائی حالات پر تبصرہ کیجئے؟

IX اعلیٰ سطح کی سوچ کے سوالات (HOT Questions)

1 کیا آپ زراعت کے بغیر دنیا کا تصور کر سکتے ہیں؟
2 جنوبی ہندوستان میں پانی کی وجہ سے پیدا ہونے والے تکرار کا حل کیا آپ بتا سکتے ہیں (بند کی تعمیر/بند کو اونچا کرنا/ٹینکوں کی پا کی صفائی)؟

X نقشوں کی مشق:

1 سیلابی مٹی کے اہم علاقوں کی حد بندی کیجئے۔
2 سیاہ مٹی کے اہم خطوں کا خاکہ بنایئے۔
3 ہیرا کڈ بندر، میٹور بند اور دامودر بند کی نشاندہی کیجئے۔
4 پٹ سن کی کاشتکاری کے علاقوں کو شیڈ کیجئے۔
5 کوئی تین چائے اور کافی کی پیداوار کے مقامات کی نشان دہی کیجئے۔
6 صحرائی مٹی کے علاقے کی حد بندی کیجئے۔
7 ماہی گیری کے مقامات، ٹوٹی کورن، چینئی، کوچی، ممبئی، مچھلی پٹنم کو نشان کیجئے۔
8 کاویری ڈیلٹا، گوداوری ڈیلٹا کی حد بندی کیجئے۔

REFERENCE BOOKS مزید استفادہ کے لئے کتابیں

1. Singh, G. (1976). A Geography of India. Atma Ram & Sons Publications, New Delhi.
2. Siddhartha, K. and Mukherjee, S. (2013). Geography through Maps (11th Edition). Kisalaya Publications Pvt. Ltd., New Delhi.
3. Husain, M. (2015). Geography of India (6th Edition). McGraw Hill Education, New Delhi.
4. Sharma, T.C. and Coutinho, O. (1978). Economic and Commercial Geography India (2nd Edition). Vikas Publishing House Pvt. Ltd., New Delhi.
5. Mamoria, C.B. (1980). Economic and Commercial Geography of India. Shiva Lal Agarwala & Company, Agra.

INTERNET RESOURCES انٹرنٹ کے ذرائع

1. https://extension.psu.edu/introduction-to-soils-managing-soils
2. http://mospi.nic.in/statistical-year-book-india/2017/181
3. http://www.india-wris.nrsc.gov.in/wrpinfo/index.php?title=Multi_Purpose_Projects
4. http://dahd.nic.in/sites/default/filess/Volume%20I.pdf

10th ss geo 3. components
Sunday, May 24, 2020 12:11:32 PM




اکائی - 4

ہندوستان - ذرائع اور صنعتیں

India - Resources and Industries

سیکھنے کے مقاصد :

- ذرائع اوراس کی اقسام سے متعلق سیکھنا۔
- قابل تجدید اور نا قابل تجدید ذرائع کے تصور کو سمجھنا۔
- ہندوستان میں صنعتوں کی مختلف اقسام اوران کی تقسیم کی شناخت کرنا۔
- ہندوستانی صنعتوں کے مسائل کا تجزیہ کرنا۔

تمہید : (Introduction)

کوئی بھی مادّہ یا توانائی جو ماحول میں ہوتی ہے اور اسے انسان اور دوسرے جاندار استعمال کرتے ہوں تو اسے قدرتی ذریعہ کہتے ہیں ۔ قدرتی ذرائع میں ہوا، پانی، مٹی، معدنیات، زمین میں دبا ہوا ایندھن، پودے، جنگلاتی زندگی وغیرہ شامل ہیں اور یہ ذرائع کسی بھی خطے کی اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔قدرتی ذرائع کی تقسیم مختلف بنیادوں پر کی جاتی ہے۔ مسلسل فراہمی کی بنیاد پر قدرتی رائع کو دو قسموں میں منقسم کیا جاتا ہے۔قابل تجدید ذرائع اور نا قابل تجدید ذرائع۔قابل تجدید ذرائعو ہیں جو قدرتی طور پر ان کے استعمال کے بعد دوبارہ تیار کر لی جاتی ہیں۔ شمسی توانائی، فضائی توانائی، حیاتی گیس ، لہروں کی توانائی، مدوجزر کی توانائی وغیرہ قابل تجدید ذرائع ہیں ۔ نا قابل تجدید ذرائع وہ ذرائع ہیں جو استعمال کے بعد دوبارہ حاصل نہیں کی جاسکتی ہیں۔کوئلہ، پٹرولیم، قدرتی گیس وغیرہ اس قسم کے ذرائع ہیں۔

4.1 معدنیات (Minerals)

معدنیات نامیاتی یا غیر نامیاتی قدرتی شئے ہے جس کی متعین کیمیائی اور طبعی خصوصیات ہوتی ہیں ۔زمین سے معدنیات کے نکالنے کے عمل کو کان کنی کہتے ہیں ۔ وہ کانیں جو قشرِ ارض کے قریب ہوتی ہیں انہیں کھلی کانیں یا کھڈ کہتے ہیں۔اور گہری کانوں کو عمودی سرنگ کہا جاتا ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

ہندوستان میں معدنیات سے جڑی ہوئی تنظیموں کو 1. جیولوجیکل (ارضیاتی سروے آف انڈیا کا نام دیا گیا ہے، جس کا ہیڈ کوارٹر کولکتہ میں ہے۔ 2. انڈین بیورو آف مائنس جس کا ہیڈ کوارٹر ناگپور میں ہے۔ 3. نان فیروس (غیر آہنی) میٹریل ٹیکنالوجی ڈیولپمنٹ سنٹر (NFTDC) حیدرآباد میں ہے۔ 4. کان کنی کی وزارت تمام کانوں اور معدنیات کے انتظام کی ذمہ دار ہے (ڈیولپمنٹ اور ریگولیشن ایکٹ 1957 کے تحت)

معدنیات کی اقسام:

کیمیائی اور طبعی خصوصیات کی بنیاد پر معدنیات کو وسیع طریقہ پر دو قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے اور انہیں دھاتی اور ادھاتی معدنیات کہتے ہیں۔

10th ss geo 4. resources
Tuesday, May 26, 2020 4:16:57 PM

(1) لوہے کی کچ دھات:

لوہے کی کچ دھات قشرِ ارض میں کثرت سے پایا جانے والا عنصر ہے اور یہ بہت کم آزاد حالت میں پایا جاتا ہے اور یہ کئی چٹانوں اور

(a) دھاتی معدنیات:

دھاتی معدنیات میں ایک یا ایک سے زیادہ دھاتی عناصر موجود ہوتے ہیں۔ دھاتی معدنیات نادر جگہوں میں ہوتی ہیں جو کہ قدرتی طور پر مرتکز ہوتے ہیں جنہیں معدنی ذخائر کہا جاتا ہے۔ ان ذخائر میں قسم ہا قسم کی قیمتی دھاتیں جیسے لوہا، میگنیز، تانبا، باکسائٹ، نیکل، جست، سیسہ، سونا وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔

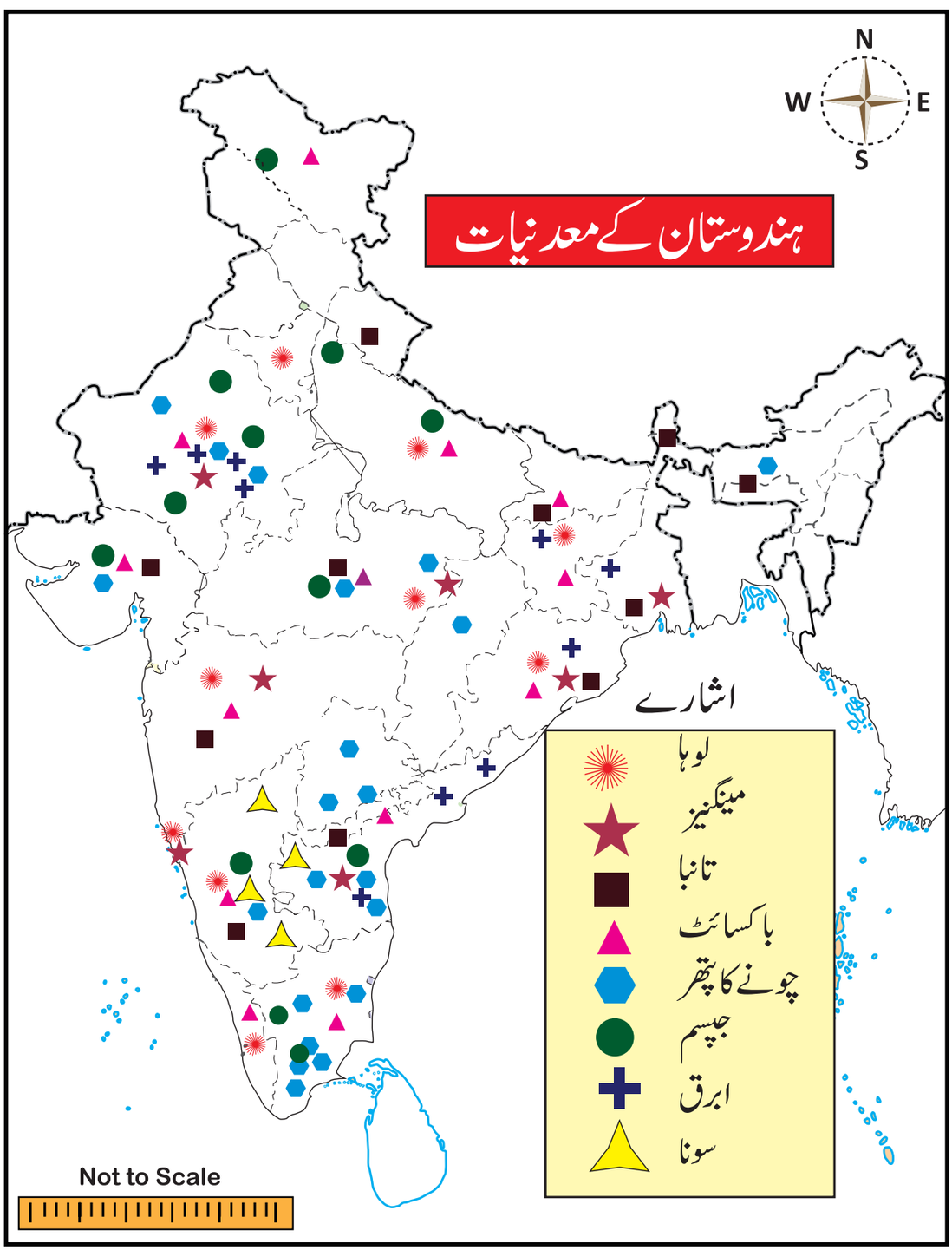

10th ss geo 4. resources
Tuesday, May 26, 2020 4:16:57 PM

لوہے کی کچ دھاتیں چٹانیں اور معدنیات مندرجۂ حال میں ہوتی ہیں

لوہے کی کچ دھات کی حالت	لوہے کا مادّہ (%)
میگنا ٹائٹ	72.4%
ہیماٹنٹ	69.9%
جیوتھیٹ	62.9%
لیمونائٹ	55%
سائڈارائٹ	48.2%

معدنیات کے ساتھ مرکب حالت میں پایا جاتا ہے خصوصاً آتشی اور متغیر چٹانوں میں ملا ہوا موجود ہوتا ہے۔ ہندوستان میں لوہے کی کچ دھات کے جملہ ذخائر میں ہیماٹائٹ اور میگنا ٹائٹ ہیں۔

جھارکھنڈ میں سب سے زیادہ یعنی ہندوستان کا 25% لوہے کی کچ دھات نکلتی ہے۔ سنگھ بھوم، ہزاری باغ، دھنباد اور رانچی ضلعوں میں لوہے کی کچ دھات زیادہ نکلتی ہے۔ اڑیسہ کا فی صد 21 ہے اور وہ دوسرے نمبر میں ہے۔ سندرگڑھ، مایوربھنج، سنبھل پور اور کیونجار ضلعوں میں یہ کچ دھات زیادہ نکلتی ہے۔ چھتیس گڑھ میں میگنا ٹائٹ کی پیداوار 18% ہے۔ (راج گڑھ اور بلاسپور ضلع اس کے لئے خاص ہیں) اور کرناٹک میں 20% کچ دھات نکلتی ہے۔ (چکمگلور، چترادرگ، شیموگہ اور دھاڑوار ضلعوں میں یہ زیادہ ہوتا ہے) آندھرا پردیش اور ٹمل ناڈو میں سے ہر ایک میں 5% اس کی پیداوار ہے۔ (آندھرا پردیش کے ضلع کرنول، گنٹور، کڈپہ اور انت پور، اور تمل ناڈو کے ضلع سیلم، نامکل، ترونامل، ترچی، کوئمبتور، مدورائی اور ترونل ویلی، اس کے لئے خاص ہیں)۔

SAIL (اسٹیل اتھارٹی آف انڈیا لمیٹڈ) اسٹیل کی وزارت لوہے اور اسٹیل کی منصوبہ بندی اور ترقی کے لئے ذمہ دار ہے۔

2) میگنیز Manganese

میگنیز ایک چاندی نما بھورے رنگ کا عنصر ہے۔ یہ خاصیت میں بہت سخت اور بھربھرا ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ لوہے، مسام دار مٹی اور دوسری معدنیات کے ساتھ مرکب حالت میں ہوتا ہے۔ یہ ایک اہم معدنیات ہے جو لوہے اور فولاد کے بنانے میں استعمال ہوتی ہے اور بھرتوں کے بنانے میں اسے بنیادی خام شئے کا درجہ حاصل ہے۔ ایک ٹن اسٹیل بنانے میں تقریباً 10 کلوگرام میگنیز کی ضرورت پڑتی ہے اسے رنگ کٹ سفوف کیڑے مار دوائیں، پینٹ اور بیٹریاں بنانے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

MOIL- میگنیز اور انڈیا لمیٹڈ، ایک ریاستی کمپنی ہے جو ایک میگنیز کی کچ دھات نکالنے والی کمپنی ہے جس کا ہیڈ کوارٹر ناگپور میں ہے، اس کا حصہ بازار میں 50% ہے۔ یہ ہندوستان کی سب سے زیادہ میگنیز کی کچ دھات نکالنے والی کمپنی ہے۔

میگنیز کے ذخائر زیادہ تر منقلب حالت میں رسوبی ذخائر کے تہوں کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ میگنیز کے ذخائر سب سے زیادہ اڑیسہ میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد کرناٹک، مدھیہ پردیش، مہاراشٹرا اور گووا، آندھرا پردیش اور جھارکھنڈ۔ راجستھان گجرات، تلنگانہ اور مغربی بنگال میں مجموعی اعتبار سے 2% مینگنیز کے ذرائع ہیں۔

3) تانبا (Copper)

تانبا پہلی دھات ہے جسے قبل از تاریخی دور کے انسان نے استعمال کیا ہے۔ اس کا استعمال کئی مقاصد کے لئے ہوتا ہے۔ یہ چونکہ ایک لچک دار دھات ہے اسے برتنوں کو مختلف شکلوں میں بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ تانبے کو جست اور سیسہ کے ساتھ ملا کر بھرت بنایا جاتا ہے، تو پیتل اور کانسی حاصل ہوتے ہیں۔ تانبے کو عموماً پکوان کے برتن اور عام استعمال کی دوسری اشیاء بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس جدید دور میں اس کا استعمال وسیع پیمانے پر مختلف قسم کے الکٹریکل مشینری، برقی تاروں اور برقی کیبل کے بنانے میں ہوتا ہے۔

تانبے کی کچ دھات کے ذخائر سب سے زیادہ راجستھان میں موجود ہیں۔ اس کے بعد جھارکھنڈ اور مدھیہ پردیش ہیں۔ آندھرا پردیش، گجرات، ہریانہ، کرناٹک، مہاراشٹرا، میگھالیہ، ناگالینڈ، اوڈیشہ، سکم، ٹمل ناڈو، تلنگانہ، اترکھنڈ اور مغربی بنگال میں مجموعی اعتبار سے 7.9% تانبے کے ذخائر ہیں۔

ہندوستان کاپر لمیٹڈ (HCL)
یہ ایک حکومت کا ادارہ ہے جو مرکزی پبلک کاروباری مقصد سے کان کنی کی وزارت کے ماتحت ہے۔

10th ss geo 4. resources
Tuesday, May 26, 2020 4:16:58 PM

4) باکسائٹ (المونیم کی کچ دھات)

باکسائٹ ایک اہم کچ دھات ہے جس سے المونیم دھات نکالی جاتی ہے۔ یہ ان چٹانوں میں پائی جاتی ہے جن میں آبید کردہ المونیم آکسائیڈس ہوتے ہیں۔ باکسائٹ بڑی مقدار میں مسامدار مٹی کے علاقوں میں سطحی ذخائر کے طور پر پائی جاتی ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

باکسائٹ المونیم کی ایک آکسائیڈ ہے۔ اس کا نام فرانسیسی زبان Le Baux سے لیا گیا ہے۔

باکسائٹ چونکہ وزن میں ہلکی اور طاقت کے اعتبار سے مضبوط ہوتی ہے اس لئے اسے ہوائی جہاز اور موٹر کار انجنوں کے بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ باکسائٹ کو سمنٹ اور کیمیکل کے بنانے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

باکسائٹ کے ذخائر سب سے زیادہ اڑیسہ میں پائے جاتے ہیں۔ گجرات (جونا گڑھ، امریلی اور بانگر ضلعے)، جھارکھنڈ (رانچی اور گومیلا ضلعے) مہاراشٹرا (سندو درگ اور رتنا ضلعے)، چھتیس گڑھ (بلار پور اور درگ ضلعے) اور ٹمل ناڈو

نیشنل المونیم کمپنی لمیٹڈ (NALCO)

(اس کی تشکیل 1981 میں ہوئی) اس کی یونٹیں اڑیسہ کے مقامات انگول اور دامن جوڑی میں موجود ہیں۔ اس کی تشکیل پبلک سیکٹر کی حیثیت سے کان کنی کی وزارت۔ حکومت ہند کی ماتحتی میں 1981 میں ہوئی۔

نالکو NALCO

(b) ادھاتی معدنیات: (Non-Metallic Minerals)

ان معدنیات میں کوئی دھات نہیں ہوتی۔ ابرق، چونے کا پتھر، جپسم (Gypsum) نائٹریٹ، پوٹاش، موتی بلور (dolomite)، کوئلہ، پٹرولیم وغیرہ ادھاتی معدنیات ہیں۔

ابرق: (Mica)

قدیم زمانے میں ابرق کو ایورویدک دواؤں کے بنانے میں استعمال کیا جاتا تھا۔ ابرق کا نام اس وقت معروف ہوا جب برقی صنعت کی ترقی ہوئی۔ ابرق ایک اچھی معیار کی ادھاتی شئے ہے۔ یہ نیم شفاف، آسانی کے ساتھ جدا کر کے باریک شیٹوں میں تبدیل کرنے کے قابل ہوتی ہے۔ ہموار، بے رنگ، لچکیلی اور بے لچک ہوتی ہے۔ ابرق بجلی کے لئے حاجز ہوتی ہے اور یہ زیادہ وولٹیج کو برداشت کرتی ہے یہ بجلی کے لئے غیر موصل ہوتی ہے اس لئے اسے برقی اشیاء میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کا استعمال مدہن (Lubricants) اشیاء، دواؤں، پینٹوں اور وارنشوں کے بنانے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

ابرق کے ذخائر کثرت سے آندھرا پردیش، راجستھان، اڑیسہ، راجستھان اور جھارکھنڈ میں پائے جاتے ہیں۔

(ii) چونے کا پتھر Lime Stone

چونے کا پتھر چٹانوں کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔ یہ مرکب حالت میں یا کیلشیم کاربونیٹ کے ساتھ ہوتا ہے یا کیلشیم اور میگنشیم کے دوہرے کاربونیٹ کے ساتھ ہوتا ہے یا دونوں کے آمیزے کے ساتھ۔ چونے کے پتھر میں کم مقدار میں سلیکا، الومینا، لوہے کی آکسائیڈس، فاسفورس اور گندھک ہوتے ہیں۔

چونے کا پتھر کیمکلس کے کارخانوں میں سوڈے کی راکھ، تیزابی سوڈے، رنگ کٹ سفوف، کاغذ، سیمنٹ، لوہا اور فولاد، شیشہ اور کھادوں کے بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کے بنانے کے اہم مقامات میں کرناٹکا، آندھرا پردیش، راجستھان، مدھیہ پردیش اور ٹمل ناڈو وغیرہ شامل ہیں۔

جپسم (سنگ رخام) (Gypsum)

جپسم (سنگ رخام) کیلشیم کا ایک آبیدہ سلفیٹ ہے، جو سفید رنگ میں رسوبی چٹانوں جیسے چونے کے پتھر، ریتیلے پتھر اور پرت دار چٹانوں کے غیر شفاف یا شفاف معدنیات میں ہوتا ہے۔ جپسم سمنٹ، کھادوں، دیوار کے تختوں، کیڑے مار دواؤں کے پلاسٹر کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے۔ راجستھان، گجرات، ہماچل پردیش، کرناٹک، اتر کھنڈ، آندھرا پردیش اور مدھیہ پردیش میں ہیں۔

4.2 توانائی کے ذرائع: (Energy Resources)

وہ ذرائع جن سے بجلی تیار کی جاتی ہے انہیں توانائی کے ذرائع کہا جاتا ہے۔ بجلی ہماری زندگی کا ایک اہم جزء ہے، اس توانائی کے بغیر روزمرہ کا کوئی کام انجام نہیں پاتا ہے۔ یہ تمام اقتصادی کارروائیوں اور صنعتی ترقی کا ایک اہم کلیدی عامل ہے۔ توانائی کے ذرائع کو

1VMAD

10th ss geo 4. resources
Tuesday, May 26, 2020 4:16:59 PM

قابل تجدید ذرائع اور نا قابل تجدید ذرائع میں تقسیم کیا جاتا ہے۔کوئلہ، پٹرولیم، قدرتی گیس اور نیوکلیائی معدنیات نا قابل تجدید توانائی کے ذرائع ہیں۔ پانی،سورج کی روشنی، ہوا، حیاتی گیس،لہریں وغیرہ، قابل تجدید توانائی کے ذرائع ہیں۔

نا قابل تجدید ذرائع Non renewable Energy

(a) کوئلہ (Coal)

کوئلہ تہہ نشین پتھروں کی شکل میں پایا جاتا ہے۔اسے حرحراتی توانائی کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔ کسی بھی ملک کی صنعتی ترقی میں کوئلہ بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔

کاربن کے مادّہ کی بنیاد پر اس کو مندرجہ ذیل قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

معدنی کوئلہ(Anthracite) - 80% تا 90% کاربن ہوتا ہے۔

رال دار کوئلہ(Bituminous) - 60% تا80% کاربن ہوتا ہے۔

بھورا کوئلہ (Lignite) - 40% تا 60% کاربن ہوتا ہے۔

دلدلی کوئلہ (Peat) -40% سے بھی کم کاربن ہوتا ہے۔

کوئلہ توانائی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ ہندوستان میں اس کے مختلف اور بے شمار استعمالات ہیں ۔اسے تبدیل کر کے گیس، تیل، بجلی اور حرارتی توانائی بنایا جاتا ہے۔اس کے علاوہ کیمیائی مادوں، رنگ سازی، کھادوں، رنگوں، مصنوعی اشیاء اور دھماکہ خیز مادوں کے تیار کرنے میں یہ ایک بنیادی خام مادہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

ہندوستانی کوئلہ زیادہ تر جزیرہ نمائے ہندوستان گونڈوانا چٹانوں کے سلسلوں میں پایا جاتا ہے۔صرف جھارکھنڈ، اڑیسہ، مغربی بنگال اور مدھیہ پردیش میں تقریباً 90% کوئلہ کے ذخائر موجود ہیں۔ ہندوستان کا تقریباً 2% کوئلہ تیسری قسم کا ہے اور وہ زیادہ تر آسام اور جموں اور کشمیر میں پایا جاتا ہے۔

Coal India Limited (CIL) ایک ہندوستانی حکومت کی زیرنگرانی چلنے والی کوئلہ کی کان کنی کی کمپنی ہے۔
اس کا صدر دفتر کولکتہ میں ہے۔

جھارکھنڈ ملک کا سب سے زیادہ کوئلہ کی پیداوار والا صوبہ ہے۔اس کے بعد اوڑیشہ چھتیس گڑھ، مغربی بنگال، مدھیہ پردیش، آندھرا پردیش اور مہاراشٹرا کے صوبے ہیں۔

بھورا کوئلہ (لگنائٹ) کے ذخائر جنوبی اور مغربی جزیرہ نمائے ہندوستان میں خصوصاً تمل ناڈو، پدوچیری اور کیرلا میں پائے جاتے ہیں۔

ہندوستان کے کوئلہ کے ذخائر کی دریافت اور ترقی کے سلسلہ میں پالیسیاں بنانے اور لائحۂ عمل تیار کرنے کی ساری ذمہ داری کوئلہ کی وزارت کی ہے۔کول انڈیا لمیٹڈ (CIL)، NLC انڈیا لمیٹڈ اور سنگارینی کولیریس کمپنی لمیٹڈ (SCCL) وغیرہ اس وزارت کے پبلک سیکٹر ہیں۔

(b) پٹرولیم یا خام تیل Petroleum or Crude oil

لفظ پٹرولیم دو لاطینی لفظ سے لیا گیا ہے۔ Petro کے معنی چٹان اور Oleum کے معنی تیل کے ہیں۔لہذا پٹرولیم وہ تیل ہے جو زمین کی چٹانوں سے حاصل ہوتا ہے۔اسی لئے اس کو معدنیاتی تیل بھی کہا جاتا ہے۔ پٹرولیم ایک جلنے والا مائع ہے جو 90 تا 95 فی صد ہائیڈروکاربن کا مرکب ہے۔اور باقی نامیاتی مرکبات جیسے آکسیجن، نائٹروجن، گندھک اور قلیل مقدار میں نامیاتی دھاتی مرکبات سے بنا ہوا ہے۔

सत्यमेव जयते

پٹرولیم اور قدرتی گیس کی وزارت (MOP & NG) حکومتِ ہند کی ایک وزارت ہے اور یہ وزارت پٹرولیم اور قدرتی گیس کی دریافت، پیداوار، صفائی، تقسیم، کاروبار، درآمد، برآمد اور حفاظت کی ذمہ دار ہے۔اسی طرح پٹرولیم سے بننے والے پروڈکٹس اور مائع شدہ قدرتی گیس کی تیاری کے لئے بھی ذمہ دار ہے۔



ہندوستان۔تیل صاف کرنے کے کارخانے

10th ss geo 4. resources
Tuesday, May 26, 2020 4:17:00 PM

ساحل سے دور تیل کے ذخائر	ساحل پر تیل کے ذخائر
ممبئی کے زیادہ تیل نکالنے والے Oil fields (زیادہ سے زیادہ 65%)	برہماپترا کی وادی (پیروگڑھ اور سیب ساگر ضلع آسام کے)
گجرات کا ساحل (دوسرا بڑا oil field)	ڈگ بوئی آئیل فیلڈ (ملک کا سب سے پرانا آئیل فیلڈ)
باسیم آئیل فیلڈ۔ممبئی ہائی کا جنوب	نہوراٹیہ آئیل فیلڈ (ڈگ بوئی کا جنوب مغرب)
علی ابیٹ آئیل فیلڈ، باؤنگر کا جنوب	موران۔ہوگریجان آئیل فیلڈ (جنوب مغربی نہوراڑئیہ)
اندومان اورنکوبار جزائر خلیج منار،	اودراساگر۔لاوا آئیل فیلڈ (آسام کا سب ساگر ضلع)
کامبے۔لونی۔خطہ	سرمہ وادی (بدرپور، ماسم پور، پاتھاریہ)

c) قدرتی گیس Nature Gas

پٹرولیم موٹر کاروں، ہوائی جہازوں، آبی جہازوں اور انجنوں کے لئے توانائی اور ایندھن کے ذریعہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔لیس دار شئے، مٹی کا تیل، وازلین، تار، صابن، Terylene، اور موم اس کے ضمنی اور ذیلی پیداوار ہیں۔ پٹرولیم ہندوستان میں ساحل اور زمین پر دونوں مقامات سے نکالا جاتا ہے۔

c) قدرتی گیس (Natural Gas)

قدرتی گیس عموماً پٹرولیم کے ڈھیر کے ساتھ ملی ہوتی ہے۔یہ قدرتی طور پر ہائیڈروکاربن گیس کے آمیزے کے ساتھ ہوتی ہے جس میں بنیادی طور پر میتھین ہوتی ہے۔مگر عموماً مختلف مقدار کے الکین (alkanes) بھی اس میں شامل ہوتے ہیں اور کبھی کبھی کم فی صد مقدار میں کاربن ڈائی آکسائیڈ، نائٹروجن اور ہائیڈروجن سلفائڈ بھی ہوتے ہیں ۔ قدرتی گیس اس وقت بنتی ہے جب تحلیل شدہ پودوں اور جانوروں پر سخت گرمی اور دباؤ ہزاروں سالوں تک پڑتا ہے ۔ یہ گرم کرنے، پکانے اور بجلی کی تیاری میں توانائی کے ذریعہ کے طور پر استعمال ہوتی ہے اور یہ سواریوں کے لئے ایندھن اور پلاسٹک اور دوسرے تجارتی اہم نامیاتی کیمیائی اشیاء کے بنانے میں کیمیائی فیڈ اسٹاک کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

GAIL انڈیا لمیٹڈ جس کا مطلب گیس اتھارٹی آف انڈیا لمیٹڈ ہے۔ یہ ایک بڑی ریاستی حکومت سے چلنے والی قدرتی گیس کی پراسسنگ اور ڈسٹریبوشن کمپنی ہے۔اس کا ہیڈ کوارٹر نئی دہلی میں ہے۔

ہندوستان میں بڑی تعداد کے تناسب میں ثلاثی چٹانیں اور سیلابی ذخیرے پائے جاتے ہیں، خصوصاً جزیرہ نمائے ہندوستان میں ان کا تناسب زیادہ ہے ۔ یہ رسوبی چٹائیں جو کبھی کم گہرے دریاؤں میں تھیں۔ان میں تیل اور قدرتی گیس کے ذخائر کے امکانات ہوتے ہیں ۔ قدرتی گیس کی زمادہ مقدار بمبئی ہائی اور باسیم آئیل فیلڈ میں ہے۔ گجرات میں جگاڈیا اور گاگھا۔آسام، ٹمل ناڈو، تروپورا، راجستھان، اروناچل پردیش، پنجاب، جموں کشمیر اور مغربی بنگال، یہ سب قدرتی گیس کے دوسرے ذخائر ہیں۔



دابی ہوئی قدرتی گیس (CNG) ''سخت دباؤ میں رکھی گئی میتھین'' ایک ایسا ایندھن ہے جو گیسولین، ڈیزل اور پروپین کی جگہ میں استعمال ہوتی ہے۔دوسرے ایندھنوں کے مقابلہ میں قدرتی گیس ڈھلکنے کے واقعہ میں کم خطرہ رکھتی ہے کیونکہ یہ ہوا سے بھی ہلکی ہوتی ہے اور باہر نکلنے پر تیزی سے منتشر ہوجاتی ہے۔بیومیتھین۔صاف کی ہوئی غیر ہواباش بیوگیس کو بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔قدرتی گیس سے چلنے والی سواریوں کا استعمال تیزی کے ساتھ دہلی، احمد آباد، ممبئی، پونا، کولکتہ، لکھنو، کانپور، وارانا سی وغیرہ میں بڑھ رہا ہے۔

توانائی کے روایتی ذرائع :

(a) حرارتی قوت Thermal Power

حرارتی قوت زمین سے نکالے گئے ایندھن جیسے کوئلہ، ڈیزل، پٹرولیم اور قدرتی گیس سے تیار کی جاتی ہے۔نیشنل تھرمل پاور کارپوریشن

10th ss geo 4. resources
Tuesday, May 26, 2020 4:17:01 PM

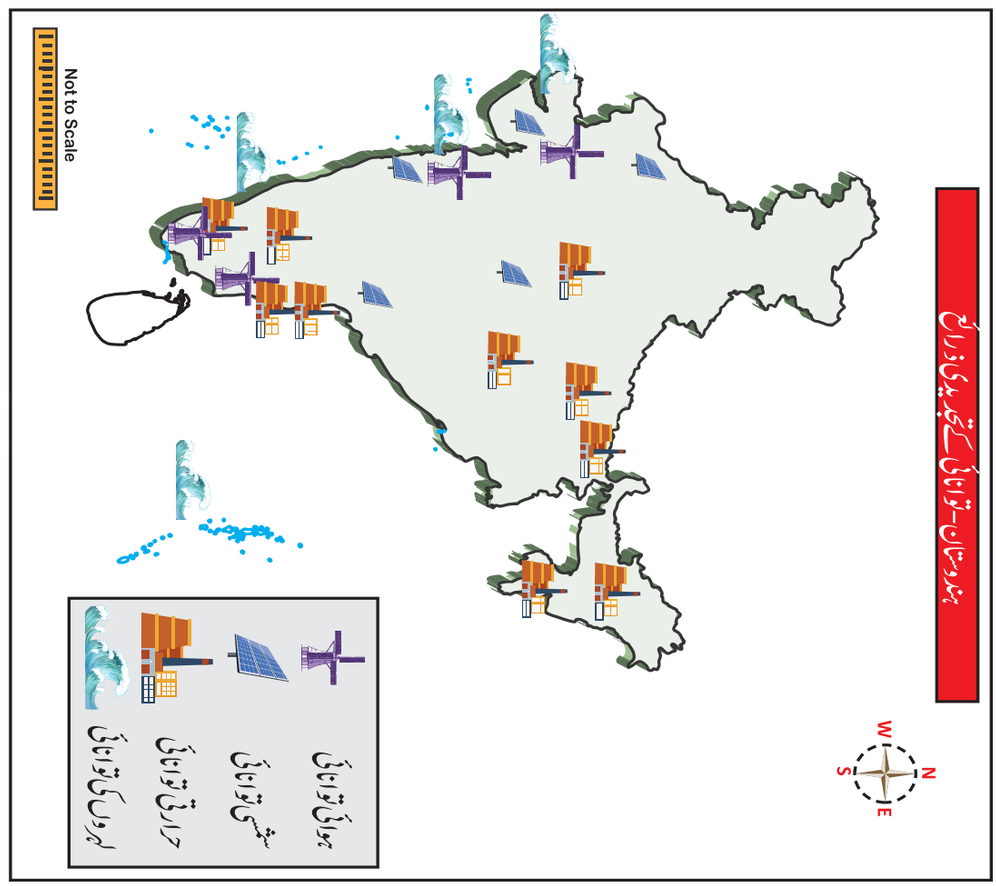

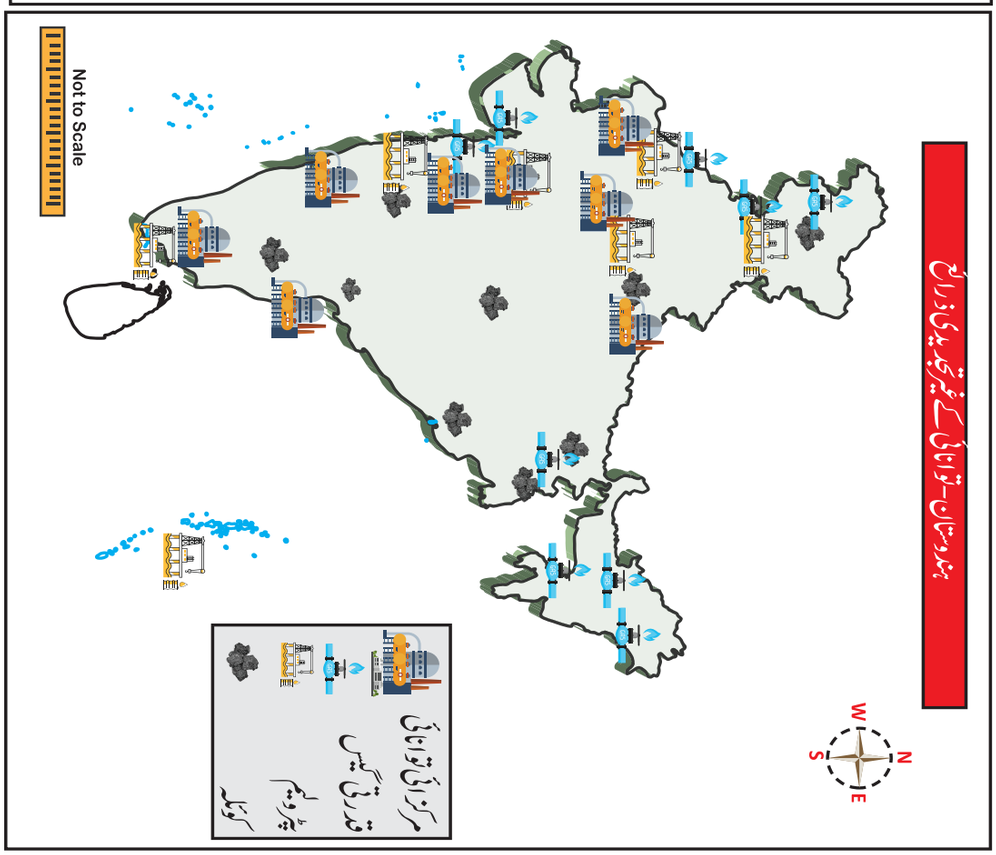

10th ss geo 4. resources
Tuesday, May 26, 2020 4:17:11 PM

(NTPC) کا قیام 1975 میں ہوا۔ حال میں NTPC کے پاس 13 کوئلہ کی بنیاد پر تیار ہونے والی سوپر تھرمل پاور پراجکٹس ہیں۔ اور گیس / مائع ایندھن کی بنیاد پر جلنے والے مجموعی پراڈکٹس آسام، بہار، جھارکھنڈ، چھتیس گڑھ، میزورام اور مغربی بنگال میں موجود ہیں۔ اس کا اندازہ تنصیب کردہ صلاحیت سے 90% زیادہ ہے۔ ٹمل ناڈو میں ملک کا 5% حرارتی توانائی بن رہی ہے۔ نئی ویلی، میٹور، توتوکوڈی اور انور (چنئی) ٹمل ناڈو کے اہم تھرمل پاور اسٹیشن ہیں۔

(b) نیوکلیائی قوت Nuclear Power

نیوکلیائی انشقاق یا نیوکلیائی اتصال کے دوران جو توانائی حاصل ہوتی ہے بجلی کی تیاری میں استعمال ہوتی ہے۔ نیوکلیائی توانائی خاص طور سے یورینیم اور تھوریم کی معدنیات سے حاصل کی جاتی ہے۔ پہلا نیوکلیر پاور اسٹیشن 1969ء میں بمبئی کے قریب بنایا گیا، راوٹ بھٹا (335 MW)، راجستھان کے قریب (100 MW) ٹمل ناڈو میں کلپاکم (440MW) اور کنڈاکولم (2000MW) اور اتر پردیش میں نارورا (235MW)، کرناٹک کے کائی گا (235 MW) اور گجرات کے کاکراپارا میں (235MW) میں بجلی تیار کی جاتی ہے۔

دی نیوکلیر پاور آف انڈیا لمیٹڈ (NPCIL) ایک ہندوستانی پبلک سیکٹر حکومتی ادارہ جو ممبئی میں ہے اور یہ ادارہ بجلی کی تیاری کے لئے نیوکلیائی قوت بنانے کا ذمہ دار ہے۔ NPCIL کا انتظام ڈپارٹمنٹ آف اٹامک انرجی (DAE) کے ہاتھ میں ہے اور وہ محکمہ ڈیزائننگ، تعمیر اور ہندوستان بھر میں نیوکلیر پاور اسٹیشن چلانے کا ذمہ دار ہے۔

قابل تجدید یا غیر روایتی توانائی کے ذرائع :

(a) آبی قوت Hydro Power

بجلی جو پانی سے بنائی جاتی ہے۔ اسے ہائیڈرو الکٹری سٹی کہا جاتا ہے۔ آبی قوت بہتے پانی سے حاصل کی جاتی ہے۔ آبی قوت کو نہایت ہی اقتصادی اور غیر آلودہ ذریعۂ توانائی سمجھا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے پوری دنیا میں 7% بجلی تیار کی جاتی ہے۔ آبی قوت سے تیار کی جانے والی بجلی کا خرچ نسبتاً دوسرے طریقوں سے کم ہے۔ اور یہ قابل تجدید ذریعۂ توانائی ہے اور یہ ایک لچک دار بجلی کے بنانے کا طریقہ ہے اس طریقہ سے حسب ضرورت توانائی کو جلدی سے بڑھایا اور گھٹایا جاسکتا ہے۔

NHPC Limited (National Hydroelectric Power Corporation) فرید آباد میں واقع ہے۔ ہندوستان کا پہلا ہائیڈرو الکٹرک پاور اسٹیشن 1897 میں دارجیلنگ میں قائم ہوا۔

(b) شمسی توانائی :

سورج کی شعاعوں کو تبدیل کر کے بجلی بنانا شمسی توانائی کہلاتا ہے۔ یہ توانائی براہِ راست فوٹو وولٹائک (PV) کے ذریعہ بھی حاصل کی جاتی ہے اور بالواسطہ طریقہ سے مرتکز شمسی قوت (CSP) کے ذریعہ بھی بجلی حاصل کی جاتی ہے۔ مرتکز شمسی قوت کے نظام میں عدسے یا آئینے استعمال ہوتے ہیں اور کھوج لگانے (tracking) کا نظام ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ سے سورج کی شعاعوں کے ایک بڑے رقبہ کو ایک چھوٹے سے beam میں منعکس کیا جاتا ہے۔ فوٹو وولٹائک روشنی کو بجلی کی رو میں تبدیل کرتا ہے۔

سولار انرجی کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ (حکومت ہند) اس کا ہیڈکوارٹر نئی دہلی میں ہے۔

شمسی حرارتی توانائی پروگرام کے بڑے مقاصد غیر رسمی توانائی ذرائع کی وزارت (MNES) کے ذریعہ لاگو کر کے تجارت کو فروغ دینا، اور حرارتی توانائی کا استعمال مختلف گھریلو، ادارتی اور صنعتی سیکٹروں میں کرنا ہے۔ شمسی قوت کو پانی گرم کرنے کے ہیٹر، فرج (ریفریجریٹر) کپڑے اور بال سکھانے کی مشینوں، گلیوں کے لائٹوں، پکوان کے چولھوں، پانی کے پمپ کرنے، جنریٹر، فوٹو وولٹائک سیلز، حجامت کے آلات وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ آندھرا پردیش، گجرات، راجستھان، مہاراشٹرا اور مدھیہ پردیش صوبوں میں شمسی قوت زیادہ حاصل کی جاتی ہے۔

(C) ہوائی توانائی: Wind Energy

ہوائی توانائی ہوائی چرخاب کو گھماتے ہوئے ہوا کو چلا کر حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ ایک سستا اور غیر آلود ذریعۂ توانائی ہے۔ ہوائی چکی سے حاصل کردہ قوت کو استعمال کرتے ہوئے پانی کو پمپ کیا جاتا ہے اور جہازوں کو دھکیل کر چلایا جاتا ہے۔ ہوائی قوت کثیر مقدار میں حاصل کی

10th ss geo 4. resources
Tuesday, May 26, 2020 4:17:12 PM

جاسکتی ہے۔ یہ قابل تجدید ہوتی ہے۔ بڑی مقدار میں تقسیم کی جاسکتی ہے یہ پاک وصاف ہوتی ہے اوراس سے گیسوں کا خروج نہیں ہوتا ہے اور اس کے پلانٹ نصب کرنے کے لئے کم جگہ استعمال ہوتی ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

ہمارے ملک میں تمل ناڈو میں سب سے زیادہ ہوائی چرخاب Wind Turbines نصب کئے گئے ہیں۔ کنیا کماری کے مپندل۔ پرنگلڈی علاقے میں جو ہوائی چکی بنائی گئی ہے۔ وہ ایک ہی جائے وقوع میں سب سے زیادہ ہوائی توانائی حاصل کرنے والا دنیا کا پہلا مقام ہے۔

ہندوستان میں ہوائی قوت کو ترقی دینے کے لئے 1986 میں سب سے پہلا ہوائی فارم گجرات کے ساحلی علاقوں Okha میں بنایا گیا۔ مہاراشٹرا (رتنا گری) اور تمل ناڈو (توتوگڈی) جہاں 55KW Vestas ہوائی چرخاب کے ذریعہ توانائی حاصل کی جاتی ہے۔ اس کی مقدار کو پچھلے چند سالوں میں نمایاں طور پر بڑھایا گیا ہے۔ ہندوستان دنیا کا چوتھا ملک ہے جہاں سب سے زیادہ ہوائی قوت بنانے کی صلاحیت ہے۔

دی نیشنل انسٹی ٹیوٹ ونڈ انرجی (NIWE) چنئی کو 1998 میں قائم کیا گیا۔ یہ ایک خودمختار ادارہ ہے جو جدید اور قابل تجدید توانائی کی وزارت کی انتظامیہ کے تحت چلتا ہے CIWE کی اہم کارروائیوں میں ذرائع کی تشخیص، ٹسٹ کرنا اور سند دینا ہے۔

नीवे NIWE
(ISO 9001:2008)

(d) حیاتیاتی توانائی: Bio mass Energy

حیاتیاتی توانائی، حیاتیاتی تحلیل پذیر اشیاء جیسے جانوروں کے گوبر، باورچی خانے کی بے کار چیزوں، پانی کے سنبل، زراعتی بقیہ جات اور شہروں کی ناکارہ چیزوں وغیرہ سے حاصل کی جاتی ہے۔ یہ ایک صاف اور سستا توانائی کا ذریعہ ہے۔ ہندوستان کے پاس حیاتیاتی توانائی کی صلاحیت تقریباً 18GW ہے۔ حالیہ دور میں ہندوستان میں تقریباً 32% جملہ ابتدائی توانائی حیاتیاتی توانائی سے حاصل کی جاتی ہے۔ حیاتیاتی توانائی سے حاصل کردہ توانائی زیادہ تر گھریلو ضروریات کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

(e) مدوجزر اور لہروں کی توانائی Tidal and wave Energy

بحری توانائی کے دو اہم ذرائع ہیں اور وہ بحری مدوجزر اور بحری لہریں ہیں۔ خلیج کامبے سب سے مناسب مقام ہے جہاں تقریباً 7000MW مدوجزر کی توانائی بنتی ہے اس کے بعد خلیج کچ ہے جہاں 1000MW اور سندربن میں 100MW توانائی حاصل ہوتی ہے۔ 150KW کالہری توانائی والا پاور پلانٹ ترونندا پورم کے قریب ویژنجم میں نصب کیا جارہا ہے۔ اس قسم کا ایک اور پاور پلانٹ اندومان اور نکوبار جزیروں کے قریب نصب کیا جارہا ہے۔

4.3 صنعتیں (Industries)

صنعت اس کارروائی کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعہ خام اشیاء کو بنی بنائی اشیاء میں تبدیل کیا جاتا ہے اس سیکٹر کو قیمت بڑھانے والا سیکٹر کہا جاتا ہے۔ خام اشیاء کے ذرائع کی بنیاد پر صنعتوں کو زرعی صنعتوں، جنگلاتی صنعتوں اور معدنیاتی صنعتوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

زراعت پر مبنی صنعتیں (Agro based Industries)

یہ صنعتیں اپنی خام اشیاء کو زرعی سیکٹر سے حاصل کرتی ہیں۔ مندرجۂ ذیل میں اس قسم کی صنعتوں سے بحث کی جائے گی۔

(a) کپاس۔ پارچہ بافی صنعت:

پارچہ بافی ایک وسیع اصطلاح ہے جس میں کپاس، پٹ سن، اون، ریشم اور مصنوعی ریشے سب شامل ہیں اور ہندوستان کے مل عالمی پیمانہ پر دوسرے نمبر میں آتے ہیں۔

کیا تم جانتے ہو؟

ہندوستان میں پہلی کپاس پارچہ بافی کی مل 1818 میں کولکتہ کے قریب فورٹ گلاسٹر میں قائم کی گئی۔

روایتی طریقے جیسے ہینڈلوم، دست کاری سے بنائے جانے والے کپڑے اور چھوٹے پیمانے پر پاورلوم یونٹ۔ یہ سب دیہی اور نیم شہری لاکھوں کے روزگار کے لئے زبردست معاش کے ذرائع تھے۔

حالیہ دور میں ہندوستان دنیا کا تیسرا بڑا کپاس کی پیداوار کرنے والا ملک ہے اور پوری دنیا میں ہندوستان میں سب سے بڑی کپڑے بنانے کی مشین اور سوت کاتنے کی مل ہے۔ موجودہ دور میں کپاس، پارچہ بافی صنعت ہندوستان کی سب سے بڑی منظّم اور ترقی یافتہ صنعت ہے۔

بنولے علاحدہ کرنا (Ginning) ایک ایسا عمل ہے جس سے کپاس کے ریشہ کو کپاس کی بیجوں سے علاحدہ کیا جاتا ہے۔

ممبئی اور اس کے آس پاس پارچہ بافی کی ملوں کا یکجا ہونا اس بات نے اسے ''ہندوستان کا مانچسٹر'' بنا دیا ہے۔ وہاں سیاہ مٹی کا وجود، جس میں کپاس کی پیداوار زیادہ ہوتی ہے، مرطوب موسم، ممبئی کی بندرگاہ

10th ss geo 4. resources
Tuesday, May 26, 2020 4:17:13 PM

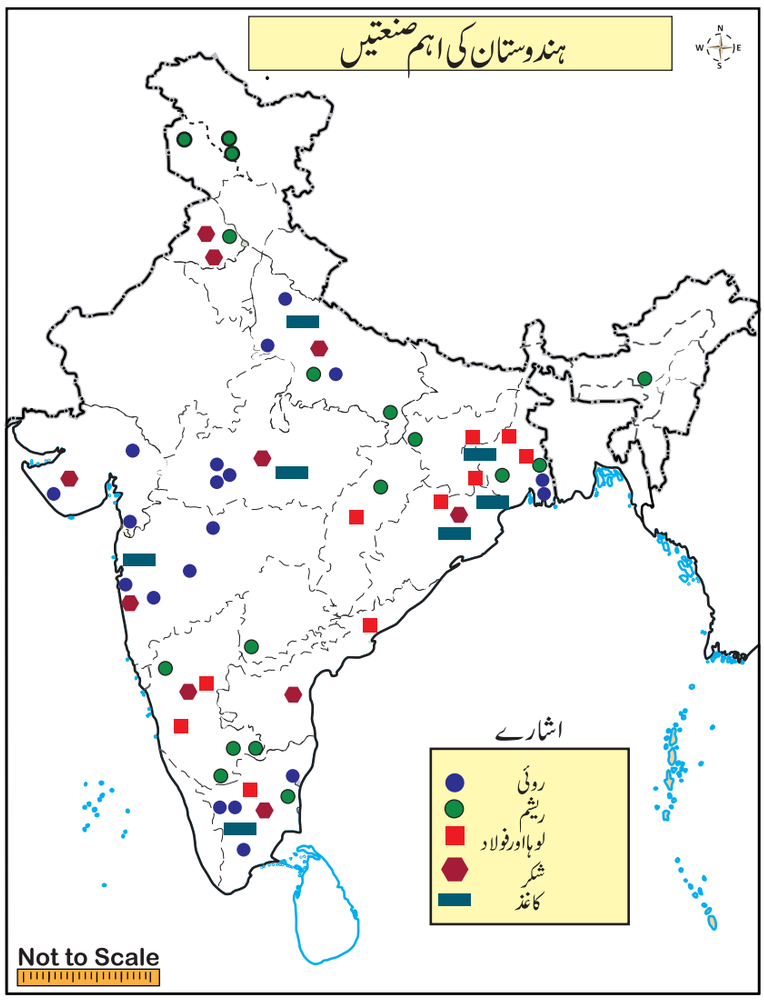

کا ہونا، آبی قوت کی فراہمی، بہترین مارکیٹ اور ترقی یافتہ ٹرانسپورٹ کی سہولت ان سب باتوں نے ممبئی کو پارچہ بافی کی صنعت کے لئے مرکز بنادیا ہے۔

بڑے بڑے پارچہ بافی کے کارخانے مہاراشٹرا، گجرات، مغربی بنگال، اتر پردیش اور تمل ناڈو میں موجود ہیں۔ کوئمبتور تملناڈو کا بہت ہی اہم مقام ہے جہاں جملہ 435 میں سے 200 ملیں موجود ہیں اور اسے ''جنوبی ہندوستان کا مانچسٹر'' کہا جاتا ہے۔ ایروڈ، تروپور، کرور، چنئی، ترونل ویلی، مدورائی، توتوکڈی، سیلم اور ورودونگر تمل ناڈو کے دوسرے اہم مراکز ہیں۔

(b) پٹ سن۔ پارچہ بافی (Jute Textiles)

پٹ سن ایک کم قیمت ریشہ ہے جو زیادہ تر اشیاء کی گٹھری باندھنے کی چیزوں کے بنانے میں استعمال ہوتا ہے جیسے تھیلا۔ آج کل پٹ سن کو کپاس اور اون کے ساتھ مخلوط کر کے تیار کیا جاتا ہے۔ ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا پٹ سن تیار کرنے والا ملک ہے اس کا عالمی فی صد 35 ہے۔ پٹ سن کی پارچہ بافی صنعت، کپاس کی پارچہ بافی صنعت کے بعد دوسرے نمبر پر ہے۔ پٹ سن ایک سنہرا ریشہ ہے جو تمام قسم کے اشیاء کے پیک کرنے کے کام آتا ہے۔ یہ ایک قدرتی، قابل تجدید، حیاتی تحلیل پذیر اور ماحول دوست پیداوار ہے۔

ہندوستان میں پٹ سن کی سب سے پہلی مل 1854 میں کولکتہ کے قریب ریشرا میں ایک انگریز جارج آکلینڈ نے قائم کیا۔ ہندوستان خام پٹ سن اور پٹ سن سے بنی اشیاء کی پیداوار میں سب سے پہلے نمبر پر ہے اور پٹ سن کی برآمد میں بنگلہ دیش کے بعد دوسرے نمبر پر ہے۔ پٹ سن سے بنی اشیاء میں تھیلے، ٹاٹ، پیک شیٹ، پٹ سن کے جالے، قالین، ڈوریاں، رسیاں، ٹاٹ کے بورے اور ستلیاں وغیرہ شامل ہیں۔ آج کل پٹ سن کو پلاسٹک کے فرنیچر میں استعمال کیا جاتا ہے اور حاجز ریشے بنانے کے لئے اون کے ساتھ ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔ اسے



National Jute Board کا ہیڈکوارٹر کولکتہ میں ہے۔

10th ss geo 4. resources
Tuesday, May 26, 2020 4:17:14 PM

CSTRI ہی ایک ریسرچ ادارہ ہے جو ریشم کی ٹیکنالوجی سے تعلق رکھنے والے ریسرچ اور ترقی کے لئے وقف ہے۔ CSTRI سال 1983 میں مرکزی سلک بورڈ کے ذریعہ قائم ہوا اور وہ مرکزی سلک بورڈ وزارت پارچہ بافی حکومت ہند کے ذریعہ چل رہا ہے۔ حکومتِ ہند کی طرف سے اس کا ہیڈ کوارٹر بنگلور میں ہے۔

کپاس کے ساتھ ملا کر قالین ور کمبل بنائے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے پٹ سن کے پیداوار والے علاقے مغربی بنگال میں ہیں اور ہوگلی ندی کے آس پاس چھ کلومیٹر کے نصف قطر پر کولکتہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ تیتا گڑھ، جگات دت، بج بج، ہورا اور بھدریشور، پٹ سن کی صنعت کے اہم مراکز ہیں۔ آندھرا پردیش، بہار، اتر پردیش، آسام، چھتیس گڑھ اور اڑیسہ دوسرے پٹ سن کی پیداوار والے علاقے ہیں۔

(C) ریشم کی صنعت:

ہندوستان ریشم کے بنانے میں مشہور و معروف ہے۔ قدیم زمانے سے ہی ہندوستان خام ریشم کے نکالنے میں دوسرے نمبر پر ہے۔ پہلے نمبر پر چین ہے۔

کرناٹک ریشم کی پیداوار میں سب سے اول ہے۔ جو ریشم کے دوسرے بڑے کارخانے مغربی بنگال، جموکشمیر، بہار، جھارکھنڈ، چھتیس گڑھ، اتر پردیش، پنجاب، آسام اور ٹمل ناڈو ہیں۔

کیا تم جانتے ہو؟

Development Commissioner for Handlooms کو 20 نومبر 1975ء میں وزارت برائے تجارت کی ماتحتی میں غیر حصہ دار محکمہ کے طور پر جوڑ دیا گیا ہے۔ اب اس وقت وہ وزارت برائے پارچہ بافی کی ماتحتی میں کام کر رہا ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر نئی دہلی کے Udyog بھون میں ہے۔

(d) شکر کی صنعت: (Sugar Industry)

شکر گنے سے اور شلجم (Sugar - beets) سے بھی بنائی جاتی ہے اس کے علاوہ دوسرے اناج سے بھی جن میں شکر پائی جاتی ہے۔ ہندوستان میں گنا ہی شکر کا اہم ذریعہ ہے۔ اس وقت کپاس کی پارچہ بافی صنعت کے بعد یہی دوسری بڑی زرعی صنعت ہے۔ پوری دنیا میں برازیل کے بعد ہندوستان ہی میں شکر کی پیداوار سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس صنعت کے ذریعہ 2.86 لاکھ مزدوروں کو روزگار فراہم ہوتا ہے۔ شکر کی صنعت کو غیر مرکزی کرکے گنے کی پیداوار کے قریب کے علاقوں میں رکھا جاتا ہے تاکہ نقل و حمل کی آسانی حاصل ہو۔

ہندوستان میں اتر پردیش میں سب سے زیادہ شکر کی پیداوار ہوتی ہے۔ ملک کی پیداوار میں تقریباً 50% حصہ وہیں کا ہے۔ دوسرے وہ علاقے جہاں شکر کی پیداوار کی کثرت ہوتی ہے وہ مہاراشٹرا، کرناٹک، آندھرا پردیش، ٹمل ناڈو، بہار، پنجاب، گجرات، ہریانہ اور مدھیہ پردیش ہیں۔ ان ریاستوں میں ملک کی 90% سے زیادہ شکر کی ملیں ہیں۔

جنگلات پر مبنی صنعتیں Forest based Industries

جنگلات سے ہمیں مختلف قسم کی مفید اشیاء حاصل ہوتی ہیں جو بہت ساری صنعتوں کے لئے خام اشیاء کے طور پر استعمال ہوتی ہیں جیسے کاغذ، لاک، کھلونے، پرت دار لکڑی (plywood) وغیرہ۔

a) کاغذ کی صنعت: (Paper Industry)

کاغذ کی صنعت ہندوستان میں رنگ برنگ اور قسم ہا قسم طریقہ سے اور مخصوص انداز میں ترقی کر رہی ہے۔ اس صنعت سے بے شمار قسم کے کاغذ تیار کئے جاتے ہیں جو مختلف ضروریات کے لئے استعمال ہوتے ہیں جیسے شیٹ، پیپر، ٹشو پیپر، کاغذ کے ڈبے، کاغذ کی تھیلیاں، اسٹیشنری، لفافے اور چھپائی کے کاغذات سے بننے والی اشیاء جیسے کتابیں، رسالے اور اخبارات۔ ہندوستان میں کاغذ بنانے کے لئے نرم لکڑی کو بنیادی خام شئے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، خصوصاً اخبار کے چھاپنے اور اعلیٰ درجہ کی چھپائی کے کاغذات کے لئے نرم لکڑی کا ہی استعمال ہوتا ہے۔ کاغذ تعلیم اور پڑھائی لکھائی کے لئے بنیادی ضرورت ہے۔ اور کاغذ کا استعمال ان دنوں شعبوں (تعلیم اور پڑھائی لکھائی) میں ترقی کی علامت ہے اور ساتھ ہی سماج کی مجموعی خوش حالی کی بھی علامت ہے۔



ہندوستان میں کاغذ کی صنعت

کیا تم جانتے ہو؟

ہندوستان میں سب سے پہلی کاغذ کی مل 1812ء میں مغربی بنگال کے سیرام پور میں شروع کی گئی۔

10th ss geo 4. resources
Tuesday, May 26, 2020 4:17:15 PM

کاغذ کی تیاری کے سلسلے میں سب سے پہلی کامیاب کوشش 1867 میں کولکتہ کے قریب بالی گنج میں رائل بنگال پیپر مل کے قیام سے کی گئی۔ کاغذ کی صنعت کے لئے خام اشیاء کے طور پر لکڑی کے گودے، بانس، سالئی اور سبائی کی گھاسوں، ناکارہ کاغذات اور گنے کے ریشے کو استعمال کیا جاتا ہے۔ ملک میں مغربی بنگال میں سب سے زیادہ کاغذ کے کارخانے میں جہاں سے کاغذ تیار ہو کر نکلتا ہے۔اس کے بعد مدھیہ پردیش، اڑیسہ اور ٹمل ناڈو صوبوں میں کاغذ زیادہ بنتا ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

نیشنل نیوز پرنٹ اینڈ پیپر ملس (NEPA) مدھیہ پردیش کے برہان پور ضلع کے نیپا نگر میں موجود ہے۔

معدنیات پر مبنی صنعتیں Mineral based Industries

معدنیاتی صنعتوں میں دھاتی اور ادھاتی دونوں قسم کی معدنیات کو خام اشیاء کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے ۔ ملک کی بڑی معدنیاتی صنعت، لوہا اور فولاد کی صنعت ہے۔

(a) لوہے اور فولاد کی صنعتیں

لوہا اور فولاد کی صنعت کو بنیادی حیثیت سے دھات صاف کرنے والی صنعت کہا جاتا ہے۔اس لئے کہ اس کی بنی ہوئی اشیاء کو دوسری صنعتوں میں خام اشیاء کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے ۔ بہت ساری صنعتیں جیسے انجینئرنگ، وزنی مشینیں اور مشینوں کے اوزار، خود متحرک موٹر کار، ریل کے انجن اور ریلوے کے ساز و سامان وغیرہ بنانے کے لئے لوہا اور فولاد کو بنیادی خام شئے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔اس وجہ سے کسی بھی ملک کی لوہا اور فولاد کی پیداواری صلاحیت کو عموماً اس ملک کی صنعتی ترقی کے اشارہ (Indicator) کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔

1830 میں ٹمل ناڈو میں واقع پورٹونووو میں لوہے اور فولاد کی صنعت کی تیاری کی کوشش کی گئی۔

اس صنعت کی جدید کاری 1907 سے اس وقت شروع ہوئی جب ٹاٹا آئرن اور اسٹیل کمپنی جمشید پور میں قائم ہوئی۔لوہا اور فولاد کی صنعت پورے ہندوستان میں خاص طور سے جھارکھنڈ، مغربی بنگال اور اڑیسہ کے صوبوں میں یکجا ہو گئے ہیں۔اس کا سبب وہاں جھاریہ، رانی گنج، بوکارو اور کارن پورا کے کوئلہ کی کانوں اور مایوربھنج، کیونجھار اور برونا کے لوہے کی کچ دھاتوں کے کانوں کی موجودگی ہے۔اور وہاں کے علاقوں میں چونے کے پتھر، موتی بلور، میگنیز اور سلیکان کے کافی ذخائر پائے جاتے ہیں جو لوہے اور فولاد کی صنعت کے لئے ضروری ہیں

موٹر کار کی صنعت Automobile Industry

ہندوستان صرف موٹر کاروں کے بنانے والوں کا گھریلو مارکیٹ ہی نہیں ہے بلکہ ساتھ ہی عالمی خودحرکی سلسلہ سے جڑا ہوا ایک مضبوط ملک ہے۔ ہندوستان کے صنعتی گروپس میں موٹر کار صنعت ایک نہایت ہی متحرک صنعت ہے۔

ہندوستان میں پہلی موٹر کار صنعت 1947 میں شروع کی گئی اور وہ ممبئی کے کرلا علاقے میں واقع پریمیر آٹو موبائلس لمیٹڈ ہے اس کے بعد 1948 میں کولکتہ کے اترپارا میں ہندوستان موٹر لمیٹڈ قائم ہوا۔حالیہ دور میں ہندوستان کا مقام آٹو موبائل کے بنانے میں ساتواں ہے۔ ہندوستان کی موٹر کار صنعت میں دو پہیہ کی سواریاں، تجارتی سواریاں، مسافر کاریں، جیپ، اسکوٹی، اسکوٹر، موٹر سائکلیں، موپیڈس اور تین پہیہ والی سواریاں شامل ہیں۔اس کے اہم مراکز ممبئی، چنئی، جمشید پور، جبل پور، کولکتہ، پونا، نئی دہلی، کانپور، بنگلور، سدارا لکھنو اور میسور ہیں۔

چنئی شہر اور اس کے آس پاس میں بڑے بڑے آٹو موبائل کارخانوں کی موجودگی سے اسے ''ایشیا کا ڈیٹرائٹ'' نام دیا گیا ہے۔

ٹاٹا موٹرس، ماروتی سوزوکی، مہیندرا اینڈ مہیندرا اور ہندوستان موٹرس یہ سب ملک کی بڑی بڑی کمپنیاں ہیں جو مسافروں کی کاریں تیار کرتی ہیں۔ ٹویوٹا اور نئی آنے والی کمپنیاں B M W، آڈی، ہندوستان کی اہم الکٹرکل اور الکٹرانکس کی صنعتیں، سافٹ ویر اور موٹر گاڑیوں کی صنعتیں، وولس ویگن اور والوو نے ہندوستانی موٹر کار سیکٹر کو خصوصی مقام دیا ہے۔ ٹاٹا موٹرس، اشوک لے لینڈ، ایچر موٹرس، مہیندرا اینڈ مہیندرا اور فورڈ موٹرس ہندوستان کی بڑی بڑی کمپنیاں ہیں جو تجارتی سواریاں بناتی ہیں۔ ITEC,MAN, مرسیڈیس بینز، اسکینیا اور ہینڈائی، بیرونی ممالک کی کمپنیاں ہیں جو تجارتی سواریاں تیار کرتی ہیں۔دو پہیہ والی سواریاں ہندوستانی کمپنیاں جیسے ہیرو، بجاج آٹو اور TVS بناتی ہیں۔

10th ss geo 4. resources
Tuesday, May 26, 2020 4:17:16 PM

نمبر	صنعت کا نام	مقام	سالِ قیام	پیداوار یا بنائی اشیاء
1	ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی (TISCO)	جمشید پور۔جھارکھنڈ	1907	Pig Iron
2	انڈین آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی (IISCO)	ہرن پور ، ہیرا پور، کلتی۔مغربی بنگال	1972	Pig Iron & crude Steel خام فولاد
3	وسویشوریا آئرن اسٹیل لمیٹڈ (VISL)	بھدراوتی۔کرناٹک	1923	بھرت اور Sponge Steel
4	ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ (HSL) روس کے ساتھ اشتراک	بھیلائی، چھتیس گڑھ	1957	ریلوے ساز وسامان اور آبی جہاز کا تعمیری سامان
5	ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ (H S L) جرمنی کے ساتھ اشتراک	رورکیلا۔اڑیسہ	1965	گرم اور سرد رولڈ ٹیسٹ، ملمع کردہ شیٹ اور الکٹریکل پلیٹ
6	ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ (HSL) UK کے ساتھ اشتراک	درگاپور۔مغربی بنگال	1959	بھرت فولاد، تعمیراتی اشیاء اور ریلوے ساز وسامان
7	ہندوستان اسٹیل لمیٹڈ (HSL) رسوکیس اتھ اشتراک	بوکارو۔جھارکھنڈ	1972	Sludge and Nog دھاتی کیچڑ اور دھاتی میل
8	سیلم اسٹیل لمیٹڈ	سیلم، ٹمل ناڈو	1982	بے داغ فولاد
9	وجیانگر اسٹیل پلانٹ	تورنا گل کرناٹک	1994	Flat Steel and long steel
10	وشاکھاپٹنم اسٹیل پلانٹ (VSP)	وشاکھاپٹنم۔آندھرا پردیش	1981	گرم دھات (Hot Metal)

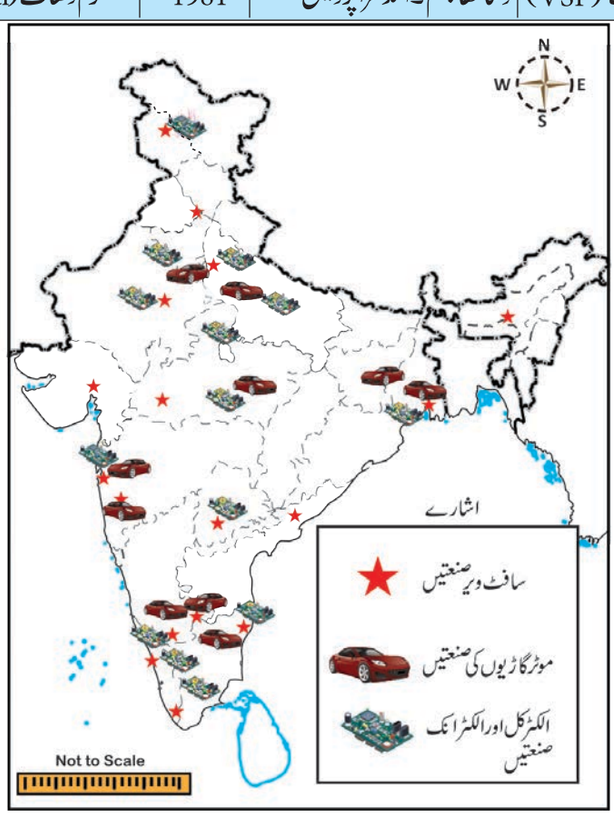

10th ss geo 4. resources
Tuesday, May 26, 2020 4:17:16 PM

الکٹریکل اور الکٹرانک صنعتیں

وزنی الکٹریکل صنعتی کارخانے، بجلی کے بنانے ترسیل اور اس سے استفادہ کاری میں استعمال ہونے والے سامان بناتے ہیں۔ بھاپ اور آبی پاور پلانٹ کے لئے چرقاب، حرارتی پاور پلانٹ، جنریٹرس، ٹرانسفارمرس، سوئچ گیر وغیرہ کے لئے جوش دان (boilers) اس مذکورہ صنعت کے اہم پروڈکٹس ہیں۔ وزنی الکٹریکل شعبہ میں سب سے اہم کمپنی بھارت ہیوی الکٹریکلس لمیٹڈ (BHEL) ہے۔اس کے پلانٹ ہردوار، بھوپال، حیدرآباد، جمو، بنگلور، جھانسی اور ترو چی میں ہیں۔ اس صنعت سے بڑے پیمانے پر مختلف اشیاء بنانے جاتے ہیں جن میں ٹیلی ویژن سیٹ، ٹرانسسٹر سیٹ، ٹیلی فون ایکسچینج، سیلولر ٹیلی گرام، کمپیوٹرس اور پوسٹ، ریلوے، دفاعی محکمہ اور محکمۂ موسمیات کے لئے مختلف سامان شامل ہیں۔

ہندوستان میں الکٹرانک اشیاء بنگلورو میں سب سے زیادہ بنائے جاتے ہیں اس لئے اسے ہندوستان کا الکٹرانک پایۂ تخت کہا جاتا ہے۔ دوسرے وہ شہر جہاں الکٹرانک اشیاء بنائی جاتی ہیں وہ حیدرآباد، دہلی، ممبئی، چنئی، کولکتہ، کانپور، پونا، لکھنو، جے پور اور کوئمبتور ہیں۔

> **کیا تم جانتے ہو؟**
>
> 2014 میں Make in India Programe بنایا گیا تا کہ ہندوستان کو عالمی نقشہ میں صنعت کے شعبہ میں عالمی معیار کے مطابق اہم مرکز بنایا جائے

سافٹ ویر صنعت Software Industry

ہندوستان دنیا کی چند بہترین سافٹ ویر کمپنیوں کا گھر ہے۔ ہندوستان کی سافٹ ویر کمپنیاں ان کے موثر IT اور تجارتی مسائل کے حل کے لئے پوری دنیا میں شہرت رکھتی ہیں۔ ہندوستانی سافٹ ویر صنعت نے اقتصادیات کے فروغ اور ترقی میں غیر معمولی کامیابی حاصل کی ہے۔

ہندوستان میں سافٹ ویر صنعت کی شروعات 1970 میں ٹاٹا مشاوتی سروسس (TCS) کے داخلہ سے ہوئی۔اس کے علاوہ L&T انفوٹیک، آئی فلکس، اکسینچر، کوگنی زینٹ، گیلکسی سولیوشنس، انڈیا پرائیوٹ لمیٹڈ اور ITC انفوٹیک ملک کی بڑی بڑی سافٹ ویر صنعتیں ہیں۔ حالیہ دور میں پورے ہندوستان کے اندر 500 سے زیادہ سافٹ ویر کمپنیاں موجود ہیں اور وہ کمپنیاں اپنی سافٹ ویر خدمات تقریباً 95 ملکوں کو برآمد کرتی ہیں۔

ITparks کا اہم مرکز چنئی، کوئمبتور، تروونندا پورم، بنگلور، میسور، حیدرآباد، وشاکا پٹنم، ممبئی، پونا، اندور، گاندھی نگر، جے پور، نوئیڈا، موہالی اور سری نگر میں واقع ہیں۔

ہندوستانی صنعتوں کو درپیش بڑے بڑے چیلنجس

ہندوستان میں صنعتوں کو مختلف مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چند بڑے مسائل کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے۔

- بجلی کی فراہمی میں کمی اور ناپائیداری
- بڑی بڑی زمینوں کی عدم فراہمی
- قرضہ کے کم مواقع
- قرض کے حصول پر سود کے شرح کی زیادتی
- سستے مزدوروں کی عدم فراہمی
- ملازمین کے لئے ٹیکنیکل اور پیشہ ورانہ حرفت اور تربیت کی کمی
- صنعتی مقامات کے قریب لوگوں کی غیر مناسب رہائشی حالات۔



ہندوستانی صنعتوں کو درپیش مسائل

10th ss geo 4. resources
Tuesday, May 26, 2020 4:17:17 PM

اعادہ : (Recap)

- قدرتی ذرائع – زمین سے قدرتی طور پر حاصل کردہ خام اشیاء۔
- قابل تجدید ذرائع – وہ ذرائع جو از سرنو ذخیرہ کی جاسکیں۔
- ناقابل تجدید ذرائع – وہ توانائی جو آسانی کے ساتھ از سرنو ذخیرہ نہ کی جاسکے۔
- زرعی صنعت – وہ صنعتیں جو خام اشیاء کے حصول کے لئے زراعت پر منحصر ہوں۔
- جنگلاتی صنعتیں – وہ صنعتیں جو جنگلاتی پیداوار سے چلائی جاتی ہوں۔
- معدنیاتی صنعتیں – وہ صنعتیں جو معدنیات کو خام اشیاء کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔

مشق EXERCISE

صحیح جواب منتخب کیجئے :

1۔ میگنیز کو ..... میں استعمال کیا جاتا ہے۔

(a) ذخیرہ کردہ بیٹریوں (b) فولاد بنانے

(c) تانبے کو پگھلانے (d) پٹرولیم کی صفائی

2۔ معدنی کوئلہ میں ..... ہوتا ہے۔

(a) 80% تا 95% کاربن (b) 70% سے زیادہ کاربن

(c) 60% تا 70% کاربن (d) 50% سے کم کاربن

3۔ پٹرولیم کے نہایت اہم اجزائے ترکیبی ہائیڈروجن اور .....

(a) آکسیجن (b) پانی

(c) کاربن (d) نائٹروجن

4۔ وہ شہر جو جنوبی ہندوستان کا مانچسٹر کہلاتا ہے ..... ہے۔

(a) چنئی (b) سلیم

(c) مدورائی (d) کوئمبتور

5۔ پہلا نیوکلیائی پاور اسٹیشن ..... میں قائم ہوا۔

(a) گجرات (b) راجستھان

(c) مہاراشٹرا (d) ٹمل ناڈو

6۔ توانائی کا کثیر ذریعہ ..... ہے۔

(a) حیاتیاتی مادّے (b) سورج

(c) کوئلہ (d) تیل

7۔ مشہور سندری کھاد کی صنعت ..... میں واقع ہے۔

(a) جھارکھنڈ (b) بہار

(c) راجستھان (d) آسام

8۔ چھوٹا ناگپور کے سطح مرتفع کا خطہ ترقی کا مرکز بننے کی وجہ .....

(a) ٹرانسپورٹ (b) معدنی ذخائر

(c) مانگ کی کثرت (d) توانائی کی فراہمی

II۔ صحیح جوڑ لگایئے:

1۔

1۔ باکسائٹ	سمنٹ
2۔ جپسم	ہوائی جہاز
3۔ سیاہ سونا	الکٹریکل اشیاء
4۔ لوہے کی کچ دھات	کوئلہ
5۔ ابرق	میگنا ٹائٹ

III۔ ذیل کے سوالات کے مختصر جوابات لکھئے:

1۔ ذرائع کیا ہیں؟ ان کے اقسام لکھئے۔

2۔ معدنیات کیا ہیں؟ ان کے اقسام لکھئے۔

3۔ میگنشیم کے استعمالات لکھئے۔

4۔ قدرتی گیس کیا ہے؟

5۔ کاربن کے مادہ کی بنیاد پر کوئلہ کے مختلف اقسام لکھئے۔

6۔ ہندوستان میں پٹ سن زیادہ پیدا کرنے والے علاقوں کے نام لکھئے۔

7۔ ہندوستان میں تیل پیدا کرنے والے اہم علاقوں کے نام لکھئے۔

10th ss geo 4. resources
Tuesday, May 26, 2020 4:17:18 PM

IV۔ فرق کیجئے۔

1۔ قابل تجدید اور نا قابل تجدید ذرائع۔

2۔ دھاتی اور ادھاتی معدنیات۔

3۔ زرعی صنعت اور معدنیاتی صنعت

4۔ پٹ سن کی صنعت اور شکر کی صنعت

5۔ روایتی اور غیر روایتی توانائی

V۔ جواب ایک پیریگراف میں لکھئے۔

1۔ ہندوستان میں کپاس، پارچہ بافی صنعت کی تقسیم کے بارے میں لکھئے۔

2۔ ہندوستانی صنعتوں کو درپیش بڑے چیلنجس کیا ہیں؟

VI۔ ہندوستان کے نقشے پر مندرجہ ذیل مقامات کی نشاندہی کیجئے۔

1۔ لوہے کی کچ دھات کے مراکز

2۔ پٹرولیم اور قدرتی گیس کی پیداوار کے مراکز

3۔ کوئلہ کی کان کنی کے مراکز

4۔ کپاس کی کاشت کے علاقے

5۔ لوہے اور فولاد کی صنعتیں

REFERENCE BOOKS مزید استفادہ کے لئے کتابیں

1. Singh,S. and J.Saroha Geography of India, New Delhi, Access Publishing Inida Pvt Ltd.
2. Tiwar R.C. Geography of India, Allahabad, Prayag Pustak Bhawan.
3. Government of India, Ministry of mines, Coal, Textiles, Steel, Petroleum and Natural gas Annual report 2017 -18
4. Annual Reports of the Indian Bureau of Mines - 2017.
5. Human geography, Kings page number 323
6. Economic and Commercial Geography, Professor S.A.Ghazi
7. Development of industries in India, from Independence till today

ICT CORNER ICT کارنر

School Bhuvan کی سیر کیجئے۔

ہندوستان میں موجود قدرتی ذرائع، ماحولیات اور ان کی ترقی سے متعلق School Bhuvan نظارہ کرواتا ہے۔

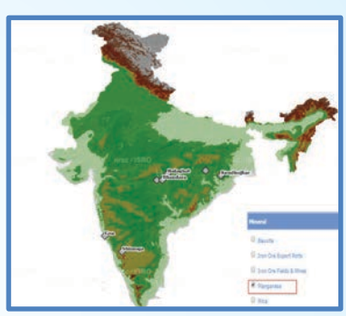

مرحلے

- براؤزر کھولئے اور دئے گئے URL کو ٹائپ کیجئے یا QR کوڈ کو اسکین کیجئے۔
- Explore پر کلک کر کے اسکرول ڈاؤن کیجئے۔
- ٹاپ مینو میں hematic Serious 2 پر کلک کیجئے، اور Mineral کا انتخاب کیجئے۔

Website URL:

https://bhuvan-app1.nrsc.gov.in/mhrd_ncert/

10th ss geo 4. resources
Tuesday, May 26, 2020 4:17:18 PM



اکائی - 5

ہندوستان۔آبادی،نقل وحمل، مواصلات اورتجارت

India - Population, Transport, Communication & Trade

سیکھنے کے مقاصد :

- شہرکاری کی سطح اوراس کے ہندوستان میں اثرات کا مطالعہ کرنا۔
- ہندوستان میں انسانی ترقی کے متعلق جاننا۔
- ہندوستان کے نقل وحمل کے نظام کو جاننا۔
- ہندوستان کے مواصلاتی نظام کو سمجھنا۔
- ہندوستان میں تجارت کی نوعیت کا اندازہ لگانا۔

RHY4V

تمہید (Introduction)

کسی بھی علاقہ کی جغرافیہ کے سلسلے میں انسانی آبادی کا مطالعہ ایک نہایت ہی اہم پہلو رکھتا ہے۔انسانی آبادی کے مختلف اجزاء ہوتے ہیں۔مگر بہت ہی بنیادی اجزاء اس کی تعداد، ترکیب، تقسیم اور کثافت (گنجانیت) ہے۔لہذا ضروری ہے کہ ان اجزاء کا مطالعہ کیا جائے۔ان پہلوؤں کے مطالعہ سے ملک کی افرادی قوت کا انکشاف ہوتا ہے۔

5.1 آبادی Population

کسی بھی ملک میں ایک صراحت کردہ وقت میں بسنے والے انسانوں کی جملہ تعداد کو وہاں کی آبادی (Population) کہا جاتا ہے۔چین کے بعد ہندوستان دنیا کا دوسرا بڑا آبادی والا ملک ہے۔ ہندوستان دنیا کے صرف 2.4 فی صد زمینی حصہ کو گھیرے ہوئے ہے۔مگر یہ ملک پوری دنیا کے اعتبار سے 17.5 فی صد آبادی رکھتا ہے۔اس سے ظاہر ہے کہ ہندوستان کی آبادی کا تناسب اس کے رقبہ کے تناسب سے بہت زیادہ ہے۔غرض کہ دنیا کے ہر چھ آدمیوں میں سے چھٹواں ہندوستانی ہے۔ ہمارے ملک کی آبادی تقریباً چھ ملکوں (USA، انڈونیشیا، برازیل، پاکستان، بنگلہ دیش اور جاپان) کی مجموعی آبادی کے برابر ہے۔ اور ان چھ ملکوں کی کل آبادی 1214.3 ملین ہے۔

مردم شماری (Census)

آبادیاتی، اقتصادی اور سماجی حیثیت سے متعلق تمام معلومات کو جمع کرنا، ترتیب دینا، ان کا تجزیہ کرنا اور انہیں پھیلانا، ایک متعین وقت میں ایک ملک کے تمام افراد کے سلسلے میں معلومات دینا مردم شماری کہلاتا ہے۔اور یہ دس سال میں ایک مرتبہ ہوتا ہے۔مردم شماری سے جو معلومات جمع کی جاتی ہیں، ان معلومات کو حکومت انتظامیہ، منصوبہ بندی، پالیسی بنانے اور مختلف پروگراموں کی جانچ کے لئے استعمال کرتی ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

ہندوستان میں پہلی مردم شماری 1872ء میں کی گئی، مگر پہلی مکمل ورجامع مردم شماری سال 1881ء میں ہوئی اور سال 2011ء میں ہوئی مردم شماری ہندوستان کی پندرھویں مردم شماری ہے۔

آبادی کی تقسیم اور کثافت

آبادی کی تقسیم ایک اصطلاح ہے جس سے مراد آدمیوں کا زمین کی سطح پر جگہ کا گھیرنا ہے۔ہندوستان میں آبادی کی تقسیم نہایت ناہموار ہے۔اس لئے کہ اس اس ملک میں ذرائع کی فراہمی میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہے۔آبادی ان علاقوں میں زیادہ ہوتی ہے

10th ss geo 5. india population
Wednesday, May 27, 2020 12:04:39 AM

جہاں صنعتی مراکز موجود ہوتے ہیں۔اور اچھے زراعتی زمینیں ہوتی ہیں ۔دوسری طرف وہ علاقے جہاں اونچے پہاڑ ،خشک علاقے ، جنگلات اور دور دراز کے خطے ہوں وہاں آبادی کم ہوتی ہے۔اور بعض علاقے بالکل غیر آباد ہوتے ہیں۔

ملک میں سب سے زیادہ آبادی والا صوبہ اتر پردیش ہے جہاں کی آبادی 199.5 ملین ہے ۔ اس کے بعد مہاراشٹرا کی آبادی 112.3 ملین، بہار کی 103.8 ملین، مغربی بنگال کی 91.3 ملین اور مجموعی آندھرا پردیش کی آبادی 84.6 ملین ہے۔ان پانچ صوبوں کی آبادی تقریباً آدھے ملک کی آبادی بنتی ہے ۔ایک چوتھائی سے زیادہ آبادی صرف دو صوبوں U.P اور مہاراشٹرا میں موجود ہے۔ سکم ہندوستان کا سب سے کم آبادی والا صوبہ ہے جہاں کی آبادی 0.61 ملین ہے۔ یونین علاقوں کے صوبوں میں دہلی کی آبادی سب سے زیادہ 16.75 ملین ہے۔

ملک میں آبادی کی ناہموار تقسیم کے بہت سارے عوامل پائے جاتے ہیں جیسے طبعی، سماجی اقتصادی اور تاریخی۔ طبعی عوامل میں سہولت و آرام، آب و ہوا، پانی، قدرتی نباتات، معدنیات اور توانائی کے ذرائع شامل ہیں۔سماجی-اقتصادی عوامل میں مذہب، تہذیب، سیاسی اسباب، اقتصادیات، انسانوں کے قیام، ذرائع نقل وحمل ،صنعت کاری، شہر کاری، روزگاری کے مواقع وغیرہ شامل ہیں۔

آبادی کی کثافت (Density of Population)

اسے عموماً فی مربع کلومیٹر کے رقبے میں افراد کی تعداد سے سمجھایا جاتا ہے۔2011 کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان کی آبادی کی کثافت اوسطاً 382/ افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔

ہندوستان دنیا کے دس بڑے گنجان آبادی والے ملکوں میں سے ایک ہے۔ ہندوستان کی سب سے زیادہ گنجان آبادی والی ریاست بہار ہے اور سب سے کم گنجان آبادی والی ریاست اروناچل پردیش ہے۔ یونین عمل داری کے صوبوں میں دہلی سب سے زیادہ گنجان آبادی والا علاقہ ہے جہاں 11297/افراد فی مربع کلومیٹر بستے ہیں جب کہ اندومان اور نکوبار جزیرے سب سے کم گنجان آبادی والے علاقے ہیں۔

آبادی کی نشوونما اور تبدیلی

آبادی کی تبدیلی سے مراد کسی علاقے کی ایک متعینہ مدت سے دوسری مدت تک آبادی میں اضافہ یا کمی ہے۔ آبادی کی نشوونما پیدائش کی شرح، موت کی شرح اور نقل ووطن سے متاثر ہوتی ہے۔ یہ تین عوامل آبادی میں تبدیلی لاتے ہیں۔

پیدائش کی شرح سے مراد ایک سال کے اندر فی ہزار آدمی بچوں کی پیدائش کی تعداد ہے۔اسی طرح موت کی شرح سے مراد ایک سال کے اندر فی ہزار آدمی انسانوں کی موت کی تعداد ہے۔تیزی سے موت کی شرح میں کمی ، ہندوستان کی آبادی میں تیزی سے اضافہ کا ایک اہم سبب ہے۔

1901 سے 2011 سے دس سالوں میں ہونے والے آبادی میں اضافہ کو درج ذیل جدول میں دکھایا گیا ہے۔

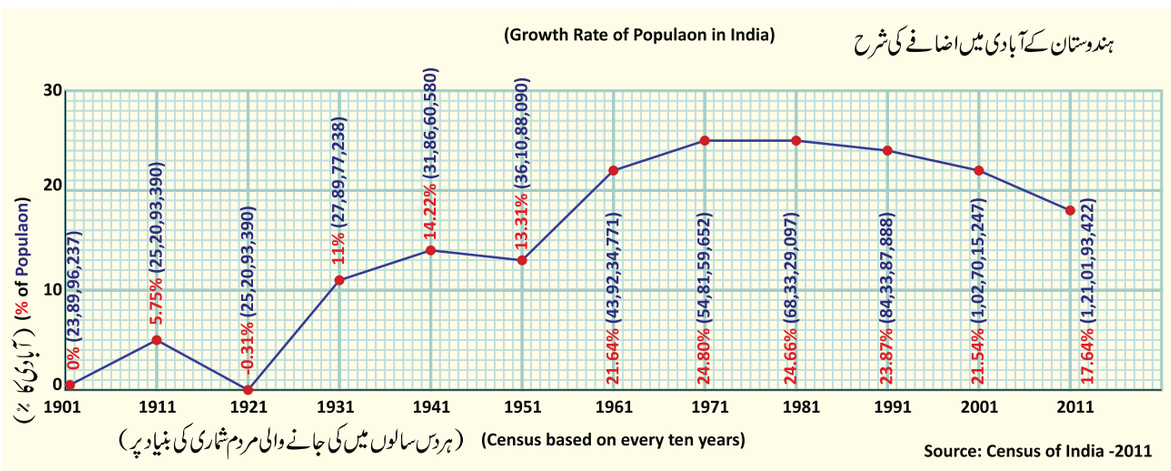

10th ss geo 5. india population
Wednesday, May 27, 2020 12:04:40 AM

5.2 نقل وطن یا نقل مکانی (Migration)

یہ خطوں اور علاقوں کے مابین لوگوں کی حرکت ہے۔ یہ اندرون ملک میں بھی ہوسکتی ہے اور بین الاقوامی یعنی ایک ملک سے دوسرے ملک بھی ہوسکتی ہے۔ اندرون ملک نقل مکانی ملک کی آبادی کی مقدر میں تبدیلی نہیں لاتی بلکہ یہ آبادی کی تقسیم پر اثر انداز ہوتی ہے۔ یہ آبادی کی ترکیب اور تقسیم کی تبدیلی میں ایک اہم رول ادا کرتی ہے۔ ہندوستان میں بڑی نقل مکانی دیہاتوں سے شہروں کی طرف ہوتی ہے۔ دیہاتوں میں بے روزگاری ایک عامل ہوتی ہے جو وہاں کے لوگوں کو شہروں کی طرف رخ کرنے پر مائل کرتی ہے اور شہروں میں روزگاری کے مواقع اور زیادہ مزدوریوں کا ملنا دیہات کے لوگوں کو شہروں کی طرف کھینچتا ہے۔

آبادی کی ترکیب (Population Composition)

آبادی کی ترکیب، خصوصیات جیسے عمر، جنس، ازدواجی حالت، ذات، مذہب، زبان، تعلیم، پیشہ وغیرہ پر مشتمل ہوتی ہے۔ آبادی کی ترکیب کا مطالعہ ہمیں آبادی کی سماجی، اقتصادی اور آبادیاتی ڈھانچہ کو سمجھنے میں مددگار رہے۔

عمر کی ترکیب (Age Composition)

آبادی کی عمر کی ترکیب سے مراد ایک ملک میں مختلف عمر رکھنے والے لوگوں کی تعداد ہے۔ یہ آبادی کے نہایت اہم بنیادی خصوصیات میں سے ایک ہے۔ یہ ہمیں آبادی کے منحصر اور غیر منحصر اقسام کے تناسب کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ ایک ملک کی آبادی عموماً تین بڑی قسموں میں منقسم ہوتی ہے۔ ہندوستان میں وہ بچے جن کی عمر 15 سال سے کم ہو۔ ان کا فیصد 29.5 ہے اور وہ لوگ جو 60 سال سے زیادہ عمر رکھتے ہیں ان کا فی صد 8.0 ہے۔ لہذا ہندوستان میں دوسروں پر انحصار کرنے والی آبادی کا فی صد 37.5 ہے۔ اور غیر منحصر آبادی (16 تا 59 سال) کی عمر کا فی صد 62.5 ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا ملک غیر معمولی افرادی قوت رکھتا ہے۔

جنس کی شرح Sex Ratio

جنس کی شرح کا تعین فی ہزار مردوں میں عورتوں کی تعداد سے کیا جاتا ہے۔ ظاہر کرتا ہے۔

> ہمارے ملک میں جنس کی شرح عورتوں کے سلسلے میں ہمیشہ ناموافق ہوتی ہے۔ اسباب کی نشاندہی کیجئے۔

2011 کی مردم شماری کے مطابق ملک کی جنس کی شرح فی ہزار مردوں کے لئے 940 عورتیں ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ عورتوں کی آبادی مردوں کی آبادی سے کم ہے۔ صرف کیرلا اور پدوچیری میں جنس کی شرح 1000 سے زیادہ ہے، کیرلا میں 1084 اور پدوچیری میں 1038 ہے۔ سب سے کم جنس کی شرح دمن اور دیو کی یونین ریاست میں رکارڈ کی گئی ہے یعنی 618۔

خواندگی کی شرح Liateracy Rate

جو لوگ پڑھ اور لکھ سکتے ہیں۔ انہیں خواندہ (تعلیم یافتہ) کہہ سکتے ہیں۔ یہ ایک اہم لوگوں کے معیار کا اشاریہ (Indicator) ہے۔ کل آبادی میں سے خواندہ لوگوں کی شرح کو شرح خواندگی کہتے ہیں۔ ہندوستان میں تعلیم کی سطح تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ ہندوستان کی خواندگی کی شرح 2011 کی مردم شماری کے مطابق 74.04% ہے۔ اس میں مردوں کی شرح خواندگی 82.14 فی صد اور عورتوں کی 65.46 فی صد ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک مردوں اور عورتوں کی تعلیم کی شرح میں 16.68% کا فرق پایا جاتا ہے۔ کیرلا کی شرح تعلیم ملک میں سب سے اول ہے۔ اس کی شرح تعلیم 93.91 فی صد ہے۔ اس کے بعد یونین ریاست جزیرہ لکشادیپ کی شرح 92.28 فی صد ہے۔ سب سے کم شرح تعلیم بہار میں 63.82 فی صد ہے۔

پیشہ وارانہ ساخت (Occupational structure)

ایک ملک کی آبادی کا فعال حصہ جس کا شمار مردم شماری کے دوران کیا جاتا ہے وہ مزدور کہلاتا ہے۔ مزدوروں کو مردم شماری کے رکارڈ میں تین قسموں میں رکھا جاتا ہے۔ وہ یہ ہیں۔ اصلی مزدور، مارجینل مزدور اور غیر مزدور۔ ہندوستان کی مردم شماری کے مطابق وہ سب لوگ جو سال کے بڑے حصہ یعنی کم از کم چھ مہینے یا 183 دن کام کرتے ہوں ان کو اصلی مزدور سمجھا جاتا ہے۔ اور وہ لوگ جو چھ مہینے سے کم کام کرتے ہوں ان کو مارجینل مزدور کہا جاتا ہے۔ اور وہ لوگ جو کچھ بھی کام نہ کرتے ہوں انہیں غیر مزدور کہا جاتا ہے۔

آبادی کی حرکیات Population Dynamics

انسانی آبادی کی حرکیات ایک ایسا میدان ہے جس کے ذریعہ آبادی کی مقدار اور اس کی خصوصیات سے تعلق رکھنے والے عوامل کا کھوج لگایا جاتا ہے۔ آبادی کے مطالعہ کا ایک اہم حصہ آبادی کی تبدیلیوں کی پیشین گوئی ہے۔

حد سے زیادہ آبادی کے مسائل

ہندوستان میں بڑھتی ہوئی آبادی کا ذرائع پر دباؤ بہت سے سماجی، اقتصادی، تہذیبی، سیاسی، ماحولیاتی اور ماحولی مسائل پیدا کرتا ہے۔ آبادی کے مسائل، جگہ اور وقت اور علاقہ کے حساب سے بدلتے رہتے

100 95 75 25 5 0
10th ss geo 5. india population
Wednesday, May 27, 2020 12:04:41 AM

ہیں۔ زیادہ آبادی کے نتیجہ میں ہمارے ملک میں جو بڑے بڑے مسائل پیدا ہوتے ہیں وہ یہ ہیں ۔ ہرجگہ بھیڑ سے تکلیف، بے روزگاری اور بے کاری، کم معیارِ زندگی، ناقص غذائیت، قدرتی اور زراعتی ذرائع میں بدانتظامی، غیر صحت مندانہ ماحول وغیرہ۔

5.3 شہرکاری Urbanization



لوگوں کا دیہاتوں سے شہروں کی طرف منتقل ہونے کا عمل شہرکاری کہلاتا ہے۔

ہندوستان میں شہرکاری

شہرکاری کی سطح کو شہری آبادی کے فی صد سے ناپا جاتا ہے۔ گووا سب سے زیادہ شہرکاری والا صوبہ ہے۔ ہماچل پردیش سب سے کم شہرکاری والا صوبہ ہے ۔ یونین ریاستوں میں دہلی کی شہری آبادی سب سے زیادہ ہے ۔ اس کے بعد چندی گڑھ ۔ بڑے شہرکاری والے صوبوں میں ٹمل ناڈو مسلسل شہرکاری کی طرف بڑھ رہا ہے اور اس کی شرح 48.4% ہے۔ اس کے بعد کیرلا اور مہاراشٹر ہے۔

شہرکاری کے اثرات Impact of Urbanization

شہرکاری اور آبادی آپس میں بہت قریبی تعلق رکھتے ہیں۔ کسی بھی سماج میں تیز شہرکاری کی سطح اس کی اقتصادی ترقی کا اشارہ کرتی ہے۔ شہرکاری ترقی پذیر ممالک جیسے ہندوستان میں تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ دیہاتوں سے شہروں کی طرف منتقلی کے نتیجہ میں شہری علاقوں میں آبادی کا دھماکہ ہوتا ہے۔ Metropolitan شہروں جیسے ممبئی، کولکتہ اور دہلی میں آبادی وہاں کی رہائشی جگہوں کی گنجائش سے زیادہ ہے۔

- اس سے شہری پریشانیاں بڑھیں گی۔
- اس سے شہری مراکز میں بہت زیادہ بھیڑ بڑھے گی۔
- اس کی وجہ سے شہروں میں گھروں اور رہائشی مکانات کی کمی ہوگی
- اس سے گندگی پیدا ہوگی۔
- اس سے شہروں میں ٹریفک کی رکاوٹیں ہوں گی۔
- اس سے شہروں میں پانی کی کمی واقع ہوگی۔
- اس سے نکاسی کے مسائل پیدا ہوں گے۔
- اس سے ٹھوس فضلات کو ٹھکانے لگانے میں دشواریاں ہوں گی
- اس سے جرائم کی شرح میں اضافہ ہوگا۔

5.4 نقل وحمل: (Transportation)

نقل وحمل ایک ایسا نظام ہے جس کے ذریعہ مسافروں اور سامان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچایا جاتا ہے۔ نقل وحمل کے نظام کو ایک ملک کی شہ رگ سمجھا جاتا ہے۔ قدیم زمانے کا آدمی پیدل چلتا تھا یا جانوروں کی سواری کرتا تھا اور جانور ہی مال برداری کا ذریعہ تھے۔ پہیہ کی دریافت سے نقل وحمل کا کام آسان ہوا اور دھیرے دھیرے نقل وحمل کے ذرائع ترقی کرتے گئے۔ اس وقت دنیا میں نقل و حمل کے تین بڑے ذرائع ہیں۔

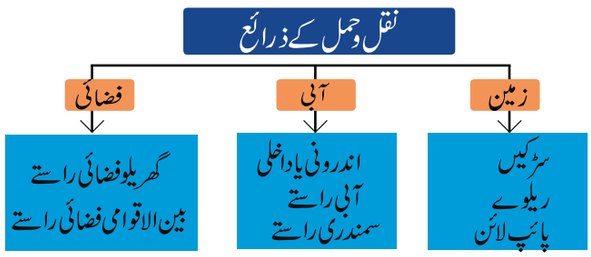

سڑکیں Road ways

سڑکیں نقل وحمل کا ایک اہم ذریعہ ہیں ۔ ان سڑکوں سے اشیاء اور مسافروں کو مختصر، درمیانی اور طویل فاصلوں تک لے جایا جاتا ہے۔ یہ مختصر فاصلوں کے لئے انتہائی مناسب ذریعہ ہے ۔ اسے دوسرے ذرائع سے موازنہ کرتے ہوئے دیکھا جائے تو بہت سستا ہے اور سڑکوں کا بنانا اور دیکھ بھالی کرنا آسان ہے۔ سڑکوں کی نقل وحمل کے نظام سے آسانی کے ساتھ کھیتوں، فارموں، کارخانوں اور بازاروں تک رابطہ آسان ہوجاتا ہے اور اس کی سروس کی فراہمی ہر جگہ کی جاسکتی ہے۔ سڑکوں سے نقل وحمل کا کام پوری دنیا میں لیا جاتا ہے۔ ہندوستانی سڑکیں کم خرچ والی اور کفایتی ہیں۔ اس نقل وحمل کے نظام سے سماج کے تمام طبقات فائدہ اٹھاتے ہیں۔



شیر شاہ سوری نے اپنی سلطنت کو مضبوط کرنے اور وادیٔ سندھ کو بنگال کے وادیٔ سونار سے جوڑنے کے لئے ایک طویل شاہی سڑک بنائی ۔ کولکتہ سے پشاور تک کی اس سڑک کو انگریزوں کے دور میں گرینڈ ٹرنک روڈ کا نام دیا گیا۔ موجودہ دور میں اس کو امرتسر سے کولکتہ تک وسیع کردیا گیا ہے اور اس کو دو حصوں میں تقسیم کردیا گیا ہے۔ NH-1(a) دہلی سے امرتسر تک NH-2(b) دہلی سے کولکتہ تک۔

10th ss geo 5. india population
Wednesday, May 27, 2020 12:04:42 AM

بچھانا بہت ہی مشکل ہے۔سڑکوں کا جال کیرلا میں زیادہ ہے، جب کہ جموں کشمیر میں سب سے کم ہے۔

سڑکوں کے بچھانے اور مرمت کرنے میں آسانی پیدا کرنے کے لئے سڑکوں کو قومی شاہراہیں (NH)، ریاستی شاہراہیں (SH)، ضلعی سڑکیں، دیہاڑی سڑکیں، سرحدی سڑکیں اور بین الاقوامی شاہ راہوں کے طور پر تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ ہندوستان میں سڑکوں کی درجہ بندی

(a) قومی شاہراہیں (NH)

قومی شاہراہیں ہندوستان کے نہایت ہی اہم ذریعۂ نقل وحمل ہیں۔ یہ شاہراہیں ہندوستان کے طول وعرض میں پھیلی ہوئی ہیں اور ان سے صوبوں کے پایہ تختوں، بڑے بڑے بندرگاہوں، ریلوے جنکشنوں اور صنعتی اور سیاحتی مراکز کو جوڑا جاتا ہے۔

روڈ ٹرانسپورٹ اور ہندوستان کی قومی شاہراہوں کی وزارت ہندوستان کی قومی شاہراہوں کو بچھانے اور مرمت کی ذمہ دار ہے۔سب سے طویل قومی شاہ راہ NH-44 ہے جو اتر پردیش کے وارانا سی سے شروع ہوکر ٹمل ناڈو کے کنیا کماری تک پہنچ گئی ہے اور اس کا فاصلہ 4076 کلومیٹر ہے۔سب سے مختصر اور کم فاصلہ والی قومی شاہراہ NH-47A ہے جو ایرناکلم سے لے کر کوچین کی بندرگاہ تک جاتی ہے۔اس کا فاصلہ صرف 6 کلومیٹر ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

نیشنل ہائی ویز اتھارٹی آف انڈیا (NHAI) کا قیام 1995 میں ہوا۔ یہ سطحی ٹرانسپورٹ ایک آزاد خودمختار ادارہ ہے۔



(b) ریاستی شاہ راہیں State High ways

ریاستی شاہ راہیں عموماً ایک ریاست کے اندر موجود شہروں، قصبوں اور ضلعی ہیڈ کوارٹروں کو جوڑتی ہیں اور ساتھ ہی قومی شاہراہیں یا پڑوسی ریاستوں کے شاہراہوں سے جوڑ لگاتی ہے۔ان سڑکوں کا انتظامیہ اور مالی خرچ ریاستی حکومتیں کرتی ہیں۔

(c) ضلعی سڑکیں District Roads

ضلعی سڑکیں ضلعوں کے درمیان اور تعلقہ ہیڈ کوارٹرس کے درمیان تعلق قائم کرتی ہیں۔اس کے ساتھ ہی ریاستی شاہراہوں اور قومی شاہراہوں کو جوڑتی ہیں۔ضلعی سڑکوں کی تعمیر اور ان کی دیکھ بھال ریاستوں کے پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کرتے ہیں۔

(d) دیہی سڑکیں Rural Roads

دیہی سڑکوں کا ربط دیہی ترقی کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہ سڑکیں دیہی علاقوں کو جوڑنے کا اہم ذریعہ ہیں۔ان سڑکوں سے مختلف دیہاتوں کا اپنے پڑوسی قصبوں اور شہروں سے جوڑا جاتا ہے۔ان کی دیکھ بھال دیہی پنچایتیں کرتی ہیں۔

(e) سرحدی سڑکیں (Border Roads)

یہ سڑکیں سرحدی علاقوں میں فوجی اہمیت رکھتی ہیں۔ان کی تعمیر اور دیکھ بھال سرحدی سڑکوں کی تنظیم کرتی ہے۔اس کا قیام 1960 میں ہوا۔اس مقصد سے کہ شمالی اور شمالی مشرقی سرحدی علاقوں کی فوجی اہمیت کی بناء پر وہاں کی سڑکوں کو ترقی دی جائے۔سرحدی سڑکوں کی تنظیم نے دنیا کی سب سے اعلیٰ درجہ کی سڑک بنائی جو چندی گڑھ اور لداخ میں Leh کو جوڑتی ہے۔ یہ سڑک اوسطاً 4270 میٹر کی بلندی پر سے گذرتی ہے۔

(f) سنہری چار ضلعی (Golden Quadrilateral)

5846 کلومیٹر لمبائی کا روڈ جس کے 4/6 لین ہیں۔ یہ روڈ ہندوستان کے پانچ میٹروپولیٹن شہروں کو ملاتا ہے۔دہلی۔کولکتہ۔چنئی۔ممبئی۔دہلی۔اس پراجکٹ کو 1999 میں شروع کیا گیا۔

اعلیٰ سطح کی سوچ کا سوال HOTS

سنہری چار ضلعی شاہراہوں کی نمایاں خصوصیات اور فوائد کیا ہیں؟

(g) شمال-جنوب اور مشرق-مغرب گزرگاہ

جنوبی گزرگاہ بنانے کا مقصد جموں وکشمیر کے سری نگر کو ٹمل ناڈو کے کنیا کماری سے ملانا ہے۔اس سڑک کی لمبائی 4076 کلومیٹر سے مشرقی۔مغربی گزرگاہ بنانے کا مقصد آسام کے

100
95
75
25
5
0
10th ss geo 5. india population
Wednesday, May 27, 2020 12:04:43 AM

India - Roadways ہندوستان - سڑکیں



10th ss geo 5. india population
Wednesday, May 27, 2020 12:04:44 AM

سلچار کو گجرات کے پور بند بندرگاہ سے جوڑتا ہے۔اس سڑک کی لمبائی 3640 کلومیٹر ہے۔ یہ دونوں گزرگاہیں جھانسی کے مقام پر ایک دوسرے کو کاٹتی ہیں۔

(h) ایکسپرس ویس Express ways

یہ کثیر راستہ والی بہتر معیار کی شاہراہیں ہیں جو تیز چلنے والی ٹریفک کے لئے بنائی گئی ہیں۔ چند اہم ایکسپرس ویز یہ ہیں: (i) ممبئی-پونا روڈ (ii) کولکتہ-ڈم ڈم ایرپورٹ روڈ (iii) درگاپور-کولکتہ روڈ (iv) دہلی اور آگرہ کے درمیان جمنا ایکسپرس وے۔



ممبئی-پونا شاہراہ

(i) بین الاقوامی شاہراہیں (International Highways)

یہ وہ سڑکیں ہیں جو ہندوستان کو دوسرے پڑوسی ملکوں سے خوش اسلوبی کے ساتھ جوڑتی ہیں۔ یہ شاہراہیں عالمی بینک سے امداد لے کر تعمیر کی جاتی ہیں اور اس پر ایشیا پیسفیک کے لئے اقتصادی اور سماجی کمیشن کا ایک معاہدہ ہوتا ہے (ESCAP)۔ یہ سڑکیں ہندوستان کی اہم شاہراہوں سے جڑی ہوتی ہیں اور ساتھ پڑوسی ملکوں جیسے پاکستان، نیپال، بھوٹان، بنگلہ دیش اور میانمار سے بھی تعلق ہے۔

ریلوے (Railways)

ہندوستانی ریلوے نظام ملک کے اندرونی ٹرانسپورٹ کی شہ رگ ہے۔ بڑے پیمانے پر ٹریفک کی حرکت، کرایہ کی باربرداری اور مسافروں کی منتقلی دونوں کی ضرورت ریلوے نظام سے پوری ہوتی ہے اور اس سے اقتصادی ترقی ہوتی ہے۔ ریلوے نظام کو ہندوستان کے سطحی ٹرانسپورٹ کے لئے ریڑھ کی ہڈی سمجھا جاتا ہے۔ اس سے لوگوں کو جوڑ کر قومی اتحاد قائم کیا جاتا ہے۔ ریلوے کے ذریعہ زراعت سیکٹر کی تجارت آسانی سے ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اس سے اشیاء سہولت سے تیزی کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتی ہیں۔ ریلوے کے ذریعہ خام اشیاء کی منتقلی کارخانوں تک اور بنی بنائی اشیاء کی منتقلی بازاروں تک کم خرچ میں ہوتی ہے۔ ہندوستانی ریلوے نیٹ ورک ایشیا کا سب سے بڑا نیٹ ورک ہے اور دنیا کا دوسرا بڑا نیٹ ورک ہے۔ ہندوستان ریلوے کی لمبائی سال 2017 کے مطابق 67,368 کلومیٹر ہے اور یہاں 7349 ریلوے اسٹیشن موجود ہیں۔

ہندوستانی ریلویز کو چلانے اور اس کی انتظامی سہولت کے لئے 17 حلقوں میں تقسیم کیا ہے۔

شمار	حلقہ/منطقہ	صدر مقام
1.	شمالی ریلوے	دہلی
2.	شمالی مغربی ریلوے	جے پور
3.	شمالی مرکزی ریلوے	الہ آباد
4.	شمالی مشرقی ریلوے	گورکھپور
5.	شمالی مشرقی سرحدی ریلوے	گوہاٹی
6.	مشرقی ریلوے	کولکتہ
7.	مشرقی ساحلی ریلویز	بھوبنیشور
8.	مشرقی مرکزی ریلوے	ہری پور
9.	مغربی مرکزی ریلوے	جبل پور
10.	مرکزی ریلوے	ممبئی (VT)
11.	مغربی ریلوے ممبئی	چرچ گیٹ
12.	جنوبی ریلوے	چنئی
13.	جنوبی مرکزی ریلوے	سکندرآباد
14.	جنوب مشرقی ریلوے	کولکتہ
15.	جنوب مغربی ریلوے	ہبال
16.	جنوب مشرقی مرکزی ریلوے	بلاس پور
17.	کونکن ریلوے	نوی ممبئی

ریلوے پٹری کی چوڑائی کی بنیاد پر ہندوستانی ریلوے چار قسموں میں منقسم ہے۔

1۔ براڈ گیج جس کی چوڑائی 1.676 میٹر ہے۔
2۔ میٹر گیج جس کی چوڑائی ایک میٹر ہے۔
3۔ نیرو گیج جس کی چوڑائی 0.762 میٹر ہے اور
4۔ لائٹ گیج جس کی چوڑائی 0.610 میٹر ہے۔

❖ پہلی ذیلی شہری ریلوے 1925ء میں ممبئی میں شروع کی گئی
❖ گاٹی مین ایکسپرس ہندوستان کی تیز ترین چلنے والی ٹرین ہے اور یہ ٹرین نئی دہلی اور آگرہ کو جوڑتی ہے اور اس کی رفتار 160 کلومیٹر فی گھنٹہ ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

(a) ہندوستان میں میٹرو ریلوے

ہندوستان کے 8 شہروں میں میٹرو ریل کی سہولت موجود ہے۔

10th ss geo 5. india population
Wednesday, May 27, 2020 12:04:45 AM

وہ یہ ہیں: کولکتہ (مغربی بنگال)، چنئی (ٹمل ناڈو)، دہلی، بنگلور (کرناٹک)، گرگاؤں (ہریانہ)، ممبئی (مہاراشٹرا)، جے پور (راجستھان) اور کوچین (کیرلا)۔ کولکتہ کا میٹرو ہندوستان میں اول نمبر ہے۔ اسے ماس ریپیڈ ٹرانسٹ سسٹم (MRTS) بھی کہا جاتا ہے۔ ستمبر 2018 کے مطابق ہندوستان میں مجموعی 507 کلومیٹر کے فاصلہ پر میٹرو ریل چلتی ہے اور اس کی 381 نشستیں ہیں۔

کیا تم جانتے ہو؟

میگھالیہ ریاست میں ریلوے نیٹ ورک نہیں ہے۔

پائپ لائن ٹرانسپورٹ

پائپ لائنوں کے ذریعہ ٹرانسپورٹ کی ایک اچھی سہولت موجود ہے جس سے تیل اور قدرتی گیس کو ان کے مقام سے ریفائنریوں اور بازاروں تک پہنچایا جاتا ہے۔ ماضی میں پائپ لائنوں کو پانی کے شہروں اور کارخانوں تک پہنچانے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اب ٹھوس اشیاء کو بھی مائع میں ملا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا ہے۔ پائپ لائنوں کا بچھانا ابتداء میں مہنگا ہوتا ہے مگر مسلسل چلانے کا خرچ کم ہوتا ہے۔ پائپ لائنوں کو دشوار گزار راستوں سے بھی اور پانی کے اندر سے بھی گزارا جاتا ہے۔ اس کے ذریعہ مضبوط اور حفاظتی طریقہ سے اشیاء کو منتقل کیا جاتا ہے۔ اور بار برداری کے ذریعہ ہونے



10th ss geo 5. india population
Wednesday, May 27, 2020 12:04:45 AM

والا نقصان بھی کم ہوتا ہے۔اور اشیاء جلدی سے بھی پہنچ جاتی ہیں۔ یہ سب اس کے فوائد ہیں۔آسام کے نیل فیلڈ سے کانپور تک، گجرات کے سالیا سے پنجاب کے جالندھر تک اور گجرات کے ہزیرہ کے گیس پائپ لائن سے اتر پردیش کے جگدیش پور تک۔

آبی راستے (Water Ways)

آبی راستے بھی ٹرانسپورٹ کا ایک اہم ذریعہ ہیں جن سے مسافروں کو پہنچانے اور مال برداری کا کام ہندوستان میں لیا جاتا ہے۔ یہ بہت پرانا اور سستا ذریعۂ ٹرانسپورٹ ہے اور وزنی اور ضخیم اشیاء کو ایک ملک سے دوسرے ملک پہنچانے کے لئے مناسب ترین طریقہ ہے۔ یہ ایک ایندھن سے چلنے والا اور ماحول دوست ذریعۂ نقل وحمل ہے۔ آبی ٹرانسپورٹ دو قسم کا ہے۔

1۔ ایک اندرونی آبی راستے 2۔ سمندری آبی راستے۔

(a) اندرون ملک کے آبی راستے (Inland water Ways)

ہندوستان میں اندرونی آبی راستوں کا ایک بڑا جال پھیلا ہوا ہے۔اور وہ ندیوں، نہروں، جھیلوں اور بند پانی کی شکل میں ہے۔اس کا انحصار آبی راستوں کی گہرائی اور چوڑائی اور پانی کے بہاؤ کے تسلسل پر منحصر ہے۔ اندرونی آبی راستوں سے مال برداری کا کام صرف 0.1% ہی ہوتا ہے۔قومی آبی راستوں کی ترقی، خبر گیری اور چلانے کے لئے اندرون ملکی آبی راستوں کی اتھارٹی کو 1986ء میں قائم کیا تھا ہے۔بڑے بڑے قومی آبی راستے یہ ہیں۔

قومی آبی راستہ-1: اس کی لمبائی ہلدیا سے الہ آباد تک ہے جس کا فاصلہ 1620 کلومیٹر ہے۔اس کا تعلق گنگا۔ بھاگی راتی ہوگلی ندی کے نظام سے ہے۔

قومی آبی راستہ-2: یہ آبی راستہ برہم پترا ندی سے تعلق رکھتا ہے اس کی لمبائی ڈھوبری سے سعدیہ تک جس کا فاصلہ 891 کلومیٹر ہے۔

قومی آبی راستہ-3: یہ آبی راستہ کیرلا کولم سے کوٹا پورم تک جاتا ہے۔ اس کا فاصلہ 205 کلومیٹر ہے۔اور یہ ملک کا پہلا قومی آبی راستہ ہے جو 24 گھنٹوں کی جہاز رانی کی سہولت رکھتا ہے۔

(b) سمندری آبی راستے : (Oceanic Routes)

ہندوستان کے ٹرانسپورٹ سیکٹر کی اقتصادیات میں آبی راستے ایک بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ہندوستان کی بیرونی تجارت کا تقریباً 95% حجم کے اعتبار سے 70% قیمت کے اعتبار سے انہی سمندری آبی راستوں سے ہوتی ہے۔

ساحلی شہروں میں جہازوں کی لدائی (Shipping) ایک اہم ذریعۂ ٹرانسپورٹ ہے جس سے بڑی بڑی اشیاء کی منتقلی کی جاتی ہے۔ جہازوں کے ذریعہ مال بھیجنا نہ صرف کفایتی، بلکہ یہ ماحول دوست ذریعۂ ٹرانسپورٹ بھی ہے۔سمندری راستوں کو بین الاقوامی تجارت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور انہیں بندرگاہوں سے جوڑا جاتا ہے۔ ہندوستان میں 13 بڑے اور 200 چھوٹے یا درمیانی درجے کی بندرگاہیں ہیں۔ بڑی بندرگاہوں کا انتظام مرکزی حکومت کرتی ہے اور چھوٹی بندرگاہوں کا انتظام مختلف ریاستی حکومتیں کرتی ہیں۔

مشرقی ساحل پر بڑی بندرگاہیں کولکتہ (ہالدیا ڈاک کے ساتھ)، پارادیپ، وشاکھاپٹنم، چنئی، ایّنور اور توتوکوڈی ہیں۔مغربی ساحل پر بڑی بندرگاہیں کاندلا، ممبئی، نہاواسیوا (جواہر لال نہرو پورٹ)، نیومنگلور، مارما گاؤ اور کوچین ہیں۔ ہندوستان میں چار بڑے جہاز سازی کے مقامات ہیں۔

1۔ وشاکھاپٹنم کا ہندوستان جہازگاہ
2۔ کولکتہ گارڈن ریچ ورک شاپ
3۔ ممبئی کا مزاگاؤں ڈاک
4۔ کوچین کا کوچین جہازگاہ

ہندوستان ایشیاء کا دوسرا بڑا جہاز رکھنے والا ملک ہے اور دنیا کا سولہواں ملک ہے۔

فضائی ٹرانسپورٹ (Air Transport)

فضائی ٹرانسپورٹ تیز ترین، مہنگا، جدید ترین اور آرام دہ ذریعۂ ٹرانسپورٹ ہے۔فضائی ٹرانسپورٹ میں قومی، علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر اچھی سہولتیں موجود ہیں۔اس کے ذریعہ مشکل ترین مقامات جیسے اونچے پہاڑی مقامات اور ریتیلے صحراء تک بھی مال کی رسائی آسانی سے ہوتی ہے۔

فضائی ٹرانسپورٹ کے ذریعہ مسافروں، سامان اور خطوط کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجا جاتا ہے۔فضائی ٹرانسپورٹ ہنگامی حالات اور قدرتی آفات جیسے سیلاب اور وبائی امراض اور جنگوں کے مواقع میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

ہندوستان میں فضائی ٹرانسپورٹ 18 رفروری 1918ء میں شروع کیا گیا اس وقت ہنری پی کٹ نے ڈاک (خطوط) کو الہ آباد سے نینی منتقل کیا۔1953ء میں آٹھ مختلف ایرلائنز جو ملک میں کام کر رہے تھے انہیں قومی بنایا گیا۔

گھریلو فضائی راستے ایک ملک کے اندر استعمال ہوتے ہیں

10th ss geo 5. india population
Wednesday, May 27, 2020 12:04:46 AM

اور بین الاقوامی فضائی راستے دنیا کے بڑے شہروں کو جوڑتے ہیں۔ انڈین ایرلائنز اور ایرانڈیا دو ایرلائن سروسس ہیں جنہیں ہندوستانی حکومت چلاتی ہے۔ انڈین ایرلائنز گھریلو ایرسروسس فراہم کرتی ہے اور ایرانڈیا بین الاقوامی ایرسروسس فراہم کرتی ہے۔ اس وقت ملک میں 19 مخصوص بین الاقوامی ایرپورٹ موجود ہیں۔

اعلیٰ سطح کی سوچ کا سوال HOTS

کیوں شمالی مشرقی صوبوں میں فضائی سفر کو ترجیح دی جاتی ہے؟

پاون-ہنس ہیلی کاپٹر لمیٹڈ

پاون ہنس ہیلی کاپٹر لمیٹڈ ۔ پٹرولیم سیکٹر کے لئے ہیلی کاپٹر کی سروسس فراہم کرتی ہے ۔ONGC اور آئل انڈیا لمیٹڈ کو شامل کرکے یہ نئی دہلی میں بنائی گئی ہے۔ یہ ایک پبلک سیکٹر کمپنی ہے۔ یہ جوہوایرو ڈرم ولّی پارلے (مغرب) ممبئی سے اپنی خدمات انجام دے رہی ہے۔ پاون ہنس ایک منی رتنا-1 قسم کا پبلک سیکٹر ادارہ ہے۔ یہ اپنی خدمات مختلف ریاستی حکومت کو پیش کرتا ہے خصوصاً شمالی مشرقی انڈیا کے اندرونی جزیروں، اندومان اور نکوبار جزیروں میں Ferry Services، لکشادیپ جزیروں کے لئے خدمات وغیرہ۔

ایرپورٹس اتھارٹی آف انڈیا (AAI)

ایرپورٹس اتھارٹی آف انڈیا (AAI) کا قیام 1995ء میں ہوا۔ یہ ادارہ ہندوستانی ایر پورٹس کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ AAI ادارہ، وزارت برائے شہری فضائیہ کے تحت کام کرتا ہے۔ وہ ہوائی جہازوں کے بنانے، ترقی دینے، خبر گیری کرنے اور ہندوستان کے شہری فضائیہ کے انفراسٹرکچر کے انتظام کا ذمہ دار ہے۔

5.5 مواصلات: (Communication)

مواصلات ایک ایسا عمل ہے جس سے معلومات خیالات و نظریات کا تبادلہ کیا جاتا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی نے مواصلات کے میدان میں حیرت انگیز کارنامے انجام دئے ہیں۔ مواصلات کی دو قسمیں ہیں۔ شخصی مواصلات اور اجتماعی مواصلات۔

شخصی مواصلات (Personal Communication)

انفرادی شخصیتوں کے درمیان اطلاعات اور معلومات کا تبادلہ، شخصی مواصلات کہلاتا ہے۔ شخصی مواصلات کا نظام استعمال کرنے والے کو براہِ راست رابطہ کے قابل بناتا ہے۔

ہندوستانی ڈاک کا نظام دنیا کا سب سے بڑا نیٹ ورک ہے جس کے 1,55,000 پوسٹ آفس ہیں۔ ان میں 1,39,000 سے زیادہ پوسٹ آفس دیہاتی علاقوں میں ہیں۔ ملک میں ڈاک کا نظام 1837ء سے شروع ہوا۔ پہلا ہندوستانی پوسٹل اسٹامپ 1852 میں کراچی میں جاری کیا گیا۔ خطوط کا جمع کرنا اور انہیں ان کے پتوں تک پہنچانا محکمۂ ڈاک کا ابتدائی کام ہے۔

محکمۂ ڈاک نے 1975 میں Quick Mail Service شروع کی اور آج یہ سروس پورے ملک میں چل رہی ہے۔ کوئک میل سروس PIN (Postal Index Number) کے نظام کی بنیاد پر کام کرتی ہے جسے PINCODE کہا جاتا ہے۔ اور اس کو 1972 میں متعارف کرایا گیا۔ اس کے علاوہ منی آرڈر، ای۔منی آرڈر، اسپیڈ پوسٹ، یکسپرس پارسل پوسٹ، تجارتی پوسٹ، میڈیا پوسٹ، سیٹلائیٹ پوسٹ، رٹیل پوسٹ، مبارک بادی کے پوسٹ، ڈیٹا پوسٹ، اسپیڈ نیٹ اور اسپیڈ پاسپورٹ سروسس، ڈاک کے نظام سے کی جانے والی سرویس ہیں۔

ہندوستان کا نیٹ ورک، ایشیاء کے بڑے ٹیلی کمیونیکشنوں میں سے ایک ہے۔ شہروں کے علاوہ دوتہائی سے زیادہ ہندوستان کے قریوں میں STD ٹیلیفون کی سہولت موجود ہے اور بین الاقوامی مواصلات کے لئے ISD کی سہولت بھی آگئی ہے۔ STD کا خرچ پورے ہندوستان میں مساوی اور یکساں ہے۔ ٹیلی فون زبانی بات چیت کا ایک ذریعہ ہے۔ اسے تجارت کے نشوونما اور ترقی کے لئے بہت ضروری سمجھا جاتا ہے۔ یہ بہت زیادہ استعمال ہونے والا ذریعہ ہے۔ اس سے فوری طور پر رابطہ کیا جاتا ہے۔ موبائل فون، فیکس اور انٹرنیٹ دوسرے شخصی مواصلات ہیں جو ملک میں استعمال ہو رہے ہیں۔

اجتماعی مواصلات کا نظام (Mass Communication System)

اجتماعی مواصلاتی نظام سے بیک وقت لاکھوں لوگوں کو معلومات حاصل ہوجاتی ہیں۔ یہ ایک ایسا راستہ ہے جس سے لوگوں کو تعلیم اور تفریح دونوں چیزیں فراہم ہوجاتی ہیں۔ اس کے ذریعہ لوگوں کو مختلف قومی پالیسیوں اور پروگراموں سے باخبر رکھا جاتا ہے۔ عظیم مواصلات کے نظام سے لوگوں کو دو طریقوں سے معلومات دی جاتی ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ (1) الکٹرانک میڈیا (2) پرنٹ میڈیا۔

الکٹرانک میڈیا: (الکٹرانک ذرائع ابلاغ)

ہندوستان میں ریڈیو کے ذریعہ نشریات 1923 میں شروع کی گئیں۔ اس کا چلانے والا ریڈیو کلب آف بمبئی تھا۔ اس کے بعد سے

100 95 75 25 5 0
10th ss geo 5. india population
Wednesday, May 27, 2020 12:04:48 AM

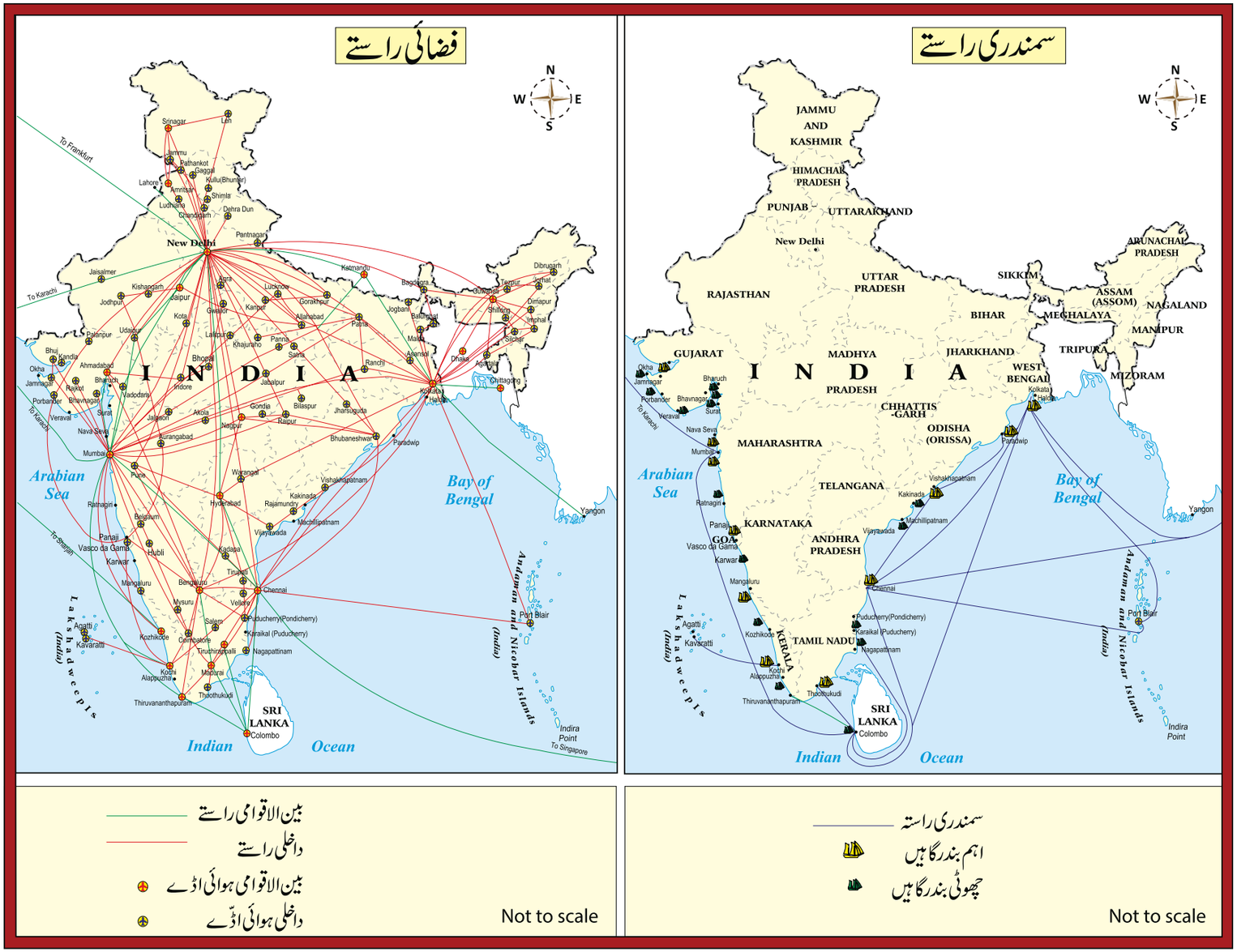
فضائی راستے
N
W
E
S
I N D I A
New Delhi
Srinagar
Leh
Jammu
Pathankot
Gagal
Kullu(Bhuntar)
Lahore
Amritsar
Shimla
Ludhiana
Dehra Dun
Chandigarh
Pantnagar
To Frankfurt
To Karachi
Jaisalmer
Kishangarh
Jaipur
Jodhpur
Udaipur
Palanpur
Kota
Agra
Lucknow
Kanpur
Gwalior
Gorakhpur
Allahabad
Patna
Katmandu
Bagdogra
Jogbani
Ballurghat
Malda
Dibrugarh
Tezpur
Jorhat
Guwahati
Dimapur
Shillong
Imphal
Silchar
Dhaka
Agartala
Chittagong
Kolkata
Haldia
Lalitpur
Khajuraho
Panna
Satna
Ranchi
Akansol
Bhopal
Jabalpur
Indore
Vadodara
Surat
Bhavnagar
Porbandar
Veraval
Jamnagar
Okha
Bhuj
Kandla
Ahmadabad
Rajkot
Bharuch
To Karachi
Jalgaon
Akola
Gondia
Bilaspur
Jharsuguda
Raipur
Nagpur
Aurangabad
Nava Seva
Mumbai
Pune
Bhubaneshwar
Paradwip
Warangal
Vishakhapatnam
Kakinada
Hyderabad
Rajamundry
Machilipatnam
Vijayawada
Ratnagiri
Belgaum
Panaji
Vasco da Gama
Karwar
Hubli
Kadapa
Tirupati
Chennai
Mangaluru
Bengaluru
Mysuru
Vellore
Puducherry(Pondicherry)
Karaikal (Puducherry)
Salem
Coimbatore
Kozhikode
Agatti
Kavaratti
Tiruchirapalli
Nagapattinam
Kochi
Alappuzha
Madurai
Thoothukudi
Thiruvananthapuram
SRI LANKA
Colombo
Yangon
Port Blair
Andaman and Nicobar Islands (India)
Indira Point
To Singapore
To Sharjah
Lakshadweeps (India)
Arabian Sea
Bay of Bengal
Indian Ocean
بین الاقوامی راستے
داخلی راستے
بین الاقوامی ہوائی اڈے
داخلی ہوائی اڈّے
Not to scale
سمندری راستے
JAMMU AND KASHMIR
HIMACHAL PRADESH
PUNJAB
UTTARAKHAND
New Delhi
RAJASTHAN
UTTAR PRADESH
BIHAR
SIKKIM
ARUNACHAL PRADESH
ASSAM (ASSOM)
NAGALAND
MEGHALAYA
MANIPUR
TRIPURA
MIZORAM
GUJARAT
MADHYA PRADESH
JHARKHAND
WEST BENGAL
CHHATTIS -GARH
ODISHA (ORISSA)
MAHARASHTRA
TELANGANA
KARNATAKA
GOA
ANDHRA PRADESH
TAMIL NADU
KERALA
I N D I A
سمندری راستہ
اہم بندرگاہیں
چھوٹی بندرگاہیں
Not to scale

اس نے زبردست شہرت حاصل کی اور اس پروگرام نے لوگوں کی سماجی اور تہذیبی زندگی کو بدل کر رکھ دیا۔ اسی کا نام 1936 میں آل انڈیا ریڈیو (AIR) رکھا گیا اور 1957 میں اسے پھر نام بدل کر آکاش وانی کر دیا گیا۔ اس سے قسم ہا قسم کے پروگرام نشر کئے جاتے ہیں جو معلومات، تعلیم اور تفریح سے تعلق رکھتے ہیں۔ خاص مواقع جیسے پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلی کے سیشنوں کے موقعوں پر خصوصی خبریں، سرکاری اعلانات وغیرہ نشر کئے جاتے ہیں۔

ٹیلی ویژن: ریڈیو کی نشریات نے ترقی پا کر موثر سمعی بصری واسطہ اختیار کیا جس سے معلومات کو پھیلایا جاتا ہے اور انسانوں کو بڑی تعداد میں تعلیم دی جاتی ہے اور یہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ ہوتا ہے۔ ہندوستان میں ٹیلی ویژن کا نیٹ ورک دوردرشن (DD) کہلاتا ہے جس کو کامن نیشنل پروگرام (CNP) کی سروسس کے تحت شروع کیا گیا اور اسی کو وسعت دے کر پسماندہ اور دور دراز دیہاتوں تک پہنچایا گیا ہے۔

انٹرنیٹ: (انٹر کنکٹڈ نیٹ ورک) یہ ایک عالمی نظام ہے جس کے ذریعہ دنیا بھر کے کمپیوٹر نیٹ ورکس کو جوڑ کر انٹرنیٹ کے اصل مسودہ سے مطابقت دے کر عالمی پیمانہ پر کمپیوٹر کے آلوں کو جوڑا جاتا ہے۔

سوشیل میڈیا (Social Media): یہ تفاعلی کمپیوٹری واسطہ ٹکنالوجیاں ہیں جن میں اطلاعات کو بنا کر دوسروں تک پہنچائی جاتی ہیں، خیالات، معاشی دلچسپیاں اور دوسرے قسم کے اظہارِ خیالات اصلی نیٹ ورکس کے راستہ سے کئے جاتے ہیں۔

پرنٹ میڈیا (Print Media)

اخبار ایک عام خبر کا ذریعہ ہے مگر یہ مواصلات کا ایک طاقتور ذریعہ ہے اور یہ پرنٹ میڈیا کے ذیل میں آتا ہے۔ ہندوستان میں بہت سارے اخبارات ہیں جو لوگوں کو مقامی، قومی اور بین الاقوامی واقعات سے متعلق معلومات پہنچاتے ہیں۔

سیٹلائٹ مواصلات (Satellite Communication)

سیٹلائٹ کا استعمال مسلسل طور پر ایک بڑے حصہ کے منظر کو مرکوز کر کے دکھانے کی وجہ سے یہ ذریعۂ مواصلات ملک کے لئے بہت ضروری ہو گیا ہے۔ سٹیلائٹ کی تصویروں کو موسم کی اطلاعات نشر کرنے، قدرتی آفات کی خبروں سے آگاہی، سرحدی علاقوں کی نگرانی وغیرہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (ISRO) کے 1969 میں قیام کے بعد سے ہمارے ملک میں سیٹلائٹ کے ذریعہ ہونے والی مواصلات ایک نئے دور میں داخل ہوئی ہے۔

سیٹلائٹ نٹ ورک

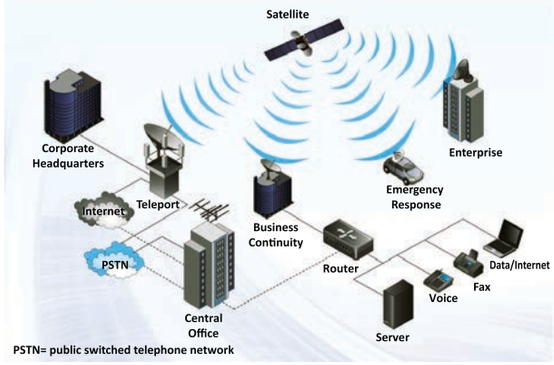

ہندوستان میں سٹیلائٹ نظام کو دو گروپ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

1۔ پہلا انڈین نیشنل سٹیلائٹ سسٹم (INSAT)

2۔ انڈین ریموٹ سنسنگ سیٹلائٹ سسٹم (IRS)

INSAT کا قیام 1983 میں ہوا۔ یہ کئی مقاصد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ٹیلی مواصلات، موسمیات کا مشاہدہ اور دوسرے بہت سے پروگرام کے لئے INSAT کا سلسلہ ٹیلی ویژن، ٹیلی فونوں، ریڈیو اور موبائل فونوں کو سگنل دینے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا استعمال موسم کا پتہ چلانے، انٹرنیٹ اور فوجی ضروریات کے لئے بھی ہوتا ہے

INSAT کا سلسلہ GSAT کا سلسلہ۔ کلپنا، EDUSAT.

HAMSAT یہ سب بڑے بڑے مواصلاتی سٹیلائٹ ہیں جو مواصلاتی مقاصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ GSAT-7A ایک تازہ حالیہ زمانے میں داغا گیا ہے یعنی 19/دسمبر 2018 میں

INSAT-1B کو 30/آگست 1983 میں داغا گیا۔ یہ INSAT سیریز کا پہلا مواصلاتی سٹیلائٹ ہے۔

5.6 تجارت: (Trade)

تجارت ایک اہم مظہر ہے جو کسی بھی ملک کی اقتصادی ترقی کا فیصلہ کرتا ہے۔ تجارت خریدنے، بیچنے اور اشیاء کے تبادلے اور خدمات کا ایک عمل ہے۔ ابتدائی دور کا تجارتی طریقہ بارٹر نظام کہلاتا تھا۔ جس میں اشیاء کا تبادلہ اشیاء کے ساتھ ہوتا تھا۔ بعد میں اشیاء خریدنے اور فروخت کرنے کے لئے روپئے پیسے کا تعارف ہوا جو تبادلہ کا درمیانی واسطہ بنا۔ درآمدات اور برآمدات کی قیمتوں کے درمیان فرق کو تجارت کا توازن کہا جاتا ہے۔ وہ حال جس میں برآمدات کی قیمت درآمدات کی قیمت سے بڑھ جائے۔ اسے مناسبِ حال تجارت کا توازن کہا جاتا ہے۔ اس کے برعکس برآمدات کی قیمت سے درآمدات کی قیمت بڑھ جائے تو اسے نامناسبِ حال تجارت کا توازن کہا جاتا ہے۔

10th ss geo 5. india population
Wednesday, May 27, 2020 12:04:50 AM

تجارت کے اقسام Types of Trade

تجارت کی عموماً دو قسمیں ہوتی ہیں۔

1۔ اندرونی تجارت 2۔ بین الاقوامی تجارت

وہ تجارت جو کسی ملک کے اندر کے علاقوں میں کی جاتی ہے اسے اندرونی تجارت کہا جاتا ہے اور اسے گھریلو تجارت یا مقامی تجارت بھی کہا جاتا ہے۔ اس تجارت میں زمینی ٹرانسپورٹ (سڑکیں اور ریلوے) اہم رول ادا کرتے ہیں۔ مقامی کرنسی اس تجارت میں استعمال کی جاتی ہے۔ یہ تجارت متوازن علاقائی پیداوار میں مددگار ہے۔ مثلاً چائے آسام سے، کافی کرناٹک سے، ربڑ اور مسالے کیرلا سے، معدنیات جھارکھنڈ وغیرہ سے، ملک کے مختلف حصوں کو پہنچ جاتے ہیں۔

تجارت جو دو یا دو سے زیادہ ملکوں کے درمیان ہوتی ہے۔ اسے بین الاقوامی تجارت کہا جاتا ہے۔ اس کو بیرونی تجارت یا غیر ملکی تجارت بھی کہا جاتا ہے۔ برآمد اور درآمد بین الاقوامی تجارت کے دو اجزاء ہیں۔ برآمد سے مراد اشیاء اور خدمات بیرونی کرنسی کے بدلے فروخت کی جاتی ہیں۔ درآمد سے مراد اشیاء اور خدمات سمندر پار تاجروں سے خریدی جاتی ہیں۔ آبی راستے اور فضائی راستے اس قسم کی تجارت میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ غیر ملکی کرنسی کا دخل بین الاقوامی تجارت میں ہوتا ہے۔ کسی دو ملکوں کے درمیان ہونے والی تجارت کو دوطرفہ تجارت (Bilateral Trades) کہا جاتا ہے۔ وہ تجارت جو دو سے زیادہ ملکوں کے درمیان ہوتی ہے۔ کثیر الاطراف تجارت (Multilateral Trade) کہلاتی ہے۔

اعلیٰ سطح کی سوچ کا سوال HOTS

بڑے تجارتی بلاک جو کثیر الاطراف تجارت کے لئے مفید ہوں۔ انہیں معلوم کیجئے۔

برآمدات Exports

ہندوستان کی اہم برآمدات چائے، سمندری اشیاء، کچ دھاتیں اور معدنیات، چمڑے کی بنی ہوئی چیزیں، موتی اور جواہرات، اسپورٹس کی اشیاء، کیمیا، اور کیمیائی اشیاء، پلاسٹک اور ربڑ کے سامان، پتھر سے بنی ہوئی اشیاء، پلاستر، سمنٹ، اسبسٹاس، ابرق، شیشہ، کاغذ اور اس سے بنی اشیاء، بنیادی دھاتیں، بصریات، دوا اور سرجری کے آلات، الکٹرانک اشیاء، مشنری، آفس کی ضروریات سے لیس اشیاء، پارچہ بافی اور متحدہ چیزیں ہیں۔

درآمدات (Imports)

ہندوستان کے اہم درآمدات پٹرولیم سے بنی اشیاء، موتی، قیمتی پتھر اور نیم قیمتی پتھر، سونا اور ٹیلی کام آلات ہیں۔

کارروائی

ان ملکوں کے نام یکجا کرو، جس کے ساتھ ہندوستان کا تعلق ہیں۔

اعادہ

- ایک متعینہ وقت کے لئے کسی ملک میں بسنے والے لوگوں کی تعداد کو اس ملک کی آبادی کہا جاتا ہے۔
- آبادی کی نشوونما کو پیدائش کی شرح، موت کی شرح اور لوگوں کی منتقلی سے ظاہر کیا جاتا ہے۔
- سماج کا دیہاتوں سے شہروں کی طرف منتقلی کا عمل شہر کاری کہلاتا ہے۔
- مواصلات کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ شخصی مواصلات اور عظیم مواصلات۔
- تجارت اشیاء اور خدمات کا تبادلہ ہوتا ہے۔ اندرون ملک اور بین الاقوامی تجارت اس کی دو قسمیں ہیں۔ درآمدات اور برآمدات بین الاقوامی تجارت کے دو اجزاء ہیں۔

مشق EXERCISE

I صحیح جواب منتخب کیجئے۔

1۔ آبادی کا مختلف حیثیتوں سے سائنٹفک مطالعہ ..... کہلاتا ہے۔

(a) کارٹوگرافی (b) مردم نگاری

(c) Anthropology (d) Epigraphy

2۔ ..... ٹرانسپورٹ گھر سے گھر تک خدمات فراہم کرتی ہے

(a) ریلوے (b) سڑکیں

(c) فضائی راستے (d) آبی راستے

3۔ ہندوستان کے سنہری چار ضلعی شاہراہوں کی لمبائی..... ہے

(a) 5846 کلومیٹر (b) 5942 کلومیٹر

(c) 5630 کلومیٹر (d) 5800 کلومیٹر

10th ss geo 5. india population
Wednesday, May 27, 2020 12:04:51 AM

4۔ نیشنل ریموٹ سنسنگ سنٹر (NRSC) ..... میں واقع ہے۔

(a) بنگلورو (b) چنئی
(c) دہلی (d) حیدرآباد

5۔ وہ ٹرانسپورٹ جو غیر رسائی مقامات تک پہنچنے میں استعمال ہوتا ہے .....

(a) سڑکیں (b) ریلوے
(c) فضائی راستے (d) آبی راستے

6۔ ذیل میں کا کون سا ہیلی کاپٹر کی سروس کے ساتھ جڑا ہوا ہے .....

(a) ایرانڈیا (b) انڈین ایرلائنز
(c) وایوڈوٹ (d) پاون ہنس

7۔ ہندوستان کی اہم درآمدی شئے ..... ہے۔

(a) سمنٹ (b) جواہرات
(c) چائے (d) پٹرولیم

II۔ جوڑ لگایئے:

1۔ سرحدی سڑک تنظیم	-	سٹیلائٹ مواصلات
2۔ INSAT	-	شہرکاری کے اثرات
3۔ مزاگاؤں ڈاک	-	1990
4۔ شہری پریشانیاں	-	ممبئی
5۔ کوکن ریلوے	-	1960
	-	حیدرآباد

III۔ ذیل کے سوالات کے مختصر جوابات لکھئے:

1۔ ہجرت یا منتقلی کیا ہے؟ اس کی قسمیں لکھئے؟
2۔ ریلوے کے کوئی چار فوائد لکھئے؟
3۔ ہندوستان کے پائپ لائن ٹرانسپورٹ پر ایک نوٹ لکھئے؟
4۔ ہندوستان کے بڑے اندرونی آبی راستوں کے نام لکھئے؟
5۔ مواصلات کیا ہے؟ اور اس کی قسمیں کیا ہیں؟
6۔ بین الاقوامی تجارت کیا ہے؟ سمجھایئے
7۔ سڑکوں کے فوائد لکھئے؟

IV۔ ان کے درمیان فرق کیجئے۔

1۔ گنجان آبادی اور آبادی کی نشو ونما
2۔ شخصی مواصلات اور اجتماعی مواصلات
3۔ پرنٹ میڈیا اور الکٹرانک میڈیا
4۔ سڑکیں اور ریلوے
5۔ آبی راستے اور فضائی راستے
6۔ اندرونی تجارت اور بین الاقوامی تجارت

V۔ جواب ایک پیرگراف میں دیجئے۔

1۔ شہرکاری کیا ہے؟ اس کے اثرات تفصیل سے لکھئے۔
2۔ ہندوستان میں سٹیلائٹ مواصلات کی اہمیت کو سمجھایئے۔
3۔ ہندوستان میں سڑکوں کی درجہ بندی کو سمجھایئے۔

VI۔ ہندوستان کے نقشہ پر نشان کیجئے۔

1۔ قومی شاہراہ NH-44
2۔ ہندوستان کی بڑی بندرگاہیں
3۔ ہندوستان کے بڑے بین الاقوامی ایرپورٹ
4۔ ہندوستان کا گنجان آبادی والا صوبہ
5۔ ہندوستان میں اعلیٰ شرحِ خواندگی والا صوبہ
6۔ ہندوستان کے ریلوے حلقے (Zones)

مزید استفادہ کے لئے کتابیں REFERENCE BOOKS

1. D.R.Khullar (2014) India, A comprehensive Geography.
2. Surender Singh and Jitender Saroha (2014) Geography of India, New Delhi: Access publishing
3. Census of India (2011) Provisional Population Totals, Urban Agglomerations and Cities

انٹرنٹ کے ذرائع INTERNET RESOURCES

1. www.Commerce,gov.in
2. www.konkan Railway.com
3. www.Community.data.gov.in

10th ss geo 5. india population
Wednesday, May 27, 2020 12:04:52 AM

اکائی-6

ٹمل ناڈو کا طبیعی جغرافیہ

Physical Geography of Tamil Nadu



سیکھنے کے مقاصد:

- ریاست کے قیام کی تاریخ کو جاننا۔
- ریاست کی طبعی تقسیموں کو جاننا۔
- آب وہوا، مٹی اور قدرتی بناتات کی فطرت کو سمجھنا۔
- طلباء کو ان کے رہائشی مقامات کے جغرافیائی حالات سے واقف کرانا.
- بڑے قدرتی آفات اور تامل ناڈو میں ان کے واقعات کے بارے میں جاننا۔

VPQAN

تعارف (Introduction)

کسی کا اپنے خطے کا مطالعہ عالمی شہری بننے کا پہلا قدم ہے۔ ہمارے مقامی علاقے کا مطالعہ کرنے کا مقصد اپنے ماحول میں زندگی کو سمجھنا ہے۔ پچھلے پانچ سباق میں آپ نے ہمارے ملک کی جغرافیائی خصوصیات کے بارے سیکھا ہے۔ اس سبق میں اور اس کے بعد کے سبق میں ہم ٹمل ناڈو کے جغرافیہ کے بارے میں جانکاری حاصل کریں گے۔ اس سبق میں آپ کو تفتیش لسانیات (etymology)، تاریخ کی تشکیل، تاریخ، مقام، جسامت، طبعی تقسیم، ندیوں، آب وہوا، مٹی اور قدرتی نباتات کے بارے میں جانکاری ملے گی۔

ہماری ریاست تامل ناڈو میں متعدد ثقافتی روایات اور روایات کے ساتھ ایک پیچیدہ ماضی ہے۔ یہ نہایت عمدہ ارضی شکلیات اور آب وہوا ہندوستان میں ہماری ریاست کو منفرد (Unique) بناتی ہے۔ اس میں لمبا اور دھوپ والا ساحل، آبشار، پہاڑیاں، جنگلات اور مختلف پودے اور حیوانات ہیں۔

کیا جانتے ہو؟

صوبائی تنظیم ایکٹ 1956 کے مطابق کچھ لسانی بنیادوں پر ریاستی حدود کی تنظیم نو کی گئی ہے۔

ہندوستان میں تامل ناڈو کا مقام:

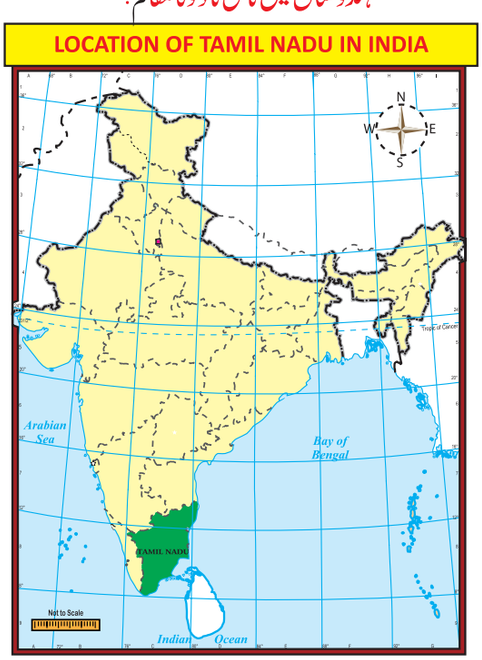

- لسانی بنیادوں پر بنائی گئی ہندوستان کی پہلی ریاست کا نام بتایئے۔
- ٹمل ناڈو کا پایہ تخت کا نام کیوں تبدیل کیا گیا؟
- چنئی کے لفظ کا کیا مطلب ہے؟

معلوم کیجئے

10th ss geo 6. physical geo
Wednesday, May 27, 2020 7:52:51 PM

6.1 مقام اور جسامت : Location and Size

تامل ناڈو، ہندوستان کی 28 ریاستوں میں سے ایک ہے، جو ملک کے جنوبی علاقے میں واقع ہے۔ یہ زمینی حصہ عرض البلد میں 8°4'N سے 13°35'N تک اور طول البلد میں 76°18'E سے 80°20'E تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کے حدود اس طرح ہیں۔

- مشرق میں - پوائنٹ کیلیمیر
- مغرب میں - آنئ ملئی
- شمال میں - پلیکٹ جھیل
- جنوب میں - کیپ کومورین

اس کا رقبہ 1,30,058 مربع کلومیٹر ہے اور یہ ہندوستان کی گیارھویں سب سے بڑی ریاست ہے۔ یہ ہمارے ملک کے 4% رقبے پر محیط ہے

حدود اور پڑوسی Boundaries and neighbours

تمل ناڈو کے مشرق میں خلیج بنگال، مغرب میں کیرلا، شمال میں آندھرا پردیش، شمال مغرب میں کرناٹک اور جنوب میں بحر ہند واقع ہے خلیج منار اور آبنائے پاک نے تمل ناڈو کو سری لنکا کے جزیرے سے جدا کیا ہے، جو کہ ہندوستان کے جنوب مشرق میں واقع ہے، ریاست میں 940 کلومیٹر لمبا ساحل ہے جو گجرات کے بعد، ہندوستان میں دوسرے نمبر پر ہے۔

انتظامی تقسیم Administrative Divisions

یہ پہلے ہی ہم جان چکے ہیں کہ ریاست تمل ناڈو کی تشکیل کے وقت صرف 13 ضلعے تھے۔ اس کے بعد انتظامی سہولت کے مقصد کے تحت ریاست کے کئی بار تنظیم نو کیا گیا۔ فی الحال ٹملناڈو میں 37 ضلعے ہیں، جن میں نئے تخلیق شدہ اضلاع کلاکرچی، تن کاسی، چنگل پیٹ، رانی پیٹ اور تر پاتور شامل ہیں۔ ریاست کی انتظامی تقسیم کو مندرجۂ ذیل جدول میں دیا گیا ہے۔

تقسیم	نمبر
اضلاع	37 (32+5)
محصول کی تقسیم	76
تعلق	226
فرکاس (فرقے)	1127
محصول والے دیہات	16,564
منسپل کارپوریشن	15
منسپالٹی	125
پنچایت یونین (بلاک)	385
شہری پنچایت	561
دیہی پنچایت	12,618
لوک سبھا حلقے	39
اسمبلی حلقے	234

کارروائی

- نقشے کی مدد سے تامل ناڈو کے ساحلی اضلاع کا پتہ لگائیں۔
- ٹمل ناڈو کے اضلاع کا گروپ بنائیں جو اپنی حدود ریاست، آندھرا پردیش، کرناٹک اور کیرلا کے ساتھ بانٹتے ہیں۔

ارضی شکلیات کی تقسیم Physiographic Divisions

ٹمل ناڈو جزیرہ نما سطح مرتفع پر واقع ہے جسے سطح مرتفع دکن کہتے ہیں ۔ یہ قدیم گونڈوانا سرزمین کا ایک حصہ ہے جو 135 ملین سال پہلے تخلیقی دور کے دوران ٹوٹ گیا تھا۔ ٹمل ناڈو میں بہت سی انوکھی خصوصیات ہیں جن میں کٹے ہوئے پہاڑ، اتھل گہری وادیاں اور میدان شامل ہیں ۔ ریاست کی جغرافیائی حالات مشرق کی طرف ڈھلوان ہے۔ جغرافیائی نقشے (Relief) میں بڑے فرق کی بنیاد پر، تامل ناڈو کو مغربی گھاٹ، مشرقی گھاٹ، سطح مرتفع، ساحلی اور اندرون ملکی میدانوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

6.2 مغربی گھاٹ Western Ghats

مغربی گھاٹ شمال میں نیلگری سے لے کر جنوب میں کنیا کماری ضلع کے سوامی تھوپ میں مرندوواژ ملئی تک پھیلا ہوا ہے۔ مغربی گھاٹ کی اونچائی 2000 میٹر سے 3000 میٹر تک پھیلی ہوئی ہے۔ اگرچہ مغربی گھاٹ ایک مستقل وسعت رکھتا ہے، اس کی کچھ گذرگاہیں بھی ہیں۔ پال گھاٹ، شن کوٹا، ارل وائی موژی اور اچن کوئل چند گذرگاہیں ہیں۔ نیلگری، آنئ ملئی، پلنی پہاڑیاں، الائچی کی پہاڑیاں، وروساناڈو رآنڈی پٹی اور اگستھیار پہاڑ، مغربی گھاٹ کی اہم پہاڑیاں ہیں۔

10th ss geo 6. physical geo
Wednesday, May 27, 2020 7:52:52 PM

TAMIL NADU - POLITICAL

ٹمل ناڈو - سیاسی نقشہ



آپ کا اسکول کون سے عرض البلد اور طول البلد کے درمیان واقع ہے؟

کیا ہم جانتے ہو؟

چنئی، نیلگری اور کنیا کماری ضلعوں کے سوا ٹمل ناڈو کے تمام ضلعوں کو مختلف موقعوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

10th ss geo 6. physical geo
Wednesday, May 27, 2020 7:52:53 PM

نیلگری پہاڑیاں

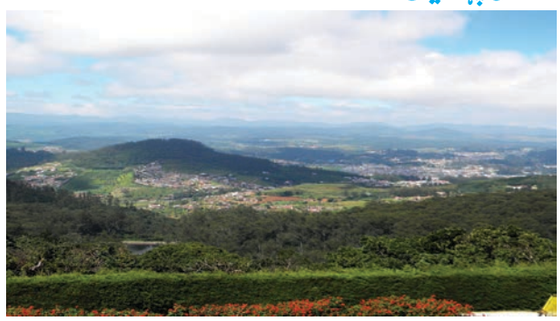

دوڈابٹا

نیلگری پہاڑیاں ٹمل ناڈو کے شمالی مغرب حصے کی جانب واقع ہے۔ اس میں 2000 میٹر سے، زیادہ اونچائی والی 24 چوٹیاں واقع ہیں۔ دوڈابٹا اس پہاڑیوں کی بلند ترین چوٹی (2,637) میٹر ہے جس کے بعد مکروتی (2,554 میٹر) ہے۔ اوٹی اور کونور اس پہاڑیوں پر واقع اہم پہاڑی اسٹیشن ہیں۔ اس میں پھول دار پودوں کی 2700 سے زیادہ اقسام ہیں اور صوبائی جانور نیلگری تھار، اس پہاڑی میں پایا جاتا ہے۔

آنئ ملئی

آنئ ملئی ٹمل ناڈو اور کیرالا کے سرحد پر واقع ہے۔ یہ پال گھاٹ کی کھائی کے جنوب میں واقع ہے۔ آنئ ملئی باگھوں کی پناہ گاہ، آلیار محفوظ جنگلات، وال پاری پہاڑی اسٹیشن، کدم ان پہاڑیوں پر واقع ہیں۔ آلیار اور تھرومورتی بند اس سلسلے کے دامن میں واقع ہیں۔

پلنی پہاڑیاں Palani Hills

پلنی پہاڑیاں مغربی گھاٹ کی مشرق کی توسیع ہیں سوائے اس کے مغربی حصے کے، یہ پہاڑیاں ڈنڈیگل ضلع میں واقع ہیں۔ پلنی پہاڑی کی سب سے اونچی چوٹی ونڈاراؤ (Vandaravu) (2533 میٹر) ہے۔ ویمباڈی شولہ Vembadi shola (2505 میٹر) اس کی دوسری اونچی چوٹی ہے۔ کوڈے کنال کا پہاڑی اسٹیشن (2150 میٹر) اس سلسلے کے جنوبی وسطی حصے میں ہے۔



پلنی پہاڑیاں

الائچی کی پہاڑیاں Cardamom Hills

یہ پہاڑیاں مزید ایلا ملا پہاڑیاں کہلاتی ہیں، جو ٹمل ناڈو کے جنوب مغربی حصے میں واقع ہے۔ اس کا نام الائچی کے مسالے سے حاصل کیا گیا ہے، جو یہاں عام طور پر اگائی جاتی ہے۔ کالی مرچ اور کافی پہاڑیوں کے اوپر کاشت کی جانے والی دوسری فصلیں ہیں۔ وہ شمالی مغرب میں آنئ ملئی پہاڑیوں، شمال مشرق میں پلنی پہاڑیوں اور جنوب مشرق میں وروساناڈو اور آنڈی پٹی پہاڑیوں سے ملتے ہیں۔

مغربی گھاٹ کی چوٹیاں	بلندی (میٹر)
دوڈابٹا	2637
موکورتی	2554
پرومال ملئی	2234
ونڈاراؤ	2533
کوٹئ لئی	2019
پگاسرا	1918

وروساناڈو اور آنڈی پٹی پہاڑیاں

مغربی گھاٹوں کی ایک اور مشرق کی طرف توسیع وروساناڈو اور آنڈی پٹی پہاڑیاں ہیں۔ ان پہاڑیوں میں میگا ملئی (شاہراہی پہاڑ)، کلوگو ملئی، کرنگانی پہاڑی اسٹیشن، سرولی اور کمبا کرئی آبشار واقع ہیں۔ وردھونگر ضلع کے سری ولی پتور میں بھورے گلہریوں کی جنگلی جانور کی پناہ گاہیں، ان پہاڑوں کے جنوبی ڈھلوان میں واقع ہے۔ ویگئ ندی اور اس کی معاون ندیاں اس خطے سے شروع ہوتی ہیں۔

پودی گئی پہاڑیاں

تن کاسی ضلع میں اس کا بڑا حصہ واقع ہے جب کہ اس کی جنوبی ڈھلوان ضلع کنیا کماری میں واقع ہے۔ پودی گئی پہاڑ کے مختلف نام ہیں جیسے شواجوتی پروَت، اگستھیار پہاڑیاں اور جنوبی کیلاش، ان پہاڑیوں کے مغربی گھاٹوں میں سب سے زیادہ حیاتی تنوع موجود ہے۔ یہ علاقہ اپنے سدا بہار جنگل، آبشار اور قدیم مندروں کے لئے جانا جاتا ہے۔ کالاکاڈ مُندان دورائی باگھ کی پناہ گاہ اسی علاقے میں واقع ہے۔

مہندرا گری پہاڑیاں

یہ پہاڑی سلسلہ کنیا کماری اور ترنل ویلی اضلاع کی سرحد کے ساتھ واقع ہے۔ مزید یہ مغربی گھاٹ کے جنوبی سلسلے کا ایک حصہ ہے۔ اس کی اوسط بلندی 1,645 میٹر ہے۔

10th ss geo 6. physical geo
Wednesday, May 27, 2020 7:52:54 PM

6.3 مشرقی گھاٹ The Eastern Ghats

مغربی گھاٹ ہی کی طرح ،مشرقی گھاٹ بھی ایک غیر سلسلہ وار اور بے قاعدہ گھاٹ ہے ۔ یہ دریاؤں کے ذریعہ بہت ساری جگہوں پر ٹوٹا پھوٹا لگتا ہے اور خلیج بنگال میں جا ملتا ہے۔اس کی بلندی کا اوسط 1100 سے 1600 میٹر ہے۔ یہ پہاڑیاں میدانوں کو سطح مرتفع سے جدا کرتی ہیں۔ جوادی، سیروارایں، کلراین، کولی ملئی ، اور پچئی ملئی وغیرہ ٹمل ناڈو کے مشرقی گھاٹ کے اہم، پہاڑیاں ہیں اور یہ صوبے کے شمالی ضلعوں پر واقع ہیں۔

جوادو پہاڑیاں: Javadu Hills

جوادو پہاڑیاں ،مشرقی گھاٹوں کی توسیع ہیں جو ویلور اور ترونا ملئی اضلاع کے کچھ حصوں میں پھیلی ہوئی ہیں اور ان دونوں اضلاع کو جدا کرتی ہے۔اس سلسلہ میں 1,100 تا 1,150 میٹر کی بلندی والی کئی چوٹیاں واقع ہیں۔ اس حد کے بہت سارے حصے نیلے بھورے رنگ کے گرانائٹس (Granites) سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ یہ پھلوں کے درختوں ،دوائی جڑی بوٹیوں اور صندل کی لکڑیوں کے لئے مشہور ہے۔ غیر قانونی طور پر کاٹنے کی وجہ سے، اب صندل کے درخت غائب ہو گئے ہیں۔

کلوارایں پہاڑیاں Kalvarayan Hills

''کلورایں '' نام موجودہ قبیلوں کے قدیم نام ''کرالر'' سے نکلتا ہے۔ یہ ٹمل ناڈو کے مشرقی گھاٹ کی پہاڑیوں کا ایک اور بڑا سلسلہ ہے ۔اس سلسلے میں پچئی ملئی ،ارل وائی ملئی جوادو اور سیروارایں پہاڑیوں کے ساتھ، کاویری اور پالار کے ندیوں کے طاسوں basins کو الگ کرتا ہے۔ان پہاڑی سلسلوں کی بلندی 600 تا 1220 میٹر ہے۔

سیروارایں پہاڑیاں Servarayan Hills

یہ پہاڑی سلسلہ سیلم شہر کے قریب واقع ہے جس کی بلندی 1200 میٹر تا 1620 میٹر ہے۔

مشرقی گھاٹ کی چوٹیاں	بلندی (میٹر)
سوئی کراڈو	1,620
پژاملئی	1,500
اُورگاملئی	1,486
کُٹی راین	1,395
مُگانور	1,279
ولساملئی	1,034

پہاڑ کی اونچائی کی سطح، سطح سمندر سے ناپی جاتی ہے، جب کہ زمینی سطح سے نہیں کیوں؟

ٹمل ناڈو کی اہم پہاڑیاں

ضلع	پہاڑیاں
کوئمبتور	مرودا ملئی ۔ ویلی یانگری ۔ اور آنئی ملئی
دھرمپوری	تیرتھا ملئی ۔ چت تیری اور واتل ملئی
ڈنڈیگل	پژاملئی اور کوڈائی کنال
ایروڈ	چنّی پہاڑیاں اور سون پہاڑیاں
ویلور	جوادو، ایلگری اور رتنا ملئی
نامکل	کولّی پہاڑ
سیلم	کانجا ملئی ، شیروارائن، چاک پہاڑیاں
ولوپورم	کلواراین اور سنجی پہاڑ
پرامبلور	پچئی ملئی
کنیا کماری	مروندوواژ ملئی
ترنل ویلی	مہندرا گری اور اگستھیار ملئی
نیلگری	نیلگری پہاڑیاں

پہاڑی سلسلے کا نام مقامی دیوتا، شیروارایں سے لیا گیا ہے۔مشرقی گھاٹ کے جنوبی حصے کی بلند ترین چوٹی سوئی کرڈو ہے، جو اس سلسلے میں واقع ہے، جس کی بلندی 1620 میٹر ہے ۔ پہاڑی اسٹیشن ایرکاڈ ، جو کہ غریب لوگوں کی اوٹی کے نام سے جانا جاتا ہے، اس سلسلہ میں واقع ہے شیروارایں مندر اس کا بلند مقام ہے (1623 میٹر)۔

کولّی پہاڑیاں Kolli Hills

یہ ایک چھوٹا پہاڑی سلسلہ ہے جو نامکّل ضلع میں واقع ہے ۔ یہ 2800 مربع کلومیٹر رقبہ میں پھیلا ہوا ہے ۔ یہ 1300 میٹر تک ابھرا ہوا ہے۔ یہ ایک پہاڑی سلسلہ ہے جو جنوبی ہند کے مشرقی ساحل کے قریب متوازی ملتا ہے۔اس سلسلے میں واقع ارپالیس ورر مندر، یہاں کا اہم زیارتی مرکز ہے۔مشرقی گھاٹ کے دوسرے حصوں کے مقابلے میں اس میں سدا بہار یا شولا جنگل کا سب سے بڑا احاطہ ہے۔اس خطے میں کثیر تعداد میں کافی کے باغات، پھل، پھول اور شاہ بلوط کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔

10th ss geo 6. physical geo
Wednesday, May 27, 2020 7:52:55 PM

TAMIL NADU - PHYSICAL ٹمل ناڈو- طبیعی تقسیم

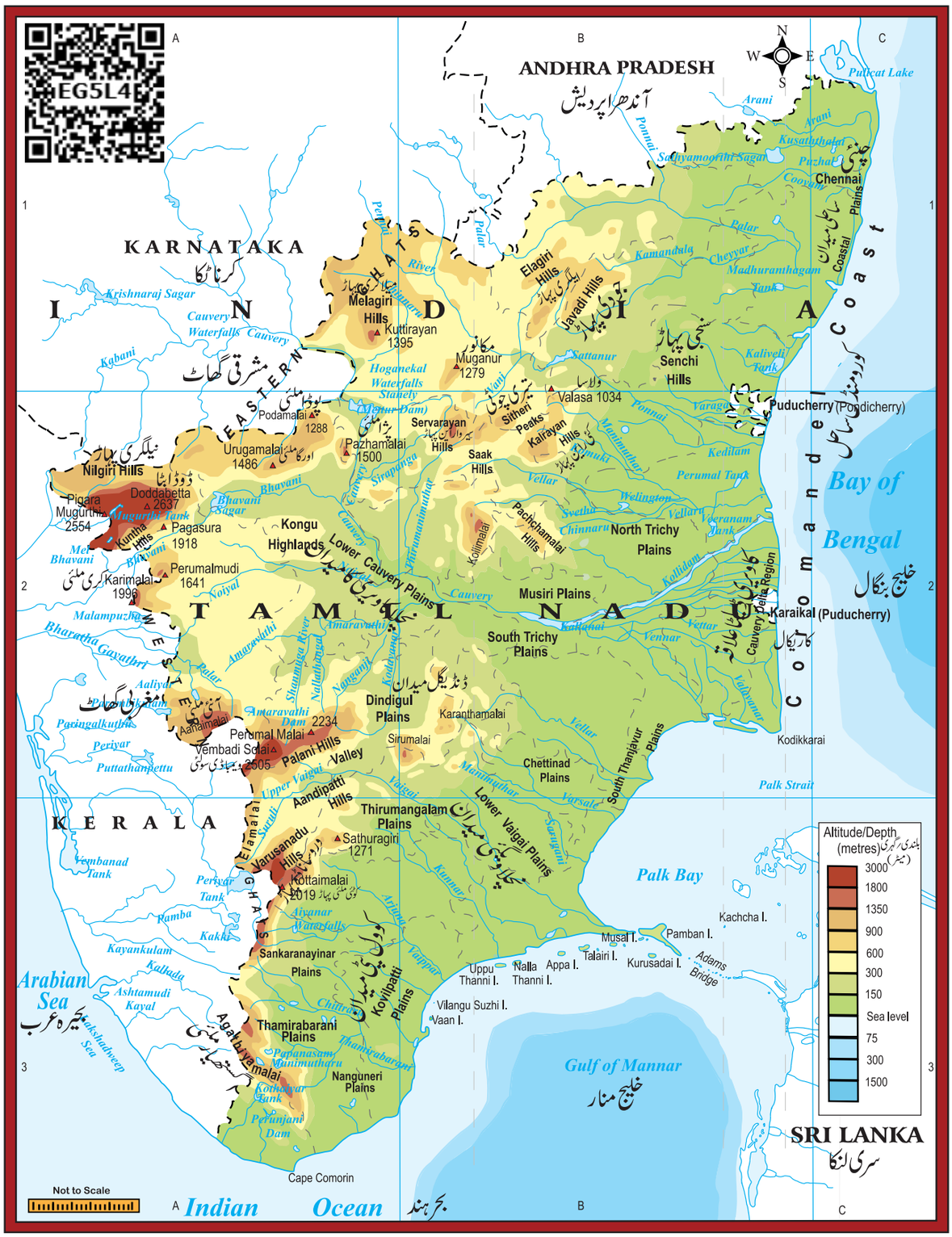

10th ss geo 6. physical geo
Wednesday, May 27, 2020 7:52:56 PM

پچئی ملئی Pachaimalai

یہ سب سے کم پہاڑی سلسلہ ہے جو پیرامبلور، ترچراپلی اور سیلم کے اضلاع میں پھیلا ہوا ہے۔تمل زبان میں پچئی کا مطلب سبز ہے۔اس خطے میں نباتات ،دوسرے پہاڑی خطوں کی بہ نسبت سرسبز وشاداب ہوتی ہیں۔لہذا اس کو ''پچئی ملئی'' کا نام دیا گیا ہے۔پھنس (کٹھل) اس پہاڑیوں کی ایک مشہور موسمی زرعی پیداوار ہے۔

6.4 سطح مرتفع Plateaus

تمل ناڈو کے سطح مرتفع مغربی گھاٹ اور مشرقی گھاٹ کے درمیان واقع ہے۔یہ مثلث کے شکل کا ہے اور تقریباً 60000 مربع کلومیٹر کے رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔مشرق سے مغرب کی جانب اس کی بلندی بڑھتے چلی جاتی ہے۔اس کی بلندی کی وسعت 150 تا 600 میٹر ہے۔یہ سطح مرتفع شمال کی جانب چوڑا اور جنوب کی جانب کافی تنگ ہے۔اس کے کئی زیر تقسیم حصے ہیں۔

بارہ محل سطح مرتفع ،میسور سطح مرتفع کا ایک حصہ ہے جو تمل ناڈو کے شمالی مغربی حصے میں واقع ہے۔اس کی بلندی 350 تا 710 میٹر ہے۔ دھرم پوری اور کرشنا گری ضلع اس علاقے میں واقع ہیں۔ کوئمبتور سطح مرتفع، نیلگری اور دھرمپوری ضلع میں واقع ہے۔اس کی بلندی 150 تا 450 میٹر ہے۔اس علاقے میں سیلم، کوئمبتور اور ایروڈ ضلع میں واقع ہیں۔

ندیاں جیسے بھوانی، نویل اور امراوتی جو مغربی گھاٹ سے شروع ہوتے ہیں ،اس علاقے میں وادیاں بناتے ہیں۔ نیلگری حصے میں بہت سارے اندرونی کوہستانی سطح مرتفع پائے جاتے ہیں، سیگور سطح مرتفع ان میں کا ایک سطح مرتفع ہے۔

مدورائی ضلع میں پائے جانے والے مدرائی مرتفع ،مغربی گھاٹ کے دامن تک پھیلا ہوا ہے۔ ویگئی اور تامرابرنی ظرف اس زون میں واقع ہیں۔

6.5 میدان Plains

تمل ناڈو کے میدان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

1۔ اندرونی ملک کے میدان اور 2۔ساحلی میدان۔

اندرونی ملک کے میدان دریائیں جیسے پالار، پونئی یار، کاویری اور تامرابرنی سے سیراب ہوتی ہیں۔کاویری میدان، صوبے کا سب سے اہم زرخیزی میدان ہے۔ کاویری کی میدان سیلم، ایروڈ، کرور، ترچراپلی، پدوکوٹئی، تنجاوُر، تروواروراور ناگاپٹنم ضلع میں پائی جاتی ہیں۔

تمل ناڈو کا ساحلی میدان مزید کورومنڈل یا چولا منڈلم (چولا کی زمین) زمین کہلاتا ہے، جو کہ چینئی سے کنیا کماری تک پھیلا ہوا ہے۔

یہ مشرق کی طرف سے بہنے والے دریاؤں سے بنتا ہے اور خلیج بنگال میں جا گرتا ہے۔ چند جگہوں میں اس کی چوڑائی 80 کلومیٹر سے بھی زیادہ ہے، اگر چہ کہ یہ ابھرا ہوا ساحل ہے۔لیکن کچھ حصے سمندر میں ڈوب چکے ہیں۔

راماناداپورم اور تو تو کوڈی ضلع کے ساحل کے ساتھ بننے والے ریت کے ٹیلوں کو تیری Teri کہا جاتا ہے۔مشرقی ساحلی میدان میں خلیج منار میں مرجانی چٹانیں پائی جاتی ہیں۔

ساحل Beaches

خلیج بنگال کے ساتھ واقع کورمنڈل ساحل میں کئی خوب صورت اور عجیب ساحل واقع ہیں۔تمل ناڈو کے ساحل کے سنہری ریت، تاڑ اور سوئی کے پتوں (سرو) Casuarina کے جنگلات سے بکھرے پڑے ہوئے ہیں۔چینئی کا ایلیوٹ ساحل اور مرینا، کانچی پورم کا کوولم ساحل کڈلور کا چاندی کا ساحل وغیرہ تامل ناڈو کے مشہور ساحل ہیں۔

6.6 پانی کا نکاس Drainage

تمل ناڈو کی ندیاں یہاں کی خطوطِ حیات ہیں۔اگر چہ کہ اس کی بہت ساری ندیاں ہیں پھر بھی کاویری، پالار، پونیار، ویگئی اور تامرابرنی نہایت اہم ہیں۔تمل ناڈو کی اکثر ندیاں مغربی گھاٹ سے شروع ہوتی ہیں اور مشرق کی جانب بہہ کر مغربی بنگال میں جا گرتی ہیں۔صوبے کی تمام ندیاں سال بھر نہ بہنے والی ہیں سوائے تامرابرنی کے۔ یہ سال بھر بہنے والی ندی ہے اور یہ جنوب مغربی اور شمالی مشرق مانسون سے اثر انداز ہوتے ہیں۔

کاویری Cauvery

مغربی گھاٹ میں دریائے کاویری، کرناٹک کے ضلع کڈاگو کی برہما گری پہاڑیوں میں تلئی کاویری سے شروع ہوتا ہے۔اس کا تقریباً 416 کلومیٹر کا فاصلہ تامل ناڈو میں پڑتا ہے۔یہ کرناٹک اور تملناڈو کے درمیان 64 کلومیٹر کے فاصلے کی سرحد کے طور پر کام کرتا ہے ۔ یہ دھرمپوری ضلع میں ہوگنیکل آبشار بناتا ہے۔میٹور بند (اسٹانلی ذخیرہ

10th ss geo 6. physical geo
Wednesday, May 27, 2020 7:52:57 PM

آب)، اس ندی کے کنارے ضلع سیلم میں واقع ہے۔ اس کی معاون بھوانی میٹور آبی ذخائر سے تقریباً 45 کلومیٹر دور دائیں کنارے کاویری سے آ کر شامل ہوتی ہے۔ لہٰذا تامل ناڈو کے میدانی علاقوں میں داخل ہونے میں آسانی سے راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔ کرور سے 10 کلومیٹر تھروملکڈل پر دائیں دریا میں دو مزید معاون، نوئل اور امراوتی دائیں کنارے پر واقع ہیں۔ یہ ندی اس خطے میں وسیع ہے جہاں اسے ''اگندرا کاویری'' کہا جاتا ہے۔ یہ ندی ترچراپلی ضلع میں دو حصوں میں بٹ جاتی ہے۔ شمالی شاخ کولیرون یا کولیڈم کہلاتی ہے جب کہ جنوبی شاخ کاویری ہو جاتی ہے۔ یہاں سے کاویری کا ڈیلٹا شروع ہوتا ہے۔ 16 کلومیٹر مسافت کے بعد، یہ دونوں شاخیں آپس میں مل کر ''سری رنگم جزیرہ'' بناتے ہیں۔ کاویری ندی کے کنارے عظیم انئی کٹ تعمیر کیا گیا ہے، جسے مزید کلانئی بھی کہتے ہیں۔ کلانئی کے بعد، دریائے تقسیم پا کر ایک بڑی تعداد میں ٹوٹ جاتا ہے اور پورے ڈیلٹا میں ایک جال بناتا ہے۔ ساحل میں کاویری کے ڈیلٹا کے اندر تقسیم پایا جال ''کو جنوبی ہندوستان کا باغ'' کہا جاتا ہے۔ یہ کڈلور کے جنوب میں خلیج بنگال میں جا ملتی ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

تمل ناڈو کے چند بڑے جزائر، پامبن، ہارے، کروسڈئی، نلاتی تیو، پلی واسل، سری رنگم، اوپوتی، آئی لینڈ گراؤنڈس، کٹوپلی جزیرہ، کیوبل جزیرہ اور وویکانندا پتھر کی یادگار وغیرہ ہیں۔

پالار Palar

پالار ندی کرناٹکا کے کولار ضلع کے تلگا والا گاؤں سے آگے ابھرتی ہے۔ یہ 17,871 مربع کلومیٹر کے رقبہ پر پھیلا ہوا ہے، جس میں کا تقریباً 57% حصہ تمل ناڈو میں اور بقیہ کرناٹکا اور آندھرا پردیش کا ہوتا ہے۔ پونئی، گونڈنیا ندی، ملاٹار، چیار اور کلی یار اس کے عظیم معاون ہیں۔ اس کی مکمل لمبائی 348 کلومیٹر ہے۔ جس میں 222 کلومیٹر کا حصہ تمل ناڈو سے ملتا ہے۔ کووتور کے قریب، خلیج بنگال میں گرنے سے پہلے یہ ضلع ویلور اور کانچی پورم سے گذرتا ہے۔

جنوبی پنیار/جنوبی پونیار

یہ مشرقی کرناٹک میں نندی درگا پہاڑیوں کے مشرقی ڈھلوان سے نکلتا ہے۔ یہ 16,019 مربع کلومیٹر رقبے کو سیراب کرتا ہے جس میں کا 77% تمل ناڈو میں ہوتا ہے۔ یہ جنوبی مغربی 247 کلومیٹر کی مسافت پر کرشنگری، دھرمپوری، ویلور، ترونامللئی، کڈلور اور وژوپورم ضلعوں میں بہتی ہے۔ یہ دو حصوں میں بٹتی ہے۔ گڈی لم اور ترو کوئی لور انئی کٹ کے قریب پونیار، گڈی لم کڈولر کے قریب خلیج بنگال اور پدوچیری کے مرکزی علاقہ کے قریب، پونیار سے جا ملتی ہے۔ چنار، مارکنڈاندی، ونیار اور پامیار اس کی معاون ہیں۔ دریا کے منبع پر موسلا دھار بارش اچانک، مگر قلیل زندگی کے سیلاب کا سبب بنتی ہے۔ خاص طور پر تامل ناڈو میں اس ندی کو بڑے پیمانے پر باندھ بنا کر آب پاشی کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ اس دریا کے اس پار کرشنگری اور ساتنور میں آبی باندھ (ذخائر) موجود ہیں۔ پونئی آر کو ہندوؤں نے مقدس سمجھا ہے اور تامل کے تئی ماہ کے دوران جنوری، فروری تہواروں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

ویگئی Vaigai

ویگئی ندی، تمل ناڈو کے وروسانا ڈو پہاڑوں کے مشرقی ڈھلوانوں سے نکلتی ہے۔ یہ 7741 مربع کلومیٹر کے رقبے کو سیراب کرتی ہے جو مکمل طور پر تمل ناڈو کے رقبے کو گھیرتا ہے۔ یہ مدورائی، سواگنگا اور رامانا داپورم ضلعوں سے بہتا ہے۔ اس کی لمبائی 258 کلومیٹر ہے۔ یہ اپنے پانی کو رامناد بڑے ٹینک اور دیگر چھوٹے ٹینکوں کو خارج کر دیتا ہے۔ ٹینکوں میں سے اضافی پانی بالآخر رامانا داپورم کے قریب آبنائے پالک میں خارج ہو جاتا ہے۔

تامرابرنی Thamirabarani

اس نام کی وضاحت تھامیرم (تانبا) اور رونی (ندی کے جھرنے) سے کی گئی ہے۔ گھلی ہوئی معلق سرخ مٹی کی موجودگی کی وجہ سے، اس ندی کا پانی، تانبے کی طرح ظاہر ہوتا ہے۔ یہ امبا سمدرم تعلق پاپاناسم کے اوپر مغربی گھاٹ کے پودی گئی پہاڑیوں کی چوٹی سے شروع ہوتی ہے۔ ندی کی ابتدا کا تعلق بزرگ اگستھیر سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ ترنل ویلی اور توتوکوڈی کے ضلع سے گذرتے ہوئے، آخر میں توتوکڈی ضلع میں پنئی کائل Punnaikayal کے قریب خلیج بنگال میں جا گرتی ہے۔ کرئی یار، سروالار، منی متھار، گڈانا ناتھی، پچئی یار، چتار اور رامانا تھی، اس کے اہم معاون ہیں۔ یہ جنوبی ہندوستان کی سال بھر میں بہنے والی واحد ندی ہے۔

10th ss geo 6. physical geo
Wednesday, May 27, 2020 7:52:58 PM

6.7 آب وہوا (Climate)

آپ نے پہلے ہی یہ جان لیا ہے کہ خط سرطان ہندوستان کو دو مساوی حصوں میں تقسیم کرتا ہے اور ریاست ٹمل ناڈو خط سرطان کے جنوب میں واقع ہے، جو خط استوا کے قریب ہے جیسے ہی یہ سورج کی عمودی کرنوں کو حاصل کرتی ہے، صوبے کا درجہ حرارت سال بھر نسبتاً زیادہ رہتا ہے۔ اگرچہ کہ ریاست گرم آب و ہوا کے حلقہ میں آتی ہے، لیکن تمل ناڈو کا مشرقی ساحل، سمندری آب وہوا سے لطف اندوز ہوتا ہے، خلیج بنگال اور بحر ہند، ساحلی علاقوں کی آب و ہوا کو متاثر کرتے ہیں۔ سالانہ درجہ حرارت 18° سے 43° تک ہے اور سالانہ بارش 958.5 ملی میٹر ہے۔

جب مشرقی ساحل منطقہ حارہ کے سمندری آب وہوا سے دوچار ہوتا ہے تو ریاست کا مغربی خطہ پہاڑی آب وہوا سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ یہ آب وہوا نیلے پہاڑوں، آنئ ملئی اور کوڈئی کنال پہاڑیوں پر پیوست ہے۔ گھنے جنگلات اور بلند اونچائیوں نے اس علاقوں کی آب و ہوا کو ٹھنڈا اور خوشگوار بنا دیا ہے۔ اس طرح گرمی کے موسم میں اس خطے کے اسٹیشن ہزاروں افراد کو راغب کرتا ہے۔ تمل ناڈو کے وسطی حصے میں کم اونچائی اور سمندر سے دوری کی وجہ سے، شدت کی تپش اور خشک حالات پیدا ہوتے ہیں۔ عمودی سورج کی کرنوں کی ہجرت مندرجۂ ذیل طور پر تمل ناڈو میں مختلف موسموں کی تشکیل کا باعث بنتی ہے۔

ٹمل ناڈو کے موسم	
موسم	مدت
موسم سرما	جنوری ۔فروری
موسم گرما	مارچ۔مئی
جنوب مغربی مانسون	جون۔ستمبر
شمال مشرقی مانسون	اکٹوبر۔دسمبر

موسم سرما Winter season

جنوبی اور فروری کے دوران، سورج کی ترچھی شعاعیں خط جدی اور خط استوا پر پڑتی ہیں۔ لہذا ٹمل ناڈو اور ہندوستان مکمل طور پر، سورج کے ذریعے ترچھی شعاعیں حاصل کرتی ہیں۔ لہذا موسم ان مہینوں میں تھوڑا کچھ ٹھنڈا رہتا ہے۔ موسم گرما اور سرما کی تپش میں کچھ زیادہ بھی فرق نہیں رہتا۔ ٹمل ناڈو میں موسم گرما کی تپش 15°C سے 25°C تک رہتی ہے۔ پھر بھی کبھی کبھار، پہاڑی مقامات پر سرما کی تپش 5c سے کم ہوجاتی ہے۔ نیلگری کی چندوادیوں میں O°C کی تپش بھی واقع ہوجاتی ہے۔ اس تپش کی کمی کے باعث، کہرا اور شبنم قائم ہوجاتی ہے۔ یہ موسم عملی طور پر خشک ہے۔

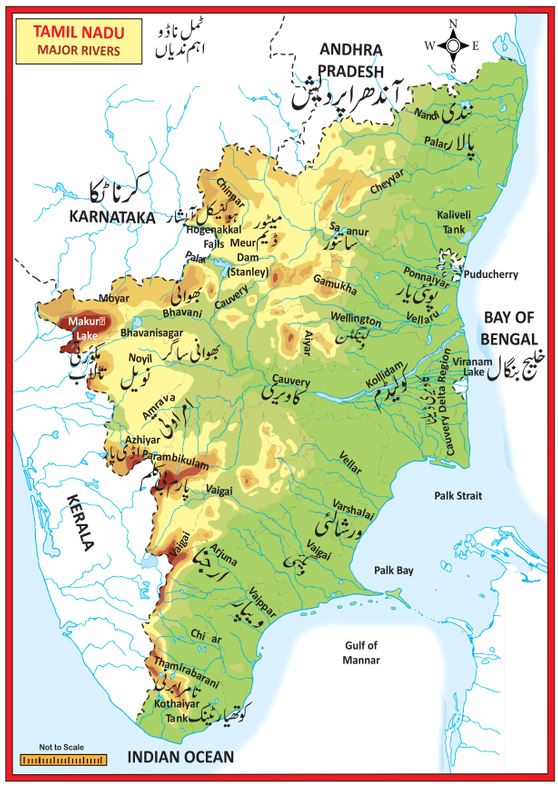

ضلع	آبشار
دھرم پوری	ہوگنیکل
ترنل ویلی	کلیانا یتھم، کٹرالم
تینی	کمبا کرئی اور سرلی
نامکل	آگایا گنگئی
نیلگری	کیتھرین اور پئی کارا
سیلم	کلی یور
وردونگر	ایانار
کوئمبتور	وئی دیگی۔سنگوپتی۔سروانی اور کووئی کٹرالم
ترپور	ترومورتی
مدورائی	کٹلا ڈم پٹی
کنیا کماری	ترپاریو، کالی کیم، الگ کائی اور وٹا پارئی

ٹمل ناڈو کے اہم آبشار

10th ss geo 6. physical geo
Wednesday, May 27, 2020 7:53:01 PM

موسم گرما Summer Season

مارچ، اپریل اور مئی کے دوران سورج کا شمال کی طرف ہٹنے کے نتیجے میں، جنوبی ہندوستان میں سورج کی عمودی شعاعیں پڑتی ہیں۔اس طرح خط استوا سے درجہ حرارت میں مستقل اضافہ ہوتا رہتا ہے۔لہذا، خط سرطان کے جنوب میں واقع تمل ناڈو، نہایت زیادہ تپش سے دوچار ہوتا ہے۔عام طور پر تپش 30°C سے 40°C سے بھی زیادہ ہوجاتی ہے ۔ اس موسم میں خاص کر مئی کے مہینے میں، صوبے کا جنوبی حصہ، مانسون کی بارش سے پہلے (آم کی جھڑی) کچھ بارش حاصل کر لیتا ہے اور مزید چند حصے نقل وحرکت کی بارش سے دوچار ہوتے ہیں۔

1۔ اگنی نکشترم کیا ہے؟
2۔ تمل ناڈو کے اضلاع کو کم، معتدل پسند اور زیادہ بارش والے علاقوں میں گروپ بندی کریں۔

جنوب مغربی مانسون Southwest Monsoon

مارچ سے مئی کے دوران، سورج کے ذریعے شمال کی سرزمین بڑے پیمانے پر گرم حرارت، شمالی ہند میں ایک بہت ہی کم دباؤ پیدا کرتی ہے، جو بحر ہند سے ہوا کھینچتی ہے۔اس کے نتیجے میں جنوبی مغربی مانسون پیدا ہوتا ہے۔اس موسم میں ہوا کے لئے بارش کے سایہ والے علاقے میں واقع موجود تمل ناڈو، اس مانسون سے معمولی بارش حاصل کر لیتا ہے۔ اس موسم میں بارش مغرب سے مشرق کی جانب گھٹتے چلی جاتی ہے۔ کوئمبتور سطح مرتفع اوسطاً 50 سمر بارش حاصل کرتا ہے ۔البتہ، جنوبی اضلاع جیسے کنیا کماری، ترنل ویلی اور نیلگری اس دوران 100 - 50 سمر ریکارڈ بارش حاصل کر لیتے ہیں۔ریاست کے مشرقی حصے میں بارش بہت کم ہوتی ہے۔

شمالی مشرقی مانسون

شمالی مشرقی مانسون موسم اکٹوبر کی ماہ سے شروع ہوتی ہے اور وسط دسمبر تک جاری رہتا ہے۔ ہندوستان کے شمالی حصے اور مرکزی ایشیا میں پیدا ہونے والے بلند دباؤ کی وجہ سے، شمالی مشرقی مانسون پیدا ہونے کا ذریعہ بنتا ہے۔اس موسم کے دوران، سورج کا خط سرطان سے خط جدی کی جانب غیر معمولی حرکت، تپش اور ہوا کے دباؤ کو حاصل کرنے کے لئے ایک تبدیلی پیدا کرتی ہے ۔ یہ شمالی ہندوستان سے خلیج بنگال کی طرف ہوا کو اڑانے میں مدد دیتا ہے ۔خلیج بنگال پہنچنے کے بعد، یہ ہوا کاریولیس قوت کی وجہ سے منحرف پا کر شمالی مشرق جانب چلنے لگتی ہے۔ لہذا یہ شمال مشرقی مانسون کہلاتے ہیں ۔ چونکہ شمالی مشرقی مانسون، جنوب مغربی مانسون ہوا کی واپسی کا ایک حصہ ہے، لہذا اس کو پسپائی مانسون (Retreating monsoon) بھی کہا جاتا ہے۔تمل ناڈو کے لئے یہ برسات کا اہم موسم ہے، جو اس کی سالانہ بارش کا 48% ہے۔ موسم میں صوبے کا ساحلی علاقہ اپنی سالانہ بارش تقریباً 60% حاصل کر لیتا ہے اور اندرونی اضلاع اپنی سالانہ بارش کا تقریباً 50% - 40 حاصل کر لیتے ہیں۔

منطقہ حارہ کے طوفان اس موسم میں عام ہیں۔خلیج بنگال سے شروع ہونے والے طوفان، تمل ناڈو کے مشرقی ساحل علاقوں میں خوب بارش برساتے ہیں۔صوبے کا 50% بارش، اس مدت میں، منطقہ حارہ کے طوفان کے ذریعے حاصل ہوتی ہے اور مشرقی ساحلی علاقہ 100 تا 200 سمر بارش حاصل کر لیتا ہے۔مرکزی اور شمالی مغربی حصوں کے ذریعے حاصل ہونے والی بارش کی مقدار 50 - 100 سمر ہوتی ہے۔کبھی کبھار طوفان فصلوں کی کاشت کاری کو متاثر کر دیتی ہیں اور جان و مال کو شدید نقصان پہنچتا ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟
والپارئی کے قریب چنا کلار، ہندوستان کا تیسرا سب سے تر مقام اور تمل ناڈو کا سب سے تر مقام ہے۔

6.8 تمل ناڈو کی مٹی Soils of Tamil nadu

مٹی کی خصوصیات کی بنیاد پر تمل ناڈو کی مٹی کو پانچ قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔1۔سیلابی مٹی 2۔سیاہ مٹی 3۔سرخ 4۔مسام دار مٹی اور 5۔ نمکین مٹی

سیلابی مٹی Alluvial Soil

ندیوں کے ذریعے، کیچڑ Silt کی تہہ نشینی سے سیلابی مٹی تشکیل پاتی ہے ۔ یہ تمل ناڈو کے ندیوں سے وادی کے علاقوں اور ساحلی میدانوں میں پائی جاتی ہے۔عام طور پر اس قسم کی مٹی، تنجاور، تروارور، ناگاپٹنم، وژوپورم، کڈلور، ترنل ویلی اور کنیا کماری ضلع میں پائی جاتی ہے۔ یہ کچھ اندرونی اضلاع میں دریا کی وادیوں میں تھوڑی مقدار میں پائی جاتی ہے۔

سیاہ مٹی Black Soil

سیاہ مٹی، آتش فشانی چٹانوں کی موسم زردگی سے تشکیل پاتی ہے۔ اسے ریگور regur مٹی کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔چونکہ اس مٹی میں کپاس کی کاشت اچھی طرح ہوتی ہے۔ یہ مٹی مزید سیاہ کپاس مٹی بھی کہلاتی ہے۔سیاہ مٹی کثیر مقدار میں کوئمبتور، مدورائی، وردونگر، ترنل ویلی اور توتوکوڑی ضلع میں پائی جاتی ہے۔

10th ss geo 6. physical geo
Wednesday, May 27, 2020 7:53:02 PM

سرخ مٹی Red Soil

سرخ مٹی، ٹمل ناڈو کے دوتہائی حصہ میں گھری ہوئی ہے، یہ صوبے کے مرکزی اضلاع میں عام طور پر پائی جاتی ہے۔ یہ کثیر مقدار میں سوا گنگئی اور راماناداپورم ضلع میں پائی جاتی ہے۔

مسام دار مٹی Laterite Soil

یہ مٹی شدید ترویق Leaching کے عمل سے تشکیل پاتی ہے۔ مسام دار مٹی کانچی پورم، تروولور اور تنجاوُر ضلع کے چند حصوں اور نیلگری کی چند پہاڑی علاقوں میں پائی جاتی ہے۔

نمکین مٹی Saline Soils

تمل ناڈو میں نمکین مٹی کورومنڈل کے ساحل تک ہی محدود ہے۔ ویدارنیم کے پاس نمکین مٹی کا ایک حلقہ ہی موجود ہے۔ البتہ دسمبر 2004، کو ہوئی سونامی کی لہروں نے کثیر مقدار کی ریت کو ٹمل ناڈو کے مشرقی ساحل پر جمع کردیا۔ سونامی نے ساحلی علاقوں پر کاشتکاری کے ایک حصہ کو ناقابل بنادیا۔

6.9 مٹی کا کٹاؤ Soil Erosion

مٹی ایک غیر تجدیدی وسائل ہے۔ ایک بار جب مٹی کم درجے کی ہوجاتی ہے تو اسے تبدیل کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ جنگلات کا کٹاؤ، چوپایوں کے زیادہ چرنے، شہرکاری اور شدید بارش ٹملناڈو میں مٹی کے کٹاؤ کا ذمہ دار بنتی ہے۔ مٹی کا کٹاؤ، مٹی کی زرخیزی کو کم کرتا ہے جس کی وجہ سے زرعی پیداوار میں کمی ہوجاتی ہے۔ لہذا مٹی کے وسائل کو بچانے کے لئے اس کی انتہائی نگہداشت کی ضرورت ہے۔

6.10 قدرتی نباتات (Natural Vegetation)

قدرتی نباتات سے مراد جنگل کا احاطہ ہوتا ہے۔ زمینی شکل، مٹی کی فطرت، تپش اور بارش وہ اہم عوامل ہیں جو قدرتی نباتات کی تقسیم کو قابو کرتے ہیں۔ قومی جنگلاتی پالیسی 1988 کے تحت، کل جغرافیائی رقبے کا کم ازکم ایک تہائی حصہ جنگلات کا ہونا ضروری ہے۔ تامل ناڈو کا کل جنگل کا احاطہ اس سے کہیں کم ہے۔ ریاست تمل ناڈو کی ریاست جنگلاتی رپورٹ۔2017 کے تجزیے کے مطابق، ریاست میں جنگلات کا رقبہ 26,281 مربع کلومیٹر ہے جو کل رقبے کا 26.21% فیصد ہے۔ تامل ناڈو میں ہندوستان کے جنگلات کا 2.99 فی صد حصہ شامل ہے۔ ریاست میں جنگل کی اقسام گیلے سدابہار سے لے کر زیر درختی جنگلات تک شامل ہیں۔

جنگلات کی قسمیں Forest Types

ٹمل ناڈو میں بڑے پیمانے پر، جنگلات کو پانچ قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے

منطقہ حارّہ کے سدابہار جنگلات
Tropical evergreen Forest

اس قسم کے جنگلات زیادہ بارش حاصل کرنے والے مقامات میں پائے جاتے ہیں۔ یہ ترنل ویلی، کنیا کماری، نیلگری اور کوئمبتور ضلع کے مغربی گھاٹوں کے اوپری ڈھلوانوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس جنگل کے درختوں کی اہم انواع، پٹہ، ملابار آئرن وڈر، پانسا، جاوا بیر/جامن، جیک، کنڈل، ایانی اور کریپ مرٹل ہیں۔ ریاست میں نیم-سدابہار قسم کا جنگل مشرقی گھاٹوں کے اوپر، آب وہوا کے خطوں پر پایا جاتا ہے۔ اس کے نمایاں علاقے سرواراین، کولی ملئی اور پچاملئی ہیں۔ اس علاقہ میں ہندوستانی مہاگنی، بندرساگوان، رون کیسیا، جیک اور آم کے درخت عام ہیں۔

پہاڑی معتدل جنگل Montane Temperate Forest

یہ ایک ہزار میٹر اونچائی پر واقع آنئی نیلگری اور پلنی پہاڑیوں کی پناہ گاہوں میں پائی جاتی ہیں۔ انہیں شولاس کہا جاتا ہے۔ اس جنگل کے درخت سدابہار اور اکثر چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس کے اہم درخت نیلگری چمپا، وٹس لسٹیا اور روس سیب وغیرہ ہیں۔

منطقہ حارہ کے پت جھڑ کے جنگلات
Tropical Deciduous Forest

اس قسم کے جنگل، نیم سدابہار اور سدابہار جنگل کے حاشیے Margin میں ہیں۔ خشک موسم کے دوران، اس جنگل کے درخت اپنے پتوں کو گرادیتے ہیں۔ یہاں کے درختوں کی اونچائی 30 میٹر تک ہوتی ہیں۔ اس جنگل کے کچھ درخت ریشمی روئی، کاپوک، (Woman's tounge)، ایکسل ووڈ، اور سریز (Siris)، کاڈامبا، Dog teak وغیرہ ہیں۔ اس قسم کے جنگلات میں بامبو Bamboos عام ہیں۔ اس جنگلات کے چند درخت اقتصادی اہمیت رکھتے ہیں۔

مانگروس Mangroves

اس قسم کا جنگل ساحلی علاقوں، ندی کے ڈیلٹا جزیروں کے کناروں اور سمندری رخ میں پایا جاتا ہے۔ جہاں صفائی کا کام جاری ہے۔ یہاں کے پودے عام طور پر سدابہار، اونچائی میں معتدل پسند اور پتے چمڑے دار ہوتے ہیں۔ اس جنگل کے نباتات سمندری کیچڑ اور نمکین پانی میں

10th ss geo 6. physical geo
Wednesday, May 27, 2020 7:53:03 PM

پچاورم مانگرو جنگلات چدمبرم، کڈلور ضلع کے قریب پائے جاتے ہیں۔ یہ دنیا کا دوسرا سب سے بڑا مانگرو جنگل ہے جو 1100 ہیکٹر (11 مربع کلومیٹر) کے رقبہ میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ ایک ریت کے تودے کے ذریعہ خلیج بنگال سے علاحدہ پایا ہوا ہے۔ ان میں اویسنیا اور ریزوفورا نامی انواع پائے جاتے ہیں۔



زندہ رہنے کے لئے موافقت پائے ہوئے ہیں۔ ایشیائی مینگرو، سفید مینگرو جنگل چنبیلی / ہندوستانی محسور وغیرہ اس جنگل کے کچھ قابل ذکر درخت ہیں۔ پچاورم۔ ویدارنیم، جنگل کے کچھ قابل ذکر درخت ہیں۔ پچاورم، ویدارنیم، متوپیٹ، چترم اور تو تو کوڈی وغیرہ تمل ناڈو کے وہ مقامات ہیں جہاں مانگرو جنگل کافی حد تک پایا جاتا ہے۔

ساحلی زون کے انتظامیہ میں مینگرو کا کردار

مینگروس لہروں اور طوفانوں سے ساحلی کٹاؤ کی روک تھام میں معاون ہے۔ یہ مرجانی چٹانوں اور سمندری گھاس کے میدانوں کو تلچھٹ میں دبا کر رہنے سے بچاتا ہے۔

منطقہ حارہ کے کانٹے دار جنگلات
Tropical Thorn Forest

تمل ناڈو میں کانٹے دار جنگلات وہاں پائے جاتے ہیں، جہاں بارش کم مقدار میں ہوتی ہے۔ یہ جنگل میدانوں سے 400 میٹر اونچائی تک پائے جاتے ہیں۔ اس جنگل کی اہم درختیں زنگ آلود ببول، پہیہ، نیم اور تاڑ وغیرہ ہیں۔ اس قسم کے جنگل میں جھاڑیاں عام طور پر پائے جاتے ہیں۔ اس قسم کے جنگلات دھرمپوری، راماناداپورم، اور دونگر اور چند اندرونی ضلعے کے حصوں میں پائے جاتے ہیں۔

تمل ناڈو میں جنگلات کا نمایاں احاطہ کرنے والے اضلاع

ضلع	رقبہ (مربع کلومیٹر)
دھرمپوری	3,280
کوئمبتور	2,627
ایروڈ	2,427
ویلور	1,857
نیلگری	1,583
ڈنڈیگل	1,662

6.11 جنگلاتی زندگی Wild life

جنگلاتی زندگی کا مطلب جنگلات میں جانوروں اور پرندوں کا موجود رہنا ہے۔ تمل ناڈو میں مختلف قسم کے جنگلی جانور، پرندے اور رینگنے والے جانور موجود ہیں۔ پہاڑ ہاتھیوں، بھینسوں، باگھوں، ہرن اور بندروں کے لئے بہترین پناہ گاہ ہیں۔

ریاست میں جانوروں کی حفاظت کے لئے کئی پناہ گاہیں اور قومی پارک قائم کئے گئے ہیں۔

S. No	تمل ناڈو کے حیاتی کرہ کے ذخائر
1	نیلگری حیاتی کرہ کا ذخیرہ
2	خلیج منار حیاتی کرہ کا ذخیرہ
3	اگستھیار ملئی حیاتی کرہ کا ذخیرہ

تامل ناڈو ایک ایسی ریاست ہے جس میں مختلف آب و ہوا، زمینی شکل اور وسائل موجود ہیں اس لحاظ سے ہماری ریاست، تمام ریاستوں میں ایک نمایاں ہے۔ تمل ناڈو میں، اگر دستیاب وسائل کو عقلی طور پر استعمال کیا جائے تو یہ ملک میں اوپر رہے گا۔ لہذا یہ ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ اس مقصد کے حصول کے لئے جدوجہد کرے۔

6.12 تمل ناڈو میں قدرتی آفات
Natural disasters in Tamilnadu

اچانک قدرتی تباہی جس سے جانی اور مالی نقصان ہوتا ہے، تباہی یا آفت کہلاتی ہے۔

تباہی کے نقصان کو کم کرنے کے لئے اقوام متحدہ کے دفتر کے مطابق، ڈیزاسٹر ارسک ریڈکشن (UNDRR) آفات کے خطرناک عوامل کا تجزیہ اور ان کو کم کرنے کی منظم کوششوں کے ذریعے تباہی کے خطرات کو کم کرنے کا تصور اور عمل ہے۔ اس میں خطرات کے سامنے کو کم کرنا، لوگوں اور املاک Property کی کمزوری کو کم کرنا، زمین و ماحول کا دانش مندانہ انتظام، اور تیاری کو بہتر بنانا اور منفی واقعات کے لئے ابتدائی انتباہ شامل ہے۔

یہاں ہم تمل ناڈو قدرتی آفات اور مختلف آفات سے پہلے، دوران اور بعد میں اختیار کئے جانے والے اقدامات کے بارے میں تبادلۂ خیال کریں گے۔

10th ss geo 6. physical geo
Wednesday, May 27, 2020 7:53:04 PM

تمل ناڈو-جنگلی جانوروں اور پرندوں کی پناہ گاہ

Tamil Nadu Wildlife Sanctuaries & Bird Sanctuaries



ٹمل ناڈو کا طبیعی جغرافیہ

10 ss UM 21-22 final 218
Wednesday, February 15, 2023 5:49:16 PM

زمین کا کھسکنا Landslide

کسی پہاڑی مقام سے زمین یا پتھر کے بڑے پیمانے پر کھسکنے یا گرنے کو زمین کا کھسکنا کہا جاتا ہے۔زمین کے کھسکنے کا سب سے عام سبب پانی ہے ۔تامل ناڈو میں نیلگری کی شناخت ملک کے ایک انتہائی غیر محفوظ اضلاع میں کی گئی ہے اور مٹی کے تودے گرنے سے اس علاقے میں ایک بڑا خطرہ ہے۔دوسرے علاقے جہاں زمین کھسکنے کا خطرہ رہتا ہے، وہ ضلع کی کوئمبتور اور پلنی پہاڑیاں ہیں جہاں کوڈے کنال پہاڑی اسٹیشن واقع ہے۔

خطرے میں کمی کے اقدامات Risk Reduction Measur

پہلے Before :

بیداری پیدا کریں: ہوشیار اور جاگتے رہیں ۔خبروں کی تازہ جانکاری کرتے رہیں۔جگہ خالی کرنے کا منصوبہ بنائیں، کسی بھی ایسی غیر معمولی آواز کو سنیں جو شاید حرکت کرنے والے ملبے کی نشاندہی کر سکتی ہو جیسے درختوں سے ٹکراؤ، پتھر کا کھٹکنا وغیرہ اور اگر مقام غیر محفوظ ہو تو زمین کے کھسکنے کی جگہ چھوڑنے پر غور کریں۔



زمین کا کھسکنا

بعد میں: زمین کھسکنے کی جگہ سے دور رہیں ۔ تازہ ترین ہنگامی معلومات کے لئے مقامی ریڈیو یا ٹیلی ویژن اسٹیشنوں کو سنیں ۔سیلاب کے دوران نگاہ تیز رکھیں جو مٹی کے تودے گرنے یا ملبے کے بہاؤ کے بعد ہو سکتا ہے۔ براہِ راست زمین کے کھسکنے کے مقام میں داخل ہوئے بغیر کھسکے ہوئے جگہ کے قریب زخمی اور پھنسنے والے افراد کی جانچ کریں۔

سیلاب (Flood)

شمال مشرق مانسون کے دوران تمل ناڈو کے ساحلی اضلاع میں سیلاب ایک عام صورت حال ہے۔ریاست میں حالیہ سیلاب 2015 میں آیا تھا۔

خطرے میں کمی کے اقدامات : پہلے : امدادی مراکز اور انخلا کے راستوں کے بارے میں جانکاری کیجئے، ہنگامی (ایمرجنسی) فون نمبر اور اہم معلومات اپنے ساتھ رکھیں، گھریلو اشیاء کو اوپری سطح میں جوڑ کر اور موڑ کر رکھئے۔

اس دوران During: چست و پھرتی سے رہیں، محفوظ رہیں اور اس بات کا یقین کر لیں کہ گھر چھوڑ کر اونچے مقامات کو جانے سے پہلے بچے اور بوڑھے محفوظ ہیں یا نہیں۔تمام برقی آلوں اور گیس کو آف کر دیں، دیر ہونے سے پہلے اس علاقے کو چھوڑ دیں، پانی میں گاڑی نہ چلائیں، بجلی کی تاروں (Cables) سے دور رہیں اور سیلابی پانی سے دور رہنے کی کوشش کریں۔

بعد میں After: اپنے گھر کے اندر واپس آنے کو یقینی بنائیں ۔بجلی اور بجلی کے تمام سامان بند کر دیں اس سے پہلے کہ ان کو ہاتھ لگائیں اور گھر کی صفائی سے پہلے مناسب لباس پہنیں، جو آلودگی کو صاف کرنے کے لئے ضروری ہو۔



سیلاب

طوفان Cyclone

تامل ناڈو کے ساحلی علاقے، شمالی مشرقی مانسون کے دوران، اکثر خلیج بنگال میں پیدا ہونے والے منطقہ حارہ کے طوفان کا نشانہ بنتے ہیں ۔ریاست میں سیلاب واقع ہونا، جان و مال کو نقصانات وغیرہ بار بار واقع ہوتے رہتے ہیں۔طوفان سے متاثر علاقوں کی بنیاد پر، ریاست ٹمل ناڈو کو پانچ علاقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے یعنی بہت زیادہ، زیادہ درمیانہ، کم اور بہت کم طوفان کے خطے۔



طوفان

10th ss geo 6. physical geo
Wednesday, May 27, 2020 7:53:06 PM

خطرے میں کمی کے اقدامات

پہلے: Before: افواہوں کو نظر انداز کریں ۔ پر سکون رہیں ، گھبرائے نہیں ، رابطے کو یقینی بنانے کے لئے اپنے موبائل فون کو چارج میں رکھیں ۔ ایس ایم ایس استعمال کریں ۔ ریڈیو سنیں ، ٹی وی دیکھیں ۔ موسم کی تازہ جانکاری کے لئے اخبارات پڑھیں ۔ ایسے دستاویزات اور اہم چیزوں کو پانی کے پروف سمانیوں میں رکھیں ، بقا کے لئے ضروری اشیاء کے ساتھ ہنگامی emergency کٹس تیار رکھیں ۔ اپنے گھر کی حفاظت کریں ، مرمت کریں ، تیز اور نکیلی اشیاء کو ڈھیلے نہ رکھیں ، مویشیوں اور جانوروں کو ان کی حفاظت کی خاطر کھلا رکھیں ، ماہی گیروں کو ایک ریڈیو سیٹ رکھنا چاہئے جس میں اضافی بیٹریاں رکھی گئی ہوں ، کشتیوں اور پیٹوں کو بحفاظت باندھ رکھیں اور سمندر میں سفر نہ کریں ۔

اس دوران:

بوڑھے اور جوان کی دیکھ بھال کریں ، گھر کے تمام افراد کو گھر کے اندر رکھیں ، تمام برقی آلات کو بند کر دیں ، خالی کمرے میں رہیں ، حرکت ذیر اشیاء کو محفوظ طریقے سے باندھ کر رکھا جائے ۔ اپنے پڑوسیوں کی مدد کریں مگر طوفان کے دوران باہر نہ جائیں ۔

بعد میں:

وہ لوگ جو طوفان سے متاثر مرکز میں منتقل ہو گئے ، ہدایات موصول ہونے تک انہیں وہیں رہنا چاہئے ، طوفان کے بعد ڈھیلے برقی تاروں سے سختی سے گریز کریں ، طوفان کے فوراً بعد سانپوں اور دوسرے موذی جانوروں سے بچیں ، سمندری طوفان کے بعد قریب سے ملبے اور لاشوں کو صاف کریں اور نقصانات کو سچائی اور درست طور پر حکام کو بتائیں ۔

خشک سالی Drought

تمل ناڈو پانی کے خسارے والا صوبہ ہے ۔ یہ الگ باقاعدہ ہے نہ کہ موسمی ، یہ بارش کے لئے اکثر شمالی مشرقی مانسون پر منحصر ہوتا ہے ۔ اس کی ناکامی تباہ کن پر ختم ہوتی ہے ۔ پانی کے خسارے کو دور کرنے کے لئے بارش کے پانی کو جمع کرنے کا طریقہ اور پانی کے تحفظ کا طریقوں کو سختی سے نافذ کرنا ہوگا ۔



خشک سالی

پانی کے تحفظ کے طریقے

آلودگی سے پانی کا تحفظ: پانی کی دوبارہ تقسیم ، زمینی پانی کا عقلی استعمال ، آبادی پر قابو روایتی پانی کے ذرائع کی تزئین و آرائش ، آب پاشی کے جدید طریقوں کا استعمال ، بڑھتی ہوئی جنگل کا احاطہ ، فصل کی گردش کو بلانا ، سیلاب کا انتظامیہ اور ارضی حرارتی پانی کا استعمال پانی کے تحفظ کے کچھ بڑے اہم طریقے ہیں ۔

آگ کے حادثے Fire Accident

تمل ناڈو ایک منطقہ حارہ کا صوبہ ہے ۔ موسم گرما کے دوران ، اعلیٰ درجہ حرارت ، کبھی کبھار پت جھڑ اور کانٹے دار جنگل میں آگ کا باعث بنتا ہے ۔



جنگل میں آگ

خطرے میں کمی کے اقدامات: پہلے: اپنے گھر کو آتش گیر پودوں اور اشیاء (30 فٹ) سے الگ کرنے کے لئے قابل دفاع جگہ بنائیں ، آگ اور عمارت کے تمام کوڈز پر عمل کریں ۔ تمام درختوں اور جھاڑیوں کو تراشے رکھیں ، منظور شدہ آگ مزاحم ، اشیاء استعمال کریں ۔ خاندان کے افراد کے ساتھ انخلا کے منصوبے بنائیں جس میں کئی منصوبے شامل ہوں ۔

اس دوران: ریڈیو سنیں ، ٹی وی دیکھیں ، تازہ خبروں کے لئے اخبار پڑھیں ، اگر مناسب پانی دستیاب ہو تو بالٹیاں پانی سے بھر کر رکھیں ۔ دھواں رہنے کی صورت میں اپنے کمرے پر روشنی ڈالیں ۔ گیس اور بجلی کی اشیاء کو بند کر دیں اور خاندان کے تمام افراد کو باہر نکالنے کے لئے تیار رکھیں ۔

بعد میں: اپنے گھر کو واپس جانے کی کوشش کرنے سے پہلے فائر افسر سے مشورہ کریں ، جلائے ہوئے علاقے میں دوبارہ داخل ہوں تو احتیاط برتیں ۔ بھڑک اٹھنا شروع ہو سکتا ہے ، گرم مقامات کے لئے میدانوں کی جانچ کریں اور چنگاریوں اور انگاروں کے لئے چھت اور بیرونی علاقوں کی جانچ کریں ۔

10th ss geo 6. physical geo
Wednesday, May 27, 2020 7:53:07 PM

سونامی Tsunami

اگر چہ سونامی ہندوستان میں ایک عام سی بات نہیں ہے اس کے 2004 میں ہونے والے واقعے نے ہندوستان اور تمل ناڈو کو اس پہلو سے خبردار کیا ہے۔



سونامی

خطرے میں کمی کے اقدامات: **پہلے:** اگر آپ ساحلی علاقے میں رہتے ہو تو سونامی کے خطروں اور مقامی انتباہی انتظام سے آگاہ رہو، گھریلو ہنگامی منصوبہ تیار کریں، جانئے کہ قریب ترین اونچی زمین کہاں ہے اور آپ اس اس تک کیسے پہنچیں گے؟

اس دوران: اپنی روانگی کی کٹ (bag) کو لو، خطرہ والے علاقوں میں سفر نہ کریں، فوری طور پر قریب ترین اونچی زمین پر منتقل ہو جائیں۔ اگر آپ سونامی سے بچ نہیں سکتے تو عمارت کے اوپری منزلوں پر جائیں یا کسی چھت یا درخت پر چڑھ جائیں یا تیرتے ہوئے سامان کو پکڑیں۔ سونامی دیکھنے کے لئے ساحل پر کبھی نہ جائیں اور ہنگامی انتظامیہ کے طور پر مقامی ریڈیو اسٹیشنوں کو سنیں۔

بعد میں: ریڈیو سنتے رہیں، انخلا کے زون میں واپس نہ جائیں جب تک کہ حکام تمہیں سب کچھ واضح کر کے بتا دیں۔ اپنے زخم کی جانچ کریں اور پہلی طبی امداد حاصل کریں اور دوسروں کی مدد کریں۔

زلزلے Earthquakes

ہندوستان ایک وسیع و عریض ملک ہے جو مختلف ادوار میں بہت سے زلزلوں کو دیکھتا آیا ہے۔ عام طور پر ملک کے اعلیٰ خطرہ والے علاقے شمال اور وسطی حصوں میں واقع ہیں۔ ریاست تمل ناڈو ایک کم خطرہ والے زون میں واقع ہے۔

خطرے میں کمی کے اقدامات:

اس دوران: کسی مضبوط میز یا فرنیچر کے کسی دوسرے ٹکڑے کے نیچے بیٹھ جائیں اور اس وقت تک دبے بیٹھے رہیں جب تک زلزلہ بند نہیں ہوتا۔

بعد میں: زلزلے کے رک جانے کے بعد احتیاطی طور پر آگے بڑھیں اور ہمیشہ سڑکوں، پلوں سے پرہیز کریں جو زلزلے سے خراب ہو سکتے ہیں۔

تمل ناڈو میں آفات اور تباہی کے انتظامیہ کے لئے درج ذیل قوتیں اور تنظیمیں سرگرم ہیں۔

ریاستی/مرکزی علاقائی تنظیمیں

1۔ ریاستی آفات کا انتظامیہ کے ذمہ دار (چیرمن-وزیر اعلیٰ)
2۔ راحت کاری/آفات کے انتظامیہ کا شعبہ
3۔ پولیس
4۔ شعبہ جنگلات
5۔ آگ اور عوامی حفاظت کی خدمات
6۔ طبی خدمات
7۔ شعبہ نقل و حمل
8۔ عوامی خدمات کا شعبہ
9۔ جانوروں کی خدمات
10۔ غذا اور عوامی فراہمی کا شعبہ

ضلعی تنظیمیں

1۔ ضلعی مجسٹریٹ (چیرمن-ڈسٹرکٹ کلکٹر)
2۔ شعبہ مالیات
3۔ عوامی انتظامیہ
4۔ مقامی پولیس
5۔ عوامی تحفظ
6۔ آگ اور ناگہانی حادثات کی خدمات
7۔ ہوم گارڈ (مقامی عوام، غیر سرکاری تنظیمیں، خود کار ایجنسیاں) وغیرہ

10th ss geo 6. physical geo
Wednesday, May 27, 2020 7:53:07 PM

خلاصہ

- طبیعی جغرافیہ، جغرافیہ کی ایک شاخ ہے، جس میں مختلف طبیعی پہلوؤں جیسے زمینی شکلیں، نکاسی آب، آب وہوا، مٹی، قدرتی نباتات وغیرہ پر بحث کرتی ہے۔
- تمل ناڈو کو بڑے پیمانے پر تین طبیعی حصوں میں درجہ بندی کی گئی ہے۔ یعنی پہاڑوں (مشرقی اور مغربی گھاٹ)، سطح مرتفع (بارہ محل، کوئمبتو راور مدورئی) اور میدان (اندرونی اور ساحلی)
- تمل ناڈو کی اہم ندیاں کاویری، پالا، پونئ یار، ویگئی اور تامرابرنی ہیں۔
- تمل ناڈو کی مٹی کو ان کی خصوصیات کی بنیاد پر پانچ قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے جو سیلابی، سیاہ، سرخ، مسام دار اور نمکین ہیں۔
- تمل ناڈو کے کل جغرافیائی رقبے کا 20.21% حصہ جنگلات سے گھرا ہوا ہے۔ سدا بہار جنگلات، پت جھڑ کے جنگلات، مانگرو کے جنگلات، کانٹے دار جنگلات ور پہاڑی معتدل جنگلات۔
- قدرتی آفات کے خطرات میں کمی منظّم کوششوں کے ذریعے خطرات کو کم کر رہی ہے۔
- زلزلے، آتش فشاں، زمین کا کھسکنا، طوفان، خشک سالی اور جنگلوں میں آگ وغیرہ تباہیاں ہیں۔

مشق

I۔ صحیح جواب منتخب کرو:

1۔ تمل ناڈو کے طول البلد کی حد ہے

(a) 8°5'N تا 13°35'N

(b) 8°5'S تا 13°35'S

(c) 8°0'N تا 13°5'N

(d) 8'0'S تا 13'05'S

2۔ ٹمل ناڈو کے طول البلد کی وسعت یہ ہے

(a) 76°18'E تا 80°20'E

(b) 76°18'E تا 80°20'W

(c) 86°18'E تا 10°20'E

(d) 86°18'W تا 10°20'W

3۔ ٹمل ناڈو کی اونچی چوٹی ہے۔

(a) آنئ موڈی (b) دوڈابٹا

(c) مہندرا گری (d) سروارائن

4۔ مندرجۂ ذیل میں سے کون سا دریا تامل ناڈو کے مغربی گھاٹ میں واقع نہیں ہے۔

(a) پال گھاٹ (b) شن کوٹا

(c) بھور گھاٹ (d) اچان کوئل

5۔ مندرجۂ ذیل میں سے کون سا ایک دریا بحیرہ عرب میں بہتا ہے۔

(a) پریار (b) کاویری

(c) چتار (d) بھوانی

6۔ ٹمل ناڈو میں مینگرو کے جنگل کا سب سے بڑا احاطہ کرنے والا ضلع ہے

(a) راماناداپورم (b) ناگاپٹنم

(c) کڈلور (d) تینی

7۔ پیچھے بہنے والی مانسون ہوا، نمی کو ان سے حاصل کرتے ہیں۔

(a) بحیرہ عرب (b) خلیج بنگال

(c) بحر ہند (d) تمور دریا

8۔ مندرجۂ ذیل میں سے کون سا ضلع ریت کے ٹیلوں سے بڑی حد تک متاثر ہے؟

(a) تینی (b) مدورائی

(c) تنجاوُر (d) راماناداپورم

9۔ وہ ضلع جو تامل ناڈو میں سب سے زیادہ جنگل کا احاطہ کرتا ہے۔

(a) دھرمپوری (b) ویلور

(c) ڈنڈیگل (d) ایروڈ

II۔ خالی جگہ بھرتی کیجئے:

1۔ نیلگری اور دھرم پوری ضلع کے درمیان موجود سطح مرتفع .....ہے۔

10th ss geo 6. physical geo
Wednesday, May 27, 2020 7:53:08 PM

2۔ .....مشرقی گھاٹ کے جنوبی حصے کی سب سے اونچی چوٹی ہے

3۔ سری رنگم کاریوائن جزیرہ کاویری کے.....اور.....
شاخوں کے درمیان واقع ہے۔

4۔ .....تمل ناڈو کا سرکاری جانور ہے۔

III ۔ جوڑ لگاؤ:

1۔ موسم سرما	-	ابتدائی مانسون
2۔ موسم گرما	-	جون تا ستمبر
3۔ جنوبی مغربی مانسون	-	مارچ تا مئی
4۔ شمالی مشرقی مانسون	-	جنوری اور فروری
5۔ آم کی جھڑی (بارش)	-	اکٹوبر تا دسمبر

IV ۔ توثیق اور سبب قسم کے سوالات:

1۔ توثیق (A) تمل ناڈو جنوبی مغربی مانسون سے زیادہ بارش نہیں ہوتی ہے۔
سبب (R) یہ مغربی گھاٹ کے بارش کے چھاؤں والے علاقے میں واقع ہے۔

(a) (A) اور (R) دونوں صحیح ہیں اور (A) کی وضاحت R کرتا ہے۔

(b) (A) اور (R) دونوں صحیح ہیں اور (A) کی وضاحت R نہیں کرتا ہے۔

(c) (A) صحیح ہے مگر (R) غلط ہے۔

(d) (R) صحیح ہے مگر (A) غلط ہے۔

V ۔ ذیل کے جوابات مختصر دیجئے:

1۔ تامل ناڈو کے حدود بیان کریں۔

2۔ تیری (Teri) کیا ہے؟

3۔ ساحلی میدان کی تشکیل کیسے ہوتی ہے؟

4۔ تمل ناڈو کے اہم جزائر کے نام لکھئے۔

5۔ تامرابرنی ندی کی معاونوں کے نام لکھو۔

6۔ تعریف کرو: آفاتی خطرے میں کمی کے اقدامات

7۔ طوفان کے دوران، محکمہ موسمیات ماہی گیروں کو کس طرح متنبہ کرتا ہے؟

VI ۔ مندرجۂ ذیل کے درمیان فرق لکھو۔

1۔ تامراپرنی اور کاویری

VII ۔ مندرجۂ ذیل کی اسباب بتائیں۔

1۔ مشرقی گھاٹ مسلسل حد نہیں ہیں۔

2۔ تامل ناڈو میں جنوب مغربی مانسون کے دوران کم بارش ہوتی ہے۔

3۔ کڈلور ایک کثیر تعداد میں تباہی لانے والا علاقہ ہے۔

VIII ۔ پیریگراف میں مندرجۂ ذیل جوابات دیں۔

1۔ تامل ناڈو کے سطح مرتفع علاقے کی نوعیت کی وضاحت کریں۔

2۔ دریائے کاویری پر مختصر نوٹس لکھیں۔

3۔ تمل ناڈو کے موسم گرما اور موسم سرما کے موسم کی خصوصیات کی وضاحت کریں۔

4۔ تامل ناڈو میں مٹی کے اقسام اور تقسیم کی وضاحت کریں۔

5۔ خطرے میں کمی کے اقدامات۔ طوفان سے پہلے، دوران اور اس کے بعد آپ کیا کریں گے؟

IX ۔ نقشے کا مطالعہ (Map Study)

تمل ناڈو کے مختلف نقشوں پر اہم ندیوں، مٹی کی تقسیم اور جنگل کے اقسام کو نشان کریں۔

کتب حوالہ

1. *Geography of Tamil Nadu* by Kumarasamy (2018), Varthamana Publication, T. Nagar, Chennai
2. *Manoramma Year book 2018*

انٹرنٹ کے ذرائع

1. http://www.tn.gov.in/ta/Tamil Nadustate
2. https://www.forests.tn.gov.in
3. http://www.india-wris.nrsc.gov.in/wrpinfo/index.php?title=Major_Rivers_Flowing_in_Tamil_Nadu
4. http://www.environment.tn.nic.in/
5. http://agritech.tnau.ac.in/

10th ss geo 6. physical geo
Wednesday, May 27, 2020 7:53:09 PM

ICT کارنر

تمل ناڈو : آفات اور آگاہی

Tamil Nadu: Disasters And Awareness

اس کارروائی کے ذریعے تم تمل ناڈو میں آفات کا انتظامیہ کی کارروائیوں سے متعلق جانکاری حاصل کروگے۔



مرحلہ -1 : براؤزر کھولئے، دئے گئے URL کو ٹائپ کیجئے یا QR کوڈ کو اسکین کیجئے۔

مرحلہ-2 : Top menu میں language تبدیل کرکے Media and awareness کو جاکر Infographics کا انتخاب کیجئے۔

مرحلہ-3 : Download پر کلک کرکے تمل ناڈو کی ریاست میں آفات کے انتظامیہ کے ذریعہ اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات دیکھئے۔



Step-1

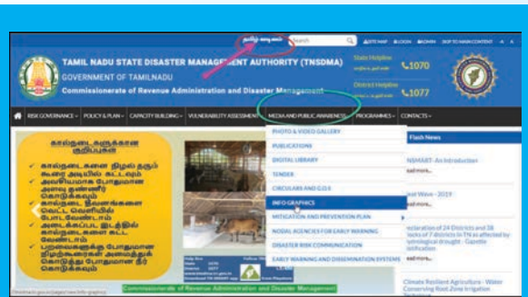

Step-2



Step-3

Website URL:

https://tnsdma.tn.gov.in/

* Pictures are indicatives only.

* If browser requires, allow Flash Player or Java Script to load the page

10th ss geo 6. physical geo
Wednesday, May 27, 2020 7:53:09 PM

اکائی - 7

ٹمل ناڈو کا انسانی جغرافیہ

Human Geography of Tamil Nadu



سیکھنے کے مقاصد :

- ٹمل ناڈو میں زرعی عوامل، بڑی فصلیں اور ان کی تقسیم کو سمجھنا۔
- ٹمل ناڈو کے آبی وسائل کے بارے میں جانکاری کرنا۔
- ٹمل ناڈو کے معدنیات اور صنعتی وسائل پر علم حاصل کرنا۔
- ٹمل ناڈو میں آبادی اور اس کی ترکیب کا جائزہ لینا۔
- ٹمل ناڈو میں انسان کے ہاتھوں ہوئی تباہیوں پر جانکاری حاصل کرنا۔

KWGS4

تعارف : (Introduction)

انسانی جغرافیہ سے مراد انسانی معاشرے کی ترقی کے طریقوں اور ان کے طبیعی ماحول کے سلسلے میں ان کی کارروائی کا مطالعہ ہے۔ اس سبق میں تامل ناڈو میں مختلف وسائل کی تقسیم، خصوصیات اور ان کے استعمال پر توجہ دی گئی ہے۔ ہم نے پہلے مطالعہ کیا ہے کہ زمین کئی قسم کے قدرتی وسائل جیسے زمینی شکلیں، ندیاں، مٹی، قدرتی نباتات، پانی اور جنگلاتی زندگی سے مالا مال ہے۔ یہ وسائل صرف اس صورت میں کارآمد ہیں جب ان کا صحیح استعمال ہو۔ انسان ان وسائل کو اپنی ذہانت اور مہارت کا استعمال کرتے ہوئے استعمال کرتا ہے۔ اس طرح، انسان زمین کی سطح پر سب سے اہم وسائل ہیں۔ وہ ان تمام قدرتی وسائل کو اپنی مہارت اور قابلیت کے ساتھ مفید مصنوعات میں تبدیل کرتے ہیں۔

7.1 زراعت Agriculture

لفظ Agriculture کو لاطینی لفظ "ager and cultura" سے لیا گیا ہے، جس کا مطلب کھیت اور اگانا ہے۔ زراعت کاشتکاری کا ایک رواج ہے جس میں فصلوں کی کاشت، جانوروں، پرندوں، جنگلات، ماہی گیر اور دیگر متعلقہ سرگرمیوں کی کاشت شامل ہے۔ ٹمل ناڈو میں زراعت سب سے اہم اور بڑا پیشہ ہے۔ آزادی کے بعد سے ہی زراعت ریاست کی معیشت کا بنیادی مرکز رہا ہے اور 65 فی صد سے زیادہ آبادی اپنی زندگی بسر کرنے کرنے کے لئے اس شعبے پر منحصر ہے۔ زراعت دیہی عوام کو بڑے پیمانے پر روزگار مہیا کرتی ہے۔ زراعت، ریاستوں کی معیشت کا 21% فی صد ہے۔ تاہم یہ ایک سال سے دوسرے سال میں اتار چڑھاؤ آتا ہے۔ دھان، باجرہ اور دالیں ریاست کے اصل خوراک کی فصلیں ہیں۔

گنا، روئی، سورج مکھی، ناریل، کاجو، مرچ، ادرک، پھلی، چائے، کافی، الائچی اور ربڑ اہم تجارتی فصلیں ہیں۔

7.2 زراعت کے جغرافیائی عوامل Geographical determinants of Agriculture

زمینی شکل، آب و ہوا، مٹی اور آب پاشی وغیرہ، عوامل زراعت کے فروغ کو متعین کرتے ہیں۔

زمینی شکل Land Form

تامل ناڈو کی زمین مختلف زمینوں کی ایک شکل ہے جس میں پہاڑیاں، سطح مرتفع اور میدان شامل ہیں۔ ان میں میدانی علاقے زراعت کے لئے انتہائی موزوں ہیں۔ سیلابی مٹی کے ساتھ میدانی علاقوں میں زرعی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ مثال: کاویری کا میدان، سطح مرتفع میں زراعت معتدل اور پہاڑیوں پر بہت کم ہوتی ہے۔

10th ss geo 7. tn population
Saturday, May 30, 2020 12:42:38 PM

آب وہوا Climate

ٹمل ناڈو منطقہ حارہ کے حلقہ میں واقع ہے جو کہ خط استوا کے قریب ہے۔ ریاست ایک منطقہ حارہ کی آب وہوا سے دوچار ہوتی ہے۔ لہذا ٹمل ناڈو میں درجہ حرارت تقریباً سال بھر میں نسبتاً زیادہ رہتی ہے۔ لہذا صرف منطقہ حارہ میں فصلوں کی کاشت کی جاتی ہے۔ پانی زراعت کا ایک اور محدود عنصر ہے۔ شمال مشرقی مانسون تامل ناڈو کے لئے بارش کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ لہذا فصلوں کی بڑی فصل کا آغاز اس موسم سے ہوتا ہے۔ اس موسم میں بارش اور آب پاشی کی سہولیات زراعت کو کافی حد تک متاثر کرتی ہیں۔

مٹی Soil

مٹی، زراعت کا نہایت ہی ضروری عنصر ہے۔ یہ فصلوں اور پودوں کی نشونما کے لئے ضروری معدنیات یا غذائی اجزاء فراہم کرتا ہے۔ ندی کی وادیوں اور ساحلی میدانی علاقے ریاست کا سب سے زیادہ زرعی پیداواری حلقہ ہے، کیونکہ وہ زرخیز سیلابی مٹی سے ڈھکے ہوئے ہیں۔

آب پاشی Irrigation

ریاست میں مانسونی بارش انتہائی غیر مسلسل ہے، مزید یہ موسمی ہے۔ لہذا ریاست میں فصلوں کی کامیاب کاشت کے لئے آب پاشی ضروری ہو جاتی ہے۔ خشک علاقوں میں بارش کے فصلوں کی کاشت کی جاتی ہے۔

ٹمل ناڈو میں زراعت کے طریقہ کار اور قسمیں

کاشتکاری کی قسم	عمل میں لایا جانے والا علاقہ
بقائے انسانی کی زراعت	پورے تامل ناڈو میں عمل میں لایا جاتا ہے سوائے چند علاقوں کے۔
شجرکاری زراعت	مشرقی اور مغربی گھاٹ کے پہاڑی ڈھلوانوں میں۔
مخلوط کاشتکاری	دریائے کاویری اور تن پینئی کے کنارے۔

7.3 تمل ناڈو میں فصلوں کے موسم
Cropping seasons in Tamil Nadu

کاشتکاری کے مختلف موسموں میں کسان مختلف فصلوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ یہ تپش اور مٹی میں نمی کی دستیابی پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس بنیاد پر، صوبہ میں مندرجۂ ذیل فصلوں کے موسم ہوتے ہیں۔

نام	بونے کے ماہ	کٹائی	بڑی فصلیں
سورناوری (چترئی پٹم)	اپریل-مئی	اگست-ستمبر	باجرہ اور روئی
سمبا (آڈی پٹم)	جولائی-آگست	جنوری-فروری	دھان اور گنا
نوارئی	نومبر-دسمبر	فروری-مارچ	پھل، ترکاریاں ککڑی اور تربوز

7.4 تمل ناڈو میں اہم فصلوں کی تقسیم

دھان

دھان، تمل ناڈو کی سب سے اہم غذائی فصل ہے۔ پونّی (Ponni) اور کھچڑی سمبا ٹمل ناڈو میں اگائی جانے والی دھان کی اہم اقسام ہیں۔ ریاست کے تقریباً 3 ملین ہکٹیر رقبے میں چاول کی کاشت جاری ہے حالانکہ یہ تمل ناڈو کے پورے علاقوں میں کاشتکاری کی جاتی ہے۔ پھر بھی تنجاوُر، تروواورور، تروولور، کانچی پورم، وژوپورم، کڈلور اور ترنلویلی ضلع میں اس کی خوب کاشتکاری ہوتی ہے۔ یہ ہندوستان کی ریاستوں



دھان کی کاشت

کیا تم جانتے ہو؟

تامل ناڈو چاول تحقیقی ادارہ TRRI ایک ہندوستانی تحقیقی ادارہ ہے جو چول اور تامل ناڈو زرعی یونیورسٹی (TAAU) کے شعبے میں کام کرتا ہے۔ یہ تنجاوُر ضلع میں آڈودورائی کے مقام پر واقع ہے۔ یہ اپریل 1985 میں TNAU میں قائم کیا گیا تھا تاکہ موجودہ زرعی کالجوں اور تحقیقی مراکز کی مدد سے خطّے کی تحقیقات کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔ چاول اور چاول پر مبنی فصلوں کے نظام کی تحقیق کے لئے سرانجام دیا گیا۔

10th ss geo 7. tn population
Saturday, May 30, 2020 12:42:39 PM

میں چاول کی پیداوار میں تیسرے نمبر پر ہے۔دریائے کاویری کا ڈیلٹائی علاقہ (غیر منقسم تنجاؤر ضلع)، تامل ناڈو کا چاول پیدا کرنے والا بڑا علاقہ ہے، لہذا، اس خطے کو بجا طور پر ''تمل ناڈو کا گودام'' کہا جاتا ہے۔

باجرہ Millets

جوار تمل ناڈو کی انسانی آبادی کا تقریباً ایک تہائی کی بنیادی غذا ہے۔سورگم/ جوار (چولم) راگی اور باجرہ وغیرہ اہم اناج ہیں۔اس کی فصل نہ صرف خشک علاقوں میں کی جاتی ہے بلکہ ساحلی میدانوں میں بھی ان کی کاشتکاری کی جاتی ہے۔جوار (جولم) کی کاشتکاری کوئمبتور سطح مرتفع اور کمبم وادی میں کی جاتی ہے۔راگی کی کاشتکاری کوئمبتور، دھرمپوری، ویلور اور کڈلور ضلع میں ہوتی ہے۔باجرہ اکثر راماناداپورم، ترنل ویلی، کرور، پرامبلور اور سیلم ضلع میں ہوتی ہے۔

> ہندوستان میں باجرہ کا قومی سال 2018 کے طور پر منایا گیا۔FAO نے 2023 کو جوار کے بین الاقوامی سال کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا ہے۔

دالیں Pulses

دالیں، پروٹین کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔چنے کی دال، ماش کی دال چنے، مونگ کی دال، لوبے، کلتھی وغیرہ تملناڈو میں اگائی جانے والی اہم دالیں ہیں۔دالیں آب و ہوا کے مختلف علاقوں میں زیادہ تر آب پاشی کے ساتھ یا بغیر آب پاشی کے علاقوں میں اگائی جاتی ہے۔ہلکی ٹھنڈی آب و ہوا اور کم سے معتدل بارش ان فصلوں کے لئے نہایت موزوں ہے۔دالیں بہترین چارے کا کام کرتی ہیں۔دالوں کی تمام ضلعوں میں کاشتکاری کی جاتی ہے سوائے چنئی، نیلگری اور کنیا کماری ضلع کے۔کوئمبتور بنگال چنے کی پیداوار میں سب سے آگے ہے۔ویلور اور کنیا کماری ضلعوں میں سرخ چنے کی کاشت کاری کی جاتی ہے۔

تروارور، ناگاپٹنم اور توتوکوڈی ضلع سبز چنے اور کالے چنے کے اہم پیداواری علاقے ہیں۔کلتھی، دھرم پوری اور کرشنگری ضلعوں میں بڑے پیمانے پر فصل کی جاتی ہے۔

تیل کے بیج Oil Seeds

مونگ پھلی، ادرک، ارنڈی، ناریل، سورج مکھی اور سرسوں جیسے تیل کے بیج وغیرہ تمل ناڈو میں اگائی جانے والی فصلیں ہیں۔غذا کی تیاری

> دوسرا سبز انقلاب (حیاتی کاشت کاری یا نامیاتی کاشتکاری)
> نامیاتی کاشت کاری میں مصنوعی کھاد، کیمیائی حشرات کش، نشونما کو فروغ دینے والے اور جانوروں کے مصنوعی چارہ کا استعمال نہیں کیا جاتا۔اس قسم کی کاشت کاری میں فصلوں کی گردش، فصلوں کا بچا کچا، جانوروں کے فضلات، کھیت کے فضلات اور حیاتیاتی حشرات کش کو استعمال کر کے مٹی کی قابلیت کو برقرار رکھا جاتا ہے۔ ریاست میں اس قسم کی کاشت کاری کو بہت ہی کم کسان اپناتے ہیں۔

میں استعمال ہونے کے علاوہ اس کو مزید کارخانوں میں مدہن کے طور پر وارنش، صابن، موم بتیاں، خوشبودار اشیاء اور دوائی کمپنیوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔صوبے میں اہم تیل کے بیج مونگ پھلی ہیں۔ مونگ پھلی کی کاشتکاری ویلور، ترونامللئی، ولوپورم، سیلم، کلاکرچی اور پودوکوٹئی جیسے ضلعوں میں کثیر مقدار میں کی جاتی ہے۔کم پیمانے پر اس کی کاشتکاری دھرم پوری، کڈلور، پرامبلور اور ایروڈ میں کی جاتی ہے۔ ایروڈ، راماناداپورم، سوا گنگئی اور وردھونگر ضلع میں سب سے کم مقدار میں کاشتکاری کی جاتی ہے، ناریل کی کاشت کوئمبتور، تنجاؤر اور کنیا کماری ضلع میں کی جاتی ہے۔

گنا

گنا صوبے کا ایک اہم اور بڑی نقدی فصل ہے۔ یہ سالانہ اگنے والی فصل ہے۔اس کو زیادہ تپش اور زائد بارش کی ضرورت ہوتی ہے۔یہ منطقہ حارہ میں اچھی طرح اگتا ہے۔ بڑے پیمانے پر اگائے جانے والے ضلع تروولور، کانچی پورم، ویلور، کڈلور، ترچراپلی، کوئمبتور، ایروڈ اور ترنل ویلی وغیرہ ہیں۔

روئی Cotton

روئی ایک ریشہ دار نقدی فصل ہے۔اس کی کاشت کے لئے سیاہ مٹی، شبنم کے بغیر، گرم اور مرطوب موسم کی ضرورت ہے۔ابتدائی مراحل میں مرطوب موسم اس فصل کے لئے نہایت موزوں ہے۔یہ بنیادی طور پر کوئمبتور سطح مرتفع اور ویگئی - ویپار ندی کے طاسوں میں کاشت کی جاتی ہے۔اس کی مزید کاشتکاری مدورائی، راماناداپورم، وردھونگر، ترنل ویلی، توتوکوڈی، سیلم اور دھرم پوری ضلع میں کی جاتی ہے۔

10th ss geo 7. tn population
Saturday, May 30, 2020 12:42:40 PM

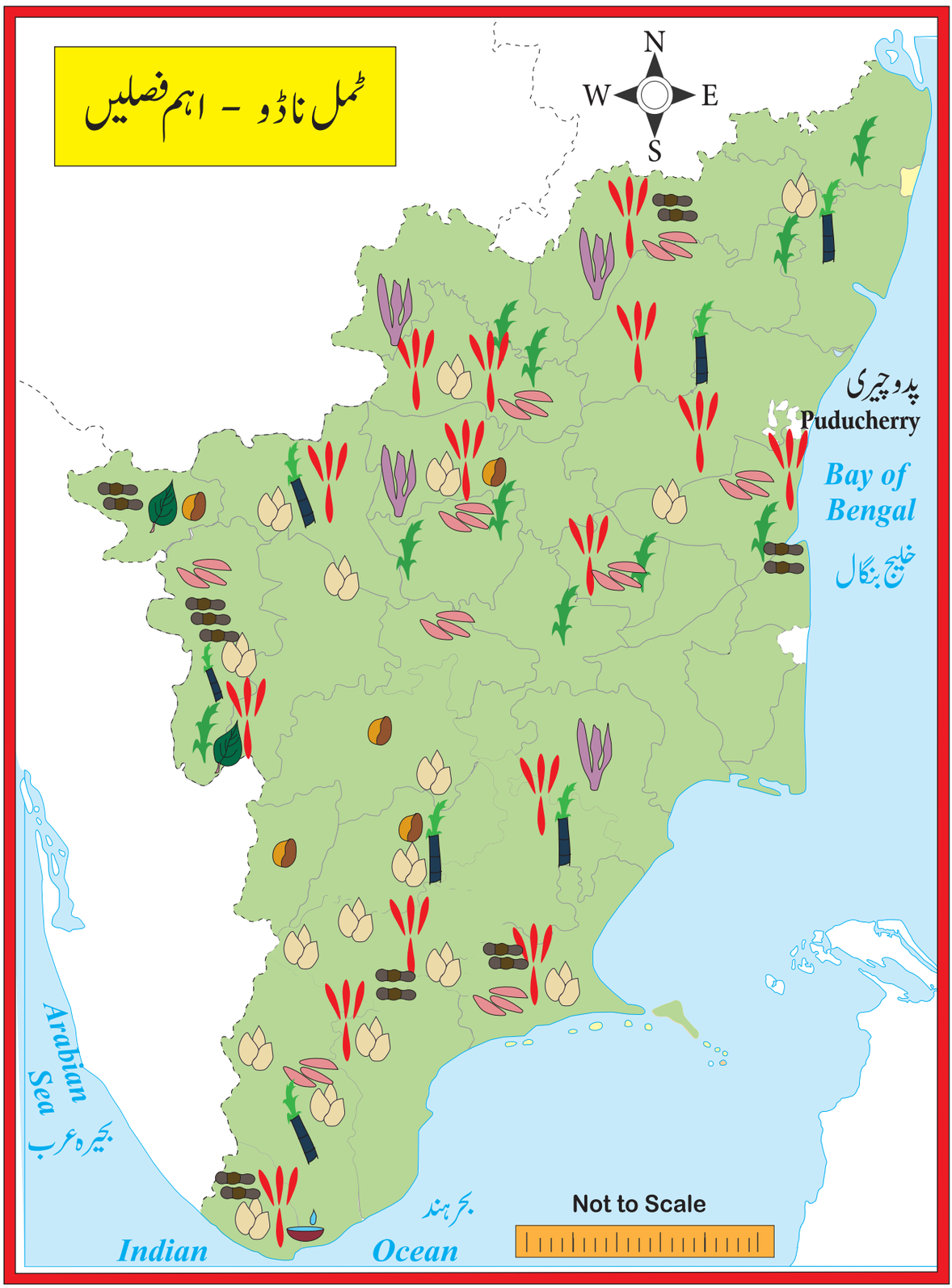

10th ss geo 7. tn population
Saturday, May 30, 2020 12:42:40 PM

TANTEA (Tamilnadu Tea Plantation Corporation Limited)

بھارت میں کالی چائے، بنانے والے سب سے بڑے صنعت کاروں میں سے ایک ہے جس میں اعلیٰ معیار کی کلونل چائے ہے۔اس کے پودے لگ بھگ 4500 ہیکٹر میں پھیلی ہوئے ہیں۔

شجر کاری کی فصلیں Plantation Crops

چائے، کافی، کاجو، ربڑ اور سنکونا وغیرہ صوبے کی اہم شجر کاری کی فصلیں ہیں۔آسام کے بعد، تامل ناڈو، چائے کی پیداوار میں دوسرے نمبر پر ہے۔چائے کے باغات نیلگری اور کوئمبتور کی پہاڑیوں میں پائے جاتے ہیں۔نیلگری چائے کے باغات کے لئے قابل ذکر علاقے ہیں۔ مغربی گھاٹ کی پہاڑیوں کے ساتھ ساتھ مشرقی گھاٹ دنیا میں بھی کافی کے پودے اگائے جاتے ہیں۔ یہ ڈنڈیگل، مدورائی، تینی اور سیلم ا ضلاع کے پہاڑی ڈھلوانوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ ایر کاڈ، کولی پہاڑیوں اور کوڈے کنال وغیرہ کافی کے باغات کیلئے قابل ذکر ہیں۔ کرناٹک کے بعد، تامل ناڈو کا رقبہ اور کافی کی پیداوار میں دوسرے نمبر پر ہے۔کنیا کماری میں ربڑ کے باغات نمایاں ہیں۔کالی مرچ ٹمل ناڈو کے مشرقی اور مغربی گھاٹ کے گرم اور مرطوب ڈھلوانوں تک محدود ہے کڈلور ضلع میں کاجو کی بڑے پیمانے پر کاشت کی جاتی ہے۔

نامیاتی کاشت کاری کو فروغ دینے کے لئے عام چیزوں (آگاہی پیدا کرنا، نامیاتی کھادوں کو فروغ دینا، ترتیب، استعداد بڑھانا وغیرہ) کے علاوہ نامیاتی پراجکٹ برائے نامیاتی فارمنگ کے نام سے ایک مرکزی اسکیم شروع کی گئی ہے۔اس منصوبے کے ذریعہ زراعتی کھاد، تربیتی نشستیں، مقدار کو بڑھانا، وغیرہ کو رعایتی طور پر مالی اعانت فراہم کی جاتی ہے، جس میں ان کی تیاری، حیاتیاتی کھاد یا حیاتیاتی حشرات کش کی تیاری، ان کی پیداوار اور ان کو عمل میں لانے کے لئے انسانی ذرائع کو استعمال کیا جاتا ہے۔

7.5 مویشی/پالتو جانور Livestock animal husbandry

مویشی دیہی لوگوں کی سماجی اور معاشرتی زندگی کا لازمی جز رہتے آرہے ہیں۔

بکرے Goat

بکرے کو ہندوستان میں ''غریب آدمی کی گائے'' بھی کہا جاتا ہے۔

ٹمل ناڈو کوآپریٹو دودھ پروڈیوسر فیڈریشن لمیٹڈ میں تبدیل کردیا گیا تھا۔ جسے Aavin کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ٹمل ناڈو ڈیری ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ کے نئے رجسٹر کے تحت تامل ناڈو

یہ خشک زمین کاشتکاری کے نظام میں ایک بہت ہی اہم جز مانا جاتا ہے۔ معمولی یا غیر منقولہ زمینوں میں دوسری قسم کے مویشی جیسے گائے یا بھینس کی پرورش کے لئے موزوں نہیں۔ بکرا اس کا بہترین متبادل ہے۔ بہت کم سرمایہ کاری سے، بکروں کی پرورش چھوٹے اور پسماندہ کسانوں کے لئے ایک منافع بخش منصوبہ بن سکتا ہے۔

بھیڑ Sheep

بھیڑ کو اون، گوشت، دودھ، چمڑے اور کھاد جیسے مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔یہ خاص طور پر تمل ناڈو کے نیم بنجر اور پہاڑی علاقوں میں دیہی معیشت کا ایک اہم جز بنتا ہے۔ یہ اون اور جانوروں کی فروخت کے ذریعے چرواہوں کو آمدنی کا ایک قابل اعتبار ذریعہ فراہم کرتا ہے۔

ماہی گیری Fishing

چونکہ تمل ناڈو ایک ساحلی ریاست ہے۔لہذا ریاست میں ماہی گیری ایک اہم پیشہ ہے۔ بڑے پیمانے پر آبی ذخائر اور ندی نالوں کے ساتھ اندرونی ماہی گیری کافی حد تک دیکھی گئی ہے۔مختلف آبی ماحول میں مچھلیوں کی تقریباً 2500 اقسام پائی جاتی ہیں۔

سمندری ماہی گیری Marine Fishing

ٹمل ناڈو کا 41,412 مربع کلومیٹر کا رقبہ ساحلی ماہی گیری کے لئے ہے اور تمل ناڈو سمندری مچھلی کی پیداوار میں نمایاں ریاستوں میں شامل ہے۔ سمندری مچھلی پکڑنے کو neritic fishing بھی کہا جاتا ہے جو سمندروں اور دریاؤں میں کی جاتی ہے۔ ماہی گیری کے لئے بڑے میکانیکی جہاز استعمال کئے جاتے ہیں۔سمندر یا سمندر کے پانی میں، ساحل سے کچھ کلومیٹر کے فاصلے پر ماہی گیری کو ساحل سے قریب مچھلی پکڑنا (inshore fishing) کہا جاتا ہے اور ساحل سے دور ماہی گیری کو عام طور پر 30 -20 میل دور پانی میں سینکڑوں اور ہزاروں فٹ گہرائی میں ماہی گیری کو ساحل سے Off shore پر ے ماہی گیری کہا جاتا ہے۔ پکڑی جانے والی مختلف اقسام کی مچھلیوں میں شارک، اڑتی ہوئی مچھلی، کاؤنچ، کیٹ مچھلی، سلور بیلی اور کیکڑے شامل ہیں۔

چینئی، کنیا کماری، ترنل ویلی، ناگاپٹنم، تنجاؤر اور راماناداپورم ضلع ریاست میں سمندری مچھلی کے پکڑنے میں 40 فی صد حصہ رکھتے ہیں۔ یہاں ساحلی ماہی گیری کی جاتی ہے۔

10th ss geo 7. tn population
Saturday, May 30, 2020 12:42:41 PM

اندرونی ملک ماہی گیری Inland Fishing

اندرونی ملک ماہی گیری، جھیلوں، ندیوں، تلابوں، کھاڑیوں، پچھلے پانی اور دلدلوں میں کی جاتی ہے۔سیپ (oysters) اور جھینگے اصل نرسریوں میں پرورش کئے جاتے ہیں۔ ماہی گیری میں لکڑی کی کشتی، ڈیزل کشتیاں اور تیرتے جال استعمال ہوتے ہیں۔ٹمل ناڈو کے محکمہ ماہی گیری نے، ماہی گیری کی بہتری کے لئے کئی متعدد پروگرام متعارف کرائے ہیں ۔ان میں بڑے پروگرام فارم تالابوں اور آب پاشی کے ٹینکوں میں آبی پرورش، مچھلی کے انڈوں کی پرورش، آرائشی مچھلی کی پرورش اور فیشن فارمر ڈیولپمنٹ ایجنسی کا قیام شامل ہیں۔ریاست کی کل مچھلی کی پیداوار میں 10 فی صد کے ساتھ ویلور ضلع سب سے آگے ہے۔کڈلور، سوالنگئی اور وردھونگر ضلع اندرون ماہی گیری میں 9% کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔

7.6 آبی وسائل Water Resource

پانی انسان اور زمین پر بسنے والے لاکھوں دوسرے کئی انواع کے لئے قدرت کا قیمتی تحفہ ہے۔



ریاست مانسون کی بارشوں پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہے۔ سالانہ اوسط بارش تقریباً 930 ملی میٹر ہے (شمالی مشرقی مانسون کے دوران 47%، جنوب مغربی مانسون کے دوران 35%، جنوب مغربی مانسون کے دوران 85%, موسم گرما میں 14% اور موسم سرما میں 4%۔

سطح کے پانی کے وسائل	تعداد
ندیوں کے ظرف	17
حوض	81
ٹینک	41,127
بورویل اور دیگر کنویں	4,98,644
کھلے کنویں	15,06,919
جملہ (ملین مکعب میٹر)	2046788MCM

ذریعہ : تامل ناڈو 2017 کا شماریاتی کتابچہ

کثیر مقصدی دریائی وادیوں کے منصوبے Multi Purpose River Valley Projects

کثیر مقصدی دریائی وادیوں کے منصوبے بنیادی طور پر زراعت اور آبی بجلی کی پیداوار کے لئے مرتب کئے گئے ہیں۔تاہم، وہ دوسرے مقاصد کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں۔

میٹور بند Mettur Dam

میٹور بند ایک گھاٹی میں تعمیر کی گئی ہے، جہاں کاویری ندی میدانی علاقوں میں داخل ہوتی ہے۔ یہ ہندوستان کا سب سے قدیم بند ہے۔ اس سے سیلم، ایروڈ، کرور، ترچراپلی، تنجاؤر، تروواروراور ناگاپٹنم ضلع کی 2,71,000 ایکڑ زمین کو آب پاشی فراہم کرتا ہے۔ چاروں طرف سے ڈیم، پارک، بڑا آبی بجلی گھر اور پہاڑوں نے اس ڈیم کو سیاحت کا ایک اہم مقام بنادیا گیا ہے۔



میٹور بند

بھوانی ساگر بند

بھوانی ساگر بند، ایروڈ ضلع کے کوئمبتور شہر سے 80 کلومیٹر دور واقع ہے۔ یہ بھوانی ندی کے پار تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ بند ملک کے سب سے بڑے مٹی کے ڈیموں میں سے ایک ہے۔

امراوتی بند امراوتی بند، تروپور ضلع میں اڈومال پیٹ سے 25 کلومیٹر دور واقع ہے۔اس ڈیم کو کاویری کی معاون دریا امراوتی ندی کے پار تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ ڈیم بنیادی طور پر آب پاشی اور سیلاب پر قابو کر لئے تعمیر کیا گیا تھا۔ حال ہی میں ایک چھوٹے آبی بجلی گھر کو یہاں نصب کیا گیا ہے۔

کرشنگری بند کرشنگری بند، کرشنگری سے دھرم پوری کی جانب 7 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ ڈیم 5428 مربع کلومیٹر سے رقبے کو سیراب کرتا ہے۔ یہ سیر و تفریح کے لئے بھی مشہور ہے۔ یہ ڈیم ہفتے کے آخر میں سیاحوں سے بھر جاتا ہے۔

سات نور بند چنگم تعلق میں، سات نور بند، تن پنئی ندی کے پار تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ چنا کیسوا پہاڑیوں کے بیچ میں ہے۔ یہ تنڈرام پیٹ اور تروونا ملئی بلاک کے زمینوں کو سیراب کرتا ہے مگرمچھوں کا ایک بڑا فارم اور ایک مچھلی گھر بھی یہاں موجود ہے۔ سیاحوں کے لئے ڈیم کے اندر پارکوں کا انتظام کیا گیا ہے اور فلمی صنعت کے لئے باغات استعمال ہوتے ہیں۔

10th ss geo 7. tn population
Saturday, May 30, 2020 12:42:42 PM

مُلّئی پریار بند

ملئی پریار بندکو1895 میں برطانوی انتظامیہ نے تعمیر کیا تھا۔ یہ پریارندی پر تعمیر کیا گیا ہے جو کیرلا کے تیکڈی پہاڑیوں سے نکلتا ہے۔ یہ ڈیم بنیادی طور پر تامل ناڈو میں کاشتکاری زمین کی آب پاشی کے لئے تعمیر کیا گیا تھا جو مستقل طور پر خشک سالی سے شکار رہتا تھا۔

وئی گئی بند (Vaigai Dam)

یہ بند آنڈی پٹی کے قریب دریائے ویگئی کے پار بنایا گیا ہے۔111 فٹ کی بلندی والا بند 70 فٹ تک پانی ذخیرہ کرسکتا ہے۔ یہ آنڈی پٹی سے 7 کلومیٹر اور مدورائی سے 70 کلومیٹر دور ہے۔اس بند کی افتتاح 21 جنوری1959 میں ہوئی تھی۔

منی متھر ڈیم

منی متھر ڈیم ترنل ویلی ضلع سے تقریباً47 کلومیٹر فاصلے پر واقع ہے۔

پاپاناسم بند

اسے کرئی یار ڈیم کے نام سے بھی جانا جاتا ہے اور یہ ترنل ویلی سے 49 کلومیٹر دور واقع ہے۔اس ڈیم کو ترونل ویلی اور توتوکوڈی ضلع میں 34861 ہیکٹر رقبہ پر سیراب کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

پرمبی کلم الیار پروجیکٹ Parambikulam Aliyar Project

یہ تمل ناڈو اور کیرلا ریاستوں کا مشترکہ منصوبہ ہے۔اس میں سات دریاؤں کے پانی کو استعمال کرتے ہوئے سات باہم منسلک آبی ذخائر کی تعمیر کا تصور کیا گیا ہے۔جس میں پرمبی کلم اور الیار کے بڑے دریا شامل ہیں۔ پاراپلار منصوبہ اوٹان چترم کے قریب واقع ہے ۔ یہ 167 ملین مکعب فٹ پانی کو ذخیرہ اندوز کرتا ہے ۔ یہ مدورائی سے 75 کلومیٹر دور واقع ہے اور پلنی تعلق میں واقع ہے۔

آبی وسائل کا انتظامیہ Water Resource Management

آبی وسائل کا انتظامیہ پانی کے وسائل کے زیادہ سے زیادہ استعمال کی منصوبہ بندی، ترقی، تقسیم اور انتظامیہ کی کارروائی ہے۔ بڑھتی آبادی، اقتصادی ترقی اور فی کس بڑے پیمانے پر ضروریات کی وجہ سے تمل ناڈو میں پانی کی طلب تیز رفتار سے بڑھ رہی ہے۔ دیگر شعبے جیسے گھریلو اور صنعتوں کے مطالبات میں نمایاں اضافہ ہو رہا ہے۔ریاست مانسون کی بارش پر بہت زیادہ منحصر رہتی ہے ۔ چونکہ ریاست اپنے آبی وسائل دوبارہ بھرے جانے کے لئے بارشوں پر مکمل انحصار کرتی ہے، لہذا مانسون کی ناکامی پانی کی شدید قلت اور شدید نقائص کا باعث بنتی ہے۔ اس لئے ہمارے اور آئندہ نسل کے لئے پانی کی بقا ضروری ہے۔

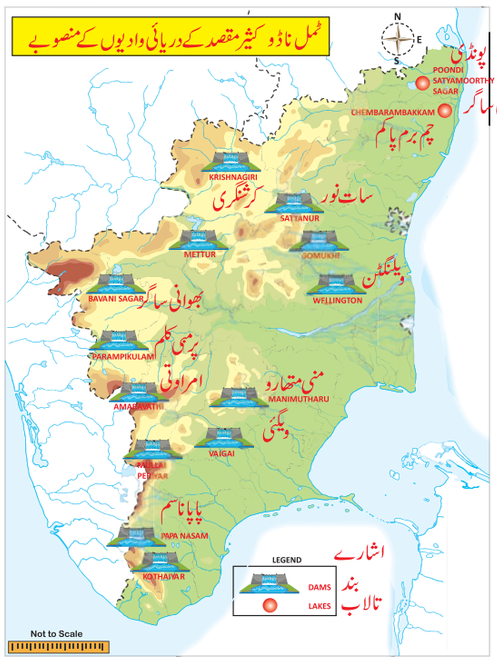

7.7 معدنیاتی وسائل Mineral Resources

تمل ناڈو میں ورمی کولائٹ، میگنیٹائٹ، ڈیونائٹ، روٹیل، گارنٹ، مالبڈینم اور الے نائٹ جیسی اعلیٰ دھاتوں کی کچ دھاتیں پائی جاتی ہے۔ ریاست میں ملک کا 55.3% لگنائٹ، 75% ورمی کولائٹ، 69% ڈونائٹ، 59% گارنٹ، 52% مالبڈنم، اور 30% ٹائی ٹانیم کے معدنی وسائل ہیں۔

ریاست میں پائے جانے والی اہم معدنیات مندرجۂ ذیل یہ ہیں۔نئی ویلی میں لگنائٹ کے بڑے وسائل ہیں۔کوئلہ راماناداپورم میں بھی دستیاب ہوتا ہے۔تیل اور گیس، کاویری کے ظرف میں پائے جاتے ہیں۔

لوہے کے ذخائر سیلم ضلع کے کنجا ملئی خطے میں اور ترونا ملئی ضلع کے کل راین ملئی خطے میں پائے جاتے ہیں۔میگنا سائٹ کچ دھات سیلم کے قریب دستیاب ہے ۔ باکسائیٹ ، سیراورائن پہاڑ ، کوٹا گری ، اُداگا منڈلم، پلنی اور کولی ملئی علاقوں میں پائی جاتی ہے۔جپسم کو ترچراپلی ،ترنلویلی، توتوکوڈی اور وردونگر اضلاع سے حاصل کیا جاتا ہے۔المینٹ اور روٹیل (Rutile)، کنیا کماری کی ریت سے حاصل کیا جاتا ہے۔

10th ss geo 7. tn population
Saturday, May 30, 2020 12:42:46 PM

چونے کا پتھر، کوئمبتور، کڈلور، ڈنڈیگل، کانچی پورم، کرور، مدورائی، ناگاپٹنم، نامکل، پرامبلور، رامانادا پورم، سیلم اور ترووللور ضلع میں دستیاب ہوتے ہیں۔ میگنا سائٹ کو کوئمبتور، دھرم پوری، کرور، نامکل، نیلگری، سیلم، ترچراپلی، ترنل ویلی اور ویلور ضلع سے حاصل کیا جاتا ہے۔ فلسپار، کوارٹز، تانبا اور جست وغیرہ صوبے کے چند حصوں میں پائے جاتے ہیں۔

7.8 صنعتیں Industries



صنعتیں، خام مال کا استعمال کرتی ہیں اور انہیں استعمال کے قابل اشیاء یا سامان میں تبدیل کرتی ہیں۔ کپڑا سازی، شکر، کاغذ، چمڑا، سمنٹ، برقی ساز وسامان، آٹو موبائل، اطلاعاتی ٹکنالوجی اور سیر وسیاحت، ٹمل ناڈو کی بڑی صنعتیں ہیں۔

کپڑے سازی کی صنعت Textile Industry

کپڑے سازی (پارچہ بافی) کی صنعت، تمل ناڈو میں روایتی طور پر اچھی طرح سے ترقی یافتہ صنعتوں میں سے ایک ہے۔ کپڑے سازی کی صنعتیں کوئمبتور، تروپور، سیلم، پلاڈم، کرور، ڈنڈیگل، وردھونگر، ترنل ویلی، توتوکوڈی، مدورائی اور ایروڈ میں زیادہ تعداد میں پائے جاتے ہیں تمل ناڈو میں تقریباً 3,50,000 پاورلومز (Power Looms) ہیں۔ جو کپاس کے کپڑے تیار کرتے ہیں اور ہندوستان کی کپڑے سازی مصنوعات کی برآمدات کا 30% فی صد حصہ بناتی ہیں۔ تمل ناڈو میں ہینڈلوم، پاورلوم اور ریڈی میڈ کپڑوں کی مارکیٹنگ کے لئے ایروڈ ضلع مشہور ہے۔

کوئمبتور مزید ''ٹمل ناڈو کا مانچسٹر'' کہلاتا ہے۔ کوئمبتور، تروپور اور ایروڈ کپڑے سازی کے ذریعہ ریاست کی اقتصادیات میں اہم حصہ رکھتے ہیں۔ لہذا اس علاقے کو ''ٹمل ناڈو کے کپڑے کی وادی'' کہا جاتا ہے۔ کرور کو ''ٹمل ناڈو کے کپڑے سازی کا پایہ تخت'' کہا جاتا ہے

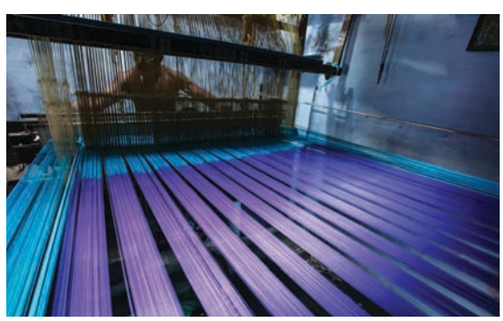

کپڑے کی صنعت (پارچہ بافی)

ریشم کی کپڑے سازی

ریشم کی تیاری میں تمل ناڈو ملک میں چوتھے نمبر پر ہے۔ کانچی پورم کا ریشم اس کے معیار میں انوکھا ہے اور پوری دنیا میں اس کی روایتی قدر کے لئے جانا جاتا ہے۔ تامل ناڈو میں سالانہ ریشم کی پیداوار 1200 میٹرک ٹن ہے۔ کانچی پورم، آرنی، کمبا کونم، سیلم، کوئمبتور، مدورائی اور ترنل ویلی ٹمل ناڈو کے اہم ریشم کے بننے کے مراکز ہیں۔ رامنادا پورم کے اہم ریشم کے بننے کے مراکز ہیں۔ رامنادا پورم میں مصنوعی ریشم کے کپڑے کی تیاری کے لئے کچھ مخصوص علاقے پائے جاتے ہیں۔

چمڑے کی صنعت

ہندوستان کی چمڑے کی صنعت کے عمل میں ٹمل ناڈو کا 60 فی صد اور چمڑے کے جوتے، لباس اور اشیاء کا 38 فی صد حصہ ہے۔ سینکڑوں چمڑے کے کارخانے ویلور اور آس پاس کے شہروں، رانی پیٹ، آمبور اور وانمباڑی کے آس پاس موجود ہیں۔ ویلور ضلع، ملک میں چمڑے کی تیار شدہ سامان کا سب سے زیادہ برآمد کرتا ہے۔

GI ٹیگ GI جغرافیائی اشاریہ ایک نام یا نشان ہے جو مصنوعات پر استعمال ہوتا ہے، جو کسی خاص مغرافیائی محل وقوع سے مساوی ہوتا ہے۔ یہ مالکان کو حقوق اور تحفظ فراہم کرتا ہے۔ تمل ناڈو کے کچھ اہم GI ٹیگز یہ ہیں۔

مقام	مصنوعات
آرنی	ریشم
کانچی پورم	ریشم
کوئمبتور	وٹ گرائنڈر اور کورارو ئی
تنجاوُر	نقش نگاری، آرٹ پلیٹ، گڑیا اور وینا
ناگرکوئل	مندر کے زیورات
ایروڈ	ہلدی
سیلم	وین پٹو (سفید ریشم) (سیلم کا ریشم)
بھوانی	جما کالم
مدورائی	سن گڈی
سوامی ملئی	کانسی کی مصنوعات
ناچیارکوول	کتوولکو (مندر کے چراغ)
پٹامڈئی	حصیر
نیلگری	روایتی کشیدہ کاری
مہابلی پورم	پتھروں کی مجسمہ کاری
سیرومئی	پہاڑی کیلا
ایتھوموڑی	ناریل

10th ss geo 7. tn population
Saturday, May 30, 2020 12:42:47 PM

چمڑے اور چمڑے سے متعلقہ مصنوعات (جیسے تیار شدہ چمڑے، جوتے، کپڑے اور دستانے) میں ملک کی برآمد کا 37 فی صد سے زیادہ حصہ ضلع ویلور کا ہے۔ سنٹرل لیدر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (CLRI) Central Leather Research Institute، ایک CSIR تحقیقاتی لیبارٹی، چینئی میں واقع ہے۔

کاغذ کی صنعت

صوبے میں کئی کاغذ کی صنعتیں پائی جاتی ہیں، ٹمل ناڈو نیوز پرنٹ اور کاغذ لمیٹڈ (TNPL) تامل ناڈو انٹر پرائز کی حکومت ہے جو ضلع کرور میں کاگی تھاپورم میں واقع اس کی مل (mill) میں نیوز پرنٹ اور پرنٹنگ اور تحریری کاغذ تیار کرتی ہے۔ اس کی شروعات 1979 میں سالانہ 2.45 لاکھ مٹرک ٹن پیداوار کی گنجائش کے ساتھ کی گئی تھی۔ TNPL دنیا کی سب سے کامیاب ملوں میں سے ایک ہے۔ مختلف اقسام کے قابل قبول معیار کے کاغذ تیار کئے جاتے ہیں۔ جن میں بنیادی طور پر گنّے کا برادہ (bagasse) اور لکڑی کا گودا اس کی خام اشیاء ہیں۔ صوبے کی دیگر کاغذ کی ملیں کانچی پورم ضلع کے پوکا دورائی، بھوانی ساگر، پلی پالیم، پارامتی، ویلور، کوئمبتور، اوڈومال پیٹ اور چیرن مہادیوی میں پائی جاتی ہیں۔

سمنٹ کی صنعت

اقتصادی زوال کے باوجود سمنٹ کی پیداوار اور استعمال میں اضافہ جاری ہے، ہندوستان سمنٹ کی پیداوار کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے اور اس کی سالانہ پیداوار کی گنجائش 181 ملین ٹن کے ساتھ، دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے۔ ٹمل ناڈو سمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ (TANCEM) بڑی صنعتوں میں سے ایک ہے، جس میں سمنٹ کے دو یونٹ کام کرتے ہی۔ ایک اریالور میں اور دوسرا آلن گلم میں۔ آلان گلم میں اسبیسٹوس سمنٹ کے شیٹ کا کارخانہ اور وردھا چلم میں سمنٹ کے پائپ کا کارخانہ TANCEM کا دوسرا یونٹ ہے۔ سنکر سمنٹ، زواری سمنٹ، الٹرا سمنٹ، مدراس سمنٹ اور ڈالمیا سمنٹ، بڑے نجی Private ہیں جو تامل ناڈو میں سمنٹ تیار کرتے ہیں۔

7.9 اطلاعاتی ٹیکنالوجی Information Technology

National Association of Software and Services Companies (NASSCOM) کے مطابق، جنوبی ریاستیں آدھے سے زیادہ ممالک کے لئے سافٹ ویر کی برآمدات کرتی ہیں، ہندوستان کی کل سافٹ ویر برآمدات میں تامل ناڈو اور آندھرا پردیش دونوں کا 59.6% حصہ ہے۔ کرناٹک کے بعد تامل ناڈو کا، ملک کا دوسرا بڑا سافٹ ویر برآمد کرنے والا صوبہ ہے۔

ٹمل ناڈو میں IT پارکوں کی فہرست

Mahindra World city 4 IT، Ascendas-Tidel Park، ITES SEZ اور IT & ITES TIDEL-III، TIDEL-II، کوئمبتور Tidel park-SEZ

مخصوص اقتصادی علاقے Special Economic Zones

مخصوص اقتصادی علاقے، (SEZs)، برآمدات کے لئے بین الاقوامی سطح پر مقابلے اور پریشانی سے دور ماحول فراہم کرتے ہیں۔ SEZ کے یونٹ سامان تیار کرتے ہیں اور مختلف خدمات مہیا کرتے ہیں مخصوص اقتصادی علاقے نانگونیری، اینور، ہوسور اور پرمبلور میں وقع ہیں۔ IT اور ITES نے TIDEL- II اور TIDEL - III کا نام دیا اور بیوفار ماسیٹی کلس چینئی میں واقع ہے۔ اور کوئمبتور SEZ جو TIDEL- PARK چہارم ہے، جو شہر کوئمبتور میں واقع ہے۔

پیداواری انجینئرنگ صنعت

Manufacturing & Engineering Industry

پیداواری صنعت، ریاستی اقتصادیات کے متحرک شعبوں میں سے ایک ہے اور صنعتی پیداوار میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ پیداواری صنعت بڑے پیمانے پر مشنری اور سامان، موٹر گاڑیاں، بنیادی دھات اور بھرت کی صنعت، دھات کی مصنوعات اور سرمایہ کاری اشیاء کی مرمت کا احاطہ کرتی ہیں۔

آٹو موبائل صنعتیں Automobile Industries

مسافر کاروں کی تیاری میں تمل ناڈو، ہندوستان کی کل پیداوار میں سے تقریباً 21% فیصد تجارتی گاڑیاں، 33% اور آٹو موبائل اجزاء 35% تیار کرتا ہے۔ بڑے آٹو موبائل تیار کرنے والے کمپنیاں جیسے فورڈ، ہیوانڈی، HM، مٹسوبشی، اشوک لائی لینڈ اور TAFE وغیرہ کا تمل ناڈو میں تیاری کے کارخانے ہیں۔

دستی لومز اور برقی لومز (کپڑا بننے کی مشین)

Hand Looms and Power Looms

دستی لوم کا شعبہ ریاست کی صرف ایک جھونپڑی کی صنعت ہے جو دیہی عوام کی ایک بڑی تعداد کو روزگار فراہم کرتا ہے۔ دستی لوم شعبہ اور اس سے وابستہ معاشی کارروائیاں ریاست میں 4.29 لاکھ سے زائد بُننے والے گھرانوں اور 11.64 لاکھ بننے والوں کو فائدہ مند روزگار فراہم کرتے ہیں۔ یہ سوسائٹی بنیادی طور پر ''اسکول کے بچوں کو یونیفارم کی مفت فراہمی اور ساڑیوں اور دھوتی اسکیم کی مفت تقسیم'' کی اسکیم کے لئے مطلوبہ کپڑا تیار کرتی ہیں۔

10th ss geo 7. tn population
Saturday, May 30, 2020 12:42:48 PM

شکر کی صنعت

تامل ناڈو میں شکر کی صنعت ایک اہم زراعت پر مبنی صنعت ہے۔ یہ ریاست کی اقتصادی ترقی میں خاص طور پر دیہی علاقوں میں یہ اہم کردار ادا کرتا ہے۔ شکر کی صنعت کئی ہزاروں کو بڑے پیمانے پر براہِ راست روز گار فراہم کرتی ہے اور دیہی علاقوں کے لاکھوں انسانوں اور زرعی مزدوروں کو بالواسطہ روزگار فراہم کرتی ہے، جو گنے کی کاشت، کٹائی، نقل و حمل اور دیگر خدمات میں شامل ہیں۔

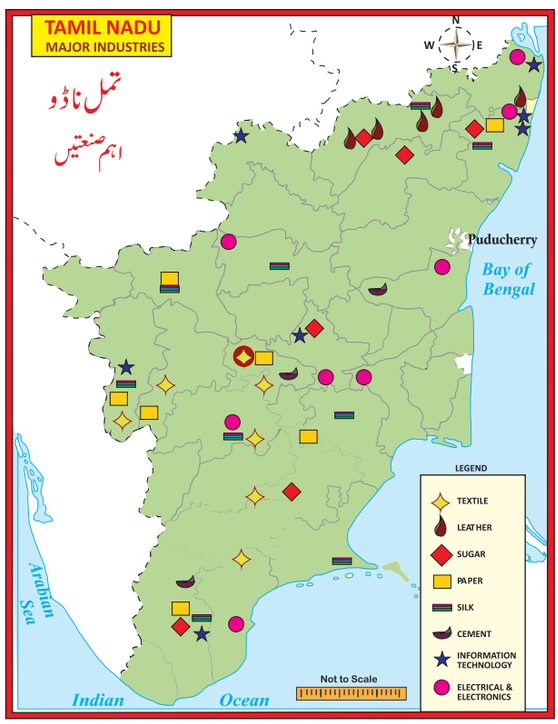

سیاحت کی صنعت Tourism Industry

سیاحت کو ایک صنعت کے طور پر سمجھا جاتا ہے کیونکہ لوگوں کو بڑی تعداد میں روزگار پیدا کرنے میں اس کی بے پناہ صلاحیت ہے، حالیہ برسوں میں صوبہ، ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کے لئے ایک اہم سیاحتی مقام کی حیثیت سے ابھرا ہے۔ تمل ناڈو میں سیاحت کو تامل ناڈو ٹورزم ڈیولپمنٹ کارپوریشن (TTDC) نے فروغ دیا ہے۔ اس وقت ہندوستان کی تمام ریاستوں میں یہ صوبہ قریب پچیس کروڑ لوگوں کی آمد کے ساتھ سب سے زیادہ نمبر پر ہے۔ قدیم یادگاروں، سیر و تفریح (زیارت) کے مراکز، پہاڑی اسٹیشنوں، متعدد قدرتی مناظر، لمبی ساحل کی موجودگی کے ساتھ ساتھ بھرپور ثقافت اور ورثہ ٹمل ناڈو کو سیاحوں کو بہترین مقام بنا دیتا ہے۔

7.10 آبادی Population

اصطلاح ''آبادی'' سے مراد کسی مخصوص علاقے میں رہنے والے لوگوں کی تعداد ہے، انسان کی آبادی کی خصوصیات کے اعداد و شمار کے مطالعہ کو ڈیموگرافی (آبادی کی شماریات) کہا جاتا ہے۔

کثیر آبادی والے علاقے

کوئمبتور، چنئی، تروولور، کانچی پورم، ولوپورم، دھرمپوری، سیلم، مدورائی اور ترنل ویلی وغیرہ صوبے کے کثیر آبادی والے اضلاع ہیں۔ زراعت اور صنعتی ترقی، ان اضلاع کی آبادی میں اضافہ کے بنیادی وجوہات ہیں۔

معتدل آبادی والے علاقے

تروونا ملئی، کڈلور، ترچراپلی اور تنجاؤر اضلاع میں آبادی کی شرح 30-35 لاکھ ہے۔ ڈنڈیگل، وردھونگر اور توتوکوڈی ہر ایک ضلع کی آبادی 15 تا 20 لاکھ ہے۔ زراعت کے علاوہ چھوٹی صنعتیں اور ساحلی علاقوں میں ماہی گیری ان اضلاع میں لوگوں کا اہم پیشہ ہے۔

منتشر آبادی والے علاقے

ساحلی اضلاع جیسے ناگاپٹنم، تروواور، پودوکوٹئی، راماناداپورم اور سواگنگئی میں آبادی 15 لاکھ سے بھی کم ہے۔ نیلگری ضلع میں آبادی 10 لاکھ سے بھی کم ہے۔

آبادی کی کثافت

آبادی کی کثافت میں ہندوستان کے تمام صوبوں میں ریاست کا 12واں نمبر ہے۔ 2011 مردم شماری کے تحت آبادی کی قومی اوسط کثافت 382 ہے۔ چنئی سب سے زیادہ کثافت والا ضلع ہے جس میں فی مربع کلومیٹر 26,903 شخص موجود ہیں، اس کے بعد کنیا کماری، تروولور، کانچی پورم، مدورائی، کوئمبتور، کڈلور، تنجاؤر، ناگاپٹنم، سیلم، ویلور اور ترچراپلی کا درجہ ہے۔ یہ تمام علاقے آبادی کے لحاظ سے کثیر آبادی والے ہیں۔ سب سے کم کثافت نیلگری میں ریکارڈ کی گئی ہے اور دوسرے اضلاع میں معتدل کثافت کی آبادی پائی جاتی ہے۔

10th ss geo 7. tn population
Saturday, May 30, 2020 12:42:49 PM

مذہب Religion

ریاست میں ہندو مذہب، عیسائیت اور اسلام اہم مذاہب ہیں۔ ہندو، آبادی کی اکثریت ہے۔ اس کے بعد عیسائی اور مسلمان ہیں۔ صوبہ میں جین، سکھ اور بدھ مت کی آبادی بھی پائی جاتی ہے۔

جنسی تناسب Sex Ratio

جنسی تناسب سے مراد فی ہزار مردوں میں عورتوں کی تعداد ہے۔ سب سے زیادہ جنسی تناسب نیلگری ضلع میں پایا جاتا ہے اور اس کے بعد کا نمبر تنجاور ضلع کا ہے۔ سب سے کم جنسی تناسب دھرمپوری ضلع کا ہے اور اس کے بعد سیلم ضلع کا ہے۔

خواندگی کی شرح Literacy rate

کنیا کماری میں خواندگی کی شرح سب سے زیادہ ہے جب کہ دھرم پوری ضلع میں سب سے کم شرح ہے۔ خواندگی کی شرح کی ایک اعلیٰ سطح چنّئی، تو تو کوڈی، نیلگری اور کانچی پورم اضلاع میں بھی دیکھنے کو ملتی ہے۔

7.11 نقل وحمل اور مواصلات Transport and communication

سڑکیں

صوبے کے سڑکوں کی لمبائی 1,67,000 کلومیٹر ہے، جس میں 60,628 کلومیٹر طویل، محکمہ صوبائی ہائی ویز کے زیر انتظام ہے۔ پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ (PPP) ماڈل کے تحت چلائے جانے والے کل سڑک منصوبوں میں 20 فی صد سے زیادہ حصے کے ساتھ یہ ہندوستان میں دوسرے نمبر پر ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

قومی شاہ راہ 44، تامل ناڈو کی سب سے لمبی قومی شاہراہ ہے جو ہسور سے کنیا کماری تک (627.2) کلومیٹر ہے۔ یہ دھرم پوری۔ سیلم، ڈنڈیگل، مدورائی، ترونلویلی سے ہوتی ہوئی جاتی ہے۔
تمل ناڈو میں سب سے چھوٹی قومی شاہراہ NH-785 جو مدورائی سے تروان کرچی تک جاتی ہے۔

ریلوے Railways

تمل ناڈو میں جنوبی ریلوے کے طور پر ایک بہتر ترقی یافتہ ریلوے کا نیٹ ورک ہے، جس کا صدر دفتر چنّئی میں ہے۔ یہ نظام اسے ہندوستان کے بیشتر بڑے شہروں کے ساتھ جوڑتا ہے۔ ریاست کے اہم ریل جنکشن میں، چنّئی، کوئمبتور، ایروڈ، مدورائی، سیلم، ترچراپلی اور ترنل ویلی شامل ہیں۔ چنّئی میں ایک بہت ہی اچھا شہری ریلوے نیٹ ورک ہے، جو ماس ریپڈ ٹرانسپورٹ سسٹم (MRTS) کہلاتا ہے، اور یہ اس وقت میٹرو نظام تیار کر رہا ہے، جس کے زیر زمین سروس کی ابتدا مئی 2017 میں ہوئی ہے۔

ہوائی راستے Airways

تمل ناڈو کے چار بڑے بین الاقوامی ہوائی اڈے ہیں۔ چنّئی بین الاقوامی ہوائی اڈے ہیں۔ چنّئی بین الاقوامی ہوائی اڈہ، ممبئی اور دہلی کے بعد، اس وقت ہندوستان کا تیسرا سب سے بڑا ہوائی اڈہ ہے۔ دیگر بین الاقوامی ہوائی اڈے تمل ناڈو میں، کوئمبتور، مدورائی، ترچراپلی ہیں۔ یہاں پر تو تو کوڈی اور سیلم میں ملکی (اندرونی) ہوائی اڈے بھی ہیں۔

آبی راستے Water ways

تمل ناڈو میں تین بڑی بندرگاہیں ہیں۔ یہ چنّئی، اینور اور ٹوٹی کورن میں واقع ہیں۔ اس میں ناگاپٹنم میں ایک درمیانی بندرگاہ اور 15 معمولی بندرگاہیں ہیں۔ تمام چھوٹی بندرگاہوں کا انتظام تامل ناڈو میری ٹائم بورڈ، چنّئی بندرگاہ کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ container کے انتظامیہ کے لئے یہ ایک مصنوعی بندرگاہ ہے اور ملک کی دوسری، اہم ترین بندرگاہ ہے۔

7.12 مواصلات Communication

کمیونیکیشن (مواصلات) کو لاطینی لفظ "communicare" سے لیا گیا ہے، جس کے معنی ہیں بانٹنا (to share)، معلومات تک پہنچانے یا تبادلے کے عمل کو ذرائع ابلاغ means of communication کہتے ہیں۔ وہ بڑے پیمانے پر مواصلات اور ذاتی مواصلات ہیں۔

ٹمل ناڈو میں محکمہ ڈاک کے اضلاع اور صدر دفتر

زون/اضلاع	صدر دفتر
چنّئی	چنّئی
مغربی	کوئمبتور
مرکزی	ترچراپلی
جنوبی	مدورائی

10th ss geo 7. tn population
Saturday, May 30, 2020 12:42:50 PM

ٹمل ناڈو۔ نقل وحمل

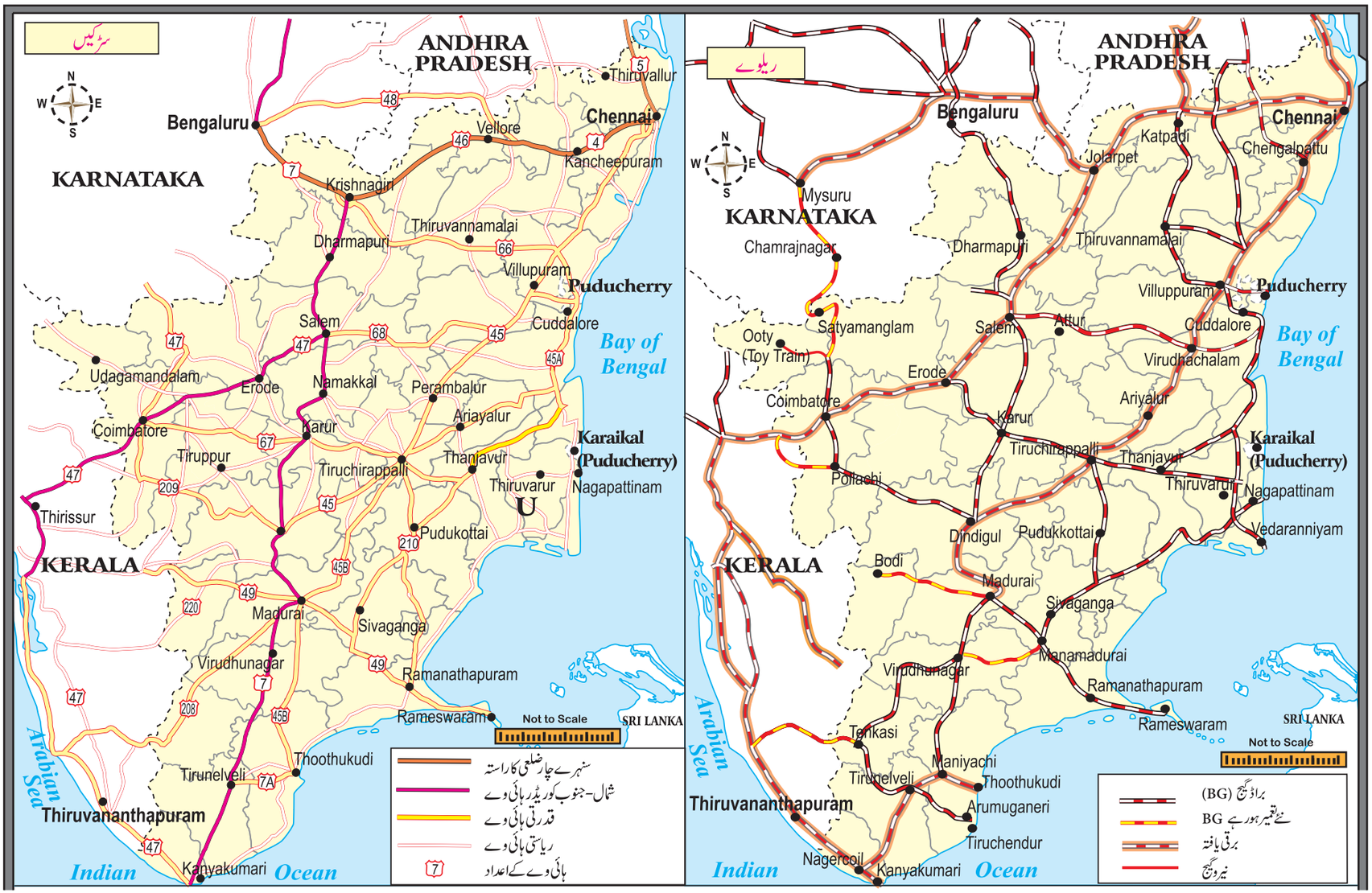

Untitled-1
Wednesday, February 15, 2023 7:59:03 PM

ٹمل ناڈو۔ نقل وحمل

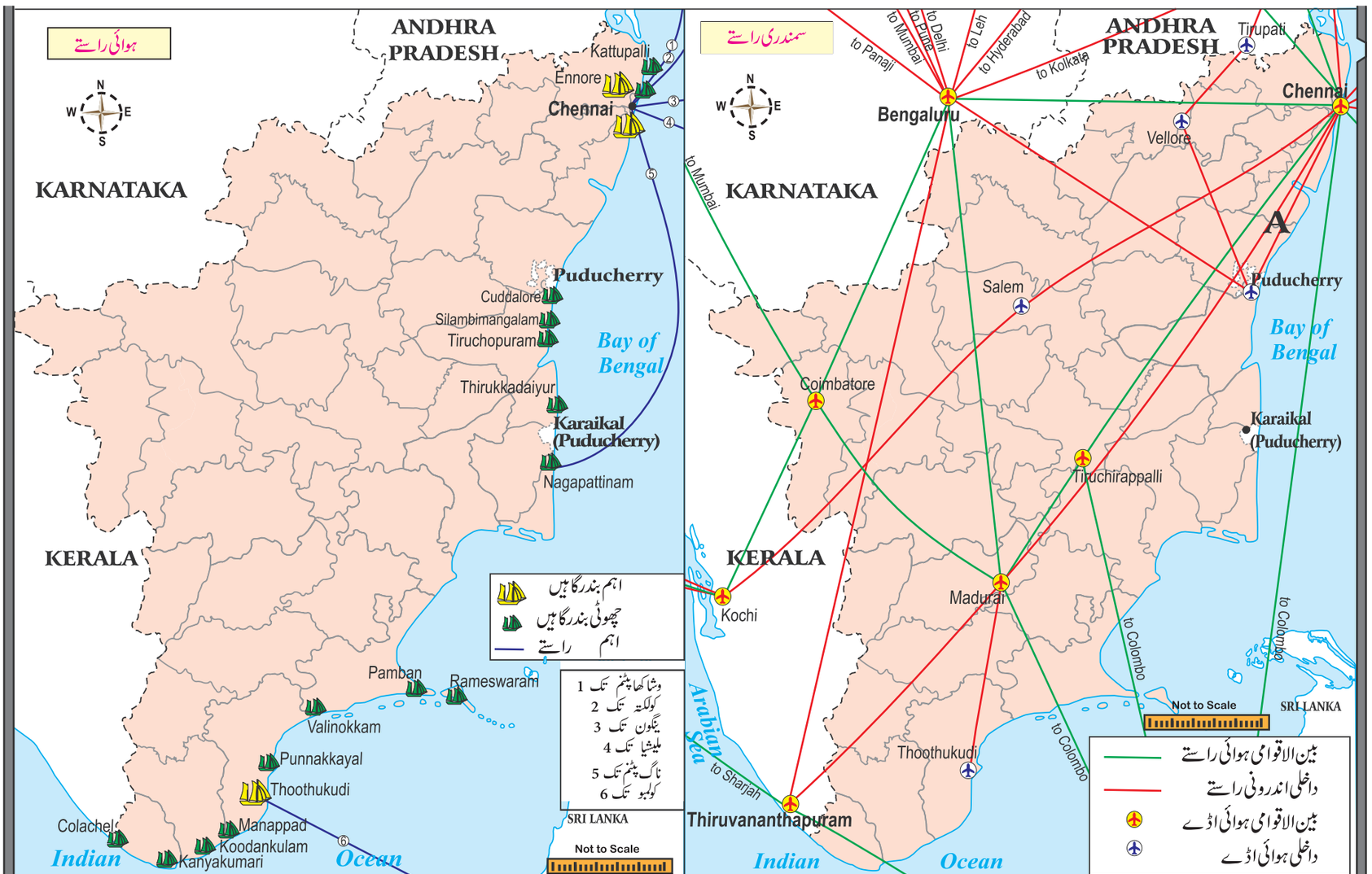

Untitled-1
Wednesday, February 15, 2023 7:59:04 PM

7.13 تجارت Trade

برآمد، درآمد تجارت کے دو اجزاء ہیں۔ برآمد کا مطلب سامان اور خدمات کو غیر ملکی کرنسی کے لئے فروخت کرنا، ملک کی برآمدات میں تمل ناڈو کا 12.2 فیصد حصہ ہے۔ درآمد سے مراد، بیرون ملک میں تیار کرنے والوں سے سامان اور خدمات کو لایا جاتا ہے۔ تمل ناڈو باہر سے بہت سے سامان درآمد کرتا ہے۔ برآمد اور درآمد کی اقدار کے مابین فرق کو تجارت کا توازن کہا جاتا ہے۔

7.14 تامل ناڈو کی درآمدات

Imports of Tamil nadu

مشین جیسے نقل وحمل کا سامان، مشین کے اوزار، غیر برقی مشینری، برقی مشینری، دواسازی کی مصنوعات، پٹرولیم، کھاد اور اخباری کاغذ اس کی بڑی درآمد ہے۔ بڑی بندرگاہوں کے ذریعہ ملک کی تجارت میں ریاست کا تعاون 10.94% فی صد ہے۔

تمل ناڈو کی اہم برآمدات

(i) زرعی مصنوعات	تمباکو، اناج، روئی، شکر، دھان، مونگ پھلی، مسالے اور ترکاریاں
(ii) چمڑے کی مصنوعات	بٹوا، تھیلی، ہاتھوں کی تھیلی، بیلٹ، جوتے اور دستانے
(iii) جواہرات اور زیورات	موتیاں، قیمتی پتھر، سونے کے زیورات، سجاوٹی اور نوادرات
(iv) کیمیائی اشیاء اور متعلقہ مصنوعات	کاغذ، کیمیادی مادہ، ربڑ اور شیشہ

مندرجۂ بالا سے پتہ چلتا ہے کہ تامل ناڈو، جسامت، آبادی، وسائل اور اقتصادی ترقی کے لحاظ سے ہندوستان کی ایک اہم ریاست ہے۔ ریاست میں لوگ اچھی طرح سے محفوظ ہیں۔ ریاستی حکومت کے ذریعہ وقتاً فوقتاً شروع کئے جانے والے نئے منصوبوں نے مختلف شعبوں میں نمایاں ترقی کی ہے۔

خلاصہ

- انسانی جغرافیہ سے مراد انسانی معاشرے کی ترقی کے طریقوں اور ان کے طبیعی ماحول کے سلسلے میں ان کی کارروائی کا مطالعہ ہے۔
- منطقۂ حارّہ کی فصلیں جیسے دھان، باجرہ، دالیں، تیل کے بیج اور باغات کی فصلیں جیسے چاول، کافی، کاجو، ربڑ وغیرہ تمل ناڈو کی اہم فصلیں ہیں۔
- تمل ناڈو میں 55.3% لگنائٹ، 75% ورمی کولائٹ، 69% ڈیونائٹ، 59% گارنٹ، 52% مالبڈنم اور 30% ٹنگ ٹائیم کی کچ دھاتیں موجود ہیں۔

مشق: EXERCISE

1۔ صحیح جواب منتخب کیجئے:

1۔ ڈیلٹا جو جنوبی ہندوستان کا گودام کہلاتا ہے۔

(a) کاویریڈی ڈیلٹا

(b) مہاندی ڈیلٹا

(c) گوداوری ڈیلٹا

(d) کرشنا ڈیلٹا

2۔ تمل ناڈو کے عوام کی دوسری اہم غذا ہے

(a) دالیں (b) باجرا

(c) تیل کے بیج (d) چاول

3۔ تمل ناڈو کا ایک بہت بڑا آبی ترقی منصوبہ

(a) میٹور (b) پاپاناسم

(c) ساتنور (d) تنگا بھدرا

10th ss geo 7. tn population
Saturday, May 30, 2020 12:42:54 PM

4۔ تمل ناڈو کے بڑے اور چھوٹے بندرگاہوں کی تعداد

(a) 3 اور 15

(b) 4 اور 15

(c) 3 اور 16

(d) 4 اور 16

II۔ خالی جگہ بھرتی کیجئے:

1۔ تمل ناڈو کی زراعت اپنے معیشت کا ..... فی صد رکھتی ہے

2۔ ساتنور بند ..... ندی پر تعمیر کیا گیا ہے۔

3۔ ..... کی ہوائی اڈہ ہندوستان میں ممبئی اور دہلی کے بعد تیسرا ہوائی اڈہ ہے۔

4۔ درآمد اور برآمد کے قدر کے درمیان کا فرق ..... کہلاتا ہے۔

III ۔ جوڑ لگاؤ :

1	باکسائیٹ	سلیم
2	جپسم	سیروارائی پہاڑیں
3	لوہا کی کچ دھات	کوئمبتور
4	چونے کا پتھر	ترچراپلی

IV۔ سوال نمبر 1 اور 2 توثیق اور سبب قسم کے ہیں۔

1۔ توثیق (A) کوئمبتور، تروپور اور ایروڈ کا علاقہ تمل ناڈو کے کپڑے کی وادیاں کہلاتا ہے۔

سبب (R) وہ کپڑوں کے ذریعہ ریاست کی اقتصادیت میں ایک اہم حصہ لیتے ہیں۔

(a) A اور R دونوں صحیح ہیں اور A کی وضاحت R کرتا ہے

(b) A اور R دونوں صحیح ہیں اور A کی وضاحت R نہیں کرتا ہے

(c) A درست ہے مگر R غلط ہے

(d) A غلط ہے مگر R درست ہے۔

2۔ توثیق (A) نیلگری تمل ناڈو کا سب سے کم آبادی والا علاقہ ہے۔

سبب (R) یہ تمل ناڈو کے نہایت مغربی حصے میں واقع ہے۔

(a) A اور R دونوں صحیح ہیں اور A کی وضاحت R کرتا ہے

(b) A اور R دونوں صحیح ہیں اور A کی وضاحت R نہیں کرتا ہے

(c) A درست ہے مگر R غلط ہے

(d) A غلط ہے مگر R درست ہے۔

V ۔ مختصر جواب لکھئے:

1۔ تمل ناڈو کے فصلوں کے موسم کی وضاحت کیجئے۔

2۔ کوئمبتور کو تمل ناڈو کا مانچسٹر کیوں کہا جاتا ہے؟

3۔ تمل ناڈو کے اہم کثیر مقصد کے منصوبوں کے نام لکھئے؟

4۔ MRTS کیا ہے؟

5۔ تمل ناڈو کے ہوائی اڈوں اور بندرگاہوں کے ناموں کی فہرست بنائیے۔

VI۔ مندرجۂ ذیل کے درمیان فرق لکھئے:

1۔ سمندری ماہی گیری اور اندرونی ماہی گیری۔

2۔ کھانے کی فصلیں اور غیر خوراک کی فصلیں۔

3۔ سطحی پانی اور زمینی پانی

VII۔ مندرجۂ ذیل کے لئے اسباب بتائیں۔

1۔ کسان غیر نامیاتی کاشت کاری سے، نامیاتی کاشتکاری کی طرف تبدیل ہو رہے ہیں۔

2۔ دیہات کے مقابلے میں شہر گنجان آباد ہیں۔

3۔ کرور کو تمل ناڈو کے کپڑوں کا پایہ تخت کہا جاتا ہے۔

VIII۔ پیرگراف کی شکل میں مندرجۂ ذیل کے جوابات دیں

1۔ تمل ناڈو کی شجرکاری (Plantation Farming) کے بارے میں لکھیں۔

2۔ تمل ناڈو کے آبی وسائل پر ایک نوٹ لکھئے۔

3۔ تمل ناڈو میں معدنیات کی تقسیم سمجھائیں۔

4۔ تامل ناڈو کے گنجان آباد علاقوں کو بتائیں اور اس کی زائد کثافت کی وجہ بتائیں۔

5۔ تمل ناڈو میں دستیاب نقل وحمل کے مختلف طریقوں کی وضاحت کریں

6۔ سڑک کے حفاظتی قوانین کے بارے میں لکھئے۔

100 95 75 25 5 0

10th ss geo 7. tn population
Saturday, May 30, 2020 12:42:55 PM

IX. نقشہ کا مطالعہ:

اہم فصلوں، معدنیات، ڈیموں (بند) ہوائی اڈوں اور بندرگاہوں کے علاقوں کی نشان دہی کریں۔

INTERNET RESOURCES

1. http://www.tn.gov.in/ta/Tamil Nadustate
2. http://www.environment.tn.nic.in/
3. http://agritech.tnau.ac.in/
4. http://www.fisheries.tn.gov.in/
5. https://www.census2011.co.in/census/state/tamil+nadu.html

REFERENCE BOOKS

1. *Geography of Tamil Nadu* by Kumarasamy (2018), Varthamana Publication, T. Nagar, Chennai
2. Kumaraswamy, S.V. (2014). Geography of Tamil Nadu (Tamil Version), Sakthi Abirami Pathipagam, Coimbatore.
3. Statistical Hand Book of Tamil Nadu (2016). Department of Economics and Statistics, Government of Tamil Nadu, Chennai.
4. Mathew, M. (2018). Manorama Yearbook – 2018 (English Version), Manorama Company Ltd., Kottayam.

10th ss geo 7. tn population
Saturday, May 30, 2020 12:42:55 PM

A-Z GLOSSARY فرہنگ الفاظ

Agriculture	زراعت
Back waters	ندی کا پانی جو دریا میں ملتے وقت موجوں کی وجہ سے پیچھے ہٹتا ہے۔
Barter	اشیاء کے تبادلہ کا نظام
Bay	سمندر کا ایک چوڑا خطہ جو زمینی علاقہ کے اندر آیا ہوا ہو۔
Beach	کنکریوں یا ریت والا ساحل جہاں پر زمین اوپر اور پانی نیچے ہو۔
Bhangar	طوفان سے 30 میٹر اونچے سیلابی مٹی کا تودا
Biogas	حیاتیاتی گیس میتھین اور کاربن ڈئی آکسائڈ سے بنی گیس۔
Climate	کسی مقام کی آب وہوا
Commercial Crops	نقدی فصلیں
Cyclone	طوفان
Dams	زراعت اور آبپاشی کے لئے ندی کے آر پار بنائے گئے بند
Delta	ندی کے دہانے میں مثلث نما سیلابی مٹی کی زمین
Density of population	:: آبادی کی کثافت
Distributary	: معاون ندی جو دوبارہ اپنی اصلی ندی کے ملے بغیر سمندر میں جا ملتی ہے۔
Doab	: دو الگ ہونے والی ندیوں کا درمیانی علاقہ
Drought	خشک سالی، سوکھا
Drowning	ڈوب جانا
Economic Activities	اقتصادی کارروائیاں
Endemism	کسی جاندار کا کسی مخصوص علاقہ میں پایا جانا
Estuary	ندی کا دہانہ جو سمندر میں چوڑا ہو کر ملتا ہے
Exports	برآمدات
Flood	سیلاب
Foreign Exchange	غیر ملکی زرمبادلہ
Fossil Fuel	رکازی ایندھن کوئلہ اور پٹرولیم
Harbour	بندرگاہ جسے درآمدات اور برآمدات کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔
Imports	درآمدات
Irrigation	پانی کے ذریعہ پودوں کی آب پاشی
Khadar	وادی میں پائی جانے والی نئی الوویم مٹی، تقریباً ہر سال سیلاب میں آتی ہے۔
Land Slide	پہاڑ کے نیچے کی جانب اچانک بڑے پتھروں کے تودوں کا گرنا۔
Literates	پڑھنے لکھنے کی صلاحیت رکھنے والے افراد۔
Leaching	یہ بارش کے موسم میں ایک عمل ہے جس میں حل شدہ معدنیات بہہ جاتے ہیں۔ جس سے زمین غیر زرخیز ہو جاتی ہے۔
Latitude	عرض البلد فرضی متوازی لکیریں جو گلوب میں مشرق سے مغرب کی جانب چلتی ہیں۔

10th ss geo 7. tn population
Saturday, May 30, 2020 12:42:55 PM

Longitude طول البلد فرضی عمودی لکیریں جو گلوب میں شمال سے جنوب کی جانب چلتی ہیں۔

Mangroves نمک رواداراسدابہار جنگل کا ماحولیاتی نظام بنیادی طور پر منطقہ حارہ اور نیم حارخطہ ساحلی اور ریا بین سمندری علاقوں میں پایا جاتا ہے۔

Manchester شمالی مغربی انگلینڈ کا ایک صنعتی شہر اور میٹرو پولیٹین ضلع رروئی لینن وغیرہ سے بنے گھر کے لئے چادریں، تکیے، یا دسترخوان وغیرہ۔

Meteorology موسمیات کی سائنس

Mineral قدرتی طور پر پایا جانے والی ٹھوس نامیاتی اشیاء

Mixed Farming مخلوط کاشت کاری۔ یہ ایک قسم کی کاشتکاری ہے جس میں فصلوں کی نشوونما اور زمین کے حصول میں بیک وقت مویشی پالنا مشکل ہے۔

Monsoon مانسون، موسم

Multipurpose Project کئی مقاصد کے لئے دریاؤں کے آر پار ڈیم کو تعمیر کرنے کا مقصد

Natural Resources قدرتی وسائل وہ اشیاء یا چیز جو فطرت میں پائے جاتے ہیں اور معاشی فائدہ کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

Open Forest کھلے جنگلات دس سے چالیس فی صد کے درمیان چھت کی کثافت والی جنگل کا احاطہ کرنے والی زمینیں۔

Ore کچ دھات : یہ ایک زیادہ قیمتی معدنیات کے ساتھ زمین کی پرت میں جمع شدہ پرت ہے۔

Pass - درّے پہاڑوں کے درمیان راستہ

Peninsula - تین طرف پانی سے گھری زمین - جزیرہ نما

Perennial Rivers وہ دریا جو سال بھر بہتے ہیں اور پانی کا مستقل ذریعہ رکھتے ہیں۔

Plantation agriculture بڑے پیمانے پر ایک ہی فصل کے ساتھ اچھی طرح سے منظم کاشتکاری یہ ایک سرمایہ کاری کی کاشتکاری ہے ۔چائے، کافی اور ربڑ بڑے پیمانے کے باغ کی فصلیں ہیں۔

Plateau سطح مرتفع نسبتاً ایک چپٹی زمین کا وسیع اراضی والا علاقہ

Population آبادی کسی مخصوص ملک، علاقہ یا مقام میں رہنے والے تمام افراد

Population Census ایک مخصوص وقفے پر کسی خطے کی معاشی اور معاشرتی خصوصیات کے ساتھ آبادی کا سرکاطور پر گنتی

Population Density آبادی کی کثافت خاص طور پر فی مربع کلومیٹر کے علاقے میں فی یونٹ

Port بندرگاہ کا تجارتی علاقہ جہاں بحری جہاز سامان اتارتے یا چڑھاتے ہیں۔

Protected Forest ایسا علاقہ جس میں ہندوستان جنگلاتی ایکٹ یا دیگر ریاستی جنگلاتی ایکٹ کی دفعات کے تحت مطلع کیا گیا ہے، جس کی پیداوار محدود ہے۔ محفوظ جنگل میں تمام کارروائیوں کی اجازت ہے جب تک کہ ممنوع نہ ہو۔

Regions علاقے کسی ملک یا دنیا کا ایک مخصوص علاقہ جہاں کی چند خصوصیات ہوتی ہیں مگر محدود سرحدیں نہیں۔

Reserved Forest ایک ایسا علاقہ جس میں ہندوستانی جنگل ایکٹ یا دیگر ریاستی جنگلاتی کارروائیوں کی دفعات کے تحت تشکیل دیا گیا ہے جس میں مکمل طور پر تحفظ ہے، مخصوص جنگلات میں جب تک محکمہ کی اجازت نہ ہو تمام کارروائیاں ممنوع ہیں۔

10th ss geo 7. tn population
Saturday, May 30, 2020 12:42:56 PM

Reservoirs پانی کی فراہمی کے ایک ذریعہ کے طور پر استعمال ہونے والی ایک بڑی قدرتی یا مصنوعی جھیل۔

Sedimentary rock تہہ نشین چٹان ایک چٹان جو تلچھٹ کے استحکام سے تشکیل دی گئی ہے۔

Sex ratio جنسی تناسب ہر ہزار مردوں پر عورتوں کی تعداد

Season - موسم

Soil مٹی، زمینی سطح کی اوپری تہہ ہے جس میں معدنیات، نامیاتی مادہ، زندہ عضویات اور پانی

Soil Conservation مٹی کو کٹاؤ سے روکنا اور اس کی زرخیزی کو محفوظ کرنا۔

Soil erosion مٹی کا کٹاؤ سب سے اوپر کی مٹی کو ہٹانا۔

Solar Power سورج سے گرمی کو بجلی میں تبدیل کرنا۔

Stampede بھڈگڑ/بھیڑ ایسی صورت حال جس میں جانوروں یا لوگوں کی ایک بڑی تعداد بے قابو ہو کر ایک ہی سمت میں دوڑے جانے پر چوٹیں اور موت واقع ہو رہی ہیں۔

Standard Time معیاری وقت کسی ممالک کے مرکزی میریڈین کا مقامی وقت

Strait آبنائے پانی کا ایک تنگ راستہ جو دو سمندر یا دو دیگر بڑے علاقوں کو آپس میں جوڑتا ہے۔

Subcontinent ایک براعظم کا بہت بڑا علاقہ جو براعظم کے باقی حصوں سے الگ کھڑا ہے اور براعظم کی تقریباً تمام خصوصیات کے حامل ہے۔

Subsintence یہ کھیتی باڑی کی ایک قسم ہے جس میں اگائی جانے والی فصلیں اس کنبے کے ذریعہ فروخت ہوتی ہیں، جن کو فروخت

Intensive Farming کرنے کیلئے تھوڑا سا زائد خرچ ہوتا ہے۔

Thermal Power Station کوئلہ یا تیل کو جلا کر بجلی پیدا کرنے والا کارخانہ

Tributary ایک ندی یا جھرنا جو اپنے پانی کو اہم ندی کو فراہم کرتی ہے۔

Tropical cyclone ایک مقامی، انتہائی، شدید کم دباؤ والا ہوا کا نظام، جو منطقہ حارہ سمندروں پر اور سمندری طوفان کی ہواؤں کے ساتھ بنتا ہے۔

Unclassed Forest ایک ایسا علاقہ جو جنگل کے طور پر درج کیا گیا ہے لیکن محفوظ یا جنگل کے زمرے میں شامل نہیں ہے۔

UNESCO World, Heritage Site عالمی آثار قدیمہ کا تحفظ کردہ مقام : سیارے کے مرکزی کا حولیاتی نظام کی نمائندگی کرنا جس میں جینیاتی وسائل کو تحفظ فراہم یا جائے گا اور جہاں ماحولیاتی نظام پر تحقیق کے ساتھ ساتھ نگرانی اور تربیت کا کام بھی انجام دیا جا سکے۔

Weather - موسم

Wild life - جنگلاتی زندگی

10th ss geo 7. tn population
Saturday, May 30, 2020 12:42:56 PM

تمدّن

CIVICS

10th ss civ unit 1 Fin
Saturday, May 30, 2020 1:15:35 PM



اکائی -1

ہندوستانی آئین

Indian Constitution

سیکھنے کے مقاصد

- ہندوستانی آئین بنانے کے بارے میں جاننے کے لئے
- ہندوستانیآئین کی اہم خصوصیات کو جاننے کے لئے
- بنیادی حقوق اور فرائض کو سمجھنے کے لئے
- ریاستی پالیسی کے ہدایات کے اصولوں کو جاننے کے لئے
- مرکز-ریاستی تعلقات اور ہنگامی صورتحال کو سمجھنے کے لئے

تعارف Introduction

آئین (دستور) ایک ملک کا بنیادی قانون ہے جس میں بنیادی اصولوں کی عکاسی کی جاتی ہے، جس کی بنیاد پر اس ملک میں حکومت کی جاتی ہے۔ یہ قوم کی ترقی کی سواری ہے۔ خاص طور پر، یہ حکومت کے مختلف اداروں اور یونین اور ریاستوں کے درمیان قوتوں کی تقسیم کے ڈھانچہ سے متعلق بحث کرتا ہے۔ آئین کا تصور پہلے امریکہ میں ہوا تھا۔

1.1 آئین کی ضرورت The Need for a Constitution

تمام جمہوری ممالک میں ایک آئین ہے جو اُن پر کنٹرول کرتا ہے۔ ایک آئین میں بعض اصول بیان ہوتے ہیں، جو کسی بھی شہری کو جو اس ملک میں رہنے کے خواہش مند ہیں، ان پر پابند ہونا پڑتا ہے۔ ایک آئین ہمارے معاشرے کی بنیادی نوعیت کو بتاتا ہے۔

1.2 ہندوستان کے آئین (دستور) کی تیاری Making of Indian Constitution

کابینہ کے مشن پلان، 1946 کے تحت قائم اسمبلی کی طرف سے بھارت کا آئین نافذ کیا گیا۔ اسمبلی میں 389 ارکان شامل تھے جس میں صوبوں (292)، ریاستوں (93)، چیف کمشنر کے صوبوں (3) اور بلوچستان (1) کے ارکان شامل تھے۔ اسمبلی نے اپنی پہلی نشست 9 دسمبر 1946ء کو منعقد کی۔ ڈاکٹر سچیدانند سنہا (Dr.Sahchidanandha Sinha) سب سے قدیم ترین رکن اسمبلی، اس کے عارضی صدر کے طور پر منتخب کیے گئے۔ جب کام جاری رہا تو ڈاکٹر سچیدانند سنہا کی وفات ہوگئی۔ اس کے بعد ایچ. سی. مکھرجی (H.C. Mukherjee) اور وی.ٹی.کرشنا ماچاری (V.T. Krishnamachari) دونوں اسمبلی کے نائب صدر کے طور پر منتخب ہوئے۔ اجلاس میں 166 دن کے ملاقاتوں کے ساتھ گیارہ نشستیں منعقد ہوئیں۔ بحث کے دوران 2473 ترمیم پیش کئے گئے۔ ان میں سے بعض کو قبول کیا گیا۔ اسمبلی نے مختلف کمیٹیوں کے ذریعے کام کیا اور ڈاکٹر بی. آر. امبیڈکر (Dr.Ambedhkar) کی صدارت کے تحت مسودہ کمیٹی کی طرف سے آئین کا مسودہ تیار کیا گیا۔ ڈاکٹر بی. آر. امبیڈکر ''بابائے دستورِ ہند'' کے طور پر تسلیم کیے جاتے ہیں۔



ڈاکٹر بی. آر. امبیڈکر

10th ss civ unit 1 Fin
Saturday, May 30, 2020 1:15:36 PM

عوام، پریس، صوبائی اسمبلیوں، اور دیگروں کی طرف سے مسودہ کی بات چیت کرنے کے بعد، آئین کو 26/نومبر، 1949ء میں اپنایا گیا، جس میں تمہید (Preamble)، 22 حصے (parts)، 395 دفعات (Articles)، 8 جدول (Schedules) شامل تھے۔ مسودہ شدہ آئین 26/جنوری 1950ء کو نافذ ہو گیا۔ یہ دن جمہوریہ کا دن کے طور پر جانا جاتا ہے۔ یہ ہر سال منایا جا رہا ہے۔

OFT49

پریم بہاری نارائن رائے زادہ، ہندوستانی آئین کے خوش نویس تھے۔ اصل آئین Italic style میں ان کے ہاتھوں سے لکھا ہوا تھا

کیا تم جانتے ہو؟

1.3 ہندوستانی آئین کی اہم خصوصیات
Salient features of Indian Constitution

- یہ دنیا کے تمام تحریر کردہ قوانین میں سب سے زیادہ طویل ہے۔
- اس نے مختلف ممالک کے قوانین سے اس کے بہت سے شرائط کو مستعار لیا ہے۔
- مذہبی طور پر سخت اور جزوی طور پر لچکدار ہے۔
- یہ حکومت کے وفاقی نظام کو قائم کرتا ہے۔
- یہ نہ صرف مرکز میں بلکہ ریاستوں میں بھی عمل پذیر ہے۔
- یہ ہندوستان کو ایک غیر مذہبی ریاست کے طور پر بناتا ہے۔
- یہ ایک آزاد عدلیہ فراہم کرتا ہے۔
- عالمی بالغ حق رائے دہندگی (Universal Adult Franchise) کو پیش کرتا ہے اور کسی بھی امتیاز کے بغیر 18 سال سے اوپر تمام شہریوں کو ووٹ دینے کا حق دیتا ہے۔

1.4 تمہید Preamble

انگریزی اصطلاح 'پری ایمبل' سے مراد آئین کا تعارف یا پیشگی ہے۔ یہ آئین کے نظریات، مقاصد اور بنیادی اصول پر مشتمل ہے۔ اس میں آئین کا خلاصہ یا جوہر شامل ہے۔ اس کی بڑی اہمیت ہے اور اسے 'آئین کی کلید' کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

ہندوستان کی آئین کی تمہید جواہر لال نہرو کی طرف سے تیار کردہ 'مقصد قرار داد' پر مبنی ہے، جو 22/جنوری، 1947ء کو حلقہ اسمبلی نے اپنایا تھا۔ یہ ایک بار 42/ویں آئینی ترمیم ایکٹ 1976ء کے ذریعے اصلاح کر دی گئی، جس میں تین نئے الفاظ کو شامل کیا گیا - اشتراکی (socialist)، لا مذہبی (secular)، اور سالمیت (integrity)۔

تمہید 'ہم ہندوستان کے لوگ' جملے کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ یہ واضح طور پر اظہار کرتا ہے کہ آئین نے ہندوستان کے عوام سے اپنا اختیار حاصل کیا ہے۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ بھارت کے لوگ ہمارے آئین کا ذریعہ ہیں۔ ہمارے آئین کی تمہید یہ ظاہر کرتی ہے کہ بھارت ایک خود مختار، اشتراکیت پسند، لا مذہبی، عوامی اور جمہوریہ ہے۔ اس کا مقصد تمام ہندوستانی شہریوں کے سماجی، آزادی اور سیاسی انصاف کو محفوظ رکھنا ہے۔

1789ء میں فرانسیسی انقلاب کے دوران، آزادی، مساوات اور برادری اہم نعرے تھے۔ ان کو ہمارے آئین کی تمہید میں اہمیت دی گئی ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

1.5 شہریت Citizenship

لفظ 'شہری' انگریزی میں (Citizen) لاطینی اصطلاح سیوس (Civis) سے حاصل کیا گیا ہے، جس کا مطلب شہر ریاست کی رہائش ہے۔ ہندوستان کا آئین پورے بھارت کے لیے ایک واحد اور برابر شہریت فراہم کرتا ہے۔ آئین کے حصے II کی دفعات 5 سے 11 شہریت سے متعلق ہیں۔

شہریت کی دفعہ (1955ء)

1955ء کی شہریت ایکٹ آئین کے آغاز کے بعد حقوق شہریت کے حاصل کرنے اور کھونے کے بارے میں فراہم کرتا ہے۔ اس ایکٹ میں اب تک 9 بار ترمیم ہوئی ہے۔ اصل میں، شہریت کی ایکٹ (1955) مشترکہ شہریت کے لیے بھی فراہم کی۔ لیکن یہ فراہمی شہریت (ترمیم) ایکٹ 2003 کی طرف سے ترمیم کی گئی۔

شہریت حاصل کرنا شہریت ایکٹ، 1955 کے مطابق، اس کو مندرجہ ذیل طریقوں سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

1۔ **پیدائش سے (By Birth)**: 26/جنوری 1950ء میں یا اس کے بعد ہندوستان میں پیدا ہونے والے تمام افراد پر اپنے شہریوں کی حیثیت سے سلوک کیا جاتا ہے۔

2۔ **نسل کی طرف سے (By Descent)**: 26/جنوری 1950ء کو یا اس کے بعد ہندوستان کے باہر پیدا ہونے والا ایک شخص، اگر اس کا والد اس کی پیدائش کے وقت بھارت کا ایک شہری تھا تو بچہ بھی بھارت کا شہری ہوگا

3۔ **عمل اندراج کے ذریعے (By Registration)**: ایک شخص مناسب اختیار کے ساتھ رجسٹریشن کر کے ہندوستان کی شہریت حاصل کر سکتا ہے۔

4۔ **قومیت کے ذریعے (By Naturalisation)**: بھارت کی حکومت کو قدرتی طور پر اپنانے کی درخواست پر غیر ملکیوں کو ہندوستانی

10th ss civ unit 1 Fin
Saturday, May 30, 2020 1:15:37 PM

شہریت حاصل ہوسکتی ہے۔

5۔ علاقے کے شامل ہونے سے (By Incorporation of Territory): بھارت کے علاقے میں ایک مخصوص علاقے کو شامل ہونے کی صورت میں، بھارت کی حکومت اس علاقے کے افراد کو وضاحت کرے گی کے وہ ہندوستان کا شہری ہے یا نہیں۔

شہریت کا کھونا Loss of Citizenship

1955ء کی شہریت ایکٹ کے تحت یا اس سے پہلے اس کی شہریت سے محروم کرنے کے تین طریقے بیان کرتا ہے جیسے دستبرداری، خاتمہ، اور محرومی

1۔ یہ رضا کارانہ طور پر ایک شہری کی طرف سے چھوڑ دیا جاسکتا ہے۔

2۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے ملک کی شہریت حاصل کرے تو یہ ختم ہوسکتی ہے

3۔ مرکزی حکومت ایک قدرتی شہری سے محروم ہوسکتا ہے اگر اسے یقین ہوگیا کہ دھوکہ سے شہریت حاصل کی گئی ہو یا مواد کے حقائق کو چھپانا یا دشمن ممالک کے ساتھ تجارت میں یا اگر شخص دو سال کی مدت کے لئے قید کی سزا دی گئی ہو۔

1.6 بنیادی حقوق Fundamental Rights

آئین کے حصہ III میں بنیادی حقوق کے دفعات 12 سے 35 تک محفوظ کیا ہے۔ اس سلسلے میں، آئین سازوں نے امریکہ کے آئین سے حاصل کیں۔ اصل میں، آئین سات بنیادی حقوق فراہم کرتا ہے۔ اس وقت صرف 6 بنیادی حقوق ہیں۔ آئین کے حصہ III کو بھارت کے میگنا کارٹا (Magna Carta) کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ جبکہ بنیادی حقوق تمام افراد کے لئے دستیاب ہیں، بعض مخصوص حقوق صرف بھارتی شہریوں کے لئے دستیاب ہیں۔

آئینی چارہ کار کا حق (دفعہ 32)
(Right to Constitutional remedies (Article 32)

ایک عدالت کے ذریعے اس کے مہر کے تحت لکھا گیا حکم یا فرمان کو حکم نامہ (Writ) کہتے ہیں۔ یہ عدالت کے احکامات میں فرمان یا کچھ اعمال انجام دینے یا منع کرنے کی نوعیت میں بیان کیا جاتا ہے۔ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ دونوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ پانچ قسم کے حکم نامے جیسے پروانہ حاضری ملزم (Habeas Corpus)، روبکار عدالت عالیہ (Mandamus)، ممانعت (Prohibition)، طلب سند (quo warranto)، مسل طلبی (Certiorari) کو جاری کرے۔ لہذا سپریم کورٹ کو ''آئین کا محافظ'' کہا جاتا ہے۔ ڈاکٹر امبیڈکر کے مطابق، آرٹیکل 32 ''آئین کا دل اور روح'' ہے۔

(a) پروانہ حاضری ملزم (Habeas Corpus): غیر قانونی گرفتاری سے لوگوں کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔

(b) روبکار عدالت عالیہ (Mandamus): یہ درخواست دہندگان کی حفاظت کرتا ہے جسے قانونی مدد کی ضرورت ہوتی ہے کام کو متعلقہ سرکاری حکام کی طرف سے کیا جائے۔

(یا) وہ حکم نامہ جو عدالتِ عالیہ کی جانب سے عدالتِ ماتحت، کارپوریشن یا فرد کے نام جاری ہوتا ہے۔

(c) ممانعت (Prohibition): یہ اپنی ماتحت عدالت کو اختیار سے باہر کام کرنے سے منع کرتا ہے۔

(d) مسل طلبی (Certiorari): ماتحت عدالت کی طرف سے جاری ایک حکم کو اس کے دائرہ اختیار کو ختم کر کے مسترد کرتا ہے۔

(e) طلب سند (quo warranto): غیر قانونی طریقے سے عوامی دفتر پر زبردستی قبضہ جماتا ہے۔

بنیادی حقوق کی منسوخی

جب صدر ہند دفعہ 352 کے تحت ایمرجنسی کے نفاذ کا اعلان کرتا ہے تو دفعہ 19 کی تمام آزادیاں خود بخود منسوخ ہوجاتی ہیں۔ صدر دیگر بنیادی حقوق کو بھی مخصوص آرڈروں کے ذریعہ منسوخ کرسکتا ہے۔ ان احکام کو پارلیمنٹ سے منظوری ملنی چاہئے۔ مگر وہ دفعات 20 اور 21 میں دئے گئے حقوق کو ہر حال میں منسوخ نہیں کرسکتا۔ (جان اور شخصی آزادی کا تحفظ)

بنیادی حقوق اور ریاستی پالیسی کے رہنما اصولوں کے درمیان فرق
Differences between Fundamental Rights and Directive Principles of State Policy

بنیادی حقوق	ریاستی پالیسی کے رہنما اصول
• یہ امریکہ کے آئین سے حاصل کیا گیا۔	• یہ آئرلینڈ کے آئین کے تیار کیا گیا تھا۔
• یہاں تک کہ حکومت ان حقوق کو کم یا دور نہیں کرسکتے۔	• یہ حکومت کے لیے صرف ہدایات ہیں۔
• یہ عدالت کی طرف سے نافذ ہیں	• یہ کسی عدالت میں نافذ نہیں ہیں۔
• اس کی قانونی پابندیاں ہیں۔	• ان کے اخلاقی اور سیاسی پابندیاں ہیں۔
• یہ خود ملک میں سیاسی جمہوریت کو مضبوط بناتی ہے۔	• ان اصولوں پر عمل درآمد سماجی اور اقتصادی جمہوریت کو یقینی بناتا ہے

10th ss civ unit 1 Fin
Saturday, May 30, 2020 1:15:38 PM

1۔ مساوات کا حق :



دفعہ14: قانون کے آگے سب برابر ہیں۔
دفعہ 15 : مذہب، نسل، ذات، جنس یا پیدائش کی جگہ کی بنیاد پر علحیدہ کرنے سے ممانعت.
دفعہ16 : عوامی ملازمت کے معاملات میں یکساں مواقع۔
دفعہ17 : چھوت چھات کا خاتمہ
دفعہ18 : فوجی اور تعلیمی کے سوا لقب کا خاتمہ

II۔ حق آزادی



دفعہ 19 : تقریر، اظہار، جمع ہونا، حرکت، اور پیشہ وغیرہ س متعلق بعض حقوق کا تحفظ
دفعہ20 : اثبات جرم کے بارے میں تحفظ
دفعہ21 : جان اور شخصی آزادی کا تحفظ
دفعہ 1A 2:ابتدائی تعلیم کا حق
دفعہ22 :بعض صورتوں میں گرفتاری اور نظر بندی سے تحفظ

III۔ استحصال کے خلاف حق



دفعہ23 : انسانوں کی تجارت اور جبری خدمت کی ممانعت
دفعہ24 : بچوں کو کارخانوں وغیرہ میں مامور کرنے کی ممانعت

IV۔ مذہب کی آزادی کا حق



دفعہ 25 : آزادی ضمیر اور مذہب کو آزادانہ قبول کرنے اور اس کی پیروی اور تبلیغ کی آزادی
دفعہ 26 : مذہبی امور کے انتظام کی آزادی
دفعہ27 : کسی خاص مذہب کے فروغ کے لئے ٹیکس ادا کرنے کے بارے میں آزادی
دفعہ28 : بعض تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم پانے یا مذہبی عبادت کے بارے میں آزادی۔

V۔ ثقافتی اور تعلیمی حقوق



دفعہ 29 : اقلیتوں کی زبان، تحریر اور ثقافت کا تحفظ
دفعہ 30 : اقلیتوں کو تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کا انتظام کرنے کا حق

VI۔آئینی چارہ کار کا حق



دفعہ32 : اس حصہ کے ذریعہ عطا کئے ہوئے حقوق کے نفاذ کے لئے چارہ کار۔

کیا تم جانتے ہو؟

44ویں ترمیمی ایکٹ 1978ء کے تحت جائیداد کا حق (دفعہ 31) کو منسوخ کر دیا گیا۔آئین کے حصہ XII کی دفعہ 300-A کے ذریعہ اسے جائز حق قرار دیا گیا ہے۔

ان اسٹامپوں میں موجود تصویروں میں کن بنیادی حقوق کی عکاسی کی گئی ہے؟



10th ss civ unit 1 Fin
Saturday, May 30, 2020 1:15:39 PM

1.7 ریاستی پالیسی کے رہ نما اصول (Directive principles of State Policy)

آئین کے حصہ IV کے دفعات 36 سے 51 تک میں ریاستی پالیسی کے رہ نما اصول بتائے گئے ہیں۔ ان میں کوئی درجہ بندی نہیں ہے۔ تاکہ اس کے مواد اور رہ نمائی کی بنیاد پر اس کو تین اہم درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ سوشیالسٹک، گاندھین اور لبرل انٹلکچول۔ ان اصولوں کو کورٹ سے زور نہیں دیا جاسکتا۔

مگر یہ ملک کو چلانے کے لئے بنیاد ہیں۔ قانون سازی کے دوران حکومت کو چاہئے کہ ان اصولوں کا لحاظ رکھے۔ ان کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ لوگوں کی سماجی فلاح و بہبودی ہو۔ ڈاکٹر امبیڈکر نے ان اصولوں کی وضاحت ہندوستان کے آئین کی ''اہم خصوصیات'' سے کی ہے۔

2002ء کے 86 ویں ترمیم شدہ دفعہ کے تحت دستور کی دفعہ 45 اور دفعہ 21A کے تحت ابتدائی تعلیم کو بنیادی حق بتایا گیا ہے۔ رہ نما اصول یہ بتاتے ہیں کہ ریاست کے تمام بچوں کو ابتدائی چھ سال نگہبانی اور تعلیم کا پورا انتظام کرے۔

1.8 بنیادی فرائض Fundamental Duties

ہندوستانی آئین میں بنیادی فرائض سابقہ یو.ایس.آر (USSR) کے آئین سے لئے گئے ہیں۔ 1976ء میں بنیادی فرائض پر سفارشات کرنے کے لئے، کانگریس پارٹی نے سردار سورن سنگھ کمیٹی (Sardar Swaran Singh Committee) قائم کی۔ 42 ویں ترمیم ایکٹ 1976 نے شہریوں کی اپنی ذمہ داریوں کو ہمارے آئین میں شامل کیا، جس کو بنیادی فرائض کہا گیا۔ ترمیم نے آئین میں ایک نیا حصہ 4A شامل کیا۔ یہ نیا حصہ صرف یہ ایک دفعہ پر مشتمل ہے یعنی دفعہ 51A جو پہلی مرتبہ شہریوں کے 10 بنیادی فرائض کا کوڈ مقرر کیا۔

بنیادی فرائض کی فہرست
List of Fundamental Duties

دفعہ 51A بھارت کے ہر شہری کے فرض کو اعلان کرتا ہے۔

a) آئین کی اطاعت کرنا اور اس کے نظریات اور اداروں، قومی پرچم، قومی ترانہ کا احترام کرنا۔



b) عظیم نظریات جس نے آزادی کے لیے قومی جدوجہد کو متاثر کیا ان کو فروغ دینا اور ان پر عمل کرنا۔

c) بھارت کا اقتدار، اتحاد اور سالمیت کو برقرار رکھنا اور حفاظت کرنا۔

d) جب بھی بلایا جائے تو ملک کی حفاظت کرنا اور خدمت فراہم کرنا۔

e) مذہبی اور لسانی اور علاقائی یا شعبہ واری تعصب کو دور رکھ کر، بھارت کے تمام لوگوں کے درمیان ہم آہنگی اور بھائی چارہ کے مزاج کو فروغ دینا۔ عورتوں کی عزت و عظمت کا خیال رکھنا۔

f) ہماری مجموعی ثقافت کی قیمتی میراث کی قدر اور حفاظت کرنا۔

g) جنگل، جھیل، ندیاں اور جنگلاتی زندگی سمیت قدرتی ماحول کی حفاظت کرنا اور بہتر بنانا اور زندہ مخلوق پر شفقت کرنا۔

h) سائنسی نوعیت، انسانیت اور تحقیقات اور اصلاحات کرنے کا مزاج پیدا کرنا۔

i) عوامی جائیداد کی حفاظت اور تشدد کا خاتمہ کرنا۔

j) انفرادی اور اجتماعی سرگرمیوں کے تمام شعبوں میں بہتری کی کوشش کرنا، تاکہ ملک مسلسل کوشش اور کامیابی کی اعلی سطح تک پہنچ جائے۔

k) 6 تا 14 سال کی عمر کے درمیان اپنے بچوں کو تعلیم کا موقع فراہم کرنا۔ (86 ویں آئینی ترمیم ایکٹ، 2002 گیارہویں بنیادی فرائض 51A(k) کے تحت بھارت کے تمام شہری یا والدین 6 تا 14 سال کی عمر کے درمیان کے اپنے بچوں کو تعلیم کے مواقع فراہم کرنا چاہئے)

1.9 مرکزی-ریاستی تعلقات Centre-State Relations

قانون سازی کے تعلقات Legislative relations

مرکزی پارلیمان کو پوری طرح یا بھارت کے علاقے کے کسی بھی حصے کے لئے قانون سازی کی طاقت ہے جس میں نہ صرف ریاست بلکہ یونین علاقے بھی شامل ہیں یا وقتی طور پر کسی دوسرے علاقے کو جو بھارت کے علاقے میں شامل ہے۔ آئین کی ساتویں جدول میں تین فہرستیں یعنی مرکزی یونین کی فہرست، ریاست کی فہرست اور معاون

10th ss civ unit 1 Fin
Saturday, May 30, 2020 1:15:40 PM

فہرست شامل ہیں، جن میں حسب ترتیب 97، 66 اور 47 اجزاء شامل ہیں۔ پارلیمان یونین کی فہرست میں شمار ہونے والے مضامین پر قانون سازی کرنے کے لئے تعمیل کنندہ طاقت حاصل کرتی ہے۔ ریاستی قانون ساز کو ریاستی فہرست پر قانون سازی کا حق ہے۔ پارلیمانی اور ریاستی متفقہ طور پر دونوں کو معاہدے کی فہرست میں موجود موضوع پر قانون سازی کی طاقت ہے۔ معاہدے کی فہرست میں ایک موضوع پر ریاست اور یونین کے قانون کے درمیان تنازعے کے معاملے میں، پارلیمنٹ کا قانون غالب ہوجاتا ہے۔

اس وقت یونین کی فہرست، ریاستی فہرست اور معاون فہرست میں حسب ترتیب 100، 61، اور 52 اشیاء موجود ہیں۔ 1976 کے 42 ویں ترمیم شدہ ایکٹ، نے پانچ مضامین یعنی تعلیم، جنگل، وزن اور پیمائش، جنگلی جانوروں اور پرندوں کی حفاظت اور انصاف کی انتظامیہ؛ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے علاوہ تمام عدالتوں کے قانون اور تنظیم کو ریاستی فہرست سے معاون فہرست میں منتقل کردیا ہے۔

انتظامی تعلقات Administrative relations

ریاست کی انتظامیہ کا اختیار اپنی ریاست یا علاقہ ہی تک محدود ہے اور اس کے متعلق قانون سازی کا اختیار انہیں ہے، جب کہ یونین کو خصوصی انتظامیہ کا اختیار ہے۔ (1) اس کے متعلق قانون سازی کرنے کے لیے پارلیمان کو خصوصی طاقت ہے (2) کوئی معاہدہ یا سمجھوتہ سے اس کو عمل کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔

مالی تعلقات Financial relations

حصہ XII کے دفعات 268 تا 293 مرکزی اور ریاستوں کے درمیان مالی تعلقات کے بارے میں بحث کرتے ہیں۔ آئین کی جانب سے، مرکزی اور ریاستی حکومت مختلف قسم کے ٹیکس کو نافذ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں، اور مرکزی حکومت کی طرف سے بعض محصول عائد کر کے جمع کئے جاتے ہیں اور آئین کے دفعہ 280 کے تحت صدر کی طرف سے مقرر مالیاتی کمیشن کی سفارش پر مبنی مرکز اور ریاستوں کے درمیان تقسیم کیا جاتا ہے۔

مرحوم وزیراعظم اندرا گاندھی نے مرکزی-ریاست تعلقات کی تحقیقات کرنے کے لئے 1983ء میں سرکاریا کمیشن (Sarkaria Commission) کو مقرر کیا۔ مرکزی حکومت نے کمیشن کے 247 سفارشات میں سے 180 سفارشات کی تعمیل کی ہے۔ 1990 میں ریاستوں کے مابین کونسل کا قیام ان میں سب سے اہم ہے۔

1969ء میں، تامل ناڈو حکومت نے ڈاکٹر پی۔ وی۔ راجہ منّار کی صدارت میں مرکزی-ریاستی تعلقات کے پورے سوال کا جائزہ لینے کے لئے تین رکنی کمیٹی مقرر کی۔

1.10 سرکاری زبان Official Language

آئین کے حصہ XVII کی دفعات 343 تا 351، سرکاری زبانوں کے بارے میں بحث کرتے ہیں۔ ابتدائی طور پر، آئین نے 14 علاقائی زبانوں کو تسلیم دیا جس کو آٹھویں جدول میں شامل کیا گیا ہے۔ اس وقت 22 زبانوں کو تسلیم کیا جارہا ہے۔

کارروائی

آئین کے آٹھویں جدول میں تسلیم شدہ زبانوں کی فہرست تیار کیجیے۔

2004ء میں، ہندوستان حکومت نے زبانوں کی نئی قسم جنہیں ''قدیم مستند زبانیں'' (Classical Languages) کہا جاتا ہے، ان کا اعلان کیا ہے۔ اب تک چھ زبانوں کو کلاسیکی زبانوں میں شمار کیا گیا ہے۔ ٹمل (2004)، سنسکرت (2005)، تیلگو (2008)، کنڈا (2008)، ملیالم (2013) اور اوڈیا (2014) کو عطا کی گئی۔

1.11 ہنگامی حالات میں اختیارات Emergency Provisions

قومی ہنگامی صورتحال (دفعہ 352) National Emergency (Article 352)

اگر صدر کو یقین ہوجائے کہ جنگ، بیرونی جارحیت یا مسلح بغاوت کی وجہ سے بھارت کی سلامتی کو خطرہ ہے یا سر پر چھایا ہوا خطرہ یا دھمکی ہو تو دفعہ 352 کے تحت صدر ہنگامی صورتحال کا اعلان کرسکتا ہے- جنگ یا بیرونی جارحیت کی بنیاد پر جب قومی ہنگامی صورتحال کا اعلان کیا جاتا ہے تو یہ بیرونی ہنگامی حالت ہوگی۔ دوسری طرف مسلح

10th ss civ unit 1 Fin
Saturday, May 30, 2020 1:15:41 PM

بغاوت کے بنیاد پر ہنگامی صورتحال اعلان کیا جائے تو اسے اندرونی ہنگامی حالت کہا جائے گا۔ 1962، 1971 اور 1975 میں اب تک اس قسم کے ہنگامی حالات کو تین بار اعلان کیا گیا ہے۔

ریاستی ہنگامی حالت (دفعہ 356)

State emergency (Article 356)

اگر گورنر نے رپورٹ کیا کہ ہنگامی صورتحال پیدا ہو چکی ہے کہ اس کے تحت آئین کے دفعات کے مطابق ریاست کی حکومت نہیں کی جا سکتی تو ایسی صورت میں دفعہ 356 کے تحت صدر ایک ہنگامی صورتحال کا اعلان کر سکتا ہے۔ اگر دفعہ 352 کے تحت ہنگامی کارروائی میں ہو یا انتخابی کمیٹی نے تصدیق کر کے کہا کے اسمبلی انتخابات منعقد کرنے میں مشکلات پیش آ رہی ہیں تو ہی اس طرح کی ایمرجنسی مسلسل ایک سال سے زیادہ ممکن ہو سکتی ہے۔ ایمرجنسی کی زیادہ سے زیادہ مدت تین سال ہو سکتی ہے۔ اس قسم کی ہنگامی صورتحال میں ریاستوں کو قانون سازی اور سرکاری محکموں کے معاملات میں خود مختاری میں مشکلات پیش آئیں گی۔ اس طرح کے اعلان کے بعد ریاستی قانون ساز اسمبلی معطل کی جائے گی اور صدر کے ذریعے ریاست میں گورنر کی حکمرانی کی جائے گی۔ پہلی مرتبہ پنجاب میں 1951ء میں صدر کا اقتدار نافذ کیا گیا۔

مالیاتی ہنگامی حالت (دفعہ 360)

Financial emergency (Article 360)

اگر صدر کو یقین ہو جائے کہ ہندوستان یا اس کے کسی بھی حصہ میں مالیاتی استحکام یا قرضہ سے خطرہ ہے تو دفعہ 360، صدر کو مالیاتی ہنگامی حالت اعلان کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اس قسم کی ہنگامی صورتحال میں، ریاست یا یونین کی خدمت کرنے والے کسی بھی قسم کے افراد کی تنخواہ اور وظیفہ، سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے ججوں کے تنخواہ سمیت صدر کے حکم سے کم کیا جا سکتا ہے۔ اب تک اس قسم کی ہنگامی صورتحال بھارت میں اعلان نہیں کی گئی۔

1.12 آئینی ترمیم Amendment of the Constitution

ترمیم کی اصطلاح کا مطلب تبدیلی، بہتری اور تغیر ہے۔ عام طور پر یہ اصطلاح کسی ملک کے آئین میں ایک یا ایک سے زیادہ تبدیلیوں سے منسلک ہوتی ہے۔ آئین کے پارہ XX کی دفعہ 368 آئین اور اس کے طریقے کار میں ترمیم کرنے کے لئے انہیں اختیار دیتا ہے۔

ترمیم کا طریقہ کار Procedure of Amendment

اس آئین میں ترمیم صرف اسی وقت ہوگی، جب ایک مسودہ کو اس مقصد سے پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے اور جب وہاں کے ارکان کی مجموعی رکنیت کی اکثریت سے یعنی، موجود ارکان کے دو تہائی سے زیادہ اکثریت سے دونوں ایوانوں میں مسودہ منظور کیا جائے۔ اس کے بعد یہ صدر کو پیش کیا جائے گا جو آئین کی ترمیم کی منظوری دے گا اور وہاں سے اس آئین پر مسودہ کے شرائط کے مطابق اس میں ترمیم کی جائے گی۔ آئین میں ترمیم صرف پارلیمان کی طرف سے لائی جا سکتی ہے۔ آئین میں کسی بھی ترمیم کیلئے ریاستی قانون ساز مداخلت نہیں کر سکتی۔

ترمیم کے اقسام Types of Amendments

دفعہ 368 ترمیم کے تین طریقے فراہم کرتا ہے۔

(1) پارلیمان کی سادہ اکثریت کی طرف سے ترمیم

(2) پارلیمان کے خصوصی اکثریت کی طرف سے ترمیم

(3) پارلیمان کی خصوصی اکثریت اور ریاستی قانون سازی کے نصف کی تصدیق کی طرف سے ترمیم۔



آئین کے 42 ویں ترمیم ایک چھوٹا آئین (Mini Constitution) کے طور پر جانا جاتا ہے۔

1.13 آئینی اصلاحاتی کمیشن Constitutional Reform Commissions

آئین پر عمل ہونے کا جائزہ لینے کے لئے 2000ء میں بھارت کی حکومت کی طرف سے ایک قرارداد کے ذریعے نیشنل کمیشن قائم کیا گیا۔ اس کے سربراہ ایم. ین. وینکٹا چاریا (N.M.Venkatacharia) تھے۔ اپریل 2007ء میں بھارت کے سابق چیف جسٹس یم۔یم۔ پونچھی کی سربراہی میں تین رکنی کمیٹی حکومت کی طرف سے قائم کی گئی۔ حکومت کے مختلف سطحوں کے متعلقہ کردار اور ذمہ داریاں اور ان کے درمیان تعلقات کے بارے میں تازہ نظر ڈالی گئی۔

10th ss civ unit 1 Fin
Saturday, May 30, 2020 1:15:42 PM

اعادہ

- کابینہ مشن پلان 1946، کے تحت بھارت کے آئین کو مجلس دستور ساز تنظیم کی طرف سے بھارت کا آئین تیار کیا گیا۔
- ہمارے آئین کا تمہید یہ بیان کرتا ہے کہ بھارت ایک خودمختار، سماجی، غیر مذہبی، عوامی اور جمہوری ہے۔
- لفظ شہری لاطینی اصطلاحات 'Civis' سے حاصل کیا گیا ہے- اس کا مطلب ایک ملک کا رہنے والا ہے۔
- ڈاکٹر امبیدکر کے مطابق دفعہ 32 پورے آئین کا دل اور روح ہے۔
- بھارتی آئین میں بنیادی فرائض سابقہ USSR کے آئین سے اپنائی گئی ہے۔
- 2004 میں، ہندوستانی حکومت نے فیصلہ کیا کہ زبانوں کی نئی قسم بنائیں اور اسے کلاسیکی زبانوں (قدیم زبانوں) کے طور پر کہا جائے۔
- آئین کے حصہ XX کی دفعہ 368 آئین اور اس کے طریقہ کار میں ترمیم کرنے کا اختیار دیتا ہے۔

A-Z GLOSSARY فرہنگ الفاظ

Preamble	the introduction to the constitution of India	آئین کی تمہید
Secular state	A state which protects all religions equally	لادینی
Discrimination	unfair treatment of a person or group	تفرقہ
Writ	written command of court	حکم نامہ
Sovereignty	supreme power or authority	شہنشاہی
Heritage	something handed down from ones ancestors	میراث
Autonomy	independence in ones thoughts or actions	خودمختاری
Proclamation	an announcement	شاہی اعلان

EVALUATION مشق

I۔ صحیح جواب انتخاب کیجئے۔

QUZT3

1۔ آئین کے تمہید کے مطابق ذیل میں سے کونسی ترتیب صحیح ہے؟

(a) جمہوریہ، عوامی، غیر مذہبی، سماجی، خودمختار

(b) خودمختار، سماجی، غیر مذہبی، عوامی، جمہوریہ

(c) خودمختار، جمہوریہ، غیر مذہبی، سماجی، عوامی

(d) خودمختار، سماجی، غیر مذہبی، عوامی، جمہوریہ

2۔ بھارت کے آئین کے تمہید کو کتنی مرتبہ ترمیم کیا گیا؟

(a) ایک بار (b) دوبار

(c) تین بار (d) کبھی نہیں

3۔ ایک غیر ملکی، ہندوستانی شہریت اسکے ذریعے حاصل کرسکتا ہے۔

(a) نسل (b) اندراج

(c) حقوق قومیت (d) یہ تمام

4۔ ان میں سے غیر موزوں کو الگ کیجئے۔

(a) مساوات کا حق

(b) استحصال کے خلاف حق

(c) جائیداد کا حق

(d) ثقافتی اور تعلیمی حقوق

5۔ مندرجہ ذیل میں سے ایک بنیادی حق کی عمل کا مثال نہیں ہے؟

(a) کرناٹکا کے مزدوروں کا کیرلا کو کھیتوں پر کام کرنے کے لئے جانا

(b) عیسائی مشن کا مشنری اسکولوں کا ایک سلسلہ قائم کرنا۔

(c) مردوں اور عورتوں کے سرکاری ملازمین ایک جیسی تنخواہ حاصل کرنا۔

(d) والدین کی جائیداد کے وارث ان کے بچے ہیں۔

6۔ ڈاکٹر بی.آر.امبیڈکر نے ذیل کے کون سے حقوق کو ''آئین کا دل اور روح '' کہا؟

(a) مذہب کی آزادی کا حق (c) آئینی چارہ کار کا حق

(b) مساوات کا حق (d) جائیداد کا حق

10th ss civ unit 1 Fin
Saturday, May 30, 2020 1:15:42 PM

7۔ بنیادی حقوق معطل کیسے ہو سکتے ہیں؟

(a) اگر سپریم کورٹ اس طرح چاہے

(b) اگر وزیر اعظم نے حکم دیا ہو

(c) اگر صدر نے قومی ہنگامی صورتحال کے دوران اس کو حکم دیا ہو

(d) اوپر بیان کئے گئے تمام

8۔ ہم نے ..... سے بنیادی ذمہ داریوں کو مستعار لیا ہے۔

(a) امریکی آئین (b) کینیڈا آئین

(c) روسی آئین (d) آئرش آئین

9۔ کس دفعہ کے تحت مالی ہنگامی حالت برپا کی جا سکتی ہے؟

(a) دفعہ 352 (b) دفعہ 356

(c) دفعہ 360 (d) دفعہ 368

10۔ مندرجہ ذیل کمیٹی/کمیشن میں سے کونسا مرکز-ریاست تعلقات کے بارے میں سفارشات کرتا ہے؟

(1) سرکاریا کمیشن (2) راجہ منّار کمیٹی

(3) یم۔ین۔ونکٹاچلیّا کمیشن

اوپر بتائے گئے جوابوں میں سے درست جواب منتخب کریں۔

(a) 1، 2 اور 3 (b) 1 اور 2

(c) 1 اور 3 (d) 2 اور 3

II۔ خالی جگہ بھرئی کیجئے۔

1۔ آئین کا تصور سب سے پہلے ..... میں آغاز ہوا۔

2۔ ..... انتخابی اسمبلی کے عارضی صدر کے طور پر منتخب کیے گئے۔

3۔ بھارت کا آئین ..... میں اپنایا گیا۔

4۔ ..... قسم کے حکم نامہ کو دفعہ 32 میں لکھا گیا ہے۔

5۔ دفعہ..... کے تحت بھارت کے شہریوں کو بنیادی فرائض دئے گئے ہیں۔

III۔ جوڑ لگایئے :

1۔ شہریت ایکٹ - جواہر لال نہرو

2۔ دستور کا تمہید - 42ویں ترمیم

3۔ چھوٹا آئین - 1955

4۔ کلاسیکی زبان - 1962

5۔ قومی ایمرجنسی - ٹمل

IV۔ مختصر جواب لکھئے۔

1۔ آئین کیا ہے؟

2۔ شہریت کا مطلب کیا ہے؟

3۔ بھارتی آئین کی طرف سے درج کردہ بنیادی حقوق کے اقسام کتنے ہیں؟

4۔ ایک حکم نامہ سے کیا مراد ہے؟

5۔ مرکز اور ریاست کے درمیان تعلقات کے تین سرخیوں کی فہرست بتایئے۔

6۔ بھارت کی کلاسیکی زبانیں کیا کیا ہیں؟

7۔ قومی ہنگامی حالت کیا ہے؟

V۔ تفصیل سے جوابات لکھئے۔

1۔ بھارت کے آئین کی اہم خصوصیات کی وضاحت کیجیے۔

2۔ بنیادی حقوق کے بارے میں بتایئے۔

3۔ آئینی احکامات کے حق پر مختصر طور پر لکھئے۔

4۔ بنیادی حقوق اور ریاستی پالیسی کے رہنما اصولوں کے درمیان فرق بتایئے۔

VI۔ منصوبے اور سرگرمیاں:

1۔ آئینی اسمبلی کے مختلف ارکان اور ان کے سماجی پس منظر کے بارے میں معلومات جمع کریں۔

2۔ مسودہ کمیٹی کے ارکان اور ان کے سماجی پس منظر کے بارے میں معلومات جمع کریں۔



REFERENCE BOOKS مزید استفادہ کے لئے کتابیں

1. D.D. Basu - Introduction of the Constitution of India, S.C. Sarkar & Sons (Private) Ltd, 1982.
2. PM Bakshi - The Constitution of India, Universal Law Publishing - an imprint of LexisNexis, 2018.



INTERNET RESOURCES انٹرنٹ کے ذرائع

1. https://www.india.org/
2. https://www.constitution.org/cons/india/p03.html

10th ss civ unit 1 Fin
Saturday, May 30, 2020 1:15:43 PM



اکائی - 2

مرکزی حکومت

Central Government

سیکھنے کے مقاصد:

- صدر اور نائب صدر کے اختیارات کو جاننے کے لئے۔
- وزیراعظم اور وزراء کی کونسل کے بارے میں جاننے کے لئے
- لوک سبھا اور راجیہ سبھا کو سمجھنے کے لئے۔
- سپریم کورٹ کے بارے میں جاننا۔

تعارف (Introduction)

مرکزی حکومت ہمارے ملک کی اعلیٰ حکومت مانی جاتی ہے۔ مرکزی حکومت کا صدر مقام نئی دہلی میں موجود ہے۔ ہندوستانی دستور کی دفعہ 57 تا78 حصہ (جلد پانچ) عوامی انتظامیہ سے (Union Executive) سے تعلق رکھتا ہے۔ ہمارا آئین جمہوری حکومت کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ ہندوستانی آئین، ہمارے ملک کی وسعت اور کثرت کے کردار کو تسلیم کرتے ہوئے اپنی حکومت کے لئے ایک وفاقی نظام فراہم کرتا ہے۔ مرکزی حکومت کی تین شاخیں ہیں۔ یہ انتظامیہ (عاملہ)، لیجسلیچر (پارلیمنٹ) اور عدالت پر مشتمل ہے۔ عوامی انتظامیہ ہندوستان کا صدر، نائب صدر اور وزراء کی کونسل وزیراعظم کی سربراہی میں اور اٹارنی جنرل ہوں گے۔ لیجسلیچر ''پارلیمنٹ'' کو کہتے ہیں۔

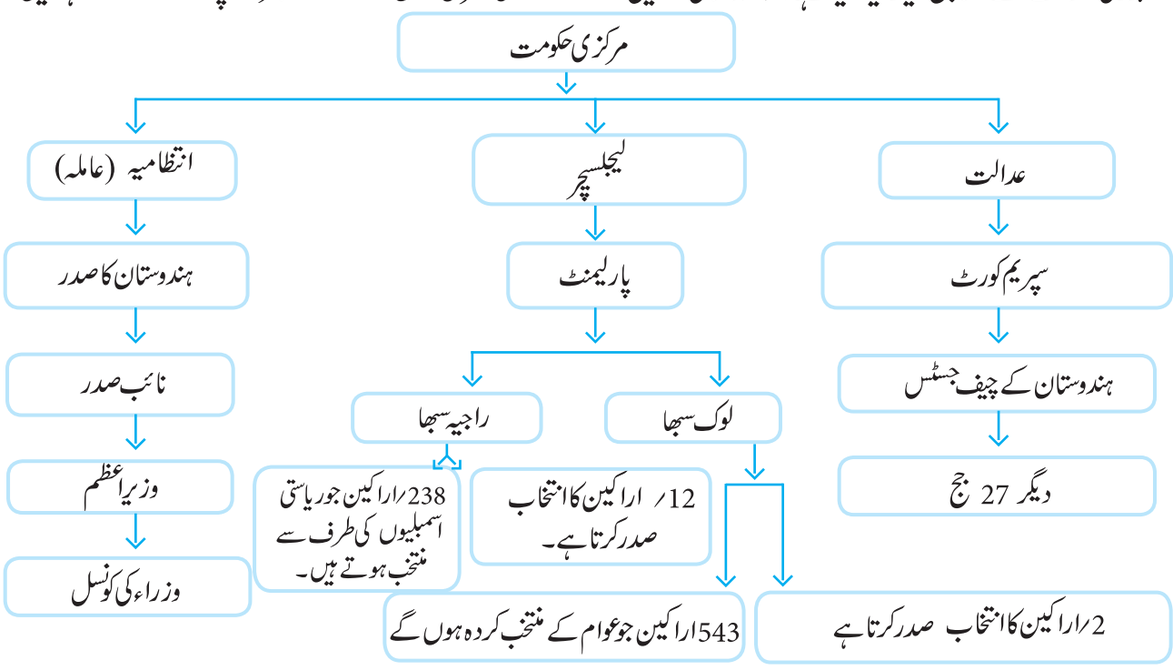

10th ss civ 2. central govt.
Saturday, May 30, 2020 2:27:45 PM

جس میں دو ایوان ہوتے ہیں ۔جنہیں راجیہ سبھا اور لوک سبھا کہا جاتا ہے۔یونین عدلیہ جسے سپریم کورٹ کو کہتے ہیں۔

2.1 ہندوستان کا صدر

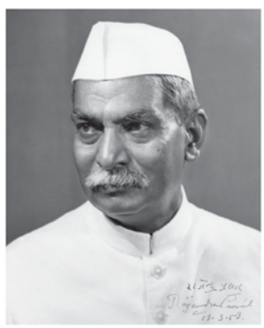

ڈاکٹر راجندر اپرساد
(ہندوستان کے پہلے صدر)

ہندوستانی دستور کے تحت صدر ہند، ہندوستانی جمہوریت اور اتحادی انتظامیہ کا سربراہ ہوتا ہے ۔ صدر جمہوریہ ملکی نظام کا صدر ہوتا ہے ۔ وہ ہندوستان کے پہلے شہری کے طور پر نامزد کیا جاتا ہے۔ وہ مسلح افواج کے سپہ سالار بھی ہوگا۔صدر انتظامیہ (عاملہ) کا آئینی سربراہ بھی ہے۔ وہ عدالتی کارروائی کا بھی ذمہ دار ہے۔ دستور ہند 53 کے مطابق صدر کو مرکزی انتظامیہ کے اختیارات دئے گئے ہیں ۔ دستور کے مطابق وہ براہِ راست یا اپنے ماتحت رہنے والے افسروں کے ذریعے اس کا استعمال کرسکتا ہے۔

صدر کی اہلیت

- وہ ہندوستانی شہری ہو۔
- اس کی عمر 35 سال سے زیادہ ہو۔
- کسی مرکزی ریاستی یا منسپل حکومت میں تنخواہ پانے والا ملازم نہ ہو۔
- وہ لوک سبھا کے انتخاب کے لئے اہلیت رکھتا ہو۔
- اس کا نام کم از کم دس اراکین کی طرف سے تجویز کیا جانا چاہئے اور دس اراکین کی طرف سے انتخاب کرنا چاہئے ۔ وہی اراکین جو صدر کو منتخب کرتے ہیں۔

صدر اگر وہ کسی قانون ساز اسمبلی کا رکن ہو تو وہ صدر کے انتخاب ہونے سے پہلے یا اپنے عہدے پر فائز ہونے سے پہلے اسے مستعفی ہونا ہوگا۔

کیا ہم جانتے ہو؟

ہر ایک کو پتہ ہے کہ صدر کی رہائش گاہ ، راشٹراپتی بھون ، دہلی میں موجود ہے ۔ رہائش گاہ اور دفتر دونوں اسی جگہ موجود ہیں۔ اس کے باوجود صدر ہند کی اور دو رہائش گاہیں اور دفتر موجود ہیں ۔سالانہ کم از کم ایک مرتبہ صدر کی موجودگی ہوتی ہے جو The Retreat Building شملہ میں موجود ہے ، اور ''راشٹرپتی نلیم'' جو حیدرآباد میں موجود ہے۔ یہ مقامات شمال میں اور دوسرے جنوب میں ہے۔ لوگوں کی مختلف ثقافت کا اتحاد اور ملک کی اتحاد کی علامت ہے۔

صدر کا انتخاب

صدر ایک واحد مستقل ووٹ کے ذریعے انتخابی آئین کے نظام کے مطابق ممبروں کے ذریعہ منتخب کیا جاتا ہے ۔ انتخابی گروہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے منتخب شدہ اراکین، ریاست کے منتخب شدہ اراکین اور قومی دارالحکومت علاقہ دہلی اور پدوچیری کے اراکین شامل ہیں۔ صدر کے طور پر منتخب ہونے کے بعد چیف جسٹس کے دفتر میں حلف اٹھانا ہوگا۔صدر پانچ سال کی مدت کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔اسی صدر کو دوبارہ منتخب کیا جاسکتا ہے۔

صدر کے اختیارات

انتظامی عملہ کے اختیارات

دفعہ 77 کے مطابق ، پارلیمنٹ کے قوانین ان کی منظوری سے شائع کئے جاتے ہیں۔صدر کو کئی اعلیٰ عہدیداروں کا تقرر کرنے کی اجازت ہے۔

وہ وزیر اعظم اور دوسرے وزراء کی کونسل کو تقرر کرسکتا ہے اور انہیں وزیر اعظم کے مشورے پر کابینہ تقسیم کرتے ہیں۔ وہ مختلف قسم کے تقرروں کا بھی ذمہ دار ہے ۔ ان میں ریاستی گورنر، چیف جسٹس، سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے ججوں، اٹارنی جنرل، محاسب اور آڈیٹر جنرل، چیف الیکشن کمشنر اور دیگر الیکشن کمشنر، UPSC (پبلک سروس کمیشن کے چیئرمن اور دیگر ارکان) سفیروں اور دیگر ممالک کے لئے ہائی کمشنر شامل ہیں۔

10th ss civ 2. central govt.
Saturday, May 30, 2020 2:27:46 PM

قانون سازی کے اختیارات: (Legislative powers)

عام انتخابات کے بعد پہلے اجلاس کا افتتاح صدر کے خطاب سے کیا جاتا ہے۔اور ہر سال کے پہلے جلسے کا افتتاح بھی کرتا ہے۔ اس کا پہلا خطاب تخت شاہی کے خطاب کے مساوی ہے۔صدر پارلیمنٹ کے جلسہ کو کم از کم دو بار منعقد کرتا ہے۔

وہ زیرِ تجویز مسودوں سے متعلق دونوں ایوانوں کو اطلاعات بھیج سکتا ہے۔پارلیمنٹ میں ہونے والی تمام کارروائیاں صدر کی منظوری کے بعد ہی قانون لاگو ہوتا ہے۔ پارلیمنٹ میں پاس ہونے والے تمام بل صدر ہند کی منظوری کے بعد "Law of Acts" بن جاتے ہیں۔ صدر کی منظوری سے قبل پارلیمنٹ میں مالی مسودے پیش نہیں کر سکتے۔وہ لوک سبھا کو اپنی مدت مکمل کرنے سے قبل بھی تحلیل کر سکتا ہے۔

صدر کو راجیہ سبھا کے کل 12/ اراکین نامزد کرنے کا اختیار حاصل ہے جو کہ مخصوص تعلیم، قابلیت یا صنعت، ادب، سائنس یا سماجی خدمت جیسے امور میں امتیازی مقامی رکھنے والوں کے لئے ہوتا ہے۔وہ لوک سبھا میں اینگلو انڈین (Anglo Indian) طبقے سے دو افراد کو بھی نامزد کر سکتے ہیں۔اگر ان کی رائے میں ایوان میں ان کے طبقے کے رہنے والے ناکافی ہوں۔

مالیاتی اختیارات: (Financial power)

مالیاتی مسودہ پارلیمنٹ میں صرف صدر کی سفارش کے ساتھ متعارف کرایا جا سکتا ہے۔مرکزی حکومت کا سالانہ بجٹ لوک سبھا میں وزیر خزانہ کے ذریعہ صدر کی اجازت سے پیش کیا جاتا ہے۔ دستور کے تحت صدر کو مالی اختیارات پر پوری ذمہ داری حاصل ہے۔ ہندوستان کے جملہ سرمایہ پر اس میں سے کچھ پیشگی رقم ناگہانی اخراجات کے لئے پارلیمنٹ کے منظوری سے ادا کر سکتا ہے۔ ہر پانچ سال کے بعد مرکزی اور ریاستوں کی طلب پر دونوں کے درمیان آمدنی تقسیم کی سفارش کے لئے ایک مالیاتی کمیشن تشکیل دی جاتی ہے۔

عدلیہ کے اختیارات (Judicial powers)

دفعہ 72 کے تحت صدر اپنے اقتدار کا استعمال کرتے ہوئے کسی بھی مجرم کو عدالت کے ذریعے دی گئی سزائے موت کو معاف کر سکتا ہے اور سزائے موت بھی دے سکتا ہے۔

فوجی اختیارات: (Military powers)

دفعہ 53(2) یہ بتاتی ہے کہ ''صدر ہی دفاعی فورس'' کے اعلیٰ کمانڈر ہوں گے اور اس کے شق کو قانون کی طرف سے باقاعدہ رکھا جائے گا۔اسی لئے صدر کو مسلح افواج کے سپہ سالار قرار دیا جاتا ہے۔

سفارتی اختیارات: (Diplomatic powers)

صدر دوسرے ممالک کے لئے ہندوستانی سفیروں کو منتخب کرتا ہے اور غیر ملکی سفارتی افسروں، جو ہندوستان میں ہیں، ان کی مہمان نوازی کرتا ہے۔ ہندوستان سفیر جسے نامزد کیا جاتا ہے، اُنہیں ہندوستانی صدر ہی اختیار دیتا ہے۔ غیر ملکی ریاستوں کے ساتھ تمام معاہدے صرف صدر کے نام مشتمل ہوتے ہیں۔

ہنگامی اختیارات (Emergency powers)

صدر کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ دفعہ 352 سے ہنگامی حالات کا، دفعہ 356 سے ریاستی ہنگامی حالت کا اور دفعہ 360 کے تحت مالی استحکام میں ہنگامی حالات کا اعلان کر سکتا ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

کیرلا اور پنجاب ایسی ریاستیں ہیں جہاں صدر کی حکمرانی (President Rule) کئی مرتبہ یعنی نو مرتبہ لاگو کیا گیا تھا۔

صدر کو خارج کرنا (Removal of the President)

صدر کی میعاد پانچ سال ہے جس دن سے منتخب کیا گیا ہو، اس دن سے پانچ سال کی مدت تک۔صدر اپنے ہی ہاتھوں تحریری استعفیٰ نامہ نائب صدر کے حوالہ کر سکتا ہے۔اگر صدر آئین کے خلاف ورزی کی تو دفعہ 61 کے تحت صدر کو اپنے عہدہ سے ہٹا دیا جا سکتا ہے۔منسلکہ کارروائی پارلیمنٹ کے کسی بھی ایوان میں منظوری لایا جا سکتا ہے۔اس کے لئے ایوان میں مجموعی کی طاقت ایک چوتھائی حمایت ہو تو صدر کے عہدے سے نکالا جا سکتا ہے۔اگر اس کی حمایت نہ ہو تو صدر اپنے عہدے پر برقرار رہ سکتا ہے۔

2.2 نائب صدر (Vice President)

نائب صدر کا عہدہ ملک کا دوسرا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ دفتر میں ان کا عہدہ صدر کے عہدہ کے بعد کا ہے۔ یہ عہدہ امریکی نائب

10th ss civ 2. central govt.
Saturday, May 30, 2020 2:27:46 PM

صدر سے نقل کیا گیا ہے۔ دفعہ 63 ہندوستان کے نائب صدر کے لئے عہدہ فراہم کرتا ہے ۔ یہ عہدہ ریاست کے سیاسی تسلسل کو برقرار رکھنے کے لئے دیا گیا ہے۔



ڈاکٹر رادھا کرشنن
(ہندوستان کے پہلے نائب صدر)

نائب صدر کی اہلیت

- نائب صدر کے امیدواروں کے لئے دستور کے مطابق مندرجۂ اہلیت کی ضرورت ہے۔
  وہ ہندوستانی ہو۔
- اس کی عمر 35 سال سے زائد ہو۔
- کسی مرکزی ریاستی یا منسپل حکومت میں تنخواہ پانے والا ملازم نہ ہو۔
- وہ راجیہ سبھا کے انتخاب کے لئے اہلیت رکھتا ہو۔

نائب صدر کا انتخاب اور مدت

دفعہ (1)66 کے تحت نائب صدر کا انتخاب، صدر ہی کے جیسا ہوت ہے۔اور یہ بھی براہِ راست عوام انتخاب نہیں کرتے ۔لیکن غیر منقسم انتخابات کے طریقے ہوتے ہیں ۔

نائب صدر کی مدت پانچ سال ہے۔ نائب صدر کا عہدہ استعفیٰ، موت یا ہٹانے سے ہی معزول ہوسکتا ہے ۔ وہ دوبارہ بھی انتخاب کیا جاسکتا ہے ۔آئین بغیر نائب صدر کے عہدے فرائض انجام نہیں دیتا۔ایسی صورت حال میں جلد از جلد نائب صدر منتخب کیا جانا چاہئے جب تک کے لئے راجیہ سبھا کے نائب چیئرمن، راجیہ سبھا چیرمین کے فرائض انجام دیں گے۔

کیا تم جانتے ہو؟

اگر صدر اور نائب صدر کا عہدہ خالی ہو تو چیف جسٹس صدر کا عہدہ سنبھال سکتا ہے۔ ایسی ہی حالت 1969 میں گذری ۔ چیف جسٹس ایم. ہدایت اللہ کو صدر منتخب کیا گیا تھا۔

نائب صدر کو ہٹانا (Removal of the Vice President)

نائب صدر کو ریاستی کونسل کے قرارداد سے ہٹایا جاسکتا ہے اور ایوانوں کے اراکین کی اکثریت سے منتقل ہوسکتا ہے ۔ ایسے موقع پر کم از کم 14 دنوں کا نوٹس جاری کر کے ہی منظر عام پر لایا جائے گا۔

نائب صدر کے افعال

نائب صدر راجیہ سبھا کے بہ حیثیت عہدہ چیئرمین ہوں گے۔

- وہ ایوان کے عمل کو منظّم کرتے ہیں۔
- وہ ایوان کو ترتیب دیتے ہیں۔
- قرارداد یا سوالات انہیں کی قبولیت کا فیصلہ ہوگا۔
- اگر ایوان میں ہنگامی صورت ہوجائے تو ایوان کی نشست کو ملتوی کر سکتے ہیں اور کسی بھی رکن کو معطل کر سکتے ہیں۔اگر صدر کسی بیماری یا ملک سے غیر حاضر ہوں تو زیادہ سے زیادہ چھ ماہ تک کے لئے وہ صدر کے طور پر اپنے فرائض انجام دے سکتا ہے۔

ووٹ ڈالنا

دفعہ (100) کے مطابق، اگر راجیہ سبھا میں کسی مسودہ کو ایک ووٹ کی ضرورت ہو تو نائب صدر اپنے اختیار کی مدد سے ووٹ کرسکتا ہے ۔ نائب صدر مسودہ کے خلاف بھی ووٹ دے سکتا ہے۔نائب صدر کے فیصلہ کو اراکین مخالفت کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

2.3 وزیر اعظم

دفعہ (1)74 یہ بتاتا ہے کہ وزارتی کونسل اور کابینہ کا سربراہ وزیر اعظم ہوتا ہے۔مختلف وزراء کو مختلف محکموں کی ذمہ داری بانٹنا اوران کے سرگرمیوں کی نگرانی کرنا ہے۔

وزیر اعظم کے عہدے کا آغاز پہلے انگلستان (وسٹ منسٹر) کی جمہوریت میں ہوا جسے ہمارے دستور ساز وفد نے اپنایا۔انگلستان کی پارلیمنٹ وسٹ منسٹر میں واقع ہے۔اس لئے اسے وسٹ منسٹر پارلیمنٹ کہتے ہیں۔

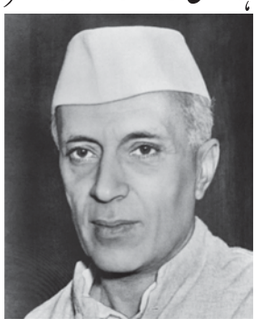

جواہر لال نہرو
(ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم)

لوک سبھا میں اکثریت رکھنے والی جماعت کے لیڈر کو صدر ہند وزیر اعظم کا عہدہ منتخب کرتے ہیں ۔ دیگر وزراء کو بھی صدر ہی منتخب کرتے ہیں لیکن وزیر اعظم کی تجویز ہوتی ہے۔اگر کسی بھی

10th ss civ 2. central govt.
Saturday, May 30, 2020 2:27:47 PM

جماعت کی اکثریت نہ ہوتو صدر کسی بھی جماعت کے اراکین کو وزراء منتخب کرسکتا ہے۔ صدر ہی وزراء کی نگرانی کرے گا اور حلف بھی صدر کے سامنے ہی ہوگی۔ وزیراعظم اور وزراء کے اخراجات اور وظیفہ پارلیمنٹ کے ذمہ داری ہے۔ کوئی بھی فرد یا پارلیمنٹ کا رکن نہ ہوا سے وزیراعظم منتخب کیا جائے تو اسے چھ ماہ کے اندر چناؤ جیت کر ممبر بن جانا چاہئے۔ لوک سبھا سنبھالنے کی ذمہ داری وزراء کو دی گئی ہیں۔

وزیراعظم کے افعال اور ذمہ داریاں :

دفعہ 78 کے مطابق وزیراعظم کی ذمہ داریوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

- وزیراعظم ہی وزراء کو مختلف شعبوں کی ذمہ داری دیتے ہیں۔
- مجلس کابینہ کی تاریخ اور ایجنڈا ے کا وزیراعظم ہی فیصلہ کرتے ہیں اور اس جلسے کی صدارت بھی وہی کرتے ہیں۔
- وزیراعظم اپنے دو یا تین وزراء سے بے ضابطہ طور پر بات کرسکتے ہیں اگر انہیں مجلس کابینہ طلب کرنے کی خواہش نہ ہو۔
- وزیراعظم اپنے وزراء کے کام کے تعلق سے جانچ کر سکتے ہیں۔
- وزراء کے وفد سے جو بھی مشورہ طے پاتا ہے وہ صدر کی تجویز کے لئے آمدہ ہوتا ہے۔
- وزیراعظم صدر اور وزراء کی کونسل کے درمیان رابطہ کرسکتا ہے۔
- وزیراعظم ہی ملک کے رہنما اور چیف ترجمان ہوں گے۔
- ملک کے رہنما ہونے پر، بین الاقوامی کانفرنس جیسے قومی اتحادی کونسل اور SAARC جیسے جلسوں میں وزیراعظم ہی شریک ہوں گے۔

وزارتی کونسل

انتخابات ہونے کے، صدر ہند، وزیراعظم کے مشورے پر وزراء کو منتخب کرتے ہیں۔ آئین کے مطابق لوک سبھا کے تمام اراکین سے صرف پندرہ فیصد ہی وزراء اور وزیراعظم منتخب ہونا چاہئے۔

وزراء کی درجہ بندی

مندرجۂ وزراء کی جماعت تین درجوں میں مرتب ہیں :

(i)۔ وزرائے کابینہ
(ii)۔ وزرائے ریاست
(iii)۔ نائب وزراء

وزرائے کابینہ : (Cabinet Ministers)

کابینہ میں تجربہ کار وزراء پائے جاتے ہیں جو حکومت کے مرکزہ کے طور پر ہوتے ہیں۔۔ حکومت کابینہ کے ضروریاتی مشورے اہم شعبہ جات جیسے دفاعی امور، مالیاتی، خارجی اور داخلی امور وغیرہ کی ذمہ داری ان پر عائد ہے۔

وزراء برائے ریاست (Ministers of State)

یہ وزراء کونسل میں دوسرے درجے کے جانے جاتے ہیں۔ وہ وزارتوں یا محکموں کے بھی ذمہ دار ہیں لیکن مجلس کابینہ میں یہ شرکت نہیں کرتے جب تک کہ ان کو مدعو نہ کیا جائے۔

نائب وزراء (Deputy Ministers)

یہ آخر درجے کے وزیر ہوتے ہیں۔ یہ کابینی وزراء اور ریاستی وزراء کی مدد کرتے ہیں یا جو ذمہ داریاں انہیں سونپی گئی ہیں، ان کو انجام دیتے ہیں۔

2.4 ہندوستان کی پارلیمنٹ

پارلیمنٹ یونین (مرکزی) حکومت کا انتظامی حصہ ہے۔ ہندوستانی پارلیمنٹ تین حصوں پر مشتمل ہیں۔ صدر، راجیہ سبھا (ریاستی کونسل) اور لوک سبھا (عوامی کونسل)۔ راجیہ سبھا کو اوپری ایوان اور لوک سبھا کو نچلا ایوان بھی کہا جاتا ہے۔ جو اسے باہمی قانون سازی کے طور پر قرار دیا گیا ہے۔ اسے bicameral legislature بھی کہا جاتا ہے۔



پارلیمنٹ

10th ss civ 2. central govt.
Saturday, May 30, 2020 2:27:48 PM

راجیہ سبھا

ریاستی کونسل یا راجیہ سبھا 250 اراکین پر مشتمل ہے جن میں 238 اراکین جو ریاستوں اور مرکزی ریاستوں کے نمائندے ہوتے ہیں۔ یہ براہِ راست منتخب ہوتے ہیں۔

12 اراکین کو صدر نامزد کرتے ہیں جو کسی خاص امتیازی تعلیم و تجربہ رکھنے والے ادیب، سائنس دان، ماہرین، کھیل کے میدان کے ماہرین (کھلاڑی) سماجی خدمت گار وغیرہ ہوتے ہیں۔

ارکان کے لئے اہلیت

راجیہ سبھا کے رکن بننے کے لئے مندرجۂ ذیل قابلیتوں کا ہونا لازمی ہے۔

- وہ (مرد، عورت) ہندوستانی شہری ہو۔
- اس کی عمر 30 سال سے کم نہ ہو۔
- کسی حکومت میں تنخواہ پانے والا ملازم نہ ہو۔
- وہ پاگل نہ ہو اور وہ مالیات کے معاملے میں شفاف ہو۔
- وہ لوک سبھا یا دیگر جسلیچر کا رکن نہ ہو۔

ایوان کی مدت

راجیہ سبھا ایک مستقل ایوان ہے، جو تحلیل نہیں ہوتی۔ راجیہ سبھا کے اراکین کی مدت چھ سال کی ہوتی ہے۔ مگر تقریباً دو سال میں ایک تہائی پارلیمنٹ کے قانون کے مطابق وظیفہ یاب (Retire) کر دئے جاتے ہیں۔ راجیہ سبھا کی صدارت کرنے والا نائب صدر جمہوریہ ہوتا ہے۔ اسے راجیہ سبھا کا چیر پرسن کہا جاتا ہے۔ راجیہ سبھا کے ڈپٹی چیر پرسن کا انتخاب راجیہ سبھا کے اراکین کرتے ہیں۔

مالیاتی مسودے (Money bill)

کیا تم جانتے ہو؟

راجیہ سبھا کوئی اختیار نہیں رکھتا کہ وہ مالیاتی مسودے پر تنقید کرے اور اس کی مخالفت کرے۔ لوک سبھا اس مالیاتی مسودے کا چرچا کرے گا اور منظوری کے لئے راجیہ سبھا کو بھیجے گا۔ صرف 14 دنوں کے اندر اگر منظوری نہ ملی تو لوک سبھا اپنے اختیار سے لوک سبھا میں منظوری کرسکتا ہے۔ اس کے علاوہ راجیہ سبھا کے ذریعہ پیش کئے گئے ترمیمات یا تجاویز پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لوک سبھا ان تمام تجاویز کو خارج کر کے انہیں منظور کرسکتا ہے۔

راجیہ سبھا کے لئے انتخاب

راجیہ سبھا کے اراکین ریاستی ''قانون ساز اسمبلی'' کے منتخب شدہ اراکین جو کہ ایک تبادلہ کے ووٹ کے ذریعے تناسبی نمائندگی کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ انتخاب کا یہ طریقہ بلا راست انتخاب کہلاتا ہے یعنی اس میں عوام کی رائے دہندگی نہیں ہوتی صرف منتخب شدہ نمائندے ہی ووٹ دیتے ہیں۔

لوک سبھا

لوک سبھا ہندوستانی پارلیمنٹ کا اہم ایوان ہے۔ اس میں عوام کی طرف سے براہِ راست منتخب کرتے ہیں۔ کم از کم 552 اراکین لوک سبھا کے لئے منتخب کئے جاتے ہیں۔ فی الحال 543 نمائندے موجود ہیں۔ ان میں 530 اراکین کا انتخاب مختلف ریاستوں سے ہوتا ہے اور 13 اراکین یونین ریاستوں کے ہوں گے۔ عام طور پر صدر جمہوریہ دو اینگلو انڈین طبقے کے اراکین کو نامزد کرتا ہے۔ موجودہ لوک سبھا میں 545 اراکین شامل ہیں۔

اراکین کے لئے اہلیت

- وہ ہندوستانی شہری ہو۔
- اس کی عمر 25 سال سے کم نہ ہو۔
- اس کا نام ملک کے کسی بھی حصے کے انتخابی فہرست میں درج نہ ہو۔
- وہ کسی مرکزی یا ریاستی حکومت کا ملازم نہ ہو
- وہ پاگل اور مقروض نہ ہو۔

ایوان کی مدت

عام طور پر لوک سبھا کی مدت پہلے اجلاس سے پانچ سال کی ہوتی ہے۔ وزیر اعظم کی سفارش پر یا کسی پارٹی کو اکثریت نہ ہونے پر صدر جمہوریہ پارلیمنٹ برخواست کرسکتا ہے۔ پارلیمنٹ کو دئے گئے اختیارات میں ہنگامی صورتوں میں بھی لوک سبھا تحلیل کی جاسکتی ہے یا وزیر اعظم کی سفارش پر جب کوئی بھی سیاسی پارٹی ایوان کو چلانے کے لئے اکثریت نہ رکھتی ہو، تب بھی ایوان تحلیل کی جاسکتی ہے۔

لوک سبھا کے لئے انتخاب

لوک سبھا کے اراکین کا انتخاب براہ راست پارلیمانی حلقوں سے عوام کے ذریعے کیا جاتا ہے جو وہاں کی آبادی کے لحاظ سے

10th ss civ 2. central govt.
Saturday, May 30, 2020 2:27:49 PM

بنائے گئے ہیں۔ لوک سبھا کے انتخاب کی خاطر سارے ملک کو مختلف پارلیمانی حلقوں میں وہاں کی آبادی کے مطابق تقسیم کیا گیا ہے۔ انتخابی کمیشن لوک سبھا کے انتخاب کے لئے پوری تیاریاں اپنی نگرانی میں کرتا ہے۔

لوک سبھا کے اراکین کا انتخاب ''عام حق رائے دہندگی'' (Universal Adult Franchise) کے مطابق ہوتا ہے۔ عام ہندوستانی باشندے جن کی عمر 18 سال کی ہو، وہ اپنے نمائندوں کے لئے ووٹ دے سکتا ہے۔



عام حق رائے دہندگی

لوک سبھا کے افعال

- کوئی بھی مسودے کو لوک سبھا تعارف اور منظور کرسکتا ہے (مالیاتی مسودہ بھی شامل ہے)
- انہیں صدر جمہوریہ، سپریم کورٹ کے ججوں پر الزام لگانے کا اختیار ہے جس طرح راجیہ سبھا کو دی گئی ہو۔
- اگر کسی دستوری ترمیمات مسودے کی منظوری کرنی ہو تو لوک سبھا کو اتنا ہی اقتدار ہے جتنا راجیہ سبھا کو دی گئی ہو۔

تمل ناڈو سے دونوں ایوانوں کیلئے منتخب کردہ اراکین

- راجیہ سبھا 18 اراکین
- لوک سبھا 39 اراکین

مجلس قانون ساز کا صدر (اسپیکر) (The Speaker)

لوک سبھا کی صدارت اسپیکر کرتا ہے جو اراکین کے ذریعے منتخب ہوتا ہے۔ پارلیمنٹ دستور کے مطابق اسپیکر اہم رول ادا کرتا ہے۔ نئے منتخب اراکین نئے اسپیکر کو منتخب کرنے تک ایوان منسوخ ہونے کے باوجود بھی اسپیکر اپنا عہدہ برقرار رکھتا ہے۔ دونوں ایوانِ پارلیمنٹ میں ایک ساتھ جب بھی مل کر جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ اسپیکر اس اجلاس کی صدارت انجام دیتا ہے۔ مالیاتی مسودے یا معمولی مسودے پر اسپیکر فیصلہ کرتا ہے۔ اگر مالیاتی مسودہ ہو تو اسپیکر کا فیصلہ ہی آخری فیصلہ ہوگا۔ ارتداد 1985 کے مطابق، اسپیکر کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ لوک سبھا کے رکن ہیں یا نہیں، دستور ہند 10 ویں جدول کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ اسپیکر کی غیر موجودگی میں منتخب شدہ نائب اسپیکر ایوان کی صدارت کرتا ہے۔

پارلیمنٹ کی نشستیں

بجٹ کی نشست	:	فروری تا مئی
مانسون کی نشست	:	جولائی تا ستمبر
موسم سرما کی نشست	:	نومبر تا دسمبر

پارلیمنٹ کے اختیارات اور خدمات

- ہندوستان کی پارلیمنٹ قانون سازی کے افعال انتظامیہ کی نگرانی، بجٹ سے گزرنے، عوام کے مسائل کے مختلف باب جیسے ترقیاتی منصوبوں، بین الاقوامی تعلقات اور داخلی پالیسیوں پر بجٹ ہوتا ہے۔
- آئین کے مطابق پارلیمنٹ کو یہ بھی اختیار ہے کہ صدر کے خلاف تعذیری کارروائی کرسکتا ہے، سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے ججوں چیف الیکشن کمشنر، بھارت کے کمانڈر اور آڈیٹر جنرل کو اپنے عہدے سے ہٹا سکتا ہے۔
- پارلیمنٹ کو ریاستوں کی حدود کو تبدیل کرنے کا بھی اختیار حاصل ہے۔

2.5 ہندوستان کے اٹارنی جنرل:

دستور کی (دفعہ 76) نے ہندوستان کے اٹارنی جنرل کے عہدے کیلئے فراہم کی ہے۔ یہ ملک کا سب سے بڑا قانون ساز افسر ہوتا ہے۔ وہ صدر کی طرف سے مقرر کیا جاتا ہے۔ اس شخص کے اندر قابلیت وہی ہونی چاہئے جو سپریم کورٹ جج کے لئے ہوتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں وہ لازمی طور پر ہندوستان کا شہری ہونا چاہئے۔ وہ پانچ سال کسی بھی ہائی کورٹ میں جج رہا ہو، یا دس سال ہائی کورٹ کا وکیل رہا ہو اور صدر کے رائے میں ہو۔ صدر جب چاہے اسے اپنے عہدے سے ہٹا سکتا ہے۔ وہ اپنا استعفیٰ نامہ صدر کے نام تحریر کرسکتا ہے۔

ہندوستان کے اٹارنی جنرل کے افعال اور ذمہ داریاں

حکومت کو اپنے مشورے دیتا ہے جو قانونی معاملات، صدر کی طرف سے ان کے حوالے کیا جاتا ہے۔ قانونی کردار اور دوسرے فرائض انجام دینے کے لئے اور صدر کی طرف سے اس کی تفویض

10th ss civ 2. central govt.
Saturday, May 30, 2020 2:27:50 PM

کیا گیا ہو۔اور آئین کی طرف سے اس کے حوالے سے افعال کو خارج کرنے کا کوئی دوسرا قانون نہیں ہو۔اپنے سرکاری فرائض کی کارکردگی میں ، ہندوستان کے اٹارنی جنرل کو ہندوستان کے تمام عدالتوں میں ناظرین کا حق ہے۔اس کے علاوہ پارلیمان کے دونوں ایوانوں اور ان کی مشترکہ جلسہ اور پارلیمنٹ کے کسی بھی کمیٹی میں حصہ لے سکتا ہے۔جس میں وہ کسی رکن کو نامزد کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ووٹ لینے کا حق نہیں ۔ وہ تمام امتیازیات حاصل کرتا ہے جو پارلیمنٹ کے رکن کے لئے دستیاب ہیں۔

2.6 عدلیہ

عدلیہ حکومت کا تیسرا حصہ ہے۔عدلیہ شریوں کے حقوق اور آزادی کی حفاظت کرنے میں اہم رول ادا کرتا ہے۔

سپریم کورٹ

سپریم کورٹ ''دستور کا محافظ'' ہے۔ ہمارے دستور سپریم کورٹ کے ذریعہ جو کہ ملک کی اعلیٰ عدالت ہے۔ایک طاقت ور، مکمل اور آزادانہ حکام عدل کی ایک جماعت مہیا کرتا ہے۔ ہماری عدالت مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے حکام اور ریاستی حلقوں کی مداخلت سے آزاد ہے۔ایک مکمل احکام عدالت کا مطلب پورے ملک کے لئے ایک ہی واحد عدالت ترتیب ہے۔عدلیہ شہریوں کے حقوق اور آزادی کی حفاظت کرنے میں اہم رول ادا کرتا ہے۔ وہ دستور اور قانون کے اصولوں کی تحقیق اور تشریح میں بھی اہم رول ادا کرتا ہے۔



سپریم کورٹ

کیا ہم جانتے ہو؟

ہندوستان کے سپریم کورٹ کا افتتاح 28 رجنوری 1950 کو نئی دہلی میں ہوا۔ یہ ہندوستان کی وفاقی عدالت کو کامیابی ملی جو 1935 میں ہندوستان کی حکومت کے ایکٹ کے تحت قائم کیا۔

سپریم کورٹ کی ترکیب

1950ء میں دستور کے آغاز میں ہمارے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے ہمراہ ججوں پر عدالت عظمیٰ تھا۔موجودہ عدالت عظمیٰ چیف جسٹس کے ساتھ 34 ججوں پر مشتمل ہے۔

سپریم کورٹ کے ججوں کا تقرر

صدر ہند کے ذریعہ ہندوستان کے چیف جسٹس کا تقرر ہوتا ہے دوسرے ججوں کا تقرر صدر کرتا ہے جو صدر چیف جسٹس کے مشورے سے کیا جاتا ہے۔

سپریم کورٹ کے ججوں کی اہلیت

- وہ ہندوستانی شہری ہو۔
- وہ کم از کم 5 سال کی مدت کے لئے ہائی کورٹ کا جج رہ چکا ہو۔
- وہ کم از کم 10 سال ہائی کورٹ میں اڈوکیٹ رہا ہو۔
- وہ صدر ہند کے مشورے سے ہو، جو کہ مشہور و ممتاز جج ہو۔

دستور میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر سپریم کورٹ کے ججوں کو عارضی دور کے لئے بھی منتخب کیا جاسکتا ہے۔سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اور دیگر جج اپنی عمر کے 65 سال پورے ہونے تک جج کے عہدے پر قائم رہ سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ کے ججوں کو اپنے عہدے کی مدت پورے ہونے سے پہلے اگر استعفیٰ دینا چاہے تو صدر کے نام اپنا استعفیٰ لکھ کر دے سکتا ہے۔ پارلیمنٹ کو یہ اختیار ہے کہ وہ ججوں کے خلاف تعذیری کارروائی کرسکتی ہے۔ سپریم کورٹ کی مستقل جگہ '' نئی دہلی '' ہے۔وہ صدر ہند کی منظوری سے چیف جسٹس سے طے کردہ ہندوستان کے کسی بھی مقام سے اپنا ٹھکانہ قائم کرسکتا ہے۔

سپریم کورٹ کے اختیارات اور کاروائیاں

(a) بنیادی حقوق کی سماعت

سپریم کورٹ میں پہلی سنوائی کے لئے آنے والے مقدمات میں بنیادی حقوق کی سماعت کے تحت ہوتی ہیں وہ یہ ہیں کہ (i) ایک یا ایک سے زیادہ ریاستوں اور مرکزی حکومت کے درمیان پیچیدگی (ii) دو یا دو سے زیادہ ریاستی حکومتوں کے درمیان تنازعات (iii) بنیادی حقوق سے متعلق وغیرہ کی سماعت راست طور پر عدالت عظمی کرسکتی ہے۔ بنیادی حقوق کو لاگو کرنے کے لئے سپریم کورٹ سے جاری کردہ حکم نامہ درج ذیل ہیں۔

10th ss civ 2. central govt.
Saturday, May 30, 2020 2:27:50 PM

(b) اپیلی مقدمات کی سماعت

سپریم کورٹ ہی ملک کا آخری اپیلی کورٹ مانا جاتا ہے۔ اپیلی مقدمات کی سماعت کے تعلق سے سپریم کورٹ، ہائی کورٹ کے فیصلوں کے خلاف کی جانے والی، عائلی مقدمات، جرائمی مقدمات اور حسب قانونی مقدموں پر ہائی کورٹ میں جاری کئے جانے والے احکام عدالت کے خلاف اپیل کی سند کے ساتھ سنوائی کرسکتا ہے۔

(c) مشاوراتی حقائق

آئین صدر کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ سپریم کورٹ کو یہ ہدایت دے کہ وہ قانون یا حقیقت کے کسی بھی سوال کا حوالہ دے سکے، جو عوام کے حق میں ہو۔

(d) متفرق اختیار سماعت

- سپریم کورٹ کے اعلان کردہ قانون کو ہندوستان کے حدود کے اندر کی تمام عدالتیں پابند رہنا چاہئے۔
- سپریم کورٹ کو اختیار ہے کہ وہ صدر کی اجازت سے کورٹ کے عمل اور طریقہ کار کے قواعد وضوابط کو منظّم کرے۔

(e) عدالتی نظر ثانی:

کسی بھی قانون یا دستور کے خلاف اعلان کرنا عدالتی نظر ثانی کہلاتا ہے۔ عدالتی نظر ثانی کے اعلان کے ذریعے سپریم کورٹ کسی اصول کے خلاف دستور ہونے پر منظور یا منسوخ قرار دے سکتا ہے۔

جیسے: 1) ریاستی حکومت اور مرکزی حکومت کے درمیان تنازعات

2) آئین کے کسی حصہ کی وضاحت کے لئے جس کے بارے میں کچھ شکوک وشبہات اور اختلاف رائے موجود ہیں۔

3) بنیادی حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔

4) وہ قانون ساز اسمبلی اور انتظامیہ کے من مانی اختیارات کو روکتا ہے۔

Recap اعادہ

- مرکزی حکومت کی تین شاخیں ہیں۔ انتظامیہ (عاملہ)، لجسلچر (پارلیمنٹ) اور عدلیہ ہیں۔
- صدر جمہوریہ، وزیر اعظم اور دیگر وزرات کی کونسل کو منتخب کرتا ہے۔
- ہندوستان کا پارلیمنٹ تین حصوں میں بانٹا گیا ہے صدر، راجیہ سبھا اور لوک سبھا۔
- ہندوستان کا اٹارنی جنرل ملک کا بہت بڑا قانون ساز افسر مانا جاتا ہے۔ اسے صدر منتخب کرتا ہے۔
- سپریم کورٹ ''دستور کا محافظ'' ہے۔
- صدر جمہوریہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو مقرر کرتا ہے۔

A-Z GLOSSARY فرہنگ الفاظ

Terminate	bring to an untimely end.	اختتام کرنا
Contingency fund	an amount of money that can be used to pay for problems that might happen.	ہنگامی ضروریات کے لئے مخصوص کردہ رقم
Pardon	Absolving the convict of all guilt and punishment.	عام معافی
Remission	Quantitative reduction of punishment without affecting Nature of punishment.	سزا میں تخفیف
Precedence	priority of importance.	ترجیح
Ex-officio	because of an office.	ایک دفتر کے لئے

10th ss civ 2. central govt.
Saturday, May 30, 2020 2:27:51 PM

مشق:

I صحیح جواب منتخب کیجئے:

1۔ ..... انتظامیہ (عاملہ) کے آئینی سربراہ بھی ہیں۔

(a) صدر

(b) چیف جسٹس

(c) وزیراعظم

(d) وزراء کی کونسل

2۔ ذیل میں سے کون فیصلہ کرتا ہے کہ مسودے، معمولی مسودے ہیں یا مالیاتی مسودے ہیں؟

(a) صدر (b) اٹارنی جنرل

(c) وزیر پارلیمانی داخلی (d) لوک سبھا کا اسپیکر

3۔ وزراء کی کونسل اجتماعی طور پر اس کو جواب دہ ہیں۔

(a) صدر (b) لوک سبھا

(c) وزیراعظم (d) راجیہ سبھا

4۔ لوک سبھا کے امیدوار ہونے کے لئے کم از کم

(a) 18 سال (b) 21 سال

(c) 25 سال (d) 30 سال

5۔ ہندوستان میں ریاست کے حدود کو تبدیل کرنے کا اختیار ہے

(a) صدر (b) وزیراعظم

(c) ریاستی حکومت (d) پارلیمنٹ

6۔ کس کے تحت صدر کو مالی ایمرجنسی کا اعلان کرنے کے اختیار سے متعلق ہے۔

(a) دفعہ 352 (b) دفعہ 360

(c) دفعہ 356 (d) دفعہ 365

7۔ سپریم کوٹ کے چیف جسٹس اور دیگر ججوں کو مقرر کرتے ہیں

(a) صدر (b) اٹارنی جنرل

(c) گورنر (d) وزیراعظم

II۔ خالی جگہ بھرتی کرو:

1۔ پارلیمانی میں صدر کی منظوری کے بغیر .....مسودہ (بل) پیش نہیں کیا جاسکتا۔

2۔ ..... ملک کے سربراہ اور اس کے ترجمان ہیں۔

3۔ ..... راجیہ سبھا کے بہ حیثیت عہدۂ چیرپرسن ہیں۔

4۔ .....کو پارلیمان کے دونوں ایوانوں کے عمل میں حصہ لینے کا حق ہے۔

5۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اور دیگر مختلف جج ..... سال کی عمر تک اپنا عہدہ برقرار رکھ سکتے ہیں۔

6۔ ..... دستور کا محافظ ہے۔

7۔ اس وقت، سپریم کورٹ میں چیف جسٹس سمیت ..... جج موجود ہیں۔

III ۔ درست بیان کا انتخاب کریں:

1۔ (i) راجیہ سبھا کے کل اراکین 250 ہیں۔

(ii) 12/ اراکین کو صدر منتخب کرتے ہیں جو ادب، سائنس یا سماجی خدمات کے میدان میں اعلیٰ مقام رکھتے ہوں۔

(iii) راجیہ سبھا کے اراکین کو 30 سال سے عمر کم نہیں ہونا چاہئے

(iv) راجیہ سبھا کے اراکین براہِ راست عوام کی طرف سے منتخب ہوتے ہیں۔

(a) ii اور iv درست ہیں۔

(b) iii اور iv درست ہیں۔

(c) i اور iv درست ہیں۔

(d) ii اور iv درست ہیں۔

2۔ (i) چیف جسٹس اور دیگر ججوں کے وظیفہ یابی عمر 62 سال ہے

(ii) عدلیہ حکومت کا تیسرا حصہ ہے

(iii) بنیادی حقوق شامل ہونے والے مقدمات سپریم کورٹ کے اپیلی مقدمات کی سماعت کے تحت آتے ہیں۔

(iv) سپریم کوٹ کے اعلان کا قانون ہندوستان کے علاقے کے اندر تمام عدالتوں پر پابند ہے۔

10th ss civ 2. central govt.
Saturday, May 30, 2020 2:27:51 PM

(a) ii اور iv درست ہیں

(b) iii اور iv درست ہیں

(c) i اور iv درست ہیں

(d) i اور ii درست ہیں

IV۔ جوڑ لگائیے :

1۔ دفعہ 53 – ریاستی ہنگامی حالت

2۔ دفعہ 63 – ملک کی اندرونی ہنگامی حالت

3۔ دفعہ 356 – صدر کے اختیار

4۔ دفعہ 76 – نائب صدر کا دفتر

5۔ دفعہ 352 – اٹارنی جنرل کا دفتر

V۔ مختصر جوابات دیجئے۔

1۔ ہندوستان کے صدر کو کس طرح منتخب کیا جاتا ہے؟

2۔ مرکزی سطح پر وزیروں کی مختلف اقسام کیا ہیں؟

3۔ عدالت عظمیٰ کے جج کے لئے کیا اہلیتیں درکار ہیں؟

4۔ مالیاتی مسودے (بل) کیا ہیں؟

5۔ ہندوستان کے اٹارنی جنرل کی دو خصوصی اختیارات پیش کریں

VI۔ جواب تفصیل سے دیں:

1۔ ہندوستان کے صدر کے انتظامی اختیارات کی وضاحت کیجئے۔

2۔ ہندوستان کی سپریم کورٹ کے کوئی تین عدالتی کارروائیوں کی وضاحت کیجئے۔

3۔ ہندوستان کے وزیر اعظم کی ذمہ داریاں اور افعال کیا ہیں؟

4۔ پارلیمانی اختیارات اور افعال کا تنقیدی جائزہ لیں؟

VII. پراجکٹ اور کارروائی

1۔ اپنی کلاس میں پارلیمنٹ کا ایک نمونہ بنائیں۔ صدر، وزیر اعظم اور وزراء کے کردار پر تبادلہ خیال کریں۔

2۔ امریکی اور ہندوستانی صدر کے درمیان فرق اور مشابہات بتائیں۔

3۔ ہندوستان کے صدر اور وزیر اعظموں کی فہرست بنائیے۔

مزید استفادے کے لئے کتابیں

1. D.D. Basu - Introduction of the Constitution of India, S.C. Sarkar & Sons (Private) Ltd, 1982.
2. PM Bakshi - The Constitution of India, Universal Law Publishing - an imprint of LexisNexis, 2018.

انٹرنٹ کے ذرائع

1. https://www.india.org/
2. https://presidentofindia.nic.in/
3. http://vicepresidentofindia.nic.in/
4. http://www.pmindia.gov.in/en/
5. https://www.sci.gov.in/

ICT کارنر

مرکزی حکومت

مرحلے:

- براؤزر کھولیں اور ذیل میں دئے گئے URL کو ٹائپ کریں:
- مندرجۂ ذیل چیزوں پر کلک کریں جو موجودہ انتظامیہ اداروں کو دیکھنے کے لئے who's who menu پر کلک کریں۔ اس سے لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے تعلق سے معلومات حاصل کر سکتے ہو۔
- مثال کے طور پر، صدر کی تفصیلات کو دیکھنے کے لئے بائیں جانب menu سے صدر (President) پر کلک کریں اور اس سے متعلق جانکاری حاصل کریں۔
- اسی طرح آپ موجودہ حکومتی اداروں کے تمام تفصیلات دیکھ سکتے ہیں۔

ویب سائٹ URL http: // WWW. india.gov.in/mu- government/whos-who

10th ss civ 2. central govt.
Saturday, May 30, 2020 2:27:52 PM



اکائی - 3

ریاستی حکومت

State Government

سیکھنے کے مقاصد

- طالب علم، ریاستی حکومت کی ساخت کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا۔
- گورنر، وزیراعلیٰ، وزراء اور اسپیکر کے اختیارات اور افعال کو سمجھے گا۔
- ریاستی قانون سازی کے بارے میں جانکاری حاصل کرے گا۔
- طالب علم ریاست کے عدالتی نظام کے کام کو سمجھے گا۔

GON7L

تعارف : (Introduction)

ہندوستان کا دستور ایک وفاقی حکومت کا ایک تصور پیش کرتا ہے۔ مرکزی اور ریاستوں کے لئے انتظامیہ کا الگ الگ نظام رکھتا ہے۔ ہندوستان میں کل 29 ریاستیں، 6 یونین علاقوں اور ایک قومی دارالحکومت دہلی کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ آئین مرکزی اور ریاستی دونوں کی حکومت کے لئے احکامات پر مشتمل ہے۔ ریاستی حکومت کے لئے آئین کی VI ویں جلد، 152 سے 237 کی دفعات میں ریاستوں کی حکمرانی سے متعلق صاف واضح کیا گیا ہے۔ مرکز کی طرح ریاست کی ساخت بھی تین شاخوں پر مشتمل ہے۔ وہ انتظامیہ، ریاستی لجسلیچر اور عدلیہ ہیں۔

3.1 انتظامیہ (The Executive)

گورنر

ریاست کے تمام انتظامیہ کا اختیار گورنر کو دیا گیا ہے۔ یہ ریاستی حکومت کا نامزد کردہ دستوری سربراہ ہے۔ عام طور پر، ہر ریاست

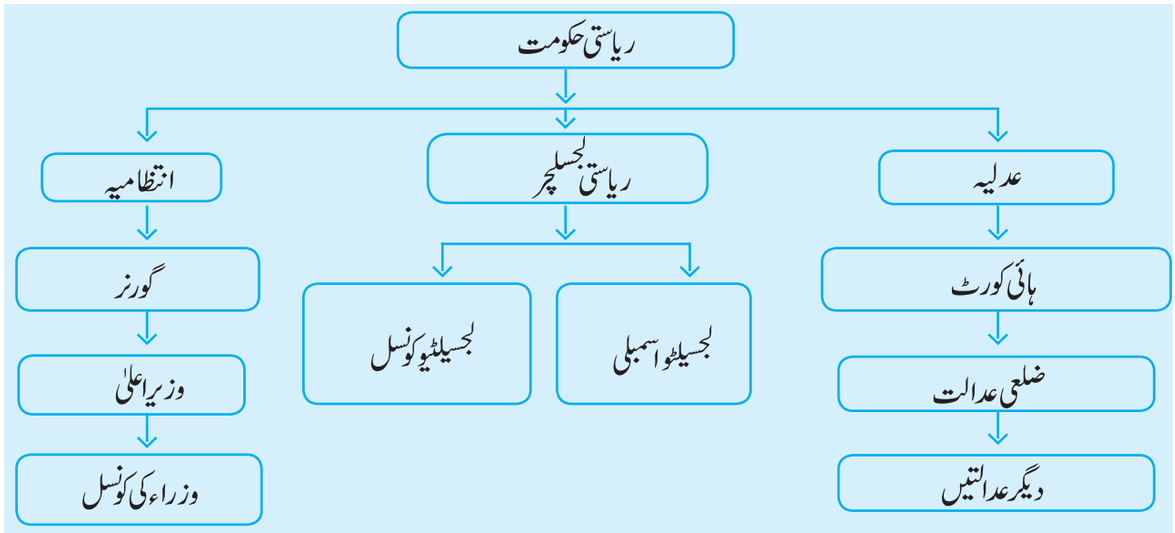

10th ss civ 3. state govt.
Saturday, May 30, 2020 3:58:34 PM

میں ایک علاحدہ گورنر ہے۔ اگر ضرورت پڑنے پر اسی شخص کو دو یا دو سے زیادہ ریاستوں کے گورنر کے طور پر مقرر کیا جاسکتا ہے۔ دفعہ 154 ریاست میں گورنر کی انتظامیہ اختیار کی ضمانت دیتا ہے۔

گورنر کا تقرر

گورنر کو صدر ہند مقرر کرتا ہے۔ عام طور پر گورنر کے عہدے کی مدت پانچ سال کی ہوتی ہے۔ لیکن وہ اپنا عہدہ صدر کی مرضی سے برقرار رکھ سکتا ہے۔ عام طور پر، گورنر اس ریاست سے متعلق نہیں ہے جہاں وہ مقرر کیا جاتا ہے۔ وہ صدر کے ذریعے ایک یا اس سے دوسرے کو تبدیل بھی کیا جاسکتا ہے۔ وہ کسی بھی وقت اپنا استعفیٰ صدر کو دے سکتا ہے۔

ریاستی جسلیچر یا ہائی کورٹ، گورنر کو اپنے عہدے سے خارج کرانے کا اختیار نہیں رکھتا۔ کسی بھی شخص کو گورنر کے لئے کئی مرتبہ مقرر کیا جاسکتا ہے۔ ایک ریاست کے گورنر کے طور پر مقرر کرنے کے معاملے میں دو اصول قائم کئے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ اسی ریاست کا نہ ہو جہاں اسے گورنر مقرر کیا جائے۔ اور دوسرا ریاستی حکومت سے مشورہ کیا جاتا ہے اور تجویز پوچھی جاتی ہے۔

دفعہ (3A)158 کے مطابق، جہاں بھی اس شخص کو دو یا اس سے زیادہ ریاستوں کے گورنر مقرر کیا جاتا ہے۔ گورنر کو تنخواہ اور وظیفہ ریاست کی طرف سے دیا جاتا ہے جو صدر کی حکم سے تعین ہوتا ہے۔

اہلیت :

گورنر کے عہدے کے لئے ہندوستان کے دستور کی دفعہ 157 اور دفعہ 158 کے مطابق ، ان کی اہلیت کی ضروریات کی وضاحت کی ہے۔ وہ مندرجۂ ذیل ہیں :

- وہ ہندوستانی شہری ہو۔
- اس کی عمر 35 سال ہوچکی ہو۔
- وہ ریاست یا پارلیمنٹ کا رکن نہ ہو، اگر ہو تو عہدہ چھوڑ دے
- وہ مرکزی یا ریاستی دفتر میں ملازم نہ ہو۔

گورنر کے اختیارات اور افعال

گورنر ریاست کے انتظامیہ کا سربراہ ہے۔ اس کو بہت سے اختیارات دئے گئے ہیں۔ گورنر، کچھ مخصوص معاملات کے سوا، وہ وزیر اعلیٰ (دفعہ 163 کے تحت) کے وزراء کی کونسل کی مدد اور مشورہ سے ہدایت کرسکتا ہے۔

انتظامی عملہ کے اختیارات

- وہ ریاستی قانون اسمبلی میں اکثریت پارٹی کے رہنما کو وزیر اعلیٰ کے طور پر منتخب کرتا ہے۔
- وہ وزراء کی کونسل کو وزیر اعلیٰ کی سفارش پر عائد کرتا ہے۔
- وہ ریاستی پبلک سروس کمیشن کے چیرمین اور ارکان کو مقرر کرتا ہے۔
- وہ ریاستی ایلکشن کمشنر کو مقرر کرتا ہے اور ان کی خدمات اور دفتر کی مدت کا تعین کرتا ہے۔
- وہ ریاست میں یونیورسٹوں کے چانسلر کے طور پر بھی کام کرتا ہے، ریاست کے یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں کو بھی مقرر کرتا ہے۔
- جب ریاست میں صدر کی حکومت (President's rule) ہوتی ہے تو گورنر ہی ریاست پر حکومت کرتا ہے۔

قانون سازی کے اختیارات

گورنر ریاستی قانون سازی کا ایک لازمی حصہ ہے۔ لیکن وہ قانون سازی کے کسی بھی ایوان میں رکن نہیں ہوتا۔ یہ درج ذیل قانون سازی کے اختیارات اور افعال کا حق رکھتا ہے۔

- اس کو ریاستی قانون ساز اسمبلی کو جمع کرنے، اسے چلانے اور تحلیل کرنے کا حق ہے۔
- وہ ہر اسمبلی انتخابات کی پہلی نشست کے آغاز اور ہر سال کی نشست میں ریاستی قانون ساز اسمبلی سے خطاب کرتا ہے۔
- وہ قانون سازی میں زیرِ التواء مسودے کے متعلق ریاستی قانون ساز اسمبلی کے اہل کاروں کو پیغام بھیج سکتا ہے۔
- وہ قانون ساز اسمبلی کے کسی بھی رکن کو اپنی کارروائیوں

10th ss civ 3. state govt.
Saturday, May 30, 2020 3:58:35 PM

(proceeding) کی صدارت کرنے کے لئے مقرر کرسکتا ہے۔ جب دونوں اسپیکر اور نائب اسپیکر کے عہدے خالی ہوجائیں گے۔

❖ وہ اینگلو انڈین طبقے سے ریاستی اسمبلی میں ایک رکن کو نامزد کرسکتا ہے۔

❖ وہ ریاستی کونسل کے 1/6 ارکان کو ادب، سائنس، فن میں خصوصی علم یا عملی تجربے اور سماجی خدمت کے رکن کو نامزد کرسکتا ہے

❖ ریاستی اسمبلی سے منظور شدہ مسودہ صرف گورنر کے دستخط کے بعد قانون بنتا ہے۔ مسودے کی ترمیم یا نظر ثانی کرنے کا انہیں اختیار حاصل ہے۔

❖ وہ دفعہ 213 کے تحت وہ قانونی ضابطہ (Ordinance) کو جاری سکتا ہے جب کہ اسمبلی جاری نہ ہو۔ لیکن ان قوانین کو چھ ماہ کے اندر ریاستی اسمبلی کی طرف سے منظوری ملنی چاہئے۔ وہ کسی بھی وقت قانونی ضابطہ کو واپس لے سکتا ہے۔

❖ اسے ریاستی مالیاتی کمیشن، ریاستی پبلک سروس کمیشن اور آڈیٹر جنرل کی سالانہ رپورٹ ریاستی اسمبلی میں پیش کرنا پڑتا ہے۔

مالی اختیارات

❖ دستور گورنر پر مشاورت کرتا ہے۔ ریاستی اسمبلی کے لئے سالانہ بجٹ اور اضافی بجٹ کی تیار کرتا ہے۔

❖ وہ ریاستی اسمبلی میں ریاست کے سالانہ مالیاتی بجٹ پیش کرنے کا ذمہ دار ہے۔

❖ وہ ریاست کے مالیاتی وزیر کے ذریعہ قانون ساز اسمبلی میں ضمنی مالیاتی بجٹ پیش کرتا ہے۔ اگر ایسی ضرورت محسوس ہو تو۔

❖ پنچایت اور بلدیات کی مالی حالت کا جائزہ لینے کے لئے ہر پانچ سال کے بعد وہ مالیاتی کمیشن تشکیل دیتا ہے۔

عدالتی اختیارات :

❖ وہ ریاستی اٹارنی جنرل کو مقرر کرتا ہے۔

❖ ہائی کورٹ کی مشاورت سے وہ ضلعی ججوں کی تقرری، عہدے اور ترقی کا ذمہ دار ہے۔

❖ صدر جمہوریہ، ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو، گورنر کے مشورے سے مقرر کرتے ہیں۔

❖ ریاستی کورٹ کے ذریعہ کئے ہوئے فیصلہ کے تحت کسی بھی مجرم کو سزا دی گئی ہو اور اگر مجرم کی جانب سے رحم کے لئے اپیل (Mercy Petition) کی گئی ہو تو سزا کو معاف کرنے، کم کرنے یا روکنے کا اختیار گورنر کو ہے۔

قوت فیصلہ کے اختیارات Discretionary Powers

❖ صدر کی غور و خوض کے لئے کسی بھی مسودے (بل) کو گورنر محفوظ کرسکتا ہے۔

❖ وہ ریاست میں وزارت بنانے کے لئے کسی بھی سیاسی جماعت کے رہنما کو تجویز کرسکتا ہے جب عام انتخابات کے بعد قانون ساز اسمبلی میں کسی بھی جماعت کو واضح اکثریت نہیں ہو۔

❖ جب وہ قانون ساز اسمبلی کے اعتماد کو ثابت کرنے میں ناکام ہو تو وہ وزراء کی کونسل کو مسترد کرسکتا ہے۔

ہنگامی اختیارات

اگر گورنر ریاستی حکومت سے مطمئن نہ ہو اور آئین کے احکامات بگڑنے کے موقع پر وہ دفعہ 356 کے تحت صدر کو ”صدر کی حکومت“ کے لئے مشورہ دے گا جس کے ذریعہ ریاستی اسمبلی تحلیل کی جاسکتی ہے۔ ایسے موقعوں پر گورنر کو حقیقی انتظامیہ کے اختیارات ہوتے ہیں اور وہ صدر کا نمائندہ ہوتا ہے۔

گورنر کے رعایات اور حقوق

دفعہ (1) 361 گورنر کے لئے مندرجۂ ذیل رعایات اور حقوق (استحکام) فراہم کرتا ہے۔

❖ ریاست کا گورنر، کسی بھی عدالت کو ان کے عہدے کے اختیارات اور فرائض کی کارکردگی (یا) ان کی کارکردگی کے مطابق کئے جانے (یا) ان کی طرف سے کئے جانے والے کسی بھی عمل کے لئے جواب دہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

❖ اپنی مدت کے دوران کسی ریاست کے گورنر کی گرفتاری، کسی بھی عدالت سے عمل میں نہیں آئے گی۔

100 95 75 25 5 0
10th ss civ 3. state govt.
Saturday, May 30, 2020 3:58:35 PM

3.2 وزیراعلیٰ

آئین کی طرف سے فراہم کردہ حکومت کی پارلیمانی نظام کی اسکیم کے تحت گورنر نامزد کردہ انتظامیہ کا منتظم ہے اور وزیر اعلیٰ حکومت کا حقیقی ناظم ہے۔ دوسرے الفاظ میں، گورنر ریاست کے سربراہ ہیں جب کہ وزیراعلیٰ حکومت کے سربراہ ہیں۔

وزیراعلیٰ کا تقرر

وزیراعلیٰ کا تقرر ریاستی گورنر کرتا ہے۔

وزیراعلیٰ کی میعاد مقرر نہیں ہے۔ قانون ساز اسمبلی کے اراکین کی اکثریت کی جماعت رہنے تک وہ وزیراعلیٰ کے عہدے پر فائز ہوسکتا ہے۔ جب اسمبلی میں جماعتی اکثریت کھو دیتا ہے تو وہ استعفیٰ دے دیتا ہے۔ عام طور پر اس کے رکن ہونے کی مدت دوسرے اراکین کی طرح پانچ سال ہوتی ہے۔

وزیراعلیٰ کے اختیارات اور افعال

وزراء کی کونسل سے متعلق

- وزیراعلیٰ کے مشورہ پر گورنر وزراء کو مقرر کرتے ہیں۔
- وہ محکموں (قلم دانوں) کو اپنے ساتھیوں میں تقسیم کرتا ہے۔
- وہ اپنے وزراء کے محکموں کو تبدیل کرسکتا ہے۔
- ریاستی کابینہ کا سربراہ وزیراعلیٰ ہوتا ہے اور اجلاس کو بلا کر اس کی صدارت کرتا ہے۔
- وہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے کر پورے وزراء کی کونسل کو برطرف کرسکتا ہے۔
- وہ وزراء کی رہ نمائی، اور تمام کارروائیوں میں وزراء کا تعاون کرے گا۔

گورنر سے متعلق

وزیراعلیٰ گورنر اور وزراء کی کونسل کے درمیان مواصلات کا اہم ذریعہ ہے اور وہ مندرجۂ ذیل حکام کے تقرر کے سلسلے میں گورنر کو مشورہ دے سکتا ہے۔

- ریاست کے ایڈوکیٹ جنرل
- ریاستی انتخابی کمشنر (الیکشن کمشنر)
- ریاستی پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین اور اراکین
- ریاستی پلاننگ کمیشن کے چیئرمن اور اراکین
- ریاستی مالیاتی کمیشن کے چیئرمن اور اراکین

ریاستی قانون ساز اسمبلی سے متعلق

- ریاستی قانون ساز اسمبلی کا اجلاس طلب کرنے یا ملتوی کرنے وزیراعلیٰ، گورنر کو مشورہ دیتا ہے۔
- وہ اسی ایوان میں حکومتی پالیسیوں کا اعلان کرتا ہے۔
- وہ قانون ساز اسمبلی میں مسودے (بل) کو پیش کرسکتا ہے۔
- وہ ریاستی اسمبلی کو مدت سے پہلے تحلیل کرنے کا مشورہ گورنر کو دے سکتا ہے۔

وزراء کی جماعت (وزراء کی کونسل)

وزراء کی جماعت مجموعی طور پر ریاستی اسمبلی کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ وزراء کی کونسل کے تمام ارکان ریاستی قانون ساز اسمبلی کے ارکان ہوں گے۔ اگر رکن نہ رہنے کے باوجود اس کا تقرر ہوجائے تو چھ ماہ کے اندر اس کا اہل بن جانا چاہئے۔ وزیراعلیٰ کی رہبری میں تمام وزراء ایک جماعت کی شکل میں کام کرتے ہیں۔ جب تک وزیراعلیٰ اپنے عہدے پر فائز ہیں اس وقت تک وزراء کی جماعت بھی اپنے عہدوں پر فائز رہے گی۔ اگر اسمبلی میں حکومت کے خلاف عدم اعتماد تحریک منظور ہوگئی تو یا ستی حکومت کے وزراء کو وزیر اعلیٰ کی سرپرستی میں استعفیٰ دینا ہوگا۔

دفعہ 163 کے تحت وزراء کی کونسل گورنر کو مشورہ دے سکتی ہے اور معاملات میں ان کا تعاون کرسکتی ہے۔ دفعہ (1) 163 کے مطابق، وزراء کی جماعت اور وزیراعلیٰ گورنر کو اپنے اختیارات کو استعمال کرنے کا مشورہ دیں گے۔

وزراء کے متعلق دیگر رعایات وحقوق

دفعہ (1) 164 کے تحت گورنر وزیراعلیٰ کو مقرر کرتا ہے اور دیگر وزراء کو وزیراعلیٰ کے مشورہ پر گورنر تقرر کرتا ہے۔

دفعہ 164(1A) کا کہنا ہے کہ ریاستوں میں وزراء کی کونسل بشمول وزیراعلیٰ، وزراء کی مجموعی تعداد قانون ساز اسمبلی کے تمام اراکین کے 15 فی صد سے زیادہ نہیں ہوگی۔

وزراء کی کونسل کے افعال اور اختیارات

- یہ ریاست کی پالیسیوں کو تشکیل دیتے ہیں اور فیصلے کرتے ہیں اور اسے موثر طریقے سے لاگو کرتے ہیں۔
- یہ قانون ساز اسمبلی کے قانون سازی کے پروگراموں کا فیصلہ

10th ss civ 3. state govt.
Saturday, May 30, 2020 3:58:36 PM

کرتے ہیں اور تمام اہم مسودوں کی تیاری میں مدد کرتے ہیں۔

- یہ مالی پالیسی کو قابو میں رکھتے ہیں اور ٹیکس کی ساخت کا فیصلہ ریاستی فلاح و بہبودی کے لئے کرتے ہیں۔
- یہ ریاستوں کے مختلف شعبوں کے سربراہوں کی اہم تقرری کرتے ہیں۔
- دیگر ریاستوں کے ساتھ تنازعہ کے دوران انہیں موثر انداز میں حل نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔
- یہ ریاست میں موجود مالیات (رقم) سے اخراجات کے لئے تجویز پیش کرتے ہیں۔
- یہ تمام مسودوں (بلوں) کا فیصلہ کرتا تے ہیں کہ مسودے عام ہیں یا مالیاتی مسودے اور اسے قانون ساز اسمبلی میں پیش کرتے ہیں۔
- وزراء کی کونسل ہر متعلقہ محکموں پر نگرانی، قابو اور ان کو منظم رکھتے ہیں
- سالانہ مالیاتی بیان کو بجٹ کے طور پر وزراء کی کونسل بیان کرتے ہیں۔

3.3 قانون ساز اسمبلی : (The State Legislature)

دستور ہر ایک ریاست کو قانون ساز اسمبلی مہیا کرتی ہے۔ اکثر ریاستوں میں ایک ایوانی اسمبلی (Unicameral assembly) ہوتی ہے۔ بعض ریاستوں میں (Bicameral Assembly) دو ایوان والی اسمبلی ہوتی ہے۔ مثلاً بہار، کرناٹک، مہاراشٹرا، اتر پردیش، تلنگانہ اور جموں کشمیر میں۔ قانون ساز اسمبلی کے اراکین عوام کے ذریعہ منتخب کئے جاتے ہیں۔ قانون ساز کونسل (لجسلیٹیو کونسل) میں مخصوص لوگوں کی جیسے اساتذہ، گریجویٹ اور عوامی خدمت گاروں کی نمائندگی ہوتی ہے۔



تمل ناڈو لجسلیٹیو اسمبلی

ٹمل ناڈو میں قانون ساز اسمبلی (234 اراکین) کے تعداد کے مطابق، وزراء کی تعداد 36 ہوتی ہے۔ یعنی 234 کا 15 فی صد

قانون ساز اسمبلی (ایوان زیریں)

قانون ساز اسمبلی ریاست میں ایک حقیقی اختیاری مرکز ہے۔ یہ ''عالمی بالغ رائے دہندگی'' (ووٹ) کی بنیاد پر عوام براہِ راست اراکین کو منتخب کرتے ہیں۔ ارکانِ اسمبلی کی تعداد ایک ریاست سے دوسری ریاست کی آبادی پر مختلف ہوتی ہے۔ اسمبلی کی سب سے زیادہ تعداد 500 ہے اور کم از کم تعداد 60 ہے۔ قانون ساز اسمبلی کے عہدے کی مدت پانچ سال کی ہے۔ وہ اپنے مقررہ مدت سے پہلے بھی تحلیل کی جاسکتی ہے۔ ایک ریاست قانون ساز جماعت کے اراکین کی کل تعداد ریاستی قانون ساز اسمبلی کے اراکین کی کل تعداد کا 1/3 حصہ سے زیادہ نہ ہونی چاہئے لیکن وہ 40 سے کم بھی نہیں ہونی چاہئے۔

ساخت

ٹمل ناڈو کی قانون ساز اسمبلی میں 235 اراکین شامل ہیں جن میں سے 234 کو رائے دہندگی کی بنیاد پر عوام براہِ راست اراکین کو منتخب کرتی ہے۔ ایک رکن کو گورنر کی طرف سے تقرر کیا جاتا ہے جو اینگلو انڈین طبقے کا ہو۔

کابینہ اور کابینہ کمیٹیاں

ایک چھوٹے وفد کو کابینہ کہتے ہیں۔ کابینہ وزراء کی کونسل کا نچوڑ ہے۔ اس میں صرف کابینہ وزیر ہوتے ہیں۔ جو ریاستی حکومت کا حقیقی ذمہ دار ہے۔

کابینہ کئی کمیٹیوں پر مشتمل ہیں، جسے کابینہ کمیٹی کہتے ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں۔ (1) مقررہ کمیٹی (2) وقتی کمیٹی (خاص مقصد کے لئے) مقررہ ایک مستقل نوعیت کی حامل ہے جب کہ وقتی کمیٹی کی نوعیت عارضی ہے۔

اسپیکر

قانون ساز اسمبلی اپنے دو اراکین کو اسپیکر اور نائب اسپیکر کے طور پر منتخب کرتی ہے۔ اگر اسپیکر، اسمبلی کا رکن نہ رہے تو اسپیکر کا عہدہ خالی ہوسکتا ہے۔ وہ کسی بھی وقت اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکتا ہے۔ اسپیکر کو 14 دن کے نوٹس دینے کے بعد ایک اسمبلی قرارداد کے ذریعہ اس کے عہدے سے برطرف کیا جاسکتا ہے۔ اِس طرح کی قرارداد کو اُس وقت اسمبلی میں موجود اراکین کے ووٹ سے اکثریت حاصل کر کے منظوری دی جاتی ہے۔ جب اسمبلی کو

100 95 75 25 5 0
10th ss civ 3. state govt.
Saturday, May 30, 2020 3:58:37 PM

تحلیل کیا جاتا ہے تو اسپیکر اپنا عہدہ خالی نہیں کرتا، بلکہ وہ نئی اسمبلی کی پہلے اجلاس تک اسپیکر رہتا ہے۔ اسپیکر کا عہدہ خالی ہو تو نائب اسپیکر اس کے فرائض انجام دیتا ہے۔

قانون ساز کونسل (ایوانِ اعلیٰ)

قانون ساز کونسل، ریاستی لجسلیچر کا ایوان اعلیٰ ہے۔

ودھان پریشد (لجسلیٹیو کونسل) ہندوستانی قانون ساز ریاست کا حصہ ہے۔ ہندوستان کے 29 ریاستوں میں سات ریاستوں (بہار، کرناٹک، مہاراشٹرا، اتر پردیش، آندھرا پردیش، تلنگانہ اور جموں کشمیر) ایک دوایوانی اسمبلی میں قانون ساز کونسل بلا راست طور پر منتخب شدہ اراکین کے ساتھ کام کرتی ہے۔ یہ بھی ایک مستقل ایوان ہے جسے تحلیل نہیں کیا جا سکتا اس کے ہر رکن کی میعاد 6 سال ہوتی ہے۔ ہر دو سال میں اس کے 1/3 اراکین وظیفہ یاب ہوتے ہیں۔ MLC (قانون ساز کونسل) کا رکن ہندوستانی ہو، اس کی عمر 30 سال سے کم نہ ہو۔ عاقل ہو اور بنک سے مقروض نہ ہو اور اس کا نام ریاست کے ووٹر کی فہرست میں ہونا چاہئے جس ریاست سے وہ انتخابی مقابلہ کرتا ہے۔

ٹمل ناڈو قانون سازی کونسل (تحلیل) مسودے کی دفعہ 1986ء کے تحت تمل ناڈو قانون سازی کونسل کو ختم کر دیا گیا۔ یہ دفعہ یکم نومبر 1986ء کو عمل میں لائی گئی۔

کیا تم جانتے ہو؟

اعلیٰ ایوان کیلئے انتخاب

- 1/3 اراکین بلدیاتی اداروں سے منتخب ہوتے ہیں۔
- 1/12 اراکین ریاستی یونیورسٹیوں کے سند یافتہ طلباء سے منتخب ہوتے ہیں۔
- 1/12 اراکین اساتذہ میں سے منتخب ہوتے ہیں۔
- 1/3 اراکین ایوان زیریں قانون ساز اسمبلی کے اراکین سے منتخب ہوتے ہیں۔
- 1/6 اراکین کو گورنر نامزد کرتا ہے جو تعلیم، علم وفنون اور سماجی خدمت کاروں میں سے ہوں۔

چیرمین

چیرمین ایوان بالا (لجسلیٹیو کونسل) کی صدارت کرنے والا افسر ہے۔ اراکین کونسل، چیرمین اور نائب چیرمین کو منتخب کرتے ہیں۔ چیرمین کی غیر حاضری میں نائب چیرمین قانون ساز کونسل کے فرائض انجام دیتا ہے۔

قانون سازی کونسلوں کے خاتمے یا تخلیق:

دفعہ 169 ریاست میں قانون سازی کونسل کی تخلیق یا ختم کرنے کے لئے ہے۔ دفعہ 169 کے تحت ریاستی قانون ساز اسمبلی کے موجودہ اراکین کی 2/3 تعداد کی اکثریت سے قرارداد منظور کئے جاتے ہیں۔ رعایتی قانون سازی کونسل بنانے یا ختم کرنے کے لئے پارلیمنٹ کو درخواست دی جاتی ہے۔ پھر پارلیمان قانون ساز کونسل کے خاتمے یا تخلیق کے لئے قانون فراہم کرتے ہیں۔

3.4 ریاستی قانون سازی کے افعال:

قانون سازی کے اختیارات

قانون ساز آئین کے مطابق ریاستی قانون میں بیان کردہ تمام ریاستی موضوعات (Subjects) کو قوانین میں منتقل کر سکتا ہے۔ یہ باقاعدہ موضوعات پر قانون بھی جاری کر سکتے ہیں۔ اگر مرکزی حکومت بھی اسی موضوع پر ایک قانونی بنیاد بنا دے تو ریاستی قانون کے بنائے ہوئے قوانین غیر متاثر ہو جائیں گے۔ کسی مسودے کو قانون بنانے کا طریقہ وہی ہوتا ہے جو پارلیمان میں کیا جاتا ہے۔ ہر مسودے کی منظوری تین مرتبہ پڑھنے کے بعد ہوتی ہے۔ اس کے بعد اسے گورنر کی منظوری سے عمل میں لایا جاتا ہے۔

مالیاتی اختیارات

قانون ساز کونسل ریاست کی مالیات پر نظم رکھتی ہے۔ ایوانِ اعلیٰ کے مقابلے میں ایوان زیریں کو مالیاتی اختیار حاصل ہے۔ مالیاتی مسودے (بل) صرف ایوان زیریں میں پیش کئے جاتے ہیں۔ اسمبلی کی منظوری اور اجازت کے بغیر کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا جا سکتا۔

انتظامی معاملے پر اختیار

قانون سازی اسمبلی انتظامیہ ذمہ داری پر اختیار رکھتی ہے۔ اسمبلی کی ذمہ داری وزراء کی کونسل کو دی گئی ہے۔ اسمبلی کے اراکین کے سوالات کو وزراء جواب دیتے ہیں۔ وزارت کے خلاف ''غیر اعتمادی حرکت'' کا ووٹ مل جائے تو اسے خارج کیا جا سکتا ہے۔

10th ss civ 3. state govt.
Saturday, May 30, 2020 3:58:38 PM

3.5 ریاستی عدلیہ

ہائی کورٹ

ہائی کورٹ کے ادارے 1862ء میں قائم کئے گئے تھے۔ جب کلکتہ، بمبئی اور مدراس میں ہائی کورٹ قائم کئے گئے تھے۔ وقت کے دوران، برطانوی صوبوں میں اپنے ہائی کورٹ ہوا کرتے تھے۔ 1950ء کے بعد، ہر ریاست کے لئے ایک ہائی کورٹ بن گیا۔ ہر ریاست کے لئے ہائی کورٹ اعلیٰ درجہ کا کورٹ بن گیا ہے۔ وہ سپریم کورٹ کے سپرد، سمت اور قابو کے تحت کام کرتے ہیں۔

دستور ہر ریاست کے لئے ایک ہائی کورٹ فراہم کرتا ہے۔ لیکن ساتویں ترمیمات کے تحت 1956ء پارلیمنٹ کے اختیار پر، دو یا دو سے زیادہ ریاستوں اور ریاست کے اتحاد علاقوں کو عام ہائی کورٹ بنوادئے گئے۔



مدراس ہائی کورٹ

مثال کے طور پر، پنجاب اور ہریانہ اور چندی گڑھ (اتحادی علاقے) کے لئے عام ہائی کورٹ چندی گڑھ میں موجود ہے۔

اسی طرح، گوہاٹی ہائی کورٹ، سات شمالی مشرقی ریاستوں آسام، ناگالینڈ، منی پور، میگھالیہ، میزورام، ترپورا اور اروناچل پردیش کے لئے عام ہے اور یہ دہلی ریاست پر مشتمل نہیں ہے۔ لیکن دہلی کے لئے الگ ہائی کورٹ قائم کیا گیا ہے۔ ہر ہائی کورٹ کے لئے چیف جسٹس اور مختلف جج ہوتے ہیں۔ ہر ججوں کی تعداد صدر کی طرف سے طے کی جاتی ہے۔ اس وقت 29 ریاستوں کے لئے 25 ہائی کورٹ (آندھرا پردیش ہائی کورٹ یکم جنوری 2019ء میں امراوتی میں قائم ہوا) اور سات یونین علاقے موجود ہیں۔

> **کیا تم جانتے ہو؟**
>
> مدراس ہائی کورٹ، تین ہائی کورٹ جو صدارتی شہر (Presidency Town) بمبئی، کلکتہ اور مدراس میں ملکہ وکٹوریہ نے بتاریخ 26 جون 1862ء کی طرف سے دئے گئے خطوط کی طرف سے قائم کیا گیا۔ لندن کے بعد دنیا کی سب سے بڑی ہائی کورٹ کی عمارت چنّئی کی ہے۔

ہائی کورٹ کے عدالتی اختیارات

اس وقت، ہائی کورٹ کو مندرجۂ ذیل عدالتی اختیارات موجود ہیں۔

بنیادی حقوق کی سماعت

ان کی عدالتی اختیار میں ہائی کورٹ کے صدارتی شہروں (بمبئی، کلکتہ اور مدراس) میں بنیادی اور اپیلی مقدمات دونوں سماعت کے لئے موجود ہوتے ہیں جب کہ دیگر ہائی کورٹوں میں زیادہ تر اپیلی مقدمات موجود ہیں۔

عدالت میں صرف خلاف ورزی کا مقدمہ اور فیصلہ

(Admiralty)، برائے تصدیق وصیت نامہ، ازدواجی زندگی سے متعلق اور توہین عدالت کیلئے بنیادی حقائق سماعت موجود ہیں۔

صدارتی شہروں کے ہائی کورٹوں پر تمام ہائی کورٹ اپنے ماتحت 2000 عدالتوں کے ساتھ ساتھ گھریلو اور مجرمانہ مقدمات کی سنوائی صدارتی مجسٹریٹ کرتے ہیں۔

اپیلی مقدمات کی سماعت

اپیلی عدالتوں کے طور پر تمام ہائی کورٹ اپنے ماتحت عدالتوں کے ساتھ ساتھ سول (گھریلو) اور مجرمانہ مقدمات اپیل کرتے ہیں۔

تاہم ملک کے مسلح افواج کے متعلق، قوانین کے تحت، عدالت پر کوئی اختیار نہیں ہوتا۔

تحریری مقدمات: (Writ Jurisdication)

دفعہ 226 کے تحت، ہائی کورٹ کو نہ صرف بنیادی حقوق کے نفاذ کے لئے بلکہ دیگر مقاصد کے لئے بھی اختیار دیا گیا ہے۔ اس اختیار کا استعمال کرتے ہوئے، کورٹ ہدایت دیتی ہے جس طرح سپریم کورٹ کو دفعہ 32 کے تحت اختیار حاصل ہے۔

اس دفعہ کے تحت تحریروں کو جاری کرنے کے لئے دائرہ کار ہائی

10th ss civ 3. state govt.
Saturday, May 30, 2020 3:58:39 PM

کورٹ کے معاملے میں بڑا ہے جس کے لئے سپریم کورٹ ان کو صرف اس صورت میں جاری کرسکتے ہیں، جہاں بنیادی حق میں ہائی کورٹ کی خلاف ورزی کی گئی ہو۔

نگرانی کے اختیارات

ہائی کورٹ کے پاس عدالتوں اور ججوں کی نشست کے پاس اپنی ذمہ داری کے اختیارات ہوتے ہیں جو اس کے علاقائی دائرہ کار میں کام کرتے ہیں۔ (فوجی عدالتوں یا ججوں کی نشست (tribunals) کے علاوہ) اس طرح، یہ ممکن ہو

- ان سے واپسی کے لئے اطلاع کریں۔
- ایک مسئلہ بنانا، عام قوانین اور حکم نافذ کرنا۔ ان کے عمل اور عمل کو منظّم کرنا۔
- معینہ کی وضاحت جس میں ان کی کتابیں، اندراجات اور حسابات رکھے جاتے ہیں اور
- تھانے، محققین، افسران اور وکیل کے اجرت کی ادائیگی۔

عدالتی ریکارڈ (Court of Record)

ہائی کورٹ کے ذریعہ جاری کردہ تمام فیصلے پرنٹ کئے جاتے ہیں اور عدالتوں کے ذریعہ مستقبل کے حوالے جات کے لئے بھی محفوظ کئے جاتے ہیں اور وکیلوں کے ذریعہ ریکارڈ بھی محفوظ کئے جاتے ہیں ، یہ بھی عدالت کے اندراج (ریکارڈ) کے طور پر کام کرتا ہے۔



مدراس ہائی کورٹ میں سمانیدی کنڈا چولا کا مجسمہ

اعادہ

- گورنر، ریاستی حکومت کا نامزد کردہ دستوری سربراہ ہوتا ہے۔
- وزیر اعلیٰ کو ریاستی گورنر مقرر کرتے ہیں۔
- وزراء کی کونسل مجموعی طور پر ریاستی اسمبلی کی ذمہ دار (جواب دہ) ہوتی ہے
- قانون ساز اسمبلی ریاست میں ایک حقیقی اختیار کا مرکز ہوتی ہے۔
- اس وقت 28 ریاستوں اور سات یونین علاقوں کے لئے 25 ہائی کورٹ موجود ہیں۔

A-Z GLOSSARY

Constitution	It has been defined as the fundamental law of a State.	آئین (دستور)
Cabinet	It is an inner body within the Council of Ministers which is responsible for formulating the policy of the Government.	کابینہ
Legislature	the group of people in a country or part of a country who have the power to make and change laws	قانون ساز ادارہ
Tribunal	a special court chosen, especially by the government, to examine particular problem	ججوں کی نشست
Resolution	an official decision that is made after a group or organisation has voted	قانون

10th ss civ 3. state govt.
Saturday, May 30, 2020 3:58:39 PM

مشق

I۔ صحیح جواب منتخب کریں:

1۔ ریاست کے گورنر کو یہ مقرر کرتا ہے۔
(a) وزیراعظم
(b) وزیراعلیٰ
(c) صدر
(d) چیف جسٹس

2۔ ریاست کا اسپیکر یہ ہوتا ہے
(a) ریاست کا سربراہ (b) حکومت کا سربراہ
(c) صدر کا ایجنٹ (d) ان میں سے کوئی نہیں

3۔ مندرجہ ذیل میں سے کونسا گورنر کے اختیارات میں سے نہیں ہے؟
(a) لجسلیچر (b) انتظامیہ
(c) عدلیہ (d) سفارتی

4۔ ریاستی قانون ساز اسمبلی میں اینگلو انڈین کے ایک نمائندہ کو منتخب کرسکتا ہے۔
(a) صدر (b) گورنر
(c) وزیراعلیٰ (d) قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر

5۔ گورنر اسے مقرر نہیں کرسکتا۔
(a) وزیراعلیٰ کو
(b) ریاستی پبلک سروس کمیشن کے چیرمن کو
(c) ریاست کے ایڈووکیٹ جنرل کو
(d) ہائی کورٹ کے ججوں کو

6۔ ریاستی وزراء کی کونسل کے سربراہ ہیں
(a) وزیراعظم (b) گورنر
(c) اسپیکر (d) وزیراعلیٰ

7۔ قانون ساز کونسل کی رکنیت کے لئے کم از کم عمر ہے
(a) 25 سال (b) 21 سال
(c) 30 سال (d) 35 سال

8۔ مندرجۂ ذیل ریاستوں میں کون سی ریاست میں دو ایوانی اسمبلی (Bicameral Assembly) نہیں ہے۔
(a) آندھراپردیش (b) تلنگانہ
(c) تامل ناڈو (d) اترپردیش

9۔ ہائی کورٹ کا آغاز سب سے پہلے ہندوستان میں یہاں ہوا۔
(a) کلکتہ، بمبئی، مدراس (b) دہلی اور کلکتہ
(c) دہلی، کلکتہ اور مدراس (d) کلکتہ، مدراس، دہلی

10۔ مندرجۂ ذیل ریاستوں میں مشترک ہائی کورٹ کہاں ہے؟
(a) ٹمل ناڈو اور آندھراپردیش
(b) کیرلا اور تلنگانہ
(c) پنجاب اور ہریانہ
(d) مہاراشٹرا اور گجرات

II خالی جگہ بھرتی کیجئے:

1۔ ریاستی حکومت کے گورنر اپنا استعفیٰ.....کو پیش کرتا ہے۔
2۔ قانون ساز اسمبلی کے اراکین (MLA) کو .....منتخب کرتے ہیں۔
3۔ ..... ریاست کی یونیورسٹیوں کے چانسلر کے طور پر کام کرتا ہے۔
4۔ ریاستی پبلک سروس کمیشن کے چیئرمن اور اراکین کو صرف .....کی طرف سے ہٹایا جاسکتا ہے۔

III جوڑ لگایئے :

1۔ گورنر	–	حکومت کے سربراہ
2۔ وزیراعلیٰ	–	ریاست کے سربراہ
3۔ وزراء کی کونسل	–	مسند عدالت (ججوں کی نشست)
4۔ ایم ایل سی	–	اسمبلی کے ذمہ دار (جواب دہ)
5۔ مسلح افواج	–	امداد کے لئے ووٹ نہیں دے سکتا

10th ss civ 3. state govt.
Saturday, May 30, 2020 3:58:40 PM

IV مختصر جواب دیجئے:

1۔ ریاست کے گورنر کی اہمیت کیا ہے؟
2۔ گورنر کی تقرری کی اہلیت کیا ہے؟
3۔ ہائی کورٹ کے اصلی مقدمات کیا ہیں؟
4۔ ہائی کورٹ ''اپیلی مقدمات'' کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

V۔ تفصیل سے جواب لکھئے ۔

1۔ وزیراعلیٰ کے اختیارات اور افعال کیا ہیں؟
2۔ گورنر کے قانون سازی کے اختیارات بیان کریں۔
3۔ وزراء کی کونسل کے افعال اور اختیارات کی تنقیدی جانچ کریں۔

VI۔ پراجکٹ اور کارروائی

1۔ ریاستی حکومت کی انتظامیہ سے متعلق ایک فلوچارٹ تیار کیجئے۔
2۔ طلباء سے کہیں کہ وہ تمل ناڈو کے گورنر، وزیراعلیٰ اور دیگر وزراء کے ناموں کی تفصیل بنائیں۔ اسی طرح وہ پڑوسی ریاستوں کی فہرست بنائیں۔

مزید استفادہ کے لئے کتابیں

1. D.D. Basu - Introduction of the Constitution of India, S.C. Sarkar & Sons (Private) Ltd, 1982.
2. Subhash Kashyap - Our Constitution, National Book Trust, India, 2011.

انٹرنٹ کے ذرائع

1 www.tnrajbhavan.gov.in
2 www.tn.gov.in
3 www.hcmadras.tn.nic.in

ICT CORNER

ریاستی حکومت

مرحلے:

- براؤز کھولیں اور ذیل میں دئے گئے URL کو ٹائپ کریں۔
- ریاست اور اس کے قریب کی سرکاری ویب سائٹ کو دیکھنے کے لئے ہندوستان کے نقشے پر کسی بھی ریاست پر کلک کریں۔
- مثال کے طور پر، ٹمل ناڈو پر کلک کریں، ایک اضافی ٹیب براؤز کھلے گا جہاں آپ ٹمل ناڈو کی سرکاری ویب سائٹ دیکھ سکتے ہیں۔
- اس طرح آپ دیگر ریاستوں کی تفصیلات بھی دیکھ سکتے ہیں۔

BL16N

Website URL:
https://www.mea.gov.in/india-at-glance.htm

10th ss civ 3. state govt.
Saturday, May 30, 2020 3:58:40 PM

اکائی - 4

ہندوستان کی خارجہ پالیسی

India's Foreign Policy



سیکھنے کے مقاصد:

اس سبق کے اختتام پر طلباء یہ جانکاری حاصل کر چکے ہوں گے.....

- ہندوستان کے خارجہ پالیسی کے بنیادی اصولوں کی شناخت کرنا۔
- غیر جانبداری کے معنی اور اہمیت کو واضح کرنا۔
- ہمارے خارجہ پالیسی مرحلوں کا جائزہ لینا۔
- خارجہ پالیسی کی اہمیت کو واضح کرنا۔
- داخلی پالیسی اور خارجہ پالیسی کے درمیان فرق کی شناخت کرنا۔

9C2S1

تعارف (Introduction)

خارجہ پالیسی سے مراد، ملک کی پالیسی ہے جو غور وفکر، منصوبہ اور ترکیب کے تحت، ملک کے بین الاقوامی تعلقات کی خواہش پر، اس کی حفاظت اور فروغ پر، دوطرفہ اور کثیر طرفہ دونوں طرح سے دوسرے ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلق قائم کرنا ہے۔ اس سے عوام میں بہتری علاقہ اور ملک کی اقتصادی حالت کی تحفظ چاہی جاتی ہے ۔ یہ براہ راست ملک کی روایت قدر، ملک کے تمام پالیسیوں، اس کی چاہت اور خودشعوری کی عکاسی کرتی ہے۔

ملک بھی ایک دوسرے پر منحصر رہتا ہے۔ ایک دوسرے پر منحصر ہونا بھی بین الاقوامی تعلقات کی ناقابل تردید حقیقت ہے۔ کسی مقصد کے تحت خارجہ پالیسی اپنانے سے دوسرے ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات اور ترقی کا ذریعہ بنتی ہے ۔ خارجہ پالیسی کے اہم آلے، معاہدے (اقرارنامہ)، معاہدے، سفیروں کا مقرر کیا جانا، بیرونی امداد، بین الاقوامی تجارت اور مسلح افواج ہیں۔

ہندوستان کی وزرات امور خارجہ جو ہندوستانی حکومت کے زمرے میں آنے والی وزرات خارجہ (Foreign ministry) بھی کہلاتی ہے۔ ہندوستان کے ساتھ بیرونی تعلق رکھنے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ 1986 میں نئی دہلی میں قائم کیا گیا غیر ملکی سروس ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (Foreign Service Training Institute) ہندوستانی غیر ملکی خدمات (Indian Foreign Services) پر افسروں کی مشق کراتی ہے۔

ہندوستان کا دستور آئین 1950، دفعہ 51، ہندوستان کی خارجہ پالیسی کے رہنمائی اصولوں کو بیان کرتا ہے۔
مملکت اس بات کی کوشش کرے گی کہ

- بین الاقوامی سطح پر امن اور تحفظ کو فروغ دینا۔
- ممالک کے درمیان معزز تعلق کی بحالی قائم کرنا۔
- بین الاقوامی قانون اور بین الاقوامی اداروں کو حوصلہ افزائی کے تحت عزت دینا۔
- ثالثی کے تحت بین الاقوامی تنازعوں کو سمجھوتے کے ذریعہ حل کرنا۔

4.1 ہماری خارجہ پالیسی کے اہم مقاصد

- ملک کی سلامتی
- ملک کی خوشحالی
- دوستانہ ممالک کی تعداد کو بڑھانا
- دنیا میں امن کی حصولی اور ہر ایک بھی آپس میں امن وامان
- اقتصادی ترقی

10th ss civ 4. india foreign policy
Saturday, May 30, 2020 4:43:37 PM

4.2 پنچ شیل Panchsheel

(سنسکرت میں اس کا مطلب پنچ=پانچ؛ شیلا= بھلائی)

ہندوستان (وزیراعظم جواہر لال نہرو) اور چین (وزیراعظم چو -ئن- لئی) کے درمیان امن کے لیے بقائے باہمی کے پانچ اصول کے معاہدہ پر 28/اپریل 1954 کو دستخط کیا گیا، جس میں یہ کہا گیا کہ دونوں حکومتیں مندرجہ ذیل اصولوں کی بنیاد پر یہ معاہدہ کرتے ہیں۔



یہ اصول بنڈنگ اقرار نامہ (Bandung Declaration) تشکیل دے کر، انڈونیشیا میں 1955 میں افریقی ایشیائی کانفرنس میں دستخط کیا گیا۔

4.3 خارجہ پالیسی کی بنیادی حد بندیاں

- جغرافیائی حالت اور علاقہ کی جسامت
- ملک کی تاریخ رسم ورواج اور فلسفیانہ بنیاد
- قدرتی ذرائع
- اقتصادی ترقی کی ضرورت
- سیاسی استحکام اور حکومت کی ساخت
- امن، فوج کی تخفیف اور نیوکلیائی ہتھیاروں کا عدم پھیلاؤ کی ضرورت
- فوجی طاقت
- بین الاقوامی سطح

1950 اور 1960 میں خارجہ پالیسی:

آزادی کے بعد سے 1950 اور 1960 کے درمیان کا دور ہندوستان کے پہلے وزیراعظم جواہر لال نہرو کی رہنمائی میں گزرا، جو ہندوستان کی خارجہ پالیسی کا ایک مثالی دور کہلاتا ہے۔ نوآبادی جدوجہد کے لمبی مدتوں بعد نئی مملکتیں جو آزاد ہوئیں، اقتصادی بڑھوتری کے باعث اپنے آپ میں بہت ہی مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ تو اس وقت یہ ضروری تھا کہ کسی بھی ایک بلاک (blocs) ریاست متحدہ امریکہ (USA) یا روس (USSR) سے صف بندی قائم کی جائے۔ ہندوستان کے پہلے وزیراعظم نہرو نے دونوں عظیم طاقتوں (امریکہ اور روس) کی دشمنی کی مخالفت کی۔ جو ایشیا اور افریقہ کے نئے ابھرے ممالکوں میں اپنا اثر ورسوخ بڑھانے کی کوشش میں لگے ہوئے تھے۔

اسی پر انہوں نے سرد جنگ کے دوقطبی حکم کے مقابلے میں غیر جانبداری (Non-Alignment) یعنی کسی بھی بلاک سے نہ جڑنے کے راستے کو منتخب کیا اور بین الاقوامی امور میں ایک تیسرے بلاک کے ممالک کو قائم کرنے کی کوشش کی۔ اس وقت کی ہندوستان کی خارجہ پالیسی کا عالمی تعاون، عالمی امن، نوآبادیاتی سامراجیت کا خاتمہ، نسلی مساوات اور غیر جانبداری تھا۔

> صاف طور پر غیر جانبداری کا مطلب خود کو فوجی بلاک سے دور کرنے کی کوشش نہیں کرنا۔ اس کا مطلب جہاں تک ہو سکے اشیاء کو دیکھنے کی کوشش کرنا، نہ کہ فوجی نقطہ نظر سے اگرچہ یہ کبھی کبھار آتا ہے۔ مگر آزادانہ طور پر اور تمام ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات کو برقرار رکھنے کی کوشش کرنا۔ .... جواہر لال نہرو

4.4 1961 کی غیر جانبدارانہ تحریک

(The Non-Aligned Movement) (NAM)

اصطلاح ''غیر جانبدارانہ'' (Non-Alignment) کو وی۔ کرشنا مینن نے 1953 میں اقوام متحدہ میں گفتگو کے دوران استعمال کیا تھا۔ غیر جانبداری ہندوستان کی خارجہ پالیسی کی ایک اہم خصوصیت سمجھی جانے لگی۔ اس کا مقصد کسی بھی فوج کے ساتھ بغیر ہاتھ ملائے خارجی امور وں میں قومی آزادی کو بحال رکھنا تھا۔ یہ کثیر الجہتی علاقوں میں ممالک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت بندی تھی۔ غیر جانبدارانہ تحریک (NAM) 120 ممالک کے ممبروں کے ذریعے تشکیل پائی۔ جس میں 17 صوبے مشاہدوں کے طور پر اور 10 بین الاقوامی اداروں کے طور پر شامل تھے۔ غیر جانبدارانہ ممالک ترقی یافتہ ممالک کے درمیان معاشی تعاون کی ایک بنیاد قائم کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ ایک اور قابل ذکر حقیقت یہ ہے کہ اس نے سیاسی تحریک کو معاشی تحریک میں بدلا۔

غیر جانبداری تاریخ کی بنیاد کے موجد: غیر جانبدارانہ تحریک (NAM) کے بنیاد کے باپ (Founding fathers)، ہندوستان کے جواہر لال نہرو، یوگوسلاویہ کے ٹی ٹو، مصر کے ناصر، انڈونیشیا کے سکارنو اور گھانا کے وامے کما (Kwame Nkumarah) تھے۔

10th ss civ 4. india foreign policy
Saturday, May 30, 2020 4:43:38 PM

سرد جنگ کے دوران ہندوستان کی خارجی پالیسی
(India's Foreign Policy during cold war era)

غیر جانبدارانہ بنیادیں(roots) 1971 کے ہند - روس معاہدہ کے تحت ، ہندوستان کو روس کے ساتھ جانبدارانہ پن سے رہنے نہیں روک سکے ۔ (20 سال کے امن، دوستانہ اور باہمی تعاون) تب ہندوستان نے فوجی جدیدکاری کا خاطرخواہ پروگرام شروع کیا۔1974 میں، ہندوستان نے بھی ،1964 میں لا پ نار میں چین کے ذریعے کئے گئے نیوکلیائی تجربہ کے جواب میں میں پوکھران میں اپنا پہلا زیرزمینی نیوکلیائی دھماکہ کامنصوبے منعقدکیا۔

بدلتے عالمی حالات خارجی پالیسی کے تفصیلات کومتعین کرتے ہیں ، پھر بھی ہندوستان کی خارجی پالیسی چند بہتر اصولوں پر مبنی ہیں۔ یہ اصول محض نظریاتی نہیں ہیں۔مگر عملیت پسند بھی ہیں۔ ہندوستان نے سیاسی آزادی کوتباہ کن دوسری عالمی جنگ کے بعد حاصل کیا، اور ہندوستان کوشدید غربت کی ناخواندگی اور درہم برہم معاشرتی حالات سے نجات دلانی پڑی۔لہذا، ہماری نئی قوم فوجی الجھنے اور فوجی اتحاد کو پیش نہیں کرسکتی۔آزاد ہندوستان کو اپنے جمہوری نظام کا دفاع کرنا پڑا اور اسی وقت نفاد کے ذریعہ قوم کو پسماندگی سے نجات دلانا تھا۔فوجی بلاکس سے اجتناب اس وقت کوئی ترجیح(option) نہیں بلکہ ایک ضرورت تھی۔اتحاد کا مطلب غیر جانبداری تھا،مگر ملکوں کی آزادی آزادانہ طور پر معاملات پر فیصلہ کرنا تھا۔غیر اتحاد(Non-Alliance) کا مطلب یہ نہیں تھا کہ کاموں کوختم کردیا جائے۔اس کا مقصد تنازعات اور تناؤ کے خاتمے کو یقینی بنانا تھا۔ ہندوستان کو معاشی ترقی پر توجہ دینے کا اہل بنایا۔ ہندوستان نے اس عرصے میں پاکستان کے ساتھ دو جنگیں برداشت کیں۔تباہ کن چین-ہندوستان تنازعہ غیر اتحاد کو عملی شکل نہیں دے سکا۔ اور اس سے فوجی تشکیل میں ناکامی کا اظہار ہوا۔ یہاں تک کہ غیر اتحاد کو ترک کرنے سے ہندوستان اپنے دفاعی نظام کو بے حد مضبوط کرسکتا ہے اور ایٹمی طاقت بن سکتا ہے۔ خارجی پالیسی کی تکمیل کی تفصیلات میں پائی جانے والی خامیوں یا غلطیوں کا بار بار ازالہ کیا گیا ہے۔لیکن ہندوستان کی غیر اتحاد کی بنیادی پالیسی اب بھی نافذ ہے۔



پوکھران (راجستھان) میں پہلا جوہری آزمائشی تجربہ

1990 اور 20ویں صدی میں نئی ترقی

1990ء کی دہائی کے دوران سوویت یونین کے خاتمہ کے ساتھ ہی مغربی طاقتوں کی حمایت سے ایک نیا معاشی نظام (آزاد بنانا نجی کاری اور عالمگیریت) سامنے آیا۔

ابھرتی ہوئی نئی معاشی نظام کے ساتھ ساتھ ایک قطبی دنیا(امریکہ -مرکوز) ہندستان سمیت تمام ممالک کو مجبور کیا کہ ان کی خارجہ اور اقتصادی پالیسیوں پر نظرثانی کی جائے۔ ہندوستان عالمی اقتصادی فورم (GATT) کے ساتھ معاہدے میں داخل ہوا اور دوطرفہ، سہ طرفہ اور کثیر طرفہ معاہدے میں داخل ہوئے۔اس کے جوہری تجربے کے نتیجے میں مغربی دنیا کی طرف سے دھمکی دینے والا ردعمل سامنے آیا۔ ہندوستان کی پالیسی میں یہ تبدیلی مختلف طریقوں سے ظاہر ہوئی۔جیسے:

- چین کے ساتھ بہتر تعلقات۔لک ایسٹ پالیسی(1992)
- راجستھان کے پوکھران میں (1998) دوسرا جوہری تجربہ
- اسرائیل کے ساتھ دفاعی حصول تعلقات
- عرب ممالک اور ایران کے ساتھ توانائی کی سفارت کاری
- امریکی جوہری میزائل دفاعی پروگرام پر اتفاق اور
- بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی میں ایران کے خلاف ہندوستان کا ووٹ

اکیسویں صدی میں دوبارہ بلند ہونے والا ہندوستان
(India in the resurgent 21st century)

ہندوستان نے دنیا کے ساتھ تیز اقتصادی مشغولیت کی ضروریات کو پورا کرنے کے موافق کرتے ہوئے ہماری ترقی کے لئے سرمایہ،ٹکنالوجی کے نظریات اور جدت کی بڑھتی ہوئی آمد اور دنیا کے معروف معاشیات میں ایک اہم ملک کے طور پر ہمارے ابھرنے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔

ہندوستان موجودہ عالمی مضامین (مسائل) کے ساتھ مشغول ہے اور نمایاں مقام حاصل کرنے کے لیے اپنی بین الاقوامی پالیسیاں واضح کرتا ہے۔اور عالمی سطح پر اپنے موجودگی کو محسوس کرتا ہے۔اس نے نئے عالمی گروہوں میں شمولیت اختیار کی ہے۔ جہاں 20 کے گروہ(G-20) ہندوستان، برازیل، جنوبی افریقہ(IBSA) اور برازیل، روس ، ہندوستان، چین، جنوبی افریقہ(BRICS)، جو ہندوستان کو عالمی دفتر میں اہم کردار ادا کرنے کی زیادہ گنجائش فراہم کرتا ہے۔

ہندوستان کی عالمی سلامتی کے خدشات اس کی فوجی تجدیدکاری ،بحری سلامتی اور ایٹمی (جوہری) پالیسیوں کی عکاسی کرتے ہیں۔

10th ss civ 4. india foreign policy
Saturday, May 30, 2020 4:43:39 PM

ہندوستان عالمی سطح پر فیصلہ سازی اور انتظام میں ایک اہم آواز کی طور پر ابھر رہا ہے۔ اورا بھرتے ہوئے عالمی جنگی ٹکنالوجی میں ایک پل اور متوازن طاقت کے طور پر بھی ابھر رہا ہے ۔معاشی سیاسی اور حربی (جنگی) سطح پر ہمارے پالیسی سازوں کے ردعمل نے ہندوستان کو ایک ممکنہ عظیم طاقت کے طور پر ابھرنے کے قابل بنا دیا ہے۔حالانکہ کہ اسے بہت زیادہ ترقیاتی مقابلوں کا سامنا کرنا ہے۔ان مقابلوں میں توانائی اور سلامتی کو یقینی بنانا ملک کی معاشی بڑھوتری کی شرح کو برقرار رکھنا بھی شامل ہے۔غیر فوجی امور میں ماحولیاتی تبدیلی ،توانائی کا تحفظ، ناکافی ذرائع ،پانی اور غذا کا تحفظ، وبائی امراض اور نقل ومکان کی تحفظ کا مقابلہ شامل ہیں۔اگرچہ یہ مقابلے متعدد اور مضبوط ہیں لیکن ہندوستان کی پالیسی عملہ کی رسائی سے باہر نہیں ہیں۔

4.5 ہندوستان کے خارجہ پالیسی کے بنیادی تصورات

- ❖ قومی مفاد کا تحفظ
- ❖ عالمی امن کا حصول
- ❖ فوج کی تخفیف اسلحہ
- ❖ دوسرے ممالک کے ساتھ خوشگوار تعلقات کو فروغ دینا
- ❖ پرامن ذرائع سے تنازعات کو حل کرنا
- ❖ غیر جانبدارانہ تحریک کے اصول کے مطابق فکر وعمل کی آزادی
- ❖ بین الاقوامی تعلقات کے انعقاد میں مساوات
- ❖ مخالف نوآبادیاتی، مخالف- سامراجیت، مخالف نسل پرستی

تخفیف اسلحہ کی پالیسی (Policy of disarmament):

ہماری روایت اور قومی اخلاق غیر مسلح کرنے کی مشق کرنا ہے۔امن سے محبت رکھنے والا ہندوستان ابتداہی سے معیاری اور مقداری تخفیف اسلحے کا حامی کار بننے کا سبب بنا۔آزادی کے بعد سے ہندوستان کی جوہری پالیسی کا ایک اہم موضوع اس کا مفید استعمال رہا ہے۔لہذا ہندوستان میں اقوام متحدہ کے تخفیف اسلحے (disarmament) کے پروگرام کی حمایت کی۔ ہندوستان کا جوہری پروگرام 1974 اور 1998 میں صرف حکمت عملی مقاصد کے لیے کیا گیا تھا۔ ہندوستان کے جوہری نظریہ کے دو موضوعات یہ ہیں۔ ❖ پہلے ہم استعمال نہیں کریں گے۔

❖ کم سے کم استعمال تاکہ کسی کا زیادہ جانی اور مالی نقصان نہ ہو۔

جوہری طاقت کو جارحانہ مقاصد کے لئے استعمال نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور کسی بھی غیر جوہری ریاست کے خلاف کبھی بھی استعمال نہیں ہوگا۔ ہند-امریکی جوہری معاہدے نے ہندوستان کے خارجہ پالیسی میں نمایاں ترقی حاصل کی۔

4.6 سارک - SAARC علاقائی تعاون کے لیے جنوبی ایشیائی اسوسی ایشن (South Asian Association for Regional Co-operation)

سارک 8 ممالک کی معاشی اور جغرافیائی سیاسی تنظیم ہے۔جو بنیادی طور پر جنوبی ایشیا میں واقع ہے ۔سارک پالیسیوں کا مقصد جنوبی ایشیا کے ممالک میں فلاحی اقتصادیات کے اجتماعی خود انحصاری کو فروغ دینا اور خطے میں معاشرتی اور ثقافتی ترقی کو تیز کرنا ہے۔نئی دہلی میں سارک آفات اور تباہی کے انتظامیہ مرکز قائم کیا گیا تھا۔یہ مرکز جنوبی ایشیا میں تباہی کے خطرے میں کمی اور انتظامیہ کے مختلف جہتوں پر کام کرنے والے پیشہ ور افراد کا یہ ایک ادارہ ہے۔SAARC سیٹلائٹ ISRO کی جانب سے ایک اطلاعاتی اور موسمیات کی جانکاری دینے والا مصنوعی سیارہ ہے۔

اس کے ممبر ممالک افغانستان ، بنگلہ دیش ،بھوٹان ، ہندوستان ،نیپال، مالدیپ، پاکستان اور سری لنکا ہیں۔

خارجہ پالیسی حکمت عملیوں کا ایک مجموعہ ہے۔جس کا احتیاط سے اقوام متحدہ نے دیگر اقوام متحدہ کے ساتھ تعلقات کو برقرار رکھنے کے لئے بنائی ہے۔

سفارت کاری کسی ریاست کی خارجہ پالیسی کو نافذ کرنے کا ذریعہ ہے۔

سارک SAARC - علاقائی تعاون کے لیے جنوبی ایشیائی اسوسی ایشن



10th ss civ 4. india foreign policy
Saturday, May 30, 2020 4:43:40 PM

4.7 ہندوستان کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی اور تسلسل

a۔ مربوط پڑوسیوں کو ترجیح دینا : پڑوس کی پہلی پالیسی:

ہندوستان کی خارجہ پالیسی نے ہمیشہ سے پڑوسیوں کے تصور کو تاریخی اور ثقافتی مشترکات کے مرکزی محور کے گرد وسیع تر وسطی حلقوں میں شمار کیا ہے۔ ہندوستان اپنے قریبی پڑوسیوں اور مالدیپ جیسے بحر ہند کے جزیرے ریاستوں کو سیاسی اور سفارتی ترجیح دیتا ہے ۔ ہندوستان کی خارجہ پالیسی میں پڑوسی ممالک کا یہ دوستانہ سلوک یہ واضح کرتا ہے کہ ہندوستان کو اپنے متعدد ترقیاتی اہداف کے حصول کے لئے ایک پرامن دائرہ ضروری ہے۔ وسائل کے ساز وسامان اور تربیت کی شکل میں ہندوستان پڑوسیوں کو مدد فراہم کرتا ہے ۔عظیم تر رابطے اور انتظام کی سہولت فراہم کی گئی ہے تاکہ ساز وسامن، افراد، توانائی سرمایہ اور معمولات کے آزادانہ بہاؤ کو بہتر بنایا جاسکے۔

b۔سفارت کاری اور ترقی کے لئے راستہ:
(Bridging diplomacy and development)

ہندوستان کی خارجہ پالیسی کا ایک بڑا مقصد ہندوستان کی ملکی ترقی کے لئے بین الاقوامی شراکت داری کا فائدہ اٹھانا ہے۔اس میں تکنیکی رسائی کو بہتر بنانا ،ذرائع کا سرمایہ، مارکیٹ تک رسائی حاصل کرنا اور قدرتی وسائل کو محفوظ بنانا شامل ہے۔

c۔ ''مشرق کی طرف دیکھو'' سے ''مشرق کی طرح عمل کرو'' پالیسی میں بتدریج منتقلی:
A gradual tradition from Look East to Act East Policy

جنوب مشرقی ایشیا کا آغاز شمال مشرقی ہندوستان سے ہوتا ہے ۔

جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی اسوسی ایشن (ASEAN)
(Association of the South East Asian Nations)
کے ممالک کے لئے ہمارا زمینی پل(bridge) میانمار(برما) ہے۔ اس کا مقصد ہند۔بحرالکاہلی ممالک میں طاقت کے استحکام اور کثیر الجہتی توازن کو یقینی بنانا ہے۔اور ایشیا کا مکمل حصہ بننا ہے۔اس پالیسی میں آسیان(ASIAN) اور مشرقی ایشیائی ممالک کے لیے زیادہ معنی خیز کردار پر زور دیا گیا ہے۔ ہمارے مشرقی پالیسی کے تین بڑے عناصر طبعی رابطے پر زیادہ زور، تجارتی اور سلامتی سے متعلق ہیں۔

d۔اقتصادی ترقی : (Economic development)

اس وقت ہندوستان کی سیاسی پالیسی اقتصادی ترقی کی فوری توجہ کی طلب گار ہے۔ بہت سارے ممالک ہندوستان کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنے کا رجحان رکھتے ہیں۔ تیز متوازن اور جامع اقتصادی طرز ہندوستان کا بنیادی مقصد ہے ۔ ہندوستان امن وسلامتی کو یقینی بناتے ہوئے اور ملک کی بین الاقوامی شراکت میں فائدہ اٹھاتے ہوئے اس مقصد کو حاصل کرتا ہے، تاکہ اقتصادی ترقی کی منڈیوں ،سرمایہ کاری ،ٹیکنالوجی ،رابطے، اہلکاروں کی نقل حرکت ،منصفانہ عالمی نظم و نسخ اور مستحکم اور منصفانہ ماحول کو سازگار بنانے کے لیے درکار ہو۔

e۔ ہندوستان-ایک ابھرتی طاقت کے طور پر

ہندوستان G20 ،مشرقی ایشیاء سربراہی اجلاس اور BRICS میں اتحاد کا رکن ہے۔جس کی وجہ ایک تیزی سے بڑھتی ہوئی معیشت والے ایک بڑے ملک کی حیثیت ہے۔ ہندوستان اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں مستقل رکنیت کا خواہاں ہے۔اور اب ہندوستان میں دلچسپی کی بڑھتی ہوئی وسعت ہے۔ جو دنیا کے مختلف حصوں میں پائے جاتے ہیں۔اور جو توانائی، اہم قدرتی وسایل، سلامتی کی کھلی کھلی جہاز کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری سرمایہ کاری کی تلاش جیسے متعدد عوامل سے وابستہ ہیں۔اور بیرون ملک تجارت کے مواقع اور تجارتی رسائی کو محفوظ کرنے کی ضرورت۔

ملکی پالیسی اور خارجی پالیسی کے درمیان فرق

داخلی پالیسی	خارجی پالیسی
❖ گھریلو پالیسی ملکی پالیسی ہے ۔جو اپنے ملک کے داخلی معاملات کو نمٹانے کا منصوبہ ہے۔	❖ خارجہ پالیسی ،دوسرے ممالک کے ساتھ معاملات طے کرنے کا منصوبہ ہے۔
❖ اس میں گھریلو امور، معاشرتی بہبود، صحت کی دیکھ بھال، تعلیم شہری حقوق ،معاشی امور اور سماجی امور پر توجہ دینے والے قوانین شامل ہیں۔	❖ تجارت ،سفارت کاری، پابندیاں، دفاع، آگاہی اور عالمی ماحول وغیرہ خارجہ پالیسی کی اقسام ہیں۔

10th ss civ 4. india foreign policy
Saturday, May 30, 2020 4:43:41 PM

نتیجہ (Conclusion):

آج ہندوستان دنیا کا سب سے زیادہ آبادی والا سب سے بڑی جمہوریت اور سب سے تیز رفتار ترقی پذیر ملک ہونے کے علاوہ کئی ملکوں کے ساتھ باضابطہ سفارتی تعلقات ہیں۔ اگرچہ ہندوستان کسی بڑے فوجی اتحاد میں شامل نہیں ہے، لیکن بڑی طاقتوں کے ساتھ ہمارے تعلقات نے حکمت عملی کی گہرائی حاصل کر لی ہے۔ دہشت گردی کے خلاف ہماری مشترکہ لڑائی طاقت کا ایک خاص عنصر ہے۔ ہندوستان نے اپنی سلامتی اقتصادی ترقی کو حاصل کرنے کی کوشش سے کی ہے، جبکہ اس کے ساتھ ساتھ تمام ملکوں اور لوگوں کے لیے امن، آزادی ترقی اور انصاف کے لیے بھی کام کر رہی ہے۔ اس طرح ہندوستان خارجہ پالیسی کے اصول کی استقامت کرتی ہے، کہ بین الاقوامی تعلقات میں دشمن نہیں ہوتا، صرف مفادات ہی مستقل ہوتے ہیں۔ نئے مقابلے ہندوستان کو نئی حقیقتوں سے ہم آہنگ ہونے پر مجبور کرتے ہیں۔ پھر بھی، اس کی خارجہ پالیسی کے بنیادی ڈھانچہ کم وبیش ایک ہی رہا۔

خلاصہ

- حکومت کی خارجہ پالیسی کو دیگر ریاستوں کے بارے میں کئے گئے پالیسی اقدامات پر تشویش ہے۔
- وزرات خارجہ ہندوستان کی خارجہ پالیسی پر عمل درآمد کا ذمہ دار ہے۔
- ایک مقصد پر مبنی خارجہ پالیسی میں دیگر ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات کو حاصل کرنے کی صلاحیت ہے۔
- آزادی کے بعد ہندوستان نے دولت مشترکہ ممالک میں شمولیت اختیار کی اور دوسرے ممالک میں تحریک آزادی کا بھرپور حمایت کی۔
- سرد جنگ کے دوران ہندوستان نے اپنے آپ کو کسی بھی بڑے طاقتور بلاکس سے الگ کرنے کی پالیسی اپنائی۔
- خارجہ پالیسی فی الحال ہمسایہ ممالک اور بڑی عالمی طاقتوں کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنانے پر مرکوز ہے۔

Glossary : فرہنگ/لغات

External affairs	بیرونی معاملات	بین الاقوامی تعلق سے متعلق معاملات
multilateral	کثیر الجہتی	دو سے زیادہ ممالک کو شامل کرنا
procurement	حصول	خریدنے کا عمل
pluralism	اجتماعیت	ایک وقت میں ایک سے زیادہ فوائد رکھنے کا رواج
pandamics	وبائی امراض	وبائی امراض
ethos	اخلاق	ثقافت کی خصوصیت کی روح

10th ss civ 4. india foreign policy
Saturday, May 30, 2020 4:43:41 PM

مشق :

OKV76

I ۔صحیح جواب منتخب کیجئے:

1۔کونسا وزیر ہمارے ملک کی خارجہ پالیسی کو تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے؟

a۔وزیر دفاع　　b۔وزیر اعظم

c۔وزیر خارجہ　　d۔وزیر داخلہ

2۔ان کے درمیان پنچ شیل معاہدہ طے ہوا ہے۔

a۔ہندوستان اور نیپال　　b۔ہندوستان اور پاکستان

c۔ہندوستان اور چین　　d۔ہندوستان اور سری لنکا

3۔ہندوستانی آئین کا کونسا دفعہ خارجہ کے آرڈر کی ہدایت کرتا ہے؟

a۔دفعہ 50　　b۔دفعہ 51

c۔دفعہ 52　　d۔ دفعہ 53

4۔ لوگوں کے درمیان رنگ میں فرق کرنا ایک

a۔ایک بین الاقوامی انجمن

b۔توانائی کی سفارتکاری

c۔نسلی امتیاز کی پالیسی

d۔ان میں کا کوئی بھی نہیں

5۔اس سے متعلق 1954 پاکستان اور چین نے معاہدہ کیا تھا۔

a۔تجارت اور کاروبار

b۔معمول کے تعلقات کی بحالی

c۔ثقافتی تبادلہ پر پروگرام

d۔بقائے باہمی کے پانچ اصول

6۔اس کا ہماری خارجہ پالیسی سے کوئی تعلق نہیں۔

a۔عالمی تعاون　　b۔عالمی امن

c۔نسلی مساوات　　d۔نوابادیات

7۔مندرجہ ذیل میں سے کون NAM کا بانی ممبر نہیں ہے؟

a۔یوگوسلاویا　　b۔انڈونیشیا

c۔مصر　　d۔پاکستان

8۔غیر موزوں کو تلاش کریں۔

a۔سماجی بہبود　　b۔صحت کی دیکھ بھال

c۔سفارت کاری　　d۔ملکی معاملات

9۔غیر اتحاد کا مطلب ہے۔

a۔غیر جانبدار ہونا

b۔آزادانہ طور پر معاملات پر فیصلہ کرنے کی آزادی

c۔فوج میں کمی (demilitarisation)

d۔ان میں سے کوئی بھی نہیں

10۔غیر فوجی معاملات ہیں۔

a۔ توانائی کی حفاظت　　b۔ پانی کی حفاظت

c۔ وبائی امراض　　d۔ یہ تمام

II۔خالی جگہ بھرتی کرو:

1۔ہندوستان نے پہلا جوہری تجربہ یہاں کیا.....۔

2 ۔..... خارجہ پالیسی پر عمل درآمد کرنے کا ایک آلہ ہے۔

3۔سرد جنگ کے دو قطبی حکم کے باوجود ..... ہندوستان کی پالیسی تھی۔

III۔مندرجہ ذیل بیان پر غور کریں اور مناسب جواب پر نشان لگائیں۔

1۔مندرجہ ذیل کو صحیح تاریخی ترتیب میں اور ترتیب دیں اور ذیل میں دیئے گئے کوڈ سے صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

i۔پنچ شیل

ii۔پوکھران میں جوہری تجربہ

iii۔20 سال کا معاہدہ

iv۔پہلا جوہری تجربہ

(a)　(ii) , (iv) , (iii) , (i)

(b)　(iv) , (iii) , (ii) , (i)

(c)　(iii) , (iv) , (ii) , (i)

(d)　(iv) , (ii) , (iii) , (i)

10th ss civ 4. india foreign policy
Saturday, May 30, 2020 4:43:42 PM

2۔مندرجہ ذیل میں سے کونسا NAM کے بارے میں نہیں ہے؟

i ۔غیر - جانبدرانہ تحریک کا عمل وی کرشنا مینن نے بنایا تھا۔

ii۔اس کا مقصد کسی بھی فوجی اتحاد میں شامل ہوکر امور خارجہ میں قومی آزادی کو برقرار رکھنا ہے۔

iii۔اس وقت اس کے 120 ممبر ممالک ہیں۔

iv۔یہ معاشی ماحولیات میں تبدیل ہو چکا ہے۔

a۔ (i) اور (ii)　　b۔ (iii) اور (iv)

c۔ صرف (ii)　　d۔ صرف (iv)

4۔ توثیق (A) : ہندوستان کا پیشتر ممالک کے ساتھ باضابطہ سفارتی تعلقات ہیں۔

سبب (R) : ہندوستان دنیا کا دوسرا سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہے

a ۔ A صحیح اور R کی وضاحت کرتا ہے۔

b ۔A صحیح اور R کی وضاحت نہیں کرتا۔

c ۔A غلط ہے اور R درست ہے۔

d۔دونوں A اور R غلط ہیں۔

IV۔ جوڑ لگاؤ :

1۔بحر ہند کا جزیرہ	-	1955
2۔آسیان(ASIAN) کے لیے زمینی پل	-	1954
3۔پنچ شیل	-	مالدیپ
4۔افریقی ایشیائی کانفرنس	-	خارجہ پالیسی
5۔عالمی امن	-	میانمار

V۔ مختصر جواب لکھو :

1۔ خارجہ پالیسی کیا ہے؟

2۔ پنچ شیل کے کوئی چار رہنما اصولوں کو درج کریں۔

3۔ غیر جانبداری تحریک کے معماروں کے نام بتائیں۔

4۔ ہندوستان کی جوہری پالیسی کی وضاحت کریں۔

5۔ سارک کے ممبر ممالک کی فہرست بناؤ۔

6۔ فرق لکھیں: ملکی پالیسی اور خارجی پالیسی

VI۔ تفصیلی جواب دو۔

1۔غیر جانبدارانہ اصول (Non-alignment) پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

2۔ہندوستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی عزم پر تبادلہ خیال کریں۔

VII۔منصوبے اور سرگرمی

1۔ہندوستان کی خارجہ پالیسی کے کسی بھی دو پہلوؤں کی نشاندہی کریں جو آپ برقرار رکھنا چاہیں گے اور دوسرا، اگر آپ فیصلہ ساز ہیں تو آپ اسے تبدیل کرنا چاہیں گے۔

10th ss civ 4. india foreign policy
Saturday, May 30, 2020 4:43:43 PM

REFERENCE BOOKS

1. Mahendra Kumar, *Theoretical Aspects of International Policies*Agra, Shivalal Agarwala & company 1984
2. Prakash Chandra, *Theories of International Relations*: Aman publishing
3. S. Ganguly,*India's Foreign Policy* , Oxford University Press
4. Dutt V.P., *India's Foreign Policy in a changing world,* Vikas Publishing House Pvt. Ltd., Noida (2009)
5. Dixit J.N.,*India's Foreign Policy and its Neighbours*, Gyan Publishing House, Delhi (2001)
6. Khanna V.N., and Leslie K Kumar.,*Foreign Policy of India*, Vikas Publishing House Pvt. Ltd., (2018), Noida
7. Muhkund Dubey,*India's Foreign Policy* , Orient Black Swan Pvt. Ltd., New Delhi (2015)
8. Shah, S.k.,*India's Foreign Policy (Past, Present and Ties with the world)*, Vij Books India Pvt. Ltd., New Delhi (2017)

INTERNET RESOURCES

1. https://www.mea.gov.in/
2. https://mnoal.org/
3. http://www.saarc-sec.org/

ICT کارنر

ہندوستان کی خارجی پالیسی
India's Foreign Policy

اس کاروائی سے آپ کو دنیا میں موجود ہندوستانی سفارت خانوں کی تفصیلات معلوم ہوں گی۔



مرحلہ 1 براؤزر کھولیں اور نیچے دیے گئے یو آر ایل کو ٹائپ کریں یا QR کوڈ اسکین کریں۔

مرحلہ 2 مینو میں Use ful Links کلک کرنے کے بعد India Missions Abroad کو منتخب کریں۔

مرحلہ 3 بیرون ممالک میں ہندوستانی مشن سے متعلق تفصیلات دیکھنے کے لیے متعلقہ ملک پر کلک کریں۔

Website URL:
https://mea.gov.in/index.htm

تصاویر صرف اشارے ہیں

اگر براؤزر کی ضرورت ہو تو جاوا اسکرپٹ کو صفحہ لوڈ کرنے کی اجازت دیں۔

10th ss civ 4. india foreign policy
Saturday, May 30, 2020 4:43:43 PM

اکائی - 5

ہندوستان کے بین الاقوامی تعلقات

India's International Relations



سیکھنے کے مقاصد

اس سبق کا مطالعہ کرنے کے بعد طلباء اس قابل ہو جائیں گے۔

- پڑوسی ممالک کے ساتھ ہماری پالیسیوں سے واقف ہونا۔
- ترقی یافتہ اقوام کے بارے میں ہندوستان کی پالیسی کی اہمیت کو سمجھیں۔
- بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ ہندوستانی تعلقات کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔
- BRICS اور OPEC کی کامیابیوں کی شناخت کرنا۔
- عالمی ممالک کے درمیان ہندوستان کی پوزیشن کی قدر کو نظر انداز کرنا۔

برا پڑوسی بدقسمتی ہے، جتنا ایک اچھا آدمی بہت بڑی نعمت ہے۔ - Hesiod

تعارف (Introduction)

آزاد ہندوستان مسلسل عالمی امن اور بین الاقوامی تعاون کو فروغ دیتا رہا ہے۔ ہندوستان نے فوجی اتحاد کو ناکام بنا دیا۔ لیکن وہ امن اور معاشی ترقی کے لئے دیگر ممالک کے ساتھ تعاون اور ہم آہنگی میں فعال رہا ہے۔ جیسا کہ بغاوت کے پہلے وزیر اعظم جواہر لال نہرو نے کہا ہے '' ہم نہ تو بالکل انحصار یا آزاد ہو سکتے ہیں، لیکن ہم باہمی آزاد دنیا میں رہتے ہیں''۔ ہندوستان اپنی ضروریات اور خواہشات کے مطابق پر امن اور دولت مند پڑوس کو ترجیح دے گا۔ ہندوستان ہمیشہ ہی سے ایک امن پسند ملک کے طور پر جانا جاتا رہا ہے۔ اور اس نے پوری دنیا میں امن کے قیام کی خاطر جد و جہد کی ہے۔ مناسب طریقے سے ملک کی ترقی کے لئے بین الاقوامی تعلقات کی بحالی کو ایک اہم شعبہ سمجھا جاتا ہے۔ بہت بڑی آبادی والا ملک ہونے کے ناطے ہندوستان بہت سے پڑوسی ممالک کے ساتھ گھرا ہوا ہے، جن کے ساتھ انہوں نے روایتی طور پر دوستانہ اور اچھے ہمسایہ تعلقات کو برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے۔



5.1 ہندوستان اور اس کے پڑوسی (India and its Neighbours)

پڑوسیوں میں ہندوستان کا مقام انوکھا ہے۔ ہندوستان کے پڑوسی ممالک گذشتہ پانچ ہزار سالوں سے برصغیر میں پائے جانے والے ہم آہنگ ثقافت کا حصہ تھے۔

10th ss civ 5. indias international
Saturday, May 30, 2020 5:20:49 PM

- ہندوستان شمالی مغرب میں پاکستان اور افغانستان کے ساتھ ایک وسیع وعریض ملک ہے۔
- شمال میں چین، نیپال، بھوٹان
- مشرق میں بنگلہ دیش
- مشرق بعید میں میانمار
- سری لنکا (جنوب-مشرق سے) اور مالدیپ (جنوب-مغرب سے) دو ایسے ممالک ہیں جو بحر ہند سے جدا ہوئے ہندوستان سے قریب واقع ہیں۔ان تمام ممالک کے ساتھ ہندوستان کا خوشگوار تاریخی مذہبی، معاشی، نسلی اور لسانی تعلق ہے۔

آیئے پڑوسی ممالک کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات کے بارے میں جانکاری کرتے ہیں۔

وہ ممالک جو اس کی سرحدوں کو چھونے والے ہمسایہ ممالک کی سب سے زیادہ تعداد رکھتے ہیں وہ چین اور روس ہیں۔

ہندوستان اور افغانستان

مستحکم شراکت داری کے معاہدے (SPA) Strategic Partnership Agreement کے تحت ہند۔افغان تعلقات مستحکم ہوئے۔SPA افغان کے بنیادی ڈھانچے، اداروں، زراعت، پانی، تعلیم، صحت اور ہندوستانی مارکیٹ میں ڈیوٹی فری رسائی کی فراہمی کے لئے معاونین فراہم کرتا ہے۔صوبہ ہرات (Hirat) میں سلمیٰ بند (Dam) کی تعمیر میں ہندوستان نے افغانیوں کی مدد کی۔ ہندوستان نے افغانستان کے اسکولوں اور کالجوں میں افغان محافظتی دستوں کے شہداء کے بچوں کے لئے 500 اسکالرشپ کا اعلان کیا۔

ہندوستان صحت عامہ، اور چھوٹی صنعتوں کو بہتر بنانے کے لئے بھی افغانستان کی مدد کررہا ہے۔ ہندوستان افغانستان میں سرمایہ کاری کے فروغ میں سرفہرست اور کان کنی کے شعبے میں سب سے بڑی سرمایہ کاری کرنے کے لئے سرکاری اور نجی ہندوستانی کمپنیوں کا انتخاب کیا گیا ہے۔

وادی سندھ کی تہذیب ہی کے دور سے ہندوستان اور افغانستان کے گہرے مراسم رہے ہیں۔ کنشک کے دور میں کثیر تعداد میں راہب چین، وسطی ایشیا اور افغانستان کو اپنا مذہب پھیلانے کے لئے نکلے تھے۔

بلوچستان کے خان عبدالغفار خان (موجودہ پاکستان کی سرحد) ہندوستان کی تحریکِ آزادی کے ایک سرگرم رہے ہیں۔ یہ انڈین نیشنل کانگریس کے ایک محرک تائید کرنے والے رہے ہیں۔

ہندوستان کے کھیلوں کی صلاحیت کو بہتر بنانے کے لئے ہندوستان نے قندھار میں بین الاقوامی کرکٹ اسٹیڈیم تعمیر کیا۔ ہندوستان کی سندھ کی تہذیب سے لے کر چندر گپت موریا کی بادشاہت تک، ہندوستان اور افغانستان کے درمیان گہری جڑوں والی کثیر جہتی رشتہ ہے۔ کنشکا کے دور میں، ہندوستانی مشنری کی ایک بڑی تعداد چین، وسطی ایشیاء اور افغانستان گئی تھی تاکہ اپنے مذہب کی تبلیغ کرے۔ بلوچستان کے خان عبدالغفار خان (آج کے پاکستان کا سرحدی صوبہ)، ہندوستان کی آزادی کی تحریک کے ممتاز رہنما اور ہندوستانی نیشنل کانگریس کے سرگرم حامی تھے۔ ہندوستان کی خود ملازم خواتین کی انجمن Self Employed Woman's Association پائیدار معاش اور خود انحصار کرنے کی تربیت فراہم کرتی ہے۔اس طرح ہندوستان مالیاتی امداد اور فنڈ کی شکل میں افغانستان کی ترقی میں مستحکم حصہ پیش کررہا ہے۔

ہندوستان اور بنگلہ دیش

بنگلہ دیش (قدیم مشرقی پاکستان) کو آزاد ملک کے طور پر تسلیم کرنے والا ہندوستان پہلا ملک تھا۔ ہندوستان اور بنگلہ دیش آپس میں 4096.7 کلومیٹر کی لمبی حدودیں بانٹتی ہیں۔ ہندوستان کا اگرتلہ (ہندوستان) اور اکھورا (بنگلہ دیش) کے مابین ریل رابطے کی تجویز پیش کرنے کا منصوبہ ہے۔ بنگلہ دیش نے BBIN-MVA (بنگلہ دیش، بھوٹان، ہندوستان نیپال، موٹر گاڑی معاہدے) کے تحت کولکتہ سے اگرتلہ تک ڈھاکہ کے راستے اپنے علاقوں سے ہندوستان سڑک کی راہداری سہولت فراہم کی ہے۔1977 میں دستخط کئے گئے گنگا پانی کے اشتراک سے متعلق فراق معاہدہ (Farakka Accord) ایک تاریخی معاہدہ ہے۔ ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان 54 مشترکہ (Common) دریا ہیں اور مشترکہ دریا کے نظاموں سے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کرنے کے لئے دوطرفہ جوائنٹ ریور کمیشن Joint River Commission کام کررہا ہے۔حکومت ہند عمارتوں، لیبارٹریوں، اسپتالوں اور گہرے ٹیوب ویلوں کی تعمیر کے لئے، بنگلہ دیش کو مدد کے تحت منصوبے کے لئے گرانٹ امداد فراہم کرتی ہے۔اس کے علاوہ، بنگلہ دیش سے آنے والے طلباء کو ہر سال Indian Council for Cultural Relations کے تحت وظیفہ دیا جاتا ہے اور اس نے ڈھاکہ یونیورسٹی میں ٹیگور چیئر (Tagore Chair) کا آغاز کیا۔ مغربی بنگال میں سیلی گری اور پاربتی پور (بنگلہ دیش) کے مابین بنگلہ دیش بھارت دوستی پائپ لائن کی تعمیر کا افتتاح دونوں ممالک نے مشترکہ طور پر کیا۔

تین بیگھا راہداری مغربی بنگال-بنگلہ دیش کی سرحد پر ہندوستان کی ملکیت کی ایک پٹی ہے جسے 2011 میں بنگلہ دیش کو کرایہ پر دیا گیا تھا۔

10th ss civ 5. indias international
Saturday, May 30, 2020 5:20:50 PM

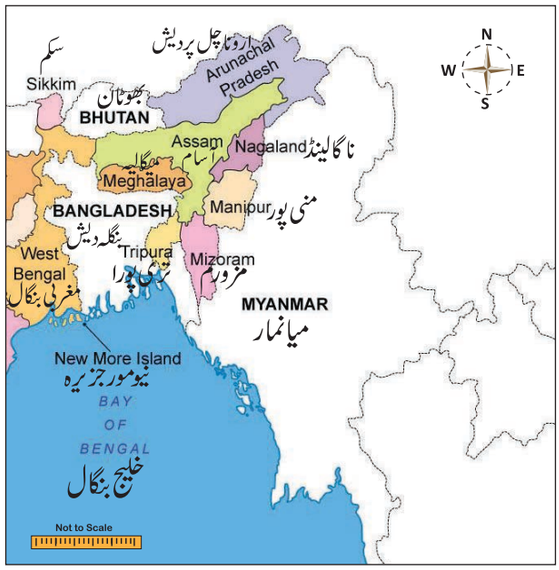

ہندوستان اور بھوٹان

بھوٹان، ہمالیہ کی ایک چھوٹی ریاست ہے جسے گرج چمک کی سرزمین سے نام سے جانا جاتا ہے۔ دنیا کے غریب ترین ممالک میں سے ایک ہے۔ ہندوستان اور بھوٹان کے مابین سفارتی تعلقات 1968 میں تمپھو (Thimphu) میں ہندوستان کے ایک رہائشی نمائندے کی تقرری کے ساتھ قائم ہوئے تھے۔ بھوٹان ایک سرزمین (Land Locked) ملک ہے۔ لہذا یہ سمندر تک رسائی کے لئے ہندوستان اس کا بنیادی معاون ہے۔ ہندوستان نے دوطرفہ تجارتی تعلقات کو ''بھارت سے بھوٹان تک'' (B2B) کا اعلان کردیا۔ ہندوستان بھوٹان طلباء کو اعلی تعلیم کے مابعد اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے وظیفہ فراہم کرتا ہے اور بھوٹان میں ڈیجیٹل لائبریری کے قیام میں مدد کی پیش کش کرتا ہے۔ ممتاز نہرو۔ وانگ چک (Nehru Wangchuk) تعلیمی وظیفہ کو منتخب ہندوستان کے تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے مستحق اور باصلاحیت بھوٹانی شہریوں کو دیا جارہا ہے۔ ہائیڈل (Hydel) پاور سیکٹر ہندوستان اور بھوٹان کے مابین باہمی تعاون کے ایک اہم اشارے کی نمائندگی کرتا ہے۔ اب تک ہندوستان کی حکومت بھوٹان میں آبی (hydro) بجلی منصوبوں (چکھا، کریچو اور تلا) کی تعمیر کرچکی ہے۔ ٹیلی مواصلات قائم کرکے اور اسپتالوں، سڑکوں اور پلوں کی تعمیر میں ہندوستان نے بھوٹان کو اس ملک کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں مدد کی ہے۔

گرو پدما سمبھوا Guru Padmasambhava ایک بدھ مت کے بزرگ ہیں جو ہندوستان سے بھوٹان گئے تھے۔ انہوں نے بدھ مت کی تبلیغ اور دونوں ممالک لوگوں کے مابین روایتی تعلقات مستحکم کرنے میں ایک بااثر کردار ادا کیا۔

ہندوستان اور چین

جغرافیائی اور آبادیاتی جہت، ہنرمند افرادی قوت، تہذیبی گہرائی کے لحاظ سے، چین خطے کا واحد ملک ہے جو ہندوستان کے ساتھ موازنہ کرنے کے لئے اہل ہے۔ چین، دنیا میں اشیاء کی تیاری کا مرکز ہونے کے ناتے، بھارت کے لئے حکمت عملی کے لحاظ سے بہت اہم ہے۔ بہت سارے محاذوں جیسے عالمی تجارتی تنظیم، بین الاقوامی آب و ہوا کی تبدیلی کی بات چیت اور عالمی بینک میں اصلاحات پر ہندوستان اور چین کا نظریہ یکساں ہے۔ شنگھائی تعاون تنظیم نے ہندوستان کو مبصر (Observer) کا درجہ دے دیا ہے جو کہ چین کی پہل تھی جب کہ SAARC (سارک) نے چین کو مبصر کا درجہ دے دیا تھا۔ دونوں فریقوں نے متنوع شعبوں کا احاطہ کرنے لئے بات چیت کے مزید میکانزم قائم کئے ہیں۔ دوطرفہ تجارت میں بے حد ترقی ہوئی ہے۔ ہندوستان اور چین نے تعلیمی تبادلہ کے لئے ایک پروگرام پر دستخط کئے ہیں۔ اس معاہدے کے تحت ایک دوسرے کے ملک میں اعلیٰ تعلیم کے تسلیم شدہ اداروں میں، دونوں اطراف کے 25 طلباء کو وظائف سے نوازا گیا ہے۔

مک ماہن لائن (Mc Mahon Line)

یہ ہندوستان اور چین کے درمیان بھوٹان کے مشرق میں حد بندی ہے اس کا تعین 1914 میں برطانوی ہندوستان، تبت اور چین کے نمائندوں کی ایک کانفرنس میں کیا گیا تھا۔ سکرٹری برائے ریاست ہند (برطانوی کابینہ میں) آرتھر ہنری مک ماہن نے کانفرنس میں برطانوی ہندوستان کی نمائندگی کی۔

ہندوستان اور مالدیپ

مالدیپ، بحر ہند میں لکشدیپ جزیرے کے جنوب میں واقع ہے۔ مالدیپ کے ساتھ تعلقات، ہندوستان کو اس کی حکمت عملی محل وقوع اور جغرافیائی قربت کے لحاظ سے اہم ہیں۔ ہندوستان اور مالدیپ کے درمیان، نسلی، لسانی، تہذیبی، مذہبی اور تجارتی روابط مشترکہ ہیں جو قدیم

10th ss civ 5. indias international
Saturday, May 30, 2020 5:20:51 PM

زمانے میں شامل ہیں اور خوشگوار اور کثیر جہتی تعلقات سے لطف اندوز ہیں۔ دوسرے ممالک کے مابین تجارت اور سیاحت کو ترقی دی جارہی ہے ۔ دونوں ممالک مربوط گشت اور فضائی نگرانی اور معلومات کے تبادلے کے ذریعے بحر ہند کے خطے میں سمندری تحفظ کو بڑھانے کے لئے تعاون کو مستحکم کرنے پر اتفاق کیا ہے۔

ہندوستان اور میانمار

ہندوستان کی دوسری سب سے بڑی سرحد میانمار کے ساتھ مشترکہ ہے (1989 تک برما کے نام سے جانا جاتا ہے) ۔شمالی مشرقی ہندوستان کی چار ریاستیں ۔ ہماچل پردیش ، ناگالینڈ، منی پور اور میزورام ، میانمار کے ساتھ اپنی سرحدیں بانٹ رہے ہیں ۔ میانمار بھارت کا جنوبی مشرقی ایشیا کا دروازہ ہے ۔ ہندوستان Kaladan Multi - Model Transit Transport کی تعمیر کررہا ہے جو ایک سڑک۔ ندی ۔ بندرگاہ کارگو نقل مکانی منصوبہ ہے ۔ یہ کلکتہ سے میانمار کے سیٹوی کو جوڑتا ہے۔(Sittwe)۔اقتصادی زون کی تشکیل کے لئے کولکتہ کو جنوبی سمندر پر واقع ہو چہ منہ (Hochi Minh) شہر سے جوڑنے پر اس منصوبے سے میانمار، کمبوڈیا اور وتینام کو راستے کھلتے ہیں اور گوہاٹی کو منڈالے سے جوڑنے کے پہلے مرحلے پر کام جاری ہے۔ میانمار، پٹرولیم اور قدرتی گیس کے لئے ہماری توانائی کی ضروریات میں ایک اہم شراکت دار(Partner) ہے۔ کچھ ہندوستانی کمپنیوں جیسے GAIL, ESSAR اور ONGC ودیش لمیٹڈ نے میانمار کے توانائی کے شعبے میں سرمایہ کاری کی ہے۔

ہندوستان اور نیپال

نیپال ، ہندوستان اور چین کے مابین ایک فطری حائلی مملکت (buffer) ہے۔ ایک چھوٹا سا زمینی ملک ہونے کے ناطے، نیپال اقتصادی مدد اور راہداری کی سہولیات کے لئے ہندوستان پر انحصار کرتا ہے۔ ہندوستان نے پانچ ہندوستانی ریاستوں، سکم، مغربی بنگال، بہار، اتر پردیش اور اتراکھنڈ میں (نیپال کے ساتھ) سرحدیں قائم کیا ہوا ہے ۔ دونوں طرف کے سرحدی ضلعوں میں رہنے والے افراد گہرے ثقافتی بندھن بانٹتے ہیں۔ نیپال میں ہندوستانی تجارتی ادارے سب سے زیادہ سرمایہ کار ہیں ۔ بنیادی ڈھانچہ، آب پاشی، صحت، توانائی کے منصوبے اور معاشرتی ترقی پر توجہ دینے کے ساتھ ہندوستان کافی مالی اور تکنیکی ترقیاتی امداد مہیا کرتا ہے۔ ہندوستان نے کٹھ منڈو اور بھارت کو جوڑنے کے لئے 204 کلومیٹر لمبا مہندرا راج مارگ تعمیر کیا۔ نیپال تیز بہتی ندیوں سے مالا مال ہے اور اس کا علاقہ آب بجلی پیدا کرنے کے لئے بہت موزوں ہے۔ بھارت نے 5600 میگاواٹ پنچیشور منصوبے کا کام شروع کیا ہے، جو معاہدے کے بعد 18 سال تک تعطل (Stalled) کا شکار رہا ہے۔ نیپالی اور ہندوستانی لوگ مذہبی زیارت کے لئے ایک دوسرے کے ملک جاتے ہیں۔ نیپال میں پشوپتی اور جنک پور، روایتی مراکز ہیں جب کہ بنارس اور چاردھام (بدری ناتھ، پوری ،د واد کا اور رامیشورم) ہندوستان میں اہم زیارتی مقامات ہیں۔ دوستی کا رشتہ اس وقت مزید بڑھ گیا جب ہندوستان نے آئین کے 8 ویں دفعہ میں نیپالی زبان کو شامل کیا۔ شار داندی پر ایک

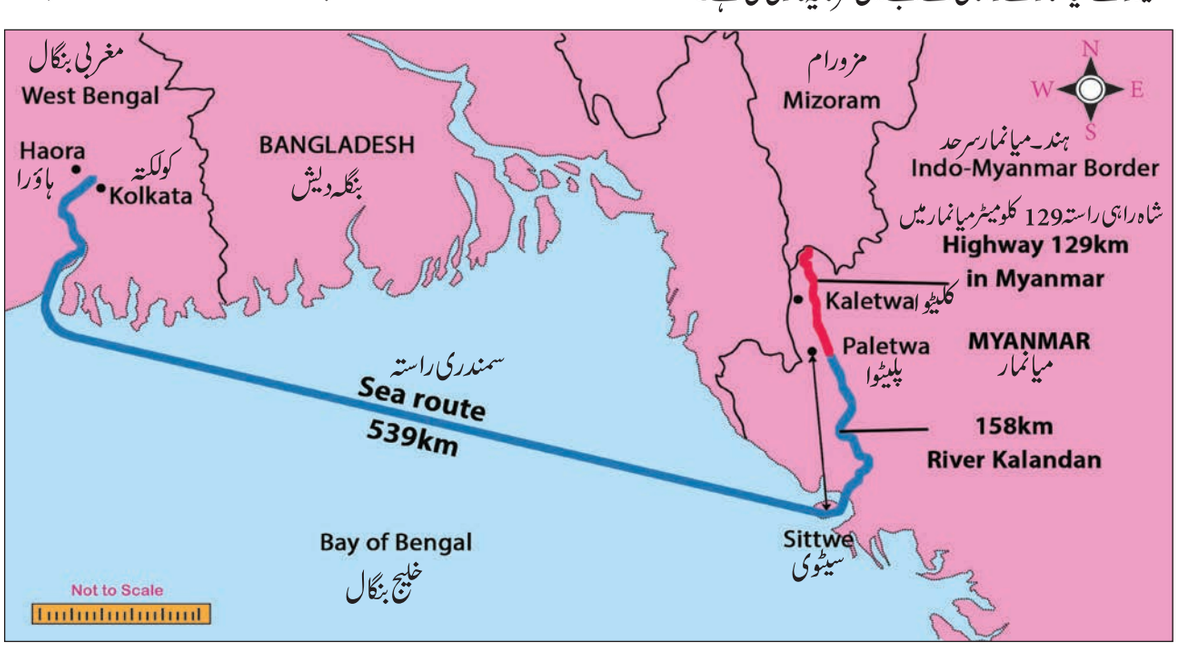

10th ss civ 5. indias international
Saturday, May 30, 2020 5:20:52 PM

مشترکہ (Joint) آب، بجلی گھر تعمیر کیا جارہا ہے۔ یہ بجلی گھر بجلی کی پیداوار اور آب پاشی کی سہولیات کے حوالے سے ہندوستان اور نیپال دونوں کی مدد کرتا ہے۔ ماحولیاتی نقطہ نظر سے، ہند۔ نیپال کی سرحد پر بہت سے باگھ کی پناہ گاہیں موجود ہیں ۔ ہندوستان اور نیپال کی حکومتوں نے کھٹمنڈو، بنارس، بودھ گیا، لمبنی اور جنک پور۔ ایودھیا کے جڑواں حصول کے لئے معاہدوں پر دستخط کئے ہیں۔ تین بہن شہر (three Sister- city) معاہدوں پر دستخط کئے ہیں۔

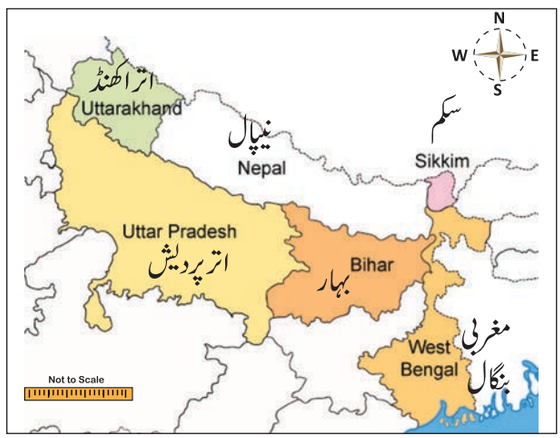

ہندوستان اور پاکستان

1947 میں ہندوستان اور پاکستان کی حد بندی کرنے والے علاقے کو تقسیم کرنے کے بعد سے، دونوں ممالک نے کلیدی معاملات پر عدم اتفاق کے معاہدے کی وجہ سے تعلقات کو تناؤ میں ڈال دیا ہے۔ پاکستان کے ساتھ تعلقات میں دہشت گردی، ہماری بنیادی (Core) تشویش بنی ہوئی ہے ۔ بھارت کے ساتھ تعلقات برقرار رکھنے کے دوران پاکستان دشمنی کا شکار رہا ہے۔ لیکن ہندوستان نے پاکستان کے ساتھ تعلقات کی بہتری اور استحکام کے لئے انتہائی کوششیں کیں ۔ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان سرحد پار سے ہونے والی فائرنگ اور دہشت گردی کے مشترکہ حملوں نے کشمیریوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے ۔ جنہوں نے ناقص معیار زندگی اور انسانی حقوق کا کٹاؤ (erosion) برداشت کیا ہے۔ LOC (لائن آف کنٹرول)

1949 میں طے شدہ جنگ بندی لائن کو 1972 کے بعد لائن آف کنٹرول کہا گیا۔ یہ وہ حد ہے جس پر ہندوستان اور پاکستان کے مابین 1972 کے شملہ معاہدے کے تحت اتفاق رائے ہوئی تھی۔ 1947 میں تقسیم کے وقت اسے ریڈکلف لائن (Red Cliff line) کہا جاتا تھا (ریڈکلف بارڈر کمیشن کا چیرمن تھا) اسے اب LOC کہا جاتا ہے۔

کشمیر، بھارت اور پاکستان کے مابین تنازعہ کی ہڈی ہے، جس نے دونوں ممالک کو کئی بار کھلے عام تصادم (Open clash) میں لایا ہے۔ سرحد پار سے ہونے والی دہشت گردی ایک بڑا پریشان کن مسئلہ ہے۔ ہندوستان دوطرفہ معاہدوں جیسے شملہ معاہدہ اور لاہور اعلامیہ (declaration) کے ذریعے دونوں ممالک کے تعلقات میں مثبت تبدیلی لانے کی کوشش کی ہے۔

ہندوستان اور سری لنکا

سری لنکا کے ساتھ ہندوستان کے ثقافتی، تاریخی اور مذہبی تعلقات ہیں۔ ابنائے پاک کے تنگ وسیلے سے جدا ہوا، ہندوستان اور سری لنکا نے باہمی آزاد تجارت کے معاہدوں میں SAARC کے باہمی رابطوں کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ عمدہ تجارتی تعلقات کا تبادلہ کیا ہے۔ ہندوستان اور سری لنکا کے مابین تعلقات کو عام طور پر دوستانہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ سوائے اس مختصر بدلی کے جس میں تمل کے نسلی مسئلے نے دونوں ممالک سے تعلقات کو اپنا سایہ بنایا ہے۔ ہندوستان اور سری لنکا میں ہندوستان سرفہرست سرمایہ کاروں میں شامل ہے اور اس کی سرمایہ کاری بے شمار علاقوں میں ہے۔ جن میں پٹرولیم خوردہ، IT، رئیل اسٹیٹ، ٹیلی مواصلات اور سیاحت شامل ہیں ۔ دوسری طرف، ہندوستان میں سری لنکا کی سرمایہ کاری میں فریٹ سروسنگ اور لاجسٹک شعبے میں دیگر سرمایہ کاریوں کے علاوہ Brandix (وشاکھا پٹنم میں ملبوسات شہر)، MAS ہولڈنگز، جان کیلس، Heyleys شامل ہیں۔ سری لنکا کے مستحق طلباء کو ہندوستان سالانہ وظیفہ سلاٹ پیش کرتا ہے۔ سری لنکا ہندوستان کی نالندہ یونیورسٹی منصوبے میں بھی شراکت دار ہے۔

اشوکا نے اپنے بیٹے مہندر اور بیٹی سنگھ مترا کو بدھ مذہب کی تبلیغ کے لئے سیلون (سری لنکا) بھیجا تھا۔ چولا بادشاہ راجہ راجہ اول اور راجندرا اول نے سب سے پہلے سیلون کے شمالی حصے پر فتح حاصل کی۔

5.2 ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات

ایک ترقی یافتہ ملک ایک خودمختار ریاست ہے، جس کی اعلیٰ ترقی یافتہ معیشت اور دیگر کم صنعتی ممالک کے مقابلہ میں جدید ٹیکنالوجی ڈھانچہ موجود ہے۔

10th ss civ 5. indias international
Saturday, May 30, 2020 5:20:54 PM



ہندوستان بڑی طاقتوں کے ساتھ اعلیٰ طاقت کو توازن بنا رہا ہے اور اپنی ملکی ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے۔

(a) متحدہ ریاست ہائے امریکہ (USA)

ہندوستان اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ ایک مواصلاتی مطابقت اور سلامتی کے معاہدے (Comcasa) پر دستخط کئے ہیں جو دوطرفہ فوجی شراکت داری کی نئی نسل کا باعث بنے گا۔ یہ 10 سال کی مدت کے لئے موزوں ہے۔ کومکاسا (COMCASA) بھارت کو امریکی دفاعی سازو سامان میں استعمال ہونے والی جدید مواصلاتی ٹیکنالوجی تک رسائی فراہم کرتا ہے اور دونوں ممالک کی عسکریت پسندوں کے مابین حقیقی معلومات کا تبادلہ کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

(b) یوروپی ممالک:

تمام شعبوں میں نمایاں ترقی ہوئی ہے، بالخصوص بڑھتے ہوئے تعاون اور تبادلے میں دفاع، انسداد، دہشت گردی، جوہری توانائی اور خلا شامل ہیں۔ اسرو (ISRO) کے ذریعے فرانسیسی خلائی لانچ پیڈ استعمال ہوتے ہیں۔ ہندوستان اور فرانس اسمارٹ شہروں چندگڑھ، ناگپور اور پدوچیری کو ترقی دینے میں تعاون کر رہے ہیں۔ ہندوستان اور فرانس نے بین الاقوامی شمسی اتحاد کا آغاز کیا ہے جس میں شمسی توانائی پر تعاون کے لئے خط سرطان اور خط جدی کے درمیان ممالک کو اکٹھا کیا گیا ہے۔

(c) آسٹریلیا

ہندوستان اور آسٹریلیا نے سالوں کے دوران آہستہ آہستہ اور مستحکم طور پر حکمت عملی اعتماد بنایا ہے۔ آسٹریلیا اور ہندوستان، بھارت کے دو طرفہ بحری مشق کے ساتھ سمندری تعاون کو بڑھانے کے لئے مل کر کام کرنے کے پابند ہیں۔ آسٹریلیا انڈیا کونسل، آسٹریلیا اور ہندوستان کے مابین تعلقات کو بڑھاوا دینے اور شعور اجاگر کرنے اور تبادلے کو فروغ دینے کے لئے وسیع کرتا ہے۔

(d) جاپان

ہندوستان نے جاپان کا شن کان سن (Shinkansen) نظام متعارف کروانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ حفاظت اور درستگی کے ساتھ، تیز رفتار ریلوے نظام کا ایک اعلیٰ درجہ کا درجہ ہے۔ دہلی کا میٹرو جاپانی تعاون کی ایک کامیاب ترین مثال ہے۔ ممبئی-احمد آباد تیز رفتار ریلوے (MAHSR)، تعاون کا ایک اور شعبہ ہے۔ جاپان کی حکومت نے ہندوستانی شہریوں کو ہندوستانی ریلوے کی خدمت کے لئے یونیورسٹی آف جاپان میں ماسٹر ڈگری کورس کے لئے ہر سال 20 نشستوں کی پیش کش کی ہے۔

تیاری کرنے کے شعبے میں جاپان نے جاپان انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف مینوفیکچرنگ (JIM) میں 30000 ہندوستانی افراد کو تربیت دینے میں تعاون کا اعلان کیا ہے جس میں ہندوستانی تیاری کرنے والے کارخانے کی بنیاد کو بڑھانے اور میک ان انڈیا اور Skill India اقدامات میں شراکت کے لئے جاپانی طرز کی تیاری کی مہارت مہیا کی جاتی ہیں۔

2017 میں، پہلے چار JIMs، ریاست گجرات، کرناٹک، راجستھان اور تمل ناڈو میں شروع کی گئیں اور JEC (انجینئرنگ ٹکنالوجی میں دو جاپانی اینڈوڈکورسز) آندھراپردیش میں قائم کیا گیا تھا حالیہ اقدامات میں انفارمیشن اور کمیونیکیشن ٹکنالوجی (چیزوں کا انٹرنٹ، مصنوعی ذہانت اور بڑے اعداد و شمار کے تجزیات) کے شعبے میں تین ہندوستان جاپانی مشترکہ لیبارٹریوں کا قیام شامل ہے۔

5.3 ہندوستان اور مغربی ایشیاء

مغربی ایشیاء میں مصر، جزیرہ نمائے عرب، ترکی اور ایران شامل ہیں۔ ہندوستان اور مغربی ایشیاء تاریخی تعلقات سے لطف اندوز ہیں، مسوپٹومیا اور وادی سندھ کی تہذیبوں کے مابین تجارتی تعلقات قائم تھے۔

اقتصادی اور حکمت عملی کے لحاظ سے مغربی ایشیاء ہندوستان کے لئے کافی اہمیت کے حامل خطے کے طور پر کھڑا مغربی ایشیاء زمینی سے گھرا اور توانائی سے مالا مال وسطی ایشیاء کا دروازہ ہے۔ نئے ہزاریہ (New millennium) کی آمد کے ساتھ، خلیج تعاون کونسل (GCC) کے ممالک اور ہندوستان کے مابین تعلقات میں اضافی معمولی ردوبدل ہوا ہے۔

چابہار (Chabahar) معاہدہ نامی سہ فریقی (triaterd) معاہدہ پر ہندوستان، افغانستان اور ایران کے مابین دستخط ہوئے، جس کی وجہ سے چابہار استعمال کرنے والے تین ممالک میں راہداری اور ٹرانسپورٹ (نقل و حمل) راہداری کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اس

10th ss civ 5. indias international
Saturday, May 30, 2020 5:20:55 PM



بندرگاہ کو بھارت اور پاکستان کو نظر انداز کرتے ہوئے وسطی ایشیاء کی زمینوں سے گھری مارکیٹوں تک رسائی کے لئے گولڈن گذرگاہ (Gateway) کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

سمندری تجارتی راستوں میں سے ایک قدیم سمیریا سے بحرین ہوتے ہوئے سندھ تہذیب تک میلوہا (Meluha) کہلاتا ہے۔

وسطی زمانے میں ایک مشہور عالم ایم۔ایس اگوانی نے تبصرہ کیا کہ عربی اور ایرانی عالموں نے طب، ریاضی اور فلکیات میں ہندوستانی مہارت کی بہت زیادہ قدر کی تھی جنہوں نے آخر کار اسے اپنی فکری روایات کا حصہ بنا دیا۔

5.4 ہندوستان اور بین الاقوامی تنظیمیں

ہندوستان ایک ممکنہ اعلیٰ طاقت ور (سپر پاور) ہے اور اس کا پوری دنیا میں بڑھتا ہوا بین الاقوامی اثر و رسوخ ہے۔ ایک نیا صنعتی ملک ہونے کے ناتے، ہندوستان کا کئی ممالک کے ساتھ باہمی تعاون کی ایک عظیم تاریخ ہے۔ اس نے کئی بین الاقوامی تنظیموں کے ممتاز ممبر کی حیثیت سے کام کیا ہے اور کچھ کے باقی ممبر رہ چکے ہیں۔ ہندوستان اقوام متحدہ UNO اور NAM، سارک (SAARC) جی 20 اور دولت مشترکہ جیسے باضابطہ گروپنگ کا رکن ہے۔

قومی سطح پر بھارت فوجی تنازعات کے خاتمے اور عالمی سطح پر امن و ترقی کے فروغ میں اپنی تمام تر کوششوں میں UNO کو مدد فراہم کرتا رہا ہے۔

BRICS

برازیل، روس، ہندوستان، چین اور جنوبی افریقہ، علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر ابھرتی ہوئی معاشی اور سیاسی طاقتوں کی قیادت کر رہے ہیں۔

برکس (Brics) تنظیم کا صدر دفتر شنگھائی، چین میں ہے۔ برکس نے گلوبل جنوب کے ممالک کے لئے گلوبل شمال کو چیلنج کرنے کا ایک امکان کھولا ہے۔ ہندوستان ایک فعال رکن ہے اور اس تعاون سے ہندوستان کو اپنا عالمی یک رخی نقشہ (Profile) بنانے کی راہ ہموار ہوگی۔

برکس (BRICS) کے تشکیل پانے کی وجہ

امریکی بالادستی کو چیلنج کرنے کے لئے عالمی بینک اور IMF کا متبادل بننا۔

اپنی رکن ملکوں میں ترقیاتی اور معاشی منصوبوں کو انجام دینے کے لئے خود ملکیت اور خود سے منسلک تنظیموں کی فراہمی کرنا

10th ss civ 5. indias international
Saturday, May 30, 2020 5:20:56 PM

ہندوستان عمومی معاشی سفارت کاری میں سرگرم عمل ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس ملک میں متعدد معاشی اتحادوں کا حصہ ہے، جیسا کہ نیچے دئے گئے جدول میں درج ہے۔

عالمی گروہ بندی کا نام	ممبر ممالک کا نام	مقاصد
IBSA	انڈیا، برازیل، جنوبی افریقہ	زراعت، تعلیم، توانائی، تجارت، ثقافت اور دفاع پر توجہ مرکوز کرنا، اس کے علاوہ اور بھی
BCIM	بنگلہ دیش، چین، انڈیا، میانمار	قدرتی آفات اور ڈیٹا کے خلاف ورزی جیسے خطرات کا جواب دینا اور کاروباری مفادات کا تحفظ کرنا
MGC (میکانگ-گنگا کوآپریشن)	انڈیا، کمبوڈیا، لاؤس، PDR، میانمار، تھائی لینڈ، ویٹنام	گنگا۔میکونگ۔نشیب میں بنیادی ڈھانچے کی سہولیات پیدا کرنا
BIMSTEC (Bay of Bengal initiative for Multi-Sectoral Technical and Economic Co-operation)	بنگلہ دیش، انڈیا، میانمار، سری لنکا، تھائی لینڈ، بھوٹان اور نیپال	تکنیکی معاشی تعاون، بین الاقوامی تجارت اور براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری تعاون کو مضبوط اور بہتر بنانا
RCEP (Regional Comprehensive Economic Partnership)	آسٹریلیا، برونی، کمبوڈیا، چین، انڈیا، انڈونیشیا، جاپان، کوریا، لاؤس، ملیشیاء، میانمار، نیوزی لینڈ، فلپائن، سنگاپور، تھائی لینڈ، ویتنام	جدید اعلیٰ معیار اور باہمی فائدہ مند معاہدے کے حصول، سرمایہ کاری، تکنیکی تعاون تنازعہ، تصفیہ اور دیگر امور کار لئے جو سامانوں میں تجارت، خدمت میں تجارت،
EAS (East Asia Summit)	10 آسیان ممالک + امریکہ، چین، انڈیا، جاپان سمیت 8 حکمت عملی شراکت دار	امن واستحکام کو فروغ دینے کے لئے
GCC	بحرین، کویت، عمان، قطر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور ہندوستان	ان کے مشترکہ مقاصد اور ان جیسی سیاسی۔ اور ثقافتی شناختوں کی بنیاد پر اتحاد کا حصول
BBIN	بنگلہ دیش، بھوٹان، انڈیا، نیپال	توانائی کی ترقی کے لئے
SCO (Shanghai Cooperation organization)	انڈیا، قزاخستان، چین کیرگستان، پاکستان، روس، تاجکستان اور ازبکستان	سلامتی سے متعلق خدشات، سرحدی امور کو حل کرنا، ذہنی قابلیت میں شریک ہونا اور دہشت گردی کا مقابلہ کرنا

10th ss civ 5. indias international
Saturday, May 30, 2020 5:20:56 PM



برکس (BRICS) کے مقاصد:

- علاقائی ترقی کے حصول کے لئے
- یہ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے درمیان ایک پل کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔
- انسانیت کی ترقی میں وسیع پیمانے پر تعاون کرنا
- ایک مساوی اور منصفانہ دنیا کے قیام کے لئے
- تجارتی تعاون بڑھانے اور موجودہ بین الاقوامی مالیاتی بحران سے نمٹنے کے لئے انٹر BRICS اپنی مقامی کرنسیوں میں تجارت کو فروغ دیں۔
- ممبر ممالک کے مابین تکنیکی معلومات کے تبادلے کو فروغ دینا۔

برکس (BRICS) کا مخفف ایک مشہور برطانوی ماہر اقتصادیات Jim O ' Nell نے بنایا تھا۔انہوں نے پیشن گوئی کی کہ سال 2050 تک برازیل، روس، ہندوستان اور چین ڈالر کے لحاظ سے چھ سب سے زیادہ صنعتی ممالک سے بڑے ہوجائیں گے اور وہ گذشتہ 300 برسوں کی طاقت کو مکمل طور پر بدل دیں گے۔

- ان معاشی نمو کو بڑھانا جو نوکریوں کے تخلیق میں اضافے کا باعث بنے گی۔غربت کے خلاف جنگ کریں گے اور ممبروں کی معاشی تبدیلی کو تیز کریں گے۔

برکس (BRICS) کی مالیاتی ساخت

The Financial architecture of BRICS

نئی ترقیاتی بینک (NDB) ایک کثیر الجہتی Multilateral ترقیاتی بینک ہے۔اس کی بنیادی توجہ بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کے لئے قرضے دے رہی ہے۔اس کا مقصد معاشرتی، ماحولیاتی اور معاشی طور پر پائیدار منصوبوں کے ذریعے قومی سطح پر قائم ترقیاتی منصوبوں میں حصہ لگانا ہے۔یہ قابل تجدید توانائی کے ذرائع تیار کرنے کے منصوبوں کو ترجیح دیتا ہے۔

Contingent Reserve Arrangement عالمی سیّال اثاثوں (نقد میں تبدیل کئے جانے والے) کے دباؤ کے خلاف تحفظ فراہم کرنے کا ایک فریم ورک ہے جس میں کرنسی کے امور شامل ہیں

BRICS میں ادائیگی کا نظام BRICS Payment System

2015 کے برکس سربراہی اجلاس میں برکس ممالک کے وزراء نے مشاورتوں سے ادائیگی میں برکس شروع کیا جو سوسائٹی فار ورلڈ وائیڈ انٹر بینک مالیاتی ٹیلی مواصلات (SWIFT) کے متبادل کے لئے ہوگا۔وہ عوامل جو ممبران کے مالی تعاون کو فروغ دیتے ہیں۔

10th ss civ 5. indias international
Saturday, May 30, 2020 5:20:58 PM

ممبران کے تعاون کو فروغ دینے والے عوامل

The Factors that bolster co-operation among member

پہلے ترقی پذیر ممالک کے درمیان معاشی ترتیب پیدا کرنے کی مشترکہ ضرورت جو موجودہ صورتحال کی عکاسی کرتی ہے، BRICS کی کوششوں کو آگے بڑھادے گی۔ اس معاملے میں NDB اور CRA کا خیال تبدیلیوں کی وضاحت کررہا ہے اور اس کا جغرافیائی، اقتصادی اور جغرافیائی – سیاسی اثر ورسوخ بہت بڑا ہوگا۔

دوسرا عالمی حکمرانی کے منظر نامے میں BRICS کا متبادل خیال دوسرے ممالک کی حمایت کو راغب کرے گا۔

تیسرا BRICS کے دوسرے شعبے میں تعامل کو بڑھانا اسے مزید مضبوط شراکت دار بنائے گا۔

OPEC پٹرولیم برآمد کرنے والے ممالک کی تنظیمیں

Organisation of the Petroleum Exporting countries

تیل پیدا کرنے والے ممالک کا ایک گروپ

ایک بین سرکار تنظیم ہے جو عراق کے شہر بغداد میں قائم ہوئی ہے اور اس کا صدر دفتر آسٹریا کے شہر ویانا میں ہے۔ ایران وعراق، کویت، سعودی عربیہ اور وینزویلا وغیرہ OPEC'S کے بانی ممبر ہیں۔ ممبر کے تین اقسام ہیں۔ بانی ممبر، مکمل ممبر اور ایسوسی ایٹ ممبر۔

اس وقت 15 ممبر ممالک ہیں (دو جنوبی امریکہ میں واقع ہیں، چھ مشرق وسطی میں اور سات افریقہ میں) اوپیک کی ممبر شپ کسی بھی ایسے ملک کے لئے کھلا ہے جو خام تیل برآمد کرتا ہے اور جو تنظیم کے نظریات کو شریک کرتا ہے۔

OPEC کا مقصد: OPEC'S Mission

- اپنے ممبر ممالک میں تیل کی پالیسیوں میں ہم آہنگی پیدا کرنا۔
- تیل کے مارکیٹوں کو مستحکم کرنے میں مدد کرنا۔
- پٹرولیم کے پیداوری کرنے والوں کو مناسب اور مستحکم آمدنی کو محفوظ بنانا
- استعمال کرنے والے ممالک کو تیل کی ایک موثر معاشی اور باقاعدہ فراہمی
- پٹرولیم صنعت میں سرمایہ کاری کرنے والوں کو سرمایہ (Capital) کی منصفانہ واپسی (return)

اوپیک لوگو OPEC

یہ 1969 میں منعقدہ ایک بین الاقوامی ڈیزائن مقابلہ کا نتیجہ ہے۔ آسٹریا کے ایک ڈیزائنر سوبوڈا (Svoboda) نے ایک گول ڈیزائن میں تنظیم کے نام کے مختلف خطوط کو جوڑ کر اپنے ڈیزائن سے مقابلہ جیت لیا۔

OPEC دوسرے ممالک کی مدد کیسے کرتا ہے؟

بین الاقوامی ترقی کے لئے اوپیک فنڈ (OPID) ایک ایسا ادارہ ہے جو کم سود والے قرضوں والے مالی منصوبوں کی مدد کرتا ہے۔ یہ معاشرتی اور انسان دوست منصوبوں کو بھی عطیہ فراہم کرتا ہے۔

اوپیک کا ایک معلوماتی مرکز ہے جس میں 2000 سے زیادہ جلدیں ہیں، جن میں کتابیں، رپورٹس، نقشے اور پٹرولیم، توانائی اور تیل کی مارکیٹ سے متعلق کانفرنس کی کارروائی شامل ہے۔ معلوماتی مرکز عوام کے لئے کھلا ہے اور اکثر تحقیقات کرنے والے اور طلباء اسے استعمال کرتے ہیں۔

OPEC کے ساتھ ہندوستان کا رشتہ:

India's relationship with OPEC

ہندوستان، خام تیل کو سب سے زیادہ استعمال کرنے والا ملک ہے۔ واضح طور پر OPEC نے ہندوستان کی معاشی ترقی میں دلچسپی لی ہے۔ ہم OPEC ممالک سے 86% خام تیل، 70% قدرتی گیس، 95% پکوان گیس درآمد کرتے ہیں۔ ہندوستان کو OPEC کے لئے ایک عمدہ شراکت دار (Partner) کے طور پر پہچانا گیا ہے جس کی بنیادی وجہ اس کی تیل کی زیادہ مانگ ہے۔ ہندوستان کے پاس تیل کے ذخائر زیادہ موجود نہیں ہیں۔ ہندوستان تیل پیدا نہیں کرسکتا۔ تیل کے زائد ذخائر سے خالی ہندوستان زراعت، اور صنعتی پیداوار پر زور دیتا ہے۔

اختتام

اقتصادی اور تجارتی تعاون کے علاوہ ہندوستان تعلیم، صحت، دہشت گردی کے خلاف جنگ، آفت اور تباہ کاری کے انتظامیہ، اپنے شہریوں کے لئے روزگار، منظم جرائم پر روک لگانے، ٹکنالوجی کی نشوونما وغیرہ کے شعبوں میں اپنے پڑوسی ممالک اور ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ بھی گرما گرم تعلقات رکھنا چاہتا ہے۔

10th ss civ 5. indias international
Saturday, May 30, 2020 5:20:58 PM

خلاصہ:

- ہندوستان ہمیشہ ہی سے ایک امن پسند ملک کے طور پر جانا جاتا ہے اور اس نے پوری دنیا میں امن کے قیام کی خاطر جدوجہد کی ہے۔
- ہندوستان کے اپنے پڑوسی ممالک کے ساتھ خوشگوار تاریخی، مذہبی، معاشی، نسلی اور لسانی تعلقات ہیں۔
- ہندوستان صحت عامہ، چھوٹی صنعتوں، ٹیلی مواصلات، تعلیم اور سڑکوں اور پلوں کی تعمیر میں بہتری لانے کے لئے اپنے ہمسایہ ممالک کی مدد کرتا ہے۔
- حکومت ہند اپنے پڑوسیوں کو عمارتوں، لیبارٹریوں، اسپتالوں اور گہری ٹیوب کنوؤں کی تعمیر کے لئے عطیہ امداد فراہم کرتی ہے۔
- ہندوستان مالیاتی امداد اور فنڈز کی شکل میں اپنے ہمسایہ ممالک کی ترقی میں فعال مدد کر رہا ہے۔
- ہندوستان کا سُپر پاور سے اچھا رشتہ ہے اور وہ اپنے ملکی ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔
- اقوام متحدہ کی ہر قسم کی کوششوں میں ہندوستان دل کھول کر اپنا تعاون کرتا ہے۔
- ہندوستان BRICS کا ایک فعال رکن ہے اور اسے عالمی مقبولیت اور ترقی کے لئے راہیں فراہم کرتا ہے۔

A-Z GLOSSARY فرہنگ

homogenous	of the same kind/alike	ایک جیسی خصلت
bilateral trade	trading between two countries	دو ممالک کے درمیان تجارت
hydroelectric project	producing electricity by using the power of fast moving water	تیز رفتار پانی کی طاقت کا استعمال کر کے بجلی پیدا کرنا۔
infrastructure	the basis organisational facilities	بنیادی تنظیمی سہولیات
antiquity	the ancient past	قدیم ماضی
bifurcation	to divide into two parts	دو حصوں میں تقسیم کرنا
surveillance	Close observation	قریبی مشاہدہ

مشق

A7F60

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے:

1۔ میک ماہن لائن ان کے درمیان ایک سرحد ہے۔

(a) برما اور ہندوستان
(b) ہندوستان اور نیپال
(c) ہندوستان اور چین
(d) ہندوستان اور بھوٹان

2۔ ہندوستان مندرجۂ ذیل میں سے کسی کا ممبر نہیں ہے۔

(a) G 20 (b) ASEAN
(c) SAARC (d) BRICS

صحیح آپشن منتخب کریں۔

(a) صرف 2 (b) 2 اور 4
(c) 1، 2 اور 4 (d) 1,2 اور 3

10th ss civ 5. indias international
Saturday, May 30, 2020 5:20:59 PM

3۔ اوپیک (OPEC) ہے۔
(a) ایک بین الاقوامی انشورنس کمپنی
(b) ایک بین الاقوامی اسپورٹس کلب
(c) تیل برآمد کرنے والے ممالک کی ایک تنظیم
(d) ایک بین الاقوامی کمپنی

4۔ کسی ملک کے ساتھ ہندوستان اپنی لمبی زمینی سرحد بناتا ہے۔
(a) بنگلہ دیش (b) میانمار
(c) افغانستان (d) چین

5۔ جوڑ لگائیے اور ذیل میں دئے گئے کوڈز سے صحیح جواب منتخب کیجئے۔

(a)	سلمٰی بند	1	بنگلہ دیش
(b)	فراق کا معاہدہ	2	نیپال
(c)	چکھا آبی بجلی منصوبہ	3	افغانستان
(d)	شاردا ندی کا منصوبہ	4	بھوٹان

(a) 3 1 4 2
(b) 3 1 2 4
(c) 3 4 1 2
(d) 4 3 2 1

6۔ کتنے ممالک ہندوستان کے ساتھ اپنی سرحدیں بناتے ہیں
(a) 5 (b) 6
(c) 7 (d) 8

7۔ کون سے دو جزیرے ممالک ہندوستان کے پڑوسی ہیں؟
(a) سری لنکا اور جزیرہ انڈمان
(b) مالدیپ اور لکشدویپ جزیرہ
(c) مالدیپ اور نکوبار جزیرہ
(d) سری لنکا اور مالدیپ

8۔ کونسی ہندوستانی ریاست تین ممالک سے گھری ہوئی ہے؟
(a) اروناچل پردیش (b) میگھالیہ
(c) میزورام (d) سِکّم

9۔ نیپال کے ساتھ کتنی ہندوستانی ریاستوں کی سرحد ہے
(a) 5 پانچ (b) 4 چار
(c) 3 تین (d) 2 دو

10۔ نئے آزاد پاکستان کے لئے کس نے سرحدیں کھینچیں۔
(a) لارڈ مونٹ بیٹن (b) سر سیرل راڈکلف
(c) کلیمنٹ اٹلی
(d) مندرجۂ بالا میں سے کوئی نہیں۔

II۔ خالی جگہ بھرتی کیجئے:

1۔ .....ایک چھوٹی ہمالیہ سلطنت ہے۔
2۔ ہندوستان کا جنوب مشرقی ایشیاء کا دروازہ یہ ہے .....۔
3۔ .....، ہندوستان اور چین کے مابین ایک فطری حائلی مملکت (buffer) ہے۔
4۔ زمین کی ایک پٹی ..... جو مغربی بنگال اور بنگلہ دیش کی سرحد پر ہندوستان سے تعلق رکھتی ہے۔
5۔ ..... کو گرج چمک کی سرزمین کے طور پر جانا جاتا ہے۔
6۔ ہندوستان اور سری لنکا ..... سے جدا ہوئے ہیں۔

III ۔مندرجۂ ذیل بیان پر غور کریں اور مناسب جواب تلاش کریں۔

1۔ ہندوستان اور میانمار کے ذریعہ کلادان نقل وحمل منصوبہ میں مندرجۂ ذیل نقل وحمل کا کون سا طریقہ استعمال ہوتا ہے؟
(1) سڑکیں (2) ریلوے ملک
(3) جہازیں (4) اندرونی ملک آبی نقل وحمل

(ب) ذیل میں دئے گئے کوڈز کو استعمال کرتے ہوئے صحیح جواب منتخب کریں۔
(a) صرف 2, 1 اور 3
(b) صرف 3, 1 اور 4
(c) صرف 3, 2 اور 4
(d) صرف 3 , 2, 1 اور 4

2۔ توثیق (A): ہندوستان اور فرانس نے بین الاقوامی شمسی اتحاد کا آغاز کیا۔
سبب (R): یہ شمسی توانائی کے تعاون کے لئے خط سرطان اور خط جدی کے مابین ممالک کو اکٹھا کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔
(a) A درست ہے اور A کی وضاحت R کرتا ہے۔
(b) A درست ہے اور A کی وضاحت R نہیں کرتا ہے۔
(c) A غلط ہے اور R درست ہے۔
(d) دونوں غلط ہیں۔

100 95 75 25 5 0
10th ss civ 5. indias international
Saturday, May 30, 2020 5:21:00 PM

IV۔ جوڑ لگاؤ۔

1۔ برانڈکس	-	وین نا
2۔COMCASA	-	جاپان
3۔ شن کان سن نظام	-	شنگھائی
4۔BRICS	-	امریکہ (USA)
5۔OPEC	-	وشاکھاپٹنم میں لباس کا شہر

V۔ مختصر جواب دیجئے:

1۔ ہندوستان کے پڑوسی ممالک کے نام بتائیں.

2۔ اسٹریٹجک شراکت داری کے معاہدے (SPA) پر ایک مختصر نوٹ لکھئے۔

3۔ برکس (BRICS) کے ممبر ممالک کا ذکر کریں۔

4۔ آپ Kaladan Multi-Model Transit Transport کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

5۔ آپ چابہار معاہدے کی اہمیت کا اندازہ کیسے لگاتے ہیں؟

6۔ کسی پانچ عالمی گروپنگ کی فہرست بنائیں جس میں ہندوستان ممبر ہے۔

7۔ جاپان ہندوستان انسٹی گروپ آف مینوفیک چرنگ (JIM) کا کیا کردار ہے؟

VI۔ تفصیلی جواب دیں:

1۔ ہندوستان کے کسی بھی تین گروپ کے خصوصی حوالہ کے ساتھ، ہندوستان اور بین الاقوامی تنظیم کو نمایاں کریں۔

2۔ برکس (BRICS) کی تشکیل کی وجہ معلوم کریں اور اس کے مقاصد کو تحریر کریں۔

3۔ اوپیک OPEC کے خاص مقصد کا ذکر کریں اور یہ دوسرے ممالک کی مدد کیسے کرتا ہے؟

VII۔ منصوبے اور کارروائی :

1۔ طلباء سے دنیا کے ممالک کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات کے بارے میں اخبارات سے معلومات اکٹھا کرنے کو کہا جاسکتا ہے۔

2۔ گروپ سے تمام طلباء کو شامل کر کے ہندوستان کا اس کے پڑوسی ممالک کے ساتھ تازہ ترین منصوبوں پر تصاویر کے ساتھ ایک البم تیار کرنے کو کہیں۔

REFERENCE BOOKS

1. V.K. Malhotra *International Relations* , Calcutta: Anmol publication
2. Prakash Chandra, *International Relations* New Delhi: Vikas Publishing
3. Prakash Chandra, *Theories of International Relations*: Aman publishing
4. Baldev Raj Nayar and Thazha Varkey Paul, *India in the world order: Searching for major-power status*, Cambridge University Press (2003)
5. Deep Datta Ray, *The making of modern Indian Diplomacy; A critique of Eurocentrism*, Oxford University Press, India (2015)
6. Jon C.W. Pevehouse, Joshna S. Goldstein, *International Relations*, Pearson Education, Noida (2017)
7. Rajendra M. Abhyankar., *Indian Diplomacy*, Oxford University Press, India (2018)

INTERNET RESOURCES

1. https://en.wikipedia.org/wiki/Foreign_relations_of_India#Europe
2. https://www.un.org/en/
3. https://mnoal.org/
4. https://brics.ibge.gov.br/

10th ss civ 5. indias international
Saturday, May 30, 2020 5:21:00 PM

اقتصادیات

ECONOMICS

10th ss eco 1. gross domestic
Sunday, May 31, 2020 7:34:34 PM



اکائی - 1

مجموعی گھریلو (ملکی) پیداوار اوراس کی نشوونما : تعارف

Gross Domestic Product and its Growth: an Introduction

سیکھنے کے مقاصد:

- مجموعی گھریلو (ملکی) پیداوار اوراس کی نشوونما (GDP) کے مطلب کو جاننا۔
- قومی آمدنی کے مختلف بنیادی اقدامات کو سمجھنا۔
- GDP کی ترکیب کو سمجھنا
- GDP کے مختلف حصوں/شعبوں کی حصہ داری کو جاننا
- اقتصادی نشوونما اور ترقی اوراس کے فرق کو جاننا
- GDP پر منحصر ترقی کے راستے اور روزگار کے متعلق جاننا
- GDP کی نشوونما اور معاشیاتی پالیسیوں کو سمجھنا۔

RI61H

تعارف Introduction

GDP کے ذریعہ ہندوستان کی ترقی کو جاننے کے لئے ہمیں پہلے GDP کے مطلب کو سمجھنا ہوگا۔

تصور کریں کہ ایک ہوٹل میں کیا ہوتا ہے جب آپ ہوٹل میں دو اٹلی اور ایک کپ چائے کا آڈر کرتے ہیں۔ کوئی اٹلی اور چائے تیار کرتا ہے، کوئی اور آپ کی خدمت کرتا ہے۔

ظاہراً ہمیں اٹلی اور چائے حاصل ہوتی ہے، انہیں محسوس کیا جاسکتا ہے۔ طبعی اشیاء کو آپ چھو سکتے ہیں اور محسوس کر سکتے ہیں۔

ماہرین اقتصادیات تمام محسوس ہونے والے چیزوں کو اشیاء/سامان کہتے ہیں۔ یہ اشیاء مفت میں تو حاصل نہیں ہوتے بلکہ رقم کی ادائیگی پر حاصل ہوتے ہیں۔

حالانکہ آپ یہ جان نہیں سکتے کہ ان محسوس کردہ چیزیں جسے اشیاء کہتے ہیں اس کے علاوہ چند اور حاصلات حاصل ہوتی ہیں۔ جیسے باورچی کا کیا ہوا کام۔ وہ لوگ جنہوں نے غذا کو آپ تک پہنچایا وغیرہ۔ پکانے کے فعل اور کھانا پیش کرنے کے عمل کو آپ چھو یا محسوس نہیں کر سکتے۔ ایسی کارکردگیوں کو غیر محسوس چیزیں کہا جاتا ہے۔ تاہم آپ کو غذا کا لطف اٹھانے کے لئے ان کا ہونا لازمی ہے۔ ماہر اقتصادیات اس طرح کی سرگرمیوں کو خدمات ''Services'' کہتے ہیں۔

جس طرح ہوٹل میں روزانہ اس طرح کی کارکردگی ہوتی ہے، اسی طرح ملک بھر میں ہوتو کیا ہوسکتا ہے۔ اشیاء اور خدمت جو حاصلات ہیں اور ان کے لئے رقم کی ادائیگی کرنی پڑتی ہے جس کو GDP کی پیائش کہا جاتا ہے۔

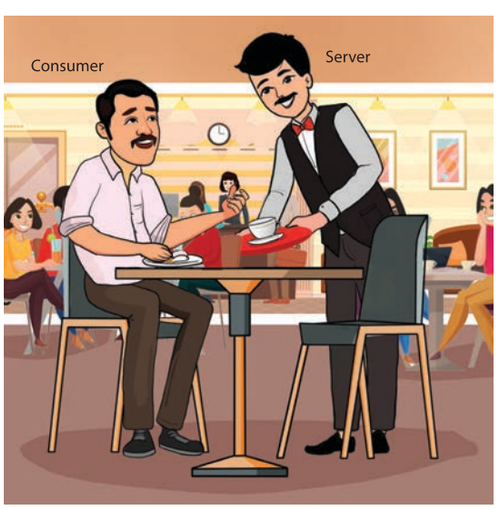

100
95
75
25
5
0

10th ss eco 1. gross domestic
Sunday, May 31, 2020 7:34:35 PM

GDP کی وضاحت

مقررہ مدت کے دوران ملک بھر میں تمام تکمیلی اشیاء اور خدمات کے حاصل کرنے کی بازاری قیمت کو GDP کہا جاتا ہے۔

$$GDP = C + I + G + (X - M)$$

C- استعمال I - سرمایہ

G- سرکاری خرچ

درآمدات = M - برآمدات = (X-M)

وضاحت کا ہر پہلو اہمیت رکھتا ہے۔

اشیاء اور خدمات: اب آپ جان گئے ہوں گے کہ اشیاء محسوس ہونے والی چیزیں ہیں۔ جب کہ خدمات وہ سرگرمیاں ہیں جس کو محسوس نہیں کیا جاسکتا

بازاری قیمت: یہ وہ قیمت ہے جو اشیاء اور خدمات کو بازار میں فروخت کیا جاتا ہے۔

تکمیلی (تیار شدہ) اشیاء اور خدمات Final goods and Services

ماہرین اقتصادیات Tylee Cower اور Alex tabarrok کا کہنا ہے کہ تکمیلی اشیاء اور خدمات وہ اشیاء اور خدمات ہیں جن کو استعمال یا خرچ کیا جائے اور یہ دوسری اشیاء اور خدمات کا حصہ نہیں بن سکتے۔ ایسی شیاء اور خدمات جو دوسری اشیاء اور خدمات کی پیداوار کے لئے استعمال ہوتے ہوں اور اشیاء اور خدمات، حاصلات کے حصے کی شکل میں ہوں تو انہیں درمیانی (وسطی) اشیاء کہا جاتا ہے۔

صرف تکمیلی اشیاء کو ہی GDP میں شامل کیا جاتا ہے۔ درمیانی اشیاء کو GDP کے محاسبہ میں استعمال نہیں کیا جاتا کیوں کہ ان کی قیمت کو تکمیلی اشیاء میں شامل کیا جاتا ہے۔ اگر درمیانی اشیاء کو GDP میں شامل کیا جائے تو اس کا حاصل دوہرا احتساب (Double counting) کہلائے گا۔

مثال کے طور پر ایک ہوٹل میں ایک چائے تکمیلی اشیاء کی صورت میں خریدی جاتی ہے کیوں کہ اس کا استعمال کیا جاتا ہے اور اس سے دوسری کوئی اور شئے پیدا نہیں کی جاتی۔ تو ایک کپ چائے کی بازاری قیمت تکمیلی اشیاء کی صورت میں GDP میں شامل ہوتی ہے۔ شکر جو چائے میں ملائی گئی ہے وہ درمیانی شئے ہے کیوں کہ اس کو چائے بنانے کے لئے استعمال کیا گیا ہے اور چائے کی شکل میں اس کو پیش بھی کیا گیا ہے۔ فرض کریں کہ ایک کپ چائے کی قیمت 10₹ روپئے ہے اور اس میں شامل شکر کی قیمت 2₹ ہے۔ لہذا اس چائے کے کپ میں شکر کی 2 ₹ کی قیمت بھی شامل ہے۔ اگر اس شکر کی قیمت کو GDP میں کیا جائے تو یہ دوہرا احتساب ہوگا۔ ایک چمچ شکر کی صورت میں اور دوبارہ ایک کپ چائے میں استعمال شدہ شکر کی صورت میں ہوگی۔ یہ دوہری گنتی ہوگی۔ اس کو روکنے کے لئے درمیانی اشیاء جیسے شکر کو GDP سے خارج کیا جاتا ہے۔

1.1 قومی آمدنی National Income

قومی آمدنی سے مراد، مقررہ مدت کے دوران عموماً ایک سال میں اقتصادی طور پر اشیاء اور خدمات کی حاصلات کی کل قیمت کی پیمائش قومی آمدنی کہلاتی ہے۔ عام طور پر قومی آمدنی کو مجموعی قومی پیداوار GNP یا قومی منافع (National Dividend) کہا جاتا ہے۔

قومی آمدنی کی پیمائش سے تعلق رکھنے والے مختلف اصطلاحات

1۔ مجموعی قومی پیداوار Gross National Product (GNP)

کسی ملک کی سالانہ کل پیداوار، اشیاء اور خدمات کی قیمت اس ملک کی سالانہ آمدنی، بیرونی سرمایوں کا منافع وغیرہ کو مجموعی قومی پیداوار کہا جاتا ہے۔

$$GNP = C+I+G+(X-M) + NFIA$$

C= consumption استعمال

I=investment راس المال سرمایہ کاری

G=Government expenditure سرکاری اخراجات

X-M= Export - import برآمدات - درآمدات

NFIA= Net factor income from abroad

بیرون ممالک سے حاصل ہونے والی آمدنی

2۔ مجموعی گھریلو پیداوار (Gross Domestic Product) (GDP)

اشیاء اور خدمات کے حاصلات کی کل درآمدی قیمت جو پیداوار کے عوامل سے ملک کے جغرافیائی حدود کے اندر حاصل ہوتی ہے اس کو مجموعی گھریلو پیداوار کہا جاتا ہے۔

3۔ اصلی قومی پیداوار (Net National Product) (NNP)

اشیاء کی کم قدری (Depreciation) کو مدنظر رکھتے ہوئے تھوڑی تبدیلی سے اصلی قومی پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ مجموعی ملکی پیداوار سے کم قدری کی قیمت کو تفریق کرنے سے اصلی قومی پیداوار حاصل ہوتی ہے۔

$$NNP = GNP - Depreciation$$

NNP = مجموعی قومی پیداوار - زر کی کم قدری

4۔ اصلی گھریلو پیداوار Net Domestic product (NDP)

جملہ گھریلو پیداوار کا ایک حصہ اصلی گھریلو پیداوار ہے۔ جملہ گھریلو پیداوار سے کم قدری کے اخراجات کو تفریق کرنے سے اصلی گھریلو پیداوار کی قیمت حاصل ہوتی ہے۔

$$NDP=GDP - \text{کم قدری}$$

10th ss eco 1. gross domestic
Sunday, May 31, 2020 7:34:36 PM

5۔ فی کس آمدنی Per Capita Income (PCI)

فی کس آمدنی لوگوں کے معیارِ زندگی کی کسوٹی ہے۔قومی آمدنی کو ملک کی آبادی سے تقسیم کر کے اسے حاصل کیا جاتا ہے۔

$$\text{فی کس آمدنی} = \frac{\text{قومی آمدنی}}{\text{کل آبادی}}$$

کیا تم جانتے ہو؟



1867- 68 میں پہلی مرتبہ دادابھائی نارو جی نے اپنی کتاب Poverty and UnBritish rule of India میں فی کس آمدنی کا جائزہ لیا ہے۔

6۔ نجی آمدنی Personal Income (PI)

کسی بھی فرد کا انفرادی طور پر تمام ممکن طریقوں سے حاصل ہونے والی کل آمدنی جو براہِ راست ٹیکس ادا کرنے سے قبل ہوتی ہے، نجی آمدنی کہلاتی ہے۔لہذا نجی آمدنی کو ذیل کے طور پر اظہار کیا جاسکتا ہے۔

PI= NI corporate income taxes–Undistributed corporate profits–Socialsecurity contribution + Transfer Payment

7۔ قابل استعمال آمدنی :Disposable Income (DI)

قابل استعمال آمدنی کا مطلب وہ حقیقی آمدنی کا خرچ ہے جو کسی فرد یا خاندان پر استعمال ہوئی ہو، جس کو اس طرح ظاہر کیا جاتا ہے۔

DPI=PI – Direct Taxes

قابل استعمال آمدنی = نجی آمدنی - راست محصول

(استعمال کے نقطہ نظر سے DI =استعمال کے اخراجات + بچت)

1.2 مجموعی گھریلو پیداوار (GDP)

ملکی پیداوار: صرف ہندوستان میں پیدا ہونے والی اشیاء اور خدمات کی بازاری قیمت کو ہندوستان کی GDP میں شامل کیا جاتا ہے۔مثال کے طور پر کشمیر میں پیدا ہونے والے سیبوں کی بازاری قیمت کو ہماری GDP میں شامل کیا جاتا ہے کیوں کہ کشمیر ہندوستان میں ہے۔کیلی فورنیا میں پیدا ہونے والے سیبوں کو ہندوستان کے بازار میں فروخت کرنے کے باوجود اس کی بازاری قیمت کو ہندوستان کی GDP میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ کیلی فورنیا متحدہ ریاست امریکہ میں ہے۔

مقررہ وقت کے دوران پیداوار:

کسی ملک کی GDP مقررہ وقت کے دوران پیدا کی جانے والی اشیاء اور خدمات کی بازاری پیمائش ہے۔ابتدائی دور میں پیدا کی جانے والی اشیاء اور خدمات کو شامل نہیں کیا جاتا تھا۔

ہندوستان میں GDP کی پیمائش سہ ماہی اور سالانہ دونوں میں کی جاتی ہے۔ سالانہ GDP ایک مالیاتی سال کے لئے فرض کریں یکم اپریل 2017 سے 31 مئی 2018 تک کی جاتی ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

1934 میں سائمن کوزینٹ نے US کی ایک کانگریس رپورٹ میں پہلی مرتبہ GDP کے جدید تصور کو واضح کیا۔

GDP کے محاسبہ کے طریقہ

1۔ اخراجات کا طریقہ:

اس طریقہ میں ملک کے تمام اخراجات جو ایک مخصوص مدت کے دوران تکمیلی اشیاء اور خدمات کو حاصل کرنے کے لئے کی گئی ہوں، انہیں GDP کی پیمائش میں شمار کیا جاتا ہے اس مساوات میں مختلف قسم کے اخراجات کو دکھایا گیا ہے۔ $Y = C + I + G + (X - M)$

2۔ آمدنی کا طریقہ : اس طریقے میں GDP کا نقطہ نظر مرد اور عورت کی اس آمدنی پر ہوتا ہے جو اشیاء کی تیاری اور خدمات میں شامل ہوتے ہیں۔آمدنی کا طریقہ GDP (Y) کی پیمائش کرتا ہے۔

Y = wages + rent + interest + Profit

Y = مزدوری + کرایہ + سود + نفع

3۔ قیمت جمع کرنے کا نظریہ : ہوٹل میں تمہیں ایک کپ چائے پیش کی جاتی ہے جو ایک تکمیلی شئے ہے۔اشیاء جو چائے کو بنانے میں استعمال ہوئے جیسے چائے کی پتی، دودھ اور شکر وغیرہ درمیانی اشیاء ہیں کیوں کہ یہ تکمیلی اشیاء (چائے کے کپ) کا حصہ ہوتے ہیں۔ایک کپ چائے کی بازاری قیمت کی پیمائش کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اس میں درمیانی اشیاء جو چائے بنانے کے لئے استعمال ہوتے ہیں ان کی قیمت کو جمع کر دیتے ہیں۔ قیمت کے جمع کرنے کے طریقہ میں ہر درمیانی اشیاء کی قیمت کی جمع سے تکمیلی اشیاء کی قیمت کے جمع کا حساب لگایا جاتا ہے۔تمام درمیانی اشیاء جو مصنوعات کے لئے استعمال ہوتے ہیں ان کی کل قیمت کی جمع جو ہمیں اقتصادیات میں حاصل ہونے والی تکمیلی اشیاء کی کل قیمت کو بتاتے ہیں۔

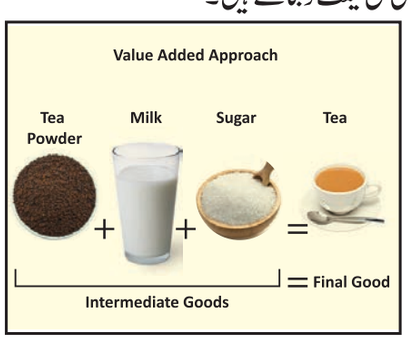

10th ss eco 1. gross domestic
Sunday, May 31, 2020 7:34:37 PM

قیمت جمع کرنے کا طریقہ

چائے = شکر + دودھ + چائے کی پتی

درمیانی اشیاء کی قیمت = تکمیلی اشیاء کی قیمت

GDP کی اہمیت Importance of GDP

1۔ معاشیاتی نشوونما کا مطالعہ
2۔ افراط زر اور قلت زر کے مسائل
3۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک سے مقابلہ
4۔ خریداری کی قوت کو محسوب کرنا
5۔ عوامی شعبے
6۔ اقتصادی منصوبہ بندی کی رہنمائی

GDP کی حد بندیاں Limitations of GDP

1۔ کئی اہم اشیاء اور خدمات GDP میں شامل نہیں ہوتے۔

GDP انہیں اشیاء اور خدمات کو شامل کرتی ہے جنہیں بازار میں فروخت کیا جاتا ہے۔ وہ خدمات جو والدین اپنے بچوں کو مہیا کرتے ہیں جو بہت ہی اہم ہوتے ہیں مگر انہیں GDP میں شامل نہیں کیا جاتا کیوں کہ ان کی خدمات کو بازار میں فروخت نہیں کیا گیا۔ اسی طرح پاک و صاف ہوا ایک صحت مند زندگی گزارنے کے لئے لازمی ہے مگر اس کی بازار کی قیمت نہیں ہوتی اس لئے اس کو GDP میں شامل نہیں کیا جاتا۔




2۔ GDP معیار کی نہیں بلکہ مقدار کی پیمائش کرتی ہے:

1970 میں اسکولوں اور بینکوں میں بال پوائنٹ پن کے استعمال کی اجازت نہیں تھی یہ اس لئے کہ ہندوستان میں موصول ہونے والا پن کا معیار بہت ہی کم تھا۔ اس کے بعد ہندوستان میں بال پنوں کی تیاری کی تعداد میں اضافہ ہی نہیں ہوا بلکہ اس کے معیاری قابلیت میں اضافہ ہونے لگا۔ اشیاء کی کوالٹی میں ترقی بہت ضروری ہے مگر پھر بھی اس کو GDP میں شامل نہیں کیا جاتا۔

3۔ ملک میں ہونے والی آمدنی کے تقسیم کے طریقوں کو GDP نہیں بتاتی

ایک ملک کی GDP میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے مگر آمدنی کی تقسیم اتنی غیر مساوی طور پر ہو رہی ہے کہ اس کا بالکل کم فی صد فائدہ لوگوں کو ہو رہا ہے۔

4۔ GDP سے ہمیں یہ پتہ نہیں چلتا کہ لوگ کس قسم کی زندگی بسر کر رہے ہیں: لوگوں کی بہت ہی کم صحت یابی کے حالات، غیر جمہوری سیاسی نظام، کثیر آلودگی ا، اعلیٰ خودکشی کی شرح کے باوجود فی کس حقیقی GDP اعلیٰ سطح تک پہنچ سکتی ہے۔

GDP کا تخمینہ/اندازہ لگانا

کیا تم جانتے ہو؟

شماریاتی محکمے کی وزارت کے تحت Central Statistical Organisation(CSO) تمام ریکارڈ رکھتی ہے۔ اس عمل میں سالانہ صنعتی کارخانوں کے سروے کا اہتمام اور کئی فہرستوں کو ترتیب دینا شامل ہے، جیسے Index of Industrial Production (IIP) Consumer Price Index (CPI) وغیرہ۔

1.3 مجموعی گھریلو پیداوار کی ترکیب
Composition of Gross Domestic Product

ہندوستانی اقتصادیات وسیع پیمانے پر تین شعبوں میں منقسم ہے۔

1۔ ابتدائی شعبے (زراعتی شعبے)

زراعتی حلقوں کو ابتدائی شعبے کہا جاتا ہے جہاں پر زراعتی افعال، زراعتی سرگرمیوں کے بنیاد کے تحت عمل پذیر ہوتے ہیں۔ خام اشیاء کی پیداوار جیسے مویشی پالنا، ماہی گیری، کان کنی، جنگلات، ا ناج، کوئلہ وغیرہ کے شعبے شامل ہیں۔


جنگلات

2۔ ثانوی شعبے (صنعتی شعبے)

صنعتی حلقے ثانوی شعبے ہیں جہاں خام اشیاء سے اشیاء اور مال و اسباب کو تیار کیا جاتا ہے۔ اہم صنعتی کارخانے یہ ہیں۔ لوہے اور بے داغ فولاد کے کارخانے، پرچہ بافی کے کارخانے، پٹ سن، شکر، سمنٹ، کاغذ، پٹرو کیمیائی اشیاء، موٹر گاڑیوں اور دوسرے چھوٹے کیمیائی کارخانے وغیرہ۔


صنعت

10th ss eco 1. gross domestic
Sunday, May 31, 2020 7:34:39 PM

3۔ ثلاثی شعبے (خدماتی شعبے)

خدماتی حلقوں کو ثلاثی شعبہ کہا جاتا ہے جس میں حکومتی، سائنسی تحقیقاتی مراکز، آمدورفت، مواصلات، تجارت، ڈاک خانے اور ٹیلی گراف، بینکنگ، تعلیمی شعبے، تفریحی صحت کی دیکھ بھالی، اطلاعاتی ٹکنالوجی وغیرہ 20ویں صدی میں ماہرین اقتصادیات نے یہ رائے پیش کی کہ روایتی ثلاثی خدمات کو دوبارہ رابعی اور خامسی خدماتی شعبوں میں تقسیم کیا جائے۔



پوسٹ اور ٹیلی گراف

1.4 ہندوستان کی GDP میں مختلف شعبوں کی حصہ داری
Contribution of different sectors in GDP of India

خدماتی شعبہ، ہندوستان کا سب سے بڑا شعبہ ہے۔ مجموعی قیمت کی جمع Gross Value Added (GVA) دور حاضر کی قیمت، خدماتی شعبے کے لئے 92.26 لاکھ کروڑ روپئے 2018-2019 کے سال میں محسوب کی گئی ہے۔

شعبوں کے لحاظ سے ہندوستانی GDP میں حصہ داری

سال	زراعت %	صنعت %	خدمات %
1950-51	51.81	14.16	33.25
1960-61	42.56	19.30	38.25
1970-71	41.95	20.48	37.22
1980-81	35.39	24.29	39.92
1990-91	29.02	26.49	44.18
2000-01	23.02	26.00	50.98
2010-11	18.21	27.16	54.64
2011-12	17.86	27.22	54.91
2012-13	17.52	26.21	56.27
2013-14	18.20	24.77	57.03
2015-16	17.07	29.08	52.05
2016-17	17.09	29.03	52.08
2017-18	17.01	29.01	53.09

Source: Central Statistics Office

GDP کی شعبہ وار حصہ داری (2018-19) کا فیصدی حصص (%)

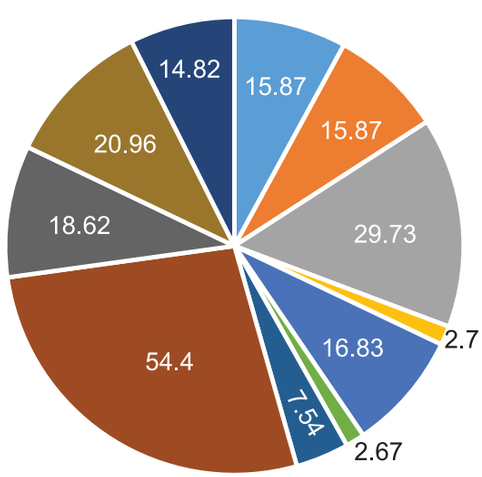

- زراعتی شعبہ
- زراعتی جنگلات اور ماہی گیری
- صنعتی شعبہ
- کان کنی اور کانِ سنگ
- افادیتی خدمات
- بجلی، گیس، پانی کی فراہمی اور دوسرے
- تعمیرات
- خدماتی شعبے
- تجارت، ہوٹل، آمدورفت، مواصلات اور خدمات جو نشریات سے تعلق رکھتے ہیں۔
- مالیاتی، زمینوں کے خرید و فروخت اور دیگر خدمات
- عوامی انتظامیہ، ملک کی دفاع اور دیگر خدمات

ذرائع: شماریات میقات۔ اکم

نوٹ : سال 2018-19 کے لئے ہندوستان کی GDP میں شعبوں کی ترتیب وار حصہ داری کو بالا جدول ظاہر کرتی ہے۔

شعبہ وار ہندوستان کے GDP کی نشوونما کی ترتیب وار 1950-2018

10th ss eco 1. gross domestic
Sunday, May 31, 2020 7:34:39 PM

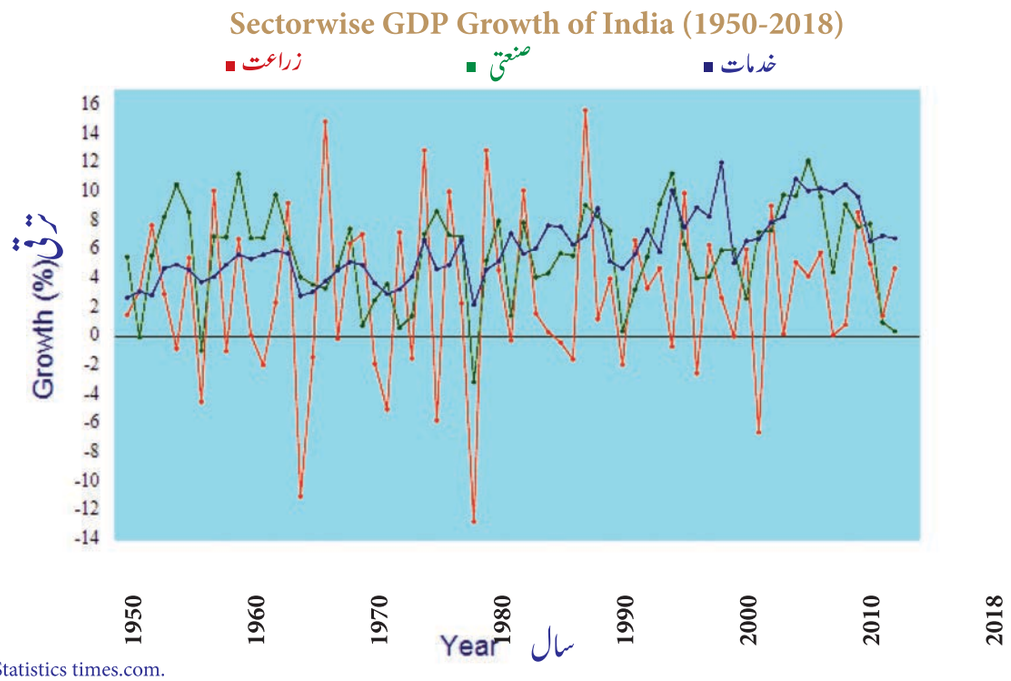

Source: Statistics times.com.

Note: The chart shows that Sector-wise contribution in GDP of India for the year 1950-2018



شعبوں کے لحاظ سے ہندوستانی GDP میں حصہ داری

زراعتی پیداوار میں ہندوستان دوسرے نمبر ہے۔کل عالمی زراعتی برآمدات میں سے ہندوستان کا حصہ 7.39 فیصد ہے۔

صنعتی شعبوں میں ہندوستان دنیا بھر میں 6 واں درجہ رکھتا ہے اور خدماتی شعبے میں ہندوستان دنیا بھر میں 8 واں درجہ رکھتا ہے۔ زراعتی شعبوں کی شراکت ہندوستانی معاشیات میں دنیا کے اوسط حصے داری سے (6.4) بڑھ کر ہے۔صنعتی کارخانوں اور خدماتی شعبوں کی حصے داری دنیا کی اوسط 30% حصے داری سے کم ہے اور خدماتی شعبے کی حصہ داری 63% ہے۔

مجموعی جمع کی گئی قیمت Gross Value Added (GVA)

مجموعی جمع کی گئی قیمت، معاشیاتی شعبے یا صنعتی کارخانے یا علاقے میں تیار ہونے والے اشیاء اور خدمات کی قدر کی پیمائش ہے۔

GVA = GDP+محصول (براہِ راست، فروخت)-اشیاء پر امدادی رقم

1.5 اقتصادیاتی نشوونما اور ترقی



ماہر اقتصادیات امرتیا سین کے مطابق ،اقتصادی نشوونما، اقتصادی ترقی کا ایک پہلو ہے۔ اس کے علاوہ اقوام متحدہ کا نظریہ کچھ اس طرح سے ہے کہ ”اقتصادی ترقی کی مرکوزیت صرف انسان کی مادی ضرورتوں پر ہی نہیں بلکہ مجموعی ترقی پر مرکوز ہوتی ہے یا معیارِ زندگی کو فروغ دینا ہوتا ہے۔

اقتصادیاتی نشوونما Economic Growth

یہ ایک کمیتی پیمائش ہے۔قیاس کیا جاتا ہے کہ اقتصادیات میں پیداوار کے برآمدات میں اضافے یا مخصوص مدت کے دوران میں کسی ملک کی مالیاتی قدر و قیمت ہے۔کسی بھی اقتصادیت کی نشوونما کی متعین مقدار کی جانچ اس کی مجموعی گھریلو پیداوار (GDP) اور مجموعی قومی پیداوار ہیں جو اقتصادیات کی حقیقی جسامت کی پیمائش میں مدد کرتی ہیں۔

اقتصادیاتی ترقی Economic Development

اقتصادیاتی ترقی کا منصوبہ اقتصادیات کی ایک وسیع تصویر ہے جو مصنوعاتی سطح کے اضافہ کے احتساب یا اقتصادیاتی درآمد کے ساتھ اس ملک کے شہری کی معیاری زندگی میں ترقی کے احتساب لگاتا ہے ۔

10th ss eco 1. gross domestic
Sunday, May 31, 2020 7:34:40 PM

یہ پیداوار میں کمیتی مقدار کے اضافے کے بجائے یہ سماجی معاشیاتی عوامل پر زیادہ نظر رکھتا ہے۔ اقتصادیاتی ترقی ایک کمیتی مقدار کی پیمائش ہے جو ٹکنالوجی میں ترقی، مزدوری کی سدھار، انسانی زندگی کے معیار میں اضافہ، معاشیات میں وسیع پیمانے پر اداروں میں تبدیلی کی پیمائش کرتا ہے۔

انسانی ترقی کی فہرست (HDI) ایک مناسب آلہ ہے جو معاشیات کی حقیقی ترقی کی پیمائش کرتا ہے

1.6 GDP اور روزگار کی بنیاد پر ترقی کا راستہ
Development path based on GDP and Employment

ہندوستان نے ترقی کی راہ میں سب سے پہلے تجارتی پالیسی کو اپنایا۔ گھریلو صنعت گاہوں کو فروغ دینے اور بیرونی مصنوعات اور کمپنیوں کے انحصار کو کم کرنے کے لئے اس پالیسی کو عمل میں لایا گیا۔ تجارت اور بات چیت بیرونی ممالک سے محدود تھی۔ یہ نقطہ نظر 1991ء تک جاری رہا۔

آخر کار ہندوستان نے اپنی سرحدوں کو تجارت کے لئے کھولنے کا فیصلہ کیا اور اس کی اقتصادیات کو آزاد بنانے کے لئے بیرونی ممالک کی کمپنیوں کو ہندوستانی اقتصادیات میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی

پانچ سالانہ منصوبہ بندی کے تحت ملازمت پیدا کرنے پر زور دیا گیا تھا۔ یہ بڑھتی ہوئی آبادی کا قیام اور بڑھتی ہوئی افرادی قوت کی جسامت کو جذب کرنے کے لئے ملازمت کی کمی تھی۔ ہندوستان میں دیہاتی ترقی کو اہمیت دی گئی کیوں کہ دیہات کی ترقی ہندوستان کا تصور تھا اور ہندوستان دیہات میں بستا ہے۔

غربت کے خاتمے اور دیہی ترقی، ان دونوں کے لئے ہندوستان میں راہیں کھولی گئیں۔ ہندوستان کو انگریزی حکومت سے غربت بھری معیشت وراثت میں ملی۔ انگریزوں نے ہندوستان کے وسائل اور

معاشیاتی نشوونما اور معاشیاتی ترقی کے درمیان فرق

معاشیاتی نشوونما اور معاشیاتی ترقی کے درمیان موازنہ	معاشیاتی نشوونما	معاشیاتی ترقی
وضاحت/مطلب	ایک مخصوص مدت کے درمیان معاشیاتی برآمدات کی مثبت کمیتی مقدار میں تبدیلی ہے	فرض کیا جاتا ہے کہ معاشیاتی برآمدات میں اضافہ کے ساتھ HDI انڈکس کی ترقی جو زندگی بسر کرنے کے معیار کا اضافہ، ٹکنالوجی میں ترقی اور ملک کے تمام خوشیوں بھری فہرست کو مانا جاتا ہے
تصور	معاشیاتی نشوونما ایک تنگ نظریہ والا تصور ہے	معاشیاتی ترقی ایک وسیع پیمانے والا تصور ہے۔
نقطۂ نظر کی فطرت	فطرت میں متعین مقدار کا نقطۂ نظر	فطرت میں صلاحیتی (کوالٹی) کا نقطۂ نظر
موقع/گنجائش	متعین مقدار جیسے GDP، GNP، FDI، FI وغیرہ میں اضافہ	زندگی کی امید کس شرح میں اضافہ، اطفال، خواندگی کی شرح میں ترقی اطفال کی شرح اموات، غریبی کی شرح میں اضافہ
میعاد/نوعیت میعاد	فطرت طور پر مختصر میعاد ہوتی ہے	فطری طور پر طویل میعاد ہوتی ہے
اطلاق	ترقی پذیر ممالک	ترقی پذیر اقتصادیات
پیمائشی ٹکنیک	قومی آمدنی میں اضافہ	حقیقی قومی آمدنی میں اضافہ جیسے فی کس آمدنی
موقعوں کی کثرت	مقررہ مدت تک کے لئے	تسلسل عمل
حکومتی امداد	یہ خود کار طریقہ ہے لہذا یہاں حکومتی مدد، سہارے اور مداخلت کی ضرورت نہیں رہتی	اعلی پیمانے پر حکومتی مداخلت پر منحصر ہوتے ہیں وسیع پیمانے پر، پالیسیوں کی تبدیلیاں شامل ہوتی ہیں جو حکومت کے مداخلت کے بغیر ناممکن ہیں۔

10th ss eco 1. gross domestic
Sunday, May 31, 2020 7:34:41 PM

ذرائع کو مکمل طور پر تباہ کر دیا تھا۔

عوامی شعبے کو اہمیت دی گئی تھی۔ نجی کمپنیوں اور صنعتوں پر سخت قواعد و ضوابط لاگو کئے گئے تھے۔ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ حکومت، عوام کی واحد محافظ ہے اور سماجی فلاح و بہبود کے لئے کام کرے گی۔

گذشتہ دو دہائیوں سے ہندوستان نے مسلسل GDP کی تیزی سے نشوونما، فی کس آمدنی میں اضافہ ترقی اور غربت میں کمی کی طرف گامزن ہے۔ فی کس آمدنی 12 سالوں میں دوگنا بڑھ گئی۔ فی کس آمدنی سے ہندوستان کو متوسط آمدنی والے ملک کے زمرے میں رکھا ہے۔

انسانی زندگی کی اوسط عمر 65 سال ہے اور 44% بچے جو پانچ سال کی عمر کے ہیں انہیں کم تغذیے والی غذا مہیا ہوتی ہے۔ آبادی میں خواندگی کی شرح 15 یا اس سے زائد عمر کے بچوں کی شرح ہمارے ملک میں 63% ہے جب کہ دوسرے کم متوسط آمدنی کے ممالک میں اس کی شرح 71% ہے۔

دیگر ممالک کی بہ نسبت ہمارے ہمارے ملک نے ترقی کی مختلف راہ نکالی ہے۔

ہندوستانی ترقی میں معاون عوامل:

ہندوستان کی آبادی کا اکثر حصہ ملازمت کی عمر کا ہے۔ 700 ملین ہندوستانی 35 سال کی عمر کے اندر ہیں۔ مردم شماری کے تحت آنے والے 20 سالوں تک ترقی کے بہت سے امکانات ہیں۔ گذشتہ دو دہائیوں میں ملازمت کرنے والوں کا فیصد 58 سے 64 ہو گیا ہے۔

ہندوستان میں مضبوط قانونی نظام اور کئی انگریزی زبان بولنے والے موجود ہیں۔ سرمایہ دار، انفرمیشن ٹکنالوجی میں مہارت رکھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

ہندوستان میں مزدوری کی قیمت بہت کم ہے۔ حالیہ دور میں ہندوستان نے کئی اقدامات اٹھائے ہیں۔ مصنوعات کی پیداوار میں اس کے اور دوسرے ممالک کے درمیان آنے والی ترقی کے مراحل میں جو خلا پیدا ہو رہا ہے اس کو پر کیا جائے۔

ہندوستان کی اقتصادیات میں کامیابی کے ساتھ انتہائی جدید طریقے سے ترقی ہوئی ہے۔ ٹکنالوجی کے میدان میں کافی ترقی ہوئی ہے۔ مثال کے طور پر بنگلور تیزی سے ابھرتی ہوئی عالمی سافٹ ویر کاروبار کا ایک مرکز بن گیا ہے۔ بیرونی اقتصادی مارکٹوں نے بہت سے متعلقہ صنعتوں میں اپنے مسابقتی فوائد کو گہرا کر چکے ہیں۔

انسانی ترقی کا درجہ/اشاریہ
Human Development Index (HDI)



محبوب الحق

1990ء میں ایک پاکستانی ماہر اقتصادیات، محبوب الحق نے اقوام متحدہ میں انسانی ترقی کے درجہ /اشاریہ کو پیش کیا۔ HDI پیدائش کے بعد ایک انسان کی اوسط عمر، تعلیمی شرح اور معیارِ زندگی کی پیمائش ہے۔ جس کا اظہار GDP کے لوگارتمی تفاعل سے کیا جاتا ہے۔ جس کو خریداری کی قوت کی مساوات سے ترتیب دیا جاتا ہے۔

آج اقوام متحدہ کے ترقیاتی منصوبوں کی طرف سے جاری کردہ تازہ ترین انسانی ترقی کی درجہ بندی میں ہندوستان 189 ممالک میں سے 130 ؍واں درجہ رکھتا ہے۔ 1990ء سے 2017 کے لئے ہندوستان کی HDI کی قیمت 0.427 سے 0.64 تک پہنچ گئی تھی جس میں تقریباً 50% اضافہ ہوا ہے۔ یہ اس بات کی طرف نشاندہی کرتا ہے کہ لاکھوں افراد کو غربت سے باہر نکالنے میں ملک کی قابل ذکر کامیابی ہوئی ہے۔

1.7 GDP کی نشوونما اور اقتصادی پالیسیاں

آزادی کے بعد سے ہندوستانی حکومت نے کئی اقتصادیاتی پالیسیوں کی تشکیل کی۔ اقتصادی ترقی کی شرح میں اضافہ اور اقتصادی ترقی کے لئے سرانجام دئے ہیں وہ اہم اقتصادی پالیسیاں یہ ہیں۔

1۔ زراعتی پالیسی:

زراعتی پالیسی حکومت کی مجموعی پالیسی ہے جو داخلی، زراعتی اور بیرونی زراعتی پیداوار کے درآمدات کے فیصلے اور افعال سے تعلق رکھتی ہے۔ حکومت عموماً زراعتی پالیسیوں کو اس مقصد کے لئے لاگو کرتی ہے کہ انہیں داخلی زراعتی بازاری مصنوعات سے مخصوص آمدنی وصول کی جائے۔ چند اعلیٰ مسودے جس میں حکمت عملی کا خطرہ اور ہم آہنگی فیصلے (تطابق) اقتصادی مستحکمی، قدرتی وسائل اور ماحولیاتی پائیدار تحقیق اور ترقی اور داخلی اشیاء کے لئے بازاری راستے وغیرہ شامل ہیں۔

چند زراعتی پالیسیاں یہ ہیں۔ قیمتوں کی پالیسی، زمینی اصلاح پالیسی، سبز انقلاب، آب پاشی کی پالیسی، غذائی پالیسی، زراعتی مزدور پالیسی اور امداد باہمی پالیسی وغیرہ ہیں۔

10th ss eco 1. gross domestic
Sunday, May 31, 2020 7:34:42 PM

مجموعی قومی خوشحالی Gross National Happiness (GNH)

'مجموعی قومی خوشحالی' کی اصطلاح 1972 میں ایک برطانوی صحافی نے مالیاتی ٹائمز کے لئے ممبئی ہوائی اڈے پر ایک انٹرویو کے دوران استعمال کیا تھا۔اس کے بعد بھوٹان کے بادشاہ جگمے سنگیے وانگ چک نے کہا۔ ''مجموعی قومی خوشحالی، مجموعی گھریلو پیداوار سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے''۔

2011ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے خوشی کی قرارداد کو منظور کیا۔'' خوشحالی۔مجموعی ترقی کا نقطہ نظر خوشحالی ہے''۔ بھوٹان کی مثال کی پیروی کرنے اور خوشحالی کی پیائش اور خوشحالی کے لئے تمام اقوام متحدہ کے ممبران ممالک کو اس پر ترغیب دی گئی اور خوشحالی کو انسان کا بنیادی مقصد بتایا گیا۔''

GNH کے چار ستون یہ ہیں۔ 1) پائیدار اور مساوی سماجی اقتصادی ترقی 2) ماحولیاتی تحفظ
3) ثقافت کی حفاظت اور فروغ 4) اچھی حکمرانی

GNH کے 9 حلقے یہ ہیں۔نفسیاتی خوشحالی، صحت، وقت کا استعمال، تعلیم، تہذیب میں اختلاف اور تنصیب، اچھی حکمرانی، سماجی زندگی، ماحولیاتی تنوع، لچک اور زندگی کا معیار ہیں۔ ہر حلقے ذہنی طور پر (سروے کی بنیاد) اور ہر حلقے کے اندر کے نمائندوں کی قدر و قیمت مختلف ہوتی ہے۔

2۔ صنعتی پالیسی

کسی بھی اقتصادیت کیلئے صنعتی ترقی ایک اہم پہلو ہے کیوں کہ یہ روزگار کے وسائل فراہم کرتی ہے اور تحقیقاتی ذرائعوں اور ترقی کو فروغ دیتی ہے۔ جدیدیت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ آخر کار اقتصادیت کو خوددار بنا دیتی ہے۔ بہر حال صنعتی ترقی کے دوسرے شعبے جیسے زراعتی شعبہ (جدید زراعت کی ٹکنالوجی) اور خدماتی شعبے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے اور اس کا قریبی تعلق تجارتی ترقی سے بھی ہوتا ہے۔

لہذا 1948 سے کئی صنعتی پالیسیاں عمل میں لائی گئیں۔ وسیع پیمانے کی صنعت گاہیں مثلاً پارچہ بافی کی صنعتی پالیسی، شکر کی صنعتی پالیسی، صنعت گاہوں کی نشوونما کی رقمی پالیسی، چھوٹے پیمانے کی صنعتی پالیسی اور صنعتی مزدور پالیسی وغیرہ۔

3۔ جدید اقتصادی پالیسی:

1990 کے آغاز سے ہندوستانی اقتصادیت نے نمایاں پالیسی تبدیلیوں کو اپنایا ہے۔ اس نئے اقتصادی نمونے کی اصلاح کو عام طور پر LPG یا صنعتی آزادی، نجی صنعتوں کا فروغ اور عالمی سطح کی تجارت کے نمونے کہا جاتا ہے۔ اس نمونے کا اہم مقصد ہندوستانی اقتصادیت کی تیزی سے ترقی، عالمی اقتصادیات کے ساتھ تقابلہ ہو، جس سے دنیا کی اعلیٰ اقتصادیت سے جوڑا جائے۔ ان اقتصادی اصلاحات کا اثر مجموعی طور پر ملک کی اقتصادی نشوونما پر نمایاں طور پر ہوا ہے۔

نظر ثانی

- کسی مالیاتی سال میں اقتصادیت کے اندر پیدا ہونے والے تمام اشیاء اور خدمات کی قیمت GDP کہلاتی ہے۔
- ہندوستان کی اقتصادیت کو تین شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے جیسے زراعت، اور متحدہ صنعت اور خدمات کی درجہ بندی کی گئی ہے۔
- زر کی کم قدری (Depreciation): اثاثہ کی مالیاتی قیمت میں وقت کے ساتھ کمی ہوتی ہے اس کی وجہ اس کا استعمال، چیزوں کا ٹوٹنے پھوٹنے یا ان کا ترک استعمال ہے۔
- آمدنی کا مطلب یہ ہے ایک مخصوص مدت کے دوران مالیاتی رقم یا دوسری طرح سے حاصل کی گئی، رقم، کمائی گئی ہو یا نہ کمائی گئی ہو۔
- مجموعی قیمت کی جمع (GVA) : کسی اقتصادیاتی شعبے یا صنعتی علاقے کی پیدا کردہ اشیاء اور خدمات کی پیائش کی قیمت ہے۔

فرہنگ :

Depreciation	The process of lossing value	زر کی کم قدری
Intermediate	Being between two other related things	درمیانی شئے
Market Price	A price that is likely to be paid for something	بازاری قیمت

10th ss eco 1. gross domestic
Sunday, May 31, 2020 7:34:43 PM

Final Goods	A consumer good or final good is any commodity that is produced or consumed by the consumer to satisfy current wants or needs	مصنوعات
Composition	the nature of something's ingredients or constituents; the way in which a whole or mixture is made up	ترکیب
Contribution	a gift or payment to a common fund or collection.	شراکت/حصہ داری
Staggering	continue in existence or operation uncertainly or precariously.	ڈگمگانا

محاسبہ

9U0SB

I۔ صحیح جواب منتخب کریں:

1۔ GNP اس کے مساوی ہے۔
a) افراطِ زر کے ساتھ NNP کو ہم آہنگ کیا گیا
b) افراطِ زر کے ساتھ GDP کو ہم آہنگ کیا گیا۔
c) GDP کے ساتھ بیرونی ممالک سے حاصل ہونے والی مجموعی جائیداد کی آمدنی
d) NNP کے ساتھ بیرونی ممالک یا مجموعی جائیداد کی آمدنی

2۔ قومی آمدنی ..... کی پیمائش ہے۔
a) روپئے کی کل قیمت
b) پیدا کرنے والی اشیاء کی کل قیمت
c) استعمال کردہ اشیاء کی کل قیمت
d) اشیاء اور خدمات کی کل قیمت

3۔ ..... ابتدائی شعبہ میں شامل ہے۔
a) زراعت b) موٹر گاڑیاں
c) تجارت d) بینک

4۔ .....کے نقطہ نظر میں ہر درمیانی اشیاء کی جمع سے تکمیلی اشیاء کی قیمت کے جمع کا حساب لگایا جاتا ہے۔
a) اخراجات کا نقطہ نظر b) قیمت کے جمع کرنے کا نقطہ نظر
c) آمدنی کا نقطہ نظر d) قومی آمدنی

5۔ مجموعی قیمت کی جمع (GVA) کے دور حاضر کی قیمت، خدماتی شعبے کے لئے ..... لاکھ کڑوڑ روپئے سال 2018-2019 میں محسوب کی گئی ہے۔
a) 91.06 b) 92.26 c) 80.07 d) 98.29

6۔ زراعتی پیداوار میں ہندوستان ..... نمبر پر ہے۔
a) پہلے b) تیسرے c) چوتھے d) دوسرے

7۔ ہندوستان میں پیدائش کے وقت زندگی کی توقع ..... سال ہے۔
a) 65 b) 60 c) 70 d) 55

8۔ ان میں سے کون سی تجارتی پالیسی ہے۔
(a) آب پاشی کی پالیسی (b) درآمد اور برآمد کی پالیسی
(c) زمین کی اصلاح کی پالیسی (d) مزدوری پالیسی

II خالی جگہ بھرتی کیجئے:

1۔ ہندوستان کا .....شعبہ ابتدائی شعبہ ہے۔
2۔ GDP ..... اقتصادیت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔
3۔ ثانوی شعبہ کو .....بھی کہا جاتا ہے

10th ss eco 1. gross domestic
Sunday, May 31, 2020 7:34:43 PM

III۔ جوڑ ملایئے۔

1۔ بجلی گیس اور پانی	–	قومی آمدنی/آبادی
2۔ رقمی پالیسی	–	مجموعی قومی پیداوار
3۔ جی ایس ٹی GST	–	صنعتی شعبہ
4۔ فی کس آمدنی	–	زراعت
5۔ C+I+G+(X–M)	–	اشیاءاور خدمات کا محصول

IV۔ مختصر جواب لکھئے :

1۔ قومی آمدنی کی وضاحت کیجئے۔
2۔ مجموعی گھریلو پیداوار سے کیا مراد ہے؟
3۔ مجموعی گھریلو پیداوار کی اہمیت کیا ہے؟
4۔ فی کس آمدنی کیا ہے؟
5۔ مثال کے ساتھ قیمت جمع کے نقطہ نظر کی وضاحت کریں۔
6۔ ہندوستانی معاشیاتی پالیسیوں کے نام لکھئے۔
7۔ مختصر نوٹ لکھئے۔
   i) مجموعی قومی خوشحالی (GNH)
   ii) انسانی ترقی کا اشاریہ/درجہ HDI

V۔ تفصیلی جواب لکھئے:

1۔ قومی آمدنی کی پیمائش میں معاون مختلف اصطلاحات پر تفصیلی جائزہ لیجئے۔
2۔ مجموعی گھریلو پیداوار کے احتسابی طریقے کیا ہیں؟ وضاحت کیجئے۔
3۔ اقتصادی نشوونما اور ترقی کے درمیان کوئی پانچ فرق لکھئے۔
4۔ مندرجۂ ذیل پالیسیوں کو سمجھایئے۔
   i) زراعتی پالیسی ii) صنعتی پالیسی iii) جدید معاشی پالیسی

VI۔ کارروائی اور منصوبہ

(1) طلباء سے ٹمل ناڈو کے مجموعی داخلہ کے مفروضات کو جمع کرنے کو کہیں اور اس کا موازنہ دوسری ریاستوں جیسے کرناٹک اور کیرلا کی GDP سے کریں۔

(2) طلباء سے ٹمل ناڈو کے روزگار کی نشوونما کی تفصیل کو جمع کرنے کو کہیں۔

مزید استفادہ کے لئے کتابیں :

1. Sankaran Indian Economy(problems, policies,and development).
2. Ramesh singh Indian economy (10th Edition).
3. Ministry of statistics and implementation planning commission. Government of india.

انٹرنٹ کے ذرائع

1. http://en.wikipedia.org
2. http://www.statisticstimes.com

ICT کارنر

مرحلے :

- براؤزر کو کھولیں اور نیچے دئے گئے URL کو ٹائپ کریں یا QR کوڈ کو اسکین کریں۔
- Real GDP Growth پر کلک کریں اور دائیں طرف دئے گئے مینو میں سے India منتخب کریں۔
- Timeline کے بٹن کو کھینچنے پر ہندوستان کے GDP کی نشوونما کو دیکھ سکتے ہیں۔

Website URL:
https://www.imf.org/external/datamapper/datasets/WEO/1

10th ss eco 1. gross domestic
Sunday, May 31, 2020 7:34:44 PM



اکائی - 2

عالمگیریت اور تجارت

Globalization and Trade

سیکھنے کے مقاصد:

- عالمگیریت کی تاریخ اور مطلب کو جاننا۔
- جنوبی ہندوستان کی تجارت اور تاجروں کے تاریخی نظریہ کو جاننا۔
- MNC کے ارتقاء اور اس کی نشوونما کو جاننا۔
- منصفانہ تجارتی ضوابط اور WTO کے متعلق جانکاری حاصل کرنا۔
- عالمگیریت کے اعتراضات، مقابلوں اور تصادم کو سمجھنا۔

AG3O4

تعارف (Introduction)

دورِ جدید میں سیاست دانوں، ماہر اقتصادیات اور تاجروں کے درمیان آزاد خیالی (Liberalization)، نجی صنعت کاری (Privatization) اور عالمگیریت (Globalization)، (LPG) ایک شدید زیر بحث موضوع بن چکا ہے۔

2.1 عالمگیریت (Globalization)

دنیا کی اقتصادیات کے ساتھ ملک کا اتحاد عالمگیریت کہلاتا ہے۔ بنیادی طور پر بین الاقوامیت کے ساتھ آزاد خیالی کا عمل عالمگیریت کی پہچان ہے۔



2.2 عالمگیریت کی تاریخ

''عالمگیریت'' کی اصطلاح کا تعارف پروفیسر تھیوڈور لیوٹ نے کیا۔ عالمگیریت کے تاریخی پس منظر کا مباحثہ تین ادوار پر کر سکتے ہیں۔

- عالمگیریت کی تاریخ
  - دور - 1 قدیم عالمگیریت
  - دور - 2 ابتدائی عالمگیریت
  - دور - 3 جدید عالمگیریت

قدیم عالمگیریت (Archaic Globalization)

ایک جرمن ماہر اقتصادیات Andre Gunder Frank نے عالمگیریت کے وجود پر بحث کی ہے کہ تیسری صدی ق م (BCE) میں سمیریا اور وادیٔ سندھ کی تہذیب کے درمیان تجارتی تعلقات عروج پر تھے۔ یونانی دور میں ابتدائی انداز میں اقتصادی اور ثقافتی عالم گیریت کی تشکیل ہوئی۔ جس کو قدیم عالمگیریت کہا جاتا ہے۔ جب تجارتی شہری مراکز نے یونانی ثقافت کے محور پر اپنے نظریہ کو مرکوز کیا تو ایک وسیع پیمانے پر ہندوستان سے لے کر اسپین تک تجارت پھیلنے لگی، جس میں اسکندریہ، ایتھنس، اینتھیوچ شہر اس کے مرکز تھے۔ عالمگیریت کی ابتدائی صورت، رومن سلطنت، پارتھین سلطنت اور ہان سلطنت کے درمیان تجارتی تعلقات کی شکل میں تھی۔ ان طاقتوں کے درمیان جو تجارتی رابطے تھے وہ ریشم کے راستے کی ترقی کا سبب بنے۔

اسلام کا سنہرا دور بھی ابتدائی عالمگیریت کے تجارت کے دور میں بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ منگول سلطنت کی آمد، چین اور قرون وسطیٰ کے تجارتی مراکز کو دوبارہ تقویت بخشی۔ اس ریشم کے راستے سے سفر کرنا

10th ss eco unit 2. globalisation
Monday, June 01, 2020 7:19:35 AM



ریشم اور مسالوں کا تجارتی راستہ

بہت سہولت فراہم کرتا تھا۔اس جدید دور سے قبل کے تجارتی لین دین کے مرحلے کو بھی قدیم عالمگیریت کہا جاتا ہے۔

ابتدائی جدید عالمگیریت (Proto Globalization)

دوسرا دور، ابتدائی جدید عالمگیریت کہلاتا ہے۔ یہ دور شاہی دور تھا جو 16 ویں اور 17 ویں صدی میں ساحل سمندر کے یورپی سلطنت کے فروغ کی وجہ سے ہوا۔ جو پہلے پرتگالیوں اور اسپین کی سلطنتیں، ڈچ اور برطانوی سلطنت کی وجہ سے یہ دور فروغ پایا تھا۔ 17 ویں صدی عیسوی میں عالمگیریت، نجی کاروبار کی صورت اختیار کرگئی۔ برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی (1600 میں اس کی بنیاد ہوئی) کو پہلی کثیر القومی کمپنی کی شکل میں توضیح ہوئی۔ اور پہلی ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی 1602 میں قائم کی گئی۔

جدید عالمگیریت (Modern Globalization)

عالمگیریت کی رسائی جدید صورت میں ہوئی جس کی آمد کی تصدیق 19 ویں صدی میں ملتی ہے۔ 19 ویں اور 20 ویں صدی کے درمیان کی عالمگیریت میں نمایاں اختلافات پائے جاتے ہیں۔ یہاں دو اہم نکات موجود ہیں۔ ان کی صدیوں کی عالمی تجارت کے ساتھ ساتھ سرمایہ، سرمایہ کاری اور معاشیات ایک نکتہ تھا۔ دوسرا 20 ویں صدی کی عالمی تجارت، اعلیٰ تجارتی حصص، تاجروں کی پیداوار، خدماتی لحاظ سے تجارتی نشوونما، پیداوار میں اضافہ اور کثیر الاقوامی تجارتی اداروں (Firms) کی طرف سے کی گئی تجارت کا مظاہرہ کرتی ہے۔

2.3 جنوبی ہندوستان کی تجارت اور تاجروں کا تاریخی منظر
Trade and Traders in South Indian historical Perspective

جنوبی ہندوستان میں تجارتی انجمنیں، تاجروں کے ذریعے قائم کی گئیں جس سے ان کے تجارتی سرگرمیوں کو پھیلانے اور ترتیب دینے کا کام انجام دیا جائے۔ تجارتی انجمنیں ایک ایسا راستہ ہے، جن کے ذریعے ہندوستانی ثقافت کی رسائی دوسرے ممالک تک ہونے لگی۔

ابتدائی تاجر Early Traders

1053ء میں کلنگ کے تاجروں (جدید اوڈیشہ) نے لال رنگ کے قیمتی پتھر جو زیبائشی اشیاء ہیں، تجارت کی غرض سے لے آئے اور کپاس کی پارچہ بافی کی تجارت ابتدائی دور میں جنوب مشرقی ایشیاء میں ہوئی۔

یورپی تاجر European Traders

کئی یوروپی کمپنیاں تجارتی سرگرمیوں کی وجہ سے اس دور میں

10th ss eco unit 2. globalisation
Monday, June 01, 2020 7:19:37 AM

ہندوستان پہنچیں۔واسکوڈ گاما نے راس امید کے راستے سے یوروپ سے ہندوستان تک بحری راستوں کی دریافت کی، جوتہذیب کو پھیلانے اور پہنچانے کا ایک ذریعہ بنا۔

پرتگالی (The Portuguese)

پرتگالیوں نے واسکوڈاگاما کی رہنمائی میں 17 رمئی 1498ء کو کالی کٹ کی سرزمین پر قدم رکھا۔ واسکوڈاگاما کے ذریعہ ہندوستان سے پرتگال کولائی ہوئی اشیاء کا منافع بحری سفرخرچ سے 60 گنا زیادہ تھا۔ 1500ء کو ہندوستان میں پڈروالواریز کیبرال کی آمد ہوئی اور 1502ء میں واسکوڈاگاما کے دوسرے بحری سفر کے دوران کالی کٹ، کوچین اور کنور کے مقامات پر تجارتی کوٹھیاں قائم کی گئیں۔ ہندوستان میں پرتگالیوں کا پہلا پایہ تخت کوچین تھا۔

ڈچ (ولندیزی) (The Dutch)

1596ء سے ڈچ کے باشندوں نے کئی بحری سفر کئے اور 1602ء میں ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی I(VOC) قائم ہوئی۔ اڈمیرل وان نے 1605ء میں مسولی پٹنم، پٹاپولی (نظام پٹنم) اور دیوانا پٹنم میں ڈچ فیکٹریاں قائم کیں۔ چندراگری کے بادشاہ سے تعلقات کی بناء پر 1610ء میں ایک دوسری فیکٹری پلی کٹ میں قائم کی گئی۔ ڈچ کے باشندوں کی طرف سے دوسری اشیاء جیسے نیل (انڈیگو)، شورہ قلمی (سالٹ پیٹر) اور بنگالی خام ریشم برآمد کئے جاتے تھے۔ ہندوستان میں ڈچ کا پایہ تخت پلی کٹ تھا۔

برطانوی (The British)

ملکہ الزبتھ نے 31 ردسمبر 1600ء کو ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام کے فرمان کو منظوری دی۔ جنوب مشرقی ساحل پر انگریزوں نے 1611ء میں مسولی پٹنم میں اور 1626ء میں پلی کال کے قریب برطانوی کمپنی کو قائم کیا۔ 1632ء میں گولکنڈہ کے سلطان نے انگریزوں کو ''گولڈن فائرمین'' پر منظوری دے دی، جس کے تحت انہیں آزادی کے ساتھ شاہی بندرگاہ پر تجارت کرنے کی اجازت ملی۔ 1639ء میں انہوں نے مدراس میں قلعہ بند فیکٹری تعمیر کی جس کو فورٹ سینٹ جارج کے نام سے جانا جاتا تھا۔ کورامنڈل کے ساحل پر مقیم انگریزی کمپنی نے مسولی پٹنم کو پایہ تخت میں تبدیل کردیا۔

ڈینس (ڈنمارکی) (The Danes)

ڈنمارکیوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی بنائی اور 1616ء میں ہندوستان میں قدم رکھا۔ 1620ء میں ٹمل ناڈو کے علاقے ٹرنکوبار میں ڈنمارکی نوآبادیات قائم ہوئیں جو ہندوستان میں ڈنمارکیوں کا پایہ تخت تھا۔وہ ہندوستان میں اپنے آپ کو مستحکم کرانے میں ناکام رہے اور 1845ء میں ان پر زور ڈالا گیا کہ وہ اپنے تمام ہندوستانی نوآبادیات کو برطانیہ کو فروخت کردیں۔

فرانسیسی (The French)

1668ء میں گولکنڈہ کے سلطان کی اجازت سے پہلی مرتبہ ہندوستان میں فرانسیسی فیکٹری قائم کی گئی۔ 1693ء میں ڈچ نے پانڈیچیری پر قبضہ کرلیا مگر پھر اس کو فرانسیسیوں کے حوالے کردیا۔ 1701ء میں پانڈیچیری، فرانسیوں کا صدر مقام بن گیا۔1742ء کے بعد جونوآبادیات مشرق میں قائم تھیں، انہوں نے تجارتی حاصلات کے منافع کے بجائے سیاست (حکومت) شروع کردی۔

2.4 ہندوستان میں عالمگیریت Globalization in India

1980-81 کے بعد سے ہندوستان میں تیل کی قیمت میں بے حد اضافہ ہونے لگا۔ 1990-91 کی خلیجی جنگ اور مغربی اشیاء کی دشمنی کی وجہ سے بقایا کی ادائیگی میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔

جون 1991ء میں جب نئی حکومت قائم ہوئی۔ ہندوستان میں بقایا کے ادائیگی کا غیر معمولی بحران ہوا۔ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی مالیاتی، دیوالیہ پن کے حد تک پہنچ چکی تھی۔

ہندوستان کو مقروض پاکر، یہاں کے بین الاقوامی ایجنسیاں اپنے سرمایہ کو ہندوستان کے باہر لے گئے۔

چنانچہ ہندوستان نے بین الاقوامی مارکیٹ میں اپنے قرضہ کی اہلیت کو کھودیا ہے۔حکومت نے انگلینڈ کی بینک میں 40 ٹن سونا رہن (گروی) رکھا ہے۔ان حالات کے تحت 1991-92 کی حکومت کے لئے جولائی 1991ء میں سلسلے وار پالیسیوں کی تبدیلیوں کے ساتھ بجٹ تیار کیا گیا جس میں عالمگیریت، آزاد خیالی، نجی کاری پر زور دیا گیا جو ہندوستان کی نئی معاشی پالیسی کہلانے لگی۔ یہ پالیسیاں تب مضبوط ہوئیں جب ہندوستان نے 1994ء میں ڈنکل ڈرافٹ پر دستخط کئے۔

عالمگیریت کو اپنانے کے لئے کی گئی اصلاحات:

ہندوستان میں نئی اقتصادی پالیسی (New Economic Policy in India)

1۔ سوائے چند صنعتوں کے تمام صنعتی سندوں (لائسنس) کو منسوخ کردیا گیا۔

2۔ عوامی شعبے کے لئے مخصوص کی گئی صنعتوں کی تعداد میں کمی کردی گئی

3۔ ہندوستانی اشیاء کی برآمدات کے تبادلے کے لئے ایک حقیقت پسندانہ تبادلے کی شرح کا تعین کیا گیا۔

10th ss eco unit 2. globalisation
Monday, June 01, 2020 7:19:38 AM

4۔ تجارت پر کرنٹ اکاؤنٹ میں روپیہ کا تبادلہ کرنے والے غیر ملکی نجی اداروں کو درآمدات پر محصول کی کمی کی گئی۔

5 بیرون ممالک کے تبادلے کے ضوابط کی مناسب ترمیم ہوئی۔

6۔ RBI سے لئے جانے والے قرضہ میں اضافہ کے لئے Statutory Liquidity Ratio (SLR) میں کمی کی گئی۔

2.5 کثیر الاقوامی کارپوریشن (Multi National Corporation)(MNC)



کثیر قومی کارپوریشن ایسے منظّم ادارے ہیں جو اپنے ملک کے علاوہ کم از کم دوسرے کسی ایک ملک پر وہ خود مختار ہوتے ہیں یا اشیاء کی پیداوار یا خدمات اختیار رکھتے ہیں۔ جنہیں کثیر قومی کارپوریشن (MNC) کہا جاتا ہے

MNC کی ابتداء Evolution of MNC

الغرض ایسٹ انڈیا کمپنی، تجارتی کمپنی کی طرح ہندوستان میں قائم ہو گئی اور بعد میں وہ پورے ملک میں مجموعی طور پر سیاست پر غالب آنے لگی۔ یہ کثیر قومی کمپنیاں پہلے اپنی سرگرمیوں کا آغاز غیر معمولی صنعتوں سے کرنے لگے یا میزبان ممالک میں ان کے خام مال یا اشیاء پر قابو پانے لگے اور بعد میں آہستہ سے پورے ملک پر چھا گئے۔ 1950ء کے بعد پیداواری صنعتیں اور خدماتی شعبوں میں برآمدات کا رجحان پیدا ہونے لگا۔ اکثر MNCs جو موجودہ دور میں ہیں ان کا تعلق چار اہم برآمدی ممالک سے ہے. وہ یہ ہیں ریاست ہائے متحدہ امریکہ (USA)، متحدہ ریاست (UK)، فرانس، جرمنی وغیرہ، تاہم ان میں سے سب سے بڑی MNC امریکیوں کی ہے۔

15 بڑی کثیر الاقوامی کمپنیوں میں 11 MNC's امریکہ کی ہیں۔

ہندوستان میں MNCs کی نشوونما

MNC's کی شرکت کی ایک عام شکل یہ ہے کہ وہ ہندوستانی کاریگروں یا صنعت کاروں کے تعاون کے ساتھ ہندوستانی صنعت میں داخل ہونا ہے۔ 1980ء کے آزادانہ خیال کے رجحانات نے غیر ملکی

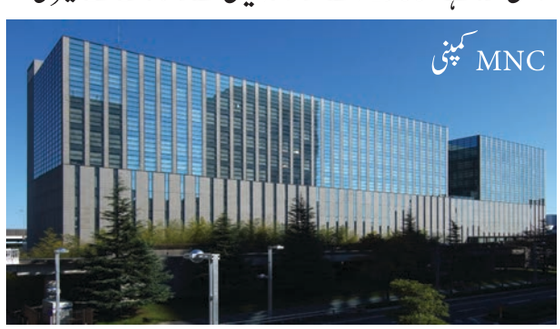

شرکت کاری پر کافی زور دیا گیا۔ اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ 40 سال کے اندر کل 12,760 غیر ملکی شراکت کاری کے معاہدے 1948-1988 کے درمیان طے پائے ہیں اس کے نتیجے میں جولائی۔ آگست 1991ء میں آزاد خیالی کے غیر ملکی سرمایہ کاری کی پالیسی (FIP) کا اعلان ہوا، اس کے بعد پھر دوبارہ غیر ملکی شرکت کاری میں اضافہ ہوا، اور غیر ملکی راست سرمایہ کاری کے بہاؤ اضافہ ہوا۔

MNCs کی نشوونما کے اسباب

(1) بازاری علاقوں کی توسیع :

اگر بڑے پیمانے پر کارخانوں کا پھیلاؤ ہوتا ہے تو وہ زیادہ سے زیادہ ان کی سرگرمیوں میں بھی توسیع کر لیتے ہیں جو ملک کے طبعی حدود سے باہر ہوتے ہیں جہاں وہ ایک متحد جماعت ہوتے ہیں۔

(2) بازار کی بالادستی

کثیر الاقوامی تجارتی ادارے، قومی تجارتی اداروں سے زیادہ بازار کاری کی بالادستی یا منڈی کی فوقیت سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ بازار کے وقار سے مستفید ہوتے ہیں۔ انہیں مصنوعات کو فروخت کرنے میں کم مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ موثر اشتہاری طریقے اور فروخت کی بہتر تکنیک کو اپناتے ہیں۔

(3) مالیاتی فوقیت : Financial Superiorities

MNCs کے پاس مالیاتی وسائل موجود ہوتے ہیں اور اعلیٰ درجے کے رقم (فنڈس) کا استعمال کرتے ہیں۔ انہیں آسانی کے ساتھ بیرونی سرمایہ کاری کے بازار سے دسترس حاصل ہوتا ہے۔ ان کی بین الاقوامی ساکھ کی وجہ سے وہ بین الاقوامی وسائل میں اضافہ کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔

2018ء میں ہندوستان کی 10 اعلیٰ کثیر الاقوامی کمپنیاں	
Sony Corporation	Nettle
Hew left Packard (HP)	Procter & Gamble
Tata Group	City Group
Microsoft Corporation	Pepsi Company
IBM	The Coca-Cola Company

(4) تکنیکی فوقیت:

پسماندہ ممالک کی طرف سے MNC کی حوصلہ افزائی اور ان کے صنعتی ترقی میں اس لئے شرکت مل رہی ہے کیونکہ وہ

10th ss eco unit 2. globalisation
Monday, June 01, 2020 7:19:39 AM

ہندوستان کی کثیر اقوامی کمپنیاں			
کمپنی	صدر مقام	صنعتی اقسام	چلانے والے ممالک
ہیرو موٹو کارپ	نئی دہلی	آٹو موبائل	کولمبیا، بنگلہ دیش، آفریقہ
بجاج	پونے	آٹو موبائل	متحدہ عرب امارات UAE، بنگلہ دیش
TVS	چنئی	آٹو موبائل	برازیل، چلی، کولمبیا، پیرو-میکسیکو
State Bank of India	ممبئی	بینک	آسٹریلیا، بنگلہ دیش، بلجیم
بھارتی ایرٹل	نئی دہلی	مواصلات	جنوبی ایشیاء ، آفریقہ

قومی کمپنیوں کے مقابلے میں ان تجارتی اداروں کے پاس تکنیکی فوقیت زیادہ پائی جاتی ہے۔

(5) نئی مصنوعات کا انکشاف Product innovation

MNCs کے پاس تحقیقی اور ترقیاتی ذرائع موجود ہیں اور MNCs اپنے نئے مصنوعات اور اعلیٰ نقش و نگاری (ڈیزائن) کے انوکھے مصنوعات کی ترقی کے کام میں لگے رہتے ہیں۔

MNC کی خوبیاں Advantages of MNC

1۔ کاروباری قیمت کے بغیر اور کم قیمت پر ایک ہی قسم کی کوالٹی کے اشیاء تیار کرتے ہیں۔

2۔ دنیا بھر میں MNC قیمتوں میں کمی کرتی ہے اور صارفین کی خریداری کی قوت میں اضافہ کرتی ہے۔

3۔ MNC محصول کی کمی بیشی سے فائدہ اٹھانے کے قابل ہوتے ہیں

4۔ مقامی اقتصادیات میں روزگار کی ترقی کی ترغیب دیتے ہیں۔

MNC کی خامیاں

1۔ یہ کارپوریشن کو خود مختار اجارہ داری کی ترقی کے راستہ پیدا کرتے ہیں (چند مصنوعات کے لئے)

2۔ وہ ماحول پر مضر اثرات پیدا کرتے ہیں۔

3۔ ایک میزبان ملک کی اقتصادیات میں MNC کا تعارف چھوٹے مقامی کاروبار کے خاتمے کا سبب بن سکتا ہے۔

4۔ MNC، اخلاقی معیاروں کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ ان کے اخلاقی قوانین کو ختم کرنے اور سرمایہ کاری کے ساتھ ان کے کاروباری ایجنڈے کو لے کر الزام دھرتے ہیں۔

2.6 منصفانہ تجارتی طرز عمل اور عالمی تجارتی انجمن (Fair trade Practices and World Trade organization)

بے لاگ / منصفانہ تجارت، تجارت کرنے کا ایک طریقہ ہے اس کا بنیادی مقصد چھوٹے کسانوں کو دنیا کے بازار کا فعال حصہ بنایا جائے اور صارفین کو خود مختار بنانے کا مقصد یہ ہے کہ وہ خریداری کریں جو ان کے قدر کی حمایت کرے۔

- چھوٹے پیمانے کے کسان، کھیتوں میں کام کرنے والے مزدور، دستکاروں کی آمدنی میں اضافہ اور استحکام پیدا کرنا ہے۔
- معاشیاتی منافع، مواقع اور اشیاء کے پیداوار اور خرید و فروخت سے تعلق رکھنے والے خطرات کی مساویانہ تقسیم ہوتی ہے۔
- پیداواری جماعت کی تنظیموں اور تجارتی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے
- مزدوروں کے حقوق میں ترقی اور صحیح کام کرنے والوں کو نظم کر کے انہیں ترجیح دی جاتی ہے۔
- تحفظی اور پائیدار زراعتی طریقوں اور کام کرنے کے طریقے کو فروغ دیا جاتا ہے۔

بے لاگ منصفانہ تجارت عمدہ قیمتوں، بہتر کام کرنے کے حالات اور کسانوں، کارکنوں کے لئے تجارت کی منصفانہ شرائط سے تعلق رکھتی ہے

منصفانہ تجارتی تنظیم کے اصول Principles of Fair Trade Organizations

- اقتصادی طور پر تباہ شدہ تیار کرنے والوں کے لئے مواقع فراہم کرنا ہے
- شفافیت اور احتساب قائم کرنا ہے۔

FERA (Foreign Exchange Regulation Act 1974)
یہ دفعہ ہندوستان میں MNCs کو چلانے کی تائید کرتا ہے۔
FEMA (Foreign Exchange Management Act 1999)
یہ ایکٹ (غیر ملکی لین دین انتظامیائی ایکٹ) FEMA کے تحت ضوابط کے بجائے انتظامیہ پر زور دیا جاتا ہے۔

10th ss eco unit 2. globalisation
Monday, June 01, 2020 7:19:39 AM

- منصفانہ تجارتی طرز عمل اور منصفانہ قیمت کی ادائیگی۔
- جبری مزدور اور بچہ مزدوری کی روک تھام کی یقین دہانی کرانا۔
- غیر امتیازی سلوک، جنسی مساوات اور ملنے جلنے کی آزادی کا عزم پیدا کرنا ہے۔
- صلاحیتوں کی تعمیر فراہم کرنا اور منصفانہ تجارت کو فروغ دینا ہے۔
- ماحول کا احترام کرنا۔

منصفانہ تجارتی غیر غذائی اشیاء میں دستکاری، کپڑے اور پھول شامل ہیں۔ منصفانہ تجارتی غذائی اشیاء جیسے چائے، کافی، کوکو، شہد اور کیلے ہیں۔

GATT (General Agreement of Trade and Tariffs)

1947 میں 23 ممالک نے GATT کے معاہدے پر دستخط کئے تھے۔ ہندوستان، GATT کے آغاز کرنے والے ممالک میں سے ایک ہے۔ آرتھر ڈنکل جو GATT کے ڈائریکٹر جنرل تھے، انہوں نے ڈرافٹ فائنل ایکٹ کو نافذ کیا۔ جس کو ڈنکل ڈرافٹ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایکٹ منظور ہوا اور اس پر دستخط کئے گئے۔ GATT کا بنیادی مقصد بین الاقوامی تجارت کو فروغ دینے کے ساتھ مختلف نرخ ناموں (Tariffs)، مقررہ حصہ quotas، رعایتوں (Subsidies) میں کمی لائے جانے اور ساتھ ہی ایک معنی خیز قوانین وضابطے کو منظم کرنا ہے۔

GATT کے دَور (Rounds of GATT)

پہلا دور 1947 میں سوئٹزرلینڈ کے شہر جینیوا میں ہوا۔
دوسرا دور 1949 میں فرانس کے شہر نیسی (Annecy) میں ہوا۔
تیسرا دور 51-1950 میں متحدہ ممالک کے شہر ٹارکوئے میں ہوا۔
چوتھا دور پانچواں دور اور چھٹواں دور، جینیوا (سوئٹزرلینڈ) میں 1956، 1960-61، 1964-67 میں ہوئے۔
ساتواں دور 79-1973 میں جاپان کے شہر ٹوکیو میں ہوا۔
آٹھواں اور حتمی دور 1994-1986 میں پنٹا ڈل ایسٹے (Uruguay) میں ہوا جسے (Uruguay Round) بھی کہا جاتا ہے۔

عالمی تجارتی تنظیم World Trade Organization (WTO)

اپریل 1994ء میں GATT کے اراکین ممالک نے جو اُرگوے دور کے فائنل ایکٹ پر دستخط کئے، انہوں نے WTO کو قائم کرنے کا راستہ دکھایا۔ اس معاہدے میں 104 ممالک نے دستخط کئے۔ WTO معاہدہ یکم جنوری 1995 کو عمل میں لایا گیا (دور حاضر میں WTO میں 164 ممالک کی شراکت داری شامل ہے)

عالمی تجارتی تنظیم WTO ہیڈکوارٹر مرکز: جینیوا، سوئٹزرلینڈ
مقصد: باضابطہ کرنا، بین الاقوامی تجارت
WTO کے اراکین ڈائریکٹر جنرل، ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل اور دوسرے 600 سرکاری عملے ان میں تقریباً 80 ممبر ممالک شامل ہیں۔



عالمی تجارتی تنظیم World Trade Organization (WTO)

WTO کے مقاصد (Objectives of WTO)

- بین الاقوامی تجارت کے قوانین کو قائم کرنا اور نافذ کرنا۔
- مزید تجارت کی آزاد خیالی کی بات چیت اور نگرانی کے لئے فورم فراہم کرنا۔
- تجارتی تنازعات کو حل کرنا
- پائیدار ترقی کا تعارف اور ماحول کا لحاظ رکھنا۔
- اس بات کی یقین دہانی کرتا ہے کہ ترقی پذیر ممالک عالمی تجارت میں ترقی کا بہتر حصہ محفوظ رکھیں۔
- فیصلہ سازی کے عمل کی شفافیت کو بڑھاتا ہے۔
- مانگ کو بڑھا کر میں مکمل ملازمت اور وسیع اضافے کی یقین دہائی کرتا ہے۔
- ترقی اور ماحول میں ایک ساتھ پائیدار بہتری پیدا کرنا۔
- مکمل روزگار اور مانگ میں اضافہ کو یقین دلانا۔

TRIPs
(Trade Related aspects of Intellectual Property Rights)

دانشورانہ ملکیتی حقوق کی تعریف ''تجارتی قیمت کے ساتھ معلومات'' کے طور پر کی جاسکتی ہے۔ صنعتی ٹکنالوجی کے میدان میں کسی بھی نئی ایجاد کو TRIPs کے ذریعے سند حق (patent) دیا جائے گا۔ TRIPs معاہدے سات علاقوں میں دانشورانہ ملکیتی حقوق کو پورا کرتے ہیں۔

2.7 عالمگیریت کے اثرات اور اعتراضات
Impact and Challenges of Globalization

مثبت اثر Positive Impact

- ایک بہتر اقتصادیات، تیزی سے سرمایہ کاری کے بازار کی ترقی کا تعارف کراتی ہے۔

10th ss eco unit 2. globalisation
Monday, June 01, 2020 7:19:41 AM

- یہ زندگی کے معیار میں اضافہ لاتی ہے۔
- عالمگیریت تیزی کے ساتھ بہترین تجارت کا اضافہ کرتی ہے جس کی وجہ سے کئی افراد کو روزگار ملتا ہے۔
- عالمگیریت، نئی تکنیک اور نئے سائنسی تحقیقاتی طریقوں کا تعارف کراتی ہے۔
- عالمگیریت، ملک کی GDP میں اضافہ کرتی ہے۔
- یہ آسانی کے ساتھ اشیاء کے بہاؤ میں اضافہ کرتی ہے اور غیر ملکی راست سرمایہ کاری میں بھی اضافہ کرتی ہے۔

منفی اثر Negative Impact

- ملکوں کا زیادہ سے زیادہ سرمایہ کا بہاؤ، آمدنی کی غیر منصفانہ تقسیم اور بدعنوانیوں کو جنم دیتی ہے۔
- دوسرا، ملکی وقار اور اتحاد کو کھو دینے کا ڈر لاحق رہتا ہے کیوں کہ حد سے زیادہ تجارتی لین دین، گھریلو انفرادی پالیسیوں کو ختم کر دیتا ہے۔
- اقتصادیات کی تیزی کے ساتھ ترقی کے لئے اہم بنیادی ساخت اور وسائل مہیا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح کے اضافے سے ماحول پر منفی اثر پڑتا ہے اور سماج کو نقصان پہنچتا ہے۔
- غیر ملکی زرِ مبادلہ کے لالچ میں ملک کے قدرتی وسائل میں تیزی کے ساتھ استحصال پیدا ہوتا ہے۔
- ماحولیاتی معیار اور ضوابط کے عمل میں گراوٹ آجاتی ہے۔

عالمگیریت کے اعتراضات
Challenges of Globalization

- عالمگیریت کے فوائد تمام ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں جو خود کار طریقے سے نہیں ہوتے۔
- عالمگیریت سے یہ ڈر لاحق رہتا ہے کہ یہ ترقی پذیر ممالک میں غیر استحکامیت کی رہنمائی کرتا ہے۔
- صنعتی دنیا، عالمی مقابلوں میں اضافہ کرتی ہے جو مزدوری، مزدور کے حق اور روزگار کے عمل کے دوڑ میں قیادت کرتی ہے۔
- اعتراضات عالمی غیر متوازن کا سبب بنتے ہیں۔
- عالم گیریت کا نتیجہ پیچیدگی پیدا کرتا ہے۔
- عالمگیریت کی وجہ سے بچہ مزدور اور غلامی جیسی سرگرمیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔
- لوگ کم تغذیاتی خوراک کا زیادہ استعمال کرنے لگتے ہیں جن کی وجہ سے صحت پر مضر اثرات پیدا ہوتے ہیں اور بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

اعادہ

- دنیا کی اقتصادیات کے ساتھ ملک کا انضمام عالمگیریت کہلاتا ہے۔
- عالمگیریت کے تین مراحل ہیں (i) قدیم عالمگیریت (ii) ابتدائی جدید عالمگیریت (iii) جدید عالمگیریت
- LPG، (L) آزاد خیالی Liberalization (P) نجی کاری Privatization (G) عالمگیریت Globalization
- کثیر قومی کمپنی ایک متحدہ سند یافتہ جماعت کی تنظیم ہے جو اشیاء اور خدمات کی پیداوار جس میں وہ اپنے ملک کے علاوہ کم از کم دوسرے کسی ایک ملک میں وہ خود مختار ہو یا اس کا اختیار ہو۔
- MNC کو قومی حدود سے بلند کمپنی (Trans National Company) (TNC) اور کثیر الاقوامی انجمن (Multinational Enterprise) (MNE) بھی کہا جاتا ہے۔
- 1947 میں GATT معاہدے پر 23 ممالک نے دستخط کئے تھے جن میں ہندوستان GATT کے آغاز کرنے والے ممالک کے ممبران میں سے ایک ہے

فرہنگ الفاظ	GLOSSARY	
عالمگیریت	Globatization	عالمگیریت وہ عمل ہے جس کے ذریعے کاروباری یا دیگر ادارے بین الاقوامی اثرات کو فروغ دینے یا بین الاقوامی پیمانے پر اپنے کام کا آغاز کرتے ہیں۔
قدیم	Archaic	یونانی فنون یا ثقافت کا ابتدائی دور، خاص کر چھٹویں یا ساتویں صدی قبل مسیح کا دور
ارتقاء	Evolution	کسی چیز کی آہستگی سے ترقی
رہن نامہ	Mortgaged	مستقبل کے خطرے کا شکار ہونا یا فوری فائدے کے دباؤ کے لئے کسی چیز کو گروی رکھنا
اچھال	Spurt	اچانک باہر نکلنے/اضافے کی وجہ
نقصان دہ	detrimental	نقصان کا سبب بننا
خوشگوار کامرانی	Thriving	خوشگوار کامیابی اور نشو ونما، خوشحالی

10th ss eco unit 2. globalisation
Monday, June 01, 2020 7:19:41 AM

EVALUATION محاسبہ

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے:

1۔ عالمی تجارتی تنظیم (WTO) کا سربراہ کون ہے؟

(a) وزراء کی کانفرنس (b) ڈائریکٹر جنرل

(c) ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل (d) ان میں سے کوئی نہیں

2۔ ہندوستان میں نوآبادیات کی آمد

(a) پرتگال، ڈچ، برطانوی، ڈنمارکی، فرانسیسی

(b) ڈچ برطانوی، ڈنمارکی، فرانسیسی

(c) پرتگالی، ڈنمارکی، ڈچ، فرانسیسی، برطانوی

(d) ڈنمارکی، پرتگالی، فرانسیسی، برطانوی، ڈچ

3۔ GATT کا پہلا حلقہ منعقد ہوا

(a) ٹوکیو (b) اُروگوئے

(c) ٹورکوے (d) جینیوا

4۔ ڈنکٹ معاہدے پر ہندوستان نے کب دستخط کئے۔

(a) 1984 (b) 1976

(c) 1950 (d) 1994

5۔ 1632 میں کس نے برطانیہ کو ''گولڈن فائرمین'' کی منظوری دی تھی۔

(a) جہاں گیر (b) گولکنڈہ کے سلطان

(c) اکبر (d) اورنگ زیب

6۔ غیر ملکی سرمایہ کاری پالیسی (FIP) کا اعلان ہوا۔

(a) جون 1991 (b) جولائی 1991

(c) جولائی-آگست 1991 (d) آگست 1991

II خالی جگہ بھرتی کیجئے:

1۔ ایک عمدہ اقتصادیات، ..... کی تیزی سے ترقی کا تعارف کراتی ہے۔

2۔ WTO کا معاہدہ ..... سال میں عمل میں آیا۔

3۔ عالمگیریت کی اصطلاح ..... نے کی۔

III۔ جوڑ ملایئے :

1۔ ہندوستان میں کثیر الاقوامی کارپوریشن - 1947

2۔ MNC - بین الاقوامی تجارت پر زور دیتا ہے

3۔ GATT - پیداوار کی قیمت میں کمی

4۔ WTO - infosis

IV۔ مختصر جواب دیجئے:

1۔ عالمگیریت کیا ہے؟

2۔ عالمگیریت کے اقسام کیا ہیں؟

3۔ کثیر الاقوامی تجارتی ادارے پر نوٹس لکھئے۔

4۔ عالمگیریت کو اپنانے کے لئے بنائے گئے اصطلاحات کیا ہیں؟

5۔ منصفانہ تجارت کیا ہے؟

6۔ منصفانہ تجارت کے طرز عمل کے کوئی دو اصول کیا ہیں؟

7۔ عالمگیریت کے کوئی دو مثبت دو اثرات لکھئے۔

V تفصیلی جواب دیجئے:

1۔ MNC کی خوبیاں اور خامیاں بیان کیجئے۔

2۔ عالمی تجارتی تنظیم WTO کے بارے میں لکھئے۔

3۔ عالمگیریت کے اعتراضات سے متعلق لکھئے۔

VI کارروائی اور منصوبے:

1۔ اساتذہ اور طلباء عالمگیریت پر بحث کریں۔

2۔ طلباء عالمگیریت کے تعلق سے تصاویر جمع کر کے ایک البم تیار کریں۔ (جنوبی ہندوستان کی تجارت اور تاجروں کی تصاویر، ریشم کا راستہ، نقشہ، مسالوں کے راستہ کے کا نقشہ، کلنگ تجارتی نقشہ وغیرہ)

3۔ کئی کثیر الاقوامی تجارتی کمپنیاں جو ہندوستان میں موجود ہیں، ان کی تصاویر اور ان کے مصنوعات کے تصاویر کو طلباء جمع کریں۔

REFERENCE BOOKS کتب حوالہ جات

1. Dr. S. Shankaran [2007], Indian Economy [Problem, Policies and Development]
2. Dutt Indian Economy
3. History of Tamil Nadu [Social and Culture]
4. S.K. Misra and V.K. Puri Indian Economy

INTERNET RESOURCES انٹرنیٹ کے ذرائع

www.gateway for india.com
http://en.wikipedia.org
http://www.investopedia.com

10th ss eco unit 2. globalisation
Monday, June 01, 2020 7:19:42 AM

اکائی - 3

غذا کا تحفظ اور تغذیہ

Food Security and Nutrition



سیکھنے کے مقاصد

- غذا کے تحفظ کے معنی اور تعریف کے تعلق سے سیکھنا اور مطالعہ کرنا
- غذائی غلوں کی فراہمی اور ان تک رسائی کے متعلق جاننا
- قوت خرید اور زرعی پالیسی کو سمجھنا
- غربت کی کثیر ابعادی نوعیت کے بارے میں جاننا۔
- ٹمل ناڈو میں تغذیہ، صحت کی حیثیت اور پالیسیوں کے بارے میں مطالعہ کرنا

K1Q7V

تمہید

غذا کی تعریف اس طرح کی جاتی ہے کہ وہ ایک ایسی شئے ہے جسے لوگ زندگی برقرار رکھنے اور نشوونما کے لئے کھاتے اور پیتے ہیں۔ غذا کا تحفظ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ایک شخص کی بقدر ضرورت کھانے، پینے، متحرک رہنے اور صحت مند زندگی کے باقی رکھنے کی کتنی صلاحیت ہے۔

3.1 غذا کا تحفظ : Food Security

اقوام متحدہ کا غذائی اور زرعی ادارہ غذا کے تحفظ کی تعریف اس طرح کرتا ہے۔

''غذا کا تحفظ اس وقت سمجھا جائے گا جب تمام لوگ ہر وقت کافی مقدار میں محفوظ اور مقوی غذا اپنی ضروری خوراک کے بقدر ایک متحرک اور صحت مند زندگی گزارنے کے لئے طبعی، سماجی اور اقتصادی رسائی حاصل کرلیں'' (FAO , 2009)

اس جامع تعریف سے غذا کا مقوی ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے کئی لحاظ سے غذائی تحفظ کا حصول ضروری ہے۔ بقول مشہور زرعی سائنس دان M.S سوامی ناتھن کے تحت غذائی تحفظ یہ ہے۔

'' متوازن غذا''، محفوظ پینے کا پانی، ماحولیاتی حفظان صحت، بنیادی صحت کی حفاظت اور ابتدائی تعلیم کے لئے طبعی، اقتصادی اور سماجی رسائی چاہئے۔

غذا اور خوراک کی حفاظت کے بنیادی اجزاء

اس اصطلاح کو وسیع کر کے غذا اور خوراک کی حفاظت کے تین بنیادی اجزاء کو شامل کیا گیا ہے اور وہ یہ ہیں۔ فراہمی، رسائی اور جذب کرنے کا عمل۔

1۔ **غذا کی فراہمی :** مطلوبہ مقدار میں یہ غذائی اسٹاک کی طبعی فراہمی کرتی ہے جو کہ گھریلو پیداوار کا ایک عمل ہے جو ذخیرہ اندوزی اور درآمدات میں تبدیل ہوتا ہے۔

2۔ **غذا تک رسائی :** یہ ابتدائی طور پر قوت خرید کا ایک معاملہ ہے اس لئے اس کا قابلیتوں اور روزگاری کے مواقع کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ قابلیت اور مواقع دوسری طرف ایک ایک شخص کی پونجی اور تعلیم سے تعلق رکھتے ہیں۔

3۔ **غذا کے جذب کرنے کا عمل :** یہ ایک ایسی صلاحیت ہے جو محفوظ کردہ غذا کا حیاتیاتی استعمال کراتی ہے۔

10th ss eco 3. food security
Monday, June 01, 2020 8:02:35 AM

3.2 غذائی اناج کی فراہمی اور رسائی

لہذا ایک ملک میں لوگوں کے لئے غذائی تحفظ صرف حاصل ہونے والے غذا کی مقدار پر منحصر نہیں ہے بلکہ اس کا انحصار لوگوں کی قوت خرید، غذا تک رسائی اور مناسب صحت مندانہ ماحول میں اس کے حصول پر بھی ہے۔ بالکل جیسے دوسرے ترقی کے مسائل ہیں اسی طرح لوگوں کا غذائی تحفظ بھی ملک کے مجموعی ترقی کے عمل سے تعلق رکھتا ہے۔



اناج

زراعت پر ابتدائی طور سے اہمیت دینے کے بعد صنعت کاری کو ترجیح دی گئی ہے۔ ہندوستان میں بار بار کی خشک سالیوں کے تجربات کے بعد ملک کو غذائی اناجوں کے درآمدات پر منحصر کرتا ہے لیکن غیر ملکی تبادلہ کی موجودگی، کھلے مارکیٹ کی خریداری اور غلوں کے درآمدات کی اجازت نہیں دیتی ہے۔ ہندوستان کو امیر ملکوں سے رعایتی داموں میں اشیاء کے ردوبدل کے ذریعہ غذائی غلوں کو حاصل کرنا پڑتا ہے۔ امریکہ نے اپنے پبلک لا 480 (PL 480) اسکیم کے ذریعہ 1960 کے شروع میں اپنی امداد بڑھائی۔

ایک ایسا ملک جہاں آبادی بہت زیادہ ہو اور وہاں بھوک کا دور دورہ ہو، وہ ملک مخفی طور سے انقلاب کو محسوس کرتا ہے۔ امریکی انتظامیہ اور انسانی ہمدردی کی تنظیمیں جیسے فورڈ فاونڈیشن نے ایک منصوبہ بنایا جس کے تحت اچھی فصلوں کی اقسام کو متعارف کراتے ہوئے غذائی پیداوار کو بڑھایا گیا جیسے گیہوں اور چاول کی مختلف اقسام پیدا کی گئیں۔ یہ پروگرام ان چند منتخب ضلعوں میں نافذ کیا گیا جہاں آب پاشی کا نظام مضبوط تھا۔ اس کے نتائج اچھے آئے اور وہ پروگرام بہت سارے ضلعوں تک پھیلایا گیا۔

لہذا اس ملک میں سبز انقلاب آیا اور اس سے غذائی اجناس کی پیداوار میں ملک خود کفیل ہوا۔ زیادہ سے زیادہ غذائی اجناس کی پیداوار اس وقت ممکن ہوئی جب کاشت کاری کی زمینوں کو HYV کے ذریعہ بڑھایا گیا اور وہاں چاول اور گیہوں کی پیداوار خوب کی گئی۔ 1950 کے دہے کے ابتداء میں غذائی فصلوں کی زمینیں 98 ملین ہیکٹر سے کچھ زیادہ تھیں۔ ملک صرف 54 ملین ٹن غذائی فصلیں اگاتا تھا۔ اس کے بعد اوسطاً غذائی فصلوں کی پیداوار 547 کلوگرام فی ہیکٹر ہونے لگی۔ غذائی پیداوار میں اضافہ 65 سالوں کی مدت میں دھیرے دھیرے ہونے لگا۔ غذائی فصلوں کی کاشت کاری کو بڑھا کر 122 ملین ہیکٹر کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس علاقہ میں غذائی پیداوار کو پانچ گنا بڑھایا گیا۔

غذائی فصلوں کی پیداوار کو چار گنا آزادی اور موجودہ دور کے درمیان بڑھایا گیا۔

غذائی فصلوں کی پیداوار میں اضافہ HYV پروگرام کے ذریعہ ممکن ہوا۔ جسے Package کے طور پر نافذ کیا گیا۔ چاول اور گیہوں کی مختلف اقسام کے شروع کرنے کے علاوہ کیمیائی کھادوں کی فراہمی کے لئے کسانوں کو امدادی رقمیں بھی دی گئیں۔ کو آپریٹیو بینکوں اور سوسائٹیوں کے ذریعہ کسانوں کو سستے قرضے دئے گئے۔ فصلوں کے لئے موسموں کے شروع میں Minimum Suport Prize(MSP) دینے کے اعلانات کئے گئے اور حکومت نے فصلوں کی کٹائی کی فراہمی فوڈ کارپوریشن آف انڈیا (FCI) کے ذریعہ کی۔ FCI نے بڑے بڑے ذخیرہ اندوزی کے گودام بنائے اور کٹائی کے موسم میں غذائی اناجوں کے Buffer اسٹاک بنائے تاکہ سال بھر اناج تقسیم ہو۔

Food Corporation of India (FCI)

کم سے کم امدادی قیمت Minimum Support Prize

کم سے کم امدادی قیمت ایک ایسی قیمت ہے جسے کسی خاص فصل کے ماہر گروپ کی طرف سے متعین کیا جاتا ہے اور اس فصل کی کاشت کاری میں جس سے مختلف قیمتوں کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ MSP کے اعلان کے بعد ریاست ان مقامات میں فراہمی کے مراکز کھولے گی۔ جہاں وہ فصلیں وسیع پیمانے پر اگائی جاتی ہیں۔ لیکن کسان کھلے بازر میں فروخت کے سلسلے میں اس وقت آزاد ہوں گے۔ جب انہیں فصلوں کی پیداوار کی اچھی قیمت حاصل ہوگی۔ دوسری طرف اگر کھلے مارکیٹ کی قیمت MSP سے کم ہو تو کسان ایک متعین قیمت حاصل کریں گے وہ اپنی پیداوار کو FCI کو فروخت کرتے ہوئے متعین قیمت حاصل کریں گے۔

10th ss eco 3. food security
Monday, June 01, 2020 8:02:36 AM

غذائی اناجوں کی پیداوار میں تیزی سے اضافہ کے ساتھ دودھ کے لئے پائے جانے والے مویشی اور ماہی گیری کے شعبوں میں ٹیکنالوجی کا عمل دخل ہوا۔اس کے نتیجہ میں ملک کے اندر دودھ کی پیداوار میں آٹھ گنا اضافہ ہوا، انڈوں کی پیداوار میں چالیس گنا اور مچھلی کی تجارت میں 13 گنا اضافہ آزادی کے وقت سے لے کر سال 2000 تک ہوا۔لیکن ہندوستان دالوں اور روغنی بیجوں کی پیداوار میں خود کفیل ہونے میں کامیاب نہ ہوسکا۔لہذا ہندوستان لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے درآمدات پر انحصار کرتا ہے۔

عوامی تقسیم کا نظام (Public Distribution system)



عوامی تقسیمی نظام

ٹمل ناڈو ریاست نے ہمہ گیر PDS کو اپنایا ہے جب کہ دوسری ریاستوں میں ہدف کردہ PDS اپنایا گیا ہے۔ ہمہ گیر PDS تمام فیملی راشن کارڈ کے حامل لوگوں کے نام سے ساری چیزیں دیتا ہے۔ ہدف کردہ PDS میں فوائد چند باتوں کو معیار بنا کر چند ہی لوگوں کو پہنچائے جاتے ہیں بقیہ کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ یونین اور صوبائی حکومتیں لوگوں کو PDS کے ذریعہ سے کم قیمتوں پر اناج فراہم کرتی ہیں۔ قیمت کی کمی میں بھی سطح اور مقدار کے لحاظ سے ریاستوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

آخر کار 2013 میں ہندوستانی پارلیمنٹ کی جانب سے نیشنل فوڈ سکیورٹی ایکٹ (NFSA) پاس کردیا گیا۔ NFSA کے ذریعہ سے 50% شہری خانہ داری کرنے والوں اور 75% دیہی لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ان گھرانوں کو ترجیحی گھرانے کہا جاتا ہے جن کی شناخت ایک معیار کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ملک کے ترجیحی گھرانوں کو اب PDS کے ذریعہ غذائی اشیاء حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔ یونین گورنمنٹ چاول فی کلوگرام تین روپے، گیہوں فی کلوگرام دو روپے اور باجرہ فی کلوگرام ایک روپے کے حساب سے NFSA کی زیر نگرانی دیتی ہے۔ ٹمل ناڈو میں مسلسل PDS کا ہمہ گیر نظام چل رہا ہے جس کے تحت کارڈ کے حامل لوگوں کو چاول مفت میں دئے جاتے ہیں

ٹمل ناڈو میں نیشنل فوڈ سیکوریٹی ایکٹ

تین سال تک روکے رکھنے کے بعد یکم نومبر 2016 میں ٹمل ناڈو میں نیشنل فوڈ سیکوریٹی ایکٹ کو نافذ کیا گیا۔

غذا کے تحفظ میں صارف کوآپریٹیوں کا رول

عام آدمیوں کو مناسب قیمتوں میں اچھے معیاری اشیاء کی فراہمی میں کنزیومر کوآپریٹیوس ایک اہم رول ادا کرتے ہیں۔ ہندوستان میں کنزیومر کوآپریٹو سوسائٹیوں کے تین درجاتی شکل پائی جاتی ہے اور وہ پرائمری کنزیومر کوآپریٹیو سوسائٹی سنٹرل کنزیومر کوآپریٹیو اسٹورس اور ریاستی سطح کے کنزیومر فیڈریشن ہیں۔50000 سے زیادہ دیہاتی سطح کی سوسائٹیاں ضروری اشیاء کو دیہی علاقوں میں تقسیم کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔ کنزیومر کوآپریٹیوں کو بہت سے فوائد ملتے ہیں جیسے ہیلتھ کیر، انشورنس، گھر کی فراہمی وغیرہ۔ یہ اسکیم ہندوستان میں غذا کے تحفظات کے سلسلے میں ایک اہم رول ادا کررہی ہے۔ مثال کے طور پر ٹمل ناڈو میں چلنے والی ساری مناسب قیمت کی دکانوں میں تقریباً 94% کو آپریٹیوس چلاتی ہے۔

پرانا اسٹاک Buffer stock



بفر اسٹاک غذائی اناجوں جیسے گیہوں اور چاول کا اسٹاک ہوتا ہے جسے حکومت فوڈ کارپوریشن آف انڈیا (FCI) کے ذریعہ زیادہ مقدار میں فراہم کرتی ہے۔FCI گیہوں اور چاول کو کسانوں سے خریدتی ہے۔ان ریاستوں میں جہاں ان کی پیداوار ضرورت سے زیادہ ہوتی ہے ان کسانوں کو اعلان کردہ قیمت سے پہلے ایک قیمت دے دی جاتی ہے۔اس قیمت کو کم سے کم امدادی قیمت (MSP) کہا جاتا ہے۔ ہر سال فصل اگانے سے پہلے حکومت MSP کا اعلان کرتی ہے تاکہ کسانوں کو اس فصل کے زیادہ اگانے کی ترغیب دی جائے۔خریدی گئی غذائی اناجوں کو اناج کے گوداموں میں محفوظ رکھا جاتا ہے۔

بفر اسٹاک اس لئے رکھا جاتا ہے تاکہ ان غذائی اناجوں کو ان علاقوں میں تقسیم کیا جاسکے۔ جہاں کمی ہوتی ہے اور سماج کے غریب طبقوں تک بازاری قیمت سے کم قیمت میں پہنچایا جائے۔ بازاری قیمت کو ایشو قیمت بھی کہا جاتا ہے اس سے قدرتی آفتوں، یا موسمی تباہیوں کے وقت غذائی قلت کے مسائل بھی حل ہوجاتے ہیں۔

10th ss eco 3. food security
Monday, June 01, 2020 8:02:37 AM

3.3 قوت خرید Purchasing Power

قوت خرید کرنسی کی ایک ایسی قیمت ہے جو اشیاء یا خدمات کی مقدار کو ظاہر کرتی ہے جس سے کہ روپئے کی ایک اکائی خرید سکے۔ قیمتیں بڑھیں گی تو قوت خرید میں کمی آئے گی اور اسی طرح اس کا الٹا ہوگا۔

قوت خرید پر اثر انداز عوامل

1۔ بہت زیادہ آبادی

ہندوستان کی آبادی میں اضافہ کی شرح 1.7 فی 1000 سے زیادہ ہے۔ زیادہ آبادی کے نتیجہ میں مانگ میں ضافہ ہوتا ہے مگر فراہمی مانگ کے مطابق نہیں ہوتی ہے۔ لہذا عام حالات میں ہونے والی قیمت بڑھ کر دگنی ہوجاتی ہے۔ اس سے قوت خرید پر اثر پڑتا ہے۔ خصوصاً دیہی علاقوں میں اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔

2۔ لازمی اشیاء کی بڑھتی ہوئی قیمتیں

اگر چہ کہ ہندوستانی اقتصادیات میں GDP اور نشو ونما کے مواقع میں مستقل اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ لیکن لازمی اشیاء کی قیمتیں بھی مسلسل بڑھتی رہتی ہیں۔ قیمتوں میں مسلسل اضافہ، قوت خرید کو کاٹ دیتا ہے اور اس کے نتیجہ میں غریب لوگ متاثر ہوتے ہیں۔ 16 - 2015 کے دوران غذاؤں کی قیمتوں میں اوسطاً 2% کا اضافہ ہوا تو اس وقت دالوں کی قیمتیں تقریباً 40% بڑھ گئیں۔

3۔ اشیاء کی مانگ

جب اشیاء کی مانگ بڑھ جاتی ہے تو اشیاء کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں قوتِ خرید گھٹ جاتی ہے۔

4۔ اشیاء کی قیمتیں کرنسی کی قدر و قیمت کو متاثر کرتی ہیں

جب قیمتیں بڑھتی ہیں تو قوت خرید گھٹتی ہے اور آخر کار کرنسی کی قیمت میں کمی آتی ہے اور اسی طرح اس کا الٹا بھی ہوتا ہے۔

5۔ اشیاء کی پیداوار اور فراہمی

اشیاء کی پیداوار اور فراہمی میں کمی آتی ہے تو اشیاء کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ اس کے بعد قوت خرید متاثر ہوتی ہے۔

6۔ غربت اور نامساوات

ہندوستانی اقتصادیات میں بہت بڑا فرق پایا جاتا ہے صرف 10% ہندوستانیوں کی آمدنی اور ان کی جائیدادوں کا تناسب برابر بڑھ رہا ہے۔ باقی سماج میں غربت کی سطح بھی اسی تناسب سے بڑھ رہی ہے۔ یعنی امیر کی امیری بڑھ رہی ہے اور غریب کی غربت بڑھ رہی ہے۔ اس طرح قوت خرید غربت اور دولت کی ناہموار تقسیم کی وجہ سے متاثر ہو رہی ہے۔

قوت خرید کی یکسانیت Purchasing Power Parity (PPP)

قوت خرید سے تعلق رکھنے والا ایک تصور قوت خرید کی یکسانیت (PPP) ہے۔ PPP ایک اقتصادی نظریہ ہے جس سے ضرورت کی رقم کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ اس کی مطابقت شئے کی قیمت سے کی جاتی ہے۔ اس میں دو ملکوں کے تبادلہ کی قیمت دی جاتی ہے اس مقصد سے کہ ہر ایک ملک کی قوت خرید کو تبادلہ کے ذریعہ مطابق کیا جاسکے۔

PPP کو ملکوں کی آمدنی کی سطحوں کا موازنہ کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی کے ساتھ دوسرے متعلقہ زندگی کے اخراجات کے سلسلہ میں اقتصادی ڈیٹا یا افراطِ زر اور قلتِ زر کے ممکنہ قیمتوں کے موازنہ کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ حالیہ دور میں PPP کے معاملہ میں ہندوستان دنیا کی تیسری بڑی اقتصادیات بنا ہوا ہے۔ چین سب سے بڑا اقتصادی ملک ہے اور US دوسری پوزیشن میں ہے۔

2019 میں PPP-GDP کی سب سے بڑی اقتصادیات

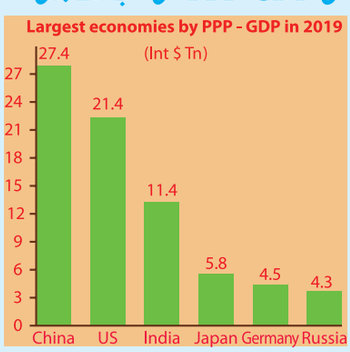

3.4 ہندوستان میں زرعی پالیسی

2018 میں مرکزی حکومت کی طرف سے زرعی اشیاء کے برآمدات کی بنیاد پر نئی زرعی پالیسی کا اعلان کیا گیا۔ اس پالیسی نے واضح کیا کہ حکومت نے برآمدات کی پابندیوں کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور وہ پابندیوں کو ختم کرنے کا فیصلہ اکثر نامیاتی (Organic) اور ترکیب شدہ زرعی پیداوار کے سلسلے میں ہے۔

اصل سبب یہ ہے کہ اس بات کا یقین دلایا جائے کہ نامیاتی یا ترکیب شدہ زرعی پیداوار کسی بھی برآمد کی پابندیوں میں نہیں آتی ہے جیسے اکسپورٹ ڈیوٹی، برآمداتی ممنوعات اور معنیہ مقدار کی پابندیاں۔

کسی بھی ملک کی زرعی پالیسی اکثر حکومت کی طرف سے اس لئے بنائی جاتی ہے کہ زرعی پیداوار کو بڑھایا جائے۔

ذیل میں دئے گئے مقاصد ہندوستان کی زرعی پالیسی کے اہم مقاصد میں سے ہیں۔

10th ss eco 3. food security
Monday, June 01, 2020 8:02:38 AM

1۔ خام اشیاء کی پیداوار کو بڑھانا: ہندوستان کی زرعی پالیسی کا ایک اہم مقصد خام اشیاء کی پیداوار کو بڑھانا جیسے HYV بیج، کھادیں، کیڑے مار دوائیں، آب پاشی کے پراجکٹس وغیرہ

2۔ فی ہیکٹر قیمت میں اضافہ: زرعی پالیسی کا مقصد یہ بھی ہے کہ فی ہیکٹر قیمت میں اضافہ کیا جائے نہ کہ طبعی طور پر کٹاؤ کے محصول کو بڑھایا جائے۔

3۔ غریب کسانوں کے مفادات کا تحفظ: زرعی پالیسی کی تجویز اس لئے بھی ہے کہ غریب کسانوں کے مفادات کا تحفظ کیا جائے اور چھوٹے کسانوں کو درمیانی اخراجات سے بچایا جائے اور یہ مقصد زمینی اصلاحات اور غریب کسانوں کو حکومتی اداروں سے قرضہ دے کر ان کی مدد سے ہوسکتا ہے۔

4۔ زرعی شعبہ کی جدیدکاری: یہاں زرعی پالیسی سے ہونے والے فائدوں میں جدید ٹیکنالوجی کے ذریعہ زرعی شعبہ کو مضبوط کرنا اور سہولتیں پیدا کرنا ہے اور ترقی یافتہ زرعی خام اشیاء جیسے HYV بیج کیمیائی، کھادوں وغیرہ سے زرعی شعبہ کو ترقی یافتہ بنانا ہے۔

5۔ ماحولیاتی پستی: ہندوستان کی زرعی پالیسی نے ایک اور مقصد کو سامنے رکھا ہے وہ یہ کہ ہندوستانی زراعت کے قدرتی بنیاد کے ماحولیاتی پستی کی جانچ کی جائے اور اس کا حل نکالا جائے۔

6۔ بیوروکریسی کی رکاوٹوں کو دور کرنا یا دفتری رکاوٹوں کو دور کرنا

اس پالیسی نے ایک اور مقصد کو پیش نظر رکھا ہے وہ یہ کہ کسانوں کی کو آپریٹیو سوسائٹیوں اور اپنی مدد آپ سے چلنے والے اداروں پر سے دفتری رکاوٹوں کو دور کیا جائے تاکہ وہ سب اپنا کام آزادی کے ساتھ کرسکیں۔

3.5 ہمہ جہت غربت کی نوعیت
Multi dimensional Nature of Poverty

اقوامِ متحدہ کے ترقیاتی پروگرام (UNDP) کی جانب سے ہمہ جہتی غربت کا اشاریہ (MPI) شروع کیا گیا اور آکسفورڈ غریب انسانوں کی ترقی کا آغاز (OPHI) بھی 2010 میں شروع کیا گیا۔ MPI کا بنیادی فلسفہ اور اس کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس کی بنیاد اس نظریہ پر ہے کہ غربت ایک جہت والی نہیں ہوتی ہے بلکہ وہ کثیر جہتوں والی ہوتی ہے۔

ہمہ جہت غربت کئی عوامل سے وقوع پذیر ہوتی ہے جس میں غریب لوگوں کو احساس محرومی جیسے صحت، تعلیم، معیارِ زندگی، آمدنی، بے اختیار ہونا، کام کا معیار اور تشدد کا خوف وغیرہ عوامل ہیں۔

ٹمل ناڈو میں سال 2018 کا ہمہ جہتی غربت کا اشاریہ:

گزشتہ دہائیوں میں ٹمل ناڈو نے غربت کو گھٹانے میں ایک نمایاں ترقی کی ہے۔ ٹمل ناڈو کے ضلعوں کو تین درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(i) زیادہ غربت والے ضلعے (40% سے زیادہ آبادی خط افلاس سے نیچے

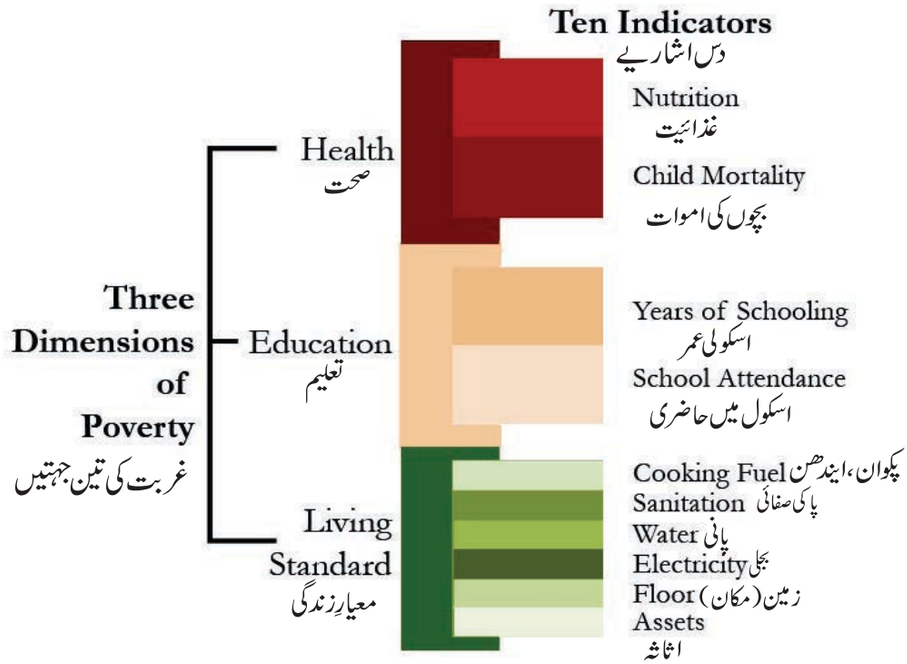

غربت کا ہمہ جہتی اشاریہ – دس اشاریے

10th ss eco 3. food security
Monday, June 01, 2020 8:02:38 AM

زندگی گزرتی ہے)(ii) اوسط غربت والے ضلعے (30% تا 40% غریب)اور (iii) کم غربت والے ضلعے(30%) سے کم غریب

1994 کے بعد ٹملناڈو میں غربت دیہی اور شہری دونوں قسم کے علاقوں میں گھٹ رہی ہے اور پورے ہندوستان کی غربت کے حساب سے ٹمل ناڈو کافی صدکم ہوا ہے۔2005 کے بعد دوسرے صوبوں کی بہ نسبت ٹمل ناڈو میں غربت زیادہ تیزی کے ساتھ کم ہوئی ہے۔ 2014 تا2017 غربت کی تخفیف کے پروگراموں کی ٹمل نادو قیادت کررہا ہے۔ ہندوستانی حکومت بہت سی پالیسیوں اور پروگراموں کا نفاذ غربت کم کرنے کے لئے کررہی ہے۔

اگران پالیسیوں اور پروگراموں پر مسلسل عمل ہوتا رہا تو ہمارے صوبے ٹمل ناڈو سے غربت پورے طور پر ختم ہوجائے گی۔ مستقبل میں پورے ہندوستان میں ٹمل ناڈو ترقیات کے سلسلہ میں ایک نمونہ بن جائے گا۔

اعلیٰ 5 ضلعے	ادنیٰ 5 ضلعے
کانچی پورم	دھرم پوری
چنئی	پرامبلور
کڈلور	راماناداپورم
کوئمبتور	ورودونگر
ناگاپٹنم	اریالور

3.6 غذائیت اور صحت کا حال

غذائیت کا حال

ہم نے پہلے اس بات کونوٹ کیا کہ غذا کے تحفظ میں غذائیت کا تحفظ بھی شامل ہے اگر چہ کہ ہمارا ملک غذا کی پیداوار میں خودکفیل ہوگیا ہے مگر سارے لوگوں کو جو غذا مل رہی ہے وہ غذائیت سے بھرپور نہیں ہے۔

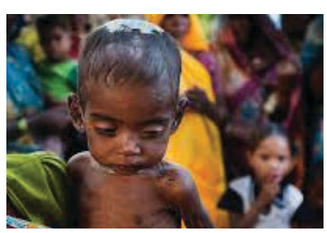

کم وزنی کا شکار بچے

2015-2016 میں 27% دیہاتی عورتیں اور 16% شہری عورتیں (15 تا 49 سال کی عمر میں) کم غذائیت والی غذائیں اور ناقص طاقت والی غذائیں کھارہی ہیں۔اور یہ نیشنل فیملی ہیلتھ سروے کی رپورٹ ہے۔

آدھے سے زیادہ عورتیں تولیدی عمر میں چاہے وہ دیہاتی ہوں یا شہری خون کے سرخ خلیوں کی کمی کا شکار 2015-2016 میں رہی ہیں اسی طرح 60% دیہاتی بچے اور 56% شہری بچے (6 تا 59 ماہ) خون کی کمی میں مبتلا رہے ہیں۔تقریباً 41% دیہاتی بچے اور 31% بچے فطری نشوونما سے محروم تھے۔یعنی وہ اپنی عمر کے لحاظ سے قد میں نہیں بڑھ رہے تھے۔بچوں میں غذائیت کی کمی کا ایک اور اشاریہ ''وزن کی کمی'' بتاتا ہے۔یعنی عمر کے لحاظ سے ان کا وزن برابر نہیں رہا۔ ہندوستان میں 2015-2016 کے سال تقریباً 20% بچے دیہاتی بھی شہری بھی وزن کی کمی کا شکار رہے۔

ٹمل ناڈو میں غذائیت اور صحت کا حال

انسانی صحت اور خوش حالی میں اچھی غذائیت ایک بنیادی رول ادا کرتی ہے۔قومی سطح پر اعلیٰ اقتصادی ترقی کے باوجود انسانی نشوونما میں بہتری کے تعلق سے سست رفتاری پائی جاتی ہے۔ ہندوستانی بچوں کی ایک بڑی تعداد نشوونما سے محروم ہے۔ ہندوستانی بچوں اور عورتوں کی ایک واقعی تعداد وزن کے اعتبار سے کم، خون کی کمی اور غذائیت کے نقص کی شکار ہے۔اس تعلق سے مرکزی اور ریاستی حکومتیں راستے نکال رہی ہیں تاکہ اصلی وسائل و ذرائع کو مختلف صحت اور غذائیت کی اسکیموں اور پروگراموں میں تبدیل کیا جائے۔ جیسے Integrated (ICDS) Child Development Services، طعام نیم روز، تولیدی اور بچوں کی صحت کے پروگرام (RCH) اور قومی دیہی ہیلتھ مشن (NRHM) وغیرہ۔لیکن ان سب کوششوں کا اندازہ اگر کیا جائے تو ضرورت یہ سامنے آتی ہے کہ ملک سے قلت تغذیہ کو ختم کیا جائے۔

ٹمل ناڈو نے اس سلسلے میں آغاز کار کیا ہے اور اس ریاست نے بچوں کی صحت اور غذائیت کے تعلق سے نمایاں کردار ادا کیا ہے یعنی چھ سال سے کم عمر بچوں، حاملہ عورتوں، دودھ پلانے والی عورتوں اور قریب البلوغ عورتوں کی صحت کے تعلق سے اچھا کام کیا ہے۔

ٹمل ناڈو حکومت کا کامیاب بجٹ پورے ملک کے اعتبار سے غذائیت اور صحت کا خرچ زیادہ اٹھاتی ہے۔ ICDS اسکیم اور پرچٹی تلائیور MGR کا دوپہر کے مقوی کھانے کا پروگرام (PTMGRNMP) کے لحاظ سے ٹمل ناڈو ریاست کو پورے ملک میں اعلیٰ مقام حاصل ہے۔

حکومت ٹمل ناڈو کی پالیسی ''ٹمل ناڈو کو ناقص غذائیت سے چھٹکارا دلانا ہے'' رہبری کرتی ہے کہ ریاست کو ایک طویل المیعاد ہمہ طبقاتی

10th ss eco 3. food security
Monday, June 01, 2020 8:02:39 AM

حکمت عملی، ناقص غذائیت کوختم کرنے کے لئے اپنانا ہے۔اور ہدف یہ ہے کہ ہر قسم کی ناقص غذائیت سے انسانوں کو بچانا ہے اور ملک کو ترقی یافتہ ملکوں کی قطار میں لانا ہے۔ٹمل ناڈو میں ICDS کا نفاذ 54439 بچوں کے مراکز کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ان مرکزوں میں 49499 انگن واڈی سنٹر ہیں اور 4940 چھوٹے انگن واڈی سنٹر ہیں۔434 بچوں کے ترقیاتی بلاک ہیں۔ان بلاکوں میں 385 دیہی، 47 شہری اور 2 قبائلی ہیں۔

ان علاقوں میں جہاں تک لوگ نہیں پہنچتے مضبوطی کے ساتھ پہنچ کر ترقی سے دور لوگوں کی ضروریات پوری کرنا اور خدمات کے سلسلہ کو وسیع کرنا یہ ICDS کے کام ہیں۔ICDS اپنی نوعیت کے لحاظ سے دنیا کا ایک بڑا پروگرام بنا ہوا ہے اور بچوں کی ترقی پر پوری توجہ دینے کے سلسلہ میں یہ پروگرام ایک نمونہ ہے۔اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ اس پروگرام کا صحیح فائدہ پہنچے، پروگرام کو عالمگیر بنایا گیا ہے اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والے شراکتی محکموں صحت، تعلیم، پینے کا پانی، حفظانِ صحت وغیرہ کو بھی ترقی دی گئی ہے۔

PTMGRNMP کو ملک میں دوپہر کے کھانے کے انتظام کا ایک بڑا پروگرام مانا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ سے بچوں کے درمیان ناقص غذائیت سے مقابلہ کر کے اسے ختم کرنا، پرائمری اسکولوں میں بچوں کی تعداد بڑھانا اور بچوں کے ترک تعلیم کو کم کرنا یہ سب مقاصد ہیں۔ملک کے اندر دوسری ریاستیں ٹمل ناڈو کی شروع کردہ جدوجہد کو نمونہ بنا کر Noon meal پروگرام کو اپنا رہی ہیں۔



ICDS اسکیم

ٹمل ناڈو میں چلنے والی اہم اسکیمیں:

1۔ ڈاکٹر متولکشمی ریڈی میٹرنٹی بینی فٹ اسکیم کے ماتحت غریب حاملہ عورتوں کو 12000 روپئے کی مالی امداد دی جاتی ہے۔

2۔ وزیر اعلیٰ جامع ہیلتھ انشورنس اسکیم 12-2011 کے سال ریاست میں شروع کی گئی۔اس کا مقصد یہ تھا کہ مفت دواؤں اور علاج معالجہ کے ذریعہ تمام لوگوں کی ہمہ گیر صحت کا بندوبست کیا جائے۔



اسکول کے طلباء میں طبی جانچ

3۔ ٹمل ناڈو ہیلتھ سسٹم پراجکٹ (TNHSP) نے مفت ایمبولنس سروس 108 نمبر کی مہیا کی ہے، جسے 108 ایمرجنسی ایمبولنس سروس کہا جاتا ہے۔

4۔ اسکول ہیلتھ پروگرام خاص طور سے جامع انداز کی صحت کی نگرانی اور علاج معالجہ کی خدمات پر زور دیتا ہے اور ان طبی خدمات سے سرکاری اور امدادی اسکولوں کے سارے طلباء فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

5۔ ریاست میں نیشنل لیپریسی خاتمہ کا پروگرام نافذ کیا گیا ہے۔اس کا مقصد یہ ہے کہ تمام کوڑھ کے مریضوں کی صحیح جانچ ہو اور ان کا مناسب اور باقاعدہ علاج ہو۔

ٹمل ناڈو میں چند غذائیت کے پروگرام

1۔ پرچی تلائیور M.G.R غذائیت کھانے کا پروگرام



2۔ پرائمری تعلیم کے طلباء کے لئے غذائی امداد کا قومی پروگرام

3۔ جنرل ICDS پراجکٹس اور ورلڈ بینک کے تعاون سے انٹگریٹڈ چائیلڈ ڈیولپمنٹ سروس (ICDS)۔

4۔ پردھان منتری گرامودایا یوجنا اسکیم (PMGYS)

5۔ ٹمل ناڈو انٹگریٹڈ نوٹریشن پروگرام:

6۔ طعام نیم روز پروگرام Mid-Day Meal Programme

10th ss eco 3. food security
Monday, June 01, 2020 8:02:40 AM

خلاصہ: Summary

- اس اصطلاح کو وسیع کرتے ہوئے غذا اور غذا کے تحفظ کے تین بنیادی اجزاء کو شامل کرنا ہے اور وہ یہ ہیں فراہمی، رسائی اور جذب کرنے کا عمل
- سبز انقلاب اس ملک میں آیا، جس ملک نے غذائی اناج کی پیداوار کے لئے خود کفیل ہونے کی راہ نکالی۔
- 2013 میں انڈین نیشنل فوڈ سیکورٹی ایکٹ (NFSA) کو پاس کیا گیا۔
- 2018 میں مرکزی حکومت نے برآمداتی زرعی اشیاء کی بنیاد پر نئی زرعی پالیسی کا اعلان کیا۔
- ترقی انسانی وسائل میں صحت کا ایک اہم کردار (رول) ہے۔ بہتر طبی دیکھ بھال کے نتیجہ میں ایک صحت مند آبادی کا تصور ہے۔

فرہنگ الفاظ A-Z

Availability	That which can be used, attainable	فراہمی
Accessibility	Right to enter	رسائی
Affordability	Ability to be afforded	مقدوریت، استطاعت
Sufficient	Enough	کافی
Purchasing power	The financial ability to buy produce	قوتِ خرید
Productivity	Power of producing	پیداوار کی صلاحیت
Degradation	To reduce to a lower rank	رتبہ کم کرنا
Unidimensional	Having one direction	یک رخی
Malnourished	Lack of proper nutrition	غذائیت کی کمی

مشق

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے

1۔ بفر اسٹاک غذائی اناجوں کا اسٹاک ہوتا ہے، خاص کر گیہوں اور چاول جیسے اناج کو حکومت ..... کے ذریعے مہیا کرتی ہے۔

(a) FCI (b) کنزیومر کوآپریٹیوس

(c) ICICI (d) IFCI

2۔ کونسا صحیح ہے؟

(i) HYV۔ اعلیٰ فصل کی قسمیں

(ii) MSP کم سے کم امدادی قیمت

(iii) PDS عوامی تقسیم کا نظام

(iv) FCI فوڈ کارپوریشن آف انڈیا

(a) (i) اور (ii) صحیح ہیں (b) iii اور iv صحیح ہیں

(c) (ii) اور (iii) صحیح ہیں (d) تمام صحیح ہیں

3۔ ..... نے مدد کی توسیع اپنے عوامی قانون دفعہ PL480 کے ذریعہ کی۔

(a) United States of America (b) ہندوستان

(c) سنگاپور (d) UK

4۔ ..... انقلاب جو ہندوستان میں آیا، اس نے غذائی اناجوں کی پیداوار میں ملک کو خود کفیل بننے کے لئے راہ کھولی

(a) نیلا انقلاب (b) سفید انقلاب

(c) سبز انقلاب (d) بھورا انقلاب

10th ss eco 3. food security
Monday, June 01, 2020 8:02:41 AM

5۔ .....ہی ہندوستان کی ایک ایسی ریاست ہے جس نے ہمہ گیر PDS کو اپنایا ہے۔

(a) کیرلا (b) آندھراپردیش
(c) ٹمل ناڈو (d) کرناٹک

6۔ .....ایک ایسا طریقہ کار ہے جو صحت اور نشوونما کے لئے ضروری غذا فراہم کرتا ہے۔

(a) صحت (b) غذائیت
(c) حفظان صحت (d) تحفظ

II۔ خالی جگہ بھرتی کیجئے:

1۔ ..... غذائیت کے نقص کا ایک اہم رفتار نما ہے۔

2۔ ..... کے سال میں ہندوستانی پارلیمنٹ نے نیشنل فوڈ سیکوریٹی ایکٹ کو پاس کیا۔

3۔ عام لوگوں کو معیاری اشیاء مناسب قیمت میں فراہم کرنے میں ..... ایک اہم رول ادا کرتا ہے۔

III۔ جوڑ لگائیے:

1۔ کنزیومر کوآپریٹوس	-	کم کی گئی قیمت
2۔ عوامی تقسیم کا نظام	-	2013
3۔ UNDP	-	کم سے کم غربت کا علاقہ
4۔ نیشنل فوڈ سیکوریٹی ایکٹ	-	معیاری اشیاء کی فراہمی
5۔ کیرلا	-	یونائیٹڈ نیشن ڈیولپمنٹ پروگرام

IV۔ دعوٰی اور سبب:

1۔ دعویٰ (A) قوت خرید جب بڑھتی ہے تو قیمتیں گھٹتی ہیں اور اسی طرح اس کا الٹا ہوتا ہے۔

سبب (R) اشیاء کی پیداوار کم ہوتی ہے تو اشیاء کی قیمتیں بڑھتی ہیں اور اس کے نتیجہ میں قوت خرید متاثر ہوتی ہے۔

(a) A صحیح ہے، R غلط ہے
(b) A اور R دونوں غلط بیان ہیں
(c) A صحیح ہے مگر R صحیح وضاحت نہیں ہے
(d) A صحیح ہے A R , کی صحیح وضاحت ہے۔

V۔ مختصر جوابات لکھئے:

1۔ FAO کے مطابق غذا کے تحفظ کی تعریف کیجئے۔

2۔ غذا اور غذائیت کے تین بنیادی اجزاء کیا ہیں ؟

3۔ سبز انقلاب میں FCI کا رول کیا ہے ؟

4۔ سبز انقلاب کے اثرات کیا ہیں ؟

5۔ ٹمل ناڈو میں چند غذائی پروگراموں کے نام لکھئے۔

VI۔ تفصیلی جوابات لکھئے:

1۔ واضح کیجئے کہ سبز انقلاب کیوں پیدا ہوا ؟

2۔ ''کم سے کم امدادی قیمت''۔ سمجھائیے۔

3۔ عوامی تقسیم کا نظام ۔تفصیل سے واضح کیجئے۔

4۔ کونسے عوامل قوت خرید کو متاثر کرتے ہیں۔انہیں سمجھائیے۔

5۔ ہندوستان کی نئی زرعی پالیسی کے اہم مقاصد پر ایک نوٹ لکھئے۔

VII۔ سرگرمی اور پراجکٹ:

1۔ قریب کے اُڑاور چندئی کو جائیں اور مارکیٹ کے افعال پر معلومات جمع کیجئے۔

2۔ آپ کے مقام سے قریب کسی ہیلتھ سنٹر کے متعلق معلومات جمع کیجئے۔

10th ss eco 3. food security
Monday, June 01, 2020 8:02:41 AM

کتب برائے حوالہ

1. Dr. S. Sankaran, *Indian Economy*, India.
2. Ministry of Agriculture & Farmers Welfare. Annual report 2016–17.
3. Nutrition & Food Security. UN India.
4. *Pratiyogita Darpan*–Indian Economy.
5. Economic Survey 2017–18.
6. *The Gazette of India*–"The National Food Security Act 2013".

انٹرنٹ کے ذرائع

1. www.agricoop.nic.in
2. www.fci.gov.in
3. www.statistics.com



ICT کارنر

غذا کا تحفظ اور تغذیہ

مرحلے :

- براؤزر کھولئے اور دئے گئے URL کو ٹائپ کیجئے۔
- بائیں جانب کے مینو کو کلک کیجئے اور درج ذیل موضوعات پر نظر کیجئے۔ policies on food security،

Procurement data for currentmarketing season, minimum support for food grains

- مثال کے طور پر، minimum support price for paddy پر کلک کیجئے۔ تم ہر سال چاول، گیہوں اور خام اناج کی کم از کم امدادی قیمت کو دیکھ سکتے ہو۔
- اسی طرح تم علاقائی طور پر بھی اس کی فراہمی کو دیکھ سکتے ہو۔

81MFG

10th ss eco 3. food security
Monday, June 01, 2020 8:02:42 AM

اکائی - 4

حکومت اور ٹیکس

Government and Taxes



IBW10

سیکھنے کے مقاصد:

- حکومت کے رول اور ترقیاتی پالیسیوں کو سمجھنا۔
- ٹیکس اور اس کی قسموں کے متعلق معلومات حاصل کرنا۔
- ٹیکس کس طرح وصول کیا جاتا ہے، اس کا مطالعہ۔
- کالا دھن اور ٹیکسوں کے سلسلے میں ٹال مٹول کو پرکھنا۔
- ٹیکس اور دیگر ادائیگیوں کے فرق کو معلوم کرنا۔
- ٹیکسوں اور ان کی ترقیات کو سمجھنا۔

تعارف (Introduction)

حکومت ملک کی اقتصادیات کی ترقی کے لئے ٹیکس وصول کرتی ہے۔ حکومت کی مال گذاری کا انحصار بلا واسطہ اور بالواسطہ ٹیکسوں پر ہے۔ بلاواسطہ ٹیکس لوگوں کی آمدنی پر وصول کیا جاتا ہے اور بالواسطہ ٹیکس اشیاء اور خدمات پر وصول کیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعہ سے حکومت اپنی مالیاتی وسائل کو متحرک کرتی ہے۔

4.1 ترقیاتی پالیسیوں میں حکومت کا رول

1۔ دفاع Defence

یہ ایک اہم حفاظتی شعبہ ہے جس کے ذریعہ ہمارے ملک کی دشمنوں سے حفاظت کی جاتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس کے تین حصے ہیں۔ زمینی (برّی) فوج، بحری فوج اور فضائی فوج۔ اس دفاعی شعبہ کا قیام اور اس کی خبر گیری یونین حکومت کی ذمہ داری ہے۔

2۔ خارجہ پالیسی Foreign Policy

آج کی دنیا میں ضروری ہے کہ ہم دنیا کے سارے ملکوں سے دوستانہ تعلقات قائم رکھیں۔ ہندوستان ہمیشہ سے دنیا کا امن چاہنے والا ملک ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ برآمدات، درآمدات اور سرمایہ کاری کے ذریعہ قلبی اور اقتصادی تعلقات برقرار رکھیں۔ اس خارجہ پالیسی کو بھی یونین حکومت اپناتی ہے۔

3۔ میعادی انتخابات کا انعقاد Conduct of periodic Elections

ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے۔ ہم اپنے نمائندوں کا انتخاب پارلیمنٹ اور اسمبلیوں کے لئے کرتے ہیں۔ یونین حکومت قوانین اور انتظامیہ بناتی ہے اور ان دو قانون ساز اداروں (پارلیمنٹ اور اسمبلی) کے لئے انتخابات کا انعقاد کرتی ہے۔ اسی طرح ریاستی حکومتوں کے اندر مقامی حکومتوں کے لئے انتخابات منعقد کرتی ہے۔

4۔ قاعدہ اور قانون Law and Order

یونین اور ریاستی دونوں قسم کی حکومتیں بہت سے قوانین وضع کرتی ہیں تاکہ ہمارے حقوق، جائیداد کی حفاظت ہو اور ہماری اقتصادیات اور سماج کا انتظام کر سکے۔ تنازعات اور جھگڑوں کا حل نکالنے کے لئے یونین حکومت کے پاس شفاف عدلیہ کا نظام موجود ہے جس میں قومی سطح پر، ریاستی سطح اور مقامی سطح پر عدالتیں بنائی گئی ہیں اور ریاستی حکومتیں اپنی اپنی ریاستوں میں پولیس کے نظام کو برقرار رکھنے کی ذمہ دار ہیں۔

5۔ عوامی انتظامیہ اور عوام کو اشیاء کی فراہمی:

حکومت عموماً مختلف محکموں جیسے مال گذاری کا محکمہ، اسکول، ہسپتال، دیہی ترقی اور شہری ترقی کے ذریعہ اقتصادیات اور سماج کا انتظام کرتی ہے۔ یونین اور ریاستی حکومتوں کے تمام محکموں کی فہرست عوامی عمل داری Public Domain میں موجود ہے۔ مقامی حکومتیں عوامی ضروریات جیسے مقامی سڑکیں، نکاسی کا نظام، پینے کے پانی اور فضول اشیاء کو ٹھکانے لگانے کا بندوبست وغیرہ فراہم کرتی ہے۔

10th ss eco 4. govt and taxes
Monday, June 01, 2020 9:17:48 AM

6۔ آمدنی کی دوبارہ تقسیم اور غربت میں تخفیف کرنا:

حکومت مختلف ٹیکس وصول کرتی ہے تا کہ اس سے مختلف ضروریات پوری کی جاسکیں۔ٹیکسوں کو اس طرح وصول کیا جاتا ہے کہ زیادہ آمدنی والے لوگ حکومت کو زیادہ ٹیکس ادا کریں اور غریب کم ادا کریں۔ حکومت ان پیسوں کو اس طرح خرچ کرتی ہے کہ غریبوں کو ان کی ضروریات زندگی مہیا کی جاسکیں، جیسے غذا، مکان، لباس، تعلیم، صحت اور ماہانہ آمدنی کا انتظام (وظیفے)۔لہذا ٹیکسوں کی وصولی اور انہیں غریبوں پر خرچ کرنا یہ آمدنی کی دوبارہ تقسیم ہے اور غربت کو کم کرنے کے اقدامات میں سے ہے۔

7۔اقتصادیات کو باقاعدہ بنانا Regulate the economy

یونین حکومت ریزرو بینک آف انڈیا کے ذریعہ سے پیسوں کی فراہمی پر اپنا کنٹرول رکھتی ہے اور سود کی شرح، افراطِ زر اور غیر ملکی زرِمبادلہ وغیرہ پر بھی اپنا کنٹرول برقرار رکھتی ہے۔اس کا اہم مقصد ان شرحوں کے درمیان بہت زیادہ اتار چڑھاؤ کو ختم کرنا ہوتا ہے۔یونین حکومت دوسری بہت ساری ایجنسیوں جیسے سکیوریٹیس ایکس چینج بورڈ آف انڈیا اور کامپٹیشن کمیشن آف انڈیا کے ذریعہ اپنا قابو اقتصادیات پر رکھتی ہے۔ ہندوستان کی ساری حکومتیں پبلک سکٹر انٹر پرائزز چلاتی ہیں تا کہ اس سے ضروری اشیاء اور خدمات عوام کو مناسب قیمت میں فراہم کرسکیں۔

4.2 ٹیکس (Tax)



لفظ ''ٹیکس''، ٹیکسیشن سے نکلا ہے جس کے معنی اندازہ کرنے کے ہیں۔

ٹیکسیشن ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے حکومتیں اپنے اخراجات کو شہریوں اور کارپوریٹ کے افراد پر لگان (محصول) عائد کرکے پورا کرتی ہیں۔ٹیکس وصول کرنے کا اہم مقصد حکومت کی مشنری کو چلانے کے لئے فنڈس کی فراہمی ہے۔ٹیکس کو ویلفیر اسٹیٹ کے نئے تصور کی وجہ سے نمایاں مقام حاصل ہوا ہے۔نئی حکومتیں اپنے آپ کو صرف قاعدہ اور قانون کی حد ہی میں نہیں رکھتی ہیں۔ حالیہ سالوں میں عوامی مالیات (ٹیکس) میں بے حد اضافہ ہوا ہے۔

ٹیکس حکومت کو لازمی ادا کرنا ہوتا ہے اس بات کی توقع کے بغیر کہ حکومت ٹیکس ادا کرنے والے کو اس کا معاوضہ براہِ راست لوٹائے گی یا اسے کوئی نفع حاصل ہوگا۔پروفیسر سلیگ مین نے بھی اس بات کی وضاحت کی ہے کہ ٹیکس ایک لازمی مالی حصہ ہے جس کی ادائیگی ہر فرد کی طرف سے حکومت کے حق میں ہوتی ہے تا کہ عوام کے فائدہ کے لئے خرچ اٹھایا جائے نہ کہ خاص خاص لوگوں کے فائدہ کو پیش نظر رکھا جائے۔

ٹیکس کا نظام

ہر قسم کے ٹیکس میں کچھ فوائد ہیں اور ساتھ ہی کچھ نقصانات بھی ہیں۔لہذا ہمارا ٹیکس کا ایک نظام ہے، یعنی مختلف قسم کے ٹیکسوں کا اکٹھا کرنا۔آدم اسمتھ سے لے کر بہت سارے ماہرین اقتصادیات نے ٹیکسیشن کے قوانین کی فہرست دی ہے۔ان میں سے جو مشترک اور عام ہیں ان کو دہرا کر تبادلۂ خیال کرنا ضروری ہے۔

1۔ عدل وانصاف کا آئین Canon of equity : چونکہ ٹیکس کی ادائیگی ایک لازمی شئے ہے۔سارے ماہرین اقتصادیات اس بات پر متفق ہیں کہ ٹیکس کے نظام کو بنانے کا بنیادی اصول عدل وانصاف ہے اور یہ اصول کہتا ہے کہ مالدار آدمی، حکومت کو غریب سے زیادہ ٹیکس ادا کرے اس لئے کہ مالدار کے پاس ٹیکس ادا کرنے کی طاقت غریب سے زیادہ ہوتی ہے۔

2۔ یقینی آئین Canon of certainty: حکومت کو چاہئے کہ وہ ٹیکس کے نظام کا پیشگی اعلان کرے تا کہ ہر ایک ٹیکس ادا کرنے والا اپنی مالیت کا حساب کرکے دیکھ سکے کہ اسے حکومت کو سالانہ ٹیکس کی رقم کتنی ادا کرنا ہے۔

3۔ اقتصادیات اور راحت رسانی کا آئین Canons of economy and convenience: اگر ٹیکس سادہ ہو تو ٹیکس کی وصولی کا خرچ بھی کم آتا ہے Taxpayer cost + tax collector cost۔ آگے ٹیکس اس شخص سے اس وقت وصول کیا جائے جب اسے زائد رقم ٹیکس کی ادائیگی کے لئے حاصل ہو، اسے راحت رسانی کا آئین کہا جاتا ہے۔راحت رساں ٹیکس، ٹیکس کی وصولی کے خرچ کو کم کرتا ہے۔

4۔ پیداوار اور لچک داری کے آئین Canons of Productivity and Elasticity : حکومت کو چاہئے کہ وہ ان ٹیکسوں کا انتخاب کرے جس سے کہ کافی مقدار میں اسے مالگذاری کا فائدہ ہو۔دوسرے لفظوں میں وہ ایسے چند ٹیکسوں کا انتخاب کرے جو زیادہ سے زیادہ مالگذاری کو راغب کرسکے۔اس کے بجائے کہ زیادہ ٹیکسوں کی وصولی کرے اور ہر ایک ٹیکس سے کم مالگذاری حاصل ہو۔یہ پیداوار کا آئین کہلاتا ہے۔لوگ اپنی آمدنیوں سے ٹیکس ادا کرتے ہیں۔لہذا ٹیکس کے نظام کو اس انداز سے بنانا چاہئے کہ لوگ خود بخود زیادہ ٹیکس کے ذریعہ سے مال گذاری ادا کرسکیں اس وقت جب کہ ان کی آمدنی میں اضافہ ہو۔اسے لچک داری کا آئین کہا جاتا ہے۔

10th ss eco 4. govt and taxes
Monday, June 01, 2020 9:17:49 AM

ٹیکس کیوں ادا کرنا چاہئے؟ (Why Taxes)

ٹیکسوں کی ادائیگی کا مقصد مال گذاری کو بڑھانا ہے تا کہ اس سے حکومت چلائی جاسکے یا تا کہ لوگوں کی مانگ کو پوری کرنے کے لئے پیسوں کو متبادل کے طور پر استعمال کیا جائے۔ حکومتوں اور ان کے متبادل کارکنوں نے پوری انسانی تاریخ میں ٹیکسوں کو وصول کر کے اپنے کاموں کو پورا کیا ہے اور حکومت چلائی ہے۔ ان میں سے ذیل کی چند چیزیں یہ ہیں۔ اقتصادی بنیادی ڈھانچہ (نقل وحمل، حفظانِ صحت، عوامی تحفظ، تعلیم، صحت کی دیکھ بھال کا انتظام وغیرہ) فوج، سائنٹفک ریسرچ، کلچر اور آرٹ، پبلک ورک اور پبلک انشورنس اور خود حکومت چلانا وغیرہ۔ حکومت کا ٹیکسوں کو بڑھانے کی صلاحیت اس کی مالی گنجائش (Fiscal capacity) کہلاتی ہے۔

جب اخراجات ٹیکس کی مالگذاری سے بڑھ جائیں تو حکومت قرض دیتی ہے۔ ٹیکسوں کا ایک حصہ پرانے قرضوں کی سروس کے لئے استعمال کرلیا جاتا ہے، حکومتیں ٹیکسوں کو فلاحی اور عوامی خدمات کے لئے بھی استعمال کرتی ہیں۔ ان عوامی خدمات میں تعلیم کا نظام، عمر رسیدہ لوگوں کے لئے پنشن، بے روزگاری کے منافع اور عوامی نقل وحمل بھی شامل ہیں۔ توانائی، پانی اور فضول اشیاء کو ٹھکانے لگانے کا نظام بھی عوامی استعمالات میں شامل ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

ہندوستان میں مانوسمتری اور ارتھ شاستر کے زمانے سے ٹیکسوں کی وصولیابی کا ثبوت ملتا ہے۔ ہندوستان کا موجودہ ٹیکس کا نظام اس قدیم ٹیکس کے نظام کی بنیاد پر قائم ہے۔

4.3 ٹیکسوں کی اقسام Types of Taxes

بلا واسطہ ٹیکس

ایک ایسا ٹیکس جو کسی فرد یا تنظیم پر عائد کیا جائے جس کی ادائیگی براہِ راست ہوتی ہو، اسے بلا واسطہ ٹیکس کہتے ہیں۔ بلا واسطہ ٹیکس کا بوجھ دوسروں پر نہیں ڈال سکتے ہیں۔ J.S مِل نے بلا واسطہ ٹیکس کی اس طرح تعریف کی ہے۔ ''ایک ایسا ٹیکس ہے'' جس کا مطالبہ بہت سارے لوگوں سے کیا جاتا ہے، وہ لوگ جس کی ادائیگی کا ارادہ رکھتے ہوں یا ادا کرنا چاہتے ہوں۔ چند بلا واسطہ ٹیکس یہ ہیں۔ آمدنی کا ٹیکس، جائیداد کا ٹیکس اور کارپوریشن ٹیکس۔

کیا تم جانتے ہو؟

1857 میں غدر کے بعد حکومت کو ہونے والے نقصانات کی تلافی کے لئے ہندوستان میں آمدنی کے ٹیکس کو پہلی مرتبہ 1860 میں سر جیمس وِلسن نے تعارف کیا تھا۔

آمدنی پر ٹیکس Income Tax

ہندوستان میں آمدنی پر ٹیکس بہت ہی عام اور اہم ٹیکس ہے جسے افراد سے وصول کیا جاتا ہے۔ یہ ہر شخص پر اس کی آمدنی کی بنیاد پر براہِ راست عائد کیا جاتا ہے۔ اس ٹیکس کی شرح ہر شخص کی آمدنی کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔

طلباء سے کہا جائے کہ وہ کسی انکم ٹیکس ویب سائٹ کو تلاش کریں اور معلوم کریں کہ موجودہ سال کے انکم ٹیکس کی حد کیا ہے۔

کارپوریٹ ٹیکس Corporate Tax

یہ ٹیکس ان کمپنیوں سے وصول کیا جاتا ہے جن کا وجود اپنے شیئر ہولڈروں سے علاحدہ ہوتا ہے۔ یہ ٹیکس رائلٹی (ایجاد کے معاوضہ) پر عائد کیا جاتا ہے۔ سرمایہ اور اثاثہ کے فروخت سے جو نفع حاصل ہوتا ہے اس پر بھی اور ٹیکنیکی خدمات پر بھی یہ ٹیکس عائد کیا جاتا ہے۔

غیر ملکی کمپنیوں پر ان کی آمدنی کے لحاظ سے بھی ٹیکس لگایا جاتا ہے اور ان کمپنیوں پر بھی جو ہندوستان میں ترقی کر کے ابھرتی ہیں۔

آمدنی	ہندوستانی کمپنیوں کے لئے	غیر ملکی کمپنیوں کے لئے
50 کروڑ روپیوں سے کم	25%	40%
50 کروڑ روپیوں سے زیادہ	30%	40%

جائیداد کا ٹیکس Wealth Tax

جائیداد کی ملکیت سے حاصل ہونے والے نفع پر جائیداد کا ٹیکس لگایا جاتا ہے۔ ہر سال موجودہ مارکیٹ قیمت کے حساب سے اس جائیداد پر ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ اور یہ ٹیکس افراد سے بھی اور کمپنیوں سے بھی وصول کیا جاتا ہے۔

ہندوستان میں حکومت کے تینوں درجوں کی جانب سے ٹیکس وصول کئے جاتے ہیں۔ چند ٹیکس ایسے ہیں جو آسانی کے ساتھ یونین کی حکومت کی طرف سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ہندوستان میں تقریباً سارے بلا واسطہ ٹیکس یونین حکومت کی طرف سے وصول کئے جاتے ہیں۔ اشیاء اور خدمات پر ٹیکس یونین اور ریاستی دونوں حکومتیں وصول کرتی ہیں۔ جائیدادوں پر ٹیکسوں کی وصولی مقامی حکومتوں کی طرف سے ہوتی ہے۔

ہندوستان میں بلا واسطہ ٹیکسوں بہ نسبت بالواسطہ ٹیکسوں سے مالگذاری زیادہ حاصل ہوتی ہے۔ ہندوستان میں اہم بالواسطہ ٹیکس دو ہیں۔ کسٹم ڈیوٹی اور GST ہے۔

10th ss eco 4. govt and taxes
Monday, June 01, 2020 9:17:50 AM

بالواسطہ ٹیکس Indirect Taxes

اگر ٹیکس کا بوجھ دوسروں پر ڈال دیا جائے تو وہی بالواسطہ ٹیکس ہے۔ اس کا اثر ایک شخص پر ہوتا ہے جب کہ دوسرے پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ لہٰذا بالواسطہ ٹیکسوں کے معاملہ میں ٹیکس ادا کرنے والا اپنا ٹیکس ہی ادا نہیں کرتا ہے۔ چند بالواسطہ ٹیکس یہ ہیں۔ اسٹامپ ڈیوٹی، تفریحی ٹیکس، محصول ڈیوٹی اور اشیاء اور سروس ٹیکس (GST)

اسٹامپ ڈیوٹی (Stamp duty)

اسٹامپ ڈیوٹی ایک ایسا ٹیکس ہے جس کی ادائیگی دستاویزات جیسے شادی کے رجسٹریشن یا جائیداد اور ٹھیکے کے معاہدوں کے لئے استعمال ہونے والی دستاویزات پر ہوتی ہے۔

تفریحی ٹیکس Entertainment Tax

تفریحی ٹیکس ایک ایسا ڈیوٹی ٹیکس ہے جو حکومت کی طرف سے تفریحی اشیاء کے مہیا کرنے پر وصول کیا جاتا ہے۔ یہ ٹیکس فلموں کے ٹکٹ، تفریحی پارکوں کے ٹکٹ، نمائشوں اور اسپورٹس دکھانے کے ٹکٹ کے ذریعہ وصول کیا جاتا ہے۔

محصول ڈیوٹی Excise duty

محصول ڈیوٹی ایک ایسا ٹیکس ہے جو مصنوعات تیار کر کے باہر نکلتے وقت پر وصول کیا جاتا ہے۔ فروخت پر اتنا جتنا کہ فیکٹری سے باہر نکالے جانے پر۔ محصول ڈیوٹی، فروخت ٹیکس جیسے بالواسطہ ٹیکس پر مزید عائد کیا جاتا ہے۔

اشیاء اور خدمات پر ٹیکس (GST)

اشیاء اور خدمات پر ٹیکس GST ایک بالواسطہ ٹیکس ہے۔ GST کا قانون 29 / مارچ 2017 میں پارلیمنٹ میں پاس کیا گیا ہے اور یہ ایکٹ یکم جولائی 2017 سے عمل پذیر ہے۔ اس کے بارے میں کہاوت کہی گئی۔ ''ایک ملک، ایک مارکیٹ، ایک ٹیکس''۔

کیا تم جانتے ہو؟

فرانس پہلا ملک تھا جہاں 1954 میں GST عائد ہوا۔

4.4 ٹیکسوں کو کیسے عائد کیا جاتا ہے؟

حکومت ٹیکس رفتہ رفتہ بتدریج، تناسب کے ساتھ اور مراجعت کرتے ہوئے عائد کرتی ہے۔

تدریجی ٹیکس Progressive Tax

تدریجی ٹیکس کی شرح ایک ایسی شرح ہے جس میں جیسے جیسے ٹیکس کی بنیاد بڑھتی ہے۔ اسی کے ساتھ ٹیکس کی شرح بھی بڑھتی جاتی ہے۔ تدریجی ٹیکس کے معاملہ میں مضروب (آمدنی) بڑھتی ہے۔ جب آمدنی بڑھتی ہے تو ٹیکس کی شرح بھی بڑھ جاتی ہے۔

مثال:

ٹیکس کی بنیاد	ٹیکس کی شرح	ٹیکس کی رقم
10,000 روپئے	10%	1,000 روپئے
20,000 روپئے	15%	3,000 روپئے
30,000 روپئے	25%	7,500 روپئے

متناسب ٹیکس Proportionate Tax

اشیاء اور خدمات پر متعین تناسب پر جو ٹیکس لیا جاتا ہے اسے متناسب ٹیکس کہا جاتا ہے۔ سارے ٹیکس ادا کرنے والے اپنی آمدنیوں سے یکساں تناسب کے ساتھ ٹیکس ادا کرتے ہیں۔

مثال

ٹیکس کی بنیاد	ٹیکس کی شرح	ٹیکس کی رقم
10,000 روپئے	10%	1,000 روپئے
20,000 روپئے	10%	2,000 روپئے
30,000 روپئے	10%	3,000 روپئے

اشیاء اور خدمات کا ٹیکس (GST) کی شکل :

VAT / ٹیکس برائے فروخت، خریداری کا ٹیکس، تفریحی ٹیکس، لکژری ٹیکس، لاٹری ٹیکس اور ریاستی سرچارج (زائد رقم کی وصولی) اور خراج۔

مرکزی اشیاء اور خدمات کا ٹیکس (CGST): اندرون ریاست

مرکزی ایکسائز ڈیوٹی، سروس ٹیکس، ہم وزن ڈیوٹی، کسٹم کی زائد ڈیوٹی، سرچارج تعلیم اور سکنڈری / ہائر سکنڈری کا خراج۔

انٹگریٹڈ اشیاء اور خدمات کا ٹیکس IGST: بیرون ریاست: GST کی چار بڑی شرحیں ہیں: 5%، 12%، 18% اور 28% ہیں۔ تقریباً تمام ضروریات زندگی جیسے ترکاریاں اور غذائی اناج اس ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔

10th ss eco 4. govt and taxes
Monday, June 01, 2020 9:17:51 AM

مراجعتی ٹیکس Regressive Taxes

اس سے مراد کم آمدنی والوں پر ٹیکس کی شرح زیادہ بہ نسبت زیادہ آمدنی والوں کے ہوتی ہے۔ یہ بالکل تدریجی ٹیکس کے خلاف ہے۔

تدریجی ٹیکس	آمدنی کا بڑھنا	ٹیکس کا بھی بڑھنا	مثال: آمدنی کا ٹیکس
متناسب ٹیکس	آمدنی کا بڑھنا	ٹیکس کا گھٹنا	مثال: کارپوریٹ ٹیکس
مراجعتی ٹیکس	آمدنی کی تبدیلی	ہمیشہ یکساں ٹیکس	مثال: ٹیکس برائے فروخت

4.5 کالا دھن : Black Money

کالا دھن

کالا دھن، کالے بازار سے کمایا جاتا ہے، جہاں آمدنی چھپائی جاتی ہے اور ٹیکس ادا نہیں کیا جاتا ہے۔ وہ روپیہ پیسہ جو شمار میں نہیں لایا جاتا ہے اور ٹیکس کے ڈپارٹمنٹ سے چھپایا جاتا ہے اسے کالا دھن کہا جاتا ہے۔

کالا دھن کے اسباب:

کالا دھن کے بہت سے ذرائع ہیں۔ ان کو ان اسباب کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔

1۔ اشیاء کی کمی

2۔ کارروائی کو لائسنس دینا

3۔ صنعتی سکٹر کی حصہ داری

4۔ اسمگلنگ: (محصول چوری)

5۔ ٹیکس کی بناوٹ

4.6 ٹیکس سے بچنے کا عمل Tax Evasion

ٹیکس سے بچنے کا عمل چاہے انفرادی لوگوں کی طرف سے ہو یا کارپوریشن اور ٹرسٹ کی جانب سے ہو، ایک غیر قانونی عمل ہے۔

- اندرون اطلاع آمدنی۔
- افراط زر کی کٹائی یا اخراجات۔
- خفیہ رقم۔
- ساحل پار (غیر ملکی) کے اکاؤنٹ کا خفیہ سود

ٹیکس کی ادائیگی نہ کرنے پر جرمانے:

1۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ٹیکس سے بچتا ہے تو اسے سخت سزا کا سامنا کرنا ہوگا۔ اس کے جرمانے میں قید پانچ سال کی اور بڑی رقم کی ادائیگی ہوگی۔

2۔ جواب دہ شخص کو چالان کے ادا کرنے کا بھی حکم دیا جائے گا۔

3۔ ٹیکس میں چوری کا جرمانہ، جرم کی سنگینی کے لحاظ سے سخت ہوگا۔

4.7 ٹیکس اور ترقی

اقتصادیات کو ترقی دینے میں ٹیکس کا رول یہ ہے۔

1۔ ذرائع (وسائل) کی منتقلی : ٹیکس حکومت کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ مال گذاری کی اصلی رقم کو منتقل کردے۔ بلاواسطہ ٹیکس جیسے شخصی انکم ٹیکس اور کارپوریٹ ٹیکس اور بالواسطہ ٹیکس جیسے کسٹم ڈیوٹی، ایکسائز ڈیوٹی وغیرہ عائد کرکے ٹیکس کی مالگذاری کو تیار کیا جاتا ہے۔

2۔ آمدنی کی یکسانیت میں کمی: ٹیکس انصاف کے اصول کے تابع ہے۔ بلاواسطہ ٹیکس اپنی نوعیت میں تدریجی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ چند بالواسطہ ٹیکس جیسے لگژری اشیاء پر ٹیکس بھی اپنی نوعیت میں تدریجی ہوتا ہے

3۔ سوشیل ویلفیر: ٹیکس سوشیل ویلفیر بناتا ہے۔ چند ناپسندیدہ اشیاء جیسے الکحولی اشیاء، پر بڑے بڑے ٹیکسوں کی وجہ سے سوشیل ویلفیر بنتا ہے

4۔ غیر ملکی تبادلہ: ٹیکس برآمدات کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ درآمدات سے روکتا ہے۔ عموماً ترقی پذیر ممالک اور یہاں تک کہ ترقی یافتہ ممالک بھی برآمداتی اشیاء پر ٹیکس عائد نہیں کرتے۔

5۔ علاقائی ترقی: علاقائی ترقی میں ٹیکس ایک اہم رول ادا کرتا ہے۔ ٹیکس پسماندہ علاقوں میں کارخانے قائم کرنے پر ابھارتا ہے تاکہ ٹیکس سے بچا جائے اور راحت حاصل کی جاسکے اور تجارتی فرموں کو اس بات پر مائل کرتا ہے کہ وہ اپنے کارخانوں کو اس طرح کے پس ماندہ علاقوں میں قائم کریں۔

6۔ افراطِ زر پر کنٹرول: ٹیکس کو افراطِ زر کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک آلہ کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ٹیکس کے ذریعہ حکومت اجناس پر ٹیکسوں کو کم کرکے افراط زر پر کنٹرول کرسکتی ہے۔

10th ss eco 4. govt and taxes
Monday, June 01, 2020 9:17:51 AM

ٹیکس اور دیگر ادائیگیوں میں فرق

ٹیکس	ادائیگیاں
حکومت سے کسی بھی طرح کا براہِ راست فائدہ اٹھائے بغیر ٹیکس ادا کرنا ضروری ہے۔	کسی خدمت کے حاصل کرنے کے لئے دی جانے والی فیس۔
اگر حکومت کے اخراجات، اس کی آمدنی سے بڑھ جائیں تب محصول ٹیکس بن جاتا ہے۔	جب کہ فیس، کسی خدمت حاصل کرنے کے لئے ادائیگی ہے۔ اس کا ابتدائی مقصد عوام کی فلاح و بہبودی ہو۔
ٹیکس ایک لازمی ادائیگی ہے۔	فیس ایک اختیاری ادائیگی ہے۔
اگر ٹیکس کسی فرد پر عائد ہوتا ہے تو، اسے وہ ضرور ادا کرنا ہوگا ورنہ اسے سزا دی جاسکتی ہے۔	اگر کسی کو خدمت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہوتو اسے فیس ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔
ایسی صورت حال میں ٹیکس ادا کرنے والا، بغیر کسی براہِ راست فائدے کے ضرور ادا کرنا پڑے گا۔ مثال: آمدنی کا ٹیکس، تحفہ کا ٹیکس، جائیداد کا ٹیکس، VAT وغیرہ	فیس ادا کرنے والا براہِ راست اس کا فائدہ اٹھاتا ہے۔ مثال: اسٹامپ فیس، ڈرائیونگ لائسنس فیس، گورنمنٹ رجسٹریشن فیس

خلاصہ

- بلاواسطہ ٹیکس ایک ایسا ٹیکس ہے جو یونین گورنمنٹ یا ریاستی حکومت یا مقامی حکومت کو براہِ راست دیا جاتا ہے جیسے آمدنی کا ٹیکس اور جائیداد کا ٹیکس۔
- آمدنی کا ٹیکس ایک ایسا ٹیکس ہے جو افراد کو ادا کرنا پڑتا ہے اور تجارت میں کمائی ہوئی آمدنی کے لحاظ سے ادا کرنا ہوتا ہے۔
- مقامی ٹیکس، مقامی حکومت کی طرف سے عائد کردہ ہوتا ہے جیسے ایک شہر یا ایک ملک۔

A-Z GLOSSARY فرہنگ الفاظ

Levied	To impose taxes	ٹیکس کی وصولی
Fluctuation	To change	تبدیل کرنا
Defray	Meet the expenses	اخراجات پورے کرنا
Proponents	Person who advocates theory	کس نظریے کے حامی یا محرک
Progressive Tax	Happening or developing gradually or in stages	تدریجی ٹیکس
Regressive Tax	Taking a proportionally greater amount from those on lower incomes.	مراجعتی ٹیکس
Proportionate Tax	(of a variable quantity) having a constant ratio to another quantity.	متناسب ٹیکس
Evasion	The action of evading something	ٹیکس سے بچنے کا عمل

سوالات برائے مشق

WIEBV

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے:

1۔ ہندوستان میں حکومت کے تین درجے ..... ہیں۔

(a) یونین، ریاستی اور مقامی
(b) مرکزی، ریاستی اور دیہاتی
(c) یونین، میونسپالٹی اور پنچایت
(d) اوپر کا کوئی بھی نہیں

2۔ ہندوستان میں ٹیکسوں میں شامل ہے .....

(a) بلاواسطہ ٹیکس (b) بالواسطہ ٹیکس
(c) a اور b دونوں (d) کوئی بھی نہیں

3۔ حکومت اور ترقیاتی پالیسیوں کا رول کون سا ہے؟

(a) دفاع (b) خارجہ پالیسی
(c) اقتصادیات کو چلانا (d) اوپر کے سب

10th ss eco 4. govt and taxes
Monday, June 01, 2020 9:17:52 AM

4۔ ہندوستان میں افراد پر بہت ہی عام اور لازمی ٹیکس جو وصول کیا جاتا ہے، وہ ..... ہے۔

(a) سروس ٹیکس (b) ایکسائز ڈیوٹی

(c) آمدنی کا ٹیکس (d) مرکزی ٹیکس برائے فروخت

5۔ کس ٹیکس کے ماتحت ایک ملک میں ایک یونیفارم ٹیکس یقینی ہوتا ہے؟

(a) VAT (b) آمدنی کا ٹیکس

(c) اشیاء اور خدمات کا ٹیکس (d) ٹیکس برائے فروخت

6۔ ہندوستان میں آمدنی کا ٹیکس سب سے پہلے سال ..... میں متعارف ہوا۔

(a) 1860 (b) 1870

(c) 1880 (d) 1850

7۔ جائیداد کی ملکیت سے حاصل ہونے والے منافع پر جو ٹیکس لگایا جاتا ہے وہ ..... ہے۔

(a) انکم ٹیکس (b) جائیداد ٹیکس

(c) کارپوریٹ ٹیکس (d) ایکسائز ڈیوٹی

8۔ کالا دھن کے اسباب کس سے پہچانے جاتے ہیں

(a) اشیاء کی کمی (b) ٹیکس کی اعلیٰ شرح

(c) اسمگلنگ (d) اوپر کے سب

II۔ خالی جگہ بھرئی کیجئے:

1۔ حکومت کی طرف سے ملک کی اقتصادیات کی ترقی کے لئے ..... وصول کیا جاتا ہے۔

2۔ لفظ ٹیکس ..... کے لفظ سے نکلا ہے۔

3۔ ..... ٹیکس کا بوجھ دوسرے پر نہیں ڈالا جاتا ہے۔

4۔ اشیاء اور خدمات کے ٹیکس کا ایکٹ ..... سے شروع ہوا۔

5۔ حساب میں نہ آنے والی رقم جسے ٹیکس کی انتظامیہ سے چھپایا جاتا ہے وہ ..... کہلاتا ہے۔

III ۔ صحیح بیان کا انتخاب کیجئے:

1۔ GST کے بارے میں کون سا بیان صحیح ہے؟

(i) GST ایک نکاتی ٹیکس ہے

(ii) اس کا مقصد اشیاء اور سروس پر جتنے بلاواسطہ ٹیکس مرکزی اور ریاستی حکومتیں وصول کرتی ہیں ان کی جگہ اسے رکھنا۔

(iii) پورے ملک میں اسے یکم جولائی 2017 سے نافذ کیا گیا ہے

(iv) اس سے ہندوستان میں ٹیکس کی بناوٹ یکساں ہوجائے گی۔

(a) i اور ii صحیح ہیں

(b) ii , iii اور iv صحیح ہیں۔

(c) i , iii اور iv صحیح ہیں۔

(d) تمام صحیح ہیں۔

IV۔ جوڑ لگائیے:

1۔ آمدنی کا ٹیکس - VAT

2۔ ایکسائز ڈیوٹی - یکم جولائی 2017

3۔ VAT - اسمگلنگ

4۔ GST - بلاواسطہ ٹیکس

5۔ کالا دھن - بالواسطہ ٹیکس

V۔ مختصر جوابات لکھئے:

1۔ ٹیکس کی تعریف کیجئے؟

2۔ ہم حکومت کو ٹیکس کیوں ادا کرتے ہیں؟

3۔ ٹیکس کی اقسام کیا ہیں؟ مثالیں دیں۔

4۔ اشیاء اور خدمات کے ٹیکس پر مختصر نوٹ لکھئے؟

5۔ تدریجی ٹیکس کیا ہے؟

6۔ کالے دھن کا مطلب کیا ہے؟

7۔ ٹیکس سے بچنے کا عمل کیا ہے؟

8۔ ٹیکس اور ادائیگی کے درمیان فرق کیا ہے؟

VI۔ تفصیلی جوابات لکھئے؟

1۔ چند بلاواسطہ اور بالواسطہ ٹیکسوں کے بارے میں تفصیل کیجئے۔

2۔ GST کی بناوٹ کیا ہے، لکھئے۔

3۔ کالا دھن کیا ہے؟ کالے دھن کے اسباب لکھئے۔

VII۔ سرگرمیاں اور پراجکٹس

1۔ مقامی ٹیکسوں (پانی، بجلی اور گھریلو ٹیکس وغیرہ) کے بارے میں معلومات اکٹھا کیجئے۔

2۔ طلباء چند اشیاء دکان سے خریدتے ہیں۔ استاد اور طلباء آپس میں ان اشیاء کے بارے میں تبادلۂ خیال کرتے ہیں کہ ان اشیاء کی MRP کیا ہے۔ قیمت خرید یا ان کا GST کیا ہے۔

REFERENCE BOOKS

1. Gaurav Aklani, *Role of Taxation in Developing Country in India.*
2. Sankaran, *Fiscal Economics.*
3. Dr.U.K. Sudha Nayak, B.P. Tygai, and Dr.H. Girija, *Public Finance.*

INTERNET RESOURCES

1. World Bank Report in 2018
2. www.GST.in

10th ss eco 4. govt and taxes
Monday, June 01, 2020 9:17:53 AM

اکائی - 5

ٹمل ناڈو میں صنعتی انبار

Industrial Clusters in Tamil Nadu



سیکھنے کے مقاصد

- ٹمل ناڈو میں صنعتی کارخانوں کی تاریخی ترقی کو جاننا۔
- حکومت تمل ناڈو کی پالیسیوں اور صنعتی ترقیاتی ایجنسیوں سے واقف ہونا۔
- حکومتی پالیسیوں کے اثرات کو سمجھنا۔
- کاروباریوں کے رول کو جاننا۔

FUP8M

تعارف (Introduction)

عموماً ''وہ انسانی کارروائی جس کے ذریعہ خام اشیاء کو استعمال کے تیار شدہ اشیاء میں تبدیل کرنے عمل کو صنعت کہا جاتا ہے''۔ جدید ٹکنیکوں کو استعمال کرتے ہوئے بڑے پیمانے پر ان اشیاء کو تیار کرنا جو صارفین اور دوسرے تیار کرنے والوں کے استعمال میں آئے، صنعت کاری کہلاتا ہے۔ اس سبق میں ہم ٹملناڈو میں صنعتوں میں اضافہ ہوا ہے، ان کا ایک انبار لگا ہے اور صنعتوں کو آگے بڑھانے میں حکومت کی ابتدائی کارروائیوں کو بھی جانیں گے۔

5.1 صنعت کاری کی اہمیت

صنعتوں کی اہمیت سمجھنے کے لئے اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ کیوں اقتصادیات کی ترقی کے ساتھ اقتصادیات کی آمدنی اور روزگاری گھٹتی ہے اور اس میں زراعت کا بھی حصہ ہوتا ہے۔ پہلی بات یہ کہ غذاؤں کی مانگ آمدنی کے مطابق یکساں برقرار رہنی چاہئے۔ لہذا جیسے ہی اقتصادیات میں اضافہ ہوتا ہے، آمدنی بھی بڑھتی ہے۔ صارفین کا رجحان اپنی آمدنی کا کم حصہ زرعی سکٹر سے ہونے والی پیداوار لگانے کا ہوتا ہے۔

دوسری بات یہ کہ غذا جو صرف کی جاتی ہے اسے اقتصادیات کے طور پر تبدیل کر کے پھیلانا لازم آتا ہے اور لوگوں کے درمیان اور خطوں کے درمیان ملازمین کی تقسیم بڑے پیمانے پر ہوتی ہے۔ غذائی پیداوار دور دور کے علاقوں تک پہنچا کر مختلف پراسس سے گزاری جاتی ہے اور ان پر کارخانوں کا برانڈ لگایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے بھی ضروری ہوتا ہے کہ غذائی پیداوار کو محفوظ رکھا جائے۔ اس کے نتیجہ میں کسانوں سے غذائی پیداوار جس قیمت پر حاصل کی جاتی ہے اس سے کئی گنا زیادہ قیمت پر صارفین کو خریدنا پڑتا ہے۔

تیسری بات یہ کہ زمین کی پیداوار کی شرح میں کمی کی وجہ سے زراعت میں کم مزدور استعمال ہوتا ہے، لہٰذا ان کی صلاحیت محدود ہوتی ہے۔ مزدوری بھی بڑھائی نہیں جا سکتی۔ اس کی وجہ سے غربت کی سطح بڑھتی چلی جاتی ہے۔ خاص کر جب لوگ زیادہ سے زیادہ زراعت پر منحصر ہوں۔

ان سب عوامل کی وجہ سے ضرورت اس بات کی ہے کہ اقتصادیات کی پیداوار اور روزگار کی بنیاد کو زراعت سے الگ کیا جائے۔

صنعت کاری سے اقتصادیات کو کیا فائدہ ہے؟

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ کسی بھی اقتصادیات میں ایک صنعت کا تیار کردہ مال دوسری صنعت کے لئے خام مال بنتا ہے۔ یہاں تک کہ زراعت کے شعبہ کو بھی خام اشیاء کارخانوں سے حاصل کرنا ہوتا ہے۔ جیسے کھاد اور ٹریکٹر تاکہ زراعت سے ہونے والی پیداوار کو بڑھایا جائے۔

10th ss eco 5. industrial clusters
Monday, June 01, 2020 10:53:55 AM

دوسری بات یہ کہ مارکیٹ دونوں یعنی پیداوار کرنے والے اور صارفین کے لئے اشیاء مہیا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ سروس جیسے بینکنگ، نقل وحمل اور تجارت بھی صنعتی اشیاء کی پیداوار پر منحصر ہیں۔

تیسری بات یہ کہ پیداوار کے جدید طریقے استعمال کرتے ہوئے کارخانے بہتر پیداواری میں حصہ لیتے ہیں، لہذا اس کے نتیجہ میں تمام اشیاء کم قیمت میں تیار ہوکر ملتی ہیں۔ اس کی وجہ سے لوگوں کو اشیاء سستے داموں میں ملتی ہیں اور مزید اشیاء کی پیداوار کی مانگ بھی بڑھتی ہے۔

چوتھے یہ کہ پیداوار کے اس طرح کے پھیلاؤ سے صنعت کاری، زراعت سے حاصل ہونے والی کام کی قوت کو جذب کرنے میں مددگار ہوتی ہے۔ لہذا روزگار کی شکل سازی صنعت کاری کا ایک اہم مقصد ہے۔

پانچواں یہ کہ صنعت کاری سے تعلق رکھنے والا ایک فائدہ ٹیکنالوجی کی تبدیلی ہے۔ جدید تکنیکیوں کے اشیاء کی بدولت صنعت کاری موقع فراہم کرتی ہے کہ اس طرح کے طریقے اور ان کی بہتری کے سلسلے میں معلومات حاصل کی جائیں۔ اس کے نتیجہ میں محنت اور کام کی فراہمی یعنی کام کی فی اکائی کے بقدر پیداوار میں اضافہ ہوگا۔ اس سے مزدوروں کو زیادہ مزدوری حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔

چھٹے یہ کہ آمدنی کے پھیلاؤ کے نتیجہ میں اشیاء اور خدمات کی مانگ میں اضافہ ہوگا۔

5.2 صنعتوں کی اقسام

صنعتوں کی درجہ بندی ان کی بنیاد پر کی گئی ہے۔

(a) استعمال کرنے والے : اگر پیداوار حتمی صارف کے ذریعہ خرچ ہوجائے تو اسے صارفی پیداوار کا سیکٹر Consumer goods Sector کہا جاتا ہے۔ اگر پیداوار کو دوسرے پیداوار کرنے والے نے خام مال کے طور پر استعمال کرلیا تو اسے سرمایہ دارانہ پیداواری سیکٹر (Capital goods Sector) کہا جاتا ہے۔ بہت سے کارخانے ایسے ہیں جو دوسرے کارخانوں کے لئے خام مال تیار کرتے ہیں۔ جیسے سمنٹ اور اسٹیل۔ اس طرح کی صنعتوں کو بنیادی پیداوار کرنے والے صنعتیں کہا جاتا ہے۔

(b) استعمال شدہ خام مال کی قسم : صنعتوں کی اس بنیاد پر بھی درجہ بندی ہوتی ہے کہ استعمال شدہ خام مال جیسے زرعی۔ پروسسنگ، ٹکسائل سکٹر، ربڑ کی پیداوار، چمڑے سے بنی ہوئی اشیاء وغیرہ۔

(c) ملکیت (Ower Ship): کارخانے ذاتی ملکیت کے بھی ہوتے ہیں۔ عوامی ملکیت کے بھی ہوتے ہیں۔ یعنی مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت انہیں چلاتی ہے۔ اسی طرح پرائیوٹ اور پبلک دونوں کی مشترکہ ملکیت بھی ہوتی ہے یا کوآپریٹو کی ملکیت بھی ہوتی ہے۔

(d) جسامت Size : کارخانے اپنے پیداوار کے لحاظ سے بڑے چھوٹے اور درمیانی سائز کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح اپنی تجارت وفروخت اور ملازمین کی تعداد یا ان میں لگائے گئے سرمایہ کے اعتبار سے بھی بڑے چھوٹے اور درمیانی درجے کے ہوتے ہیں۔ ہندوستانی حکومت عموماً سرمایہ کاری کو بنیاد بنا کر فیصلہ کرتی ہے کہ فرم چھوٹا ہے یا بڑا یا متوسط۔ ان کے علاوہ بہت ہی چھوٹے کاروبار ہوتے ہیں جو چھوٹے فرم سے بھی چھوٹے ہوتے ہیں۔ یہ درجہ بندی اس لئے ضروری ہے کہ حکومت انہیں فنڈس فراہم کرکے امداد کے ذریعہ سے ان کو آگے بڑھاتی ہے۔

چھوٹے سکٹرس دو وجہ سے اہم ہیں۔ ایک یہ کہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ چھوٹے سکٹرس میں زیادہ ملازمین کو روزگار ملتا ہے۔ اس لئے کہ بڑے اسکیل کے کارخانوں میں ترقی یافتہ ٹیکنالوجی اور خودکار مشینوں سے کام لیا جاتا ہے اس لئے وہاں زیادہ ملازمین کی ضرورت نہیں پڑتی۔ دوسری بات یہ کہ چھوٹے اسکیل کے سکٹرس میں زیادہ کاروباریوں کو شرکت کا موقع ملتا ہے جن کا سرمایہ کم ہوتا ہے وہ خود اس میں حصہ لیتے ہیں۔

حالیہ دور میں دنیا کے مختلف حصوں میں صنعت کاری کے تجربات کی بنیاد پر یہ بات مانی جاتی ہے کہ چھوٹے فرمس ایک ہی سکٹر میں خصوصی توجہ دے کر اور ایک دوسرے سے تعلق قائم کرکے اچھی معیاری پیداوار کرسکتے ہیں اور پیداوار کی اچھی نگرانی کرسکتے ہیں۔ بڑے اسکیل کے فرمس میں وہ بات نہیں ہوتی۔ اس طرح کے چھوٹے چھوٹے کارخانوں کا مجموعہ صنعتی انبار کہلاتے ہیں۔

5.3 صنعتی انبار (کلسٹرس) Industrial Clusters

صنعتی انبار ایک متعین جغرافیائی علاقے میں فرمس کے کروپ ہوتے ہیں۔ جو کامن مارکیٹ، ٹیکنالوجیوں اور صلاحیت کے تبادلہ میں حصہ لیتے ہیں۔ صنعتی انباروں کی شکل میں جو پیداوری عمل کے ایک مرحلہ کے لئے مخصوص ہوتے ہیں، جو خام مال فراہم کرتے ہیں یا دوسرے فرمس کے پیداوار کو حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح وہ ایک دوسرے کی پیداوار کی کوالٹی کو پرکھتے ہیں۔ صنعتی انباروں کے فوائد کا سب سے پہلے مشہور ماہر اقتصادیات الفریڈ مارشل نے 1920 میں مشاہدہ کیا، جب اس نے انگلینڈ کے دھاتی کارخانوں اور ٹکسائل کے کارخانوں میں جو چھوٹے فرموں کی شکل میں کام کررہے تھے، ان کو سمجھنے کی کوشش کی۔ مارشل نے اس وقت Industrial district کے نظریہ کو ترقی دی، جب اس نے اٹلی میں 1980 کے دوران چھوٹے فرموں کی کامیابی دیکھی اور وہ طریقہ مقبول ہوگیا۔ ہندوستان جیسے ترقی پذیر ممالک میں پالیسی بنانے والوں نے اسے متحرک طریقہ سے آگے

10th ss eco 5. industrial clusters
Monday, June 01, 2020 10:53:56 AM

بڑھایا۔ انہوں نے دیکھا کہ حقیقت میں اس کامیاب صنعتی انبار کی مندرجۂ ذیل خصوصیات ہیں۔ ❖ چھوٹے اور متوسط کارخانے ایک دوسرے کے نزدیک ہوتے ہیں۔(SMEs)

❖ سکٹرس کی انفرادیت ہوتی ہے۔

❖ فرموں کے درمیان دوستانہ کام میں شرکت ہوتی ہے۔

❖ فرموں کے درمیان مقابلہ کام کی نوعیت میں جدت کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

❖ ایک سماجی تہذیب شناخت ہوتی ہے جو ٹرسٹ کو آسانیاں فراہم کرتی ہے۔ ❖ ہمہ جہتی صلاحیت والی کام کی طاقت ہوتی ہے۔

❖ متحرک اور اپنی مدد آپ کے اصول پر تنظیمیں بنتی ہیں۔

❖ ایک دوسرے کا تعاون کرنے والی علاقائی اور میونسپل حکومتیں ہوتی ہیں۔

اسی لئے فرمس چاہتے ہیں کہ ان کی ایک دوسرے کے ساتھ کام میں شرکت ہو اور ساتھ ساتھ مقابلہ بھی رہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ شرکت کرتے ہوئے وہ اپنی صلاحیت کو بڑھاتے ہیں اور ایک دوسرے سے نئے تجربات سیکھتے ہیں۔ آپس میں مقابلہ کے ذریعہ وہ اپنی کارکردگی کو بہتر بناتے ہیں۔

یہ کلسٹرس کس طرح شروع ہوتے ہیں؟

کلسٹرس کئی اسباب وعوامل کے تحت شروع ہوتے ہیں ۔ چند کلسٹرس تاریخ میں ایک لمبے زمانے سے ہوتے آرہے ہیں۔ جب چند دستہ کار ایک مقام میں موجود رہے ہیں اور صدیوں تک اپنا کام کرتے رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہینڈلوم سے کپڑے بننے کے کلسٹرس ایک اچھی مثال ہے جو ترقی پر تھے۔ یا چند سکٹروں میں جب ایک بڑا فرم قائم ہوجاتا ہے تو بہت سارے فرموں کا جمگھٹا یکجا ہوجاتا ہے اور اپنے خام مال اور سروس کے ذریعہ شامل ہوجاتا ہے۔ اس وقت حکومتیں فیصلہ کرکے پیداوار کرنے والوں کی ہمت افزائی کرتی ہیں۔ ایک خطہ سے کام مال حاصل کرکے، اس طرح کلسٹرس کا عروج ہوتا ہے۔

5.4 ٹملناڈو میں صنعت کاری کی تاریخی ترقی

اس بات کے بہت سارے ثبوت موجود ہیں کہ استعماری طاقتوں کے آنے سے پہلے ٹملناڈو میں صنعتی کام ہوتے تھے جیسے پارچہ بافی، جہاز سازی، لوہے اور اسٹیل کی تیاری اور برتن سازی وغیرہ۔ ٹملناڈو کے اطراف ایک طویل سمندری ساحل ہونے کی وجہ سے یہاں صدیوں سے جنوب مشرقی اور مغربی ایشیاء کے ساتھ تجارت ہوتی رہی ہے۔ استعماری پالیسیوں کی وجہ سے ہینڈلوم کپڑے بننے کی صنعت کو زوال آگیا۔ اس کا سبب انگلینڈ سے درآمدہ کردہ مشینوں سے بنے ہوئے کپڑوں کا مارکیٹ میں آنا تھا۔ مگر چند صنعتیں استعماری دور میں بھی ترقی پائیں اور آخر کار ملک میں صنعت کاری کو آگے بڑھانے میں اس نے بنیاد فراہم کی۔

استعماری دور میں صنعت کاری

اس عمل کو آگے بڑھانے میں دو قسم کے عوامل کے مجموعے تھے۔ مغربی اور جنوبی ٹملناڈو میں کپاس کی کاشت کاری کی شروعات انگریزوں کی طرف سے ہوئی۔ اس کے نتیجہ میں ان علاقوں میں بڑے پیمانے پر ٹکسائل سیکٹرس قائم ہوئے۔

دوسرے یہ کہ اس دور میں تجارتی ترقی کے نتیجہ میں یہاں کی دو اہم بندرگاہوں یعنی چنئی اور تو تو کوڈی کے علاقوں میں خوب صنعتی ترقی ہوئی ۔ اسی زمانے میں چنئی کے علاقے میں آٹو موبائل سکٹر کے ساتھ چمڑے کی صنعت شروع ہوئی۔ اس کی دوسری مثال جنوبی ٹملناڈو میں گُڑ بنانے کی صنعت ہے۔ استعماری دور میں سیوا کاسی کے علاقے میں دیا سلائی کی فیکٹریاں خوب پھلی پھولیں ۔ جو علاقہ آگے چل کر آتش بازی (پٹاخے) کے اشیاء کی تیاری اور چھپائی کے کارخانوں کے لئے ایک مرکز بنا۔ بندرگاہ سے تعلق رکھنے والی اشیاء بھی یہاں خوب ترقی پائیں چمڑے کی مصنوعات بھی ڈنڈیگل، ویلور اور آمبور کے علاقوں میں بن رہی ہیں۔

مغربی ٹملناڈو میں پارچہ بافی کی صنعت کی خوب ترقی پذیری ہوئی۔ اور اس علاقہ میں جیسے جیسے مانگ بڑھتی گئی اس کے صنعتی کارخانے بنتے گئے۔ اس ٹکسائل کی مشنریاں تیار کرنے والے کارخانوں کے قیام کے ساتھ چھوٹے چھوٹے ورک شاپ بھی بننے لگے جہاں مشینی اجزاء بننے لگے اور ان کی مرمت ہونے لگی۔ مغربی علاقوں میں ایک اور بڑی ترقیاس بات میں ہوئی کہ یہاں 1930 کی دہائی سے ہائیڈرو الکٹرک پاور سے بجلی تیار کی جانے لگی۔ بجلی کی فراہمی سے زیر زمین پانی نکالنے کے لئے آئل انجنوں کا استعمال ہونے لگا۔ اس کے نتیجہ میں زراعت کے ساتھ ساتھ آئل انجن کی مانگ بڑھنے لگی۔ دوسری طرف ورک شاپ بڑھنے لگے۔ جہاں انجنوں کی سروس کی جاتی ہے اور اسی کے ساتھ افزود اجزاء (Spars Parts) کی مانگ بھی بڑھنے لگی ڈھلائی گھر Foundries بنائے ، جہاں دھاتوں کو ڈھالا جاتا ہے اور اس سے زرعی مشنریاں تیار کی جانے لگیں۔

آزادی کے بعد سے 1990 کی ابتداء تک

آزادی کے فوراً بعد مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی طرف سے بہت سارے بڑے بڑے کاروبار شروع کئے گئے مختلف قطعوں میں جیسے

10th ss eco 5. industrial clusters
Monday, June 01, 2020 10:53:57 AM

چنئی میں انٹگرل کوچ فیکٹری اور وہاں ریلوے ڈبے بنائے جاتے ہیں اور بھارت ہیوی الکٹریکلس لمیٹڈ (BHEL) ترو چراپلی میں بنائی گئی جہاں جوش دان اور چرخاب بنائے جاتے ہیں۔BHEL کے ذریعہ بہت سے فرموں کا صنعتی انبار سامنے آیا جو اس کے خام مال تیار کرتے ہیں۔آوڈی میں ہیوی ویہی کلس فیکٹری بنائی گئی جہاں ٹنکیاں تیار کی جاتی ہیں اور یہ فیکٹری چنئی شہر کے کنارے موجود ہے۔چنئی میں اسٹینڈرڈ موٹرس بھی شروع کی گئی جہاں کاریں تیار کی جاتی ہیں۔اشوک موٹرس (اشوک لے لینڈ) اور اسٹینڈرڈ موٹرس دونوں آپسی تعاون سے چنئی کے علاقے میں آٹو موبائل کلسٹر بنے ہوئے ہیں۔1950 میں آوڈی انڈسٹریل ایسٹیٹ قائم ہوئی اس کا مقصد چھوٹے اور متوسط کمپنیوں کا تعاون کرنا تھا۔اس طرح خطے میں بہت سے فرم بنے۔ ریاست میں ان سب پراسس میں اہم رول شروع کئے گئے تاکہ برق کاری کی خوب توسیع ہو۔حکومت نے ان پراسس میں اہم رول ادا کیا ہے۔1973 میں سیلم اسٹیل پلانٹ بنایا گیا اور وہاں بے داغ اسٹیل تیار کیا جاتا ہے۔

1970 اور 1980 کی دہائیوں میں کوئمبتور کے علاقے میں پاور لوم کپڑے بنانے کے کارخانے وجود میں آئے اسی کے ساتھ سوتی لباس کے کارخانے ترو پور میں اور گھریلو ساز وسامان کے کارخانے کرور میں شروع ہوگئے۔اس دور میں چھوٹے اور متوسط درجے کے سکٹرس صنعت کے سلسلے میں حکومت کی طرف سے مختلف حصوں میں بنائے گئے ۔ ہسور کا انڈسٹریل کلسٹر بہت کامیاب طریقہ سے جاری ہوا اور اس کا وجود اس بات کا ثبوت ہے کہ حکومت پالیسی نے کوشش کر کے پسماندہ علاقے میں کس طرح صنعت کو ترقی دی۔

ٹمل ناڈو میں صنعت کاری۔آزاد کرنے کا مرحلہ

صنعت کاری کا آخری مرحلہ 1990 کی ابتداء میں بعد کی اصلاحات کا زمانہ ہے۔ان اصلاحات نے ریاستی حکومت کو ذرائع کی بلندی کے سلسلہ میں زیادہ ذمہ دار بنادیا اور انہیں آپس میں مقابلہ آرائی پر مجبور کیا۔اس طرح صنعت میں نجی سرمایہ کاری ہونے لگی۔سہولتیں جیسے سستی زمین، ٹیکس کی رعایت اور رعایتی مگر معیاری بجلی سرمایہ کاری کرنے والوں کو دی جاتی تھی۔تجارت کی آزادی اور کرنسی کی قیمت گھٹانے سے برآمدات کے مارکیٹ کو کھولنے میں مدد ملی۔اس کے نتیجہ میں دو بڑی ترقیات ہوئیں۔

ریاست ٹامل ناڈو میں دوسری اہم صنعتیں بھی ہیں جو طویل مدت سے چل رہی ہیں جیسے شکر، کھاد، سمنٹ، زرعی اشیاء، لوہا اور اسٹیل، کیمکلس، ٹرانسفارمرس اور کاغذ کی صنعتیں۔

ان سب عوامل کے سبب حالیہ دور میں پورے ہندوستان میں ٹمل ناڈو کے اندر سب سے زیادہ فیکٹریاں پائی جاتی ہیں۔اسی کے ساتھ سب سے زیادہ تعداد میں یہاں کے کارخانوں میں کام کرنے والے ملازمین موجود ہیں۔خصوصاً دوسری ترقی یافتہ ریاستیں جیسے مہاراشٹرا اور گجرات کے مقابلہ میں یہاں ملازمین اور مزدور طبقہ زیادہ موجود ہے۔ یہاں کی اہم صنعتیں، آٹو موبائل، آٹو موبائل کے اجزاء، لائٹ اور ہیوی انجینئرنگ، مشنری، کپاس، پارچہ بافی، ربڑ، غذائی پیداوار، ٹرانسپورٹ کے ساز وسامان، کیمکلس اور صنعت گاہیں ریاست کے تمام علاقوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔13 ضلعوں میں 27 کارخانوں، سڑکوں، ریلوے، ہوائی راستوں اور بندرگاہوں کا ترقی یافتہ نیٹ ورک ہے۔

5.5 بڑے بڑے صنعتی انبار اور ٹمل ناڈو میں ان کی خصوصیات

آٹو موٹیو کلسٹرس

چنئی کو ایشیاء کا ڈیٹرائٹ کہا جاتا ہے۔اس لئے کہ یہاں بڑے بڑے آٹو موٹیو کارخانے موجود ہیں۔چنئی ایک ایسی جگہ ہے جہاں بڑی تعداد میں آٹو موبائل اجزاء کو جوڑنے کا کام ہوتا ہے اور آٹو اجزاء بنانے کے فرمس ہیں۔ جب کہ وہاں پہلے تھوڑے گھریلو فرم بھی تھے۔ جیسے TVS، TI سائیکلیں، اشوک لے لینڈ اور اسٹینڈرڈ موٹرس اصلاحات کے زمانے سے پہلے، اب بہت سارے MNC فرمس جیسے ہیونڈائی، فورڈ، ڈیملر-بنز اور رینالٹ-نسان نامی فیکٹریاں اس علاقے میں کھل گئی ہیں اس وجہ سے بہت سے غیر ملکی اجزاء (Components) فراہم کرنے والی کمپنیوں کو یہاں متوجہ کردیا ہے۔ بہت سے مقامی فرم بھی ان کارخانوں کو اجزاء فراہم کرنے کا کام کرتے ہیں

آٹو کلسٹر کا ایک دوسرا شہر ہسور ہے جہاں بہت سے فرموں کے انبار لگے ہوئے ہیں جیسے TVS، اشوک لے لینڈ کی فیکٹریاں وہاں چل رہی ہیں، کوئمبتور کا علاقہ بھی آٹو اجزاء کلسٹر کے سلسلہ میں ترقی پذیر ہے

ٹرک اور بس کے ڈھانچے بنانے کے کارخانوں کا کلسٹر

مغربی ٹملناڈو میں نامکل-ٹروچن گوڈو کا علاقہ سڑکوں کے ڈھانچہ بنانے کی صنعت کے لئے مشہور ہے۔ کرور ایک اور مرکز ہے جہاں 50 سے زیادہ اس کی یونٹیں ہیں، بہت سے کاروباری ایسے ہیں جو پہلے باڈی بلڈنگ کے بڑے فرموں میں ملازم تھے، اب انہوں نے اپنی ذاتیں یونٹیں بنالی ہیں۔

100
95
75
25
5
0
10th ss eco 5. industrial clusters
Monday, June 01, 2020 10:53:59 AM

کپڑوں (پارچہ بافی) کے کلسٹرس

پورے ملک میں ٹامل ناڈو ہی ٹکسائل کے بڑے بڑے سکٹرس کا مرکز ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ استعماری دور ہی سے یہاں پارچہ بافی کی صنعت ترقی پر ہے۔ کوئمبتور کو جنوبی ہندوستان کا مانچسٹر کہا جاتا ہے۔ اس وقت بہت ساری سورت کی کٹائی کی ملیں کوئمبتور کے اطراف منتقل ہو چکی ہیں پورے ملک میں ٹمل ناڈو ہی سب سے زیادہ سوت کے دھاگے کی پیداوار کرنے والا صوبہ ہے۔

ایروڈ اور سیلم کے علاقوں میں بڑے وسیع پیمانے پر بڑی تعدد میں پاورلوم کی یونٹیں ہیں۔

ترو پور سب سے بُنے ہوئے لباس کے بنانے میں مشہور ہے۔ وہاں بڑے بڑے ایسے فرم ہیں جہاں ملک کے تقریباً 80% سوتی لباس کی پیداوار ہوتی ہے۔ ان کی برآمد ہوتی ہے۔ وہاں 1980 سے تین لاکھ سے زیادہ افراد ملازم ہیں۔ وہ گھریلو مارکیٹ کے لئے بھی ایک اہم پیداوار کرنے والا علاقہ ہے۔ عالمی مارکیٹ میں چونکہ وہ علاقہ کامیاب تاجرانہ حیثیت رکھتا ہے اس لئے گلوبل جنوبی ممالک میں سے وہ ایک نمایاں متحرک کارخانوں کا انبار رکھتا ہے۔ شروع میں اکثر فرموں کو مقامی کاروباری چلایا کرتے تھے اب حالیہ دور میں ہندوستان کے چند بڑے بڑے گارمنٹس کے برآمد کرنے والے تاجروں نے وہاں فیکٹریاں بنائی ہوئی ہیں۔



کپڑوں کی صنعت

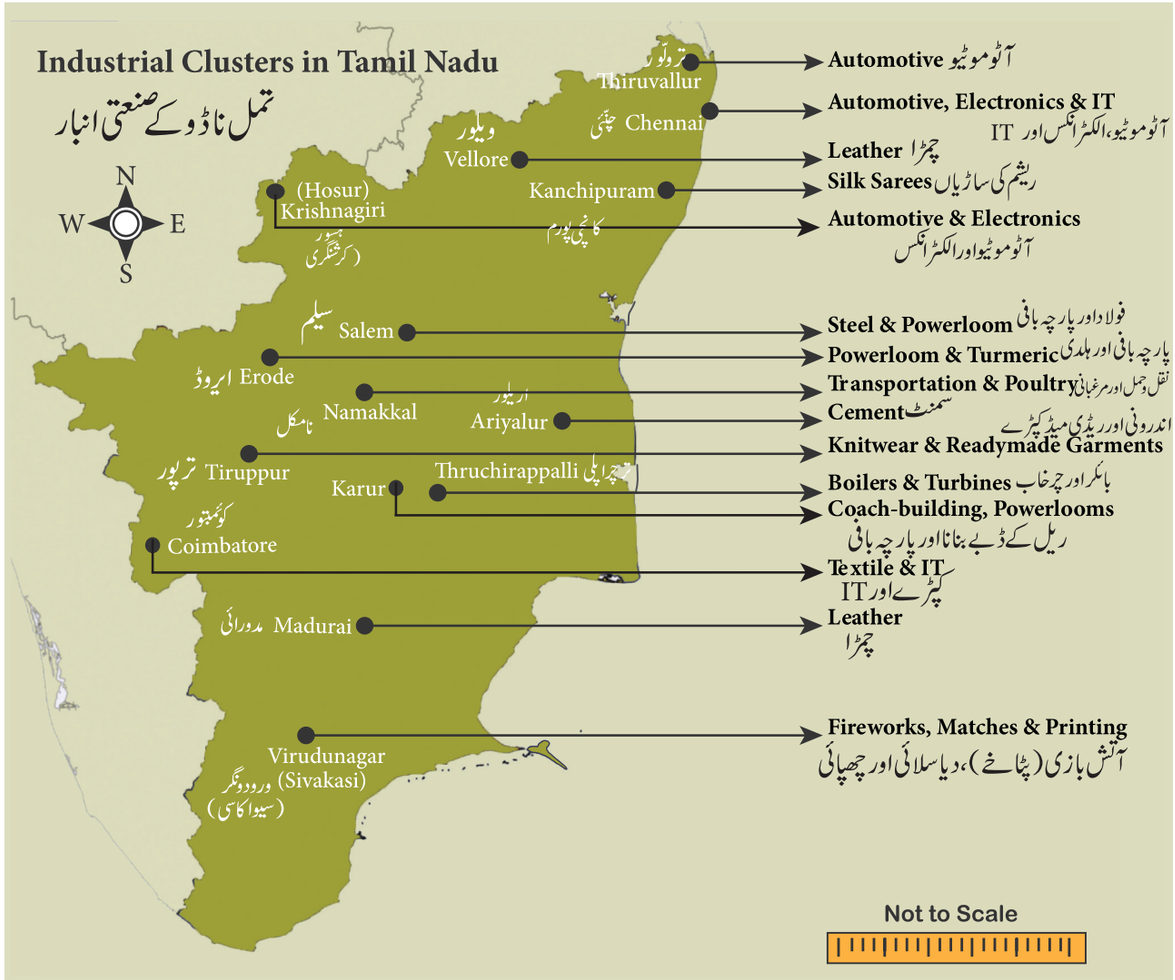

ٹمل ناڈو میں صنعتی انبار

Untitled-1
Thursday, February 16, 2023 12:09:04 AM

جنوبی نصف کرہ میں واقع ممالک کو گلوبل ساوتھ ممالک کہا جاتا ہے۔

ٹرکوں کے ڈھانچے بنانے کے علاوہ کرور گھریلو ساز وسامان جیسے میز کے کپڑے، پردے، بیڈ کوراور تولیوں (Towels) کے برآمدات کا ایک مرکز ہے۔ بھوانی اور کمارا پالیم قالین کے بنانے میں اندرون ملک اور بیرونی ممالک میں مرکزیت رکھتے ہیں یعنی قومی اور بین الاقوامی مارکیٹ میں ان کا خاص مقام ہے۔

ان جدید کارخانوں کے علاوہ قدیم روایتی دست کاری کے کارخانے بھی مدورائی اور کانچی پورم میں پائے جاتے ہیں اور وہ ریشمی اور سوتی ہینڈلوم کی ساڑیوں کے لئے مشہور ہیں۔

چمڑے اور چمڑے کی مصنوعات کے کلسٹرس

پورے ہندوستان میں ٹمل ناڈو چمڑے کی دباغت میں 60% حصہ رکھتا ہے اور 38% چمڑے کے جوتے، گارمنٹس اور دوسری اشیاء بناتا ہے۔ سینکڑوں چمڑے کے کارخانے ویلور اور اس کے قریب کے شہروں جیسے رانی پیٹ، آمبور اور وانم باڑی میں چل رہے ہیں۔ ملک کے اندر ویلور ضلع ہی بنی بنائی چمڑے کے مصنوعات کے برآمدات میں سب سے پہلا رینک رکھتا ہے۔ چینئی شہر بھی چمڑے کی مصنوعات کو برآمد کرنے میں بڑا مقام رکھتا ہے۔

ڈنڈیگل اور ایروڈ میں بھی چمڑے کے کارخانوں کے کلسٹرس ہیں۔ چمڑے کے کارخانوں کے سکٹر میں بھی بڑی تعداد میں لوگ ملازمت کرتے ہیں۔

آتش بازی (پٹاخے)، دیاسلائی اور چھپائی کے کلسٹرس:

سیوا کاسی کا علاقہ ایک زمانے میں دیاسلائی کے کارخانوں کے لئے مشہور تھا، اب وہ چھپائی اور آتش بازی کے فیکٹریوں کے لئے ایک بڑا مرکز بن چکا ہے۔ یہ بات مانی جاتی ہے کہ ہندوستان کے 90% آتش



پٹاخوں کی صنعت

بازی کے کارخانے، 80% دیاسلائی کا کارخانے اور 60% آفسیٹ پرنٹنگ کے سنٹرس وہاں موجود ہیں۔ آفسیٹ پرنٹنگ کی صنعت کا فرموں کے درمیان خصوصی درجہ ہے۔ یہ ساری صنعتیں استعماری دور (انگریزوں کے دور) میں شروع ہوئیں اور اس وقت وہاں بڑی تعداد میں مزدوروں اور ملازموں کو کام ملتا ہے۔

الکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی (IT) کے کلسٹرس

1990 کی ابتداء میں اقتصادی اصلاحات کے بعد ریاست میں ہارڈ ویر اور الکٹرانک اشیاء کی تیاری ہونے لگی۔ جیسے نوکیا، فاکس کان، موٹورولا، سونی اریکسن، سامسنگ اور ڈیل۔ یہ کمپنیاں سیلولر ہینڈ سیٹ آلات، سرکیوٹ بورڈس اور کنزیومر الکٹرانک اشیاء بناتی ہیں۔ یہ ساری اشیاء چینئی کے علاقے میں بنتی ہیں۔ نوکیا کمپنی اگرچہ بند ہوگئی لیکن چینئی ابھی تک ملک میں الکٹرانک اشیاء کا ایک چھوٹا سا مرکز ہے۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی کے خصوصی اقتصادی حلقے (SEZ)

مزید ترقیات کو شامل کرنے کی خاطر Tier II شہر جیسے کوئمبتور، مدورائی، ترچی، ترونل ویلی، ہسور اور سیلم کو ترقی دے کر وہاں چینئی کی طرح IT کی سرمایہ کاری کی گئی ہے۔ اسے آسان بنانے کے لئے ELCOT قائم کیا گیا ہے۔ ELCOSEZs (IT Specific Economic Special Zones)

مندرجۂ ذیل مقامات پر قائم کئے گئے ہیں۔

چینئی	–	شولنگانلور
کوئمبتور	–	ویلن کریچی
مدورائی	–	ایلنڈائی کلم
مدورائی	–	وڈاپلنجی، کنّی منگلم
ترچی	–	ناول پٹو

جو کمپنیاں اپنے یونٹس ریاست میں بنانا چاہتی ہیں وہ ELCOSEZs میں فراہم کی گئی سہولتیں حاصل کرسکتی ہیں۔ نئے مقامات پر ElCOSEZs کے قیام کا امکان اس بات کی بنیاد پر ہے کہ مانگ کتنی ہے اور نتیجہ کتنا ہے۔

(Map Information Communication Technology Policy - 2018 - 2019)

ترونل ویلی	–	گنگئی کونڈن
سیلم	–	جاگیرامّا پالیم
ہسور	–	وسوانادا پورام

10th ss eco 5. industrial clusters
Monday, June 01, 2020 10:54:01 AM

5.6 پالیسی کے وہ عوامل جو ٹمل ناڈو میں صنعت کاری کے عمل میں مددگار ہیں

پالیسی کے عوامل کو تین حیثیتوں سے تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

تعلیم : صنعتی کارخانوں میں با صلاحیت انسانی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ابتدائی (پرائمری) تعلیم پر توجہ دینے اور بنیادی علم حساب اور خواندگی کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ ریاست ٹمل ناڈو تکنیکی جانکاری رکھنے والے انسانوں کی تیاری کے لئے معروف ہے۔ یہ اس ریاست میں بڑی تعداد میں انجینئرنگ کالج، پالی ٹیکنیک کالج اور انڈسٹریل ٹریننگ سنٹرس موجود ہیں۔

انفراسٹرکچر (ساخت): ٹمل ناڈو میں بڑے پیمانے پر برق کاری کے پھیلاؤ کی وجہ سے صنعت کاری کی شہروں سے لے کر چھوٹے گاؤں اور دیہاتوں تک توسیع ہوئی ہے۔ برق کاری کے ساتھ ٹمل ناڈو اپنے بہترین ٹرانسپورٹ افراسٹرکچر کے لئے مشہور و معروف ہے۔ خصوصاً عوامی اور نجی ٹرانسپورٹ کے کلسٹرس سے بھی دیہاتوں کو شہروں سے جوڑا گیا ہے۔اس طرح چھوٹی سے چھوٹی پیداوار کو بھی مارکیٹ تک بہتر طریقہ سے پہنچایا جاتا ہے۔

صنعتی ترقی: اس بات کے علاوہ کہ تعلیم، ٹرانسپورٹ اور توانائی کے انفرااسٹرکچر (ساخت) پر سرمایہ کاری کی گئی ہے۔ فعال پالیسی کے ذریعہ بھی کوششیں کی گئی ہیں خاص خاص علاقوں میں خاص خاص سکٹروں کے لئے بنائی گئی ہیں۔ وہ خصوصی سکٹرس یہ ہیں۔آٹو موبائل، آٹو کامپونٹنس، حیاتی ٹیکنالوجی اور انفارمیشن اور مواصلاتی ٹیکنالوجی۔ ان سکٹروں میں بہت سی اصلاحات کی گئی ہیں ۔اس پر مزید یہ کہ ریاست کو مختلف صنعتی ترقیاتی ایجنسیوں میں مقام حاصل ہوا ہے بڑے چھوٹے اور متوسط درجے کے کاروباروں میں ، اسی کے ساتھ افرانسٹرکچر کو مدد فراہم کرنے میں بھی اچھا مقام حاصل ہے۔

نیچے دی گئی چند ایجنسیوں نے ریاست کے اندر صنعت کاری کرنے میں کلیدی رول ادا کیا ہے

SIPCOT (State Industries Promotion Corporation of Tamil Nadu),1971

صنعتی اسٹیٹ قائم کر کے ٹمل ناڈو کی صنعت کو ترقی دینے کی خاطر SIPCOT - 1971 میں بنائی گئی۔

خصوصی اقتصادی علاقے Special Economic Zones (SEZS)

اسپیشل ایکنامک زونز بنانے کے لئے، اپریل 2000 میں ایک پالیسی شروع کی گئی۔اس مقصد کے ساتھ کہ برآمدات کے لئے ایک آزاد ماحول فراہم کیا جائے۔اس کے مطابق حکومت نے مندرجۂ ذیل مقامات پر اکسپورٹ پروسسنگ زونز کو تبدیل کیا۔

تنگونیری	SEZ	ایک ملٹی پراڈکٹ SEZ ترونل ویلی
انور	SEZ	تھرمل پاور پروجکٹ، ویالور
کوئمبتور	SEZ	IT پارکس
ہسور	SEZ	آٹو انجینئرنگ الکٹرانکس، ڈیفنس انیڈ ایرواسپیس
پرمبلور	SEZ	ملٹی پراڈکٹ SEZ
آٹوسٹی	SEZ	آٹو موبائل/آٹو کامپونٹنس، ترولور
انڈیا۔سنگاپور	SEZ	IT اور ITES، الکٹرانک ہارڈویر، لاجسٹکس اینڈ ویرہاوزنگ۔ترولور ضلع۔
بیو۔فارماسیوٹکلس	SEZ	کلینکل ریسرچ آرگنائیزیشن، پائزن کنٹرول سنٹر، سنٹر فار ریجنیریٹو میڈیسن، میڈیسن ریسرچ

مدراس اکسپورٹ پروسسنگ زون (MEPZ)

MEPZ چنئی میں ایک خصوصی اقتصادی زون ہے۔ یہ ملک کے سات اکسپورٹ پروسسنگ زونز میں سے ایک ہے، جسے مرکزی حکومت چلاتی ہے۔اس کا قیام 1984 میں ہوا، اس کا مقصد غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری، غیر ملکی تبادلہ سے ہونے والی آمدنی اور بڑے بڑے روزگار کے مواقع کو بڑھانا ہے۔MPEZ کا ہیڈ کوارٹر تامبرم، چنئی کے GST روڈ میں واقع ہے۔

10th ss eco 5. industrial clusters
Monday, June 01, 2020 10:54:02 AM



SIPCOT

TANSIDCO (Tamil Nadu Small Industries Development Corporation),1970

TANSIDCO ٹمل ناڈو کی ایک ریاستی ایجنسی ہے جو 1970 میں قائم ہوئی۔ اس کا مقصد ریاست میں چھوٹی صنعتوں کو فروغ دینا ہے۔اس کے ذریعہ سبسیڈی دی جاتی ہے اور نئے چھوٹے پیمانے پر چلنے والوں فرموں کو تکنیکی مدد فراہم کی جاتی ہے۔

TIDCO (Tamil Nadu Industrial Development Corporation), 1965

TIDCO ایک اور حکومت کی ایجنسی ہے جو ٹمل ناڈو میں صنعتوں کو ترقی دینے کے لئے قائم ہوئی اور اس کے ذریعہ سے انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کیا جاسکتا ہے۔

TIIC (Tamil Nadu Industrial Investment Corporation) , 1949

TIIC کا مقصد یہ تھا کہ نئے یونٹوں کے قیام کے لئے کم مقدار میں مالی امداد فراہم کرنا اور پہلے سے چلنے والی یونٹوں کی توسیع کرنا۔اگر چہ کہ اس کا مقصد ہر قسم کے فرموں کی ضروریات کو پورا کرنا تھا لیکن 90% امداد مائکرو، چھوٹے اور اوسط درجے کے کاروباروں کو دی جاتی ہے۔

TANSI (TAmil Nadu Small Industries Corporation Ltd.,) 1965

TANSI کو 1965 میں قائم کیا گیا تا کہ چھوٹے پیمانے پر چلنے والی یونٹوں کو سنبھالا جائے۔ان یونٹوں کو جنہیں انڈسٹریلس اور کامرس کا محکمہ چلاتا ہے۔غالباً یہ پہلا صنعتی کارپوریشن تھا جو چھوٹے کاروباریوں کے لئے حکومت کی طرف سے چلایا گیا۔

صنعت کاری کے مسائل

اگر چہ تمل ناڈو ہندوستان میں ایک صنعتی صوبہ کے طور پر ترقی یافتہ صوبہ ہے لیکن اس کے ساتھ ہی بہت سے مسائل بھی درپیش ہیں۔ان صنعتی کلسٹروں کے شروع ہوجانے کے بعد خصوصاً کیمکلس ،ٹکسٹائلس اور چمڑے کے کارخانوں سے نکلنے والے فضول مادوں کے ذریعے آلودگی پھیلتی ہے جو صحت کو متاثر کرتی ہے۔وہ نکلنے والے فضول مادے پانی کو بھی خراب کرتے ہیں۔اسی طرح زرعی زمینوں کو بھی زہریلے بناتے ہیں۔اس مسئلہ سے فوراً نمٹنے کی ضرورت ہے۔دوسری بات یہ کہ غیر ملکی جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کی وجہ سے مقامی لوگوں کو روزگاری سے محرومی ہو رہی ہے اور اکثر ملازمین کو عارضی طور پر تقرری دینے کی وجہ سے کام کا معیار بھی گھٹ رہا ہے۔ان مسائل پر پالیسی بنانے والوں کو فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

Startup India Scheme (Launched 16 Jan-2016)

اسٹارٹ اپ انڈیا اسکیم ہندوستانی حکومت کا ایک آغاز کار ہے۔ اس کا بنیادی مقصد کاروبار شروع کرنے والوں کی ہمت افزائی، روزگار فراہم کرنا اور دولت کی بنیاد ہے۔

Standup India Scheme (Launched 16 Jan-2016)

اسٹینڈ اپ انڈیا اسکیم کا مقصد بینکوں سے قرضے دینے کی سہولت مہیا کرنا ہے۔ایک درج فہرست کے لئے کم از کم 10 لاکھ روپے سے ایک کروڑ روپئے تک ،اور یہ قرضہ درج فہرست قبیلہ کے لئے ایک عورت کو فی بینک ادھار بھی دیا جائے گا۔یہ ان کارخانوں کے لئے ہے جو آلودگی نہیں پھیلاتے۔

5.7 کاروباری Entrepreneur

کاروباری ایک ایسا شخص ہوتا ہے جو تجارت کے سلسلے میں نت نئے طریقہ کار سوچتا ہے،اس کے اندر انتظامی صلاحیت،مضبوط ٹیم بنانے کی قابلیت اور ضروری لیڈر شپ کی خصوصیت پائی جاتی ہے۔

کاروباری خصوصیت کاروباری خصوصیت یک ایسا عمل ہے جو ایک کاروباری شخص اپنی تجارت اور کاروبار کو قائم کرنے کے لئے اختیار کرتا ہے۔یہ ایک ایسی صلاحیت ہے جو آغاز کار کرنے اور کسی بھی چیز کے بنانے کا حوصلہ رکھتی ہے۔

کاروباری شخص کا کردار Role of an Entrepreneur

ایک کاروباری شخص اقتصادی ترقی اور کسی بھی ملک کی اقتصادیات کو آگے بڑھانے میں بہایت ہی اہم کردار ادا کرتا ہے۔

1۔ کاروباری شخص صنعتی ترقی کو آگے بڑھانے میں ملک کی مدد کرتے ہیں

2۔ وہ GDP اور فی کس آمدنی کو بڑھانے میں ملک کی مدد کرتے ہیں

3۔ وہ آمدنی اور دولت کے ارتکاز کو کم کرتے ہوئے سماج کی ترقی میں حصہ لیتے ہیں۔

4۔ وہ شہریوں کی جمع کردہ رقموں اور ملک کے برآمدات کی تجارت کو منتقل کرکے سرمایہ کاری کو بڑھاتے ہیں۔

5۔ وہ لوگوں کو موقع فراہم کرتے ہیں کہ وہ کم قیمتوں پر اچھی معیاری اشیاء حاصل کرسکیں۔اس کے نتیجہ میں لوگوں کا معیار زندگی بہتر ہوسکتا ہے۔

10th ss eco 5. industrial clusters
Monday, June 01, 2020 10:54:03 AM

Summary خلاصہ

- صنعت کاری سے مراد ایک ایسا عمل ہے جس میں پیداوار کی جدید تیکنیکوں کو استعمال کرتے ہوئے مصنوعات بنائے جاتے ہیں جس کی ضرورت صارفین کو بھی ہوتی ہے اور دوسرے پیداوار کرنے والوں کو بھی۔
- کلسٹرس کئی اسباب وعوامل کی بناء پر وجود میں آئے ہیں۔ چند کلسٹرس تاریخ میں ایک لمبے زمانے تک چھائے ہوئے ہیں۔ جب دست کار ایک ہی مقام اور علاقے میں ہوتے تھے اور وہ صوبوں تک کام کرتے رہے۔
- کوئمبتور کا علاقہ ایسا ہے جہاں پارچہ بافی کی صنعت تقسیم ہوکر پارچہ بافی (textiles) کی مشنریاں بنانے کی صنعت شروع ہوئی۔ اسی طرح زرعی مشنریوں جیسے الکٹرک موٹرس اور پمپ سیٹ زمین سے پانی نکالنے کے لئے بنائے جانے لگے۔
- چنئی کا نام ''ایشیا کا ڈیٹرائٹ'' ہوا، اس لئے کہ وہاں بڑے بڑے آٹو انڈسٹری بیس موجود ہیں۔

A-Z GLOSSARY فرہنگ الفاظ

agglomerations	a mass or collection of things	اشیاء کا مجموعہ
Industrial Clusters	Relating to or characterised by industry.	صنعتی اخبار
Emergence	the process of coming into existence	وجود پذیر ہونا، ابھرنا
diffusion	the spreading of something more widely	پھیلاؤ، وسعت
Artisanal	relating to or characteristic of an artisan	دست کارانہ

مشق

YRNVS

I۔ صحیح جواب منتخب کیجئے:

1۔ ایشیا کا ڈیٹرائٹ ..... ہے۔
(a) ٹوئی کورین (b) کوئمبتور
(c) چنئی (d) مدورائی

2۔ پمپ سیٹ اور موٹرس زیادہ تر .....میں بنائے جاتے ہیں۔
(a) سیلم (b) کوئمبتور
(c) چنئی (d) دھرم پوری

3۔ ایک ملک کی ترقی ..... کے لازمی وجود سے ہے۔
(a) زراعت (b) صنعت
(c) ریلوے (d) کوئی بھی نہیں

4۔ تروپور .....کے لئے معروف ومشہور ہے۔
(a) چمڑے کی دریافت (b) تالے بنانے
(c) بنے ہوئے کپڑوں (d) زرعی اشیاء

5۔ ٹمل ناڈو میں ایک کامیاب صنعتی کلسٹر .....میں بنایا گیا۔
(a) ہسور (b) ڈنڈیگل
(c) کوولپٹی (d) ترونل ویلی

II۔ خالی جگہ بھرتی کیجئے:

1۔ سیکڑوں چمڑے کے کارخانوں کی سہولتیں ٹمل ناڈو کے ..... ضلع کے آس پاس ہیں۔

2۔ خصوصی اقتصادی حلقوں کی پالیسی .....میں شروع کی گئی۔

III ۔ غیر موزوں کو الگ کریں۔

1۔ نیچے دئے گئے کون سے شہر میں چمڑے کے کارخانے نہیں ہیں۔
(a) رانی پیٹ (b) دھرم پوری
(c) آمبور (d) وانمباڑی

2۔ ان میں سے کونسی صنعتی ترقیاتی ایجنسی نہیں ہے؟
(a) TIDCO (b) SIDCO
(c) MEPZ (d) SIPCOT

10th ss eco 5. industrial clusters
Monday, June 01, 2020 10:54:03 AM

IV۔ جوڑ لگائیے:

1۔ کاروباری – اکسپورٹ پروسسنگ زون
2۔ MEPZ – کوئمبتور
3۔ TNPL – آرگنائزر
4۔ جنوبی ہندوستان کا مانچسٹر – 1965

V۔ مختصر جوابات لکھئے:

1۔ کیوں زرعی سکٹر میں اجرتیں کم ہوتی ہیں؟
2۔ ایک صنعتی انبار Industrial Cluster سے کیا مراد ہے؟
3۔ کلسٹر بنانے کے راستے کیا ہیں؟
4۔ کون سے 3 پالیسی کے علاقے ہیں جو ٹمل ناڈو کو پورے ملک میں بڑے صنعتی صوبوں میں شامل کرتے ہیں؟
5۔ موجودہ دور میں ٹمل ناڈو میں صنعت کاری کے مسائل کیا ہیں؟
6۔ کاروباری سے کیا مراد ہے؟
7۔ کاروباری صلاحیت کیا ہے؟

VI۔ تفصیلی جوابات لکھئے:

1۔ کامیاب صنعتی کلسٹرس کے اہم خصوصیات کیا ہیں؟
2۔ صنعت کاری کے لئے ٹمل ناڈو حکومت نے جو مختلف پالیسیاں
3۔ اپنائیں۔ان کے بارے میں تفصیل سے لکھئے۔
کاروباری شخص (Entreprenuer) کے کردار کو سمجھایئے۔

VII۔ فردی مطالعہ Case Study

1۔ آن لائن تحقیق کی بنیاد پر ٹمل ناڈو کے ایک کلسٹر کا انتخاب کیجئے اور اس پر ایک نوٹ لکھئے۔

VIII۔ کارروائی اور پراجکٹ

1۔ آپ کے اسکول یا گھر کے قریب موجود کلسٹر یا فرم کے تعلق سے اپنے مشاہدات کی بنیاد پر ایک نوٹ لکھئے۔

IX۔ زندگی کی صلاحیتیں

1۔ کاروباری اشخاص (تاجروں) اور ان کی سرگرمیوں کے تعلق سے استاد اور طلبہ تبادلۂ خیالات کیجئے اور ''اگر آپ ایک کاروباری شخص ہوں'' کے عنوان پر ایک مضمون لکھئے۔

کتب حوالہ جات

1. *Role of Entrepreneurship in economic development,* D.K.Sinha
2. *e Productivity Analysis of Industrial Clusters in India - Department of Industries & Commerce* (Government of Tamil Nadu)
3. State Industrial Profile - Tamil Nadu
4. Indian Industrial Clusters - Keshab Das

انٹرنٹ کے ذرائع

1. www.tn.gov.in
2. www.msmedi-chennai.gov.in
3. www.data.gov.in

ICT کارنر

ٹمل ناڈو میں صنعتی انبار

مرحلے : ❖ براؤزر کھولئے اور دئے گئے URL کو ٹائپ کیجئے۔

❖ آپ ٹمل ناڈو میں موجود SIPCOT کی فہرست کو دیکھو گے۔ جب تم ان میں سے کسی ایک پر کلک کریں گے تو تم نئے ٹیب میں SIPCOT کی تفصیلات کو دیکھو گے۔

❖ اسی طرح سے تم ہر ایک سے متعلق جانکاری حاصل کر سکتے ہو۔

AWHI8

Website URL: https://www.sipcot.com/guide_tour

10th ss eco 5. industrial clusters
Monday, June 01, 2020 10:54:04 AM

SOCIAL SCIENCE – X

List of Translators and Reviewer (Urdu Medium)

Academic Adviser and Expert

Dr. Pon. Kumar,
Joint Director (Syllabus),
SCERT, Chennai.

Reviewer

Mohamed Jaweed Akram
B. T. Asst.,
Islamiah Boys' Hr. Sec. School,
Vaniyambadi, Vellore District.

Translators

H. Abrarul Haq,
B. T. Asst.,
Islamiah Boys' Hr. Sec. School,
Vaniyambadi, Vellore District.

H. Mohamed Fairooze,
B. T. Asst.,
Islamiah Boys' Hr. Sec. School,
Vaniyambadi, Vellore District.

H. Zakir Hussain
B.T. Asst.
Govt. Urdu High School,
Thally, Krishnagiri District.

Ashraf Begum
B.T. Asst.,
Islamiah Girls' Hr. Sec. School,
Vaniyambadi, Vellore District.

Co-Ordinator

A. Palanivelraj,
Asst., Professor,
SCERT, Chennai.

Art and Design Team

Illustration
R. Muthukumar
V. Vinoth Kumar

Layout
S. Ashok Kumar
R. Balasubramani
S. Porsellvan
C. Prasanth

Wrapper Design
Kathir Arumugam

In-House QC
Kamatchi Balan Arumugam
Rajesh Thangappan
Jerald Wilson
Yogesh

Co-ordinator
Ramesh Munisamy

Urdu Typing and Layout
Mohamed Nusrath Sayeed
TAJ PRINTERS, Vaniyambadi.

This book has been printed on 80 G.S.M. Elegant Maplitho paper.

Printed by offset at:

100
95
75
25
5
0

10th ss eco 5. industrial clusters
Monday, June 01, 2020 10:54:04 AM